

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَبْلَ تَطْيِيعِ الْبَشَرِ أَنْ فَتَكْلَ طَلْعِ اللَّهِ الْكَلِمَ  
حَسْبُ رَسُولٍ كَا حَسْبُ مَا تَوْفِيقًا أَسْرَعَ اللَّهُ كَا حَسْبُ مَا  
(ترجمہ کنز الایمان)

# مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ انخلیب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

(مترجم، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال - ۳۸ - اردو بازار لاہور ۲

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۳۷۸	اختلافِ قرأت وغیرہ امور کا بیان	۳۷۹	۷۔ کتاب الزکوٰۃ
۳۸۲	۹۔ کتاب الدعوات	۳۸۵	کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے
۳۹۰	ذکر الہی اور تقربِ خداوندی	۳۹۱	صدقہ فطر کا بیان
۳۹۸	۱۰۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۳۹۳	صدقہ کس کے لیے حلال نہیں ہے؟
۵۰۱	تبیح، تنہید، تکبیر اور تسلیل کے ثواب کا بیان	۳۹۶	سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں؟
۵۰۸	توبہ و استغفار کا بیان	۴۰۱	خرچ کرنے کا بیان اور گنجوی کی بُرائی
۵۱۸	رحمت اللہ کی وسعت کا بیان	۴۰۹	صدقہ کی فضیلت کا بیان
۵۲۳	صبح و شام اور سوتے وقت پڑھی جلتے والی دعائیں۔	۴۱۸	بہترین صدقہ کا بیان
۵۲۴	مخصوص اوقات کی دعائیں	۴۲۲	خاوند کے مال سے بیوی جو خرچ کرے
۵۲۳	پناہ مانگنے کا بیان	۴۲۴	جو صدقہ کے مال کو واپس نہ لے
۵۲۸	جامع دعاؤں کا بیان	۴۲۵	۷۔ کتاب الصوم
۵۵۴	۱۱۔ کتاب المناسک	۴۲۸	چاند دیکھنے کا بیان
۵۶۰	احرام اور تلبیہ کا بیان	۴۳۱	سحری اور روزے کے مختلف مقاصد کا بیان
۵۶۲	حجۃ الوداع کے واقعے کا بیان	۴۳۲	روزے میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے؟
۵۶۹	مکہ مکرمہ میں داخلہ اور طوافِ کعبہ	۴۳۸	مسافر کے روزے کا بیان
۵۷۵	وقوفِ عرفات کا بیان	۴۴۰	روزے کی قضا کا بیان
۵۷۸	عرفات و مزدلفہ سے واپسی	۴۴۱	نفل روزوں کا بیان
۵۸۱	کنکریاں مارنے کا بیان	۴۴۸	روزے کے دیگر متعلقات
۵۸۲	ہدی کا بیان	۴۵۰	شبِ قدر کا بیان
۵۸۶	سرمنڈانے کا بیان	۴۵۲	اعتکاف کا بیان
۵۸۷	قریانی	۴۵۵	۸۔ کتاب فضائل القرآن
۵۸۷		۴۷۳	تلاوت کے آداب کا بیان



صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۶۰۰	حرم مکہ معظمہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے۔	۵۸۸	دس ذی الحجہ کا خطبہ اور آیات تشریفی
۶۰۳	حرم مدینہ منورہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے	۵۹۳	رمی اور طوافِ وداع
۶۱۰	جدول	۵۹۶	مجرم کن کاموں سے بچے؟
۶۱۱	قطبہ تاریخی طباعت	۵۹۸	حالتِ احرام میں شکار کرنے سے بچے
			روکے جانے اور حج فوت ہونے کا بیان



# فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد اول

صفحہ	مضامین ابواب	صفحہ	مضامین ابواب
۱۰۴	جنبی سے ملنا اور اُس کے لیے کیا جائز ہے	۲	معرفی ناشرین
۱۰۸	پانی کے احکام	۳	معرفی مترجم
۱۱۰	نجاتوں سے پاکی حاصل کرتے کا بیان	۶	فہرست
۱۱۴	بوزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۲	خطبہ کتاب
۱۱۶	تیمم کا بیان		
۱۱۹	مستون غسل کا بیان	۱۵	۱۔ کتاب الایمان
۱۲۰	حیض کا بیان		
۱۲۳	مستحاضہ کا بیان	۲۷	کبیر و گناہ اور نفاق کی علامتیں
		۳۰	دوسرے کا بیان
۱۲۵	۴۔ کتاب الصلوٰۃ	۳۲	تقدیر پر ایمان کا بیان
		۳۴	عذاب قبر کا ثبوت
		۳۹	کتاب دست پر یقین و عمل
۱۲۸	اوقات نماز کا بیان		
۱۳۱	نماز میں جلدی کرنا	۶۲	۲۔ کتاب العلم
۱۳۷	نماز کے فضائل		
۱۳۹	اذان کا بیان	۷۷	۳۔ کتاب الطہارۃ
۱۴۲	اذان اور جواب اذان کی فضیلت		
۱۴۷	بقیہ دو فصلیں	۸۱	جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں
۱۵۸	مساجد اور نماز کی جگہیں	۸۶	بیت الخلاء کے آداب
۱۶۲	ستر کا بیان	۹۲	مسواک کا بیان
۱۶۵	سترہ کا بیان	۹۴	وضو کی سنتیں
۱۶۸	نماز کی صفات کا بیان	۱۰۱	غسل کا بیان



صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۲۷۲	ماہ رمضان میں قیام	۱۷۵	مکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے؟
۲۷۸	نماز چاشت کا بیان	۱۷۸	نماز میں قرأت کا بیان
۲۸۰	نوافل کا بیان	۱۸۶	رکوع کا بیان
۲۸۲	صلوۃ التسبیح	۱۹۰	سجدہ کا بیان
۲۸۴	سفر کی نماز کا بیان	۱۹۳	تشہد کا بیان
۲۸۸	جمعہ کا بیان	۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان -
۲۹۲	وجوب جمعہ کا بیان	۲۰۰	دوران تشہد کی دعا کا بیان
۲۹۴	طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان	۲۰۳	نماز کے بعد ذکر کرنا
۲۹۸	خطبہ و جمعہ اور نماز کا بیان	۲۰۸	دوران نماز کون سے کام جائز نہیں ہیں اور کون سے جائز ہیں -
۳۰۱	نماز نحر کا بیان	۲۱۵	نماز میں بھول جانے کا بیان
۳۰۴	نماز عیدین کا بیان	۲۱۷	قرآن کریم میں (آیات) سجدہ
۳۰۹	قربانی کا بیان	۲۲۰	جن وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے
۳۱۳	عتیرہ کا بیان	۲۲۲	نماز باجماعت اور اس کی فضیلت
۳۱۴	سورج گرہن کے وقت کی نماز	۲۳۰	صفت سیدھی کرنے کا بیان
۳۱۸	سجدہ شکر کا بیان	۲۳۴	نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ
۳۱۹	نماز استسقاء کا بیان	۲۳۶	امامت کا بیان
۳۲۲	ہواؤں کا بیان	۲۳۹	امام پر مقتدیوں کے حقوق
۳۲۵	۵۔ کتاب الجنائز	۲۴۰	مقتدی پر کتنی پیروی لازم ہے اور مصلوب کا حکم
۳۲۹	بیمار پر کسی اور مریض کا ثواب	۲۴۲	جو ایک ہی نماز دو دفعہ پڑھے
۳۲۳	موت کی تمنا اور اس کی یاد	۲۴۷	سنتیں اور ان کے فضائل
۳۵۱	مرنے والے کے قریب کیا کہے؟	۲۵۲	رات کی نماز کا بیان
۳۵۲	میت کو غسل و کفن دینے کا بیان	۲۵۸	جب رات کو اٹھتے تو کیا کہے؟
۳۶۲	جنازے کے ساتھ جانا اور اس پر نماز پڑھنا	۲۶۰	راٹول کو نماز پڑھنے کی ترغیب
۳۶۴	میت کو دفن کرنے کا بیان	۲۶۲	عمل میں میاں دروی ہر
۳۶۷	میت پر رونے کا بیان	۲۶۷	وتر کا بیان
۳۶۹	زیارت قبور کا بیان	۲۷۲	قنوت کا بیان



## عرض مترجم

نَحْمَدُ ذَا فَضْلٍ عَظِيمٍ رَسُوْلِيْہِ الْکَرِیْمِ۔ ابا بعد۔ جب سے اردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر  
معرض وجود میں آئی تو دیگر علوم و فنون کی طرح اس زبان میں بھی دینی کتابوں کے انباہ گتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری  
ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آ رہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ دین سے وابستگی کا ایک ثبوت اور علوم و دینیہ کی نشر و اشاعت کا  
بست بڑا ذریعہ یہی شعبہ تصنیف و تالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہوا میں اڑ جاتے ہیں جبکہ معیاری تصانیف شہرت عام  
اور بقائے دوام کا لباس ہیں۔ تاریخ کا ایک حصہ بن جاتی ہیں۔ اسی سرمایہ ثبوت کے لٹ جاتے ہیں پر شاعر مشرق یوں نوہ  
کناں ہوئے تھے۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی !  
انہیں دیکھیں جو روپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

کس کو یہ معلوم نہیں کہ دین متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری  
ناقص عقل مجبور ہے کہ کلام الہی کو سمجھنے کی غرض سے احادیث رسول کا سہارا لے۔ یوں قرآن کریم حق اور سنت رسول اُس  
کی شرح یا حاشیہ ہے۔ دریں حالات سب سے زیادہ کام اردو زبان میں بھی کتاب و سنت پر ہونا چاہیے تھا اور ہونا بھی  
ثانیانِ شان چاہیے تھا۔ حالات کی ستم ظریفی کہ علمائے اہل حق نے اس ضرورت کا کما حقہ احساس نہیں کیا اور نہ اس خطرے  
کو محسوس کیا کہ برکاتِ گورنمنٹ اپنی اسلام دشمنی اور سیاسی ضرورت کے تحت مقدس شجر اسلام میں اپنے زرخیز عمار کے  
ذریعے بڑے پُر اسرار طریقے سے غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلیں لگوا رہی ہے۔ اگر اس ضرورت کا احساس کیا ہوتا تو  
قرآن مجید کے متعدد ترجمے کرتے اور بے شمار تفسیری مکھڑے بدخواہوں کے راستے بند کر دیتے۔ اسی طرح کتب احادیث  
کے اردو میں ترجمے کرتے اور شروح لکھتے۔ دین کی علمبرداری اور اسلام و مسلمان کی خیر خواہی کا تقاضا تو یہی تھا لیکن ایسے  
پُر فتن دور میں یہ حضرات لمبی تان کر سو گئے۔

سوچ تو دل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے ؟

انجن پیاسی ہے اور پیانا بے مہیا ترا

قرآن مجید کے مقدم و مطالب کی حفاظت کا تو ہمارے موجودہ رہنماؤں اور سرپرستوں کی جانب سے یہ اہتمام ہوا کہ  
۱۳۳۰ھ کو کنز الایمان کے نام سے ایک ترجمہ منظر عام پر آیا اور اُس کی نشر و اشاعت کا تقریباً پچاس سال تک  
کوئی ثانیانِ شان اہتمام نہ کیا گیا۔ اتنے عرصے میں بدخواہوں نے بیس پچیس ترجمے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچا دیے  
ترجمانی کے پردے میں مقدس شجر اسلام کے اندر دل کھول کر غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلیں لگائی۔ جب اُنہوں نے میدان  
مار لیا تو آج علمائے اہل سنت روتے ہیں کہ فلاں فلاں ملکوں میں ہمارے کنز الایمان پر پابندی لگا کر ہمارے اوپر ظلم



کیا ہے، ستم ڈھایا ہے، ہمارے دلوں کو تڑپایا ہے۔ ان مسلمانوں سے کوئی پرچھے کہ آپ ایکلے کنز الایمان پر انکشاف کیوں کر بیٹھے تھے؟ مگر انہوں نے قرآن مجید کے ایسے کچھ اُردو ترجمے کیسے تھے آپ حضرات چالیس پچاس کروڑ اسی ستمزدار تفسیریں لکھتے اور ان کی خیانتوں کا پردہ چاک کرتے۔ تب پچھو کیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ربے یا لمبی آن کر سگئے تو اور کیا نتیجہ نکلتا؟ اگر پیرانِ نظام کچھ انگلیں کھولتے تو پیرخانوں میں اندرانے وصول کرنے اور روحانی ترقی کرنے کے لیے اور علمائے کرام ذرا کروٹ بیٹھے تو عوامِ اناس کی جیبوں پر بھیجا جس جاکر لچھے دار تقریبی جھاڑنے سے یہ۔ پس اس کے سوا باقی سب تھیرت تھی۔ جب ہمارے موجودہ رہنما خود کو اتنا مجبور اور حق و صداقت کی حفاظت سے عاجز بنا بیٹھے تو نتیجہ بھی اسی صورت حال کے مطابق برآمد ہونا تھا، یعنی:-

سہ تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے  
ہے جرم ضعیفی کی مزا مرگِ مفاجات

حالات کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ اگر ہم قرآن کریم کے یہ جملہ اُردو تراجم کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکرا جائے گا۔ وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ کھلانے والے آج اپنے پروردگار کی شان اور اپنے نبی کے مقام پر ہی متفق نہیں اُنھوں نے باقی دین کا دلیا بنانے میں کوئی کسر باقی چھوڑی ہوگی۔ جو اپنے دین و ایمان کی اساس پر خود ہی حملہ آور ہیں اُنھیں اسلام کے خیر خواہ شمار کیا جائے یا بد خواہ؟ اُن کے نام رہنماؤں کے خلع میں آتے ہیں یا پُراسرار رہزنوں کی فرست میں؟ ورنہ حالات کوئی غیر مسلم اگر مسلمان ہونا چاہے تو وہ ان میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا قرار دے؟ وہ جدھر بھی نظر دوڑائے گا تو اُسے ہر نظر پر علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کی پوری فوج نظر آئے گی۔ ایسے حالات میں وہ اصلی اور جعلی اسلاموں کے اندر کس طرح تمیز کر سکے گا؟ نتیجہ یہی نکلتے گا کہ وہ اسلام کو دُور سے ہی سلام کرے گا۔ کیا دین و ملت کے ہی خواہوں نے اس ستم ظریفی کا آج تک کوئی علاج کیا ہے؟ کیا ان حضرات کے نزدیک یہ مرض ہی نہیں ہے کہ اصلی اور جعلی سارے ہی اسلام اُن کے نزدیک سچے اور اصلی ہیں؟ وہ متفکر!

ایسا نہ ہو یہ دردِ بسنے دردِ لا دوا

ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

ترجمہ اس حدیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کا رفرار ہی ہے۔ جعلی اسلاموں کے علمبرداروں نے دل کھول کر ان کے اندر بھی اپنی کارگزاری اور ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے کیونکہ اسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں نے اپنی سیاسی ضرورت کے لیے کہتے ہی علماء کو حریکِ اصلاح و تحقیق کے نام پر اُن سے نئے نئے اسلام بنوائے۔ اس ستم ظریفی کے باعث دیکھتے ہی دیکھتے مستند خانہ ساز اسلام اور معرین وجود میں آگئے جنہوں نے اصلی اسلام کو اپٹے ترے میں سے لیا۔ ہر گراہ گر اپنے جعلی اسلام کو اصلی بتانے اور اصلی کو جعلی اور غلط منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ اہل حق کو دبانے اور اصل اسلام کو مٹانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا جاتا۔ اس سازش کے باعث صورت حال سے بے خبر عجیب پکڑ میں پھنسے ہوئے ہیں۔

برٹش عزمِ منشا کی اس شرارت نے پاک و ہند کے مسلمانوں کو اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے



اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کے اتنی کھلائے واسے، قرآن مجید کو اپنا ضابطہ حیات قرار دینے واسے اور ایک ہی قتلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے واسے بھانت بھانت کی بریاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈنلی اور اپنا رنگ ہے۔ ہر فرقے کے چھوٹے بڑے علمبردار تقریر و تحریر کے ہر میدان میں اہل حق سے برسرِ پیکار اور دست و گریباں ہیں۔ سازشوں کا کونسا جال ہے جو ان کو قابو کرنے کے لیے بچھایا نہیں جاتا۔ کونسا حربہ ہے جو انہیں زیر کرنے کے لیے کام میں لایا نہیں جاتا۔

غیر مسلم ہیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ اپنی سازش کی توقع سے بڑھ کر کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ادھر ہم ہیں کہ آج تک برطانوی سازش کے اس جال کو توڑنے اور مسلمانوں کے سر جوڑنے کا کوئی منصوبہ قوم کے ہی خواہوں اور رہنماؤں کو سوچنا ہی نہیں۔ سوچنا تب کہ ضرورت محسوس کرتے۔ کبھی نہیں سوچا کہ غیر مسلموں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا دُرخ کفر و دشمنی سے ہٹا کر باہمی دشمنی کی طرف کر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب کافروں اور بُت پرستوں کی حمایت اور سرپرستی کی بدولت دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں۔ پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لاتے تھے لیکن اب دوسرے فرقے والوں کو بہلا چھلا کر اپنے ساتھ ملانے پر زور لگایا جاتا ہے تاکہ اپنے فرقے کی تعداد بڑھ جائے اور وہ سواِ اعظم نظر آنے لگے۔ گویا ب۔

۵ دل کے چھپوے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات میں اور اس پُر اسرار سازش کا شکار ہونے والوں کے ماتحتوں کتبِ احادیث کے اردو ترجمے ہوئے تو نظا ہر ہے کہ ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہو گا۔ کس نے اپنے جعلی اسلام کو اصلی منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہو گا؟ بہر حال کسی طرح بھی سہی، لیکن اس میدان میں بھی کام ہوا اور خاص طور پر بدخواہوں نے اس میدان میں بھی اپنی ضرورت کے تحت خوب جولاہی دکھائی۔ میرے خیال میں اس کام کی اب تک ڈولریں آئی ہیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی پانچ چھ سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر برٹش گورنمنٹ کے برفتن عہد میں اُسی کے زیرِ سایہ آج سے قریباً ایک صدی پہلے آئی تھی یعنی ۱۸۹۰ء کے بعد۔

درحقیقت پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی بلکہ لائی گئی تھی کیونکہ متحدہ ہندوستان میں متحدے سے لاکر ایک منحوس پروانگایا گیا تھا جس کو اپنے زندہ رہنے اور حقانیت کا ڈھول بجانے کے لیے سرمایہٴ مکت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ نزاجم کی ابتدائیوں ہونی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں صاحب حیدر آبادی دہلی (۱۸۹۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیثِ رسول سے اپنا تعلق منوانے اور کتبِ احادیث کے اندر من مانی کارروائی کروانے کی غرض سے کتبِ احادیث اور خصوصاً صحاحِ ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی موصوف سے فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ اُن کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی اڑھائی من گندم آجاتی اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا۔ گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپیہ ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث موصوف نکر معاش سے بالکل مطمئن ہو کر ترجمہ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اردو میں



ترجمہ کر دیا۔ ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جس معیار کا بھی کیا لیکن اس میدان میں اُنھوں نے کافی کام کر دکھایا، جس سے اُن کے تازہ فرستے کو اپنی نشوونما کے لیے کافی سارا ملے اور اُس کی بے جان رگوں میں زندگی کی کچھ لہریں دوڑنے لگی اور دوسری جانب اردو زبان کا دامن کتب احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا۔ موصوف نے اپنی ہجرت اور وطنیت کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے :-

بعد حمد و صلوة کے فقیر حقیر سراپا تقصیر و حیدر الزمان عفا عنہ المنان خدمت میں برادرانِ دین اور متبعانِ شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۲ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہر پوتا میں وارد ہوا تو جناب انجی معظی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اُس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض آباد، تاج محل بدعت، انجی سنت، نواب والا جاہ، امیر الملک سید محمد صدیقی حسن خاں بہادر دام اقبال، ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت صحاح ستہ کی مفتوح فرمائی اور واسطے گزراوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے کھٹنے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔ ۱۲

مولوی وحید الزمان خاں صاحب اگرچہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطے مسلمانوں کے ناجی گردہ اور ملت اسلامیہ کے سوادِ اعظم کو خیر باد کہہ کر ایک نومرود فرستے میں شامل ہو گئے تھے، جو اُن دنوں اپنی کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ امام موصوف سے اپنی کارکردگی پر داد پالنے کی پوری امید رکھتے تھے۔ علاوہ بریں علامہ حیدر آبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الہام کی ٹرنگا کر یہاں تک لکھ گئے :-

کیا عجیب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول پر یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ مہدی علیہ السلام میں جو اب بلحاظ کیفیت اور حالت احوال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر کھجکا کر عالم خلوت میں تصوراتِ الہی میں مصروف تھا۔ دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گی اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے۔ ۱۳

دیکھو تو دلفریبی اندازِ نقش پایا مروجِ خرام یا رہی کیا گل کتر گئی

۱۲ علامہ وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۷  
۱۳ علامہ وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۱



مذکورہ حیدر آبادی برادران کے بعد احادیث کے اردو ترجمے کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہیں ہوا بلکہ جس عالم سے ہر سکا اُس نے ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا اردو ترجمہ دیوبندی حضرات کی طرف سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنہ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہ فیوض الہی کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے۔ ہر پارے کی شرح ایک جلد میں لارہے تھے لیکن دس گیارہ جلدوں کے بعد علامہ موصوف شاید ہارتھک کرچھوڑ بیٹھے۔ تقسیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ چھ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اشعة اللمعات کا مولانا سید احمد نقشبندی مدظلہ آٹھ جلدوں میں اردو ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ابتدائی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ نے چھ جلدوں میں مسلم شریف کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور سنہ ۱۹۸۰ء میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ پہلی جلد کی کتابت ہو چکی ہے۔ قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی حجراتی رحمۃ اللہ علیہ والمتوفی ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء نے ذوالمرآت کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ پوری ایک صدی کے مقابلے پر دیکھا جائے تو احادیث پر اردو میں یہ کام بہت حقوڑا اور ناکافی ہے۔ معلوم ہوئی ہوتا ہے کہ علامہ نے اہلسنت نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیے تھا اُس کا عشر عشر بھی نہیں ہوا۔ گویا یہ میدان بھی سرمایہ ملت کو بازیچہ اطفال بنانے والے شعبہ بازوں اور گمراہ گروں کے ایسے خالی پھوڑا ہوا تھا۔

وایسے ناکامی متابع کارواں جاتا رہا !

کارواں کے دل سے اساک زیاں جاتا رہا

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ بلیتِ اسلامیہ کی کشتی تھک چکی ہوئی فوٹوں میں گھر کر بے رحم موجوں کے تھپیرے کھا رہی ہے۔ ان حالات میں کشتی بلیت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خراب خوگوں کے مزے لینا کہاں تک زیب دیتا ہے یہ تو وہ حضرات خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبح قیامت کو داور محشر کے حضور بتائیں گے۔ چاہیے تو یہی تھا کہ بلیتِ اسلامیہ کے سارے رہنما منظم طریقے پر اپنے خون پسینے سے گلشنِ اسلام کی آبیاری کرتے تاکہ یہ بیابانوں سے ہمکنار رہتا۔ اپنے فرمن کا احساس کرتے ہوئے حق و صداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سید سکندری بن کر حائل ہو جاتے۔ نصوص دین کے کسی ظاہر یا پُر اسرار منصوبے کو کامیاب نہ ہونے دیتے۔ یوں اُمتِ مرحوم کی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر میدان میں اپنے جتوں اور علموں کی لاج رکھتے خائفانہ ہوں کی عظمت اور علمی مسندوں کی وجاہت پر حروف نہ اُٹنے دیتے۔

افسوس! ہمارے موجودہ علمائے کرام نے اہلسنت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خیر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ اہل حق کی اس بے بسی اور بے بسی پر خدائے ذوالجلل کو ترس آگیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیوں جنھیں چاروں طرف سے بھیڑیے گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ حبیب پروردگار کی بھیڑیوں ہیں۔ پروردگار عالم نے اہلسنت وجماعت کی بھیڑیوں میں ہی زندگی کی کچھ روح چھونک دی جس کے باعث



بیداری کی چند سالوں سے کچھ لمبی دور گئی ہے۔ اور بر میدان میں کچھ کام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کام زیادہ تر وہی حضرات کر رہے ہیں جنہیں موجودہ علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرنے سے عاجز ہوئے تھے۔ یہی بلکہ پوری ہمت سے انہیں بدنام کرتے اور ان کے راستوں میں کانٹے بچھاتے ہیں۔ ہاں گزری جن جن راستوں سے جسدِ ملت میں داخل ہو رہی ہے اُس کا جائزہ لے کر متدبیرانہ کرنے سے ہماری روحانی اور علمی مسندیں تاحال خاموش اور خود غلاموش ہیں۔

خیر ایک وقت آیا کہ اہلسنت و جماعت کے اندر بھی کتبِ احادیث کے اردو ترجمے کا کام شروع ہوا۔ یوں کہ داتا گنگائی دلا بوز کے دوست سید برادران اس کام کا عزم یا تجویز لے کر میدان میں یوں کود پڑے کہ اپنا ساما اثاثہ وادو پر لگا دیا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ ڈوڑ کر دنیا سے جاتے والا تھا اور اُس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا۔ ترجمہ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

خرید بک مثالِ عالم سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروانے شروع کر دیے اور بفضلہ تعالیٰ اب حدیث کی نصف درجن سے زیادہ کتابیں اردو ترجموں سے مزین ہو کر شایانِ شان طریقے سے افادۂ عوام کی خاطر منصفہ شعور پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور اتنی ہی کتابیں نیاری کے جلد مراحل طے کر کے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام برابر جاری ہے۔ میرے جیسا کہ کسی بے بسی اور ناکارہ انسان دعا سے خیر کے سوا ایسے مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے؟ خداوندِ کریم انہیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے، آمین۔

خدا نے دو الممن نے اس مبارک موقع پر میرے جیسے ناقابلِ ذکر انسان اور کچھ عجیب بیان کو اس سادت سے محروم نہ رکھا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ ناچیز علمی دنیا کے سامنے اردو ترجمے کے ساتھ بخاری شریف اور سنن ابن ماجہ پیش کر چکا اور ان کے بعد مؤطا امام مالک اور سنن ابوداؤد کو اردو ترجمہ تحفہ کے ساتھ پیش کرنے کی سادت بھی نصیب ہوئی جبکہ آج مشکوٰۃ شریف کو اردو ترجمے کے ساتھ لے کر حاضر خدمت ہے۔ یہ میرے دلی نعمت، مرشدِ برحق، مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اشرف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۸۹ھ کی لگاؤ بظف و کرم اور میرے مشائخِ عظام کا فیضان ہے کہ خدا نے رحیم و کریم نے اپنے اس عہدیان شہار بندے کو اپنے محبوب اکرم، خلیفہ اعظم، رحمت و دعاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس اقوال و افعال کی اردو ترجمانی سے نوازا اور پیغم نواز تا ہی جارہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

نطقت و کرم ہے یہ میرے رب کریم کا  
چمکا دیا نصیب جو عبد الحکیم کا

مارچ ۱۹۷۶ء سے مختلف امراض نے نڈھال کر رکھا ہے۔ یہ صرف پروردگارِ عالم کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں کرم ہے کہ ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر اس مقدس ترجمانی کے میدان میں قدم رکھا اور علالت کے باوجود چلتا ہی جا رہا ہوں۔ قدم اٹھانے میں رستہ جگہ اٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ میرے خالق و مالک



کا نالا کرم سے کہ جہانی علامات و نقاہت کو راہِ ہدایت کے راستے میں حاصل نہ ہونے دیا کیونکہ مرحلہ دستِ قدرت کے اُس شہکار حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی ترجمانی کتابِ جہن کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر بے جانوں میں جان پڑ جاتی تھی، بے زبانوں کو زبان مل جاتی تھی اور کنگروں پتھروں کو بھی بولنے کا شعور آ جاتا تھا جس خلاصہ کائنات کے فیضان و عجاز کا یہ عالم ہوا جسے خدا نے سراپا رحمت اور ذرہ نواز بنا دیا ہو تو :-

پھر کر گلی گلی تباہ بھڑکریں سب کی کھائے کیوں

دل کو جو عقل سے جدا تیری گلی سے جائے کیوں

احقر نے ترجمہ کرتے وقت یہی کوشش کی ہے کہ احادیثِ مطہرہ کا وہی مفہوم بیان کیا جائے جو اس میدان کی مسئلہ علمی ہستیوں نے بیان کیا ہے۔ اپنی جانب سے پیوند لگانے یا بعض لفظوں کا ترجمہ حذف کر جانے کی قطعاً جہالت نہیں کی جبکہ بعض مترجمین کے ہاں ان باتوں کی ریل پیل ہے۔ کوشش یہی کی ہے کہ ترجمے کی عبارت آسان، شگفتہ، یا محاورہ اور ایمان افروز ہو۔ علمی میدان کی پلصراط یعنی حفظِ مراتب کو صاحبِ کثر الایمان کے فیضان سے پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس کا اس آئندہ اور قہر پروری کے دور میں بڑی حد تک فوطہ ہے اور اکثر فخرِ زمین و آسمان اپنے فتنے والے علامہ و درال بھی بڑی حد تک اسے طاقِ نیایاں کی زینت بنا چکے ہیں۔ حواشی میں جو کچھ کہا وہ کتبِ معتبرہ و معتدہ کی روشنی میں کہا ہے کیونکہ اُمتِ محمدیہ کو ان کی دینِ فہمی پر پورا اعتماد ہے اور تاقیامت رہے گا۔

یہاں ایک تلخ حقیقت کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مقدس میدان میں قدم رکھتے ہی کتبِ احادیث کے متعدد اردو ترجمے بھی دیکھنے پڑے۔ انہیں دیکھا تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ بڑا افسوس ہوا، بہت صدمہ پہنچا کہ انیلے کرام کے وارث کھانے والے بعض حضرات تو احادیثِ مطہرہ کے تقدس سے کھلتے رہے ہیں۔ عظمتِ خداوندی اور ناموسِ مصطفیٰ کا پاس لیا ظا اگر رکھا ہے تو صرف یہی حد تک اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو اس میدان کی نزاکتوں سے پوری طرح نا آشنا ہیں صرف جتوں کے بھرم اور دستاروں کے پیچ و خم کی پذیرائی کے زعم میں جو چاہا کہہ دیا اور جس طرح چاہا لکھ دیا کیونکہ :-

میرِ حرفِ آخری ہے اپنا فرمایا ہوا

بعض حضرات ایسے بھی نظر آئے جنہوں نے پوری دلیری کے ساتھ دوسروں کے ترجموں کو معمولی سی رد و بدل کے ساتھ اپنا بنا لینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔ جتنی کہ حقوڑی بہت لفظی تبدیلی کر کے دوسروں کے حواشی کو اپنا علمی کارنامہ بھی بنا لیا ہے۔ اس کا رگزارِی کا شرعی، اخلاقی اور قانونی کوئی جواز نہیں۔ علاوہ بریں جب دیدہ دینا رکھنے والے دیگر پڑھے لکھے حضرات دیکھیں گے کہ حدیث کی ترجمانی جیسے مقدس میدان میں علامہ دین حبیبی مبارک اور رہنما ہستیاں بھی یہ کرتے دکھا رہی ہیں۔ دوسروں کو صراطِ مستقیم کا پتہ بتانے والے اور انہیں راہِ راست پر چلانے والے اگر چاہیں تو خوفِ خدا اور خطرہٴ روزِ جزا کو بالائے طاق رکھ کر خود بھی اس درجہ گم کردہ منزل پر جاتے ہیں تو خود فرمایا ہے ایسے حالات میں گروہِ علماء کی فذر و قیمت ان کی نگاہوں میں کیا رہ جائے گی؟

جب یہ صورتِ حال راقم الحروف کے سامنے آئی تو کتبِ احادیث کے تمام اردو ترجموں کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جو حاصل ہر کے ان سب کو ایک نظر دیکھا اور ساتھ ہی ان حضرات کی بے جسی پرونا آ کیا جو علمِ میر کے وارث کہلاتے



اور رشد و ہدایت کی مسندوں پر براجمان ہیں۔ یہ حضرات سرمایہ ملکیت کی نگہبانی کے جیلے میں کھا کا تو رہے ہیں لیکن حفاظت کو نہ سرمایہ کی کر رہے ہیں؟ خود رائے ذوالمنن نے انھیں انکھیں کیا دیکھنے کے لیے دی تھیں اور وہ دیکھ کر ہر رہے ہیں؟ پروردگار عالم نے تو انھیں سرمایہ ملکیت کو دیکھنے والی آنکھیں دی تھیں اور ان کی ذمہ داری کی مسند پر بٹھایا تھا لیکن جب ایک عرصہ سے کتاب و سنت کے مفہوم و معانی پر دن رات کے پڑ رہے ہیں تو انھوں نے اس جانب دیکھا کیوں نہیں؟ دیکھ کر بدخواہوں کے مقابلے پر کیوں نہیں آئے؟ کیوں سرمایہ ملکیت کی حفاظت نہیں کی؟ کیا ان کی حفاظت نہ مدت اور پادری آکر کریں گے؟

رو منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے

میر کا رونا بھی ہے انھیں گم کردہ راہوں میں

معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ یہ مہربان سرمایہ ملکیت کے صرف برائے نام و دام اور درحقیقت اپنے اپنے کاروباری دھندوں کے نگہبان ہیں ورنہ ضرور دیکھتے کہ اس دولت دین و دنیا کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ اپنے جیتے جی کبھی بدخواہوں اور نا اہلوں کو سن مانی کارروائی نہ کرنے دیتے۔ اسلاف کی اس مقدس امانت کو کبھی باز بیچہ اطفال نہ بنانے دیتے بلکہ اس کی خیر خواہی اور حفاظت کے لیے وقف ہو کر رہ جاتے اور سرمایہ ملکیت کے مقدس شجر میں کبھی سن مانی قلبیں نہ لگانے دیتے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ ان حضرات کی مقدس زندگیوں میں اس فرض سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کوئی وقت ہی نہیں ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے اور قرآن و حدیث کے حقیقی مفہوم و مطالب کی پاسبانی کے لیے انھیں فرصت ہی نہیں ملتی۔ دریں حالات خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں اور کوہ ہمالیہ سے اونچی علمی و روحانی بلندیاں کس مرض کی دوا ہیں؟ یہ حضرات خود ہی بہتر جانتے ہوں گے کہ ان کا منصبی فریضہ ہے کیا؟ ہم تو ان کی بارگاہوں میں، بصداء ب صرف یہ اتنا س کرتے ہیں۔

اسے چشم اشک بار در دیکھ تو سی یہ گھر جو بہر رہا ہے بس تیرا گھر ہو

اس ناہنجیز کو اپنی نا اہلی اور علمی بے مائیگی کا پورا پورا احساس ہے۔ شیطان جیسے دشمن کی طرف سے ہر قدم پر خطرہ موجود ہوتا ہے گھر کے بھیدی کی طرح لشکا ڈھانے والا نفس امارہ اُس سے ساز باز رکھتا ہے لہذا انہیں کہہ سکتا کہ اس مقدس میدان میں علمی طفل ناوان کتنی جگہ پر چھو کریں کھا بیٹھا ہو۔ دریں حالات ان حضرات کا بچہ پرست احسان ہر گنا جو ناشر کی معرفت مجھے میری فروگزاشتوں اور علمی غلطیوں سے مطلع فرما میں گئے تاکہ شکریہ کے ساتھ پہلی فرصت میں ان کی اصلاح کر دی جائے اور کتب احادیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے نیز فارمیں بھی میرے ساتھ ان غلطیوں کی معرفت سے محفوظ ہو جائیں۔ امید ہے کہ اس مرحلے پر اختلاف مسلک کو بالائے طاق رکھا جائے گا۔ خود رائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اس ناہنجیز کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔ اسے میرے لیے کفارہ میناں، توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔ رَبَّنَا أَنْتَ إِلَهُ الْغَيْبِ وَنُبِّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَحِيَّهِ أَجْمَعِينَ

گدا سے در اولیاء و عبد العظیم خاں اختر

فقیر و مشغری، شاہجہان پوری

لاہور

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۵ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## خُطْبَةُ كِتَاب

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسَبِّحُهُ وَنُكَبِّرُهُ وَنُغَيِّثُهُ وَنُغَيِّرُهُ بِأَمْرِ  
مِنْ قِبَلِ نَفْسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِي اللَّهُ  
فَلَا مَهِيْلَ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِهَادِيَهُ تَكُونُ لِلنَّبِيِّ وَرَسُولِهِ وَالْوَثَاقَاتِ  
كَيْفِيَّةً وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي بَعَثَ وَ  
طَرَفَ الْإِيمَانِ قَدْ عَمَّتْ أَوَارِغُهَا وَغَبَّتْ أَوَارِغُهَا وَوَحَّتْ  
أَرْكَانُهَا وَجُهِلَ مَكَانُهَا فَتَبَيَّنَ صَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَّعَتْ  
مِنْ مَعَارِبِهِمَا مَا عَلَى وَشَلَّى مِنَ الْعَيْشِ فِي تَارِيخِهِ كَلِمَاتُ  
الشُّجُوْبِ مَنْ كَانَ عَلَى شَقٍّ وَأَذْهَمَ سَبِيلَ الْيَهْدِ أَيْدِي رِيسٍ  
أَرَادَ أَنْ يَمْلِكُهَا وَأَقْبَرَ كُنُوزَ السَّعَادَةِ لِيَسْتَقْدِرَ أَنْ  
يَمْلِكُهَا أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّتْكَ يَهْدِيهِ لَا يَسْتَبِيحُ إِلَّا  
بِالْإِقْتِنَاءِ لِمَا صَدَّرَ مِنْ تَشْكُرُهُ وَالْإِعْتِسَامَ بِقَبْلِ اللَّهِ  
لَا يُبَيِّنُ إِلَّا بِبَيِّنَاتٍ كَشَفَهُ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَائِيحِ الْإِلَهِيِّ  
صَنَفَهُ الْإِمَامُ الْمُحْيِي الشُّرُوقِ قَائِمُهُ الْيَدِ الْعَزِيزَةِ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ  
بْنِ مَسْعُودٍ الْفَرَّازِ الْبَغَوِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَحِمَتْهُ أَجْمَعُونَ كِتَابٍ  
صُنِفَتْ فِي تَابِهِ وَتَضَيَّعَتْ لِشَوَارِبِ الْأَحَادِيثِ وَأَدَايُهَا وَكَلَّمَ  
سَلَكَ رِضَى اللَّهِ عَنْ طَرَفِي الْأَوْصِيَاءِ وَوَحَّدَتْ الْأَسَائِدَ  
تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ الشُّعْرَاءِ وَإِنْ كَانَ ثَقُلَهُ وَإِنَّ مِنَ الرِّفَاقِ  
فَارِيسَتِهِ لَكِنْ لَيْسَ مَا وَفَّرَ أَعْلَامُ كَالْأَعْقَالِ فَاسْتَحَرَّتْ  
اللَّهُ تَعَالَى وَاسْتَوْفَتْ مِرَّةً فَأَعْلَمْتُ مَا أَغْلَضْتُ فَأَوْصَعْتُ  
كُلَّ حَيْدِي مِثْلَ فِي مَقَرِّهِ كَمَا رَوَاهُ الْأَفْقَةُ الْمُتَقَوِّمَاتُ  
وَالْبَيِّنَاتُ الرَّابِعُونَ وَمِنْ أَيْ عَمِّي اللَّهُ مُعْتَمِدٌ بِرَبِّهِ لِيُفِيْلَ  
الْبُخَارِيِّ وَأَبِي الْحَسَنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّالِ الشَّافِعِيِّ وَ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ الْأَصْبَهَانِيُّ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الشَّافِعِيُّ وَأَبِي الْقَاسِمِ الشَّافِعِيُّ وَأَبِي الْقَاسِمِ الشَّافِعِيُّ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی ہم تعریف کرتے ہیں  
اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش بھی مانگتے ہیں ہم سے  
اپنے نفس کی شرارتوں سے پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے برے اعمال سے  
بھی جس کو وہ ہدایت فرمائے اس کو کوئی نگرہ کرنے والا نہیں اور جس کو  
راہ حق کی ہدایت دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت  
دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت  
جو نجات کا وسیلہ اور ترقی درجہات کے لیے کافی ہو جائے میں گواہی دیتا ہوں  
تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول پر ہمیں  
اس نے ایسے وقت مبعوث فرمایا جبکہ ایمان کے راستوں کے نشان مٹ  
چکے تھے ان کی روشنی مائل ہو گئی تھی اور اس کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور  
اور منزل پر تھیں ہو گئی تھی ان میں کمزور نے جن پر اللہ کی طرف سے رحمتیں اور  
برکتیں ہوں مٹے ہوئے نشانوں کو ظاہر کیا اور کلمہ نور سیدنا سید سے ہمارے  
کو شفا عطا کی جو تباہی کے کنارے پہنچ چکا تھا اور وہ ہدایت کے متقی  
کو سیدھی راہ دکھائی اور سعادت کے خیزوں کو مائل کرنے والوں کے لیے  
ان کی نشاندہی کی۔ حمد و صلوة کے بعد بیشک آپ کی سنت سے استفادہ  
اس وقت ممکن ہے جبکہ ان باتوں کا اتباع کیا جائے جو قلب مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے ظاہر ہوئیں اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا اس وقت ممکن  
ہے جب فرمودات نبوی کی واضح تعلیم ہو کتاب مصابیح جس کو جناب علیؑ  
قائم الجہد ابو محمد حسین بن مسعود فرما بفرماتے تھے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ  
ان کے درجہات کو بلند فرمائے، اس موضوع پر جامع کتاب تھی جس میں مشر  
اور متفرق احادیث کو عمدہ طریقہ پر جمع کیا گیا ہے لیکن قاضی معصف نے  
اختصار کو مد نظر رکھ کر احادیث کی سندوں کو بیان نہیں کیا تھا جس پر  
بعض ناقدین نے اعتراض کیا لیکن ثقہ عالم ہونے کی وجہ سے آپ کا نقل کرنا  
ہی کافی تھا اور بمنزل رسد کے بھی لیکن نشان والی چیز کو بے نشان نہیں کیا  
جواب میں نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے طلب نہیں کیا یعنی استیفاء کیا۔



الْبَرَاءَةِ لَا إِلَى جَنَابِ النَّبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ كَذَلِكَ فِي  
الْبَرَاءَةِ حَاسًا يَشُو مِنْ ذَلِكَ تَجَمُّعًا اللَّهُ مَرَّتْ إِذَا  
وَقَعَتْ عَلَى ذَلِكَ تَبَهُتَا عَلَيْهِ وَارْتَدَّ تَابِطَيْنِ الصَّوَابِ  
وَلَمْ أَلْ جُهِدًا فِي التَّنْزِيهِ وَالسَّغِيثِ يَقْدِرُ الرَّسْمُ  
وَالطَّاقَةِ وَتَعَدَّتْ ذَلِكَ الْإِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدَتْ وَمَا  
أَشَاءَ النَّبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَرِيبٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ  
عَرِيبٍ مِمَّا بَيَّنَّتْ وَجْهَهُ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشَدَّ النَّبِيُّ  
مَتَا فِي الْأَصُولِ فَقَدْ قَعْنَتْ فِي تَكْرِيمِ الْإِلَافِ  
مَوَاضِعَ لِقَاءِ رَحْمَتِهِ وَنَيْمًا قَعْنَتْ مَوَاضِعَ مَهْمَلَةٍ وَ  
ذَلِكَ حَيْثُ لَمْ أَكَلِمَةً عَلَى تَأْوِيلِ قَعْنَتْ الْبَيَانِ  
لِقَانِ عَقَرَتْ عَلَيْهِ قَالِيقَهُ بِهِ أَمْسَنَ اللَّهُ حَبْرًا وَ  
سَمِيَتْ الْكُتُبُ بِمَشْكُوتِ الْمَصَابِيحِ وَأَسْأَلُ  
اللَّهَ التَّخْفِيفَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالْوَسِيَّةَ وَ  
تَحْيِيْرَ مَا أَقْصَدَكَ وَأَنْ يَنْتَقِي فِي الْخَيْرِ  
وَبَعْدَ الْعَمَالِ وَحَبِيْبِيَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ  
الْمُسْلِمَاتِ حَبِيْبِ اللَّهِ وَفِيهِمُ الْوَكِيْلُ وَلَا تَحُولُ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ -

امام حمیدی کی جمع میں الصمیمین اور جامع الاصول اور طریقہ تخریج محدث  
کے بعد شیعین کی صمیمین (بخاری و مسلم) کے تخریج پر اعتماد کیا ہے اگر تم  
حدیث میں اختلاف نظر آئے تو اس کی وجہ حدیث کی مختلف اسناد ہیں لیکن  
شاید میں اس اصل میں حدیث پر مطلق نہ ہو سکا جس کو جناب مصنف نے  
نقل کیا ہے کتاب میں بعض جگہیں ایسی بھی ملیں گی جہاں میں نے یہ لکھا ہے  
کہ یہ روایت میں نے اصول کی کتاب میں نہیں پائی یا اس سے مختلف کہی  
ہے یا اس سے مختلف دوسری روایت موجود ہے ایسے مواقع پر اس  
کو میری کم علمی پر محمول کیا جائے گا کہ جناب شیخ راشد تعالیٰ ان کے دربار  
کو بلند فرمائے کی جانب منسوب کیا جائے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ برائی کے  
تصور و خیال مانگتا ہوں اگر کوئی صاحب غلطی سے واقف ہو کر مجھے اس  
سے مطلع کریں اور راہ راست دکھائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے  
میں نے حدیث کی تحقیق و تدقیق اور تلاش میں اپنی صلاحیت کے مطابق  
کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی ہے البتہ اختلاف کو بعینہ نقل کر دیا  
ہے قاضی مصنف نے جس حدیث کے غریب اور ضعیف ہونے کی  
طرف اشارہ کیا میں نے اس کا سبب بیان کیا ہے لیکن جس طرف انہوں  
نے اشارہ نہیں کیا اذالہ میں نے اس کی وجہ بیان کرنے میں شیخ کی چرخی  
کی ہے لیکن بعض جگہوں پر کسی خاص غرض سے اس کا اہتمام ترک کر دیا

ہے۔ کتاب میں بعض مقامات ایسے بھی ملیں گے جہاں کتاب کا نام نہیں لکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے راوی کے نام کی اطلاع نہ مل سکی اس لیے  
میں نے وہ جگہ غالی چھوڑ دی اگر کسی قاری کو راوی کا نام معلوم ہو جائے تو اس کو شامل کتاب کر دے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے۔ میں نے اس کتاب  
کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا ہے اللہ تعالیٰ سے توفیق۔ مدد و ہدایت اور غلطی سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اور جس کام کا میں نے ارادہ کیا اللہ تعالیٰ  
اس کو مجھ پر آسان کر دے اور اس کا اجر دینا اور آخرت میں عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں اور مومنوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے  
اللہ تعالیٰ بہترین و کمال ہے اور وہ ہمارے لیے کافی ہے گناہوں سے بچا اور اچھے کاموں کی صلاحیت دینے کی طاقت اسی میں ہے وہ غالب اور مکرر ہے

حضرت مولیٰ خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور  
ہر شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر ہے جس شخص کی ہجرت صرف  
اللہ اور رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کی  
خوشنودی کا سبب ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی خالوک  
سے شادی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لیے اس  
نے ہجرت کی ہے (متفق علیہ)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ  
وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا كَرَى كَسَمٍّ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ فَإِذَا هِجَرَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ  
إِلَى دُنْيَا يُوسِيْبُهَا أَوْ أَمْرٍ آخَرَ فَهِيَ هِجْرَةٌ كَرَاهٍ  
مِمَّا هَكَذَا لَيْسَ -

(متفق علیہ)



بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبِيبٍ الشَّيْبَانِيَّ وَأَبِي عَيْثُ مَحْمُودِ بْنِ عَيْثُ  
الْقُرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيَّ وَ  
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدَ بْنَ شُعَيْبٍ النَّسَائِيَّ وَأَبِي عَبْدِ  
اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ مَالِكٍ الْقَزْوِينِيَّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيَّ وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ  
عَمْرِ الدَّارِ قُطَيْبِيَّ وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنَ حَسَنِ الْبَيْهَقِيَّ وَأَبِي  
الْحَسَنِ رَسْمَ بْنَ مَعَاوِيَةَ الْعَبْدِرِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ وَكَثِيرُ  
مَا هُوَ ذَكَرَ إِذَا سَمِعْتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسَمَعْتُ  
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَدْ خَرَجَ مِنْهُ وَ  
أَخْبَرَنَا عَنْهُ وَسَمِعْتُ الْأَشْعَثَ وَالْأَنْبَاءَ كَمَا سَمِعْتُهُمْ  
أَقْبَلْتُ أَكْثَرَ فِيهَا وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ عَالِيًا عَلَى مَصُولٍ  
كَذَلِكَ أَذَلُّهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاسْتَفَيْتُ  
بِهِمَا قُلُوبَ الشُّرَكَاءِ فِيهِ الْعَمَلُ لَكُمْ دَرَجَتُهُمَا فِي الْوَدَايَةِ  
وَنَاسِئُهَا مَا أَدْرَعَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمَذْكُورِينَ وَكَأَنَّهُمَا  
مَا اسْتَحَقَّ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ لِمَعْنَى الْفَصْلِ  
عَلَى التَّوْبِطِ وَإِنْ كَانَ مَا تَوَرَّعَ عَنْ التَّكْوِينِ وَالْخَلْقِ ثُمَّ  
إِنَّكَ إِنْ فَتَدَّتْ حَيْثُ فِي بَابٍ فَذَا لَكَ عَنْ تَكْوِينِ  
أَسْقَطَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ أَخْبَرَهُمْ مَسْرُودًا عَلَى  
الْخُصَارِ أَوْ مَضْمُونًا إِلَيْهِ تَمَامًا فَعَنْ دَائِمِ الْفَصْلِ  
الْمُتْرَكِ وَالْحَقُّ ذَلِكَ عَدَّتْ عَلَى الْخِلَافِ فِي الْفَصْلَيْنِ  
مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَذَكَرَهُمَا فِي الثَّانِي  
فَأَعْلَمَ أَنِّي بَعْدَ تَقَبُّلِي بِمَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الشَّيْخَيْنِ  
لِلْحُسَيْنِيِّ وَجَاهِ مِمَّا الْأَصُولُ اعْتَمَدَتْ عَلَى مَحْبُوبِي  
الشَّيْخَيْنِ وَمَعْنَاهَا قُلُوبُ الْإِيْتِ الْخِلَافِ فِي تَكْوِينِ  
الْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ مِنْ تَعْقِبِ طَرِيقِ الْأَخْبَارِ وَكَيْفَ  
مَا أَطْلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِي سَكَنَهَا النَّبِيُّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَوَلَدَ مَا كُنْتُ أَقُولُ مَا جَدَّدْتُ طَرِيقَ  
الرِّوَايَةِ فِي كِتَابِ الْأَصُولِ أَوْ جَدَّدْتُ خِلَافَهَا فِيهَا  
قَوْلًا وَقَعْتُ عَلَيْهِ قَاسِبُ الْقُصُورِ لَقَدْ رَوَيْتُهُ

اور اس سے توفیق طلب کر کے بغیر نشان والی چیز پر نشان ثبت کر دیا اور  
ہر حدیث کو اس کے مقام پر ثبت کیا جس طرح کہ ہدایت کے اماموں تقدیر فرمایا  
نے مثلاً ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری۔ ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری  
ابو عبد اللہ مالک بن انس صبی ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی ابو عبد اللہ  
احمد بن محمد بن حنبل شیبانی ابویسعی محمد بن مسلمی ترمذی ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ابوجعفر  
احمد بن شعیب نسائی۔ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی۔ ابو محمد  
عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی ابو الحسن علی بن حمزہ دارقطنی۔ ابوبکر احمد بن  
حسین بیہقی۔ ابو الحسن رزمی معاویہ عبد ربیعہ سے مروی ہیں اور وہ قلیل  
ہیں لیکن جب میں نے کسی حدیث کی نسبت ان حضرات کے ساتھ کی ہے  
گویا اس کی سند حوالہ فعل اللہ علیہ وسلم تک پہنچا رہی ہے کیونکہ سند حدیث  
کے سلسلہ میں وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکے اور ہمیں اس سے مستغنی  
کر دیا ہے میں نے کہا ہوں اور اسناد حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح  
صاحب مصابیح نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں ان کے نقوش قدم کا  
اتباع کیا ہے میں نے اکثر ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل  
میں وہ احادیث ہیں جن کو امام بخاری و مسلم نے ان دونوں میں سے  
کسی ایک نے روایت کیا ہے میں نے ان دونوں کی ہی روایات پر تکیہ  
کیا ہے اگرچہ حدیث کے راویوں میں ان دونوں کے علاوہ دوسرے  
راوی بھی اپنے بلند مراتب کی وجہ سے شریک ہے ہوں دوسری فصل میں  
وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں شیخین کے علاوہ مذکورہ اماموں میں سے کسی نے  
بیان کیا ہے تیسری فصل میں وہ احادیث منقول ہیں جو عنوان باب پر  
مشتمل ہیں اور اس سے مناسب تعلق رکھتی ہیں اور مذکورہ شرائط کے  
مطابق ہیں اگرچہ وہ ہماری یا کسی تابعی سے نقل کی گئی ہوں اگر کسی باب میں  
کوئی حدیث نہ ملے تو یہ سمجھا جائے کہ میں نے اس کو تکرار کی وجہ سے حذف  
کیا ہے اور اگر کوئی حدیث ایسی ملے جس کا بعض حصہ اختصار کی وجہ سے  
ترک کیا گیا ہے یا بالقیہ حدیث کا اضافہ کیا ہے تو ایسا مناسب انتہام کی  
وجہ سے ہے جس کی وجہ سے ترک و اضافہ ہے۔ اگر دونوں فصلوں میں  
طریق کار سے اختلاف معلوم ہو کہ شیخین کے علاوہ دوسرے محدثین کی  
احادیث تو فصل اول میں ہیں اور شیخین کی روایات کردہ حدیث فصل  
ثانی میں تو مطالعہ کرنے والوں کو معلوم ہو کہ میں نے اس سلسلہ میں







۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَاةَ الزَّكَاةَ وَاتَّخَذَ رِضْوَانًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمَانُ يَصْنَعُ وَتَسْبَعُونَ شُعْبَةً فَأَنْتُمْ كَوْنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدَّاهَا رِغَابًا الْأَذَى عَيْنَ الظُّلُمِ وَالْغِيَاةِ شُعْبَةً مِنَ الْإِيمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدَيْهِ وَيَدَيْهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ هَذَا لَقَطُ الْبُخَارِيِّ وَلَيْسَ لِمَنْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدَيْهِ وَيَدَيْهِ -

۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرَّحَتِي أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَالِدِهِ وَدَلِيدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ تَذَكَّرَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْفَلَ اللَّهُ مَحَبَّةً لِمَا يَكُونُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۔ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ طَعْمُ الْإِيمَانِ مَنْ تَقَرَّبَ بِاللَّهِ دِينًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا دِينًا مُسْلِمٌ -

۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ لِي نَفْسٌ مَحَبَّةً بَيْنِي لَا تَسْمَعُ فِي كَلِمَةٍ مِنْ هَذِهِ الرُّمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ تَقْرُبُ مَوْتَ وَتَقْرُبُ مَوْتَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس کی شہادت دینا کلمات کے سوا کوئی چیز نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان گزارنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان چھ چیزوں پر مشتمل ہے اس کا افضل ترین حصہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور دوسرے حصے سے تکلیف بخیر و شرک کا ہے اور حیا ایمان کی شاخوں میں سے ہے (محقق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمال (مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور ہر جہاد میں جہاد میں حصہ لیں کہ رسول اللہ تعالیٰ نے منیع فرمایا ہے یہ الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مسلمانوں میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کمال (ایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری ذات اس کو نہیں دلا دے اور وہ تمام عالم انسانیت کا خلیفہ ہو جس پر حق ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جس میں وہ پانی نہائیں وہ ایمان کی علامت اور پاشنی کو پائے گا راہ میں گواہی سے اللہ اور اس کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو دوسرے انسان کہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبوب سمجھے (۲) اور جو حالت کفر میں رہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حالت سے نکال دیا ہے ایمانی برابانے جتنا کہ آگ میں ڈالنے والے کو (محقق علیہ)

حضرت عباس بن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ایمان کا سوا کچھ دیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اسلام کے دین کا کمال ہے اور رسول کا درجہ تمام صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر دینی ہدایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس امت میں کوئی یہودی اور نصرانی اگر میری بات سے بغیر نہ کرے



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَالِكُمْ مَوَازِينَ ظُلْمٍ الَّتِي تَكُنْ بِيَدِكُمْ أَنْ تَبْسُطُوا فِيهَا وَتَقِيلُوا فِيهَا أُولَئِكَ لَهُمْ جزاء عظيم عند ربهم بما ظلموا

(مصدق علیہ)

۹- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَكُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ الشُّؤْءِ حَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطْلُهَا فَأَدَّيَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيَتَهَا وَعَلِمَهَا فَحَسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ اعْتَمَرَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ -

(مصدق علیہ)

۱۰- وَعَنْ أَبِي عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي فِتْنَةً وَآمَنُوا بِمَا وَعَدُوا وَلَا يَحِقُّ الْإِسْلَامَ وَحَسْبُ لَهُمْ عَلَى اللَّهِ مَتَّقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ مَسِيئًا تَعْمَلُونَ كَمَا لَا يَحِقُّ الْإِسْلَامَ -

۱۱- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَمَلَّ قِبَلَتَنَا وَآكَلَ مِنْ خَبْزَتِنَا فَذَاكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْلَفُ مَا لَكُمْ فِي ذِمَّتِهِ - (رواه البخاري)

۱۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ لِلْمَكْرُوبَةِ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَقْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَوْحَانًا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدَيْهِ لَا أَرِيكَ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَكُنَّا دُلِّي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا -

(مصدق علیہ)

۱۳- وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدٌ

اور اس دین و شریعت و اسلام پر ایمان نہ لایا میں کہ میں لایا ہوں تو وہ بھی نہیں میں سے ہو گا روایت مسلم

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جن کے لیے دہرا اجر و ثواب ہے پہلا وہ اہل کتاب ہے جنہیں نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا دوسرا کسی انسان کا غلام ہو جس کو وہ حقوق اللہ کے ساتھ اپنے مالک کے حقوق کو بھی کا حق ادا کرے تیسرا وہ شخص جس کے پاس باندی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اس کا بچہ آداب سکھائے بہتر تعلیم دی پھر اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔ تیسرا ایسے اشخاص دوسرے قراب کے متعلق ہیں (مصدق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقابلہ کروں (دشمنی کروں) جب تک کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت نہ دیں۔ تا زمانہ کہ تم گریں اور زکوٰۃ دو اگر میں، اللہ جب انہوں سے ایسا کرے تو انہوں سے (جہاد سے) اسلام کی وجہ اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ کر لیا اور حساب ابدان ان کا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے متفق علیہ مگر مسلم نے الا یعنی الاسلام یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا اور ہمارا ذبیحہ کھایا اسی شخص مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار اور ضمانت میں لندہ اس کے ذمہ ہے اللہ تعالیٰ سے حمد شگنی نہ کروں تمہاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائی جس پر عمل کر کے میں جنت میں جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میں غازیوں کو ادا کر اور مقررہ زکوٰۃ کر اور درمضان کے روزے رکھ یہ ہیں کراس دیجاتی ہے کہ اس خدا کی قسم میں کے قبضہ میں میری جان ہے میں، انہیں تو زوالی کروں گا اور نہ کسی یہ کہہ کر مجھ سے واپس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی نبی کو دیکھدہ اس شخص کو دیکھو (مصدق علیہ)

سفیان بن عیینہ اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام سکھ



يَعْدُكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ يَا شَوْشُ ثُمَّ اسْتَقِمْ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴- وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ قَبِيلِ ثَاوِلِ بْنِ  
لُحَيْمٍ دُوَيْحِيَّ حَنْزَلِيٍّ وَلَا نَفَقَةَ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ رِيْسَانٌ عَنِ الْإِسْلَامِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفْصٌ مَكُونُكَ  
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى عَيْدِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَّا  
أَنْ تَطْوَعُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوسِيَا  
شَهْرٍ وَمَصَانِ فَقَالَ هَلْ عَلَى عَيْدِهِمْ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعُ  
قَالَ وَدَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذُّكُورَةَ  
فَقَالَ هَلْ عَلَى عَيْدِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعُ قَالَ فَادْبَرَ  
الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أُرِيدُ عَلَى هَذَا أَنْ تَخْتَصُ  
مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَرَ أَنَّ  
إِنْ صَدَقَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۵- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ  
كَمَا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مِنْ الْوَقْدِ قَالُوا رَبِّ بَعَثَ  
قَالَ مَرْحَبًا يَا لَقَوْمٍ أَوْ يَا لَقَوْمٍ غَيْرَ خَدَايَا وَلَا  
مَدَايِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ  
تَأْتِيَنَا إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَدَامِ وَبَيْتِنَا وَبَيْتَكَ هَذَا  
الْحَقُّ مِنْ كُنَّا مَعَهُ فَمَرَّ بِنَا يَا مَرْحَبًا يَا مَرْحَبًا  
مَنْ دَرَأَنَا فَتَدَخَّلَ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ  
الْأَسْبَابِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَفَضَّلَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ  
أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَخَدَّاهُ قَالَ أَنْتُمْ رَوَيْتُمْ مَا  
الْإِيمَانُ يَا لَقَوْمٍ وَخَدَّاهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ  
لِقَامِ الصَّلَاةِ قَرِيبًا مِنَ الذُّكُورِ قُوسِيًا مَدْرَمَصَانِ وَ  
أَنْ تُعْلَمُوا مِنَ الْمَعْتَمِرِ الْخُمْسَ وَفَضَّلَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ

بارے میں ایسی دینی بات بتاؤ جس کے بارے میں کسی دوسرے سے سوال کی گنجائش  
نہ ہو یا آپ کے بعد کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جید اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک نجدی پریشان حال  
شہید و بال بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور وہ اس طرح گفتگو رہا تھا کہ ادا تو رہی  
بارہی تھی لیکن ایک لفظ بھی مجھ میں نہ آتا تھا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بالکل قریب نہ ہو گیا اور سلام کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: شب و روز میں پانچ غزلیں رو کر گناہیں ہر سال نئے عبادت  
کیا ان کے علاوہ کچھ پر کچھ اور بھی ہے سرکار نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی مرضی سے پڑھے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھنا سائل سے کیا  
رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے رکھنے کی ہر گز غفلت نہ کر تو قرآن سے  
رکھے اس کے بعد سرکار نے ذکر و تلاوت فرمایا تو سائل نے معلوم کیا کہ اس کے علاوہ اور کیا  
بھی کرنا ہے سرکار نے فرمایا: اگر تو چاہے تو صدقہ کر دین کر دے واپس ہوا اور یہ کہتا ہوا  
تھاندا کہ اسم میں اس میں یا تو خدا کا اور نہ کسی اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
دلہ نے فرمایا: اگر یہ صادق القول ہے تو فلاں پاسے گا۔

و متفق علیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ العقیس کے وفد نے  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دنازی کی تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ ان کی قوم (شک وازن) یا کو باوند ہے کہنے لگے کہ ہم قوم  
دوے ہیں تو سرکار نے فرمایا اس جماعت یا وفد کی آمد مبارک نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور نہ پیشانی سے اس کے بعد نہ کو باوند نے کہا یا رسول اللہ ہم شہر حرم  
درست دنا نہیں بلکہ ملاوہ آپ کی خدمت میں حاضر کی کی طاقت نہیں رکھتے  
کیونکہ ہماری آبادی اور آپ کے شہر کے درمیان مسافت طویل آباد ہے تو کافر میں اب آپ  
میں ایسے امر حکم تعلیم فرمادیں تاکہ ہم اپنے پسماندگان کو جا کر سکھادیں اور وہ  
ہمارے لیے بہت ہیں۔ ان کا سبب ابن عباس نے یہ روایت کی کہ لوگوں نے اپنے بے پرواہی  
کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا  
اور مزید چار کاموں کے کرنے اور چار کرنے کا حکم فرمایا: ۱۔ اللہ کی وحدانیت  
کے اقرار کا حکم فرما کر دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار  
کیا ہے کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں تب سرکار نے  
فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد



عَنِ الْحَنَفِیِّ قَالَتْ بَاوُ وَالتَّوْبِیْرَ وَالتَّوْبِیْرَ وَتَقَالَ حَقَّقُوا عَنْ  
وَأَخْبَرَنَا عَنْ مَثَدَاوُ كَمْ - مَثَقُ عَلَیْهِ وَ  
لَقَطُهُ لِلْبَحَارِی -

۱۶- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ  
بَابِعُوْنِی عَلَیْیَ اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تُکْفِرُوْا وَلَا  
تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِمَنْ تَنْهَوْنَ عَنْهُ  
بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَارْجِلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِی مَعْصِدِیْ  
فَمَنْ دَفَعَنِیْ عَنْکُمْ فَاجْبُوْهُ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ  
ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوقِبَ بِہِمْ فِی الدُّنْیَا فَہُوَ کَفَّارٌ لِّذٰلِکَ  
اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَمِعَ اللّٰهُ فَہُوَ لِی اللّٰہِ اَنْ  
یَاۤءَ عَقَابَتِہٖ فَاَنْ شَاءَ عَاقَبَہَا بِمَا یَعْنَاہُ عَلَی ذٰلِکَ -  
(مَثَقُ عَلَیْہِ)

۱۷- وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخَدْرِیِّ قَالَ خَدَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اَصْحٰی اَوْ یَطْلُوْا اِلَی الْمَصْطَلِ قَمَرًا  
عَلِی الرِّسَالِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الرِّسَالِ تَصَدَّقْنَ کَیْفَ  
اُرِیْتُمْ اَنْ تَرَاهِلَی التَّکَاوُفُ فَعَلْنَ وَیَعِیَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ  
تَكَلَّرْنَ اللَّعْنَ وَتَكَلَّرْنَ الْعَصِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَّافِیَاتٍ  
عَقَلِی قَوْنِیْنَ اَذْهَبَ لِلَّیْلِ الرَّجُلُی الْخَارِی مِنْ اِخْدِیْ  
فَعَلْنَ وَمَا تَصَدَّقْنَ وَیَنْبَاۤءَ عَقْلُہَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَلِیْسَ  
لَہَا اَدَہُ الْمَرْفُوعُ یَصِفُ لَہَا اَدَہُ الرَّجُلِی فَعَلْنَ بَلِی  
قَالَ فَاِذَا لَکَ مِنْ تَقْصَانِ عَقْلِہَا قَالَ اَلِیْسَ اِذَا احَاَصَتْ  
لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُحُّ فَعَلْنَ بَلِی قَالَ فَاِذَا لَکَ مِنْ تَقْصَانِ  
وِیْہَا - (مَثَقُ عَلَیْہِ)

۱۸- وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی کَذٰبِیْ اَبْنِ اٰدَمَ وَلَکُمْ  
یَکُنْ لَکَ ذٰلِکَ وَتَمَیِّیْ وَلَکُمْ یَکُنْ لَکَ ذٰلِکَ فَاَمَّا کَذٰبِیْہِ  
اِیَّی فَعَمَلُہٗ لَنْ یُجِیْبَ فِی کَمَاہِ اَبِی وَلَیْسَ اَدَلُ الْخَلْقِ  
یَاہُوْنَ عَلَی مِنْ اَعَاذِہِمْ وَاَمَّا شَمُّہٗ اِیَّی فَعَمَلُہٗ لَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انہ کے رسول نبی: انہ کو نماز کرنا اور کھانا اور پانی کے  
روزہ رکھنا، مال غنیمت سے یا غنماں سے لینا اور پھر باقیوں سے منع کرنا  
میں نے لکھی تھیں انہ کے توجہ، جو بی برحق اور مدنی برحق کہیں استعمال کرو

حضرت ابوسامہ ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی  
آپ نے فرمایا میرے آگے بیٹوں یا بیٹوں بیٹ کر دو کہ اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی کو  
شرک نہ کر دو گے نہ پوری کر دو گے اور نہ ان کا ارشاد نہ اپنی اور کو قتل کر دو گے نہ  
اسی بہتان طرزی کر دو گے جس کو تم نے اپنے ہاتھ اور پیروں کے ساتھ متعلق کر لیا  
سب یعنی ان بات کے ساتھ متعلق کیا ہے اور نہ نیک کاموں کے کھانے میں  
نا فرمانی کا اظہار کر دو گے پس جو اس حد کو چھو کر گئے گا اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے  
لیکن اگر کسی نے ان میں سے عمل کا ایک کبھی یا تو وہ اس میں مزایا ہو گا اور نہ اس کے  
مانع ہیں کفارہ ہو گا اور اگر کسی نے ان میں سے عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا  
بہرہ بخشی ہو گا تو وہ اللہ کے ذریعہ سے چاہے تو اس بندہ کو عذاب سے یا عذاب فرماوے  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میرے آگے بیٹوں یا بیٹوں بیٹ کر دو کہ اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی کو  
شرک نہ کر دو گے نہ پوری کر دو گے اور نہ ان کا ارشاد نہ اپنی اور کو قتل کر دو گے نہ  
اسی بہتان طرزی کر دو گے جس کو تم نے اپنے ہاتھ اور پیروں کے ساتھ متعلق کر لیا  
سب یعنی ان بات کے ساتھ متعلق کیا ہے اور نہ نیک کاموں کے کھانے میں  
نا فرمانی کا اظہار کر دو گے پس جو اس حد کو چھو کر گئے گا اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے  
لیکن اگر کسی نے ان میں سے عمل کا ایک کبھی یا تو وہ اس میں مزایا ہو گا اور نہ اس کے  
مانع ہیں کفارہ ہو گا اور اگر کسی نے ان میں سے عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا  
بہرہ بخشی ہو گا تو وہ اللہ کے ذریعہ سے چاہے تو اس بندہ کو عذاب سے یا عذاب فرماوے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان آدم نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لیے مناسب تھا اس نے  
مجھے برا بھلا کہا یا اکیلی اور یہ بات اس کے لیے درست تھی اس کی گنہگار ہو کر  
اس نے کہا کہ میرے بعد مجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اس طرح کوئی نہیں  
تخلیق فرمائی تھی مالا کر پہلی بار پیدا کرنا اس کو دوبارہ زندہ کر دے زیادہ آسان



اللَّهُ وَلَكَ إِذَا رَأَى الرَّحْمَنُ الْقَعْدَ الْيَا فِي لَحْدِ الْيَدِ وَلَكَ أَوْلَكَ وَلَكَ  
يَكُنْ فِي كُنْوَ أَحَدٌ قَوْيْ وَدَائِرَةِ ابْنِ عَتَابٍ وَأَمَّا شَعْمُهُ  
إِنِّي تَعْلَمُهُ فِي وَلَكَ وَتُسَبِّحُ فِي أَنْ أَحَدًا صَاحِبَةً  
أَوْلَكَ -

(رواه البخاری)

۱۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِنُ ابْنُ آدَمَ يَسُوبُ الدَّهْرَ  
وَأَنَا الدَّهْرُ يَسُوبُ الْأُمَمُ أَكْثَبُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الرَّشَعْرَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى الْجَمْعَةِ  
مِنَ اللَّهِ يَنْحَرُونَ لَهُ الْوَلَدَ تُعَارِضُهُمْ وَيَرْفُضُهُمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱- وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْجِدَةٌ الرَّحْلِ  
فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَعَارَى مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا  
حَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ فُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ  
حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ وَأَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا  
وَحَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ  
شَيْئًا فَعُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَتَّبِعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَا يُشْرِكُهُمْ قَيْشُكُلُوا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَفَ  
مُعَاذٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلَفَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلَفَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلَفَ فُلْتُ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ  
يُشْرِكُ أَنْ لَا يَلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مَعَهُ الرَّسُولُ اللَّهُ  
صِدْقًا مِمَّنْ قَبْلِهِ لَا أَحَدَ مِمَّنْ اللَّهُ عَلَى الشَّارِكِ أَنْ

نہیں ہے یعنی دوبارہ زندہ کرنا تخلیق کے عمل سے آسان ہے اور ابن آدم کے کمال دینے  
مراہ ہے کہ اس نے جو پرستان باندھا کہیں نے اپنے لیے بیٹا بنا لیا ہے بالاکرمیں  
ایک اور ہے پر وہاں ہر جہاں ہے نہ جانیے اور نہ میرا کرتی ہمسر ہے ۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس طرح مروی ہے کہ نبی کے کالی  
وہیست اس کا بچنا مراد ہے کہ میرا کوئی بیٹا ہے حالانکہ میری عورت اور وار ہے پاک  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اوقات فرمایا ہے کہ ابن آدم کچھ ایذا دینے ہیں اور نہ ذکر و بھلائی  
میں حالانکہ نہانہ میں خود میں اعتدال اور انبیاء میرے دست تقدیر میں ہے اور میں ہی  
شعبہ روز کو تبدیل کرتا ہوں و متفق علیہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایذا کے کلمات کو سننے اور ان پر سہر کرنے والا کوئی اللہ رب العالمین  
سے بڑھ کر نہیں کہ اگر نہ دے اس کے لیے دنیا ثابت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود  
بھی وہ ان کو معاف کر کے رزق بھی عطا فرماتا ہے (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک نرہ رحمت  
دروا تم علی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ورا گزشتی ہر سواری کا شرف ملے اس وقت میرے دل پر  
وہ میان رحمت میں کی گئی تھی رحمت و دعا ملنے مجھے فرمایا ہے سادہ تمہارا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کثافتی ہے اور بندوں کے کرنے حقوق اللہ تعالیٰ پر میں نے نہ  
کیا اللہ اس کا رسول فرما دے وہاں سے وہاں سے تب سہرا کرنے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر  
یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اللہ بندوں کا رب ہے  
پھر یہ کہ جو شخص شرک کا ارتکاب کرے اس کو جلائے مذہب دفرمائے میں عرض  
گئے ہر عہد اگر یا رسول اللہ کیا نہیں یہ ظہری و رسول کو پہنچا دوں سہرا کرنے  
فرمایا یہ بات دوسروں کو نہ بتانا کہ وہ خبر دے کر بیٹھیں گے و اس کو کہیں گے متفق علیہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک سواری پر سوار تھے کہ انہوں نے فرمایا ہے معاذ یہ عرض کرنے لگے  
یا رسول اللہ حاضر ہوں اور میں گشت بھی دیکھتا ہوں کہ انہوں نے میں نے فرماتے ہر سہرا کرنے  
فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور  
محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ناز و روزخویم  
فرماتا ہے سہرا دہی کہتے ہیں میں نے سہرا دے عرض کیا کہ میں اس بشارت کو لوگوں  
کو سناؤں تو سہرا دے فرمایا کہ لوگ ابھی سے استہزاء کر رہے ہیں گئے اللہ جناب



معاذ نے مرتے وقت گناہ کے خوف سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔  
(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو سرکار اس وقت سفید چادر اوڑھے ہوئے سرخ و سفید خواب تھے جب میں دوبارہ آیا تو اس وقت آپ بیدار ہو گئے تھے اس وقت آپ نے فرمایا میں بندے نے منہ کی روایت کا اقرار کیا اور اسی اقرار پر قرآن و فرائض بہت ہو گئیں نے عرض کیا ہمارے چہرہ چوری اور زنا کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو جس نے ان کلمات کا اعادہ کیا پاس ہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے میں نے پھر عرض کیا پاس ہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو اور اللہ کی ناک خاک آلود ہو جناب ابوذر کا معمول یہ تھا کہ وہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جھڑکتے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کھاتے دیکھے عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمہارا جاس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں بلا شک جناب یعنی اللہ کے بندے اور رسول اور اللہ کی ہمتی کے فرزند اور اللہ کی نشانی اور وہ روح اللہ کی طرف سے حضرت مریم کی جانب سے بھی گئی حضرت اور وہ نذرا کا وہود بنی ہے یہاں تک کہ وہ غنی کرے گا اس کو سنت ہیں خواہ کبھی ہی عمل کرتا ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنا دست مبارک پر سائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں حضرت نے عالم نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کیلنجیا تو حضور علیہ السلام نے مجھ سے دریافت کیا اسے عمر دیا کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ میں اسلام لانے سے قبل کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں سرکار نے فرمایا کہ جو شرط لگا لو میں نے عرض کیا میرے سابقہ گناہوں کی مغفرت کہ من کرے سرکار نے فرمایا اسے عمر دیا کیجئے یہ معلوم نہیں کہ اسلام ان گناہوں کو دور کر دیتا ہے جو پہلے سرزد ہوتے ہیں اور ہجرت بھی سابقہ گناہوں کو غمگین کر دیتی ہے (روایت مسلم) اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَا اَخْبِرُكَ النَّاسَ قَسَبِيْهُمُ ذَا قَالُوْا اِذَا اَتَيْتُكُمْ فَخَبِّرْهُمْ بِمَا مَعَاذِ عِنْدَ مَوْتِهِمْ سَاْتُمْ -  
(متفق علیہ)

۲۳ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضٌ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهُ وَكُنِيَ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ قَدَانِ رَفِيْدٌ اِنْ سَرَقَ قَالَ قَدَانِ رَفِيْدٌ وَرَنْ سَرَقَ قُلْتُ قَدَانِ رَفِيْدٌ اِنْ سَرَقَ قَالَ قَدَانِ رَفِيْدٌ وَرَنْ سَرَقَ قُلْتُ قَدَانِ رَفِيْدٌ اِنْ سَرَقَ قَالَ قَدَانِ رَفِيْدٌ وَرَنْ سَرَقَ عَلَى رَعِيْمٍ اَنْتَ اَبِي ذَرٍّ فَكَانَ اَبُو ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهَذَا مَا لَمْ يَرَهُ رَعِيْمٌ اَنْتَ اَبِي ذَرٍّ -

(متفق علیہ)

۲۴ وَهَنَّ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَهِدَ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَانَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَانَّ عِيْسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ مَرْيَمَ وَكَلِمَةُ الْقَهَّارِ الْمَرْيُومِ رُوْدُ رُوْمِيْنَهُ وَالْجَنَّةُ وَالْاَرْضُ رَحِيْمٌ اَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ -

(متفق علیہ)

۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قُطَيْبٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَبْسِطْ يَمِيْنَكَ فَرَدَّ يَإِيعَاكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَخَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْهَرِكَ قَالَ لَسْتُ بِرَكْمٍ مَا ذَا قُلْتُ اَنْتَ يُعْمَرُ قَالَ اَتَا عَلِمْتُ يَا عَمْرُو اَنْ الْاِسْلَامَ يَهْدِيْكُمْ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَانَّ الْهَجْرَةَ نَهْدِيْكُمْ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَانَّ الْحَقَّ يَهْدِيْكُمْ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتَّحْدِيْثُ مِنَ الْمَرْوَاتَيْنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَنَا اَعْلَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرَكَاءِ وَالْهَجْرَةُ الْكِبْرِيَاءُ رَوَاهُ ابْنُ سَلَمَةَ وَابْنُ



فِي تَابِي الزَّيَادِي وَالْكَثِيرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

روایت کردہ دو حدیثیں انا الطنی الشکر من الشکر اور دوسری اکبر یا ابدانی

ان کو دیا اور کبر کے باب میں دیگر کتب سے متاثر نہ تھا۔

## دوسری فصل

۲۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَحْتَمِلُ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُخْرِجُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَعَنَ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ قَرَأَهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ يَشُدُّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبٌ اللَّهُ ذَكَرَكَ بِهَ كَمَا ذُقْتُمُ الصَّلَاةَ وَذُقْتُمُ الزَّكَاةَ وَصَوْمَ رَمَضَانَ وَتَحَجَّجَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَاوَى جُؤُودُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَحَلَّى بِكَمَّ يَحْمِلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْأُمِّ عَمُودٍ وَذُرَّةٍ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأُمِّ الْإِسْلَامُ وَذُرَّةُ الصَّلَاةِ وَذُرَّةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَكٍ ذَلِكُ كَلِمَةٍ قُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ كَفَّ عَنكَ هَذَا أَفَقُلْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ذَلِكُمْ أَخَذَهُ مِنْ يَمَانِهِمْ قَالُوا كَيْفَ ذَلِكُ أَمَّا يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى دُجُورِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا خَصَّائِدُ أَلَيْسَ هَؤُلَاءِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیسیں ان کے کہ میں عرض گزار ہوں یا رسول اللہ مجھے ایسا ملے یا مجھے ہو جائے جو تم سے وہ کہہ کر کہ جنت میں داخل کروں اور نہ فرمایا کہ تم نے جنت کی بات دہرائی ہے یا نہ میں پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے اس کے لیے آسان ہو جاتی ہے وہ بات ہے کہ تم اللہ کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ کو نہ کوئی نام نہ کو نہ کوئی اور معنی کے روز سے رکھو اور بیت اللہ کی گرائی کے بعد سرکار نے فرمایا اسے سزا دیا میں مجھے بھلائی کے دو روزوں کی طرف رہ نمانی ذکر کروں روزہ ڈھال ہے اور صدقہ ڈالو کو اس طرح بچھا دیتا ہے میں طرح ہائی آگ کو اور کسی شخص کا نصف شب کے وقت نکلے پھر پھر نہ آیت تلاوت فرمائی تباہی جزا عن انفسا سے بھولنا کہ اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں کسی کام کی ابتدا یا اس کے سوا میں کی بندگی یا اس کے ستون کے بارے میں بتاؤں میں نے عرض کیا بتائیے یا رسول اللہ تو اپنے فرمایا کسی کام کا سر یا اصل اسلام ہے اس کا ستون نماز اور اس کے کو ان کی بلند جہاد ہے اس کے بعد سرکار نے مجھ سے پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ان اعمال کا اور مدار کس پر ہے میں نے عرض کیا کہ میں نہیں یا نبی اللہ تو اپنے میری زبان پر کر فرمایا تو اس کے بعد رکھ میں نے کیا یا نبی اللہ کیا ہم پر کچھ کہتے ہیں یا پر ہوا مذہب ہوتا ہے سرکار نے فرمایا تیری ماں مجھے کھجور کے ٹوکوں کو آگ میں نہ دیا تاکہ کھجور ان کی زبان سے نکلی ہو تو یا تمہیں ہی گرائی گی (احمد ترمذی ابن ماجہ)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۷ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ وَأَبْغَضَ اللَّهَ وَأَعْطَى اللَّهَ وَامْتَنَعَ اللَّهَ فَقَدْ اسْتَمْلَكَ الْإِيمَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَعَ ثَمَرٍ يُعْرَفُ بِإِخْبَارِهِ قَرِيبُ قَرِيبٍ اسْتَمْلَكَ الْإِيمَانَ -

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے لیے کسی کو محبوب رکھے یا برا جانے اللہ ہی کے لیے کچھ دے یا اللہ ہی کے لیے دینے سے امتناع کرے پس اس نے ایمان کو کس کر لیا روایت کیا ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت معاذ بن انس سے تصدیق و تائید کلمات کے ساتھ نقل کیا ہے اور ان کی ادایت میں ہے کہ اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا۔

۲۸ وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں بہترین اس یہ ہے کہ اللہ کے لیے دوستی یا دشمنی رکھے۔ (روایت ابو داؤد)

۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لَيْسَانِهِ  
وَبَيْتِهِ وَآلِهِ وَمِنْ أَمْرِ الْكَاسِ كُلِّ وَمَا فِيهِمْ وَ  
أَمْوَالُهُمْ رَوَاهُ الرَّصِيدِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي  
شُعْبِ الْإِيمَانِ بِرَوَايَةٍ قَضَاكَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَكَ  
نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَ  
الذُّلُوبَ.

۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْنَا حَفِظْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيْمَانُ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا  
دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اللہ سے دوسرے مسلمان محفوظ  
رہیں اور وہ جس سے انسانوں کے مال اور جانیں محفوظ رہیں اور وہی  
نسال، لیکن یہی ہے کہ شعبہ ایمان میں فضائل کی روایت سے یہ اضافہ کیا ہے کہ  
مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے اور وہ  
وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کشی کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم بہت کم خطبہ دیتے لیکن سب بھی خطبہ دیتے تو یہ فرماتے جو امانت دار  
نہیں وہ کامل ایمان نہیں اور جو عہد کو پورا نہیں کرتا وہ پورا دیندار نہیں  
(یہی ہے تمام شعبہ ایمان میں روایت کیا ہے)

## تیسری فصل

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود  
نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر روزِ آخر کی  
اگلی جزا فرمادیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو موت آئی اور وہ جانتا ہے کہ اللہ  
کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ داخل جنت ہوگا (مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو  
جو چیزیں کوہِ جبریل پر ایک سال کے عرصے میں کیا یا رسول اللہ وہاں جا جب کرنے والی  
دو چیزیں کوئی ہیں سب کا سنا فرمایا جو اللہ کی ذات کے ساتھ شریک کرے ہوئے سوا وہ  
روزِ آخر میں جہنم کا اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کی ذات کے ساتھ شریک  
شرکاب نہ کیا وہ جنت میں جائے گا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ جو شخص نے گدی بیٹھے ہوئے تھے ہم اسے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر بھی تھے سرکارِ دوں  
سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور دستِ درگاہ میں نہ گئے یہی تشریف لے کر  
کہیں ہمارے دم موجودگی میں دشمن نے آپ کو اذیت نہ دی یہ نہ تھا تشریف لے کر  
عالم میں ہم اٹھ کھڑے ہوئے سب پہلے میں تلاش میں نکلا یہاں تک کہ تلاش کرنا

۳۱ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ.  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ مُوْجِعَاتٍ قَالَ وَجُعِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
الْمُوجِعَاتُ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ يَا اللَّهُ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ  
وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ يَا اللَّهُ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَعْبُدُ أَحْوَلَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي تَغِيرٍ  
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا  
فَإِنْطَخَا عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُعْتَضَمَ دُونَنَا وَقَرِعْنَا فَمَعَنَا  
فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ قَرِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْتُ حَاطِطًا لِّذَلِكَ نَصَارِي لِيُنْفِخَ  
فَدَارَتْ بِهِ هَلْ أَحْبَبْتُ لَهَا يَا فَكْرًا أَحْبَبْتُ فَوَازَ رَيْبُهُ تَنَحَّلَ  
فِي جَوْفِ حَاطِطٍ مِّنْ يُّحْيِي حَاطِطًا وَالتَّوْبَةُ الْحَدَّ وَكَانَ  
كَاتَمَتُ فَدَعَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ  
قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَعَمْتُ قَابَطَاتٍ عَلَيَّكَ تَخَفْتُ أَنْ  
تُعْطِيَهُ دُونَنَا فَكُنَّا عَنَّا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ كَرِهَ فَا تَبَيَّنَ هَذَا  
الْحَاطِطُ فَاتَخَفْتُ كَمَا يَخْشَى النَّعْلُ وَهُوَ لَا يُولُو النَّاسَ  
وَرَأَيْتُ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ دَاعِطِي نَعْلِي فَقَالَ أَذْهَبُ  
يَتَعَلَّقُ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَيْتِكَ مِنْ ذُرَاوِ هَذَا الْحَاطِطِ يَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا لَهَا قَلْبُهُ بِشَرِّهِ بِالْحَجَّةِ  
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَيْتُهُ عَمَرُ فَقَالَ مَا هَا تَانِ النَّعْلَانِ يَا  
أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَا تَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ بَعْدِي بِهِمَا مَنْ لَيْتُهُ هَذَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مُسْتَقِيمًا لَهَا قَلْبُهُ بِشَرِّهِ بِالْحَجَّةِ فَضَرَبَ عَمْرُ بَيْنَ  
تَدْيِي فَخَرَّتْ رِجْلِي فَقَالَ رَجْعِي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَوَجَعْتُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَهَّشْتُ يَا لَكَ  
وَرَكِبَتِي عَمْرُ دَاذًا هُوَ عَلَى أَرْجِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَيْتُهُ عَمْرُ بِشَرِّهِ  
يَا لَيْتِي بِصُحْبَتِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ تَدْيِي فَخَرَّتْ رِجْلِي  
فَقَالَ رَجْعِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمْرُ  
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا تَعْلَمُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَيْ أَنْتَ وَارِثِي  
بَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَعَلَّقُكَ مَنْ لَيْتِي يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مُسْتَقِيمًا لَهَا قَلْبُهُ بِشَرِّهِ بِالْحَجَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ  
فِي أَيْ أَنْتَ أَنْ يَكُونَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَّوْهُ يَعْمَلُونَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّوْهُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ جَوْهَرُهَا دَهْنًا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ہو اسی تجارت کے بارے میں اس بارے میں کہ گدا گدا بھر تاربا تاک اس کا دروازہ  
مے تو اندر جا کر حضور علیہ السلام کو تلاش کروں اتفاق سے پانی کے کناس کی  
ایک بڑی مانی نظر آئی میں نے اس مانی کے کناس کو تلاش کیا کہ میں آسانی سے  
اس کے دروازہ داخل ہو سکوں اس طرح میں باغ میں داخل ہوا جس طرح کوڑی  
داخل ہوئی ہے تو سرکار نے مجھ سے فرمایا تم ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا ایک  
یا رسول اللہؐ سرکار نے ارشاد فرمایا پریشانی کی کیا بات ہے میں نے عرض کیا یہاں  
آپ ہمارے پاس روٹی انروز تھے اور وہاں سے تشریف لے آئے اور یہاں  
وایسی بھری تو ہم تشویش میں مبتلا ہو کر تلاش میں نکلے میں سب آگے آیا اور کوڑی  
کی طرح سب کو اس باغ میں آیا ہوں فقیر ساری محنت میں آ رہے ہیں سرکار نے  
فرمایا اسے ابو ہریرہؓ میری دونوں ٹھیلیں ملے باؤ اور اس باغ کی رہا اس کے پار  
جو کوئی بھی نہیں ملے اور وہ اللہ کی وعدائیت کا صدق دل سے گواہ ہوا کہ  
جنت کی بشارت دے دو میں جب باغ سے نکلا تو خوش مجھے سب سے پہلے ملے  
وہ جناب ہمارے دیانت کرنے گئے اسے ابو ہریرہؓ یہ ٹھیلیں کسی میں ملے عرض  
کیا کہ سرکار کی ٹھیلیں مقدس ہیں سرکار نے انہیں دے کر مجھے حکم دیا کہ راستہ  
مجھے خوش ملے اور وہ اللہ کی وعدائیت کا صدق دل سے اقرار کرنا ہوتی  
اس کو جنت کی بشارت دے دو میں کہ جناب ہمارے میرے پیٹ پر دو ہتھ مارا  
اور میں پشت کے بل گر پڑا جناب ہمارے مجھ سے کہا کہ اب اس جائزہ میں ہٹ کر کا  
کی خدمت میں حاضر ہو کر روئے جناب ہمارے میرا انقب کرتے ہوئے آئے  
وقت سرکار نے مجھ سے دریافت فرمایا ابو ہریرہؓ تمہیں کیا ہوا ہے میں نے واقعہ بیان کیا  
تو سرکار نے جناب ہمارے فرمایا اسے تمہیں کس بات نے اس بل پر پریشان کیا حضرت  
فرماتے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ ابو ہریرہؓ کو  
ہ حکم دیا تھا کہ میری ٹھیلیں ملے کر جاؤ اور لوگوں کو بشارت دو کہ جو صدق دل  
سے توحید الہی کا سہرہ ہوگا اس کو جنت کی بشارت ہے سرکار نے فرمایا ہاں حضرت  
فرماتے عرض کیا سرکار ایسا نہ کری مجھے بخوف ہے کہ لوگ مل کر ناچھوڑ کر مغفرت کے  
بھر دے رہے ہوں گے اللہ آپ انہیں عمل کی توفیق سرکار نے فرمایا اچھا  
انہیں کرنے دو۔

(مسلم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ  
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کھجیاں یہ



اللہ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئُوا نُوْفِي حُزْنًا عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يُدْرِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيَّنَّا أَنْكَارَ مَا مَرَّ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ أَشْرَمَ فَكَاشَ عَلَيْنَا عَمْرٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ أَقْبَلَنَا حَتَّى سَلَّمْنَا عَلَى جَمِيعِنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا حَمَلَكُم عَلَى أَنْ تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ عَمْرٌ سَلَامَةً قُلْتُمْ مَا فَهَمْتُ فَقَالَ عَمْرٌ بَلَى وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُلْتُمْ وَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَرُورٌ وَلَا مَلَكُوتٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَعَلَكُم عَنْ ذَلِكَ أَمْزُ فَعَلْتُ أَجَلٌ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ نُوْفِي اللَّهُ تَعَالَى بِكَيْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَكُنْ لَكَ عَنْ نَجَاةٍ هَذَا الْأَمْرُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَكَيْفَ الْيَوْمَ قُلْتُ لَكَ يَا بَنِي الْأُمِّي أَنْتَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجَاةٌ هَذَا الْأَمْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى حَقِّي قَدْ دَخَلَ فِيهَا لَهُ نَجَاةٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۷ وَعَنْ أَبِي مُقْدَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْعَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدِيرٌ وَلَا دَبِيرٌ إِلَّا أَحْلَاهُ اللَّهُ كَلِمَةً أَوْ مَسْأَلَةً مِنْ عَزِيدٍ وَدَلِيلٍ فَرَيْلٍ أَوْ مَا يُعْزِهُمُ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يَنْزِلُهُمْ كَيْدٌ يَنْوِنُ لَهَا قُلْتُ فَيَكُونُ الْيَقِينُ كُلُّهُ وَاللَّهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۸ وَعَنْ قَتِيبِ بْنِ مَنِئِبَةَ قِيلَ لَكَ أَلَيْسَ أَكَلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَمَقَاتِلُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى وَكَذَلِكَ لَيْسَ وَمَقَاتِلُ الْأَذَى أَكَلَهُ فَإِنْ جِئْتَ بِمُقَاتِلٍ لَهُ أَكَلَهُ فَيَكُنْ لَكَ يَا لَئِي لَوْ لَقِيتُكَ لَكُفْ - (رَوَاهُ الْجَوَاهِرِيُّ فِي تَرْجُمَةِ أَبِي)

۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ سَلَامَةً فَعَلَّ حَسَنَةً يَحْتَسِبُهَا كَتَبْتُ لَهُ بِعَشْرِ أَهْقَالِهَا إِلَى سَبْعٍ وَمِائَتَيْنِ صَعْفٍ ذَلِكَ سِتْرُهُ

گوئی دینا ہے کہ نہیں کوئی مہجور مگر اشد احمد

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت کئی ہی صحابہ پرست زیادہ انگلیں پرے اور یہ نہ شہر اہمیں یہ وہ کہیں یہ تھا یہ وہ جہاں حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میرا جی ہی جلی تھا ایک دن میں جب وہ اہل کعبہ کے آئے اور مجھے سلام کیا لیکن مجھے احساس نہ ہوا کہ وہ سلام کا جواب نہ دیا اس کی شکایت حضرت نے حضرت صدیق اکبر کو فرمادی وہ اس سے پاس آئے اور سلام کیا حضرت نے ابو بکر سے فرمایا اے عثمان کیا وہ مجھ کو تم نے اپنے مہالی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے جواب دیا ہاں نہیں وہ حضرت سے فرمایا بخدا ایسا ہی جواب حضرت کو ملے گا تو میں میں بخدا اہل کعبہ کے پاس بھی نہیں برو کا اب آئے اور سلام کیا اور میں نے جواب نہ دیا میری بات سن کر حضرت صدیق نے فرمایا عثمان مجھ کو کہہ دیجئے میں ان کو کسی چیز نے سلام کے ہر بیت باز رکھا ہے میں نے جواب عثمان کو کیا بیشک ایسا ہی ہے حضرت ابو بکر نے فرمایا وہ کیا بات ہے تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے نبی و علیہ السلام کو قبل اس کے کہ ہم ان سے نجات کا ذریعہ معلوم کر لیتے وفات دے دی جناب ابو بکر نے فرمایا اے عثمان میں نے سزا کے بارے میں دریافت کر لیا تھا یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور حضرت ابو بکر سے کہا اے ابو بکر میرے مال باب آپ پر قربان آپ اس سوال کو معلوم کرنے کے زیادہ مقدور تھے ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے سزا کے دریافت کیا تھا یہ رسول اللہ اس کام سے نجات کا طریقہ کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس حضرت اشد احمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا اپنے ذمہ پر میں سے بنا ہوا کوئی گھریا خیر یا قی نہ ہے کا کر جب تعالیٰ اسلام کو ان میں داخل فرمائے گا حضرت دوسرے والے کی عزت افزائی کے ساتھ ذلیل کرنے والے کی رسوائی کے ساتھ یا خدا کو اس فکر اسلام کی وجہ سے ان پسندوں کو عزت دے گا یہ وہ نافرمانی کی وجہ سے خدا اور دوزخوں حال ہو کر شیطانی و فرما ہوا جو جائیں گے۔ میں نے کہا۔ یوں سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے گا اور احمد

حضرت و جب بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ جس کی کبھی نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں لیکن ہر کبھی میں دندائے ہوتے ہیں لیکن اگر تم ایسی کبھی لائے جس میں دندائے ہیں تو بالکل کھل جائے گا اور وہ نہیں پر توخز الباب بخاری م

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو سنوارے تو میری جگہ کے مل پر اس گئے اگر سے سات ہو گئے تک کھا جائے اور ہر برائی صرف ایک ہی ممکن



يَعْمَلُهَا كَتَبَ بِمِثْلِهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

جاتی ہے یہاں تک کہ وہ رہندہ اللہ سے ملاقات کرے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰ وَعَنْ أَبِي هَامَةَ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِذَا يَمَانُ قَالَ إِذَا اسْتَرْتِكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتُكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا أَلَا تُكْرَهُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي لَفْظِكَ شَيْءٌ قَدَّعَهُ -

حضرت ابو ہامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا جب تیری ہر ایک بات اچھی ہو تو تیرا ایمان ہے اور برائی ہو تو تیرا ایمان نہیں ہے۔ تب تو کامل ایمان ہے۔ سائل نے پوچھا کہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے فرمایا جب تیرے دل میں کسی بات کی وجہ سے تردد آئے تو اس کو ترک کر دے۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ وَطِبُّ أَنْتَ لِمَنْ دَلَّكَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تَسْلِمَ قُلْتُ أَفَى الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ النَّسْلُ مِنْ يَسَافٍ وَبُيُوتِهِ قُلْتُ أَفَى الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلِّيَ مِنْ خَلٍّ قُلْتُ أَفَى الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُورُ الْقُتُوبِ قُلْتُ أَفَى الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قُلْتُ قُلْتُ أَفَى الْإِحْسَانِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ مَحَرَّجُوا دُفَّةً وَأَهْرَاقَ دَمَهُ قُلْتُ أَفَى السَّعْيِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْخَفِيِّ -

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ لایا میں اس میں کون کون خاص کر کس نے فرمایا ایک آذ اور ایک غلام و جناب صدیق اور زید بن ساریہ راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا کہ افضل اسلام کیا ہے سرکار نے فرمایا اچھی گفتگو اور کھانا کھانا جس میں نے دوسرا سوال کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا صبر اور سخاوت میں نے دریافت کیا اسلام میں کون فریضہ ہے سرکار نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں میں نے معلوم کیا کہ ایمان میں کونسی بات بہتر ہے؟ سرکار نے فرمایا اچھا اخلاق میں نے ایک اور سوال کیا کہ کونسی نماز بہتر ہے؟ سرکار نے فرمایا طویل قیام والی نماز بہت کے وقت میں ایک اور بات یہ دریافت کی کہ کس عمل کو ترک کرنا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اس عمل کو بھرنے کر جس کو تیرا رب برا فرمائے میں نے مزید سوال کیا کہ کونسا امر اور افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا گھڑا اندر دیا جائے اور کونسا باہر دیا جائے میں نے پھر ایک سوال کیا کہ (جہاد کے لیے)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ يَجْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ عَفِرَ لَهُ كُلُّ أَثَمٍ أَتَى اللَّهُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعَهُمْ يَوْمَئِذٍ -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ سے اس سال میں ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کا شریک نہ ٹھہرایا ہو یا کچھ نافرمانی روزانہ نہ ہوگی ہوں رمضان کے روزے نہ کھیں تو اس کا مغفرہ ہو جائے گی راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو بشارت سناؤں سرکار نے فرمایا چھوڑو اور انہیں اسے عمل کرنے دو۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ اللَّهَ وَتُحِبَّ النَّاسَ وَتُحِبَّ نَفْسَكَ لِمَا نَكَدَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذَاتُ تُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتُكْرَهُ لِمَنْ تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کی بہترین خصلتیں کیا ہیں آپ نے فرمایا اگر کسی کو دینی کرے تو اللہ کے لیے اور دشمنی کرے تو اللہ کے لیے اور تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہے تو اللہ کی خدمت میں اس کے بعد کیا ہے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا تو دوسروں کے لیے اس پر جو خیر ہو اس کو اپنے لیے یا بھلا ہے اور دوسروں کے لیے اس پر جو کدواؤں کے



## کیسہ گناہ اور اتفاق کی علامتیں

## بَابُ الْكِبَارِ وَعَلَامَاتُ التَّفَاقِ

## پہلی فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے نزدیک بڑا گناہ کونسا ہے آپ فرمایا اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے والا گناہ اس نے سمجھ کر پیدا کیا جس میں خود یافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ کیسہ ہے آپ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بے مروتانے کو وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے ایک اور سوال کیا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چیز گناہ ہے تو آپ فرمایا کہ جیسا کہ میری سمجھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے من امر کی تصدیق کتاب ہدایت میں فرمائی ہے (ترجمہ تیس) اور لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور اس نفسِ رجاں کو قتل کرتے ہیں۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کیسہ یہ ہیں اللہ کا شریک ٹھہرنا۔ واللہ کی نافرمانی کرنا کسی رجاں کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ اور دشنام دینا لیکن حضرت انس کی روایت میں جھوٹی قسم کی بجائے جھوٹی گواہی کے الفاظ مروی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مہلک چیزیں ہیں جو مومن نے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرنا یا جادوگری کرنا اور اس شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر تم نے کھانا یا تیرم کا مال بھینچ کر دیا۔

اولیٰ کے دن پیشہ دکاندار یا دکاندار بے خبر گناہوں پر حسرت لگانا (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفائی دنیا نہیں کرتا جبکہ وہ ایمان کی حالت میں ہے یا طرح حالت ایمان میں چھوڑی کا مرکب نہیں ہوتا اور ایمان کی حالت میں ہے یا طرح حالت ایمان میں نہیں کرتا اور غیر انہیں اور لوگوں کی انگلیوں میں انہیں آئینہ کا ہر ایمان کی حالت میں ہے یا طرح غیانت کرنے والا حالت ایمان میں غیانت کا ہر ایمان نہیں کرتا جس تم احتیاط کرو۔ امتیاز کرو (متفق علیہ) اور حضرت ابن عباس

۳۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تَدْعُوا اللَّهَ بِأَسْمَائِهِ وَتُحَرِّقُونَ قُلُوبَكُمْ أَن تَقْتُلَ وَلَدَكَ حَتَّى أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ أَنْ تُكْرِىَ حَتَّى تَجَارِكَ قَالَ تَزُكُّ اللَّهُ تَعَالَى تَقْصِدُ يَتَقَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الزَّانِيَةُ

(متفق علیہ)

۳۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَارُ الرِّشَاكُ بِاللَّهِ وَغُفْرَى الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَدَاهُ الْبُقَارَى وَزِيَادَةُ آتِيٍّ وَنَهَادَةُ الزُّورِ بِدَلِ الْيَمِينِ الْغَمُوسُ۔

(متفق علیہ)

۳۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفْرَقَاتِ قَالَُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالدَّيْخُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَكُلُّ الرِّبَا وَكُلُّ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْمَوْثِقِ يَمِ الرِّجَمِ وَقَذَاةُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَافِلَاتِ۔

(متفق علیہ)

۳۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكُنْ مِنَ الثَّلَاثَةِ جُنَيْنٌ يَرْفَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرَى التَّارِي جُنَيْنٌ يَسْرَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِي الْعَصْرَجَيْنِ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَلْتَمِمْ نَهْبَهُ يَرْفَعُ التَّكَاثُرَ وَالْيَهُودِيَّةَ أَبْصَارَهُمْ جُنَيْنٌ يَنْهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغْلُ أَحَدَهُمْ جُنَيْنٌ يَغْلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَا كَاهِنًا يَا كَاهِنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي



يَدَايِهِ اَبْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ وَحِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُرَوِّعٌ  
قَالَ عُمَرُوهُ فَلَمَّا رَأَى اَبْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ اِلَيْهِمَا مَعَهُ  
قَالَ هَكَذَا اَوْشَكَكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ اَخْرَجَهَا قَالَ كُنْ  
تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هَكَذَا اَوْشَكَكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَقَالَ اَبُو عَبَّاسٍ  
اَللّٰهُ لَا يَكُونُ لِهَذِهِ اُمُورٌ كَالِهَذَا وَلَا يَكُونُ لَهُ نَوْرٌ اِلَّا بِمَنْ  
هَذِهِ اَلْفُظُ الْجَارِي -

۳۸- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسَافِقِ ثَلَاثٌ رَاَدَ مُسْلِمٌ فَلَانَ صَاحِبًا  
وَصَلَّى وَرَعِمَا اَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اَتَفَعَا اِذَا احَدٌ كَذَبَ وَادَا  
وَعَدَا اَخْلَفَ فَلَا اَشْقَى مِنْ هَٰذَا -

۳۹- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبُّهُ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُتَافِقَةً لِمَا  
دَمَنَ كَانَتْ فِيهِ حَصْلَةٌ مِنْهُمْ كَانَتْ فِيهِ حَصْلَةٌ مِنَ الْبَقَايَا  
حَتَّى يَدْعُوهُ اِذَا لَوْحَيْنَ حَانَ فَاِذَا احَدٌ كَذَبَ وَادَا اَعَاهَدَ  
عَدَا وَادَا اَخَاصَرَهُ جَدَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰- وَعَنْ اَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْأَلُ الْمُسَافِقِ كَالْمَاثِرَةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْفَتَنِ  
تَوَيْلَانِ هَذِهِ مَرَّةٌ قَالِي هَذِهِ مَرَّةٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی روایت کے مطابق کوئی آدمی کسی شخص کو حالت ایمان میں قتل نہیں کرتا مگر وہ فرماتے  
ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ ایسے احوال کے کرنے والے کا ایمان  
کس طرح سلب کیا جاسکے تو اپنے فرمایا اس طرح اور اپنی انگلیوں کو مروڑا اور یہ دعا  
کر کے فرمایا اگر وہ توہر کر لیتا ہے تو ایمان اس کی جانب لوٹ آتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں  
کو مروڑا اور بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا شخص یقیناً کامل نہیں رہتا اور اس کا ایمان  
مخد نہیں رہتا۔ (بہ الفاظ بخاری)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ مافی کی تین نشانیاں ہیں امام مسلم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ اگرچہ وہ  
مسلمان ہوئے گا وہ یہ درپردہ بھی پڑھے اور وہ بھی رکھے اس کے بعد کہ الفاظ شریک  
ہیں ایک بات کہے تو جو شریکے وہ مدد کرے تو اس کی عطا کردہ کسی کو یہ نہیں کہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مذہب مسلم نے فرمایا کہ ہر بات میں جس شخص میں پالی جائیں وہ خالص منافق ہوگا اور جس  
شخص میں ان میں سے ایک بات بھی ہوگی اس میں نفاق کی علامت ہوگی جہاں تک  
کو اس کو ترک کر دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے  
جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد یاد دہ کرے تو عہد شکنی یا وعدہ خلافی  
کرے اور جب جھگڑا کرے تو برا بھلا کہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مذہب مسلم نے فرمایا کہ منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو درویشوں یا گلوں کے  
درمیان بھرتی ہے کبھی ایک گلہ میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں۔

(مسلم)

## دوسری فصل

۱- عَنْ صَعْدَانَ بْنِ عَسَايَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ هَذَا الشَّيْءُ فَكَانَ لَهُ صَاحِبٌ لَا يَكْفُلُ بِيَوْمِ اَرَاةَ  
تَوَيْلًا لَكَ لَكَ اَرَبُّهُ اَعَيْنَ كَاثِرًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَهُ عَنْ رَسْمِ اَيَّامٍ تَحْتَبِثُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشِيرُ كَوَايَا اللّٰهُ شَيْئًا وَلَا تُسَرُّ وَلَا تُزَوَّرُ  
وَلَا تُقْتَلُ النَّفْسُ الَّتِي حَقَّقَ اللّٰهُ لَهَا الْحَيَاةَ وَلَا تُسْتَعْمَلُ  
بِغَيْرِ اِلَى ذِي سُلْطَانٍ يَفْقَهُ وَلَا تُسَخَّرُ وَلَا تُكَلِّمُ

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے  
دوسرے سے کہا کہ میرے ساتھ ان نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اس شخص نے  
پہلے دے سے کہا کہ انہیں نبی نہ کہو اگر انہوں نے من لیا تو ان کی پیروی انہیں ہو جائے گی  
کہ الغرض وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ سنو  
روشن نشانیوں کے بارے میں سوال کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تو اللہ کا شریک شمرنا کہ ان کا کتاب کروڑوں کی کہ اور اس جہاں کو قتل کرو  
جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر تم نے اس کے ساتھ آدمی کو قتل کرانے کے لیے بادشاہ







۵۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا الْيَقَاقُ كَانَ عَلَى عَهْدِ  
 ۱۲ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَا الْيَوْمَ قِيَامَهُمَا هُوَ الْكَفَرُ  
 آوَالِ الْإِيمَانِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یقاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تعاقب یا تو کفر ہے یا ایمان۔  
 (بخاری)

## بَابُ فِي الْوَسْوَسةِ

## وَسْوَسةِ كَابِيَانِ

### پہلی فصل

۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 ۱۳ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَعْنُ امْتَنِي مَا دَسَّوَسْتُ بِهِ صُدَّوْهُمَا  
 مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّفْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ حَاجَةً تَأْتِي مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
 ۱۴ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا  
 إِنَّا نَحْبُدُ فِي الْأَنْفُسِ مَا يَتَعَلَّقُ لِحَدَّثَنَا أَنْ يَتَكَلَّمُ بِهِ فَإِنْ  
 أَوْفَدَ وَجِدًا لَمْ يَدْرِكْ قَالُوا لَعَنَهُ قَالَ ذَلِكَ حَوْرِيَةُ الْإِيمَانِ  
 (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۵ يَا أَيُّهَا الشَّيْطَانُ ائْتِدِمْهُ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا  
 خَلَقَ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ رِبِّكَ قَالُوا أَبْلَغُ فَلْيَسْتَوِدْ يَا شُوْدَ  
 كَيْسَتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۶ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقَالَ هَذَا أَخْلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ  
 فَخَمِنَ خَلَقَ اللَّهُ فَمَنْ وَجِدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ أَمِنْتُ  
 بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۰ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 ۱۷ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِثْلُكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَجَّهَ بِهِ قِيَمَتُهُ  
 مِنَ الْحَيِّ وَكَرِيْمَتُهُ مِنَ الْمَقْنُوكَةِ قَالُوا وَآيَاتُكَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ قَالَ وَفَاقِي وَكَفَرْتُ اللَّهُ أَتَانِي عَلَيْهِ قَسَمْتُ فَلَا  
 يَأْتُرُنِي إِلَّا خَيْرٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلوب میں پیدا ہوئے وہ دوسری کوئی نہ کر دیا ہے جب تک کہ وہ ان پر متوجہ نہ کریں یا ان کا تذکرہ نہ کریں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے تھے کہ ہمارے دل میں ایسے دوسرے آتشیں ہیں کہ ہم زبان پر لانا مناسب اور برا سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کیا ایسا واقعہ تم پر گذر رہا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا بیشک تب تک کہ تم نے فرمایا کیا ایمان رکھو گے کی صحیح نشانی ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے اور پکارتا ہے کہ اس چیز کو کس نے بنایا اور اس چیز کو کس نے بنایا اور یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے پس جس شخص کو یہ معاملہ پیش آئے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سے پناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہتا ہے کہ کیا تمام مخلوقات کو اللہ نے بنایا ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کسی کو ایسا خیال آئے تو لپکا بیٹے کو وہ یہ کہہ کر لیں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنا ہوں (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے ساتھ اس کا مصائب و ہولاد فرشتوں اور جنوں میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے سرکار نے فرما دیا ہاں میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



۴۱- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْرِجُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدِّمِ - (متفق عليه)

۴۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٍ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ مِنْ جَنْبَيْهِ يَمْسُهُ مِنْ صَاحِغَيْنِ مَسَّ الشَّيْطَانِ عَمِيرَ مَرْيَمَ وَأَبْنَاهَا - (متفق عليه)

۴۳- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ الْمَوْلُودَ جِنٌّ يَقَعُ نَزْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ - (متفق عليه)

۴۴- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضْرِبُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ نَفْسٌ يَقُولُ النَّاسُ قَدْ نَفَعُوا مِنِّي مَنَازِلَهُ اعْظُمُوا مِنِّي يَحْيَى أَحَدُهُمْ يَقُولُ قَعْلْتُ كَذَا وَكَذَا يَقُولُ مَا صَنَعْتُ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَحْيَى أَحَدُهُمْ يَقُولُ مَا تَرَكْتُ لَكَ خَيْرٌ خَرَقْتُ بَيْتَهُ وَبَيْنَ أَمْرَاتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنِّي فَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَادَ قَالَ فَيَكْتَنِمُهُ - (رواه مشهور)

۴۵- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آتَى مِنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي حِزْبِ نَجْوَى الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي الْعَرَبِ بَيْنَهُمْ - (رواه مشهور)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کی شریانوں میں خون کے ساتھ سرایت کر جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو میں گنہگار ہوں، اللہ اسے مگر وقت ولادت میں ہی اس کو چھو رہا ہے اس میں چھوئے کی وجہ سے وہ چھوٹا ہے سو اے حضرت خیرم اور اللہ کے صاحبزادے کے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولادت کے وقت بچے کا چھیننا شیطان کے چھو لگا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطاں ایسے اپنا تخت پائی پر بٹھا آتا ہے اور اپنی ذریت کو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے ڈال کر دیتا ہے اس ذریت میں ایسے کے قریب ترین اس کا وہ اولاد ہے جو وہی ہو رہا ہے جس نے بڑا کرتے ہوئے یا جو جب وہ اپنی کارگزاری سنا کہے کہ میں ایسا ایسا کیا ہے اس پر شیطان کہتا ہے تو نے تو مجھ سے نہیں کیا ہے اس کے بعد جب وہ سوچتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو دنیا کو کس مال میں چھوڑ کر آیا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے شوہر اور بیوی کے درمیان بھڑائی ہے سو کہنے فرمایا کہ شیطان اس بھڑکے کو اپنے قریب کر لیتا ہے کتاب کہانی میں تو نے کام کیا امش کہتے ہیں کہ میری حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بزرگ عرب کے نازلوں سے اس بات میں ناامید ہو چکا ہے کہ وہ نازی اس کی اطاعت کریں لیکن اس بات سے ناامید نہیں ہوا ہے کہ وہ انہیں ایسے ہی دور نکالے۔ (روایت مسلم)

## دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں یہ خیال پاتا ہوں کہ میں کوئی نیک بادل اور مجھے یہ بات زیادہ پیاری ہے کہ میں اس سے سلام بھیجوں کہ سرکار نے ارشاد فرمایا تعریف ہے اس اللہ کی جس نے اپنے ساتھی کو

۴۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِأَنْتَى زَكَاةً أَوْ كُفْرًا حَسَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْثَرَ بِهِ قَالَ الْحَسَمَةُ لِلَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَاسَةِ - (رواه أبو داود)



٤٤ وَعَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَنَّةٌ يَا ابْنَ آدَمَ وَلِلْمَلِكِ لَمَنَّةٌ  
يَا مَائِمَةُ الشَّيْطَانِ فَإِعَادُ يَا لَيْسَ وَتَكْنِيْتُ يَا لَيْسَ وَأَمَّا  
لَمَنَةُ الْمَلِكِ وَإِعَادُ يَا لَيْسَ وَتَكْنِيْتُ يَا لَيْسَ وَتَكْنِيْتُ  
ذَاكَ فَلْيَعْلَمَنَّ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْسِدِ اللَّهُ وَمَنْ دَجِدَا لِكُلِّ  
فَلْيَتَعَزَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَبْعُدُكُمْ  
الْعَزَّ وَجْهَهُمْ بِالْفَحْشَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ صَدَقَ أَخْبَرْتُ  
عَرَبِيًّا -

٤٨ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزُولُ النَّاسُ بِقَاءَهُ لَوْ أَنَّ حَتَّى يَقَالَ هَذَا  
خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ كَفَرُوا  
اللَّهُ أَحَدًا اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا  
أَحَدٌ لَمْ يَكُنْ عَنْ يَمَانِهِ نَفْسٌ وَلَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ نَفْسٌ  
الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ - (وَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اور فرشتے کے انسان کے ساتھ دو کام ہیں یا اس پر ان دونوں کا تصرف یا اسے شیطان کا کام یعنی کلمہ یہ کہنا یا برائی کی طرف توجہ دینا ہے لیکن فرشتہ کا کام نیکی کی طرف ترجیح کرنا اور حق کی طرف دعوت دینا ہے جو کون فرشتہ کی بات کو یا توجہ دے گا یہ فرق الہی ہے اور اللہ کا شکر ادا کرے لیکن اگر کوئی دوسری چیز کو پکارتا ہے تو اس کو پکاریں گے شیطان سے استدفع الہی کی پناہ لے لے اس کے بعد فرشتے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) شیطان تمہیں فتنہ کی طرف بلاتا ہے اور برائی کا حکم کرتا ہے اسے تردید سے روکتے کیا اور کہا کہ یہ غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! آپس میں ہمیشہ موالی کرتے رہیں گے کہ اس مخلوق کو نوازش دے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس سے پیدا کیا ہے اور جب وہ کہے نہیں تو نہیں یہ جواب دیا جائے کہ اللہ رب العالمین ایک اور خدا ہے یہ نیا ہے نہ اس کو کسی نے پیدا کیا اور نہ کسی سے پیدا کیا گیا نہ اس کا کوئی کتبہ ہے وہ تو نہایت بھرپور بندہ اپنے بانی طرف سے ہے یہ خدا ہے اور شیطان مشرک ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور اللہ ہم انشاء اللہ عروبن احواس کی حدیث کو خطبہ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

## تیسری فصل

٤٩ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ٥٠ وَسَيَكُونُ يَوْمَئِذٍ النَّاسُ يَسْأَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ  
 خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ رِجَاءَ الْبَحَارِيِّ وَ  
 يُسْأَلُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ أَمَّتَكَ لَا مِيرَاثَ  
 يَقُولُونَ مَا كَذَبْنَا كَذًا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ  
 فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ -

٤٠ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ زَمَانِي  
 فَلَيْسَ بِهَا عَنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ  
 شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خُزْبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَمُحَذِّذٌ بِاللَّهِ مِنْهُ  
 وَأَنْتَ عَلَى يَسَارِكَ كَذَلِكَ فَعَمِلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو کہ آپس میں ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے تو میری قوم کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا اور بخدا ہی لیکن امام مسلم نے اس بات کو نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیے گا کہ تم ہر روز امت کے افراد میں سے ایک ایک شخص کو رو بہ حق تعالیٰ پوچھنا کہ تم نے اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے یعنی حق تعالیٰ کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ میری قوم کو پیدا کیا ہے کہ اللہ نے مخلوقات بنائی لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔

مسئلہ اشد علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان میری نماز اور قرأت کے درمیان مداخلت کر رہا ہے اور مجھے شیعہات میں مبتلا کرتا رہا ہے کہ اسے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزیر ہے جب تم اس کی مداخلت کا احساس کرو تو اللہ سے پناہ طلب کرو اور اپنی بات پر قائم رہو۔



عَلَىٰ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

کر دیا۔

(مسلم)

۴۱- وَكَانَ الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ  
 رَأَىٰ أَحْمَدَ فِي صَلَاتِهِ فَيُكَبِّرُ بِذَلِكَ عَلَىٰ فَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ فِي  
 صَلَاتِهِ يَا تَدْلَنَ بِذَلِكَ عَنْكَ حَتَّىٰ تَنْصَرِفَ أَنْتَ  
 تَقُولُ مَا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي -

(رَدَّاهُ مَا لَكَ)

(مکمل)

حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے  
 صلیت کرتے ہوئے کہہ دیا کہ میں نے آپ کو اپنے جوار سے بہت دور  
 کرتا ہوں کہ تم نماز پڑھتے ہو وہ دم اور دوسرے سر پر گر ختم نہ ہو گا یہاں تک کہ تم نماز ختم  
 کر کے کہو کہ میں نے ابھی نماز مکمل نہیں کی ہے۔  
 (مکمل)

## بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ

## تقدیر پر ایمان کا بیان

پہلی فصل

۴۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ الْبَقَاءَ لِلْمَلَائِكَةِ  
 قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ  
 كَانَ عَزْمُهُ عَلَى الْبَقَاءِ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۴۳- وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ يَقْدَرُ حَتَّى الْعَجُوزُ وَالْكَلْبُ -

(رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۴۴- وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ مَوْسَىٰ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَخَجَّرَ اللَّهُ مَوْسَىٰ  
 قَالَ مَوْسَىٰ أَنْتَ الَّذِي خَلَقْتَ اللَّهَ يَسِيرًا وَتَقْدِيرًا  
 مِنْ تَوْحِيدٍ وَأَسْجَدَ لَكَ مَخْشَاةً وَأَشْكَنَكَ فِي حُجَّتِكَ ثُمَّ  
 أَهْبَطْتَ النَّاسَ يَخْطِئُونَكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ أَوَلَمْ أُنْزِلْ  
 مَوْسَىٰ الَّذِي أَصْطَفَيْتَ اللَّهُ مَوْسَىٰ لَكُمْ وَبَيَّنَّاكُمْ وَأَعْطَاكُمْ  
 الْأَنْوَاعَ فِيهَا بَلِيَانًا كُلِّ شَيْءٍ وَتَقْدِيرًا لَكُمْ فَبَيَّنَّاكُمْ وَجَدَّاهُ  
 اللَّهُ كَتَبَ الشُّرُوعَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ قَالَ مَوْسَىٰ يَا رَبِّعَيْنِ عَالَمًا  
 قَالَ أَوَلَمْ يَكُنْ وَجَدَّاهُ رَبِّعًا وَخَفَىٰ أَحْمَدُ رَيْدَةً فَعَزَّى قَالَ  
 نَعَمْ قَالَ أَوَلَمْ يَكُنْ عَلَىٰ أَنْ يَكُنْ عَمَلًا كَتَبَ اللَّهُ عَلَىٰ أَنْ  
 أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ يَا رَبِّعَيْنِ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَجَّرَ اللَّهُ مَوْسَىٰ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بنانے سے پہلے ہزار سال قبل  
 ملائکہ کی تقدیر پر تحریر فرمادی تھیں اس وقت عرض الٰہی آیا ہر شے۔

(مسلم)  
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مقدور ہوگی جسے حتیٰ کہ نالوائی اور قورمالی یا دانائی و  
 حماقت (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم و نوح علیہما السلام آئیں نبی رب تعالیٰ کے سامنے  
 مصروف مذاکرہ ہوئے اور اس مذاکرہ میں جناب آدم موسیٰ پر غالب ہوئے جناب کی  
 نے حضرت آدم سے کہا اے آدم آپ شخصیت ہیں نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے  
 دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی روح جھوٹی جھوٹوں کا سمجھ دینا یا اپنی جنیت  
 میں دکھائیں آپ کی غرض کہ وہ سے جہنم کی طرف آکر دیا جناب آدم نے  
 اس کا جواب اس طرح دیا کہ میں نے آپ ہی وہ نصیحتیں نہیں اللہ تعالیٰ نے  
 اپنی رسالت اور کلام کے شرف کثرت فرمایا آپ کو الراح تو قدرت میں جن میں ہر  
 چیز کا بیان تھا اللہ کرکشی کے لیے آپ کو تعزیر طہا اور آپ کو بھی  
 معلوم ہے کہ میری تخلیق سے کتنے سال قبل اللہ رب العالمین نے الراح تو قدرت میں  
 موسیٰ علیہ السلام نے جو سب سے پہلے سال تب آدم علیہ السلام نے جناب موسیٰ سے  
 دریافت کیا کہ آپ کو قدرت میں یہ آیت میں موسیٰ آدم بن موسیٰ جناب موسیٰ نے فرمایا



۴۵۔ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ آخِرِ كَلْبٍ يَجْمَعُهُ فِي بَطْنِ أُمِّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نَظْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً وَثَلْ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مَضْغَةً وَثَلْ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مَلَكًا يُكَادِيهِمْ فِي مَاتٍ فَيَكْتَبُ عَلَيْهِمْ وَجِلَّةٌ وَبَرٌّ فَهُوَ وَشَيْءٌ أُورِثُوا ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ قَرَأَ ابْنُ قُحَيْلٍ فِي لَيْلَةِ غَيْرَةِ إِبْرَاهِيمَ كَرَّمَ لِيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَلْقِي مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْتَبِشِرُ عَلَيْهِ الرُّوحُ كَيْفَ يَكُونُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا فَإِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ خَلْقِي مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْتَبِشِرُ عَلَيْهِ الرُّوحُ كَيْفَ يَكُونُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَرَأْتُهَا الْأَعْمَالُ بِالْمُحَرَّرِ.

۴۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا رَفَعْتُ يَدِي إِلَى الْقَضَاءِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِي بِهَذَا عَصْفُورٍ مِنْ عَصَائِفِ الْجَنَّةِ لَعَمْرِي لَسَوْءَ وَكَلِمَتِي لَكَ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَمْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَمْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۔ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي قَتَابَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ كَلْبٍ مِنَ الْكِلَابِ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَعَهُ مِنْ النَّارِ وَمَعَهُ مِنْ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَشْكِلُ عَلَيَّ كِتَابًا وَنَدَّمَ الْعَمَلُ قَالَ أَعْمَلُوا أَفَلَا تَمِيزُ كَيْفَ خَلَقَ لَهُ أَتَمَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَبْرُ بِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَتَمَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَبْرُ بِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو چوں کے چپے ہیں یہ بعد پٹ بیان کی کہ تمہاری پیداؤں کا انداز یہ ہے کہ چار ایس دن نطفہ ماں کے پیٹ میں جمع کیا جاتا ہے پھر چار ماہوں میں چار ہفتوں میں گوشت کے رتھ کے کل انبار کر لیا جاتا ہے پھر یہی شریعتی اس کی طرف چار باتوں کے لیے فرشتہ کو بھیجتا ہے تو وہ نو روں کا عمل اس کی موت و رزق اور بدعتی و نیک بختی کی بابت لکھتا ہے پھر اس صفحہ گوشت میں روح ڈالی جاتی ہے۔ اس ذات و روز لا شریک کی قسم تم میں ہر کوئی جننیوں جیسے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ پیر کا فاصلہ دیا جاتا ہے اور اس پر وہ مکتوب غالب آتا ہے تو وہ روز خیروں جیسے کام کرنے لگتا ہے اور روز میں جاتا ہے اسی طرح ایک ہفتہ پھر وہ روز خیروں جیسے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور روز کے درمیان ہاتھ پیر کا فاصلہ دیا جاتا ہے تو اس پر اس نوشکا غلبہ ہوتا ہے اور اہل جنت جیسے کام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا شاک جندہ وہ خیروں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ جنت پہنچتا ہے اور خیروں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ در حقیقت روز خیروں سے جوتا ہے در حقیقت اعمال کا اعتبار ان کے خاتمہ پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ میں بلایا گیا میں نے اس وقت عرض کیا کہ خوش قسمتی سے بچہ جنت کی چڑیوں میں سے ہیں اور انی تک رسائی حاصل کی اور نہ ہوائی چل گیا سر کا تے ارشاد فرمایا اس کے علاوہ بھی کچھ بات ہے اسے اللہ تعالیٰ ایسا ہی شاک اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگوں کو کیا یا جنت کو ان کے لیے بنایا اس طرح روز کے لیے کچھ لوگ بنے اور روز ان کے لیے بنائی گئی ملائکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (مسلم)

حضرت علی کریم اللہ وجہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا روز میں نہ لکھ دیا گیا ہو ماضی میں سے کسی نے عرض کیا کہ ہم لکھے ہوئے پر مجبور کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو روکے جس بات کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دی گئی ہے اور اگر وہ معاذ مندوں میں سے ہے تو نیک اعمال اس کے لیے آسان ہیں اور اگر وہ شقیوں میں سے ہے تو برائی اس کے آسان



لَمْ يَخْلُقْ قَامًا مِّنْ اَعْطَىٰ وَ اَعْطَىٰ وَ صَدَقَ بِالْحَقِّ الْاَلَاةِ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۹- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اللّٰهُ كَتَبَ عَلَيَّ ابْنِ اَدَمَ حَقَّقَهُ مِنَ الْمِرَاتِ اَدْرَكَ ذَلِكَ لَا حَالَةَ فَرْنَا الْعَيْنِ الشَّكْرُ ذَرْنَا الْبَشَرِ الْفَلْهُنُ وَالنَّفْسُ تَمْلِي وَ تَكْشِفُهَا وَ الْفَرْجُ يُصَيِّدُ ذَلِكَ وَ يَكْنِي بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ تَمْسِيْلِهِ قَالَ كَتَبَ عَلَيَّ ابْنِ اَدَمَ نَصِيْبَهُ مِنَ الْمِرَاتِ مَذِيكُ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنُ زَنَا هَا الشَّكْرُ وَ الْاَدَاتُ زَنَا هَا الْاِسْتِمَاعُ وَ الْبَشَرُ زَنَا هَا الْفَلْهُنُ وَ الْمِرَاتُ زَنَا هَا الْبَطْشُ وَ الْوَجَلُ زَنَا هَا الْخُطَىٰ وَ الْقَلْبُ يَهْدِي وَ يَتَمَلَّى وَ يُصَيِّدُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَ يَكْنِي بِهَا -

۹۰- وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَا رَجُلٌ مِّنْ مَّوَدِّعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَ يَكُونُ فِيهِ اَشْيَئُ فَنُفِي عَلَيْهِمْ وَ مَضَىٰ فِيهِمْ وَ قَدْ سَبَقَ اَوْفِيْنَا يَسْتَقْبِلُونَ بِمِثْلٍ مَا اَتَاهُمْ بِمِثْلٍ مَّعَهُ وَ تَبَيَّنَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُ قُصِيَّ عَلَيْهِمْ وَ مَضَىٰ فِيهِمْ وَ تَصَدَّقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ النَّفْسُ وَ مَا سَوَّيْتُهَا فَالْهَمَّهَا فُجُورُهَا وَ نَقَرُهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۱- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ شَاكٍ وَ اَنَا اَتَاكَ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتِ وَلَا اَحَدٌ مَّا اَتَزِدُّ رِيَّةَ الْوَسْوَكَاتِ كَيْفَ اُذْنِي فِي الْاَوْحَادِ قَالَ كَسَلَتْ عَيْنُكَ فَكُنْتُ مِثْلُ ذَلِكَ فَكُنْتُ عَيْنُكَ فَكُنْتُ مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْعِلْمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاتَّخِذْ عَلَى ذَلِكَ اَدَدًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۹۲- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قُلُوبُ بَنِي اَدَمَ كَالْهَامِ بَيْنَ رَاصِعَيْنِ

ہو گی۔ اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (وہم ہر یک میں شخص نے دیا اور تم کو ہر یک گاری اختیار کی اور اچھی بات کی تصدیق کی) قرآنیت کا یہ متفق علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے ان کے زمانہ کا حصہ نکھو دیا ہے جو اس کو لایا ہو رہے گا کبھی نکھو گا نہ ایمانی سے نکھو گا اور زبان کا نہ باری بات کرنا ہے نفس شہوت والا اور خواہش پیدا کرتا ہے لیکن شرنگاہ اس کو سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے ابن آدم کے لیے اس کے زمانہ کا حصہ مقدار ہے جو اس کو یقیناً ملے گا کبھی نکھو گا نہ نکھو گا اور زبان کا نہ باری بات کرنا ہے ہاتھ کا نہ باری بات کرنا ہے کبھی نکھو گا اور زندہ ہوتی ہے لیکن شرنگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے دو شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتائیے کہ کسے جو عمل کرتے ہیں یا اس میں کوشاں رہتے ہیں کیا وہ جہنم کے لیے مقدمہ کر دی گئی ہے ازل سے کبھی باہم کی ہے وہ ان پر لگے ہوئے ہیں یا مستقبل میں پیش آنے والے جہنم کے کسے نہیں لگے کر آئے اور ان پر بندوں (جنت قائم ہو چکی ہے سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ ازل میں اس کا حکم ہو چکا ہے اور وہ لوگوں پر واقع ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب الہی سے ہوتی ہے جنت میں جسے ہم نے ہمارا اس ذات پاک کی جس نے اس کو برابر کیا اور علی بن ابی طالب کو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جہنم میں ہوں اور اپنے نفس پر برائی کا خوف کرتا ہوں لیکن اتنی استطاعت نہیں کہ نکاح کروں کیا میں بھی ہو سکتا ہوں ابو ہریرہ فرماتے ہیں سرکار نے میری بات سن کر سکوت فرمایا میں نے اپنی بات کا اعادہ کیا تو بھی آپ نے سکوت ہی فرمایا میں نے پھر وہی بات کہی آپ نے پھر بھی سکوت ہی فرمایا لیکن جب میں نے جو حق سنا وہی بات کہی تو آپ نے فرمایا تو پر جو گزرتے والی ہے اس کو نکھو کر قلم خشک ہو چکا ہے اب قلم خشکی ہوئے کا اعادہ کر دیا چھوڑ دو تقدیر پریشاں کر جو جاؤ ہو گا وہی جو مقدمہ ہو چکا ہے) (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آدم کے قلوب رب کریم کے دست قدرت



مِنْ أَصَابِعِ الرَّسْمَيْنِ لِقَدْبٍ وَاجِدٍ يُصَوِّرُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مَعْرِفَةُ الْقُتُوبِ صِفَةُ قُلُوبِنَا عَلَى مَا عَمِلْنَاكَ -

(رداء مسطور)

۸۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ نَصِّرَانِهِ أَوْ يمجِسَانِهِ كَمَا تُنْتَجِعُ الْبُهْمَةُ بِبُهْمَةٍ جُمُعَاءَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جُمُعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ -

(متفق علیہ)

۸۴- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا فِيكَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَحْمَسٍ كُنَّا نَبْتَاطِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَمَّ بِخَفِضِ الْقِسْطِ دِرْقَةً يَرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ قَبْلَ تَبَلُّغِ النَّفَارِ وَعَمَلُ النَّفَارِ قَبْلَ تَبَلُّغِ النَّاسِ حِكْمًا كَمَا تَوَلَّوْا كُنْشَا لَا تَحْرُكُ سُبُكًا وَجْهَهُمَا مَا أَتَاهُ إِلَّا بِبَعْرَةٍ مِنْ خَلْقِهِ -

(رداء مسطور)

۸۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُذُّ اللَّهُ مَلَكًا لَا يَخِيضُهَا نَفَقَةُ سَخَائِلِ النَّاسِ وَ النَّفَارُ أَنَّهُ يَمُرُّ مَا أَتَفَقَ مِنْ خَلْقِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا كُنْهُ ثُمَّ يَخِيضُ مَا فِي بَيْدِهِ وَكَانَ مَرْجُوعُهُ عَلَى الْمَاءِ وَيَبِينُ الْإِيمَانُ يَخِيضُ دِرْقَةً -

(متفق علیہ)

وَفِي رِوَايَةٍ تَسْلِيْمُ بَيْنِ اللَّهِ مَلَكًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَلَكٌ سَخَائِلُ لَا يَخِيضُهَا سَخَائِلُ النَّاسِ وَالنَّفَارُ -

۸۶- وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَشْلَحُ يَمَا كَانُوا عَامِدِينَ (متفق علیہ)

کی دوا انگلیوں کے درمیان میں۔ ایک قلب کی مانند جس کو وہ جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اسے دلوں کو پھیرنے کے لئے خالق و مالک ہمارے دلوں کو اپنے بندگی کی جانب پھیر دے

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر موالود اپنی فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودیت یا نصرانیت و مجوسیت کی جانب مائل کر دیتے ہیں جس طرح چار یا یہ لورا پچھتا ہے کیا تم اس میں نقص محسوس کرتے ہو اس کے بعد سرکار نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر کس نے پیدا فرمایا اور اللہ کی فطرت قابل تبدل نہیں یہ دین درست ہے (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پانچ باتوں کے لیے گھر سے برائے اور فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نہ مرتا ہے اور نہ مرناس کے شایان شان ہے وہ ترازو کو پسند اور پسند فرماتا ہے اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں اس کی بارگاہ کے عجائبات نور ہمال کھیں اگر پردوں کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک اس کی نظر کی وسعت ہے مخلوق کو صفا ڈالے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کا خراج اور مفاہن کوئی نہیں کرتے کیا تم نے دیکھا کہ اس نے جب سے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے کتنا خراج کیا ہے اور اس کے دست قدرت کچھ بھی کم نہ ہوا اور اس کا عرض پانی پر تھا اور اس کے دست قدرت میں میزان (ترازو)

تسلیم کی روایت میں یہ اضافہ ہے رب کریم کا دایاں دست قدرت اپنے سے ان ریزے ہیں کہ اس کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اللہ شب و روز کی کوئی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بارے میں زیادہ جانتا ہے (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت عبادہ بن مسامتہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۸۷- عَنْ عَبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ  
اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ الْقَدَرَ فَكُتِبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ  
كَائِنْ إِلَى الْآخِرَةِ.

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ شَوَّيْهِ اسْتَأْذَنَ)

۸۸  
۱۷  
وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَيْسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
عَنْ هِذَالِ الْأَيَّةِ قُلْ أَخَذْتُ نَذِيرًا مِمَّنْ خَلَقْتُ لَهُمْ  
ذُرِّيَّةً ثُمَّ لَا يَفْقَهُونَ آيَاتِي قَالَ عُمَرُو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُسَاقُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ لَمْ يَسَّخِرْهُ  
بِحَبِيبِهِ فَأَسْتَحْجِرُ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتَ هَذِهِ ذُرِّيَّةً  
وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ لِقَاءَ مَسْءَلَةٍ ظَهَرَتْ فِيهَا فَاسْتَحْجِرُ  
مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتَ هَذِهِ لِلنَّارِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ  
يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ فَيُصِصُ الْعَمَلُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ  
اسْتَعْمَلَهُ يَعْملُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ وَهُوَ  
أَعْمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ  
لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ يَعْملُ أَهْلُ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ  
وَهُوَ أَعْمَلُ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ بِهِ النَّارَ.

(رواہ مالک و الترمذی و ابوداؤد)

۸۹  
۱۸  
وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَيْسَارٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ يَزِيْرُ كِتَابَانَ فَقَالَ أَمَّا رَدُّنَا  
هَذَا إِنْ الْوَكُتَابَانَ قُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَنْ تُخَيِّرَنَا فَقَالَ  
لَكُنِي فِي يَوْمٍ الْيَوْمِ هَذَا الْكِتَابُ وَنَ رَبِّ الْغُلَامِينَ فِيهِ  
أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلُهُمْ ثُمَّ أُجْمِلُ عَلَى  
آخِرِهِمْ فَلَا يَزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُقْصَرُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ وَلَكُنِي  
فِي يَوْمٍ الْيَوْمِ هَذَا الْكِتَابُ وَنَ رَبِّ الْعُلَمَاءِ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ  
وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلُهُمْ ثُمَّ أُجْمِلُ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يَزَادُ فِيهِمْ  
وَلَا يُقْصَرُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ الْعَمَلُ سَيَا  
رَسُولِ اللَّهِ كَانَ أَمْرًا خَرَجَ مِنْهُ فَقَالَ سَيَا وَ  
قَابِلًا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَارُ لَهُ يَعْملُ أَهْلُ الْجَنَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ قلم ہے  
اس کو کہہ کر اگر کوئی قلم نہ پوچھا کیا ممکن ہو کہ تقدیر کو لکھ لکھا اس نے مانتی ہیں  
تجربہ اور بر مستقبل میں ہونے والے سب کچھ لکھ دیا (ترمذی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔)

مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت  
کے بارے میں سوال کیا گیا ترمذی جب پڑھا تو فرمایا

اسے ہی سن اللہ علیہ وسلم ہم پروردگار ہے آدمی کی پشت سے چیز ہونے والی  
ذریعت کو آزمائش تک حضرت عمر فرمایا اس نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تھا بیشک اللہ نے جناب

آدم کی تخلیق فرمائی اور ان کی پشت پر پناہ دست قدرت پھر ان کو اس سے اور

برآمد ہوئی تو ان کے بارے میں فرمایا ان کو جس نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے وہ نہ

متر جب دست قدرت پھر ان کو اس سے پھر اولاد نکلی تو اس کے بارے میں یہ بتا

نے فرمایا لو کہ میں نے دوزخ کے لیے بنائے ہیں یہ جنہیں جیسے کام کریں گے

اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میری عمر کیا ضرورت ہے

تو سرکار نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو مکتبی بناتا ہے اس سے

جنہیں جیسے کام کرنا ہے لہذا اس کا جنہوں جیسے کام کرتے ہیں وہ فائز ہوں گے

جس کے سبب اس کا دوزخ نہ ہو گا اور جس کی بندہ کو دوزخ کے لیے پیدا کیا

تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرے گا اور اس کام پر اس کا فائز ہو جس کے سبب وہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ہر بندہ اپنے رب کے پاس اپنے دوزخ و جنت کے لیے

نے حاضر ہے حدیث فرماتا ہے کہ یہ دو کتابیں کسی بھی دوزخ و جنت کے لیے

عرض کیا یا رسول اللہ ہم ناواقف ہیں لہذا آپ ہمیں بتادیں فرمایا کہ

کتابیں اللہ رب العالمین کی طرف ہیں اور جنت والی کتابیں اہل جنت

کے نام سے و لدیت و قبائل کا تفصیل کے ساتھ دیت ہیں پھر آخر میں ان کی

انفال تعداد و دوزخ کی گئی ہے جو یہی قیامت تک امتداد و دوزخ کی ممکن نہیں پھر ان کی

ہاتھ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس میں دوزخوں کے نام ان کے بار بار دہرایا

اور قبائل کے نام دوزخ میں پھر ان کا اجمال بھی آخر میں موجود ہے جس میں قیامت

تک امتداد و دوزخ کی ممکن نہیں ہے اس کو سرسایت نے عرض کیا یا رسول اللہ اب اس

کی کیا ضرورت جب سب کچھ لکھا یا چکا اور امر مقدم ہو گیا ہے سرکار نے فرمایا



قَرَأَ عَمِلَ آتَى عَمِلَ قَرَأَ صَالِحَ النَّارِ يُحَقِّقُ كَلِمَتِي  
أَهْلِي النَّارِ قَرَأَ عَمِلَ آتَى عَمِلَ شَرَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّيْهِ قَدَبَانِ هُمَا كَلِمَتَا قَدَرٍ وَشَيْءٌ  
مِنَ النَّبِيِّ قَدَرَيْنِ فِي النَّبِيِّ قَدَرَيْنِ فِي النَّبِيِّ

(رواه الترمذی)

۹۰ وَعَنْ أَبِي حَرَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كُنْتُ نَبِيًّا دَدَّ وَدَّ كُنْتُ دَازِيًّا وَنَقَاةً  
تَنْفِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ

(رواه أحمد والترمذی وابن ماجه)

۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَقَضَى  
حَتَّى اخْتَرَدَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْ أَفْقَى فِي وَجْهِهِ مِثْلَ مِثْقَالِ  
فَقَالَ أَيْهَذَا أَمْرُهُمْ أَمْرِي هَذَا أَسْلَمْتُ إِلَيْكُمْ فَأَهْلَكَ  
مَنْ كَانَ مَبْذُورًا حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ  
عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنَازَعُوا فِيهِ - رواه الترمذی و  
روى ابن ماجة نحوه عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن

حق بن

۹۲ وَعَنْ أَبِي مَرْثُومَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قِصْفَةِ قَبْضَتَيْهِ مِنْ جَمِيعِ  
الْأَرْضِ فَجَاءَ بِهَا آدَمَ عَلَى قَدَرِ الْأَرْضِ مِنْهُمْ الْأَرْضُ وَالْأَرْضُ  
وَالْأَرْضُ وَالْأَرْضُ دَبَّيْنِ ذَلِكَ وَالْأَرْضُ وَالْأَرْضُ وَالْأَرْضُ  
وَالْأَرْضُ

(رواه أحمد والترمذی وابن ماجه)

۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقًا فِي كُلِّ لَمْحَةٍ  
فَأَلْفِي عَلَيْهِمْ مِنْ ثَوْبِهِمْ فَهَمَّ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ الثَّوْبِ فَهَمَّ  
وَمِنْ لَمْحَةٍ فَهَلْ فَلَكَ أَقُولُ حَقَّ الْقَوْلِ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

(رواه أحمد والترمذی)

۹۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۳

تم اپنے اعمال کو درست کر کے قرب الہی حاصل کیجئے جتنی کاغذات تک عمل پیرا  
ہوتا ہے اگرچہ درمیان میں کیسے ہی کام کرنا چاہو اور وہ بھی پیرا عمل پیرا  
ہوگا اگرچہ وہ اس درمیان میں کسی نہ کسی کام کرنا ہو اس کے بعد سرکار  
نے اس کتاب کو جس پشت ڈال کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر احکام ختم  
فرما دیئے اب جتنی جنت اور دوزخ کے مستحق ہو گئے ہیں (ترمذی)

۱۰۰ - یہ اللہ عزوجل نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہی کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ انبیاء تعویذ پر ہم کراتے ہیں یا وہ ان  
علاقہ کرتے ہیں یا پہننے کی چیزوں سے پہننے ہیں کیا یہ تقدیر کو بدل سکتی ہیں؟ فرمایا  
کہ یہ چیزیں بھی تقدیر کا حصہ ہیں (احمد و ترمذی ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سب تقدیر کے موضوع پر  
بحث کر رہے تھے اس پر آپ اراغی کا اظہار کیا اس وقت سرکار کے خفا  
والہ ہو چکا کہ ہر ایک کا مار کے دانہ کی طرح سرخ ہو گیا تھا یا رخسار مبارک میں  
سرخ انار کے دانے پھرتے گئے تھے آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس موضوع پر گفتگو  
کا حکم دیا گیا تھا کیا میری اجازت کا مقصد ایسا تھا کہ گفتگو جتنے سے پہلے ہو کر  
نے جب اس موضوع پر گفتگو کیا تو وہ ہلاکت میں پڑ گئے میں قسمی کہتا ہوں یا تمہیں  
قسم لاکھوں کہ اس سلسلہ میں آپ میں تکرار کرنا ترمذی، احمدی روایت کو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے عباد آدم کو ایک مشیت فنا کی ہے عباد  
فرمایا جو تمام خطائے دین سے مامول کی گئی تھی اسی لیے ابن آدم خاک میں اتر  
ان میں سے سب سے زیادہ کالی رنگت والے ہیں ان میں نرم تر بھی ہیں اور تند تر بھی ہوں گا  
بھی ہیں اور پاک بھی۔

(احمد - ترمذی - ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا  
اور ان پر نور کی تجلی فرمائی جس کو یہ لدا نیست نل گئی اس کو ہدایت نصیب  
ہوئی اور جس کو اس نورانیت سے محروم ملا وہ گمراہ و سرگردان ہو گیا اسی لیے  
میں کہتا ہوں کہ ظلم الہی پر قلم مشک ہو چکا ہے (احمد و ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُلُوبِ بَيِّنْتُ قَلْبِي عَلَى  
دِينِكُمْ فَعَلَيْتُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ امْنًا بِكَ دِينًا جِئْتُ بِهِمْ فَهَلْ  
تَحَاكَ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ لَنْ الْقُلُوبُ بَيْنَ اصْبَعَيْنِ مِنْ  
اَصَابِعِ اللَّهِ يُعَلِّقُهَا كَيْفَ يَشَاءُ

(رواہ الترمذی فی دابن ماجہ)

۹۵- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرَيْشَةٍ يَأْرِضُ فَلَاةٌ يَفْلِيهَا  
الرَّيَّاسُ كُلُّهَا الرِّطْبُ

(رواہ احمد)

۹۶- وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُمَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعِ شَيْئَاتٍ لَوْلَا  
أَنَّ اللَّهَ دَاخِلُ رَسُولٍ أَشْوَ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ دَيُّوْمٍ بِالْحَقِّ  
وَالْحَقُّ بَعْدَ الْحَقِّ دَيُّوْمٍ بِالْقَدَرِ

(رواہ الترمذی فی دابن ماجہ)

۹۷- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَدَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهَا فِي الْأَرْضِ كَلَامٌ  
تَصِيبُ فِي الْمَرْجُئَةِ وَالْقَدَرِيَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۹۸- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّةٍ نَفْسٌ وَفِي أُمَّةٍ نَفْسٌ وَفِي أُمَّةٍ نَفْسٌ  
الْمَكِّيَّةُ بَيْنَ الْقَدَرِ

(رواہ ابوداؤد ودری الترمذی فی حقہ)

۹۹- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْقَدَرِيَّةُ مَجْرُوسٌ هَلْ فِي الْأَمْرَانِ مَرُوضَا فَلَا تَعُوذُ وَهُمَا  
قَرَانٌ مَا لَوْ فَلَا تَشْرِي مَا دَهْمُ

(رواہ احمد و ابوداؤد)

۱۰۰- وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تَقْرَأُوا حَقْوَهُمْ  
(رواہ ابوداؤد)

کا معمول یہ تھا کہ آپ کثرت سے یہ کلمات کہا کرتے تھے دل کو بچھرنے والے میرے دل  
کو اپنے دین پر قائم فرمادے گا وہی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا یا نبی اللہ  
ہم آپ پر اورد جو آپ لائے اس پر ایمان لائے میں کیا اب بھی آپ ہماری دُ  
ستِ غوث کہاتے ہیں سرکار نے نہایا بیشک کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت  
کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں انہیں جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے ترمذی ابن  
حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا دل کی مثال اس پر کی سی ہے یہ اللہ عزوجل پر اور اسے اور ہمارے اس  
کو چسپی رہتی ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو منقلب کرتی رہتی ہیں۔

(روایت احمد)

حضرت ابی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو تا جب تک کہ وہ ان چار  
باتوں پر ایمان نہ رکھے ۱۔ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے ۲۔ اور میری رسالت  
کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ۳۔ ہر  
ادھر سے کہ بعد ازاں اسے پرایمان لکھے ۴۔ اور تقدیر پر انی پر ایمان لکھے ترمذی  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ہیں یہاں کا اسلام میں کوئی حصہ  
نہیں دو گروہ جو اللہ اور تقدیر میں اسے توغی نے روایت کیا اللہ کہا کہ یہ حدیث  
غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ میرے یہ دو گروہ ہیں جن میں  
ادان کی حسد توں کا مسخ ہونا ہو گا اور یہ ان لوگوں کو پیش آئے گا اللہ تقدیر  
کے منکر میں ترمذی۔ ابوداؤد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقدیر کے لوگ  
اس امت کے جو سبوں کی مانند ہیں اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو  
اگر مریا میں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو مہود۔ ابوداؤد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا تقدیر لوں کے ساتھ نہ تو اٹھو نہ بیٹھو اور نہ انہیں اپنا کام نہ کرو۔  
(ابوداؤد)







لَهُ قَدْ وَفَّرَ فِي تَقَاتِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ مَعِيَ شَيْءٌ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ  
يُدْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ نَوَاقِلُ اللَّهِ عَذَابُ أَهْلِ سَعْتِهِ وَ  
أَهْلُ أَرْحَمِهِ عَذَابُهُمْ دَهْوٌ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَنَوَاقِلُكَ وَمَنْ  
أُخْبِرَ دَهْبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تَذُومَ  
يَا الْقَتَادِرُ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْذَلْكَ وَأَنَّ مَا  
أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَكُوِّمَتْ عَلَى غَيْرِهَا الدَّخَلَتْ  
النَّارُ قَالَ لَبَّيْكَ أَيُّهَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَمَنْ ذَلِكَ  
قَالَ تَهْ أَتَيْتُ حَذِيقَةَ ابْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ وَمَنْ ذَلِكَ شَعْرُ  
أَتَيْتُ لَبَّيْكَ ابْنَ تَارِبٍ فَقَدْ شَرَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَنْ ذَلِكَ -

(رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه)

۱۰۸  
۳۷  
وَعَنْ تَارِبِ بْنِ جَدَلٍ أَنَّ ابْنَ عَمِّهِ فَقَالَ بَارِكْ  
فُلَانٌ يَتَّقُوهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّكَ لَتَقْدِرُ أَنَّهُ قَدْ أَخَذَتْ  
فُكْرٌ كَانَ قَدْ أَخَذَتْ فَلَا تُقَرِّهُ يَمِينِي السَّلَامُ قَرَأَ فِي يَوْمِئِذٍ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أَمْرِي آذَنِي  
هَذِهِ الْأُمَّةِ خَشَفَ وَمَسَّ أَوْ قَدْ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ -

(رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجه وكان ليروي عن  
هذا الحديث حسن صحيح غريب)

۱۰۹  
۳۸  
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ سَأَلْتُ حَذِيقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَا تَأْتِي فِي الْكَاهِنَةِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ كَلِمَتَا  
رَأَى الْكَاهِنَةَ فِي دَجْوِهَا قَالَ لَوْ رَأَيْتُ مَكَانَهُمَا لَأَبْقَيْتُهُمَا  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَلَدِي مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ  
فِي الْجَنَّةِ قُلْتُ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَأَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ  
ذُرِّيَّتُهُمْ - (رواه أحمد)

۱۱۰  
۳۹  
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ طَهْرَةً فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ میرے ذہن میں آنے والے کچھ کچھ  
میں آپ مجھے ان کے بارے میں کوئی حدیث بتائیں شاید اللہ تعالیٰ میرے دل میں  
شہادت کر دے کہ وہ حق ہے جناب ابی بن کعب نے فرمایا پہلے تو یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ اگر  
آسمان کے پتے والوں اور زمین پر بسنے والوں کو مذہب میں مبتلا کرے تو میں ظلم دہر  
کا ہو اگر ان مندول پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر اور بزرگ  
ہوگی اگر تم اہل بیت کے ہر ایک پر بھی سزا دے خدا میں سے دو تو یہ عمل اس وقت تک  
قابل قبول نہ ہوگا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یقین نہ رکھو کہ جو چیز تمہیں ملی  
ہے وہ خدا کرے نہ تمہاری اور جس چیز تم سے خطا کی ہے وہ تمہیں ملے والی نہ تھی اگر  
میرے وقت تمہارا یہ عقیدہ نہ ہوگا تو جو نعم میں داخل ہوں گے یہی کہیں حضرت عبداللہ  
ابن مسعود کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی معلوم کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ  
نے دیکھے تھے اس کے بعد میں جناب مذہب میں ایمان کے پاس آیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا

حضرت تابعی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جناب عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگوں آدمی نے آپ کو سلام کیا ہے  
جناب میں نے نہ فرمایا مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے دین میں نئی بات  
نکالی ہے اگر ایسا ہے تو اس کو میرا جواب نہ کہنا میں شک میں ہے کہ اگر وہ اہل اسلام  
سے سنا ہے کہ میری امت میں با اس بہت سی دشمنی و دشواری زمین میں وجہ استیلا ہو کر  
کامیاب ہوا اور آسمان سے پتھروں کی بارش جیسے مذہب منکرین تقدیر کو کہہ رہے  
گے۔ روایت ترمذی ابو داود ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث...

حضرت علی کریم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پشیمان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو درود  
جاہلیت میں فوت ہوئے تھے سرکار نے فرمایا کہ وہ دونوں جہنم میں ہی حضرت علی فرماتے  
ہیں جب سرکار نے جناب خدیجہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا اگر تم  
ان کی جگہ دیکھو تو قوم بھی انہیں برا سمجھنے لگیں تب جناب خدیجہ نے اس اولاد کے  
بارے میں دریافت فرمایا جو سرکار نے بتائی تو آپ نے فرمایا وہ جہنم میں بنے اس کے بعد  
سرکار نے فرمایا کہ ان کی اولاد جہنم میں مشرکین اور ان کی اولاد جہنم میں  
مشرک نہ بنے آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد  
ان کا اتباع کیا اور آخر آیت نکام (راحمہم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو ان کی



كُلُّ شَيْءٍ هُوَ خَالِقٌ لَهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ  
بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ رَأْسَيْنِ مِثْقَالَ مِثْقَالَيْنِ لَوْ رُفِعَ عَرَضُهُمْ عَلَى  
أَدَمَ فَقَالَ آي رَبِّ مَنْ هُوَ لَأَوْ قَالَ ذُرِّيَّتِكَ قَدَرَى رَجُلًا  
وَمِنْهُمْ فَاعْتَبِرْ وَيَمْيُزُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ آي رَبِّ مَنْ  
هَذَا قَالَ دَاوُدُ قَالَ آي رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عَمْرَةَ قَالَ سِتِينَ  
سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عَمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَلْفَعْنِي عَمْرًا أَدَمَ إِلَّا أَرْبَعِينَ  
جَنَاحَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ أَدَمُ أَوَّلُ مَنْ بَقِيَ مِنْ عَمْرِي أَرْبَعُونَ  
سَنَةً قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَعَطَّلَهَا ابْنُكَ دَاوُدُ فَجَعَلَهَا أَدَمُ فَجَعَلَتْ  
ذُرِّيَّتُهُ وَلَيْسَ أَدَمُ فَكُلَّ مِنَ الشَّجَرَةِ فَتَبَيَّتْ ذُرِّيَّتُهُ وَ  
خَطَا أَدَمُ وَخَطَا تِ ذُرِّيَّتُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۱ وَعَنْ أَبِي الدَّارِ أَوْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْأَنْفَ عَيْنَيْنِ خَلَقَ لِقَضَاءِ كَيْفَةِ النَّبِيِّ  
فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ بَيْضَاءَ وَكَأَنَّهُمُ الدَّارُ وَضَرَبَ كَيْفَةَ الْبُشْرَى  
فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ سَوَادَ وَكَأَنَّهُمُ الْحُمْرُ فَقَالَ لَلَّذِي فِي عَيْنَيْ  
إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أَبَايَ وَكَالَّذِي فِي كَيْفَةِ الْبُشْرَى إِلَى النَّارِ  
وَلَا أَبَايَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۲ وَعَنْ أَبِي نُفْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَعُوذُ بِهِ وَهُوَ يَكْفِي فَقَالَ لَوْ أَنَّكَ مَا يَكْفِيكَ الْكَفِيلُ  
لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَاوِيكِ ثُمَّ  
أَفْرِغْ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَكَفَى جَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ  
قَبْضَةً وَآخَرَى بِالشِّمْلِ الْآخَرَى وَقَالَ هَذِهِ يَهْدِي وَهَذِهِ  
يَهْدِي وَلَا أَبَايَ وَلَا آخِرِي فِي آيَةِ الْقَبَضَتَيْنِ أَتَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پشت ہر پناہ دست قدرت رکھا تو ان کی پشت سے وہ تمام اولاد برآمد ہوئی جن  
کو قیامت تک پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں فردوس و لعنت  
فرمایا اور ان کو جناب آدم کے سامنے نہیں کیا جناب آدم نے رب کریم سے دعا کی  
کیا خداوند ایکون میں باخلاق و نالک نے فرمایا تمہاری اولاد ہے ان میں ایک  
شخص کی پیشانی کی چمک انہیں اچھی معلوم ہوئی اور اسے دریافت کیا خداوند  
کہ ان میں جناب ملائکہ جناب داؤد ہیں جناب آدم نے سوال کیا خداوند ان کی عمر  
کتنی ہے جواب ملا ساٹھ سال آدم علیہ السلام نے کہا خداوند انہیں میری عمر میں  
پالیس اور دسے کر کے کر کے منی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام  
کی عمر کے پالیس سال باقی تھے تو ملک الموت ان کے پاس آئے تو جناب آدم نے  
فرمایا کیا میری عمر کے پالیس سال باقی نہیں ہیں تو جناب ملائکہ نے فرمایا کیا  
آپ نے اپنی عمر میں پالیس سال حضرت داؤد کو نہیں دیتے تھے تو جناب آدم نے انکار  
کر دیا اسی لحاظ کی ذمیت میں بھی انکار کی عادت پیدا ہوئی اسی طرح حضرت آدم نے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جب حق تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی  
انکے داہنے کان سے ہر دست قدرت رکھا تو اس سے ان کی ذریت جو مٹیوں کی  
طرح نکلی جو صفات شفاف اور سفید تھی لیکن جب دست قدرت بائیں کان سے  
پر رکھا تو جو ذریت برآمد ہوئی وہ سیاہ اور گھٹے کی طرح تھی اس موقع پر رب  
تعالیٰ نے فرمایا میری ذات بے نیاز ہے یہ دائیں ہاتھ والی ذریت صاف اور

میری ذات بے نیاز ہے یہ بائیں طرف والی ذریت جھنجھ ہے (احمد)  
حضرت ابو نعروہ تابعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ایک صحابی جن کا نام ابو عبد اللہ تھا بیمار ہوئے تو انکے دوست عیادت کیلئے آئے  
تو انہیں روتا ہوا پایا جب انہیں سوال کیا جناب رسول کا کیا سبب کیا آپ سے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم جو کچھ خیال لو یعنی انہیں کتراؤ اور کھل کر  
دراست کرو بیان نکلتا آخرت میں مجھ سے حقائق کو ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ میں نہیں ابو عبد  
نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنبھ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کی  
سٹھی میں ایک جماعت کو لیا اور وہ مٹی جانتی ہیں دست قدرت کا ٹھکانا اور وہ انکے  
ایک جانب (دست کی طرف) اشارہ فرمایا اور دوسری سے دوسری جانب (دوسرے طرف)  
اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ مٹی اور وہ مٹی ہیں اور میری ذات بے نیاز ہے ابو عبد اللہ کہتے ہیں  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَمَدَ الْکَرَمَ مَا یُکُونُ اِذَا قَالَ  
رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ  
قَالَ عَنْ مَّكَانٍ خَصَّیْقُوْهُ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ تَعْبَرُ  
عَنْ خَلْقٍ فَلَا تُصَيِّقُوْا بِہِمْ فَاِنَّہُ یَصْیِطُ مَا جِئِلَ  
عَلَیْہِ۔ (رواہ احمد)

۱۱۶ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَہَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا یَزَالُ  
۴۵ یُعِیْبُکَ فِی کُلِّ عَامٍ وَجَعَلَ مِنَ الشَّامَةِ الْمَسْمُوْمَةِ الْکَبِیْرَ  
اَکَلَتْ قَالَ مَا اَصَابَ بَنِيَّ خَلْقٍ مِنْهَا اِلَّا هُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَیْ  
وَاَمَرْتُ بِطَبْخِہِ۔

(رواہ ابن ماجہ)

## بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۱۷ عَنْ اَبِیْہِ الْاَبْرَءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سَلَکَ فِی الْقَبْرِ یَسْأَلُ اَنْ لَّا یَلْہٰکَ  
اِلَّا اللّٰهُ وَابْنُ مَحْمَدٍ رَوَى عَنْ اَبِیْہِ الْاَبْرَءِ بْنِ عَازِبٍ  
اللّٰهُ الْکَبِیْرُ اَمَّا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیْوَةِ الدُّنْیَا وَ  
فِی الْاٰخِرَةِ وَفِی رِوَاۃٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
قَالَ یَلْبِثُ اللّٰهُ الْکَبِیْرُ اَمَّا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ سَلَّکَ  
فِی عَذَابِ الْقَبْرِ یَقَالُ لَہُ مِنْ رَّبِّکَ فِیَقُوْلُ رَّبِّیْ لَعَنَہُ  
وَبَنَیْ مُحَمَّدًا

(متفق علیہ)

۱۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِی قَبْرِہِ وَلَوْ فِی عَنَاصِیَہِ  
اِنَّہُ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نَعَالِہِمْ اَتَاہُ مَسْکَرٌ فِیَقُوْلُ اِنْ یَقُوْلُ  
مَا کُنْتُ تَقُوْلُ فِیْ ہٰذَا الرَّجُلِ لِمَ حَمَلَنِیْہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فِیَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّہُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُہُ  
فِیَقَالُ لَہُ اَنْظُرْ اِلَیَّ مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبَدَ لَکَ اللّٰهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور مستقبل میں پیش آنیوالے  
واقعات کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب یہ سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کو سچ مان لو لیکن  
اگر یہ سنو کہ ایک شخص کی فطرت تبدیل ہو گئی ہے تو اس کا یقین نہ کرنا کیونکہ  
وہ اس چیز کو اختیار کرتا ہے جس پر اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ (راحمہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو نہر آلود بکری کا گوشت کھالینے  
کی وجہ سے ہر سال تکلیف ہوتی ہے سرکار نے فرمایا وہ میرے لئے اس وقت  
مقرر کر دی گئی تھی جبکہ جناب آدم کے پتلے کے لئے سنی خیر ہو رہی تھی  
(راحمہ)

## عذاب قبر کا ثبوت پہلی فصل

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہو رہا ہے تو یہ  
شہادت دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ذاتی اللہ معبود ام،  
اللہ کے رسول ہیں کیونکہ زمان الہی یہ ہے (رحمہم اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو  
قول حکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت گذر نہ گئیں ایک اور  
روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح منقول ہے کہ آیت  
کو میری پشت اللہ انڈین اَمَّا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذاب قبر کے بارے میں  
نازل ہوئی۔ جب مرد سے پوچھا جائے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ جواب دیتا  
ہے میرا رب اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہے ملک بند کو جب قبر میں رکھ کر اس کے ساتھی واپس  
ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوڑوں کی آواز کو سنتا ہے اس کے بعد اس کے پاس فرشتے  
آتے ہیں جو اس سے مراد کو پتہ کر اس سے معلوم کرتے ہیں کہ ان اللہ کے بندے جناب  
مصلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا ہے اس موقع پر مسلمان بندہ کہتا  
ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تب اس سے فرشتے



قَالَ اخَذَ اللَّهُ الْعَيْتَانِ مِنْ ظَهْرِهِمَا دَمْرَيْنِ عَيْنِي عَرِيَّةً  
فَاتَّخَذَهُمَا مِنْ صَلْبِهِ كُلُّ دُرِّيَّةٍ ذَرَاهَا فَتَنَزَّهَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ  
كَالَّذِي رَأَى تَحْتَهُمَا قَبْلًا قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا  
أَنْ تَنْزَلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ أَوْ تَقُولُوا  
إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَيْنِهِمْ  
أَفَتُهَيِّجُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۴ وَعَنْ أَبِي إِبْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
قُلْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ  
قَالَ جَعَلَهُمْ جَعَلَهُمْ أَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَنَسَخَ عَنْهُمْ  
فَنَسَخَ عَنْهُمْ ثُمَّ اخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْيَمِينَاتِ وَأَتَاهُمْ هَمٌّ  
عَلَى الْفَسِيحَةِ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَتْ قِيَّتِي أَشْهَدُ  
عَلَيْكُمْ الشُّلُوبِ الشَّبَعِ وَالْأَمْهِيْنِ الشَّبَعِ وَأَشْهَدُ  
عَلَيْكُمْ أَنَا كَمَا أَدْرَأْتُمْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمْ نَعْلَمُ بِهَذَا  
إِعْتَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي وَلَا تَشْكُرُوا فِي  
شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُمْ رُسُلِي مِنْ رَبِّكُمْ وَتَكْفُرْ عَنْهُمْ يَوْمَ  
يَمِينُكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَى كَذِبٍ قَالُوا شَهِدْنَا يَا نَبِيَّكَ تَوَقَّافَ  
لِلْهَيْتِ لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ كُنَّا غَيْرُكَ فَأَقْدُوا بِذَلِكَ  
وَرَفَعَهُ عَلَيْهِمْ أَدْمُ عَيْنِي السَّلَامَ يُنْظَرُ لَهُمْ قَرَأَى الْغَفَى  
وَالْفَيْفِي وَحَسَنَ الصَّوْرَةِ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبِّ  
تَوَكَّلْ سَوَيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَتْ إِنْ أَحْبَبْتُ أَمْتُ  
أَشْكُرُ وَدَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مَثَلُ الشُّوْبِ عَلَيْهِمْ  
النُّورُ خُصُّوا بِمِثْلِي أَكْرَمِي الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَ  
هُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا ذَا أَخَذَ نَارَ مِنَ النَّبِيِّتِ  
وَمِثْلًا فَهَضَّ إِلَى قَوْلِهِ عَيْشِي ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِي ذَلِكَ  
الْمَرْوَاةِ فَارْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحَبَّتْ  
عَنْ أَبِي أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۵ وَعَنْ أَبِي الدَّادِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ

جناب آدم کی پشت کا ذریت سے عہد و عیاق واری نعمان میں میدان عرفات  
میں لیا تھا اور جناب آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی تمام ذریت کو برآمد کر کے  
چیدہ نشوونما کی طرح پھیلایا پھر سب کے سامنے سب سے دریافت فرمایا کیا میں تمہارا  
رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں ہم تیری وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں رب نے  
فرمایا روز قیامت نہ کہنا کہ ہم غفلت میں تھے اور یہ بھی نہ کہنا کہ شرک تو ہمارے آگے تھے  
کیا تھا اور یہ بھی نہ کہنا کہ اولاد تھی کیا اسے رب تعالیٰ تو ہم کو باطل پرستوں کے عمل کی وجہ  
سے پاک فرمائے گا (احمد)

حضرت ابی بن کعب رب تعالیٰ کے اس حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں  
رب کریم فرما لکھہ در ترجمہ آیت جب اللہ تعالیٰ نے نبی آدم کی پشتوں سے ان کی  
ذریت کو نکالا واری فرماتے ہیں ان سب کو حج فرمایا اور ان کو مختلف اقسام میں تقسیم  
کیا ان کو صورت عطا کی نطق کی صلاحیت دی تو وہ بولے پھر اسے عہد و عیاق لیا  
اور ان کی جانوں کو ان پر گواہ بنا کر معلوم فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا  
کیوں نہیں تب رب تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور تمہارے  
والد جناب آدم کو گواہ بنانا ہوں کہ کل قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم اس سے  
غافل تھے اور یہی جانتے تھے جان تو کر میرے سوا نہ کو کوئی معبود ہے اور نہ کوئی  
رب الہا میرے ساتھ کوئی شریک نہ تھیں اور میں تم میں اپنے رسول بھیجوں گا  
جو میرا عہد و عیاق تم سے یاد دلانے میں آئے اور میں تم میں رہبریت کیلئے کتاب نازل  
کر دوں گا تب ان سب نے کہا ہم شہادت دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں تو تمہارا رب

اور ہمارا معبود خیرے سوا نہ کوئی تھا اور یہ ہے اور نہ کوئی تیرے سوا معبود ہے اس کے  
بعد جناب آدم کو بلند مقام پر لایا گیا جہاں سے انہوں نے اپنی ذریت کو دیکھا ان  
میں غم بھی تھا تھے اور فقر بھی خواہجہوت بھی تھے اور بد صورت بھی تب آدم علیہ السلام  
نے رب تعالیٰ سے پوچھا خداوند تو نے سب کو ایک جیسا کیوں نہ بنایا ادب تعالیٰ نے فرمایا  
میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ میرا لشکر ادا کیا جائے جناب آدم نے اس میں غم میں  
انہما کو دیکھا کہ وہ (اندھیرے میں) پراغوں کی مانند ہیں ان پر خاص قسم کی نوا  
پھرائی ہے جس طرح عوام سے عہد لیا گیا اس طرح انہما سے بھی عہد لیا گیا جسکی جانب میں  
آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے (جبکہ لیا جئے انہما سے عہد آیت کے دو حصے حصہ یعنی  
ابن مریم تک جو کہ ان اوراق میں موجود تھے اور انہیں حضرت مریم کی طرف بھیجا گیا حضرت ابراہیم  
بن کعب راوی حدیث بنا کرتے ہیں کہ رسول حضرت مریم کے منہ کے رت میں ہم میں انہوں نے لکھا  
حضرت ابو الدرداء راوی حدیث سے روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم جوار



بِمَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَىٰ جَمِيعًا قَالَتَا الْمَرْءُ فِي رُكُوعِ  
التَّكْوِينِ قَالَتْ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَسُئِلَ  
لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ كَذَّابٌ زَيْتٌ  
وَلَا تَكُنْتُ بِمَقْعَدٍ بِمَقْعَدِي مِنْ حَدِيثِ نَبِيٍّ صَدِيقٍ فَيُصِيبُهُ  
صَلْبَةٌ يَسْتَعْمِلُهَا مَنْ يَلِيهِ عَذَابُ السَّعْدِ

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبَصَّارِيِّ)

۱۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَمَاتَ عَرِضَ عَلَيْهِ  
مَقْعَدُهُ بِأَعْدَاةٍ وَالْعَشِيرَةُ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَبْرُ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ التَّكْوِينِ أَهْلُ التَّكْوِينِ  
فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ  
(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ  
عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَادَ ذَلِكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ  
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاتِهِ  
صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاكِيَةِ النَّبِيِّ النَّجَّارِ عَلَى بَعْدَةِ لَدَا نَحْنُ  
مَعَهُ إِذَا كُنَّا بِهِ كُنَّا كَأَنَّكَ تَقْبِرُ فَلَا أَقْبَرِيَّةَ أَوْ  
حَمَّةٌ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَخْبَرِ قَالِ  
رَجُلٌ أَتَانَا قَالِ كَمْ شَيْءٌ مَا تَوَلَّوْا قَالِ فِي الشَّيْءِ فَقَالَ رَجُلٌ  
هَذِهِ الْأُمَّةُ تَبْتَغِي فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَلْفُظُوا لَدَعَا  
اللَّهُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ  
أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِرُوحِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ  
النَّارِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالِ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ  
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالِ

کہتے ہیں کہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو  
جنت کے ٹھکانے سے تبدیل فرما دیا ہے لیکن منافق اور کافر سے جب یہ سوال  
ہوگا کہ تم سرکار کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا جو لوگ  
کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا تب اس سے کہا جائیگا کہ تو تو نے جانا اور نہ  
بڑھا اس وقت اس کو یہ کہے کہ کوفہ سے عرب لگائی جاتی ہے جس کی صحیح حکمت  
ہے لیکن یہ آواز جن انسان کو سنائی نہیں دیتی باقی سب سنتے ہیں (متفق علیہ) (الفاظ غامض)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو جب موت آجاتی ہے تو روزانہ صبح  
و شام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر مومن ہے تو جنت اور اگر کافر  
ہے تو دوزخ اور اس کو بتایا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تجھے اس کیطرت  
اٹھایا جائے گا۔

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک  
یہودی عورت آئی اور اس نے مجھ سے عذاب قبر کا ذکر کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ  
میں عذاب قبر سے محفوظ رکھے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے سرکار سے  
عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر حق ہے حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے سرکار کی کوئی غلطی نہیں دیکھی جس کے  
بعد آپ نے عذاب قبر سے پناہ مانگی ہو۔

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک  
مستحب نبی ہمارے بارگاہ کے قریب تھے سرکار اس وقت حجر پر سوار تھے جو  
انتہائی شوخی کر رہا تھا قریب تھا کہ سرکار حجر سے گر جائیں وہاں پانچ یا  
چھ قریب تھیں سرکار نے دریافت فرمایا کوئی ان قبر والوں سے واقف ہے  
ایک صاحب نے کہا میں واقف ہوں سرکار نے معلوم کیا کہ یہ کب مرے تھے  
انہوں نے کہا یہ حالت مشرک میں مرے تھے تب سرکار نے فرمایا یہ امت  
قبر میں آ رہی ہے لیکن یہ یقین نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ  
دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو میں قبر کے عذاب کو سناؤ جس کو  
میں سنا ہوں پھر آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا اللہ سے عذاب  
قبر سے پناہ مانگو ہم نے کہا خداوند! ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب



تَعْرِذُوا يَا ثُلُثِي مِنَ الْغُثَيِّنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَظُنْ قَالُوا نَعُوذُ  
بِاللَّهِ مِنَ الْغُثَيِّنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَظُنْ

قَالَ تَعَوَّذُوا بِمَنِّي

مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا لَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ -  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتے ہیں سرکار نے دوبارہ فرمایا کہ اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے پھر کہا کہ  
 اللہ ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے ہیں پھر سرکار نے فرمایا ظاہر و باطن فتنوں  
 سے اللہ کی پناہ طلب کرو ہم نے اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں سے پناہ مانگی سرکار نے پھر  
 ہم سے فرمایا اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں سے پناہ طلب کرو مجھے اللہ سے ظاہر و باطن کے فتنوں  
 سے پھر پناہ مانگی تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دیوال کے فتنے سے پناہ مانگو ہم نے کہا

دوسری فصل

١٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُضِيَ إِلَيْكَ أَنَا مَلَكَيْنِ أَسْوَاقِ أَنْ تَقْرَأَ  
يَقَالَ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النُّكَيْرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ  
تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ  
وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا لَتُدْبِرَ لَكَ فِي  
قَدِيرٍ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ شَهْرًا وَقَدْ جَاءَكَ بِهِ كُذِّيبَانِ  
لَكَ تَمَّ فَيَقُولُ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرْهُمْ فَيَقُولَانِ نَعَمْ  
كَتُمْنَاهُ الْعَرُوسُ الَّتِي لَا يُؤْخِظُ إِلَّا أَحَبَّ أَهْلِهَا إِلَيْهِ  
حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ مَصْصِجِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا  
قَالَ يَبْعَثُ النَّاسُ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ وَمَثَلُهُ لَا أَذْرِي  
فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيَقَالَ لِلْآخَرِ  
النُّكَيْرُ عَلَيْهِمْ فَتَلْتَمِصُهُ عَلَيْهِمْ فَتَضَعُ أَهْلًا عَدْلًا يَزَالُ  
فِيهَا مُجَادِبًا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ مَصْصِجِهِ ذَلِكَ -  
(رواه الترمذي)

١٢٣ وَتَحِينَ الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَسْكِينُ فَيُجْلِسُ إِيَّاهُ فَيَقُولَانِ  
 لَهُ مَنْ تَبَنَّى فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُمَا دِينُكَ فَيَقُولُ  
 دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ مَا هَذَا التَّوَجُّلُ الَّذِي بَعْثَ بِكُمْ  
 فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ خَرَّاتُ  
 كِتَابُ اللَّهِ فَأَمْسَيْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ قَوْلَ ذَلِكَ قَوْلُهُ يَتَّبِعُ اللَّهُ  
 الَّذِينَ آمَنُوا بِالْعَزْلِ الْكَاثِبَةِ الْأَيَّةِ قَالَ فَيَسْأَلُ وَهُوَ مُسْتَلِدٌ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو دفن کر دیا جائے تو دو فرشتے سیارہ ذیلیا اُٹھوں والے قبر میں آتے ہیں، انہیں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جائے اور وہ مردے سے حضور کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ تو دنیا میں اچھا کیا کام کرنا تھا اگر مردہ ایسا نذر ہے تو کتنا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (رسول اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور مکر شہادت پر اُٹھتے تب یہ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دینگے پھر اس مردے کیلئے ستر ستر گز قبر میں فراتی کر دی جاتی ہے اور اسکی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں اب تو سو جا تو مردہ کتنا ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں کو خبر دینے کیلئے جاتا ہوں تو فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو پہلی رات کی دلہن کی طرح سو جا جس کو گھر کا سب سے محبوب فرد ہی جگاتا ہے۔ پھر وہ سزا ہے تو اس کو اس کے ٹھکانہ سے اللہ تعالیٰ ہی بیدار فرمائے گا۔ لیکن اگر مردہ منافق ہو جائے تو وہ فرشتوں کو جواب دیتا ہے میں نے جو کچھ لوگوں سے آپ کے (رسول کا) بارے میں سنا وہ یہی بھی کہتا تھا میں انکو نہیں جانتا تب فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تیرا جواب یہی ہو گا اسکے بعد زمین سے کہا جائے تو قریب ہو جا تو زمین اسقدر مشتکی ہے اور قبر اسقدر تنگ ہوتی ہے کہ اسکی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں مل جاتی

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

میتوں کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور مرنے کو بٹھاتے ہیں تو اسی سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ وہ اُن سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیسے ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تیری خفیت کون ہے؟ جو کہ تمہاری طرف موقوف کیا گیا تھا مردہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔

فرشتے کہتے ہیں تمہیں کس طرح معلوم ہوا تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ان پر ایمان آیا۔

اور اس کی قصد ہونے کی اور اسی کو اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے: **وَاللّٰهُ تَعَالٰی سَمِیعٌ عَلِیْمٌ** (اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سنا دینے والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہے)۔



مِنَ السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِهَا النَّارُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ  
الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْتَعِلُ لَهُ تَابَاتُ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقْتَحُونَ  
فَيَأْتِيهِمْ مِنْ رُوحِهَا وَيُطْفِئُهَا وَيُصْعِقُ لَهَا فِيهَا مَدَّ بَصِيرَةٍ وَفِيهَا  
الْكَافِرُونَ كَرُمُونَ قَالَ وَيَعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ  
مَلَكَانِ فَيَقْرَأَانِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ يَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا  
أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا ذِيكَ يَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي  
فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ  
لَا أَدْرِي فَيَتَأَدَّى مَتَابَعَيْنِ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ كَأَفْطُوهُ  
مِنَ النَّارِ وَالْأَسْوَدُ مِنَ النَّارِ فَتَشْتَعِلُ لَهُ تَابَاتُ إِلَى النَّارِ  
قَالَ فَيَأْتِيهِمْ مِنْ حَرِّهَا وَيَسْمُوْنَهَا قَالَ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ  
حَتَّى تَخْلُفَ فِيهِ أَضْلَافُهُ ثُمَّ يَقْبِضُ لَهُ أَغْصَى أَصْحَرُ مَعْدَا  
مُزْنِيهِ مِنْ حَيْثُ يُؤْخِرُ بِهَا جَبَلٌ كَمَا تَرَاهَا فَيَضْرِبُ  
بِهَا خَرِبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الشَّقْدَيْنِ  
فَيُصْبِرُ تَرَابًا ثُمَّ يَعَادُ فِيهِ الرُّوحُ

(رواه أحمد وأبو داود)

۱۲۴۔ وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَنِي  
حَتَّى يَبْلُغَ رَحِيْمَةً فَيَقُولُ لَهُ تَدْرِي كَرُمَاتُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَلَا تَسْبِيحِي  
وَتَسْبِيحِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ الْعَبَادَ الَّذِينَ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ تَلَا مِنْهُ خَا  
بَعْدَهُ أَيْسَرُهُ فَإِنَّ لَهُ مَجْرُومًا كَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ  
قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آيَةُ  
مَنْظَرِ أَقْطَرِ إِلَّا وَالْعَبَادُ أَقْطَرُ مِنْهُ

رواه الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی  
هَذَا أَحَدُ بَنِي عَرَبِيَّةٍ

۱۲۵۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
كَرَعَ مِنْ دَفْنِ الْعَيِّتِ دَقَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا  
لِي فِيكُمْ ثُمَّ سَلُوا أَلَمْ يَأْتِيْنِيَتْ كُنَانَهُ الْآنَ يُسْئَلُ

(رواه أبو داود)

۱۲۶۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آسمان سے نڈھتا رہے۔ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بستر  
بچھاؤ اور منجی لباس پہناؤ جس کی طرف کے دروازے کھول دو جب دروازہ  
کو کھولا جائے تو اس کے پاس جلتی ہوئی خوشبو آئے گی اور تاحہ نگاہ آگے بریں  
وسعت کر دی جائے گی۔ لیکن کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی مدد  
جسم میں دھس کی جائے گی اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بچھا کر دریافت  
کرتے ہیں تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے اللہ اس فوس میں نہیں جانتا دوسرا  
سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے تو وہ کہتا ہے فوس میں نہیں جانتا تیسرا سوال  
یہ ہر تیرے وہ شخصیت کیسی ہے جس کو تمہاری جانب بھوت کیا گیا تو حسب معمول  
وہی جواب دیتا ہے فوس میں نہیں جانتا اس وقت آسمان سے ایک منادی کہتا  
ہے یہ جھوٹا ہے اس کو آگ کا لباس پہناؤ آگ کا بستر دو اور دوزخ کا جانب  
کے دروازے کھلو جس سے لو اور گئی آگ سے سرکارنے فرمایا اس پر برقعہ کر دی  
جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں آپس میں غلط ہو جاتی ہیں پھر اس پر ایک نمائندہ  
اور بہر فرشتہ مقرر کر دیا جائے۔ جس کے پاس نوے کا گرز ہوتا ہے اس کا گرز کو پہاڑ  
پر مارا جائے تو پڑ پڑ ہو جائے وہ فرشتہ اس گرز سے اس مرد کو لٹکا دے تو اس کی  
اواز کو جن دافس کے علاوہ مشرق و مغرب میں سب سنتے ہیں اس طرف سے وہ مٹی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جب کسی قبر کا پاس

کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ان کی دائرہ می تر ہو جاتی جب ان سے  
دریافت کیا گیا کہ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر تو آپ کو رونا نہیں آتا لیکن  
قبرستان میں آپ پر گریہ طاری ہو جائے تو آپ نے فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے  
اگر اس منزل سے آسانی سے گزر گئے تو بعد کی منازل بھی آسانی سے گزر جائیں  
گی لیکن اگر پہلی ہی منزل بھاری پڑی تو بعد کی منزلیں بھی مشکل ہو جائیں گی اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میں نے قبر سے زیادہ سخت منظر  
اور گمیں نہیں دیکھی (ابن ماجہ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا معمول یہ تھا کہ جب آپ دفن میت سے فارغ ہوتے تو قبر کے کنارے  
ٹھہر جاتے اور حاضرین سے فرماتے اب اس کے لئے استغفار کرو اور ثابت  
قدم رہنے کا سوال کرو کہ میرا کون اب یہ سوال و جواب کی منزل میں ہے (ابن ماجہ)  
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْلُطَ عَلَى الْكَافِرِينَ فِي قُبْرِهِ سَبْعَةَ قِسْعُونَ  
سِتْرًا يَتَنَفَّسُونَ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ سِتْرًا فِيهَا  
لَقَعَرَى الْأَرْضُ مَا أَتَيْتَ خَضِرًا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى  
الْأَيْمِيُّ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَبْعُونَ بَدَلِ سَبْعَةٍ وَتِسْعُونَ -

تفسیری فصل

علیہ السلام نے فرمودہ: "میرے پیروں میں سے جو اس کو قیامت تک ڈرتے رہیں گے اور اگر ان میں ایک سانپ بھی زمین پر پھینکا مارے تو زمین کی سرسبزی ختم ہو جائے اور آسمان و سبز و تنگے (وادی اترندی) اور ترندی سے نثار کے کی جگہ شتر کہاں ہے۔"

۱۲۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ لُوقِيَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَسُئِلَ عَلَيْهِ سَبِّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ حَنَاطُونِيلاً ثُمَّ كَلِمَةً فَكَلِمَةً فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ سَبَّحْتَ فَكَلِمَةً كَرِهْتَ قَالَ لَمَّا لَقِيتُ ابْنَ قَلْبٍ هَذَا الْعَبْدَ الصَّالِحَ قَبْرَهُ حَتَّى فَرَّجَهُ اللَّهُ عَنْهُ.

(روای احمدی)

١٢٨- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَمَّا الْعَرَبُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ  
السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ صُفِّرَ  
صَوْتُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَشْرٍ.

رَبِّهِ الْكَافِرُ

١٢٩ وَعَنْ أَنَسَ بْنِ أَبِي تَمْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطْبًا قَدْ كَرِهْتُمُ الْعَبَاثَ الَّتِي يُعْتَبَرُ  
فِيهَا الْعَرُوفُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ صَجَّ الْمُسْلِمُونَ صَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
هَكَذَا أَفَادَ النَّاسُ فِي حَالَتِي وَبَيْنَ أَنْ أَقْبَهُمْ كَلَامَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنْتُ صَجَّةً هُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ  
قَرِيبٍ مِنِّي أَيُّ بَارِكَ اللَّهُ بِكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَبَرِ قَدِيمٍ قَالَ قَالَ قَدْ أُدْخِلَ إِلَى أَنْكُمْ  
تُغْتَبُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ وَثْنَةِ النَّجَالِ -

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَدْبَحَ الْمَيْتَ الْقَبْرُ مَنَّتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی میت میں گئے سرکار نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی جب سعد کو قبر میں رکھا گیا اور قبر کو بند کرکے مٹی ڈال دی گئی تو حضور علیہ السلام نے کلمات تسبیح اور اذکار پڑھے جس حضور کے ساتھ بہت دیر تک تسبیح و تہلیل کرتے رہے اسکے بعد سرکار نے تکبیر پڑھی تو ہم بھی سرکار کے ساتھ پڑھنے لگے بعد میں انہوں نے تسبیح پڑھیں وہ تکبیر سے پہلے ایک دو یا تین بار پڑھا نہ تکبیر کو بڑا ہر پھر

تنگ ہو رہی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں وسعت فرمادی (اصح)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہیں جس کے لئے عرش الہی بل گیا آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پہلے ان کی قبر چھینچ گئی جس طرح بھینچ جاتی ہے پھر اس میں وسعت فرما دی گئی۔ (نسائی)

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور مازنی سے خطاب کرتے ہوئے اپنے فقہ قریب کے بارے میں جمعیں کہ انسان مبتلا ہے ذکر کیا اس خطبہ کے دوران حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ حدیث کو نقل کیا تو گوئی کی گریب و نزاری کی کاوازیں میری سماعت اور سر کا دھکے کلام کے درمیان مزاحم ہوئیں اور میں سر کا دھکے کلام نہ سنی سکی جبکہ انکار ہونا کم ہوا تو میں نے اپنے قریبی شخص سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکتوں سے نوازے کہ سر کا دھکا نہ اٹھائی کلمات کیا فرمائے تھے تو ان صاحب نے بتایا سر کا دھکا نہ فرمایا تھا میرے پاس حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کی قبر کے ماحول



فَيَجْلِسُ يَتَسَمَّعُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أَصْرِي -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۱ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ يَصُورُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ  
غَيْرَ ذَرِيعٍ وَلَا مَشْغُوبٍ كَمَا يَقَالُ لَهُ فِيمَا كُنْتَ تَقُولُ كُنْتُ  
فِي الرِّسَالَةِ كَمَا أَنَّ مَا هَذَا الرَّجُلُ يَقُولُ مُحَمَّدًا رَسُولَ  
اللَّهِ سَاحَةً يَا بَنِيَّ مِنْ عَيْنِي اللَّهُ فَصَدَّقْتَهُ كَيْفَ قَالَ لَهُ  
هَلْ نَأَيْتَ اللَّهُ فَيَقُولُ مَا يَكُنِّي لِأَخِي أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيَقُولُ  
لَهُ فَرَجَةٌ قِيلَ التَّارِقُ فَيَنْظُرُ كَيْفَ يَخْطُهَا بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ  
لَهُ أَنْظُرْ إِلَى مَا دَفَاكَ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ فَرَجَةٌ قِيلَ الْجَنَّةُ  
فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَعْرُوفٌ  
عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تَبِعْتَ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ تَعَالَى وَرَبِّهِ الرَّجُلُ السُّؤَالُ فِي كَبْرِهِ فَذَرَعًا  
مَشْغُوبًا فَيَقَالُ لَهُ فِيمَا كُنْتَ تَقُولُ لَا أَذِيْعُ فَيَقَالُ  
لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا  
فَعَلْتُ فَيَلْتَمِزُ لَهُ فَرَجَةٌ قِيلَ الْجَنَّةُ فَيَنْظُرُ إِلَى  
زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ أَنْظُرْ إِلَى مَا صَوَّرَ اللَّهُ  
عَمَّا كُنْتَ يَقُولُ لَهُ فَرَجَةٌ رَأَى التَّارِقُ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا  
يَخْطُهَا بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَعْرُوفٌ عَلَى  
الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تَبِعْتَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى  
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

تو اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے تجھے کئی نعمتوں سے پھر دیا گیا پھر اس کے لئے جہنم کا کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ بعض بعض کو نعمت کر رہا

## بَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

### کتاب و سنت پر عمل اور یقین

#### پہلی فصل

کہو ایسا کہ دیا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے غروب آفتاب قبر ہے۔  
وہ انھیں نما ہوا لکھ کر بیٹھا ہے اور کتاب ہے مجھے چھوڑ دو میں غار پر چلوں۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب میت کو قبر میں لکھ دیا جائے تو وہ  
اپنی قبر میں بیٹھا ہے اس وقت اس پر نہ تو خوف مسلط ہوتا ہے نہ گھبراہٹ  
پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے کہ میں سے تھا وہ جواب دیتا ہے میں شیخ اسلام تھا  
پھر سرکار کی جانب اشارہ کر کے دریافت کرتے ہیں یہ کون ہیں تو وہ جواب دیتا  
ہے یہ ذات تو سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو ہمارے پاس دلائل اور  
براہین لے کر آئے اور ہم نے آپ کی تصدیق کی پھر مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تو  
نے اللہ کو دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کسی شخص کے لائق یہ بات نہیں کہ وہ اللہ  
کو دیکھے پھر اس کی طرف دوزخ کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے یہ  
معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بعض بعض کو توڑ رہا ہے اس وقت اس سے کہا جاتا ہے  
دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے بچا لیا پھر اس کے لیے جنت کی جانب کی کھڑکی  
کھول دی جاتی ہے تو مردہ اس کی بہاروں اور تروتازگی کو دیکھتا ہے تو اس  
سے کہا جاتا ہے کہ اس یقین و ایمان کا بنا پر یہ میرا ٹھکانا ہے جس پر میری  
زندگی گذری اور تجھے موت آئی اور اسی یقین پر انشاء اللہ روز قیامت اٹھایا  
جائے گا۔ لیکن ہر مردے کو قبر میں جب اٹھایا جاتا ہے تو قبر میں ڈرا اور ڈرا  
ہوا بیٹھا ہے جب اس سے سوال ہوتا ہے کہ تو کس دین پر تھا تو وہ کہتا ہے  
مجھے معلوم نہیں اور جب اس سے سرکار کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو کہتا ہے  
کہ مجھ کچھ ان کے بارے میں لوگوں سے سنا تھا وہی میں بھی کہتا تھا۔ پھر اس کے  
لئے جنت کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں اور وہ جنت کی بہاروں کو دیکھتا ہے  
تو اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے جہنم کا کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ بعض بعض کو نعمت کر رہا

۱۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحَادِيثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کئی کئی باتیں



فَقَرَأَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَابَعْتُ قُرْآنَ خَيْرِ الْحَيَاةِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بَيْدَةٍ صَدَلَتْ لَهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴- وَعَنْ ابْنِ عَجَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْقِضُ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ تِلْكَ مُلْجِدَانِي الْحَدَامُ وَمُتَّبِعِي فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُتَّكِلِي كَيْدِ مِرْيَةِ مُسْلِمٍ يَغْتَرِبُ حَقِّي لِي يُؤْتِيَنِي دَعْمًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَعْيُنٍ يَنْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ آتَى وَبِيلَ وَمَنْ آتَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ آتَى -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۶- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْكَ مَلَكَةٌ إِلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَائِبٌ فَقَالَتْ لِيَصَاحِبْكُمْ هَذَا مَثَلًا قَاضٍ لَكُمْ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا تَائِبٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا الْعَيْنُ تَائِبَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَجُلٍ دَانَ وَجَعَلَ فِيهَا مَادِيَةً وَبَعَثَ خَاصِيًا فَحَمَلَ أَجَابَ النَّاسَ دَخَلَ الدَّارَ وَآخَلَ مِنَ الْمَادِيَةِ وَمَنْ لَمْ يَحِبِّ النَّاسَ لَمْ يَحِبِّ خَلِ الدَّارَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ الْمَادِيَةِ فَقَالُوا أُولَٰئِكَ يَفْقَهُونَهَا قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا تَائِبٌ قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا الْعَيْنُ تَائِبَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالنَّاسُ مُحَمَّدٌ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَفُجِدَ قُرْبَى بَيْنَ النَّاسِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی جو اس میں پہلے سے نہ تھی۔ وہ عمل یا اسکا کرنا والا مردود ہے (متفق علیہ)  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد سترین بات قرآن کریم ہے اور پڑھنے میں برتر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فائدہ ہے اور پڑھنے میں جو دین میں زنجاد کی گئی اور دین میں ہر نئی بات گمراہی ہے۔

(بخاری)

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ ستر میں حرم پر بے راہ روی کرنے والا۔ اسلام لانے کے بعد جاہلیت کی رسوم کو پٹانے والا اور خونِ مسلم کا ناحق طلب کرنے والا تاکہ اس کو پہلے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام امتی داخل جنت ہوں گے مگر جس نے انکار کیا سرکار سے دریافت کیا گیا کہ انکار کیا مطلب ہے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ داخل جنت ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے تو کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے تو یہ آپس میں کہنے لگے تمہارے لئے اس معزز شخصیت کی ذات ایک مثال ہے اس کو بیان کروا لیا میں سے بعض نے کہا آپ آرام فرما رہے ہیں تو بعض نے کہا بظاہر تو سو رہے ہیں لیکن آپ کا دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے کہا کہ آپ کی مثال اسی ہے کہ ایک آدمی نے مکان بنایا اور اچھے کھانا تیار کر کے کسی کو بھیج کر لوگوں کو کھانے کیلئے بلا دیا پس جو بلائے والے کی بات مان کر آیا اور اسے کھانا کھایا اور جس شخص نے بلائے والے پر اعتبار نہ کیا اور اس سے آکر کھانا نہ کھایا اس گفتگو کے بعد فرشتوں نے آپس میں کہا کہ یہ بات تفصیل طلب ہے اسکی تفصیل بیان کرو تو یہ آپس میں کہنے لگے آپ تو سوئے ہوئے ہیں تو بعض نے کہا آپ کی آنکھیں معروض خواب ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے آپس میں کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے اور بلائے والے سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مان لی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے سرکار کی نافرمانی کی اس نے اللہ

کی نافرمانی کی اور جو اللہ کی بات مان کر کھانا کھایا اور جس شخص نے بلائے والے پر اعتبار نہ کیا اور اس سے آکر کھانا نہ کھایا اس گفتگو کے بعد فرشتوں نے آپس میں کہا کہ یہ بات تفصیل طلب ہے اسکی تفصیل بیان کرو تو یہ آپس میں کہنے لگے آپ تو سوئے ہوئے ہیں تو بعض نے کہا آپ کی آنکھیں معروض خواب ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے آپس میں کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے اور بلائے والے سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مان لی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے سرکار کی نافرمانی کی اس نے اللہ



۱۳۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْدَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَانُوا يَقُولُونَ مَاذَا قَالَ إِنْ هَذَا مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَفَى اللَّهُ لَهُ مَا تَعَدَّى مَرِئِينَ ذَلِيلِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا إِنَّا قَالُصَلَّى النَّبِيِّ أَهْدَىٰ وَأَقْبَلُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا أَصْغَرُ الْفَقَارِ أَهْدَىٰ وَلَا أَقْبَلُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا أَعَزُّ الْبَشَرِ فَلَمَّا أَتَوْا بِهِم أَهْدَىٰ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّهُمْ الْبَوَائِنُ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ دَلِيلٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا أَحَدٌ كَمَوْلَاهُ وَلَا تَحْكُمُ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُطُوعُ وَأُصَلِّي وَأُزْكِي وَأُزْجِي الْبَشَرَةَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَزَخَّصَ لِي فَتَنَزَّ عَنْهُ قَوْمٌ قَبْلَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَزَكَّوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُوا قِرَافَتِي لَا عِلْمَ لِي بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لِي خَشْيَةً.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۹۔ وَعَنْ زَادِ بْنِ حُدَيْجٍ قَالَ قَالَ فِي مَرْثِيٍّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَشِيرُ وَهُمْ يُؤْتِرُونَ النَّحْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا إِنَّا نَصْنَعُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَوَلَّوْا تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَنَزَلَتْ فَتَقَصَّصَتْ قَالَ كَذَبُوا ذَلِكَ لَكُمَا إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَفَعَلُوا وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۔ وَعَنْ أَبِي مُوَسَىٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَقِيلٌ وَمَقِيلٌ مَا يَعْتَقِي اللَّهُ بِهِ كَمَقِيلِ رَجُلٍ آتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا كَذِبُ رَأَيْتُ الْجَيْشَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے اور سرکارِ اکرام کے متعلق دریافت کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے انکو کم سمجھا کہنے لگے ہماری سرکار کے ساتھ کیا نسبت سرکار کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے تھے ایک نے کہا اب میں ساری رات نماز میں گزاروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اسی وقت وہاں سرکارِ شریف لے آئے اور فرمایا تم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے خبردار خدا کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ زیادہ دینا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں (یعنی اسلامی معاشرہ کا فرد نہیں)

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا پھر اس میں رخصت عطا فرمائی (یعنی ترک کر دیا) لیکن لوگوں نے اس صورت سے فائدہ نہ اٹھایا اور اس کام کو ترک نہ کیا جب یہ بات سرکار کے علم میں آئی تو آپ نے خطبہ دیا اور حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا لوگوں کس حال میں ہیں جس کام کو میں کرتا ہوں وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ کو اسے زیادہ جانتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ ڈرتا ہوں (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت زاذ بن حدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ملا خطہ کیا کہ لوگ کھجور کا دھنوں کی قلمکاری کر رہے تھے سرکار نے اسے دریافت کیا کہ تم کیا کر رہے ہو لوگوں نے کہا ہم ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید میرے ہونے کو لوگ ایسا ہی کیا لیکن اس مرتبہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی تو لوگوں نے اگر سرکار سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں جب میں نکو دین کی بات بتاؤں تو اس کو قبول کرو لیکن جب میں اپنی رائے سے کوئی بات

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس چیز کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مبعوث فرمایا اس ہے جیسے کہ ایک شخص اگر اپنی قوم سے کہے کہ

ہوں نہیں جیسا کہ میں ہوں۔



بَعِثَنِي وَلَقِيَ أَنَا الشَّيْخَ الْعُرَيْكَانَ فَالْتَحَمَا النَّجَاءَ فَطَاعَا  
طَائِفَةً مِّن قَوْمِهِمْ فَأَذْجُوا فَأُطْلَعُوا عَلَى مَهْدِيهِمْ فَجُورُوا  
وَكُنَّا بَيْنَ طَائِفَةٍ وَتَوَلَّوْهُمُ فَاصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ  
الْجَبِشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَأَتْهُمْ ذُنُوبُكَ مَسْكُومَتِ  
أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَهُ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَسْكُومَتِ مَن عَصَانِي وَكَذَّبَ  
مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ -

(متفق علیہ)

۱۳۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ  
نَارًا فَلَمَّا أَصَابَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْقَرَّاشُ وَهْنًا  
وَالنَّارُ كَاتِبُ النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ  
يَحْجِزُهُنَّ وَيَقْلِبُنَهَا فَيَتَقَعْنَ فِيهَا فَانَا إِخْدًا  
يُحْجِزُكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَتَعَمَّرُونَ فِيهَا هَذِهِ  
وِدَايَةُ الْبَخَارِيِّ دَلِيلُهُمْ نَحْوَهَا وَقَالَ فِي الْخِيَرَةِ  
قَالَ قَدْ لَكَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ نَارُ الْخِيَرَةِ يُحْجِزُكُمْ عَنِ  
النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَعْبُدُونَ  
تَتَعَمَّرُونَ فِيهَا -

(متفق علیہ)

۱۳۲ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعِثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْوَهْدَى الْقَوِيَّةِ  
كَمَثَلِ الْخَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَهْلًا نَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ  
طَلَبَتْ قِلْبَ الْمَاءِ فَأَلْبَسَتْ أَكْلًا وَالْعُثْبُ الْكَثِيرُ  
كَانَتْ مِنْهَا أَحَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَقَعَ اللَّهُ بِهَا  
النَّاسَ فَتَوَلَّوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ  
أَهْلَى رَمْلًا هِيَ رِيْعَانُ لَا تُرْسُكُ مَاءٌ وَلَا تُكْبِتُ كَلَاءٌ  
فَذَلِكَ مَثَلٌ مِّن قَعَةٍ فِي دِينِ اللَّهِ وَقَعَةٍ مَا بَعِثَنِي  
اللَّهُ بِهِمْ كَعَلِيمٍ وَعَلِمَهُ وَمَثَلٌ مِّن تَمْرٍ يَدْفَعُ يَدَ الْإِنْسَانِ  
وَلَمْ يَقْبَلْ هَدَى اللَّهِ الْإِنْسَانُ أَنْ يَسْلُتَ بِهِ -

(متفق علیہ)

میں نے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں لہذا جلدی کرو  
بلکہ کرو اس طرح اسی کی قوم میں سے ایک جماعت نے اسی بات کو مانا اور  
وہ راتوں رات وہاں سے نکل گئے اور انہوں نے نجات پائی لیکن قوم کے قیام  
کو گوند نے اسی کی بات نہ مانی اور اپنی جگہ رہے صبح کو اس لشکر نے ان پر حملہ کر  
کے تاراج کر دیا۔ لیکن یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور  
جو کچھ میں لیکر آیا ہوں اس پر عمل پیرا ہوا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے  
جس نے میری نافرمانی کی اور جس چیز کو میں نے لے کر آیا ہوں اس کو غیب کی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی ہے جسے آگ جلائی اور عیب  
اسکے گرد گردو شنی ہوئی تو آگ سے شغف رکھنے والے پر دلنے میں  
آکر گرے گئے تو اس نے ان کو روکنا چاہا لیکن وہ اس پر غالب آئے اور آگ  
میں گرے گئے۔ لیکن میری مثال یہ ہے کہ میں تم کو آگ میں گرنے سے روکنا  
کر دوں لیکن تم اس میں گرنا چاہتے ہو۔ (بخاری) امام مسلم  
نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے: میری اور تمہاری مثال  
اسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کے لئے کمرے پکڑ کر دوں لیکن تم  
اور تمہارا ہوں آگ سے بچنے کے لئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات میں  
ملنے اور آگ ہی گرتے ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز کی مثال جس کو دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث  
فرمایا ہے یعنی ہدایت اور علم۔ تیز بارش کی سی ہے جو خطہ زمین پر برسی ایک  
خطہ زمین اچھا تھا اس نے پانی کو قبول کر کے خشک و تر گھاس لگائی  
اور ایک قطعہ زمین سخت تھا اس نے پانی کو محفوظ رکھا جس سے لوگوں نے  
فائدہ اٹھایا پانی کو پیا اور پلایا کھیتوں کو سیراب کیا۔ تیسرا زمین کا ٹکڑا  
خیر تھا جس نے نہ تو پانی کو محفوظ رکھا نہ وہاں روئیدگی ہوئی۔ یہ اس  
شخص کی مثال ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی کچھ عطا فرمائی اور اس نے  
اس (تعلیم) سے جس کو لے کر میں آیا ہوں فائدہ اٹھایا اور دوسرا ٹکڑا بھی  
فائدہ پہنچایا لیکن جس نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور سر نہ اٹھایا  
اور اسے نہ تو شکر کی بات کو قبول کیا اور نہ اس پر عمل کیا جو میں لیکر آیا ہوں (متفق علیہ)



۱۳۳- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةُ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقَدْ آتَى إِلَى وَمَا يَكُنْ لَكَ أُولُوكَ الْكِتَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَى آيَاتٍ وَصِيَّةً مُسْلِمٍ رَأَيْتُهُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا نَزَّلْنَا بِهِ وَهُمْ قَادِلُونَ الَّذِينَ سَبَّحُوا اللَّهَ قَاحِدًا رَوْعًا \*

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴- رَمَزْنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْمًا قَالَ قِيمَةُ أَهْلِي وَبُكْرَتِي الْخُلَفَاءُ فِي آيَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَرِّفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ لَأَسْمَا هَذَلِكَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ بِأَحْسَنِ لَفِيهِ عَرَفَ الْكِتَابَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۵- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِي أَحْسَنِ الْأُمَمِ دَعَاؤُونَ كَذِبُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا كَلِمَاتٍ تُبْغِي بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِي أَحْسَنِ الْأُمَمِ دَعَاؤُونَ كَذِبُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا كَلِمَاتٍ تُبْغِي بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۷- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَّبِعُونَ الشَّرِيْعَةَ بِأَلْوَجْهِ رِيَّةٍ وَيَتَّبِعُونَ دِينَهُمْ بِأَلْوَجْهِ رِيَّةٍ لَا هُدًى إِلَّا سَلَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكُنْ لَهُمْ يَوْعَدُهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا مِنَ الْآيَةِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ (ترجمہ) وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل فرمائی جس میں حکم آیات ہیں " اولوا الالباب ہمک ملاوت فرمائی اسکے بعد آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا جب تم کعبہ اور امام مسلم فرماتے ہیں جب تم دیکھو کہ جو لوگ مشابہ آیات کی طرف توجہ دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرمایا ہے کہ ان کے دلوں میں کجی ہے (لہذا ان سے بچو) (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو بچے پہنچے تو وہاں دو آدمی ایک آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے اس وقت سرکارِ حجہ شریف سے باہر تشریف لائے آپ کے چہرہ مبارک سے غصے کے آثار ظاہر تھے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اپنی اپنی کتابوں کے بارے میں جھگڑے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے۔

(مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو اس بات کے بارے میں چون دہرا کرے جو اس سے قبل حرام نہ تھی اور اس کی چون دہرا کرے وہ چیز حرام کر دی گئی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں ایسے جھوٹے دجال ہوں گے جو اسی اعانت بیان کریں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنی تم ان سے بچو اور خود کو ان سے بچاؤ تاکہ نہ تو وہ تم کو گمراہ کریں اور نہ تمہارے میں ڈالیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب تو ریتِ عبرانی زبان میں بڑھ کر اسکی تفسیر مسلمانوں کو عربی میں بتاتے تھے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب صرف انا کہتا ہوں اور یہ آیت ملاوت فرمائی۔ (ترجمہ) ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل ہوا انکے آیت کے۔



(بخاری)

(رواہ البخاری)

۱۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَغْنَى بِالْمَرْءِ كَيْفَ بَانَ أَنْ يَتَحَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ -

(رواہ مسلم)

۱۴۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ نَبِيًّا إِلَّا  
كَانَ لَدَيْ أُمَّتِهِ حَوَارِثُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِكَلِمَةٍ  
يَقُولُونَ يَا مَرْيَمُ نَحْنُ أَهْلُهَا فَخَلَعْنَا مِنْ بَعْدِ هَذِهِ خُلُوفٌ  
يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ  
جَاهَدَ هُمْ سَدَّاهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ هُمْ بِلِسَانِهِ  
فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ هُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ  
وَرَاءَهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَدْدٍ لِي -

(رواہ مسلم)

۱۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ  
أَجْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ  
دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ اثْنِ عَشَرَ مِثْقَالَ تَبِعَهُ  
لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا -

(رواہ مسلم)

۱۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامَ عَرَبِيًّا وَسَيَمُودُ كَمَا بَدَأَ أَفْطَوْنِي  
بِلُغَتِي -

(رواہ مسلم)

۱۵۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْتِي بِثَلَاثٍ أَلَمَّا بَيَّنَّتُمْ كَمَا تَكْرَهُ الْحَبِيَّةُ  
إِلَى جُحُومِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدٌ كَرَّحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
دَرُوفِي مَا تَرَكْتُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيثِي مُعَاوِيَةَ  
وَعَبَّادٌ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ حَاقِقَةً مِنْ أُمَّتِي فِي  
كِتَابِ ثَوَابِ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے جوہر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی  
سنائی بات کو نقل کرے (مسلم)

حضرت ابی اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا گیا کوئی نبی کسی امت میں مجھ سے پہلے عمران کی  
امت میں ان کے مددگار ہونے سے پہلے ایسے لوگ ہوتے تھے جو ان نبیوں کے  
احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کو اپناتے تھے پھر ان کے بعد ایسے منافق  
لوگ پیدا ہوئے جن کا طریق کاری یہ تھا کہ وہ جو کچھ کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ  
کام کرتے جس کا انہیں غم نہ ہوتا تھا لہذا جو ایسے منافقوں کے ساتھ ہاتھ  
بٹے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مؤمن اور جو  
دل سے جہاد کرے (یعنی انہیں برا جانے) وہ بھی مؤمن اور اس کے بعد  
رہائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو نیکی کی طرف بلایا تو اس کو آٹھ اجرتیں ملتی ہیں  
اس عمل کو نولے کو ملے گا اور اس عمل کرنے والے کے اجر میں کی نہیں کھلے گی  
اور اگر کسی شخص نے کسی کو برائی کی طرف متوجہ کیا تو اس کو بھی آٹھ اجرتیں ملتی  
ہوں گی جتنا گناہ برائی کرنے والے کو ہوگا اور اس کے گناہ میں سے اس کا گناہ  
بھرا نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی پہلی طرز قبول سے ہوئی اور ایسا ہی ہو  
جائے گا جیسا کہ شروع ہوا ہے پہلا غریب ہی خوش قسمت ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف آجائے گا جس طرح کہ  
سانپ اپنے دل کی طرف سمٹتا ہے (متفق علیہ) اور ہم جناب ابو ہریرہ کہہ رہے ہیں  
ذہبی، مائٹکنڈ کو کتاب النبیات میں اور دو حدیثیں جو حضرت معاویہ و  
جابر سے مروی ہیں جن میں سے ایک کے الفاظ ولا یزال حاققہ من امتی  
باب ثواب طہو الامم کے ذیل میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔



## دوسری فصل

۱۵۳ عَنْ رُبَيْعَةَ الْجَرَشِيِّ قَالَ أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلَ لَهْ لَتَنُو عَيْنَكَ وَلَتَسْمَعُ أَدْنَكَ دَلِيلُكَ قَبْلَكَ قَالَ قَتَامَةُ عَيْنَايَ وَصَحَّتْ أَدْنَايَ وَعَقَلْتُ قَلْبِي قَالَ قَبِيلُ لَهْ سَيِّدَا بَنِي دَارٍ فَصَنَعَتْهَا مَا دُبَّةٌ وَأَرْسَلَ خَالِيًا فَمَنْ كَلَّابِ الدَّارِغِيِّ مَحَلَّ الدَّارِ وَ أَكَلَتْ مِنَ الْمَاءِ وَدَخِي عَنْهُ الشَّيْءُ وَمَنْ كَلَّابِ الدَّارِغِيِّ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَاءِ وَدَخِي عَنْهُ الشَّيْءُ قَالَ فَاللهُ الشَّيْءُ وَمَحَلُّ الدَّارِغِيِّ وَالْزَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَاءُ الْإِحْسَانُ.

(رَوَاهُ الدَّارِغِيُّ)

۱۵۴ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي لَا أَدْرِي مَا جَعَلَ نَافِي كِتَابِ اللَّهِ ابْتِغَاءَهُ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۵۵ وَعَنْ ابْنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِي كَرِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا قُرِئْتُ الْقُرْآنَ وَوُضِعَتْ مَعِيَ الْأَيُّوْبُ لَكَ نَجَلٌ شَبَّانٌ عَلَى أَرْبَعِيكَ يَقُولُ عَلَيْكَ بِطَمَنَ الْقُدَّارِ كَمَا وَجَدَ تُفِيدُ مِنْ حَكَايَ قَاجَلُوهُ وَمَا وَجَدَ تُفِيدُ مِنْ حَقَاوِ وَجَدَ مَوَهُ وَانْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا لَا يَحْسِلُ لَكُمْ لِحْمًا وَلَا هَبِي وَلَا كُلْ ذِي نَافٍ مِنَ الشَّيْءِ وَلَا لَعَطَةً مَعَاوِيلًا أَنْ يَسْتَكْفِي عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ يَقُومُ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ قَرَأَنَ لَمْ يَقْرُوهُ فَكَلَا أَنْ يَقُومَ يَسْأَلُ فَرَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَنَحْوُهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَدِيمٍ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ.

اور کتب میں بھی مذکور ہے

اور کتب میں بھی مذکور ہے

حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیند کی حالت میں ایک شخص آیا اس نے گنگو میں آپ سے کہا گیا کہ آپ کی آنکھیں بخواب ہوں کان میں اور دل مجھے حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا میری آنکھیں صرف خواب ہیں کان سن رہے ہیں اور میں حضور قلب ہے مجھ پر ہاں میں حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے

کہا گیا ایک مردانہ گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا اور ایک شخص کو دعوت کا اعلان کرنے کیلئے بھیجا اس دعوت کو جس نے قبول کر لیا اور اگر دعوت کھائی تو مردار اس سے راضی اور خوش ہو گیا اور جس نے بلانے والے کی بات پر یقین نہ کیا نہ تو مردار کے گھر آیا اور نہ اس کی دعوت میں شرکت کو ترسندہ اس سے ناراض ہو گیا سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر لہ مردار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والے کے گھر اسلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں کسی شخص کو اس حال میں دیکھوں کہ وہ چھ کھٹ پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم نہ پایا گیا جائے یا کسی بات کو کرنے سے منع کیلئے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے ہم نہیں جانتے ہم نے تو ہی کیلئے یا کرینگے جو کچھ ہم نے کتاب اللہ میں دیکھا ہے

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک مجھے قرآن اور اس کی مثل ایک ہیز عطا کی گئی ہے۔ وضعت ایک بیٹ بھر شخص تخت پر تکیہ لگائے تم سے کہہ رہا ہے کہ قرآن کریم میں جو چیز حلال لکھی ہے اسکو حلال جاننا اور جس چیز کو حرام لکھا ہے اسکو حرام سمجھنا اور حقیقت رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی اسی طرح چیزوں کو حرام کیا ہے جیسے اللہ نے حرام فرمایا ہیں خبردار ہو جاؤ تمہارے لئے گھر لو گھر سے ملال نہیں ہیں اس کی طرح پھار کھانیاں اور جانور (شیر و چیتا) کا وغیرہ بھی۔ اور معاذ کا لفظ دہرنا ہوا مسلمان مگر جبکہ اسکا مالک اس سے بے پردا ہو اگر کوئی شخص کسی قوم میں مسلمان ہو تو میرا ہونا کرنا ہے کہ اس مسلمان داری کریں لیکن اگر وہ میرا ہونے کے لئے تیار نہ ہوں تو اس مسلمان کو چاہیے کہ اسے زبردستی مہمانی لے

(ترجمہ احمد ابو دانہ)



۱۵۶ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَبُّهُ أَحَدُكُمْ مُتَكَيِّفًا عَلَى أَرْبَعٍ يَقُولُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ مَرْثِيَةً إِلَّا مَا فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ إِلَّا مَا فِي دَافِعِي دَافِعِي وَأَمَرْتُ وَدَعَلْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ مِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ كَالْقُرْآنِ اللَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بَيْتَ أَحَدٍ الْكَتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا تَسْرُبْ لِسَانِيهِمْ وَلَا أَكُلْ رِثْمًا رِثْمًا إِذَا آعَظُوكُمْ أَلَيْسَ عَلَى خَيْرِهِمْ رِوَاةُ أَبِي دَاوُدَ وَرِوَاةُ إِبْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْيَمِينِي قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ -

۱۵۷ وَعَنْ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَتَى عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَوَعظَ أَمْرًا مَعْنَاهُ ذَرَعَتْ مِنْهَا الْعِيدُونَ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْعُتُوبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ كَانَ هَذِهِ مَعْنَاهُ مَوْجِعَ قَا وَهَسَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِشَيْءٍ اللَّهُ وَالْأَسْمَاءُ وَالْطَّلَاحَةُ وَإِنْ كَانَ عَمْدًا أَحَبَّ شَيْءًا فَإِنَّهُ مَنْ يَعْنِي وَمَنْ يَعْنِي فَسَمِعَ أَحَبَّ لِي كَثِيرًا كَعَلَيْكُمْ بِشَيْءٍ وَسَمِعَ الْخَلْقَ الرَّاشِينَ الْأَمْهَدِينَ لَمْ تَكُنْ لَهَا وَعَصْرًا عَلَيْهَا يَا لَتَكُنْ حِينًا دَرِيقًا كَمُحَمَّدَاتٍ الْأُمُورُ فَإِنْ كُلُّ مُحَدَّثَةٍ كَمُحَدَّثَةٍ كُلُّ يَدٍ عَمْدٍ مَلَاحَةٌ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْيَمِينِي وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَنْكِرَا الصَّلَاةَ -

۱۵۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شَاوِزٍ مَسْعُوفٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَبَنَا عَنْ تَبِيِّنَا وَعَنْ خَطَابِهِ وَقَالَ هَذِهِ سَبِيلُ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِمَّا سَلَطَ أَنْ تَكُنْ خَوْفَ الْبَرِّ وَخَوْفَ الْوَدِّ أَنَّ هَذَا أَوْ مِثْلُ مَسْئَلَتِنَا قَاتِلُ حَوَّةِ الْآيَةِ - رِوَاةُ أَحْمَدُ وَالْيَمِينِي وَالْأَمْرِيُّ -

۱۵۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شَاوِزٍ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَمْ حَتَّى يَتَوَكَّنَ هَوَاهُ

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا تم میں سے کوئی شخص مسبری پر لیٹا ہوا یہ گمان کرے کہ میں حرام کا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز مگر جو اس قرآن میں موجود ہے خبردار جو بلا شک خدا کی قسم میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا بہت سی باتوں سے وہ حرمت میں (بمنزلہ قرآن مجید کے ہیں) یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ تم اپنی کتاب کے گھر میں ان کی امارت کے بغیر نہ جاؤ نہ ان کی عورتوں کو نہ عورتوں کو نہ گوروار نہ ان کے بچوں کو نہ عورتوں کو نہ تمہیں عورتوں کے ذمہ واجب ہو (اس) گورواریت کیا بوداؤ دے مگر اس کے راویوں میں تصحیح میں ہیں (مسیحی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے)

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر نصیحت افروز کلمات سے نوازا جس کو سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اللہ تعالیٰ خشیت سے بھر گئے اس دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ کسی نصیحت ہوئے کی طرف وصیت ہے پھر نہیں وصیت ہی فرمادیا سن کر سر کرنے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے میں اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگر یہ حکم کر لو الا عیسیٰ غلام ہی کیوں نہ ہو میری حیات ظاہری کے بعد تم میں سے زندہ رہنے والا بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے اس پر عمل کرو اور ان کے طریقہ کاروں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تم میں میں ابھار کر وہ نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت م

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک خطبہ لکھا کہ فرمایا یہ بمنزلہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے اس کے بعد واجب ہے اور بائیں جانب خطوط لکھے کہ فرمایا ان راستوں میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے اس کے بعد آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک یہ میرا راستہ ہے جو سید صلیہ اس کا اتباع کرو (احمد نسائی دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو



تبعاً لما ثبت في رواه في شرح التفتة وقال السعدي  
في أربعين من هذا الحديث صحيحاً رواه في كتاب  
الحجة بإسناد صحيح -

١٤٠ - وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْمُعَرِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ سُنَّةَ رَسُوْلِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجْرِهِمْ شَيْئًا وَ مِنَ الْإِسْمَاعِيَّةِ صَلَاحُ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ الثَّوْمِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَمْرِو وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ -

١٤١- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ لَيَأْتِي بِأَلْوَحْشٍ كَمَا  
كَانَتْ الْحِمَةُ إِلَى جُحْرَهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْجَوَارِ  
مَعْقُولَ الْأَوْتَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ عَرَبِيًّا وَ  
سَيَفُودُ كَمَا بَدَأَ نَطَوِيٍّ لِلْفَرَسِ وَهُمْ الَّذِينَ يُصَلُّونَ مَا  
أَمَرَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِ نَبِيِّنِي (رواه الشيخان)

١٤٢ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 ٣١  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَيُّدِينَ عَلَى أُمِّي كَمَا أَنِّي  
 عَلَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ حَذَاوَالْعُجْلِ بِالْعُجْلِ حَتَّى إِنْ كُنَّ  
 مِنْهُمْ مَنْ أَنَّى أُمَّةٌ عَدَانِيَّةٌ لَكَانَ فِي أُمِّي مَنْ يَقْتُلُهُ  
 ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَآئِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَ  
 سَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفَرَّقُوا أُمِّي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ  
 مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي الشَّارِكَ الْأَوَّلَةَ وَآجِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِمْ وَأَمَّا عَنِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
 فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَابْنُ دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَ  
 سُبْعُونَ فِي الشَّارِكَ وَآجِدَةً فِي الْخَيْرِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ  
 وَاتَّسَعَتْ فِي أُمِّي أَتُوا مَتَجَارِي يَوْمَهُ يَتَلَكَّ  
 الْأَهْوَاكَ كَمَا يَتَجَارَى الْكُتُبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَتَلَكَّ وَهِيَ

10/25/2015

لکھا جب تک کہ اسکی خواہشات ان چیزوں کے تابع نہ ہوں جو میں نے کر  
 آیا ہوں (شرح السنہ اور نوری نے اپنی اربعین میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح  
 ہے جسکا تذکرہ ہم نے کتاب الحجۃ میں صحیح سند کے ساتھ کیا ہے

حضرت بلالؓ ہی عمارت مرفی و منی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر میرے بعد عمل چھوڑ دیا گیا ہرگز اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس سنت پر عمل کرنے والوں کو ملے گا اور اس عمل کو زندہ کرنے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی اور جسے گمراہی کی ایسی نئی بات نکالی ہو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اصلاح کا سبب بنے تو اسکے نامہ اعمال میں اتنے ہی گناہ کچھے جائیں گے جتنے کہ اس پر عمل کرنے والوں کے

تاکمال میں اور ان گناہگاروں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ درتقدی اور ابن ماجہ نے  
کثیرین عمر سے اسہوش اپنے والدین اور انہوں نے اپنے والدین اس حدیث کو روایت کیا  
حضرت حمزہ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا دین جواز کی جانب اسی طرح مٹنے کا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کیلین  
مٹتا ہے اور دین جواز میں اس طرح جبکہ حاصل کرے گا جس طرح پہاڑی بگڑی  
پہاڑ کی چوٹی پر ٹھکانا بناتا ہے۔ بیشک دین غریبوں سے پھیلا اور اس طرح  
ہو جائے گا جس طرح ابتدا میں پھیلا تھا اور خوشخبری غریبوں کے لئے ہے اور یہ  
وہ لوگ جس جویری حیات ظاہری کے بعد میری سنت میں فساد پیدا ہونے کے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے کہ زمانہ اسحاق پر آئے تھے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے جس طرح کہ کوئی بنی اسرائیل میں اپنی ماں کے پاس ملائیہ طور پر آیا تو ایسا ہی میری امت میں ہوگا جیسا کہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹی تھی اور میری امت تشریف فرما میں تقسیم ہوگی جو باسوا ایک کے سب جہنم ہوں گے سرکاریت دریافت کیا گیا وہ فرقہ کونسا ہے مگر گارنے فرمایا جس پر میں اللہ میرے مخالف ہیں

در ترمذی لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دوزخ میں جوں گئے اور کیا جنت میں اور وہی راہ یافتہ جماعت ہے۔ البتہ میری امت میں بہت سی قومیں ایسی پیدا ہوں گی جن میں نفسانی خواہشات سرائت کر جائیں گی جس طرح کہتے ہیں مالک کی محبت سرائت کر لیتے اور اس سے کوئی رنگ اور جوشہ قافی نہیں



عَزَّوَجَلَّ وَلَا مَقْبُولَ إِلَّا ذَٰلِكَ۔

۱۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَقَالَ أُمَّةً مُحَمَّدًا عَلَى مَلَائِكَةٍ وَبِأَنَّ اللَّهَ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَدَّ شَدَّ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا الشَّرَافَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شَدَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ذَابْنٍ عَاصِمٍ فِي كِتَابِ الشُّذَّ۔

۱۴۵ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَنْ تُصِيبَ وَتُصِيبَ لَيْسَ فِي قُلُوبِكُمْ عِشَى إِلَّا حَيْدٌ فَاتَّعَلَّ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي وَذَٰلِكَ مِنْ سُوءِي وَمَنْ أَحَبَّ سُوءِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَا أُحْزِنُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ لَمْ يَنْوِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۴۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ آتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيثَ مِنَ الْيَهُودِ وَنُحِبُّهَا أَفَتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمَّا يَكُونُ اللَّهُ كَمَا أَفْهَمَكَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا أَيْضًا نَوْبَةً وَذَوَكَانَ مُؤْمِنٌ حَتَّى قَامَ وَبَعَثَ إِلَّا ابْنُ عَبَّاسٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُسْنَدِ۔

۱۴۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَلَبًا دَعَا فِي سُوءٍ ذَٰلِكَ۔

بجائے مگر اس میں وہ سرایت کئے ہوئے ہو قیامت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا امت محمدی اللہ علیہ وسلم کو گراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور دست قدرت جماعت پر ہرگز نہیں اور جو جماعت سے جدا ہو گیا وہ تنہا ہی آگ میں بڑا لالچے گا۔

(ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو۔ اور بیشک جس نے سواد اعظم کو چھوڑا وہ تنہا ہی دوزخ میں ڈالا جائیگا (ابن ماجہ بروایت حضرت انس کتاب السنہ بروایت ابن عامر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بیشک اگر تم یہ قدرت رکھتے اور یہ چاہتے ہو کہ تمہارے بیچ و خاں ٹھیک ہوں تو تمہارے دل میں کسی کی طرف کینہ نہ ہونا چاہیے پھر آپ نے فرمایا میرے بیٹے میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے میرے ساتھ دوستی کی وہ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لئے میری سنت کو چھوڑنا اس کے لئے سو شہیدوں کا برابر اجر ہے (بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت ابن عباس کے حوالہ سے نقل کیا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت جب حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور بعض اوقات وہ ہمیں تعجب میں ڈالتی ہیں کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ انہیں سے بعض کو لکھ لیا کریں سرکار نے فرمایا کہ تم بھی اسی طرح حیرت زدہ ہونا چاہتے ہو جس طرح کہ یہود حیرت زدہ ہیں حالانکہ میں تمہارے پاس صاف سادہ اور آسان شریعت لیکر آیا ہوں اگر کوئی اللہ علیہ السلام سے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے طلال روزی کھائے اور سنت پر عمل کیا اور لوگوں کی زیارتوں سے محفوظ



أَمِنَ النَّاسَ بَرَأْفَتَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَكَانَ رَجُلٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ  
لَهُ هَذَا الْبَيْتُ لَكَثِيرٍ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ  
أَعْبَدِي -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا أَوْ  
يَبْ هَكَذَا ثُمَّ بَاتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَشْرٍ مَا أَوْزَرَ  
يَوْمَ نَجَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۵۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَلَّى قَوْمٌ لَعْنَهُ هَدَىٰ كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَدُّوا  
الْحَدَّ لَمْ يَكُنْ قِيَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ  
الرَّيَّةُ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا حَدًّا لَا بَلَّ لَهُمْ قَوْمٌ خُفِصُونَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ لَا تَشْفِقُوا عَلَى الْفُلُكُمَ فَيُشْفِدَا اللَّهُ عَلَيْكُمْ  
فَإِنْ قَوْمًا شَفِدُوا عَلَى الْفُلُكُمَ فَشَفِدَا اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
فَلَيْتَ لَكُمْ بَقَا يَا هُمُ فِي الصَّوَامِرِ وَالْبِيَارِ رَهَابِيَّةٍ رَن  
أَيْدَنَ عَوَّهَا مَا كَتَبَهَا عَلَيْهِمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجٍ حَلَالٍ  
وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ فَأَجَلُوا الْحَلَالَ  
وَحَرَمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَامْتَنَوا بِالْمُتَشَابِهِ  
وَاعْتَمَدُوا بِأَلَمْثَالِ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ  
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَنَفَقَةُ قَاعِمْ لَوْ بِالْمَعْلُولِ وَاجْتَبَا  
الْحَدَامَ وَاتَّبَعُوا الْمُحْكَمَ -

۱۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَكُنْ أَمْرًا بِرِشْدَةٍ فَاتَّبَعَتْهُ

رہے تو وہ داخل جنت ہوگا ایک شخص نے اس موقع پر عرض کیا یا رسول  
اللہ! آجکل ایسے لوگ بہت ہیں تو سرکار نے فرمایا میری حیات ظاہری  
کے بعد بھی ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے دوڑیں جو جس نے ان میں باتوں میں  
سے جن کا حکم کیا گیا ہے ایک کو بھی چھوڑا تو وہ ہلاک ہو گیا لیکن وہ وقت  
بھی آئے گا جس نے حکم دی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کر لیا تو  
نجات کا حقدار ہو گا۔ (ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ہدایت حاصل کرنے کے بعد گمراہ  
نہیں کی گئی مگر وہ جھگڑے اور فساد پر آمادہ ہوتے اس کے بعد سرکار  
نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی یہ بحث جو انہوں نے تم سے کی ہے صرف  
جھگڑا کرنے کیلئے تھی کیونکہ یہ قوم ہی جھگڑا لو ہے۔ (احمد ترمذی ابوامامہ)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر سختی نہ کرو وہ اللہ تعالیٰ تم پر سخت  
گا کیونکہ جن قوموں نے خود پر سختی کی وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہونے  
اور یہ قوم نصاریٰ کے عبادت خانوں اور عیسائیوں کی بقیہ ہے اور جو  
رجحانیت انہوں نے خود پر مسلط کی تھی اس کو ہم نے ان پر لازم نہیں  
کیا تھا (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پانچ چیزوں پر مشتمل ہو کر اترا ہے۔  
اس میں حلال، حرام، حکم، منشاہ کے احکام اور مثالیں بیان کی گئی ہیں  
پس حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام سمجھو۔ حکم پر عمل کرو اور منشاہ  
پر یقین کرو۔ اور مثالوں سے عبرت پکڑو۔ مذکورہ الفاظ صحابہ کے ہیں  
اور یہی نے شعب الایمان میں اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا حلال پر  
عمل کرو حرام سے بچو اور حکم کی اتباع کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریعت میں امور کا تین قسم ہے جن میں ایک



کام کی ہدایت بیان کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرو اور جس کام کی برائی ظاہر ہے اس کو ترک کرو اور جس کام میں اشتباہ پیدا ہو اس کو اللہ پر چھوڑ دو۔ (احمد)

وَأَمْرٌ بِبَيْنٍ عَلَيْكَ فَأَجْتَنِبْهُ وَأَمْرٌ أُخْتَلِفَ فِيهِ فَيُحْلِلْهُ لِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -  
(رواہ احمد)

## تیسری فصل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسانوں کے لئے اس بکری کے پھیرنے کی طرح ہے جو گلے سے پھڑ جانے والے۔ گلے سے دور ہونے والی ہو کیونکہ پھیرنے والے کے کنارہ والی بکری کو (آسانی سے) پکڑ لیتا ہے لہذا تم گھاٹیوں سے بچو جماعت اور گھٹا کے ساتھ بچو (احمد)

۱۴۴ م  
قُلْنَا مَعَاذَ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذُو ثُبٍّ الْإِنْسَانُ كَذِي ثُبٍّ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذِلَةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالسَّاجِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ -  
(رواہ احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت (اسلام) سے ایک بالشت بھی ہٹا اس نے اسلام کا پیر اپنی گردن سے اتار دیا۔ (احمد۔ ابو داؤد)

۱۴۵ م  
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَادِيَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْعَةً الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ -  
(رواہ احمد و ابو داؤد)

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عامل رہو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہیں (موطا)

۱۴۶ م  
وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أُمُورَ لَنْ تَوَلَّيَا مَا تَسْتَكْمِرُوهَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ -  
(رواہ فی الموطا)

حضرت خضیف ابن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری کسی قوم نے کوئی نئی بات (دین میں) مگر اسی کے مطابق اس قوم سے سنت اٹھائی جاتی ہے لہذا سنت پر عمل کرنا نئی بات کو شروع کرنے سے بہتر ہے (احمد)

۱۴۷ م  
وَعَنْ خُضَيْفِ بْنِ حَارِثٍ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ قَوْمٌ يُكَلِّمُهُ إِلَّا دَفَعَهُ مِثْلَهَا مِنْ الشَّيْءِ تَمَسَّكَ لِسْتِ خَيْرٌ مِنْ لَحْظَةٍ يَدْعُو -  
(رواہ احمد)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے شروع کی کسی قوم نے اپنے دین میں کوئی نئی بات مگر اس کے مطابق اس قوم سے اللہ تعالیٰ سنت کو اٹھا لیتا ہے اور اس (سنت کو) قیامت تک دین میں نہیں کرتا (طبرانی)

۱۴۸ م  
وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بَدْعًا فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَهُ اللَّهُ مِنْ سَيَرِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُؤَيِّدُهَا إِلَّا بِكَيْدٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -  
(رواہ الداریم)

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دین میں نئی بات نکالنے والے

۱۴۹ م  
وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرَ صَاحِبَ بَدْعٍ فَقَدْ



أَعَانَ عَلَى هَذِهِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا.

۱۸۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللَّهِ ثُمَّ أَتْبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللَّهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَّاهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَرَّ الْحَسَابِ فَرَفِي بِرَوَاتِهِ قَالَ مَنْ أَفْتَتَاهُ بِكِتَابِ اللَّهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْغَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَمِنْ أَتْبَعَ هَذَا آيَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْغَى.

(رداءہ زریں)

۱۸۱ ۵۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا صِرَاحًا مُسْتَقِيمًا وَعَنِ جَبْرِ الْعِصْرَاطِ سُورَتَيْنِ فِيهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُورٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الْعِصْرَاطِ دَائِمٌ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الْعِصْرَاطِ وَلَا تَخْرُجُوا وَهُوَ ذَلِكَ دَائِمٌ رَسَدٌ عَزَا كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَجُودَكَ لَا تَفْتَحُهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحُهُ تَنْبُجُهُ مَشَقَّةٌ فَسَدَهُ فَتَحَبَّرَ أَنَّ الْعِصْرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّ الْأَبْوَابَ الْمُفْتَحَةُ مَحَارِمُ اللَّهِ وَأَنَّ السُّورَ الْمُرْخَاةَ حُدُودُ اللَّهِ وَأَنَّ الدَّائِمَ عَلَى رَأْسِ الْعِصْرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ وَأَنَّ الدَّائِمَ مِنْ قُرْبِهِ هُوَ دَاعِظُ اللَّهِ فِي كُلِّ كَلْبٍ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ كُزَيْبٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا الدَّيْلَمِيُّ فِي غَيْرِهَا أَنَّهُ ذَكَرَ أَحْصَرِيَّةً.

۱۸۲ ۵۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَقِيمًا فَلَيْسَتْ بِمَنْ قَدَمَاتِ فَإِنَّ الْبَحِيَّ لَا تُؤْمِنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أَوْ تَكِلُفُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبْرَها قُلُوبًا وَأَعَمَّهَا عِلْمًا وَأَقْلَبَهَا تَكْلُفًا لِيَتَأَرَّهَ اللَّهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهِمْ وَلَا قَامَرَهُ دِينُهُمْ فَأَعَزُّوهُمْ فَصَلُّوهُمْ وَاتَّبِعُوهُمْ عَلَى أَسْرِهِمْ وَكَسَبُوا بِمَا اسْتَطَعُوا

کی عزت کا بے شک اس کے اسلام (کی عمارت) کو گرانے میں مدد کی دہیقلنے اس روایت کو شعب الایمان کے عوالیہ سے مرسل نقل کیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس میں جو احکام ہیں ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچائے گا اور قیامت کے دن حساب کی سختی سے محفوظ فرمائے گا ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جسے کتاب الایمان کی پیروی کی وہ نہ تو دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں شقاوت میں مبتلا ہوگا اسکے بعد یہ آیت تلاوت کی جس نے میری ہدایت پر عمل کیا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ مبتلا شقاوت ہوگا (زریں)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک سیدھی راہ ہے اور اس راہ کے دونوں جانب ایسی بدایع ہیں جن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے ہیں اس راہ کے شروع میں ایک منادی ندا کرتا ہے عید سے راستے چلتے رہو اگر اسے ٹیڑھے نہ چلو اس سے آگے ایک اور پکارنے والا آج جب کوئی ان دروازوں کو کھولنے کی کوشش کرے تب تو اس وقت ندا کرتا ہے تجھ پر خرابی ہو سکتی ہے کھول کیونکہ اسکے بعد تو اس میں داغی کی کوشش کرے گا۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد آپ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزیں ہیں اور کھلتے پردوں سے مراد حدود الہی ہیں اور پہلا منادی قرآن کی ہے جبکہ دوسرے منادی سے مراد

مومن کے قلب کو نصیحت سے ہلکانا ہونے میں معاون ہونے والا اللہ کا فرشتہ ہے (روایت زریں) احمد بیہقی نے شعب الایمان میں نو اس پر بیان کیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص کسی کے طریقہ پر عمل کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ ان لوگوں کے طریقے کو اپناتے جو اس دنیا سے گزر چکے ہیں کیونکہ زندوں پر فتنوں کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت کے افضل ترین فرد۔ نرم دل۔ گہرے علم والے اور کم سے کم تکلف کرنے والے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مصاحبت کیلئے مقرر فرمایا تھا اور دین کو مضبوط بنانے پر تامل



کرنے کے لیے جناب ہذا انکی فضیلت کو پہچاننے کے نقش قدم پر چلو  
اور مکمل حد تک ان کی سیرت اور ان کے اخلاق سے استفادہ کرو کیونکہ وہ  
سیرتِ راستہ پر تھے (زیریں)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ  
لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ توراۃ کا نسخہ ہے سرکارِ فرما  
یہ حضرت عمر نے چہرہ مبارک کو پرچھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا ہے  
اس وقت جناب ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا تم گمراہیوں میں  
گم کر دیں تم سرکار کے چہرہ مبارک پر کیا دیکھ رہے ہو! حضرت عمر نے پھر  
ایک نذر چہرہ نبوی پر ڈال کر کہا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کے غضب سے پناہ مانگا ہوں۔ ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین (کامل)  
ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہیں۔ اس وقت  
سرکار نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی  
جان ہے اگر اس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں اور تم مجھے  
چھو کر ان کا ابتداء کرو تو تم راہِ راست سے ہٹک جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام  
حیاتِ ظاہری کے ساتھ موجود ہوتے اور میری نبوت کا نذر پاتے تو وہ بھی میری  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میرا کہا ہوا کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا البتہ کلام  
اللہ میرے کہے ہوئے کو منسوخ کر دیتا ہے اس طرح بعض کلام الہی بعض کو منسوخ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا حدیثیں ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں جس  
طرح کلام الہی قرآن کی بعض آیات بعض کو منسوخ کرتی ہیں۔

حضرت ابو ثعلبہ جثنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض فرائض مقرر کر دیے ہیں  
لہذا انہیں ضائع نہ کرو اور جتنی چیزیں حرام فرمائی ہیں انکے قریب نہ  
جاءو اور سب سے حدودِ شعیان فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور سب  
سے باتیں ایسی ہیں جن پر تمہاری بھول کے بغیر سکوت فرمایا ہے لہذا ان پر  
بحث نہ کرو۔ (مذکورہ بالا تینوں احادیث دارِ کھٹنی سے مروی ہیں)

مِنْ أَفْخَافِهِمْ دَسِخْرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى  
الْمُسْتَقِيمِ۔

(رداءہ زیریں)

۱۸۳۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَحِزُ مِنَ التَّوْرَةِ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَةِ فَسَكَّتْ فَجَعَلَ  
يَقْرَأُ وَجَهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَعُّهُ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَبَيَّنَتْ لَكَ الْخَوَافِلُ مَا سَأَلَنِي بِوَجْهِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظُرُ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ غَضَبِ  
اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رِجَالٌ دِيَارِ الْإِسْلَامِ  
وَدِينَا دِينُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ تَوَيْدًا لَكُمْ مَوْصِي  
فَاتَّبِعُوا مَوْصِيَّكُمْ وَتَوَيْدًا لَكُمْ مَوْصِيَّكُمْ عَنْ سَوَابِ السَّيِّئِ  
وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا وَآذَرَ لَمْ يُجِزْ لَكُمْ مَوْصِيَّكُمْ۔

(رداءہ الدارین)

۱۸۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ كَلَامِي  
كَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

۱۸۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَحَادِيثُ بَعْضُهَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسَخِ  
الْقُرْآنِ۔

۱۸۶۔ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا  
تُصَيِّرُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْهَكُوهَا وَحَدَّ حَدَدًا  
فَلَا تَعْتَدُوا وَهَذَا سَكَّتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسَابٍ فَلَا  
تَبْخُلُوا عَنْهَا رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ الدَّارُ الْخَطْنِيَّةُ۔



# علم کے فضائل

## پہلی فصل

# کِتَابُ الْعِلْمِ

۱۸۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي ذِكْرًا يَدَّيْنِي وَحَقِّقُوا عَنِّي بَرِيحَتَ إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَّبَ عَنِّي مُتَعِدًّا أَفْلَيْتُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۸۔ وَعَنْ سُرَّةِ ابْنِ جُنْدَابٍ وَالْمَوْجِزَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَكَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۹۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهِهُ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا أَنَا قَائِمٌ قَالَهُ يُعْطَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادُونَ كَمَا دُونِ الدَّهَبِ وَالنُّفُوسِ خِيَارُهُمْ فِي النَّجَاهِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُتِحُوا - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۱۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَخَطَّهُ قَلْبُ هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَعْصِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ أَلَا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَنْصُرُهُ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری باتیں دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اسی طرح بنی اسرائیل کی احادیث نقل کرو اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر کسی نے میری جانب سے جھوٹی بات نقل کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (بخاری)

حضرت سرور بن جندب اور سفیان بن شعبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے میری جانب سے کوئی حدیث نقل کی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ ز نفل کرنے والا (جھوٹوں میں سے ایک فرد ہے) (متفق علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور بے شک میں قسم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ معدن (کان) کا گھر ہے جس میں طرح طرح کے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور جو درجہ اہلیت میں بستر افراختہ ہو وہ اسلام میں بھی بہترین جگہ ان میں دین کی سمجھ اور حجت (نقد) ہو۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد دو افراد کے سوا کسی سے بھی مناسب نہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے دولت سے نوازا اور اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت (سمجھ بوجھ) عطا فرمائی اور وہ اس سے بیٹھ کر دین اور تعلیم دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے مستفیض ہوتے ہوں یا نیک اولاد جو ان کے دین کے لیے دعائیں کرتی ہو۔ (مسلم)



۱۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُذْبَةً مِنْ كُذِبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ  
عَنْهُ كُذْبَةً مِنْ كُذِبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسْتَرْ عَلَى مُحِبِّهِ كَتَبَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ  
اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَتِ  
الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَحَدٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ  
عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ يَخْرُجُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ  
فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ  
بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغُشِيََ لَهُمُ الرَّحْمَةُ  
وَحُفَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذُكِّرَهُمُ اللَّهُ فِيْهِمْ رَحْمَةً وَمَنْ  
بَطَلَ بِهٖ عَمَلُهُ لَمْ يَسِرْ عَرَبٍ كَسْبُهُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنْ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ  
اسْتَشْهِدَ قَائِي بِهٖ فَعَرَفَهُ بِعَمَلِهِ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمَلَتْ  
فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهِدْتُمْ قَالَ كَذَبْتَ  
وَلَيْكَ نِكَاحُ ثَلَاثَ زَوَاجٍ يُقَالُ جَرِيحِي فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ  
بِهِمْ فَسُجِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِمْ حَتَّى اتَّفَقُوا فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ  
الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِي بِهٖ فَعَرَفَهُ بِعَمَلِهِ فَعَرَفَهَا  
قَالَ فَمَا عَمَلْتِ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُ وَ  
قَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَيْكَ نِكَاحُ ثَلَاثَ زَوَاجٍ يُقَالُ  
يَعَالُ بِكَ مَا لَمْ يَخْرُجْ عَنْكَ يُقَالُ مَكَارِدُ فَقِيلَ ثُمَّ أَمَرَ  
فَسُجِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِمْ حَتَّى اتَّفَقُوا فِي النَّارِ وَرَجُلٌ دَامَتْ  
مِنْ أَصْنَائِهِ الْمَالُ قَائِي بِهٖ فَعَرَفَهُ بِعَمَلِهِ فَعَرَفَهَا  
قَالَ فَمَا عَمَلْتِ فِيهَا قَالَ مَا سَدَرْتُ مِنْ سَيْسِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُمْتَنَعَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ  
فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَيْكَ نِكَاحُ ثَلَاثَ زَوَاجٍ يُقَالُ هُوَ  
جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهٖمْ فَسُجِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِمْ  
ثُمَّ اتَّفَقُوا فِي النَّارِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی سختیوں کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ  
روز قیامت اس کی سختیوں کو دور فرمائے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی  
کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں آسانیاں میسر فرمائے گا۔ اور جسے کسی بند  
کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور  
جب تک بند اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو  
شخص حصول علم کے لیے کسی راستہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ  
آسان کر دے گا اور کوئی قوم ایسی نہیں جو اللہ کے گھر میں سے کسی گھر میں چلی ہو کہ  
اس کے کلام کی تلاوت کرے اس کو دوسروں کو سکھائے مگر اللہ تعالیٰ ان پر سکون  
و طمانیت نازل کرے اور رحمت الہی انہیں ٹھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھر  
لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس فرشتوں میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے اور جو عمل میں کمی  
کرتا ہے کہ حال نسبتی اس نقصان کو پورا نہیں کرتی (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے جس کا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا وہ  
شمیر راہ حق ہے اس کو سامنے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد کرے گا جو  
وہ پہچان لے گا بعد رب تعالیٰ اس دشمن سے دریافت کرے گا کہ تو نے اس  
مسئلہ میں کیا عمل کیا تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہادت  
ماصل کر رب تعالیٰ فرمایا تو نے غلط کیا تو نے جنگ اس لیے کی تھی کہ تو سارے لوگوں  
اور تجھے ہی کہا گیا کہ اسے بارے میں فیصلہ ہو گا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم  
میں ڈال دیا جائے گا۔ ایک اور شخص جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھا یا قرآن پڑھا  
پڑھا اس کو بھی لایا جائیگا اس کو بھی نعمت الہی بتائی جائیگی جیسا کہ وہ اعتراف کرے گا  
رب تعالیٰ اس سے فرمایا تو نے کیا عمل کیا وہ کہے گا کہ میں نے علم سکھا اور دوسروں کو  
سکھا یا اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھا رب تعالیٰ فرمایا تو نے غلط کیا تو نے علم سکھا  
سکھا تو کہ تجھے عالم اور تقاری کہا جائے اور لوگوں نے تجھے اپنی کہا پھر اس کے بعد اس کے  
بارے میں حکم ہو گا اور اس کو جہنم کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا اس کے علاوہ  
ایک وہ شخص ہے کہ اللہ نے اس کو دولت سے نوازا انواع و اقسام کے مال میں سے سب کو لایا  
گا اس کے سامنے بھی نعمتوں کا تذکرہ ہو گا اور وہ ان کا اعتراف کرے گا اس رب کریم فرما  
تو نے اس مال سے کیا کیا ہے وہ عرض کرے گا مولا میں نے کوئی راہ نہ چھوڑی اور جہاں  
جہاں میری رضا کے حصول کیلئے مال خرچ کر سکتا تھا کیا رب تعالیٰ فرمائے گا تو غلام



۱۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْزَاعًا يَنْزِعُهُ مِنَ الْوَحْيِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ وَحَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُفَاً فَاسْتَلُوا فَاسْتَلُوا بِخَيْرٍ عَلَيْهِ فَفَضَّلُوا وَاصْلُوا

(متفق علیہ)

۱۹۶ وَعَنْ شُعْبَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَنْبَغِي النَّاسَ فِي كُلِّ عَشِيرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنُ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ وَكَرَّمَتَا فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْتَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَيْ أَنْزِلُ أَنْ أَمْلِكُ فَلَا يَأْتِيَنِي الْخَوْفُ بِاللَّيْلِ عِظَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَذُ لَنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا

(متفق علیہ)

۱۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَقَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى يَلْقَاهُمْ عَنْ قَلْبِهِ أَوْ عَلَى قَوْمٍ فَسَمِعَهُ عَلَيْهِمْ سَمِعَهُ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا

(رواہ البخاری)

۱۹۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ نَصَرَنِي قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أَبْرَأُ عَنِّي فَاجْلِبْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا أَدُلُّكَ عَلَى مَنْ يَحْمِلُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أُجْرِي فَإِذَا عَلِمَ

(رواہ مسلم)

۱۹۹ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ الْبَيْتِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عَرَاةٌ مُجْتَمِعِينَ فِي الْبَيْتِ أَوْ الْعَبَاءِ مَقْبُولِي الشُّبُوبِ فَأَمَّهُمْ مِنْ مَضَرٍّ بَلَّ مُلْهُمْ مِنْ مَضَرٍّ مَعْدٍ وَجِهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَأَى رِيحَهُمْ مِنَ الْمَخَافَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو حب واپس لینا چاہتے گا تو ان سے جیسے گا نہیں بلکہ علم کو اس طرح واپس لیتے گا کہ اہل علم کو اپنے یہاں بلا کے گا اور حب دنیا میں عالم باقی نہ رہیں گے تو لوگ اپنا سر دار جھلا کر کوہٹا لیں گے اور حب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت شعیب بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر جمعرات کو مجلس وعظ منعقد کر کے دین کی باتیں بتاتے تھے ایک مرتبہ ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبداللہ! اگر میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ سنائیں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں روزانہ نصیحتیں کر کے تنگ کر دوں اور یہ عجیب پسند نہیں آتا میں نامحادثہ افراد میں عملی خیر گیری رکھتا ہوں جس طرح ہمارے آگاہ جاننے کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر گیری فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

(بخاری)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری سوار کی تنگ لگی اب چلنے کے قابل نہیں مجھے سوار کی دوا مانگتا ہوں کہ میرے سوار کو کوئی سوار نہیں رہا میں یہ سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں سوار کو ایسا شخص بنا سکتا ہوں جو سوار کی جیگر سکنا ہے اس موقع پر میرے کان پر فرمایا جو بھلائی کی جانب رہنا لی کہ تیرے اسکو بھی نیک کام کرے گا (مسلم)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ کے پاس کچھ لوگ شغل بدل کھل یا قبائیں لپیٹے تھواری لکھتے حاضر ہوئے ان میں اکثریت قبیلہ مضر کی تھی یا سب کے سب قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے تھے (شک لاوی) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے



فَأَمَرَ بِلَالًا فَكَادَنَ وَأَقَامَ قَصَصِي ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى آخِرِ الْأَيَّامِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا قَالُوا لَيْتَ الْآخِرَ فِي الْخَيْرِ اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مِمَّا قَدْ ضَلَّتْ رِغْبَى تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دَرَاهِمٍ مِنْ تَوْبَةٍ مِنْ صَائِعٍ مِنْهُ مِنْ صَائِعٍ تَكُونُ حَتَّى قَالَ وَتَوْبَتِي كَتَمْتُهَا قَالَتْ نَجَاءٌ رَجُلٌ مِنْ أَنْصَارِ بَصَرَةَ كَادَتْ لَقَّةٌ تَعْبُدُ عَنْهَا بَنَ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ حُومَتَيْنِ مِنْ طَعَامٍ دَقِيقٍ حَتَّى رَأَيْتُ رَجُلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْكُلُ كَأَنَّهُ مِنْ هَبَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ هَذِهِ شَيْءٍ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَانِهِ شَيْءٌ ۝

(رداء مسلم)

۲۰۰  
۱۳ وَكَانَ إِخْنٌ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفْعَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى الْإِخْنِ أَدَمُ الْأَذَلِّ يُفْعَلُ مِنْ دُونِهَا لَا تَذَلُّ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَّ الْوُحْدَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ أَمَّتِي فِي بَابِ تَوَابٍ هَذِهِ الْأَمَّتِي إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

## دوسری فصل

۲۰۱  
۱۳ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرَادِ فِي مَسْجِدٍ وَمَشَى فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرَادِ أَرَأَيْتَ جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ حَدَّثْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنْ جِئْتُ

فانزدہ چہروں کو دیکھو تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اسوقت آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کہیں جناب بلال نے تعین ارشاد میں اذان کہی اور اقامت کے بعد سرکار نے نماز پڑھائی نماز تارغ ہونے کے بعد سرکار نے خطبہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اے لوگو اپنے رب کے درویشیک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ تک تلاوت فرمائی اسکے بعد سورہ مشرک آیت (ترجمہ) اے اللہ تبارک و تعالیٰ اور دیکھو کہ تمہارے نفس نے قیامت کے دن کیلئے کیا بھیجے ہے (یعنی کونسا نیک کام کیلئے) یا بیٹے کہ صدقہ کرے اپنے درامد دینا دیں سے یا کپڑوں کیسوں اور کھجوروں میں سے کچھ چاہے وہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو رازی کہتے ہیں اس وقت انصاری سے ایک صاحب ایک بھاری جہان لیکر آئے جو ان سے اٹھنا نہیں جاری تھی اور ہاتھ کیکیا رہے تھے وہ جہان حضرت کی تندرکی اسکے بعد علیا کے دھیر لگ گئے اور میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے میں نے دیکھا کہ سرکار کا چہرہ مبارک خوشی و مسرت سے چمک رہا تھا اسوقت سرکار نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی بہتر طریقہ رائج کیا تو اس کے لئے جس اور اس پر بعد میں عمل کرنے والے کے لئے میں اجر ہے اسی طرح اگر کسی نے اسلام میں کوئی بُری رسم رائج کی تو اس کا گناہ اس کو بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں کو بھی اور ان میں سے کسی کے گناہ میں کمی نہ کی جائے گی۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے اسکا جہنم جزیر آدم کے آبیٹے کو بھی ملتا ہے جس نے جسے پہلے قتل کی رسم جاری کی۔ (المستفیع علیہ السلام) مشکوٰۃ فرماتے ہیں ہم جناب عائشہ کی وہ حدیث جو لایزال من امتی سے شروع ہوتی ہے اسکو انشاء اللہ باب "ثواب ہذہ الامۃ" میں ذکر کریں گے۔

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابو الدرداء کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اسوقت ایک شخص آیا اور اس نے جناب ابو الدرداء سے کہا کہ میں مدینہ سے صرف اس حدیث کو سننے کے لیے آیا ہوں جسکے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف آپ ہی روایت کرتے ہیں اور یہی شخص مجھے یہاں لایا ہے یہ نظر جناب ابو الدرداء



نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے طلب علم کے لئے کسی راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راہ پر گامزن کر دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رہنمائی کے حصول کیلئے اپنے بازو نکھادیتے ہیں۔ بیشک آسمان و زمین کی تمام چیزیں وحی کر پانی کی چھلیاں بھی عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح جو دعویٰ دلت کے چاند کو ستاروں پر۔ بلا شک تمام انبیاء و مکہ وارث ہیں درحقیقت انبیاء نے سونا چاندی ترکہ میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کا ذکر علم ہے جس نے اس علم سے حصہ حاصل کیا اس نے پورا فائدہ اٹھایا اور احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ حاکم ابویوسف ترمذی نے ہادی کا نام قیس بن کثیر لیا ہے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بارگاہ میں دو شخصوں کے بارے میں تذکرہ ہوا ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے اس موقع پر سرکار نے فرمایا عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح بھے تم میں سے ایک دلی غریب اسی کے بعد رکھ دے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے زمین و آسمان کے بسے والے یہاں تک کہ قبول ہیں رہنے والے چھو تھیاں دریا میں رہنے والی چھلیاں بھی اس شخص کے لئے دعا فرماتے ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے ترمذی اور دارقطنی اس ضمن میں کو حباب مکرز سے مسئلہ روایت کیا ہے ہمیں مذکورہ حدیث سے تصور اس فرقہ ہے ہمیں عالم و عابد کا تذکرہ نہیں مگر سرکار کا یہ قول نقل کیلئے کہ عالم کو عابد پر ایسی فوقیت حاصل ہے جس طرح میری فضیلت ایک عام شخص پر اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تھی تحقیق راہان درستہ ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ تمہارے پاس اطراف زمین سے آئیں گے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے حق میں میری بھلائی والی نصیحت قبول کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کے کلمات حکیم کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔ لہذا جہاں بھی تم اس کو پاؤ تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے راہن ماجہ و

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَوَقَّعُ أَجْبَعَتَهَا رِضًا طَالِبِ الْعِلْمِ وَرَأَتْ الْعَالِمَ لَيْسَ خَيْرٌ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْغَائِبِ فِي حُجُوبِ السَّمَاءِ وَرَأَتْ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْغَائِبِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْأَنْكَارِ كَأَكْبَرِ الْعُلَمَاءِ وَرَأَتْ الْأَنْبِيَاءَ وَرَأَتْ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يَمُوتُوا رَدِيًّا وَلَا ذَلًّا وَرَهْمَا قَرَانًا وَرَأَتْ الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْطٍ وَاقِدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَسَمَاعَةُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسُ بْنُ كَثِيرٍ

۲۰۲ وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ النَّهْدِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْغَائِبِ كَفَضْلِ عَلَى أَذْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ فَاهَلَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى التَّمَكَّةُ فِي حُجُوبِهَا وَحَتَّى الْخَوَاتُ لِيَصْنَعْنَ عَلَى مَعْلَمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ مُوسَلًّا وَتَمْرُ بْنُ تَوْجَلَانَ قَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْغَائِبِ كَفَضْلِ عَلَى أَذْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْأَيَّةَ إِنََّّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَسَرَدَ الْحَدِيثَ إِلَى الْخَيْرِ

۲۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ نِعَمٌ وَإِنْ رَجَا لَا يَأْتِيكُمْ مِنْ أَفْطَارِ الْإِخْرَافِ يَتَعَقَّبُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَأَسْرَوْكُمْ وَيُؤْتِيكُمْ خَيْرًا

(رواه الترمذی)

۲۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحَكِيمَةُ ضَالَّةٌ الْحَكِيمُ فَحَيْثُ كَسَرَهَا فَهُوَ أَتَى بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ



ترندی لیکن امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن فضل راوی ضعیف ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ شیطانی ہزار ہا بدولت میں بھاری ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکلم کا اصل کرنا ہر مسلمان مرد و عاقل و بالغ پر فرض ہے اور نا اہل کو پر جانے والا ایسا ہے جیسا کہ وہ خنزیر کو زرد جو اہر کے ہار پہنا دے (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الاایان ان کی روایت میں صرف لفظ مسلم تک منقول ہے انہوں نے مزید کہ ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے لیکن اس کی سند متعدد طرق سے منقول ہے جو سب ضعیف ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں حسن خلق اور دین کا کچھ بوجھ۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے (ترمذی و دارمی)

حضرت سہر قہ زدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طلب علم کرتا ہے تو یہ عمل اس کی ماضی کی غلطیوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی لیکن امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث بافتار سند ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی ابو داؤد ضعیف ہے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شرم میں ہوتا اور اس کی انتہائی منزل جنت ہوتی ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص سے علمی بات معلوم کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اسکے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی (احمد۔ ابو داؤد ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ہذا احیث غریباً ولنا وھما بین الفضل السراوی یضعف فی الحدیث۔

۲۰۵  
۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ وَلَيْدًا أَشَدَّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْغَيْتِ عَائِدٍ - (رواه الترمذی و ابن ماجہ)

۲۰۶  
۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْلِدِ الْحَنَازِيرِ الْجُرْحُ وَاللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٌ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ يَتُفَتُّ مَتْنًا فَهُوَ كَرَسَادَةٍ ضَعِيفَةٍ وَقَدْ رَوَى مِنْ أَوْجَعِ كَلِمَاتِ ضَعِيفٍ۔

۲۰۷  
۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا تَجْعَلُهُمَا فِي مَنْفَعَةٍ حَسَنٍ تَمِيتَ دَلَاؤْفَةً فِي الْيَوْمِ - (رواه الترمذی)

۲۰۸  
۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ (رواه الترمذی و الدارمی)

۲۰۹  
۲۲ وَعَنْ سَهْبَةَ الْأَزْدِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَقَارَةٍ لَيْتَا مَضَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ يَتُفَتُّ ضَعِيفٌ الرَّسَادُ وَالْبُورْدُ وَالرَّادِيُّ يَضَعُفُ۔

۲۱۰  
۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ تَمَعَهُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهَا الْجَنَّةُ - (رواه الترمذی)

۲۱۱  
۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِيلٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَمْتُ الْجَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِلِجَائِمٍ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُورْدَاؤُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ۔

۲۱۲  
۲۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى



اللہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَتَارَى بِهِمْ أَوْ لِيَتَفَهَّمَهُمْ أَوْ لِيُصَوِّفَ بِهِ حُجَّةَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ - رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن عمر -

۲۱۳ ۲۶  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا وَمَا يَنْتَعِلُ بِهِ دَجَّةً فَلَا يَنْفَعُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرْمًا مِمَّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْرِضُ فِيهَا دَعَاةُ أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۲۱۴ ۲۷  
وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّقَ اللَّهُ عَمَّا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَقَّقَهَا وَعَامَّا وَأَذَلَهَا قَرِيبَ سَاعِلٍ فِيهِ غَيْرُ فِقِيهِ قَرِيبَ حَامِلٍ فِيهِ إِنْ هُوَ أَفْقِيهِ ثُمَّ لَا يُعِلُّ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُسْلِمٍ لِيُخْلَصَ الْعَمَلُ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَكَذَلِكَ رَجَعْنَا عَنْهُمْ فَإِنْ دَعَوْهُمْ تَحِيَّطُ مِنْ دَرَاهِمِهِمْ وَدَاهِ الشَّافِعِي وَالْبَيْهَقِي فِي الْمَدَنِيِّ دَعَاةُ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّارِخِيُّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي تَابِتٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَابَا دَاوُدَ لَا يَذْكُرَانِ أَنَّكَ لَا يُعِلُّ عَلَيْهِمْ زَالِي آخِرِهِ -

۲۱۵ ۲۸  
وَعَنْ ابْنِ مَسْرُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفَرَّقَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَكَلَّمَ كَمَا سَمِعَ قَرِيبَ مُهَلِّهِ أَوْ عَنِ كَذِبٍ سَمِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَدَوَاهُ التَّارِخِيُّ عَنْ أَبِي الدُّنْيَا -

۲۱۶ ۲۹  
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَسَلَّمَ أَتَوْا الْحَدِيثَ بِثَعْقٍ إِلَّا مَا عَلَيْهِمْ قَوْمٌ كَذَبَ عَلَى مُنْعَدِّهِمْ فَلْيَتَوَّأ مُنْعَدَّةً مِنَ الْمَنَارِ دَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَوَاهُ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحَامِلٍ وَلَقَدْ كَرِهَ أَتَوْا الْحَدِيثَ بِثَعْقٍ إِلَّا مَا عَلَيْهِمْ -

۲۱۷ ۳۰  
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ يَذْكُرُ فَلْيَتَوَّأ مُنْعَدَّةً مِنَ النَّارِ وَفِي يَذْكُرُ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ يَذْكُرُ فَلْيَتَوَّأ مُنْعَدَّةً مِنَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس لئے علم حاصل کرنا ہے کہ اس کی وجہ سے علماء پر فخر کرے یا ان پر حدوں سے جھگڑا کرے یا یہ سوچے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا مندی کے حصول کی بجائے دنیا کی فائدہ کے لئے علم حاصل کرنا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا کی نالگی کی راہ احمد ابو داؤد ابن ماجہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جسے میرے کلام کو سکھایا سکھو صرف اچھی طرح یاد رکھا بلکہ اسکو دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ بعض فقہ سیکھنے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور بعض بہت زیادہ فقیہ ہوتے ہیں اور کچھ مسلمان ایسے ہیں کہ ان کا دل خیانت میں کرتا وہ غالباً رشتہ رکھتا حصول کیلئے عمل کرتے ہیں مسلمانوں کو خیر خواہی کرتے ہیں اور ان کی دوسلانیوں جماعت میں شامل رہتے ہیں لوگوں کی دعا عقب سے میں انکی معاونت پر ہوتی ہے روایت شافعی و تہی محوالہ دخل لیکن احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ اور دارکلمہ جناب زید بن ثابت کی روایت سے نقل کیا لیکن امام ترمذی اور دارکلمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکو خوش و خرم رکھے جسے میرے حدیث کو سکھایا سکھو میں نے نقل کیا۔ اور بعض سننے والے سنانے والے سے زیادہ یادداشت رکھتے ہیں ترمذی ابن ماجہ دارکلمہ روایت حضرت ابو داؤد ابن ماجہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حدیث کو بیان کرنے میں احتیاط کرو اور وہی بیان کرو جس کا تمہیں یقینی علم ہو کیونکہ جان بوجہ کر کس حدیث کو چھپے غلط سمجھ کر نہ کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے ترمذی ابن ماجہ نے اس حدیث کو یقینی علم کے لفظ تک حضرت ابی مسعود و جابر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جسے قرآن میں اپنی رائے چلائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنائے ایک اور روایت میں اسطرح ہے جس نے قرآن کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا۔

میں نے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا ہے۔



وَمِنَ النَّبِيِّينَ رُوحُ الْقُدُسِ فِيهِ

۱۔ (ترمذی)

۲۱۸ وَكَانَ جُنْدَبُ بْنُ سُرَيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ ذُكِرَ بِكُمْ فَطُفِلَ خَطَا رُوحُ الْقُدُسِ فِيهِ وَأَبُودَاؤُدَ

۲۱۹ وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْمَعُوا وَأَحْمَدُوا وَأَبُودَاؤُدَ

۲۲۰ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّلُوا مَا يَتْلُوَنَّ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَهْذَأُ أَصْرُ لَوْ كُنَّا كَمَا كُنَّا اللَّهُ بِبَعْضِ بَعْضٍ وَإِنَّمَا تَرَدَّدَ كِتَابُ اللَّهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تَكُونُوا بِبَعْضِهِ بَعْضٌ كَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَعَلُوا وَمَا جِئْتُمْ بِهِمْ فَعَلُوا رَأَى عَالِيَهُمْ

(رُوحُ الْقُدُسِ فِيهِ وَأَبُودَاؤُدَ)

۲۲۱ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدُوهُ تِلْكَ آيَةُ قِيَمَتِهِ تَظْهَرُ بِطَرَفَيْهِ وَبِكُلِّ حَيْثُ تَقَطَّعَتْ رُوحُهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

۲۲۲ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ آيَةُ مُحْكَمَةٍ أَوْسَمَةٍ قَاسِمَةٍ أَوْ قَرِيبَةٍ عَادِلَةٍ وَمَا كَانَ يَسْوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلُ رُوحِهِ أَبُودَاؤُدَ وَابْنُ مَسْجُونٍ

۲۲۳ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضَى إِلَا أَمِيرٌ أَوْ مَا مَوْزُودٌ أَوْ مُحْتَالٌ رُوحُهُ أَبُودَاؤُدَ وَرُوحُهُ الدَّارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي رِوَايَتِهِمْ أَوْ مَرَاوٍ بَدَلٌ أَوْ مُحْتَالٌ

۲۲۴ وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُنْفِيَ بِحَيْرٍ عَلَيْهِ كَانَ إِشْمًا عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَنَ اشَارَ عَلَى آخِيهِ بِأَمْرِ يَعْلَمُ أَنَّ الرَّشِدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَ (رُوحُهُ أَبُودَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے قرآن کریم کے مفہام میں اپنی دلیل کو دخل دیا اور مفہام تک رسائی حاصل کی کر لی جب بھی غلطی کا ارتکاب کیا۔ (ترمذی ابواب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر کے برابر ہے۔ (ترمذی ابواب)

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر کے برابر ہے۔ (ترمذی ابواب)

میں پڑھیں کہ انہوں نے کتاب اللہ کے بعض کو بعض سے ٹکرایا فی الحقیقت اللہ تعالیٰ نے کتاب ہدایت کو نازل فرمایا جسکا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے اب تم اس کے بعض کی بعض سے ٹکریب نہ کرو اگر اس سے کچھ سمجھ لو تو اس کو دوسروں کو بتاؤ اور جو علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیے ہیں ان سے معلوم کرو۔ (احمد ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم سات حروف پر نازل فرمایا ہیں ہر ایک کا ظاہر و باطن ہے اور اس کے بعد میں ہر ایک کے معنی میں شرح لیں

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل علم تین ہیں آیت محمد (قرآن کریم) سنت قاسم (وجود دار ذرائع سے منقول ہوں) قرینہ عادلہ (اجماع و قیاس) اور جو کچھ ان کے علاوہ ہے وہ لاف ہے (احمد ابن ماجہ)

حضرت عورت بن مالک اشجی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نصیحت کریں گے مگر والداریا اہلکاران حکومت یا منکر (شیخ عبدالحق دہلوی نے فرمایا ان کلمات میں غیر اہل کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے) ابو داؤد۔ دارمی نے اس حدیث کو عمر بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ (انگل روایت میں منکر کی بجائے ریاکار کے الفاظ ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ طلب کرنے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ دیا اور حقیقت میں وہ کام اس کے لئے مناسب نہ تھا تو اسے قیامت کا ارتکاب کیا (ابو داؤد)



۲۲۵ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّى تَمِينَ الْأَمْثَلُطَاتِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالتَّحْقِيقَ وَاعْلَمُوا النَّاسَ قَرَأَنِي مَقْبُورٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ يَخْصُصُ بِصَوْتِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَقَاتٌ يُخْتَلَسُ بِهِمُ الْوَلُومُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَتَّبِعُوا دَوَامَهُ عَلَى شَيْءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ يُونُسُ أَنَّ يَصْرِيَا لِنَاسٍ أَكْبَادُ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَكَانَ أَحَدُهَا أَعْلَمُ مِنْ غَالِيهِ الْمَوْبِيتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي حَاضِرِهِمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَوَسَّطُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ لَرَأْسِ ابْنِ مُوسَى وَصَحَّفَتْ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّ قَالَ هُوَ الْعَبْرِيُّ الرَّاهِدَةُ اسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالُوا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَخْتَلِفُ لِحُزْنِهِ وَالْأَمَةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ بَوَانَةٍ سَنَةٍ مِنْ تَحْبِيزِ دَلِيلِهَا وَبَيْنَهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ حَلِيفٍ عَدُوٍّ لَمْ يَنْعُونَ عَنْهُ تَحْرِيفُ الْغَالِبِينَ وَأَنْتَ الْبَاطِلِينَ وَكَأَوَّلِ الْجَاهِلِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمَدَائِلُ مِنْ حَيْثُ نَوَافِيسُ بَيْنَ الْوَكِيدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ وَسَمِعْتُ كُرَيْشَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَهُمَا شَفَاؤُ الْبُحِيِّ الشُّكَّالِ فِي بَابِ التَّيَمُّنِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت معاذ بن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفہ دین سے منع فرمایا ہے (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن حفظ کرنا اور علوم قرآنی کو حاصل کرنا اور دیکھنا میں بھی وسال کرنے والا ہوں (ترمذی)

حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس دوران آپ نے نظر مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا یہ وقت ہے جبکہ علم لوگوں سے اٹھایا جائے گا اور وہ اپنے علم سے کسی کام یا چیز پر قادر نہ ہو سکیں گے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (الفاظ حدیث میں لاری کو شک ہے) قریب ہے کہ لوگ اتنی جلدی سفر کریں کہ اونٹوں کے جگر پھٹ جائیں لیکن حدیث کے عالم سے بڑا کوئی فرد انہیں نہیں ملے گا (ترمذی) ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہیں یہی عبد الرزاق نے بھی کہا ہے لیکن اسحق بن مویس کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا ہے اس سے مراد عمری زاہد عبد العزیز بن عبد اللہ کی ذات ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرمائے جو ان کے بے ان کے دین کو تازہ کر دے

حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن عذری روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کے وارث مستقبل کے نیک افراد ہوں گے وہ باطل پرستوں کے ابطال اور تحریف کو لے والوں کی تحریف اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے اعمال کی نفی کریں گے (بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کو بقید بن ولید - معان بن رفاعہ - انہوں نے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری بن کے حوالے سے نقل کیا ہے البتہ حضرت جابر سے منقول حدیث ماننا شذوذ اتنی سوال کو ہم اب انہیں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

## تیسری فصل

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مراد مزید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احیاء اسلام کے لئے میں نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور

۲۳۱ عَنِ الْحَسَنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ يُجْزَى بِهِ



حصول علم کے دوران اس کی موت آگئی تو اس کے اور بیادارہ مسلم السلام کے درمیان میں جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے وفاء کے بارے میں دریافت کیا گیا ان میں سے ایک عالم تھے جو فرض نماز کا ذکر کے بیٹھے اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے اور دوسرے کا حال یہ تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو اس عالم پر جو دن کو روزہ رکھ کر رات کو عبادت کرتا ہے اتنی ہی فضیلت ماں ہے جتنی کہ مجھے تبار سے ادنیٰ آدمی پر حاصل ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا شخص دوسرے جو دین کا علم رکھتا ہو اگر اس سے مسلمات کی باتیں پوچھیں پہنچا ہے اور اگر اس سے بد پر دہائی برتی جائے تو وہ بھی غیرت نفس کا اظہار کرتا ہے۔ (دارمی)

حضرت مکرّم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ کہو اگر اس پر راضی نہ ہوں تو دوبارہ خطاب کرو اور اگر بہت ہی زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں صرف تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا تو ان کا نام لیکر لوگوں کو تنگ نہ کرو میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کسی مجاہد اور دہائی لوگ باتوں میں مشغول ہوں اور تم وہاں قصہ خوانی کر کے انکی گفتگو میں دخل دے مقورات کر کے انہیں پریشان کر دالے وقت خاموش رہو اور جب وہ خواہش کریں تو انکو نصیحت کی باتیں بتاؤ اور دعائیہ کلمات میں عبارت کمال سے ہمہ گیر کرو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ رسول خدا اور صحابہ کا یہ عمل نہ تھا (بخاری)

حضرت داؤد بن اسحق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور اسکو مکمل کر لیا اس کو دو ہزار ثواب ہے اور ارادہ کر کے حاصل نہ کر سکا تب بھی اس کو ثواب سے حصہ ملے گا۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کے بعد مومن کو جن اعمال غیر سے فائدہ ہوتا ہے ان میں علم بھی ہے جس کو اس مرنے والے نے سکھایا اور عام کیا یا نیک اور لا حشر دینی یا قرآن کریم کو دیا۔ مسجد یا سرے بنائی یا نہر کھدوائی یا اپنی صحت کی

الْإِسْلَامَ قَبِيْلَةً وَبَيْنَ الْيَقِيْنِ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ (رواه الدّارِمِي)

۲۳۲ وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَيْتٍ (سَمِعُوا بَعْضُ النَّاسِ الْخَيْرَ) كَانَ عَالِمًا يُعَلِّمُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَحْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيْهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْتُ هَذَا الْعَالِمَ الَّذِي يُعَلِّمُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَحْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْفَاعِلِ الَّذِي يَقُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَعَفَفْتُ عَنِّي أَدْنَاكُمْ۔

(رواه الدّارِمِي)

۲۳۳ وَعَنْ عَنِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ الرُّجُلُ الْقَصِيْبُ فِي الْيَمِيْنِ إِنْ اخْتَبَرَ الْجَنَّةَ نَعَمْ وَإِنْ اسْتَعْفَى عَنْهُ أَغْفَى نَفْسَهُ۔ (رواه دُرَيْمِي)

۲۳۴ وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَتَوْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُؤْمَلِ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا الْوَيْلَ لَكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقْصُ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَيَهْمُ فَيَهْمُ وَكَيْفَ أَنْصِتَ فَوَادِ الْأُمُوكِ وَحَدِيثُهُمْ وَهُمْ لَيْسَ هُوَ وَأَنْظِرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاوِ كَالْجَنِيْبَةِ فَإِنْ عَمِدَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُ بَلَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ۔ (رواه البخاري)

۲۳۵ وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْعَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْآخِرَةِ فَإِنْ لَمْ يَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْآخِرَةِ۔

(رواه الدّارِمِي)

۲۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِمَّا يَأْتِي الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَمَلٍ وَحَسَنَاتٍ بَعْدَ مَوْتِهِمْ عَلَيْهَا حُسْرَةٌ وَوَلَدًا أَصْلَحًا تَزَكَّى أَوْ مَصْحَفًا قَدَرَهُ أَوْ مَصْحَفًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ مَهْرًا جَرَاهُ أَوْ



حالت میں اپنے مال سے صدقہ دیا تو اس کو مرنے کے بعد اس کے فائدہ ہو گا (ابن ماجہ بیق نے شعب الایمان میں)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھی کی کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راستہ اختیار کیا تو میں اس کے لئے جنت جاراۓ آسان کروں گا۔ اور اگر کسی کی آنکھیں لڑکھا تو جنت اس کیلئے ستر کر دیا گا اور علم کو عبادت پر فضیلت حاصل ہے اور دین کی بنیاد پر سیرگاری ہے۔ روایت کیا اسے یحییٰ بن شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ علم سکھانے کیلئے تھوڑی رات جاگن پوری نیت جائگے سے بہتر ہے (رواہی) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں دو گروہوں کو یکجا کر فرمایا یہ دونوں گروہ خیر پر ہیں لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ ان میں سے جو اللہ سے کچھ طلب کر رہے ہیں اور اس سے لونگے ہوئے ہیں انکو اللہ چاہے تو دیکھ اور چاہے تو نہ دے لیکن جو لوگ فقیر کوئی دوسرا علم سیکھتے ہیں اور بے پڑحوں کو سکھاتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہیں۔ درحقیقت مجھے بھی اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے اسکے بعد سرکاری معلمین کی جماعت میں جا بیٹھے۔ (رواہی) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کیا گیا کہ علم کی حد تک جسکو حاصل کر کے انسان فقیر بن سکے برکت سے فرمایا میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کر لیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ سنی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں فرمایا سب سے بڑا سنی اللہ رب العالمین اور نبی آدم میں سب سے بڑا سنی میں ہوں اور میرے علاوہ وہ بھی سنی ہے جو علم حاصل کر کے اسکی اخلاص کرے وہ قیامت کے دن الیہ امیر الیہ امین بن کر بیٹھے گا۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دو چیزیں ہیں کبھی نہیں بھرتا ایک علم حاصل کرنے والا کہ اس سے اس کا پیٹ کبھی

صدقہ اللہ جہا میں مالہ فی معیتہ صحیبتہ تَدَعُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رِوَاہُ ابْنِ مَاجَہُ وَالتَّبِیْضُ فِی شُعْبِ الْإِيمَانِ۔

۲۲۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدْعَى إِلَى أَنْتَ مَنْ سَكَنَ مَسْكَا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَمِعْتُ لَكَ طَوِیْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَمِعْتُ كَرِيْمَتَهُ أَبْنَتْ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضَّلَ فِي عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ فِي عِبَادَةٍ وَفِي الْعِلْمِ الْإِيمَانِ الْوَرَعُ رِوَاہُ ابْنِ مَاجَہُ فِی شُعْبِ الْإِيمَانِ۔

۲۲۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارَسُ الْعِلْمُ سَاعَةً مِنَ النَّبْلِ خَيْرٌ مِنْ إِيْمَانِي (رِوَاہُ الدَّارِمِی)

۲۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدٍ فِي مَسْجِدٍ فَقَالَ كَلَّا هَذَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِمَا أَمَّا هُوَ لَمْ يَنْتَهِ عَنْ اللَّهِ دَرَجَتَيْنِ الْيَوْمَ فَإِنْ سَأَلَ أَطْعَامَهُ وَلَنْ سَأَلَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هُوَ لَمْ يَنْتَهِ عَنْ الْفَقْرِ أَوْ الْعِلْمِ دَرَجَتَيْنِ الْيَوْمَ الْيَوْمَ فَهَذَا أَفْضَلُ وَأَمَّا يَنْتَهِ مَعْلَمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ (رِوَاہُ الدَّارِمِی)

۲۳۰ وَعَنْ أَبِي الدَّردَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكًا الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ كَانَ فِقْهًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أَمْرِ الْأَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهِ بَعَثَ اللَّهُ فِقْهًا وَكَانَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَاقِقًا دَرَجَتَيْنِ۔

۲۳۱ وَعَنْ أَبِي بَالِغٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَدَارَسَ مِنْ أَجْوَدِ جَوْدًا قَالُوا اللَّهُ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ أَجْوَدُ جَوْدًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَيْنِي الْأَمْ وَأَجْوَدُ هُمْ مِنْ بَيْنِي رَجُلٌ عَلَيْهِ عِلْمٌ فَتَشْرَفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيرًا وَاحِدًا أَوْ قَالَ أَمَةً وَاحِدَةً۔

۲۳۲ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ هَمَّ بِتَلَا يُشَبَّهَانِ مَهْمُومٌ فِي الْعِلْمِ لَا يُشَبَّهُ مَهْمُومٌ مَهْمُومٌ فِي



الدُّنْيَا لَا يَتَّخِذُ مِنْهَا رُحْمًا يُبَقِّىَ الْأَحْيَاءُ وَيَتَذَكَّرُ فِي  
شُعْبِ الْإِيمَانِ وَكَانَ قَالَ الرَّبَّامُ لِحَمْدٍ فِي تَحْيَاثِ أَبِي  
الدَّرْدَاءِ هَذَا أَصْنَفُ مَشْهُورٍ فِي بَيْنِ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ  
إِسْنَادٌ صَحِيحٌ -

۲۴۳ وَعَنْ عَوْفٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ  
لَا يَتَّخِذُ بَيْنَ صَالِحِ الْعَالَمِ وَصَالِحِ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَكْثَرُ  
صَالِحِ الْعَالَمِ فَيُزَادُ رِضًا لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَالِحِ الدُّنْيَا  
فَيَقْتَضِي فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَدْ عَمِدَ اللَّهُ كَلَامًا إِلَى النَّاسِ  
لِيُطْلِقَ أَنْ رَأَاهُ اسْتَعْفَى قَالَ وَقَالَ الْفَخْرُ لَمَّا يَخْشَى اللَّهَ  
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ - (رواه الداريمی)

۲۴۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا مِنْ أُمَّةٍ سَيَفُتُّهُنَّ فِي الدِّينِ  
وَيَقْرَعُونَ الْقُرْآنَ يَعْلَمُونَ نَاقِي الْأَمْرَةِ فَتُصِيبُ مِنْ  
دُنْيَاهُمْ وَتَعْتَرِجُ لُهُمْ يَدَانِ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يَجُتَنُّ  
مِنَ الْقِتَالِ وَلَا الشُّوْكَ كَذَلِكَ لَا يَجْعَلُنِي مِنْ قُرْبِهِمْ وَلَا  
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسْبَاءِ كَمَا تَعْنِي الْفَخْرُ يَا - (رواه ابن ماجه)  
۲۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا أَهْلَ  
الْعِلْمِ صَانِعِي الْأَعْمَالِ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِ كَسَادِهِمْ أَهْلُ  
لَمَّا نَهَمُّ وَبَيْنَهُمْ يَدَانِ لَا هِيَ الدُّنْيَا لَيْسَتْ أَلْوَمُ مِنْ قِسْمَتِهِمْ  
فَمَا نَأْوِ عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
جَعَلَ اللَّهُ مَوَدَّةً أَوْ لِحْناً هَذَا الْخَرِيفَ كَفَاءً اللَّهُ هُمْ دُنْيَاهُ  
وَمَنْ كَسَفَتْ بِهِ اللَّهُ مَوَدَّةً أَوْ لِحْناً الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي  
أَيِّ أَوْجَعَتْهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي  
شُعْبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَوَدَّةً  
إِلَى الْخَرِيفِ -

۲۴۶ وَعَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَعْلَمُ النَّاسِ دَامَ عَمَلُهُ أَنْ تُحَوِّثَ بِهِ  
غَيْرَ أَهْلِهِ -

(رواه الداريمی موصلاً)

نہیں بھرتا دوسرا دنیا کے حریص کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔

(مذکور بالا تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اہل امام  
احمد نے حضرت ابو الدرداء کی حدیث کے بارے میں یہ فرمایا کہ اس کا متن اگرچہ  
ہے لیکن اس کی سند درست نہیں)

مومن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

دوسری کبھی شکم سیر نہیں ہوتے۔ ایک علم حاصل کرنا اور دوسرا  
دنیا کو حاصل کرنا اور یہ دونوں برابر نہیں، صاحب علم کو فضائل خداوندی کیلئے  
کوشاں ہوتا ہے اور دنیا کو حاصل کرنا اس کوشش میں غرق رہتا ہے اس کے بعد  
ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی بیشک انسان اس لئے سرکش کرتا ہے تاکہ خود کو  
بے پرواہ دیکھے پھر اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی ہے بیشک بندوں میں سے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ اور قرآن کے  
علوم حاصل کر کے یہ کہیں گے کہ ہم امرا کی صحبت حاصل کر کے ان کے ذریعہ دنیا  
شک رسائی حاصل کر لیں اور اپنے دین کو محفوظ رکھیں گے لیکن ایسا ممکن نہ ہو گا کیونکہ  
خداوند عزت سے کاشا ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح ان کے قریب کھائے ہی چلنے  
جائیں گے۔ ابی ہریرہ پر محمد بن سید نے کہا ہے کہ وہ اس گناہوں کو مایوس تھے (ابن ماجہ)  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر اہل علم اپنے

علم کی حفاظت کرتے ہوئے اسکو صرف اہل لوگوں کو سکھائیں تو اپنے زمانہ کے  
سرکار بن جائیں گے لیکن علم اگر دنیا داروں کو سکھایا جائے گا کہ دنیا حاصل  
کر لیں نیز انہیں دولت ہوگی ابی ہریرہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سنا کہ جسے صرف آخرت کو اپنا مقصد دینا یا تو دنیا کے مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ اسکو  
کافی ہے اور جس کے مقاصد دنیا کی طرح پراگندہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کو یہ پروردگار  
نہیں کہ وہ کس جنگل میں مرتا ہے۔ (ابن ماجہ) بیہقی نے شعب الایمان  
میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا من جعل الہموم سے آخر تک

جناب اعمش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا علم کے لئے آفت (نسیان) جھولنا ہے اور اس کو صانع کرنا ہے  
ہے کہ نا اہلوں کے سامنے علم رکھ جائے۔ اس سے دینی سے مراد روایت کیا۔



۲۴۷  
۱۷  
وَعَنْ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْطَلَقِيِّ قَالَ لَكَيْتَ  
مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ قَالَ الْوَيْلُ لِمَنْ يَعْلَمُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ  
فَمَا أُخْرِجُوا الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الْفُتَّةُ -

(رواه الدارمی)

۲۴۸  
۱۸  
وَعَنِ الْأَعْمَشِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْتَفْهِمُوا  
عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوفِي قَبْلِ الْخَيْرِ يُؤْتِيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ الْإِنْسَانُ  
شَرُّ الشَّيْءِ نَرَأَى الْعُلَمَاءَ وَلَا تَخْشَى الْخَيْرَ خَيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ -

(رواه الدارمی)

۲۴۹  
۱۹  
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ رَأَيْتُ مِنْ أَشْرَ النَّاسِ  
عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ -

(رواه الدارمی)

۲۵۰  
۲۰  
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ فِي عَمْرِو بْنِ  
لَعْنَتْ مَا يَهْدِيهِ إِلَّا لِمَا قُلْتُ لَا قَالَ يَقْدِرُ مِنْ زَكَاةِ الْعَالِمِ  
وَيُجَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكَتَابِ وَحُكْمُ الْأَيُّمَةِ الْمُؤْمِنِينَ -

(رواه الدارمی)

۲۵۱  
۲۱  
وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ  
فَدَانَ الْعِلْمُ الشَّافِعَ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ -

(رواه الدارمی)

۲۵۲  
۲۲  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَايَيْنُ فَأَمَّا أَحَدُهَا فَمَنْعَتُهُ فِيمَنْ  
وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ قُلُوبُهُ هَذَا الْعِلْمُ وَمَنْ يَعْنِي مَجْزَى  
الْعُلَمَاءِ -

(رواه البخاری)

۲۵۳  
۲۳  
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَمِلَ شَيْئًا  
فَلَيْسَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلَيْسَ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ الْعِلْمِ  
أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَنْتَفِعُ قُلُوبُ  
مَنْ أَسْأَلَهُمْ عَلَيْهِمْ مِنْ آخِرِهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۴  
۲۴  
وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَرَأَيْتُ هَذَا الْعِلْمَ فِي

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ  
نے حضرت کعب سے دریافت کیا کہ صاحبانِ علم کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو  
علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر معلوم کیا کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے  
نکال دیتی ہے تو جناب کعب نے کہا لا ینفع (دارمی)

حضرت اعرس بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک  
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرک کے بارے میں معلوم کیا تو برکار نے  
فرمایا مجھ سے شرک کے بارے میں نہیں بلکہ غیر کے بارے میں معلوم کرو یہ کلمات آپ نے  
تین مرتبہ فرماتے اس کے بعد فرمایا بروں میں سب سے بڑے بھی علماء ہیں اور  
اقبلوں میں سب سے بستر بھی علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ  
کے نزدیک وہ عالم سب سے بڑا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو نافرمان نہیں پہنچایا  
(دارمی)

حضرت نرباد بن حذیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی  
اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز مستحکم  
کرتا ہے یا وہی نے کہا مجھے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عالم کی لغزش اور  
منافق کا کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا اور  
حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں قلبی اور  
لسانی علم نافع کا تعلق تو قلب سے ہے اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالیٰ  
کی طرف سے جنت ہے۔ (دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم سے دیکھا کہ علم حاصل کیا ہے ان میں سے ایک تو لوگوں کے  
سامنے پیش کر دیتا ہے۔ لیکن اگر دوسرا بھی پیش کر دوں تو میرا گلہ کاٹ  
دیا جلتے۔ یعنی کیا ناکھنٹے کی رنگیں۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو علم رکھتا ہے تو  
کچھ کہے اور جو شخص علم نہ رکھنے کے بعد یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے والا  
ہے تو یہ بات بھی علم ہی کی وجہ سے ہے اور اس کو صاف طور پر یہ کہنا چاہیے کہ اللہ  
تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک سے فرمایا۔ تم فرمادو میں اس  
پر تم سے اجر نہیں چاہتا اور میں تم کو کھٹ کر سنے والوں سے ہوں (متفق علیہ)  
حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ علم دین ہی میں ہوگا



فَانظُرُوا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ وَبَيْنَكُمْ - (دَعَاةُ مُسْلِم)

۲۵۵  
۲۵ وَعَنْ حَدِيْقَةٍ قَالَ يَامَعْشَرَ الْقُرْآنِ اسْتَعِيْزُوا  
فَقَدْ سَبَقَكُمْ سَبْعًا مَّوْعِدًا اُولَئِكَ تُمْرُوْنَ بِهَا فَرِيْثًا لَا لَقْدَ  
صَلَّيْتُمْ صَلَاتًا كَبِيْرَةً - (دَعَاةُ الْبَحَارِيِّ)

۲۵۶  
۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ حُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا حُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَاِدْفِیْ جَهَنَّمَ تَعَوَّذُ مِنْ جَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعًا مَرَّةً فَيُكَلِّمُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَنْ يَنْحَلِّقْهَا  
قَالَ الْقُرْآنُ الْمَرَّوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ دَعَاةُ الْعَرَبِيْنَ قَدْ كَذَّبَ  
اِبْنُ مَاجَةَ دَرَادِمِيْرًا مِنْ اَبْغَضِ الْقُرْآنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی  
الَّذِيْنَ يَزِدُّوْنَ الْاَمْرِيْةَ قَالَ اَنْتُمْ عَرَبِيْ يَعْزِيْ الْجَوْدَةَ -

۲۵۷  
۲۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّنُكَ اَنْ يُّبَيِّنَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْ  
الرِّسَالَةِ اِلَّا اِسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَحْمَةُ صَلَاحٍ  
عَاقِبَةٍ ذَهَبَ خَرَابُهَا مِنَ الْهَدْيِ عَلَمًا لَّهُمْ شَرٌّ مِنْ نَحْسٍ  
اَوْ يُوْا السَّمَاءُ مِنْ عَشِيْرِهُمْ مَخْرُجُ الْوَسْطَةِ وَفِيْهِمْ لَعْنَةٌ

(دَعَاةُ الْبَلَدِيِّ فِي شُعَبِ الرِّيَاضِ)

۲۵۸  
۲۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ لَيْسٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَّلِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَعَنْ نَقْدِ الْقُرْآنِ وَ  
تَقْوِيَةِ اَهْلَانَا وَتَقْوِيَةِ اَهْلَانَا اَبْنَاءَهُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
فَقَالَ تَحْكُمُكَ اَمْلُكَ زَيْدًا اِنْ كُنْتَ لَا رَيْكَ مِنْ اَنْفَعِ رَجُلٍ  
يَا اَلْمُؤْمِنِيْنَ اُولَئِكَ هِيَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ  
وَالْاَنْجِيلَ لَا يَحْكُمُوْنَ بِمَا فِيْهِمَا دَعَاةُ اَحْمَدُ وَ  
اِبْنُ مَاجَةَ دَرَوِي الْقُرْآنُ عَنْهُ نَحْوُهُ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ  
عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ -

۲۵۹  
۲۹ وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوْهُ النَّاسَ تَعْلَمُوا  
الْقُرْآنَ اَيْضًا وَعَلِمُوْهُ النَّاسَ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوْهُ

کہ تم اس کو کس سے حاصل کرتے ہو۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے قاریوں کے گروہات  
حاصل کرو کیونکہ تمہیں پیش قدمی کی کافی صلاحیت دی گئی ہے اگر تم  
وائیں بائیں ہو گئے تو قاری کی گمراہی میں جا پڑو گے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت حزن سے بڑا ہو معاہدہ نے  
دراخت کیا بت حزن کیا ہے سرکار نے فرمایا نہم میں ایک وادی ہے جس سے  
چہرہ روزانہ چار سو مرتبہ پڑا مانگنی ہے۔ معاہدہ نے دریافت کیا اس میں کون جاتا  
تو اپنے فرمایا باریک قرآن پڑھنے والے اعمال میں دیا کاری کرنے والے رزق  
الہیہ ابن ماجہ نے اس میں اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قاریوں کو ناپسند فرماتا  
ہے جو امر اور کلمت اختیار کرتے ہیں لیکن بخاری نے کتبہ کلاس عالم امیر اور  
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں اسلام نام کے لیے باق  
رہ جائے گا اور قرآن کریم کی رسم باقی رہ جائے گی۔ مسجدیں آباد تو رہیں گی لیکن  
ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس دور کے علماء آسمان کے نیچے بدترین  
خلوق ہوں گے ان سے فتنے ظاہر ہوں گے اور وہ فتنے انہیں پر لٹھیں گے۔  
سے بقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت زید ابن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کے چلے  
جائے گا وقت ہے میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم قرآن کی تلاوت  
کرتے ہیں اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے۔ اور یہ  
سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میری بات پر سرکار نے فرمایا میری ماں رحمہ  
کو گم کرے میں تجھ کو میرے عقلمندوں سے بچتا تھا کیا یہ یہودی اور نصرانی  
تورات و انجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے احکام میں سے کسی پر عمل نہیں  
کرتے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے اس حدیث کو ابو امامہ  
سے روایت کیا ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ و فراموش  
(تقسیم کر کے) کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ قرآن پڑھو اور دوسروں کو



النَّاسِ قَاتِلِيْ اَمْرٍ مَّقْبُوْحٍ وَالْعُلُوْصِيَّةِ نَقْصٍ يُّظَاهِرُ الْفَقْرَ  
يَخْتَلِفُ اَسْمَانُ فِيْ قِيَرَتَيْنِ لَا يَجِدُ اِنْ اَحَدًا يَقُوْلُ بَيْنَهُمَا  
(رَدَّاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْاَدَارِيُّ)

۲۹۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مَثَلُ عَلِيٍّ لَا يَنْتَفِعُ بِہٖ كَمَثَلِ كَثُوْرٍ لَا يَنْتَفِعُ بِہٖ  
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - (رَدَّاهُ اَحْمَدُ وَالْاَدَارِيُّ)

## کتاب الطہارۃ

### پہلی فصل

۲۹۱ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ الطَّهْرَةُ سَلْطَةُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلِکُ الْیَسَارَ وَتُجَنِّبُ اللّٰهَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلِکُ الْاَوْفَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بَرْقَانِ وَالصَّبْرُ ضِیَآءٌ وَالْعَزَمُ حِجَّةٌ اَوْ عَلَیْكَ كُلُّ النَّاسِ یَعُوْذُ بِمَا وَاعْتَقَدَتْ لَهَا اَوْ مَرِیْعَةً رَدَّاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رَدَّاهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَجْرُ تَمْلِکِ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اَحَدٌ هَذِهِ الزَّوَايَا فِي الصَّيْحَةِ وَفِي الْبَیِّنَاتِ وَفِي الْاَحْجَادِ وَفِي الْاَعْمَامِ وَفِي الْاَدَارِیِّ بَدَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ -

۲۹۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوْهُ اللّٰهُ بِِیْ الْخَطَايَا رَدَّاهُ بِِیْ الدَّعَايِ قَالَ لَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلٰی الْمَغَارِبِ وَكَثْرَةُ الْغُضَلِ اِلٰی الْمَسْجِدِ وَاسْتِظَارَةُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ قَدْ اَلٰکُمُ الرِّیَاطَ وَفِيْ حَدِیْثٍ مَّا لَکَ اَنْتَ اَنْتَ قَدْ اَلٰکُمُ الرِّیَاطَ قَدْ اَلٰکُمُ الرِّیَاطَ رَدَّاهُ مَرْثَبِیْنِ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رَدَّاهِ الرَّثَمِیْنِ وَفِيْ کُنْفَا -

۲۹۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مَنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاہُ مِنْ

کوپر طحاوی کیونکہ میرا رسالہ ہوسے والا ہے .....  
..... علم کم ہوتا چلتے گا اس کے بعد رفتہ ظاہر ہوں گے  
یہاں تک کہ وہ شخص فرض کے بارے میں اختلاف کرے اور کوئی انگور میان بیچ کر  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو اسی ہے جیسا کہ  
کوئی خزانہ جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا (احمد و دارمی)

## طہارت رپاکی کا بیان

حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کناسیر ان کو جبر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ بھرتی ہیں یا پھر دیتے ہیں رنگ راوی (اسمان و زمین کی درمیانی فضا) کو نماز فور ہے اور صدقہ دلیل - جس کو توبہ ثلث ہے اور قرآن تیرے لئے یا تھیر رحمت (دلیل ہے) ہر شخص جو صبح کرتے ہیں وہ اپنی جان کو فروخت کر دیتے یا اس کا زکاء کر لیتے یا بلاکت میں ڈال دیتے یا سلم اور ایک روایت کے مطابق اس اعانہ کے ساتھ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا میں آسمان کے درمیان حصہ کو بھرتی ہے -

میں نے اس روایت کو صحیح میں نہیں دیکھا - نہ حمیدی کی کتاب میں لی نہ جامع الاصول میں لیکن فارسی نے اس حدیث کو سبحان اللہ و الحمد للہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف کرے تمہارے درجات کو بلند کرے تمہارے صحابہ سے تمہارا کیا ہے شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ شفقت کے باوجود مکمل وضو کرنا زیادہ اہم رکھتے ہوئے نماز کے لئے مسجد میں حاضر کرنا - نماز کے بعد درمیان نماز کا انتظار یہ حقیقت میں رابطہ ہے - حضرت مالک بن انس کی روایت کے مطابق رابطہ کے نفل کا رکنا درمیان اعادہ فرمایا اور قرنی میں تین بار اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا اسے جس سے تمام گند



جَبَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمَرْءُ فَحَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ الْمَاءِ فَإِذَا حَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ بَعْثَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ الْمَاءِ فَإِذَا حَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَوَافِلُ مِنَ الذُّنُوبِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۵۔ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرِ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَوةٌ مَكْتُوبَةٌ فَتُحْسِنُ وَتُصَرِّفُهَا وَتُشْرَعُهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كِبِيرَةً وَذَلِكَ النَّهْرُ كَلَّةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۶۔ وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَقْرَعَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَرَ ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ يَدَيْهِ الْيُمْنَى إِلَى الْبُرْقِيِّ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ يَدَا الْيُسْرَى إِلَى الْبُرْقِيِّ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ عَسَلَ بِجِلْدِ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَتَوَضَّعَ لَهَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَتَوَضَّعَ هَذَا أَتَى قَبْلِي رَكْعَتَيْنِ لَا يُجِزُّ لِي نَفْسُهُ فِيهِمَا شَيْءٌ وَغَيْرُ ذَلِكَ مَا نَقَلْنَا مِنْ دُثُنِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

۲۶۷۔ وَعَنْ عَقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَجَحَّشَ تَوَضُّعَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا يَقْلِبُهُمْ وَوَجْهَهُمْ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۸۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بِهِ جَلَسَ هِيَ بِيَا تَنَكُّرُ كُنَا خُفُوفَ كَيْ يَنْجُو سِي بَعْنِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ بندہ مومن و مسلم وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب آنکھوں سے کیا تھا اور جب کہنیوں کو پانی سے دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب ہاتھوں سے کیا تھا اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو اس پانی یا اس کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب کرنے میں پاؤں سے چلا تھا اب وضو فارغ ہو کر وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو نماز فرض کا وقت نصیب ہو تو وہ اچھی طرح وضو کر کے شروع و ختم کے ساتھ نماز ادا کرے تو یہ عمل اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے جب تک کہ وہ کسی گناہ کی یاد کا ارتکاب نہ کرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے مسطح و منذ کیا کہ تین مرتبہ ہاتھ دھوئے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے ہاتھ کو کئی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بائیں ہاتھ کو کئی تک تین مرتبہ دھویا پھر مسح کیا اس کے بعد اپنے پیروں کو تین مرتبہ دھویا اسکے بعد بائیں پیروں کو تین مرتبہ دھویا حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا تھا پھر فرمایا کہ جو شخص میری طرح وضو کرے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کا کوئی ایک درمیان اس کے ذہن میں نہ رکھے دنیاوی خیال نہ آئے تو اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (متفق علیہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کا کوئی ایک درمیان حضور قلب کے ساتھ رجوع ہو تو اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ



اللہ علیہ وسلم ما منکرم من احب یوضأ فیہ اذ یسبح  
الوضوء ثم یقول اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا  
عبدہ ورسولہ فی روایت اشہد ان لا الہ الا اللہ وحده  
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدا ورسولہ لا یتفوت  
لہ ابواب الجنۃ الثانیۃ یدخل من ایتھا شاء فکذا  
رواہ مسلم فی توحیدہ والحمید فی افراد مسلم و  
کن ابن الاثیر فی جامع الأصول و ذکر الشیخ محمد بن  
النوری فی الخیر حیات مسلم علی ما رویناکہ و زاد  
الترمذی فی التوحید اجعلنی من التوابین واجعلنی من  
المستقبرین والحدیث الذی رواہ فی الشک وجمہ  
اللہ فی الصحاح من توحدا فحسن الوضوء علی اخریم  
رواہ الترمذی فی جامعہ یعینہ الا کلمۃ اشہد قبل  
ان محمدا۔

۲۶۹ عَنْ ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم لوات اثنین ینعون یوم الریقۃ عسرا  
محببین من انار الوضوء فممن استطاع منکم ان  
یطیل عذتہ فلیفعل۔ (مسند علی)

۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَلَعَّ الْحِلْمَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءَ۔  
(رواہ مسلم)

۲۷۱ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اسْتَوْفُوا دُرْنَ لُحْصَا وَأَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ  
الصَّلَاةُ وَلَا يَحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔ رَوَاهُ  
مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۲۷۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ  
(رواہ الترمذی)

## دوسری فصل

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ایسا ہے جو کل طور پر وضو کرے  
یا اسکو کمال درجہ تک پہنچا کر یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا  
کوئی معبود نہیں تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں  
ایک اور روایت کے مطابق یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی  
معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اسکا حق جنت کے اٹھواں دروازہ  
کھول دینے جاتے ہیں تاکہ وہ جس سے بھی چاہے داخل ہوا امام مسلم کی یہ روایت  
حمیدی کے مطابق ہے اس کی تائید ابن اثیر نے جامع الاصول میں کی ہے  
اور شیخ علی الدین نورانی نے مسلم کے اخیر میں جاری روایت کے مطابق اس  
حدیث کو بیان کیا ہے لیکن امام ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا خداوند جل جلالہ  
توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا۔ لیکن جو حدیث علی السنہ  
روایت اللہ علیہ نے صحاح میں روایت کی اس میں فرمایا ہے جسے وضو کیا اور اچھی طرح  
سے کیا آخر حدیث تک لیکن امام ترمذی نے مذکورہ بالا حدیث کے بعد یہ نقل کیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت قیامت میں اس حال میں بلانی جائے  
گی کہ اس کے چہرے وضو کے نثرے چلتے دکتے ہوں گے پس تم میں سے جو یہ  
چاہے کہ اس کی پٹائی چمکتی ہوئی ہوتی اسکو چاہیے کہ ایسا ہی عمل کرے تحقیق اللہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یہاں تک مومن کے وضو کا پانی پینا ہے۔۔۔۔۔

وہاں تک وہ زہر سے آراستہ ہوتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اعمال میں استقامت حاصل کرو تاکہ تم میں سے ہر ایک ملائمت  
نہ ہوگی اور جان لو کہ تمہارے بہترین اعمال یہ ہیں نماز، زکوٰۃ، صوم اور  
وضو کی حفاظت نہیں کرتا۔ (مالک - احمد - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے وضو پر وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی  
جاتی ہیں۔ (ترمذی)



## تیسری فصل

۲۴۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَاتِلُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَصَلَاتُهَا الصَّلَاةُ الطَّاهِرَةُ (رواه أحمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کی کئی نمازیں ہیں نماز کی کئی طہارت (روضہ)

۲۴۴ وَعَنْ ثَعْلَبِ بْنِ أَبِي رَزْجٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرَّؤُوفَ فَانْتَبَسَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطَّاهِرَةَ إِنَّمَا يَكُونُ مَعَيْنَا الْفَرَاتُ أَوْ لَيْلُكَ - (رواه النسائي)

حضرت ثعلب ابن رزج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ رؤف کی تلاوت فرمائی لیکن دوران نماز متناہر لگا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے فرمایا کیسے لوگ ہیں کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن اچھا وضو نہیں کرتے جس کی وجہ سے مجھے قرأت میں اشتباہ ہوتا ہے۔ (مسائل) بنی سلیم کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں پر شمار فرمایا مجھ سے شمار کرایا (شک روای) اپنے فرمایا سبحان اللہ کتنا ترازو کے نصف پلہ کو بھر دیتا ہے اور الحمد للہ پلے کو بھر دیتا ہے اور اٹھاکبر کتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ اسے تو ہی نے روایت کیا اللہ کا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ قِيلَ يَا أَدْنَى بَيْنَ الشَّيْبِ نِصْفُ الْوَيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَمَلَأَهُ وَالْكَبِيرُ يَمَلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْعُشْرُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطَّاهِرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ الرَّمِيزِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ صناعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اس میں کئی گناہ تو اس کے سر کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی دیتا ہے تو ناک کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے کے بھی اور جب ہاتھ (کبیر) دھوتا ہے تو پلکوں کے گناہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں اور سر کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ منہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں پھر اس پر اس کا مسجد کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اس کے درجات کی بلند کا سبب ہوتا ہے (ماکمل مسائل)

۲۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ النَّسَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ فَمَسَحَ خُجْرَتِ الْخَطَايَا مِنْ فَرْقِهِ فَإِذَا اسْتَنْشَرُ خُجْرَتِ الْخَطَايَا مِنْ فَرْقِهِ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عَيْنَيْهِ أَشْفَاوُ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خُجْرَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عَيْنَيْهِ أَشْفَاوُ عَيْنَيْهِ فَإِذَا اسْتَنْشَرُ خُجْرَتِ الْخَطَايَا مِنْ لَبِئِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَدْنَى فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خُجْرَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عَيْنَيْهِ أَشْفَاوُ عَيْنَيْهِ فَإِذَا اسْتَنْشَرُ خُجْرَتِ الْخَطَايَا مِنْ مَشْرِئِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ تَأْتِيكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستانِ نثرین لے گئے وہاں جا کر آپ نے مومن کو مخاطب کر کے فرمایا اے مسلمانوں کی سرکے میں رہنے والو تم پر سلام ہو اللہ نے جاننا تو ممکن ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو ہمیں

۲۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُكُمْ وَمُزِينَتُكُمْ فَلَمَّا انْشَاءَ اللَّهُ يَوْمَكُمْ لَكُمُ الْحَقُّونَ قَوَدَتْ أَنَّكَ رَأَيْتَ نَارًا نَارًا قَالُوا أَوَلَيْسَ نَارُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمُ أَصْحَابِي فَرَأَوْا نَارًا



الَّذِينَ لَهُمْ أَنْتَابُ الْمَعَارِفِ يُخَرِّجُونَ مِنَ كُلِّ مَسْجِدٍ مَدِينًا  
مِنْكُمْ يَأْتِيهِمْ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَسْجِدٍ وَهُمْ فِيهَا يُوعَدُونَ  
أَمَّا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ الْمَوْتُ فَيَنْسَوْا الذُّرَىٰ أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا  
فِيهَا رُحُلًا حَبْلًا مُدْبِرًا ۚ يَوْمَ يُدْعَىٰ الَّذِينَ كَفَرُوا  
بِأَسْمَائِهِمْ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَ بِهَا وَلَهُمْ فِيهَا أُنثَىٰ  
ضَالَّةٌ مُذْمُومَةٌ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَخْلَوْنَ رَكُوعًا مِنَ  
الْعَذَابِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِّ ۖ أَشَدُّ خِلَافًا ۚ يَوْمَ  
يَدْعَىٰ أُولَٰئِكَ بِأَسْمَائِهِمُ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَ بِهَا  
فَيُجِيبُونَ بِأَنفُسِهِمْ لَا تَذَرْ لَهُمْ مِنَّهَا  
كُفْرًا ۚ وَلَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكَبِّرُونَ ۚ

روایہ علیہ السلام

٢٤٨ وَعَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 ١٨ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 وَإِنَّا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْتَفِعَ رَأْسُهُ فَإِنْ نَظَرَ إِلَى مَا بَيْنَ  
 يَدَيْهِ قَاعَ عَرْفِ أُمِّيٍّ مِنْ بَنِي الْأُمِّيِّ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ  
 ذَلِكَ دَعَنَ تَبِيَّتِي مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ  
 رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَنِي الْأُمِّيِّ فِيهَا  
 بَيْنٌ تُوجِدُ إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ عُرْمٌ مَجْتَمِعُونَ مِنْ أُمَّةٍ وَوَصِيَّةٌ  
 لَيْسَ أَحَدٌ كُنَى لِكُلِّ غَيْرِهِمْ وَأَعْرَفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ  
 بِأَنِيَابِهِمْ وَأَعْرَفُهُمْ تَسْمَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ-

(رواه أحمد)

(در کتاب رساله جامع بهاء و محکم)

وہاں موجود صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں سرکار نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو مستقبل میں ایمان لائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا آپ اپنی امت کے آنے والوں کو کس طرح پہچانیں گے۔ سرکار نے فرمایا کیا تمیں معلوم نہیں کہ اگر کسی کے پاس پنج صلیبان گھوڑے ہوں جن کی پیشانیوں اور سر سفید ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو سیاہ گھوڑوں میں نہ پہچان لے گا۔ صحابہ نے عرض کیا ہیک یا رسول اللہ تب ہم کس طرح پہچانیں گے۔ وہ مسلمان قیامت کے دن آئیں گے اور میں عرض کو فرما دوں گا تو میں انکو اعضاء و منہ حضرت ابوالفضل فاروقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا فرقہ ہوں گا جسکو قیامت کے دن مسجدہ کی اہل ترویج جائیں گی۔ اور مجھے چار سب سے پہلے مسجدہ سے سراٹھانے کو کہا جائیگا۔ شب میں اپنی امت کے ان افراد کو پہچان لوں گا جو میرے ملنے میرے دائیں میرے بائیں اور میرے پیچھے ہوں گے اس وقت ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ لوگوں کے ابو و ماں ہیں جو جناب نوح سے آپ کی امت تک کے لوگوں کا ہر گاہ کس طرح پہچانیں گے۔ سرکار نے فرمایا انکے اعضاء و منہ کی چمک دیکھو کیونکہ کوئی بھی ان جہلیانہ ہوگا۔ اسکے علاوہ ایک پہچان یہ بھی ہوگی کہ میری امتوں کے نامہ اعمال دائیں ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی ذریت اچھے آگے دھڑکتی ہوئی آئے گی۔ (راحمہ)

بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں

پہلی فصل

۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ  
(متفق عليه)

۲۸۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ الْخَائِطِ ظَهْرِي وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ - (رواه مسلم)

٢٨١- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً ذَكِنْتُ اسْتَعْتَبِي  
 أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ أَيْتِمُ خَامِرَةٌ  
 الْيَقْدَادُ قَالَ يَقْبَلُ ذِكْرُهُ وَيَتَوَضَّأُ (مَنْقُولٌ عَنْ عَلِيٍّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وضو کرے نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو کر کے نماز نہ ادا کرے (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتا اسی طرح مال حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذکور کثرت سے آتی تھی اور علامہ ابوہریرہؓ کی وجہ سے سرکار سے مسئلہ دریافت کرتے شرح معلوم ہوتی تھی لہذا شیخ جناب مقدادؒ کے ذریعہ مسئلہ معلوم کر لیا اور کارخانہ فرمایا کہ اپنی شرح لکھ کر دو کتب خانہ

ہم و منکر لیا کرو۔ (شفیق علیہ السلام)



۲۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَدَّاهُ مُسَلِّمًا قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَحْمَدُ فِي السُّنَنِ حَسْبُ اللَّهِ عَلَيْهِ هَذَا مَسْرُوقٌ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ لَمْ يَصِلْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوَضُّعَ مِنْ لَحْمٍ أَلْعَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ فَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ فَإِنْ اسْتَوَضَّ مِنْ لَحْمٍ أَلْعَنِي قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأَ مِنْ لَحْمٍ أَلْعَنِي قَالَ أَصْبَحَ فِي مَرَابِضِ الْعَلَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَصْبَحَ فِي مَرَابِضِ أَلْعَنِي قَالَ لَا (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۲۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاسْتَكَلْ عَلَيْهِ لَعْنَهُ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۲۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ رَبِّ لَكَ دَسْمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۶ وَعَنْ بَرْبَدَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْمًا لَقِيَ بِرُصُوفٍ وَاحِدَةٍ وَصَحَّ عَلَى خَلْفِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُ فَقَالَ عُمَرُ اصْنَعْتُ يَا عُمَرُ (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۲۸۷ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَاةٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْقَهْلَبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى حَيْبَرَ صَلَّى الْعَصَا ثُمَّ دَعَا يَا لَأَمْرٍ أَوْدَعُوا يُدْرِكُ إِلَّا بِالسَّيْفِ قَامَرِيٍّ قَتَرِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآكَلْنَا ثُمَّ قَامُوا إِلَى الْمَغْرِبِ ثُمَّ مَضَوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ اگر پر کسی بونی چیز کو کھانے کے بعد منکر کر دے (مسلم) لیکن شیخ امام فی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شاة کھایا اس کے بعد وضو نہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم بکری کا گوشت کھائے کے بعد وضو کریں تو سرکار نے فرمایا چاہو تو وضو کرو و یا ہو تو وضو نہ کریں میں سائل نے پھر سوال کیا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں تو سرکار نے فرمایا ہاں اور گوشت کھا کر وضو کرنا سائل نے دریافت کیا کہ بکری کے بارے میں غازیہ میں لیں سرکار نے فرمایا ہاں سائل نے پوچھا کہ اونٹوں کے بارے میں غازیہ میں سرکار نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑا گڑا ہٹ محسوس کرے اور وہ شک میں پڑے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلتا ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ میرے ک آواز نہ سنے یا بدبو محسوس نہ کرے (مسلم)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اس کے بعد کلی کر کے فرمایا اس میں چکنا چٹ ہوتی ہے (متفق علیہ)

حضرت بربدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کئی غازیہ ادا فرمائیں اور موزوں پر سج فرمایا اس موقع پر حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ عمل کیا جو ہم نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اے عمر یہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت سدید بن ثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جنگ خیبر کے سال ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا جب آپ مقام صہبہ پر آئے جو خیبر کے قریب ہے وہاں آپ نے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا لیکن سقو کے علاوہ کچھ سامنے نہ آیا یہ سقو آپ کے حکم کے مطابق گھوڑے کے منگوں سے لیا گیا اور دوسرے صحابہ نے کھانا پھر



وَمَقْصُودُ اللَّهِ صَلَّى وَتَمَّ بِرُوحَانِهِ (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

ماز مغرب شروع کرتے ہیں اُن کی اور بچے ملی کلیاں کیں پھر ناز پر عالی  
اور وضو نہیں کیا دُعا کی

## دوسری فصل

۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْبٍ أَوْ يَمِينٍ رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو نہیں کیا جائے اگر سب سے پہلے آواز یا ہدایت ہو۔

(راحد و ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذہبی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مذہبی نکلنے پر وضو اور مٹی نکلنے پر غسل کرنا چاہیے۔ (ترمذی)

۲۸۹- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَدَى فَقَالَ مِنَ الْمَدَى فِي الْوُضُوءِ وَمِنْ الْمَدَى الْغُلُّ (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناز کی کچھ وضو ہے اور کبیر تحریمہ اس کی حرمت اور امام اس کی حلت ہے (ابوداؤد، ترمذی، دارمی، یحییٰ ابن ماجہ، نسائی، حدیث کرم علی اور ابوسعد سے روایت کیا ہے)

۲۹۰- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَتَاعُ الْوُضُوءِ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا الشَّيْءُ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ وَالْبُخَارِيُّ رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

حضرت علی بن اہلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو یہ آواز ریح آئے (عزیز و سحر) غور تو اس کے پاس نہ جاؤ یعنی ان کے ساتھ مقتدر میں بحالت نہ کہد (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۱- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْبَبَ لَكَ قَوْمٌ تَوَضَّأُوا وَلَا تَأْكُلُوا الْبَسَاءَ فِي أَعْيَانِهِمْ. (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبُخَارِيُّ)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھیں سر میں کا ڈھکانا جس جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو یہ دھکن اللہ جاتا ہے۔ (دارمی)

۲۹۲- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وَكَأَمَّ الشَّيْءُ كَذَا أَنَا مَتَا الْعَيْنِ اسْتَطَلَقَ الْوُكُلَ. (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر میں کا ڈھکن آنکھیں ہیں لہذا جب کوئی سو جاتے تو اسکو چاہیے کہ وضو کرے (ابوداؤد) شیخ امام علی السمر رَحْمَةُ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حکم مجھے دے کے نے نہیں جس کا تا یہ کہ حضرت انس کی روایت سے ہوتا ہے کہ امیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے منتظر رہتے تھے یہاں تک کہ زمینک و مہ سے ان کی گردنیں ٹھک جاتی تھیں پھر وہ بغیر وضو کے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن امام ترمذی کی روایت میں انتظار نماز کی بجائے یہ کہا کہ انتظار کرتے کرتے اُن کے سر ٹھک جاتے۔

۲۹۳- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَمَّ الشَّيْءَ الْبَيْتَانِ فَمَنْ تَامَ فَيَتَوَضَّأُ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا فِي عَجَبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِئَ رُءُوسُهُمْ لَمْ يَصْلُحُوا وَلَا يَتَوَضَّأُونَ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ وَالْبُخَارِيُّ رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ يَتَوَضَّأُونَ بَدَلِ يَتَوَضَّأُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِئَ رُءُوسُهُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس شخص پر ہے جو لیٹے اور سو جاتے ہوئے

۲۹۴- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ تَامَ مَضْطَجِعًا قَرَأَتْهُ



إِذَا اسْتَطَعْتُمْ مَقَامَكُمْ -

کہ سونے کی وجہ سے اس کے چوڑے حصے ہر جاتے ہیں۔

(بغاة الترمذی فی دأبہ اؤد)

(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت بسرو روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے۔

(مالک - احمد - ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دارقطنی)

حضرت خلق بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اگر کوئی شخص وضو کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو کیا دوبارہ وضو کرے سرکار نے فرمایا کیا وہ تمہارے جسم کا حصہ نہیں ہے۔ ابوداؤد - ترمذی - نسائی لیکن ابن ماجہ نے شیخ علی السنہ کے حوالے سے کہا ہے کہ بعد میں منسوخ ہے کہ کوئی جناب ابوہریرہ جناب طلق کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے اور ابوہریرہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی اپنا ہاتھ شرمگاہ کی طرف کسی مائل کے لگائے پس چاہیے کہ وہ وضو کرے روایت شافعی دارقطنی لیکن نسائی نے جناب بسرو سے جو روایت کی اس میں مائل کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت مالشہ صدیق رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ازواج کی تقبیل فرماتے اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز اور فرماتے تھے ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ ہمارے نزدیک جناب عروہ کی سند حضرت مالشہ کے ساتھ کسی حال میں بھی درست نہیں اسی طرح ابواسم خنی کی سند بھی درست نہیں لیکن امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بعد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست حضرت مالشہ سے سماعت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کے گؤشت کھایا اس کے بعد نیچے نیچے ہوئے فرش سے ہاتھ اٹھ کر نماز ادا کی اور وضو نہ فرمایا (ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما روایت فرماتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو جبناہراں کا گوشت پیش کیا آپ نے کھایا اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا کی (احمد)

۲۹۵ - وَعَنْ بَسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَلَّةً فَلْيَتَوَضَّأْ دَوَاهُ مَا لَكَ وَأَحْمَدُ دَاؤُدَ وَالْقُرَيْشِيُّ وَالنَّسَائِيُّ دَابْنُ مَاجَةَ وَالْقَارِيُّ .

۲۹۶ - وَعَنْ طَلْحِ بْنِ نُبَيْتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ امْسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ يَتَوَضَّأُ قَالَ وَقَالَ هَذَا لِيُصْبَحَ وَتَمَّ دَوَاهُ الْبُخَارِ وَالْقُرَيْشِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَدَى ابْنُ مَاجَةَ فَخَرَّ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُجِيبُ الشُّكُوفِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَسْنُوحٌ لِأَنَّهُ خَرَجَ عَنْكُمْ بَعْدَ قُدُورِ طَلْحِ بْنِ قَدَّحٍ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَلَّةٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ دَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْقَارِيُّ دَوَاهُ النَّسَائِيِّ عَنْ بَسْرَةَ (لَا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ)

۲۹۷ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يَصْبِي وَلَا يَتَوَضَّأُ دَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالْقُرَيْشِيُّ وَالنَّسَائِيُّ دَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْقُرَيْشِيُّ لَا يَصْبِي عَنْهُ أَحَدٌ يَأْتِيهِ إِلَّا سَأَدُ غُرُورَةٍ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ الشَّيْبِيُّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُو دَاؤُدَ هَذَا مَوْسَلٌ قَدْ ابْرَاهِيمُ الشَّيْبِيُّ لَمْ يَصْبَحْ عَنْ عَائِشَةَ -

۲۹۸ - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَرٍ مَسْمُومٍ يَدَاهُ يَوْمَئِذٍ كَانَ تَحْتَ ذِمَّتِهِ قَامَ فَصَلَّى دَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۲۹۹ - وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبِيًّا مَقْرُونًا قَا كُلَّ مَيْتَةٍ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقَلَاوَةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - (دَوَاهُ أَحْمَدُ)

## تیسری فصل

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اس بات

۳۰۰ - عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَعَنَ كُنْتُ أَشْرَوْجَ







قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَضُوءُ مِنْ بَيْنِ  
دِيمَ سَائِلٍ رَدَّاهُمَا النَّارُ قَطْعِي دَقَّانِ عُمَرُ بْنُ سَلْبَةَ الْعَمْرِيُّ  
لَهُ فَيَقْعُهُ مِنْ تِلْكَ الْوَضُوءِ وَلَا رَأَى وَتَزِيدُ ابْنُ خَالِدٍ وَ  
يَزِيدُ بْنُ مَحْمُودٍ مَجْهُولَانِ -

سنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس شخص  
کے لئے جہنم میں جو یہ جانتے ہو کہ وضو کرنے سے پہلے اور قسطی سے اس حد تک کہ وضو  
کرتے ہیں کہ ان کے لئے جہنم میں جہنم کے دو قسم داری خود کیا ان سے روایت  
کی اور اس سند میں زید بن خالد اور زید بن خالد بن خالد ہیں۔

## بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

## بیت الخلاء کے آداب

پہلی فصل

۳۰۷ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمَا الْخَلَاءَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا  
الْقِبْلَةَ وَلَا تَقْبِلُوا بِرُءُوسِكُمْ شِرْكًا أَوْ عَرَبِيًّا مُتَقَبِّلًا  
عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مَعْنَى الشَّرْحِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَلَا  
الْحَدِيثُ فِي الصَّحِيحِ وَأَمَّا فِي التَّحْقِيقِ فَلَا بَأْسَ بِمَا  
رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرْتَقِبْتُ فَوْقَ بَيْتِ خَلْفَةٍ  
يَبْعُثُ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُ  
حَاجَتَهُ مُتَدِيرًا الْقِبْلَةَ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ (مُسْنَدُ مُنِيرٍ)

حضرت ابو الزبیر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں  
سے کوئی پانی لے کر جائے تو نہ سمت قبلہ کی طرف نہ کرے اور نہ پشت اس  
کا نہ شرقاً نہ غرباً پائے نہ متقبل علیہ کیکن امام محمدی استاذہ انہ کے کہ  
کہ یہ تم جہنم کے لئے ہے لیکن گھروں میں اس کی باندی نہیں کہ نہ نہ  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کسی کام پر تھا  
تھوڑے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
درسم قبلہ کی طرف سے پشت چہرہ سے شام کی جانب منہ کے قدامت  
فرارہتے (متفق علیہ)

۳۰۸ وَكَانَ سَمَاتٌ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِبِ أَوْ بَوَّلِ أَوْ  
تَسْتَجِبَ بِأَيْمِينِ أَوْ أَنْ تَسْتَجِبَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ  
أَوْ أَنْ تَسْتَجِبَ بِجَمِيعِ أَوْ يَحْطِئَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: قتلے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف نہ کریں یا دھتے ہاتھ  
سے استنجہ کریں یا تین پتھروں سے کم یا گوہر اور بدھنی سے استنجہ  
کریں۔ (مسلم)

۳۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ  
الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وہ جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ میں تم سے  
بہا کر کے تیری پناہ میں ہوں (متفق علیہ)

۳۱۰ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِقَبْرِ بَنِي فَحَالَ أَهْلُهُمْ لِيُعَذِّبَ بَنِي وَمَا يُعَذِّبُ بَنِي فِي كَيْفٍ  
أَمَّا أَحَدُهَا فَكَانَ لَا يَسْتَقْبِلُ مِنَ الْبُؤْرِ فِي رَدَائِهِ يُسَلِّمُ لَا  
يَسْتَقْبِلُهُ مِنَ الْبُؤْرِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَتْبَعِي بِالسَّيْفِ لَمْ  
أَحَدٌ جَبْرِيَّةً تَقْبِلُهُ فَتَقْبِلُ بِصُفْيٍ ثُمَّ عَدَّ رَفَقَتِ  
قَبْرٍ وَاجِدَةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزرا تو فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہوگا  
اور کسی بڑے گناہ کے سبب نہیں ان میں سے ایک پیشاب سے احتیاط نہیں  
کرتا تھا اور دوسرا گناہ کے سبب نہیں کرتا تھا۔  
اور دوسرا شخص نے انکو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازہ  
رہزہ پیشاب منگوا کر اس کو درمیان سے چھ پر دونوں قبروں پر گناہ ہو گیا ہے



فَقَالَ لَعَلَّكَ أَنْ يَخْفَى عَنْهُمَا مَا أَلْزَمَ رِيْبَا -

رَبِّهِمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۳۱۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّهَ عِزِّي قَالُوا وَمَا اللَّهُ عِزِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِيمَانُ فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَدْنَى مِنْهُمْ -

رواه مسلم

۳۲- وَجَنِّ اِنِّى فَعَادَةٌ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُهُمْ فَلَا يَتَقَسَّ فِي الْاِنَاءِ  
اِذَا اَتَى اَخْلَعَ عِلَا يَسَّ ذِكْرَهُ وَيَجْنِبُ وَلَا يَتَمَتَّعُ بِمِنْه.

(مفتی محمد عظیم)

۳۱۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلَيْسَ يَسْمُرُ وَمَنْ اسْمُرَ فَلَيْسَ يَتَّقِي

(مفتی محمد رفیع الرحمن)

۳۸۴ وَعَنْ أَبِي نَازَلٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُلُجُ الْخَلَاءَ فَيَأْتِيهِمْ أَنَا وَعَلَامُ أَدَارَةٍ مِنْ مَنَاءِ وَهَرَّةٍ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(عشق و محبت)

## دوسری فصل

**٣١٥** عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ الْخُذْلُكَ نَزَعَ خَاتَمَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَابْنُ مَيْمُونٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ وَأَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ مُسْتَكْرَفًا فِي إِبْرَاهِيمَ وَضَعَهُ بِهَذَا نَزَعَ  
**٣١٦** وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْهَرَاءَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يُرَاهُ أَحَدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۶ وَكَانَ ابْنُ مُوسَى قَاتِلُ مَعَاذِ بْنِ صَلَاتٍ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَاذًا أَنْ يَبْحُلَ فَأَقْبَضَ يَوْمًا فِي أَصْلِهِ جَدًّا  
مَبْنًى ثُمَّ قَالَ إِذَا أَمَادَ أَحَدُكُمْ لِمَنْ يَبْحُلُ فَلْيُؤَمِّرْهُ لِيُؤَمِّرْهُ

(رحمة الله عليه)

۳۱۸ - وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عزم کیا یا رسول اللہ! اپنے ایسا کیوں کیا بسرگار نے فرمایا امید یہ ہے کہ شبابِ  
جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے مذاہب میں تخفیف نہ ہوگی (مستحقِ ملیہ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا لعنت و نفرت کی دو باتوں سے بچو لوگوں نے معلوم کیا یا رسول  
وہ دو باتیں کونسی ہیں تو آپ فرمایا کہ راستہ اور سایہ و درخت کے نیچے پیشاب  
اور پانی نہ کرنا و غسل نہ کرنا

حضرت ابوداؤد و ترمذی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بانی پٹے تو برتن میں سانس نہ لے اسی طرح جب بیت الخلاء رہا جائے تو سر مگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ استنجی کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دھنوکے اس کو چاہیے کہ تاک صاف کرے اور درجہ کوئی بیت اللہ رہا ہے اس کو چاہیے کہ طاق ڈھیلوں سے استسقاء کرے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ماریخہ صبیحہ تھنا و ما جبت کو ماریستہ تو میں اور ایک بچہ ساتھ میں پانی کا چھڑا ڈال  
اور ایک کدال ایسے بہتے جرتے تھے فرشتے کے بعد آپ پانی سے استنجا کرتے  
تھے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا کو تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔  
ابوداؤد و نسائی، لیکن امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریبہ اور  
مساحب ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ مشکوٰۃ اور انہوں نے آقا محمدؐ کی بولنے سے پہنچا دیا ہے۔

حضرت عابد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصاص و اجرت کا ارادہ فرماتے تو انسانی دود شریف نے جہالتے جہال ان کو کوئی

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس وقت آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی تو آپ نے یوہر کی ٹہلی میں نرم جگہ تلاش کر کے فراغت حاصل کی اس کے بعد فرمایا جب میں کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو اس کے لیے نرم جگہ تلاش کرے وہ یوہر (دھڑ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



إِذَا آتَاكَ الْحَاجَّةُ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَنْتَهِى مِنَ الْأَذَى -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۱۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بَيْنَ الْعَالِيَيْنِ لَوْ كُنتُمْ أَهْلَكُمْ مَكْرًا

أَتَيْتُكُمْ الْعَارِثُ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقَبِيحَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَ

أَمْرٌ بَلَدٌ أَحْبَابُ وَنَهَى عَنِ الرِّوْثِ وَالزُّفَرَةِ وَنَهَى أَنْ

يَسْتَلِيبَ الرَّجُلُ بِجَمِيْعِهِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَلْجَةَ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۲۰- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِيُطَهِّرَهُمْ وَطَعَامِهِمْ وَكَانَتْ يَدُ الْيُسْرَى

لِيُخَلِّصَهُمْ وَمَا كَانَ مِنْ أَدَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۱- وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ هَبَّ مَعْدِي بَلَدٌ أَحْبَابُ

يَسْتَلِيبُ بِهِمْ فَإِنَّمَا تُجْزَى عَنِّي -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۲۲- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَجْمِزُوا بِالرِّوْثِ وَلَا بِالْجُفَرِ فَإِنَّهَا زَادَتْ

إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْيَوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ

لَمْ يَذْكُرْ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدًا مِنْ الْيَوْمِ -

۳۲۳- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زَيْدُ لَعَلَّ الْخَيْرَ سَتَكُونُ بِكَ

بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ يَمِيْنَهُ أَوْ تَقَلَّدَ ذِمَّتِي

أَوْ اسْتَنْجَى بِرُجْعِي وَأَتَمَّ أَوْ عَظُمَ فَإِنَّ مَعَهُ ذِمَّتِي بَرِيًّا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَعْلِ فَلْيُخَيِّرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ

لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُخَيِّرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَ

مَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ مِمَّا تَخَلَّلَ فَلْيُفْطِرْ وَمَا لَكَ

بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ

کی عادت کر رہی تھی کہ جب آپ قصار حاجت کا اظہار فرماتے تو اس وقت تک کھڑا

نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین کے قریب نہ پہنچتے (ترمذی - ابو داؤد دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ والدہ یعنی اولاد کو تعلیم

دیتے ہیں میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم بیت الخلا کو جاؤ تو نہ قبلہ کو منہ کرو اور نہ

پشت۔ پھر میں حکم دیا کہ مستنجا کے لیے رکھ دو تمہیں وہ جیلے استعمال کرو اپنے

جہیں ہڈی اور لید سے استنجا کر سنبھال کر منع فرمایا اسی طرح دائیں ہاتھ سے استنجا

کرنے بھی منع فرمایا (ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کھانا اور پاک کاموں کو داہنے ہاتھ سے کرتے۔ البتہ طہارت اور گھسیا

کام بائیں ہاتھ سے کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی بیت الخلا جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے

جائے اور ان سے استنجا کر کے کیڑا مکوڑا اس کے لیے لگا دیں گے۔

(احمد ابو داؤد نسائی دارمی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے

فرمایا کہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے (ترمذی) لیکن صاحب فرائض نے

جن بھائیوں کی غذا کا تذکرہ نہیں کیا۔

حضرت ابو یوسف بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے روایح امید میری حیات ظاہری کے

لید نہیں خول کرے گی لہذا تم لوگوں کو بتانا کہ جس نے دائرہ میری کو باندھا اگر وہ

لگائی، تو مجھ کے طور پر یا گردن میں سرہ ڈالا یا جانوروں کے پیارے یا ہڈی سے

استنجا کیا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محمد سے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مرد لگائے اس کو چاہیے کہ طاق مسائیاں لگائے

اور جو ایسا کرے تو بہتر ہے اگر نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو استنجا کے لیے

جائے اس کو چاہیے کہ طاق تبدیل کرے اور جیلے استعمال کرے اگر ایسا کیا تو بہتر ہے

ورنہ کوئی مضائقہ نہیں اور جس نے کھانا کھانے کے بعد خلل سے کچھ دائروں



سے نکالا تو اس کو بھینک دیے لیکن اگر اس سے زبان سے کچھ ملنے نہ دیکھا ہے تو اس کو ٹھک سے لے کر جس سے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر ایسا نہ کیا تو کوئی مصلحت نہیں اور جو شخص قضا کے حاجت کے لیے بیٹھے اس کو چاہیے کہ وہ جگہ پر دھار ہو اور ایسی جگہ نہ تو اس کو چاہیے کہ ریت کا ایک چھوٹا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف ہشت کرے کیونکہ شیطان انسانوں کی شرمگاہوں سے کھینکا ہے اور جس نے ایسا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی منسل غلامیں پیشاب کر کے وضو یا غسل نہ کرے کیونکہ وہ سر سے اکثر اسی وجہ سے ہوتے ہیں (ابوداؤد و دیگر امام ترمذی نسائی نے پیشاب کے بعد وضو یا غسل کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

یہ روایت ابوداؤد ابن ماجہ و ترمذی و نسائی میں ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النور کی آیت ۲۴-۲۵ کی تفسیر فرمائی ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بائیں سے بیکر کو گدے لہنت کا سبب میں دیکھا تھا کہ راستہ میں اندر سایہ اور گدے والے لوگ بیٹھے ہوں پر پانچاؤں کا (ابوداؤد ابن ماجہ) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اس حالت میں قضا حاجت کے لیے نہ نکلیں کہ ان کے سر کھلے ہوں اور بائیں کرتے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس عمل سے ناراض ہوتا ہے۔

(ابوداؤد ابن ماجہ) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجائی انسانے اور گدے سے غائب ہونے سے شیطانوں کے ہتھیار ہیں۔ لہذا تم میں سے جو کوئی بیت الخلا کو جائے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ یا اللہ من العیبت والنجاست پڑھے (ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیان پردہ ہے کہ جب کوئی پانچاؤں سے باہر توہم اللہ پر لے لے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

وَمَنْ آتَى الْخَلَاءَ فَلَيْسَتْ قُرْآنَ لَمْ يَحْدِثْ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ كُتَيْبًا مِّنْ رَّمْلٍ فَلَيْسَتْ بِرُفْ قَاتِ الشَّيْطَانِ بِتَعَبٍ بِمَقَامِهِ بَنِي أَدَمَ مَن فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَ حَذَرٌ۔

(رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ و الداریمی)

۳۲۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُكُنْ أَحَدٌ لَّكُمْ فِي مَسْتَحَبَةٍ تَحْتَ يَقْتَرِلُ فِيهِ أَدِيمُ صَافِيَةٍ قَاتِ عَائِقَةُ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّنَائِي فِي الْأَنْهَاءِ لَمْ يَنْكُرْ لَمْ يَنْكُرْ فِيهِ أَدِيمُ صَافِيَةٍ۔

۳۲۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُكُنْ أَحَدٌ لَّكُمْ فِي جَنْبٍ۔

(رواہ ابوداؤد و التَّنَائِي)

۳۲۷- وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتُّبَا الْمَلَائِكَةِ الْخَلَاءَةُ الْبَرَاءُ فِي الْمَوَارِدِ وَفَكَرَعَةِ الْقُرْبَى وَالْظِّلِّ۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۲۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ الرَّجُلُ يَفْقِرُ بَيْنَ الْفَالِقَةِ كَالشَّيْخَيْنِ عَنْ عَدْرَتَيْهَا يَتَحَدَّانِ قَاتِ أَمَّا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةٍ۔

۳۲۹- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْخُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَكَلَّا أَلَى أَحَدٍ لَّكُمْ الْخَلَاءَةُ فَلْيَقْلُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْعَيَاءِ رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةٍ۔

۳۳۰- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرُّ مَا بَيْنَ أَهْلِ الْوَجْهِ وَعَدْوَانِ بَيْنِ أَهْلِ الْأَدَا وَحَلَّ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَةَ أَنْ يَكُونَ بِسُوءِ رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فَقَالَ هَذَا أَحْوَشُ عَرِيبٌ قَدْ سَأَلَهُ لَيْسَ يَقْوِي

۳۳۱- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



وَسَلَّمَ لَدَاخْرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ عَقْرَا نَكَ - وَدَا الْخَلَاءِ  
وَابْنُ مَلَجَةٍ وَالنَّارِي -

۲۳۲ ۲۴  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَدَا الْخَلَاءِ أَتَيْتُهُ بِمَا فِي تَرَاوُذٍ وَرَجَعْتُ  
فَتَمَسَّحَ بِيَدِهِ عَلَى الْأُذُنِ ثُمَّ تَلَعَّ بِأَنَاءٍ الْخَرَقَ وَطَفَّ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَرَدَى النَّارِي وَالنَّسَائِي مَعْنَاهُ -

۲۳۳ ۲۵  
وَعَنِ الْخَلَاءِ سَفِيَانٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَا بَابِ نَوْمٍ وَطَفَّ حَرَجِي -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي)

۲۳۴ ۲۸  
وَعَنْ أُمِّهِ رُبَّتْ وَفِيهِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ مِنْ عَيْنِي تَحْتَ سِرِّيهِ يَبُولُ فِيهِ  
يَا لَيْلِي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي)

۲۳۵ ۲۹  
وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنَّ الْبَوْلَ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبْلُ قَائِمًا هَذَا بَلَّتْ قَائِمًا  
مَجْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَلَجَةٍ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْمَاعِيلُ  
مُحَمَّدُ بْنُ الشَّعْرَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ سَمِعَ عَنْ حُدَّيْفَةَ قَالَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّاحَةً فَوَجَّهَ قِبَالَ قَائِمًا  
ثُمَّ تَلَعَّ بِأَنَاءٍ قَائِمًا كَانَ ذَلِكَ يُعَذِّبُهُ -

## تیسری فصل

۲۳۶ ۳۰  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنَحَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُهُ مَا كَانَ  
يَبُولُ إِلَّا قَائِمًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِي)

۲۳۷ ۳۱  
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرَيْلَ أَتَاهُ فِي آتِلٍ مَا أُدْخِيَ إِلَيْهِ  
فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَدَّرَ مِنَ الْوُضُوءِ  
أَخَذَ عَرَقًا مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّحَ بِهَا قَدْرَجِي -

ملیہ سلم کی عادت یہ تھی کہ آپ بیت الخلا سے نکلتے وقت غفرانگ کستے  
تھے۔ (ترمذی ابن ماجہ و دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا تشریف لے جاتے تو میں آپ کے استنجاء کے لیے برتن  
یا چھال میں پانی دیتا جس سے آپ استنجاء فرماتے جب بیت الخلا سے باہر  
تشریف لاتے تو آپ زمین سے ہاتھ دگر کٹھن اور میں پانی کا دوسرا برتن لاتا تو آپ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
ملیہ سلم پیشاب سے فارغ ہو کر وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا مار  
تھے (ابو داؤد، نسائی)

امیر امت رفیقہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے بستر کے نیچے میدان کی لکڑی کا چال کا ایک برتن تھا۔ رات کے  
وقت آپ اس میں پیشاب فرماتے تھے

(ابو داؤد، نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کھڑے ہو کر  
پیشاب کر رہا تھا رسول اللہ نے مجھے کھڑے پیشاب کرنے سے منع فرمایا اس کے  
بعد میں نے کبھی ایسا نہ کیا ترمذی لیکن ابن ماجہ نے کہا ہے کہ شیخ امام علی  
سے ایک روایت حضرت مذہب سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
قوم کی کوڑھی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ متفق ملیہ کہا گیا ہے کہ  
یہ عمل کسی جمہوری کی وجہ سے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اگر تم سے کوئی  
یہ کہے کہ سرکار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سپاہ بانہ پیشاب  
بیچ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔

(احمد، ترمذی، نسائی)

حضرت زید بن عارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ وحی لے کر  
آئے تو انہوں نے سرکار کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر بتائی جب وضو سے  
فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مارے (احمد، دارقطنی)



(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّيْثُ قُطَيْبِيُّ)

۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي جَبْرِئِيلَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَفِخْ رِدَاةَ الْقُرْآنِ فَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَزِيزٍ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الْبَحَارِيُّ يَقُولُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَحَارِيُّ الرَّادِيُّ مُتَّفَقًا لِحَدِيثٍ -

۳۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّرْ خَلْفَكَ بِكُوفَتَيْنِ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَا لَا تَوْضِئُ يَوْمَ قَالَ مَا أَمَرْتُكُمْ مَعَكُمْ بَلْ أَنْ تَتَوَضَّأُوا وَتُفَعِّلُوا لَكُمْ سُنَّةً -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۰ وَعَنْ أَبِي أَيْوبَ وَجَابِرٍ وَأَنْسِ أَنْ هَذَا الْأَيْتُ لَمْ يَكُنْ لِي وَجَالٌ بِجُودٍ أَنْ يَتَوَضَّأُوا وَأَمَّا بِجُودٍ الْمَطْهَرِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَفِخُ الْإِنْسَانُ بِمَا يَدْنَ اللَّهُ قَدْ أَتَى فَنَكَّرَ فِي الشُّعُورِ قَمًا طَهَّرَ لَهُ قَالُوا تَوَضَّأُوا لِلْمَلَكَةِ وَتَحْتَلُّ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتَسْتَجِبُ بِالنَّوَاءِ قَالَ فَهَذَا كَقَدِّمُوا -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ دَ هُوَ يَسْتَهْزِئُ بِي لَأَرَى صَاحِبَهُ يُعَلِّمُهُ حَتَّى الْخُرُوءَ قُلْتُ أَجَلُ أَمْرًا أَنْ لَا تَسْتَقِيلَ الْفُجْلَةَ وَلَا تَسْتَجِبُ بِأَيْمَانِنَا وَلَا تَكْتَفِي بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْبَابٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيَّةٌ وَلَا عَظْمٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ)

۳۴۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ لَدَى رَفِيقِهِمَا تَحْتَلُّسَ دَبَّالٌ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمَا الظُّرُودُ إِلَيْهِ يَبْرُؤُ كَمَا يَبْرُؤُ الْمَرْأَةُ فَمَجَّعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَجَعَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَيْتٍ إِسْرَافِيْلُ كَانُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ وضو کریں تو بانی چھڑک لیا کریں (امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے محمد بن بخاری سے سنا ہے حسن بن علی راوی منکر حدیث ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فارغ ہوئے تو جنابِ سر پر کچے پیچھے لٹا کر بڑے کھڑے تھے سرکار نے دریافت کیا اسے نہ یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وضو کے لیے پاؤں پہ سرکار نے فرمایا مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں فوراً اسی کے بعد وضو کروں اگر میں ایسا کروں تو میری سنت میں جاکے گا۔ (ابو داؤد ابن ماجہ)

حضرت ابو ایوب، جابر و انس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت (ترجمہ) اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جن پر کفر کی کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبیلہ انصار کے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے کہ ان پاکیزہ باطنی حب پر عمل کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم تمہارے لیے وضو کرتے ہیں غسل جنابت کرتے ہیں اور اپنی سے استنجا کرتے ہیں سرکار نے فرمایا یہی بات ہے اس کے اپنے پورا لازم اور ان کا بھی

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک مشرک نے طنزاً کہا کہ تمہارے صاحبِ ریشی، تو تمہیں ہر بات سکھاتے ہیں یہاں تک کہ باغنا کرنے کو بھی میں نے کہا کہ بیشک آپ ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں قبلہ کی طرف نہ کریں۔ وہ اُمیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین ڈھیلوں سے کم استنجا نہ کریں۔ ہڈی اور لید کو استنجا میں استعمال نہ کریں۔ مسلم لیکن الفاظ حدیث جناب احمد کے روایت کردہ ہیں،

حضرت عبدالرحمن بن حسان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھ کر اس کی آڑ میں پیشاب کیا اس وقت ایک مشرک نے کہا ان کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں رضی اللہ عنہم نے اس کی بات سن کر فرمایا تم پر انفس کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو کیسا سخت واسطہ تھا



إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ فَمَضَوْهُ بِالْمِقَاتِ رِيضٍ فَهِيَ هُمْ فَعْدُ بَ  
فِي قَدِيرِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْهُ  
عَنْ أَبِي مُوسَى -

۳۳۳ وَعَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَسَمَةَ  
أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ مُتَقَبِّلِي الْوَيْلَةِ لَمْ يَجْلِسْ يَجُوزُ إِلَيْهِمَا  
فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلْ  
إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ فِي الْوُضُوءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ  
الْوَيْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ -

(رواہ ابو داؤد)

۳۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَخْرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَفْهَبَ عَنِّي  
الْأَذَى دَعَا قَاتِي -

۳۳۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقْنَا قَدِيرَةَ فَدُ الْعَجِيزِ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ  
أَمَّتْكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَلْقَمٍ أَوْ رَوْقَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ  
جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا فَفَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ ذِي الْوَيْلَةِ -

(رواہ ابو داؤد)

جب ان کے جسم پر لباس کو پیشاب لگ جاتا تھا تو لباس یا بدن کو قلعہ بی سے کاٹ  
دیا جاتا تھا جب انہوں نے اس سے انکار کیا تو انہیں قبر میں عذاب ہوا۔  
(ابوداؤد ابن ماجہ کن نسائی نے عبد الرحمن سے انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کیا)  
حضرت مروان اصغر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ  
عنہما کو دیکھا کہ دوران سفر اپنے اپنی اولاد کو سمت قبلہ کی جانب بٹھایا اور اس  
کی انگلیں میٹھ کر پیشاب کیا میں نے کہا اے ابوجہر! رحمٰن کیا ہم کو سمت قبلہ  
کی جانب پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ایسا نہیں جبکہ  
جنگل میں تیرے اور سمت قبلہ کے درمیان کوئی چیز مائل ہو تو کوئی مضائقہ  
نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب بہت الخلاء سے تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے و تجزہ ہوا  
رب کریم کے لیے جس نے اذیت کی چیز کو جو دور کر کے عافیت عطا فرمائی (ابن ماجہ)  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جہنم کو نکلتے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے ہر کار  
سے کہا کہ آپ اپنے امتیوں کو منع فرما دیں کہ وہ ہڈی، لید یا کونے سے استنجاء  
نہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارا رزق بنا دیا ہے لہذا اس کا رٹنے نہیں  
اس سے روک دیا ہے۔ (ابوداؤد)

## مسواک کا بیان

## بَابُ السَّوَاكِ

### پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو غلابہ  
عشاء تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتا اور ہر نماز میں مسواک کرنے کو کستا (متفق علیہ)  
حضرت شریک بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں  
داخل ہونے کے بعد سب پہلا کام کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ آپ سب پہلے  
جناب مذہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے پہلے مسواک سے مس

۳۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنِّي أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَلْحِيزِ  
الْوُضُوءِ وَبِالسَّوَاكِ عَنْ كُلِّ مَلُوقٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۷ وَعَنْ شُرَيْبِ بْنِ هَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ  
شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ  
بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسَّوَاكِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۸ وَعَنْ حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلْمُحْجِرِينَ اللَّيْلِ يَتَرَفَّضُ فَاةً بِالسَّوَاكِ -



قَالَ آتَانِي فِي الْمَسَاءِ أَسْرَكَ لِيَسْرَأَ فِي رَجُلَاتٍ  
أَحَدُهَا أَكْبَرُ مِنَ الْأُخْرَى فَكَانَتِ السُّبُوحُ الْأَصْغَرُ مِنْهَا  
فَوَيْلٌ لِي كَيْفَ قَدْ نَعَسْتُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا - (مَنْفَعٌ عَلَيْكَ)  
۳۵۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ مَا خَلَا فِي جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطْرًا أَسْرَى  
بِاسْتِرَاكِ لَقَدْ خَبَّرْتُ أَنَّ أَخِي مَقْدَمٌ فِي رَدَاءِ أَحْمَدَ -  
۳۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْرَهْتُ عَلَيْكُمْ فِي السُّبُوحِ - (رَدَاءُ الْبَقَارِ)  
۳۵۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنْ دَعْنَةً رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْأُخْرَى  
فَأُدْخِلَ السُّبُوحُ فِي قَطْرِ السُّبُوحِ أَنْ كَبَّرَ أَعْطَى السُّبُوحَ الْأَكْبَرُ  
(رَدَاءُ الْبَقَارِ)  
۳۵۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَقْضَى الصَّلَاةُ الَّتِي بَسَّكَ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يَسْكُنُ  
لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا -

(رَدَاءُ الْبَقَارِ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)  
۳۵۹ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفِيِّ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ  
عَلَى أُمَّتِي لَأَسْرَمَهُمُ بِالْحُجَرِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خُفْرَتْ  
صَلَاةُ الْوُضُوءِ إِلَى ثَلَاثِينَ لَيْلًا قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ  
يَتْلُو الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُهُ عَلَى أَمْرِهِ مَوْجِعَ  
الْعَبْدِ مِنَ أَدْنِ الْكَاتِبِ لَا يُعْمَلُ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنْ  
لَهُ رَدَاءٌ إِلَى مَوْجِعِ رَدَاءِ الْقَوْمِ عَنِ دَأْبِهِمْ وَكَرَاهَتِهِ  
لَمْ يَكُنْ لَوْ لَا خُفْرَتْ صَلَاةُ الْوُضُوءِ إِلَى ثَلَاثِينَ لَيْلًا وَقَالَ  
الْقَوْمِيُّ فِي هَذَا أَحَدٌ يَتَحَسَّنُ وَجْهَهُ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے غراب میں یہ دکھایا گیا کہ میں مسواک کروں میرے  
پاس دو اشخاص آئے ان میں ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو  
مسواک دینا چاہی تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ میں بڑے کو مسواک دوں لہذا  
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی جبرئیل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کہنے  
کو کہا اور مجھے یہ خیال ہوئے گا کہ کثرت مسواک سے منہ کا ظاہری حصہ چھل جائے گا  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں نے مسواک کبھی اسے میں نہیں بہت کچھ بتایا ہے (بخاری)  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اس وقت آپ کے پاس دو اشخاص میں سے  
تھے ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا اس دوران آپ کے پاس مسواک  
کی تفصیلت میں وحی آئی اور یہ کہا گیا کہ بڑے کو مقدم کرتے ہوئے اس کو مسواک  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کے لیے مسواک کی جاتی ہے وہ اس نماز سے ستر  
درجہ زیادہ افضل ہوتی ہے جس کے لیے مسواک نہ کی گئی ہو۔ اسے یہی  
نے شنبہ الامان میں روایت کیا ہے۔

جناب ابوسلمہ حضرت زید بن خالد جعفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا اگر مجھ کو اپنی امت کی  
مشقت کا خوف نہ ہو تو میں انہیں ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم کرتا اور عشاء  
کی نماز عشاء کی رات تک بخیر کرنے کا حکم دیتا۔ زید بن خالد جب بھی مسجد میں  
آتے تو مسواک ان کے کان پر بول جس طرح لکھنے والے کا قلم ہوتا ہے اور اس  
وقت تک ان کے لیے کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ مسواک نہ کر لیتے اور جہاں  
کو کان پہنچ کر لیتے (ترمذی۔ ابوداؤد) جبکہ ابوداؤد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ  
میں نماز عشاء کی رات تک بخیر کرنے کو کہتا تھا ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن  
صحیح ہے۔

## وضو کی سنتیں

## بَابُ سُنَنِ الْوُضُوءِ

پہلی فصل

حضرت ابوبررہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۳۶۰ عَنْ أَبِي بَرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ مَنَاقِبٍ لِلنَّبِيِّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تُفَضِّلُ وَغَسَلَ الزَّكَاةَ وَرَبَّتْ الْأَيْمُ وَحَلَّتِ الْعَانَةَ وَاتَّقَاكَ الْمَاءُ يَعْنِي الرِّسْمَ حَتَّى قَالَ الرَّادِيُّ وَكَيْفَ الْعَانَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَحْمُومَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةِ الْخُفَّاءِ بِإِسْنَادٍ عَنِ الْخَلِيفَةِ ثُمَّ يَجِيءُ هَذَا الْوَدَّ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْخَمْسِينَ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ التَّجَاوِزِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ الشُّعْبَيْنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ سِرْدَانِيَّةً عَمَّا رُبِّيَ يَأْمُرُ -

کرتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں راہبوں کو کم کرنا ۲۰، ارمی بڑھانا ۲۰، مسراک کرنا ۲۰، ہاگ میں پانی دینا ۵۰، ناخن تراشنا ۴۰، جوڑوں کی جگہ جوڑنا ۲۰، بقول کے بال صاف کرنا ۲۰، زینت بال مونڈنا ۲۰، پانی احتیاط سے استعمال کرنا۔ استنہا کو کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں بات مجھے یاد نہیں رہی غالباً وہ کلی کرنا تھا۔ و مسلم البیہ ایک روایت میں دوسری بڑھانے کے بجائے غلٹہ کرنا ہے۔  
صحیحین اور کتاب حمیدی میں نہیں دیکھی۔ لیکن صاحب جامع الاصول اور خطابی نے معالم السنن میں ابوداؤد سے بروایت ہمارے یا مسر نقل کیا ہے۔

## دوسری فصل

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّوَّاءُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَقِيرِ مَرَضًا أَوْ لِقَابٍ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْحَمْدُ وَالنَّارُ بْنُ دُرُودٍ الْبَغْدَادِيُّ فِي مَرْجِعِهِ بِإِسْنَادٍ -

۳۵۱ وَعَنْ أَبِي أُرْوَبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ مَنَاقِبٍ لِلْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَبُورَى الْخِيَتَانِ وَالشَّعْطُ وَالسَّوَّاءُ وَالنَّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۳۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ نَبِيلٍ وَلَا نَهَارٍ يَسْتَقِظُ إِلَّا بَسْرُكَ قَبْلَ أَنْ يَوُضَّ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ -

۳۵۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْنِفُ بِعُطْبِي السَّوَّاءُ رَأْسُهُ قَائِمًا بِهِ قَائِمًا لِي ثُمَّ أَغْلِيَهُ وَأَدْعُمُهُ إِلَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسراک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے دشمنی، احمد، دارمی، نسائی، امام بخاری نے اس روایت کو اپنی صحیح میں بغیر سند کے نقل کیا ہے۔

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی منت میں حیا کرنا اور روایت کیا گیا کہ غلٹہ کرنا، خوشبو لگانا، مسراک کرنا، نکاح کرنا (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کو اس وقت تک نہ سوئے کہ جب تک مسراک نہ کر لیتے۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسراک کرنے کے بعد مجھے دھوئے کیلے دیتے تو میں دھو کر اسی مسراک کو استعمال کرتی اور دھو کر سرکار کو واپس کر دیتی (ابوداؤد)

## تیسری فصل

۳۵۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ



کانوں میں ایک چھپائی استعمال کیا۔

ثُمَّ عَسَلَ بِخَبِيرٍ إِلَى الْكُفَّيْنِ وَفِي الْآخِرِ لَمْ يَخْصُصْ  
وَأَسْتَقَرَّتْ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ مِنْ عُرْفِهِ قَائِمَةً -

۳۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَعَزِزَ عَلَى هَذَا -

(رداء البصاری)

۳۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ - (رداء البصاری)

۳۶۵ وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالنَّعْصَانِ فَقَالَ لَا  
أَرِيكُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ  
ثَلَاثًا ثَلَاثًا - (رداء البصاری)

۳۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ  
حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَادِيَةِ الْبَطْنِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَنَا لَعَزِزْنَا  
وَهُمْ عَجَلُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَعْدَا عَقَابٍ بِهِمْ بَلْعَمٌ لَمْ يَسْتَهْمَا  
الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِئْسَ  
لِلْعَقَابِ مِنَ الشَّيْءِ أَسِغُوا الرُّؤُوسَ - (رداء البصاری)

۳۶۷ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَسَمِعَ بِأَصِيصَةٍ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَ  
عَلَى الْكُفَّيْنِ - (رداء البصاری)

۳۶۸ وَعَنْ قَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنٍ يَكَلِّمُ فِي طَهْرٍ  
وَيُحْلِلُ وَيَنْحَلُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہننا وغیرہ کرو تو ابتداً اپنی طرف سے کرو۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وضو نہیں جس سے اس سے پہلے اللہ کا نام

۳۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسْتُمْ قُلُودًا تَوَضَّأُوا ثُمَّ فَكِبْتُمْ قُلُودَكُمْ  
(رداء البصاری)

۳۷۰ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَبَسَ ثِيَابًا لَمْ يَلْبَسْ رَدَاءَ الْيَوْمِ



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی تیند سے بیدار ہو تو پانی ہاتھ دھو کر  
میں دھو لے یہاں تک کہ اس کو دھوے کیونکہ اس کو علم نہیں کہ اس کے  
ہاتھ کتنے کھانٹ گئے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تیند سے بیدار ہو تو پہلے دھو کر  
اور اس دھو میں ناک کو جھاڑے کیونکہ شیطان اس کے نچھے پردات گزارتا  
ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے منہ کے بائیں میں دریا بہتا تھا اور بائیں کان میں دریا بہتا تھا  
ہاتھوں کو دو دو بار دھو یا تین تین مرتبہ کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ کہ وہ  
پھر ہاتھوں کو کہیں تک دو دو مرتبہ دھو یا اور سر کے مسح میں پہلے ہاتھوں کو ابتدا  
سر سے آخر تک لے گئے اور آخر سے شروع تک واپس لائے پھر دونوں ہاتھوں کو  
گردی تک لے گئے اور ایسے ہی واپس لائے جہاں سے گردن کا مسح شروع کیا تھا  
پروں کو دھو یا یا تک۔ ابو داؤد۔ نسائی اور اسی طرح صاحب جامع نے نقل کیا  
لیکن متفق علیہ روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہا گیا  
کہ آپ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دھو کر کے دکھائیں تو انہوں نے غیابی کا  
برتاؤ کیا اور میسر حاکم کہتے ہیں ہاتھوں کو تین بار دھو یا پھر تین میں دونوں ہاتھ  
کر ایک ہاتھ سے تین مرتبہ کی اور تین مرتبہ کی پانی دیا پھر تین میں دونوں ہاتھ  
ڈال کر پانی لیا اور اس سے تین مرتبہ سر سے کو دھو یا۔ اسی طرح اس برتن سے  
پانی لے کر ہاتھوں کو کہیں تک دو مرتبہ دھو یا پھر برتن سے پانی لے کر ہاتھوں  
کو کر کے سر کا مسح کیا پہلے تو ہاتھ ابتدا سر سے آخر تک لے گئے اور پھر ان کو واپس  
لائے پھر پروں کو ہاتھوں تک دھو کر فرمایا کہ سر کا دھو یا ایسا تھا۔ لیکن ایک روایت  
اس طرح ہے کہ ابتداں سر سے گردن تک ہاتھ لے گئے پھر ہاتھ واپس لائے  
جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر پروں کو دھو یا۔ ایک اور روایت کے مطابق  
کل اور ناک میں پانی دینے اور ناک سونگے میں تین چلو پانی استعمال کیا اور  
ایک روایت کے مطابق کل اور ناک میں پانی دینے میں صرف ایک چلو پانی  
استعمال کیا مگر ایسا عمل تین مرتبہ کیا لیکن امام بخاری کی روایت کے  
مطابق مسح صرف ایک مرتبہ کیا پھر پروں کو ہاتھوں تک دھو یا بخاری کی  
ایک اور روایت میں کل کی اور ناک سونگی پہلے تین مرتبہ کیا اور دونوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْسِلُ يَدَهُ  
فِي الْإِذَا تَوَضَّعَ يَغْسِلُهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۱- رَوَاهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَتَوَضَّعَ فَلْيَسْتَنْشِ  
ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْسُطُ عَلَى خَبْثَاتِهِ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۲- وَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَتْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُ أَفَدَا بَوْضُوعَهُ فَأَذْرَعَهُ  
عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَمَضَ لِسَانَهُ  
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى  
الْبِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ بِدَايِرَةٍ بِهَا دَاوِدُ بْنُ عَفَانٍ  
رَأْسَهُ ثُمَّ ذَهَبَ بِهَا إِلَى قَعَاءَ لِحَاظَ هَذَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ  
الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ بِجَلْبَتِهِ رِوَاهُ مَالِكٌ وَالتَّحَاثُفُ وَ  
رَوَاهُ دَاوُدُ وَهُوَ ذِكْرُهُ صَاحِبُ الْجَاهِلِيَّةِ وَفِي التَّحَاثُفِ عَلَيْهِ  
قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّعَ لَنَا وَضُوعُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَعَهُ يَدَايَهُ فَإِنَّهُ بَاتَ عَلَى يَدَيْهِ  
فَغَسَلَ لَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَغْلَلَ يَدَهُ فَاسْتَحْرَجَهَا فَاسْتَنْشَقَ  
مِنْ كَفِّهِ وَاجِدٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَغْلَلَ يَدَهُ فَاسْتَحْرَجَهَا  
فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَغْلَلَ يَدَهُ فَاسْتَحْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ  
إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَغْلَلَ يَدَهُ فَاسْتَحْرَجَهَا ثُمَّ  
بَرَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِدَايِرَةٍ وَادَّيَّرَ ثُمَّ غَسَلَ بِجَلْبَتِهِ إِلَى الْكَفَّيْنِ  
ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وَضُوعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَفِي رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهَا وَادَّيَّرَ بِهَا رَأْسَهُ ثُمَّ ذَهَبَ  
بِهَا إِلَى قَعَاءَ لِحَاظَ هَذَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ  
مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ بِجَلْبَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَ  
اسْتَحْرَجَ لِسَانَهُ ثَلَاثًا عَوَاثُ تَمَّ وَفِي أُخْرَى فَضَمَضَ  
وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّهِ وَاجِدٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَفِي رِوَايَةٍ  
لِلْبُخَارِيِّ فَغَسَلَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهَا وَادَّيَّرَ بِهَا وَاجِدَةً



وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
الْبَدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَوَاهُ إِفْرَا  
أَقْرَبُ لِاصْنَوَةِ يَمِينَ لَا وَضُوْعًا -

۳۷۱- وَجَنَّ لَقِيْطُ بْنُ صَبْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
۲۶  
أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ أَسْبَغُ الْوُضُوْءَ وَخَلَّلْتُ بَيْنَ  
الْأَصَابِعِ وَبَالَغْتُ فِي التَّرْمِيْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَاحِبًا  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَايُّ دُرُوْى ابْنُ صَلْحَةَ  
وَالْبَدْرِيُّ إِلَى قَوْلِهِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ -

۳۷۲- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
۲۷  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَ  
يَجْلِبِجْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَ  
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۳۷۳- وَعَنِ الْمُتَوَرِّدِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
۲۸  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدُكَ أَصَابِعَ يَجْلِبِجْكَ  
يُفَضِّلُهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

۳۷۴- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
۲۹  
وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفَّيْنِ مَاءٍ فَأَخَذَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ  
فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۷۵- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۳۰  
كَانَ يَجْلِبِجُ لِحْيَتَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۷۶- وَعَنْ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ  
۳۱  
كَفَّيْهِ حَتَّى أَتَاهَا ثُمَّ مَضَمَّ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَ  
عَمَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَوَرَأَعِيَهُ ثَلَاثًا وَصَحَّ بِرَأْسِهِ مَرَّةً  
ثُمَّ عَمَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَصْلَ هَامُورٍ  
فَتَرَمَاهُ وَهَرَقَ يَمِيْنُهُ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَهُ كَيْفَ كَانَتْ  
طُحُوْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَايُّ)

۳۷۷- وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَى

علیہ السلام فرمادی ہیں مابعد احمد ابو داؤد نے جناب ابو ہریرہ سے روایت کی ہے  
نے ابوسعید خدری سے انہوں نے ابیہ الدوس سے لیکن احمد نے اس اسانکے ساتھ  
کے کہ اس کے روایت میں اس کی تائید نہیں لیکن احمد ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ  
حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وضو کی تعلیم دی تو آپ نے فرمایا چڑھ  
وضو کرو۔ انگلیوں میں غلال کرو اور انگوٹھ پانی پہنچاؤ جبکہ روزہ دار نہ ہو۔  
اسے ابو داؤد ترمذی ابو ہریرہ سے روایت کیا جبکہ ابن ماجہ اور  
دارمی نے ابن عباس تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں غلال  
کیا کرو اور ترمذی۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا لیکن ترمذی نے اس  
حدیث کو غریب کہا ہے۔

حضرت مسعود بن شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ اپنی چھٹیا سے  
پیروں کی انگلیاں ملاتے تھے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی ٹھوڑی کی تپے سے تر کیا کرتے  
اور اپنی دائرہ میں غلال کر کے فرمایا کرتے میرے رب نے مجھے ہی حکم فرمایا  
ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رشک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت دائرہ میں غلال کیا کرتے تھے (ترمذی دارمی)  
حضرت ابو حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ  
عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر ان کو صاف  
کیا پھر عرض تیرے لیے کی اور انکے میں پانی دیا۔ پھر سے اور ہاتھوں کو کھینچ کر  
تین مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سرکا مسح کیا پھر پیروں کو ٹھنوں تک دھویا پھر کھڑے  
ہوئے اور وضو کیا پھر پانی کھڑے ہو کر پیر اور پیر کے پاس پاتا ہوں کہ آپ  
کو وہ وضو دکھاؤں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے  
دیکھا تھا۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے



عَلَيْهِ تَحِيَّاتٌ تَوْضُحًا فَادْخُلْ بِيَدِهِ الْيَمْنَى فَسَلِّمْ قَمَةً فَصَحَّصَ  
وَأَسْتَشَقَّ وَتَمَرَّ بِبِيَدِهِ الْيُسْرَى فَسَلِّمْ هَذَا أَفَلَاكَ مَوَاتٍ  
ثُمَّ قَالَ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُفُوفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا أَطْوَدُهُ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)  
۳۷۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضًا وَأَسْتَشَقَّ مِنْ كَيْفٍ وَاجِبٍ  
فَعَمِلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)  
۳۷۹ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ بِأُظْفَارِهِمَا بِالسَّيَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا  
بِأَيْتِهِمَا مِثْلَهُ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۸۰ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ مُعَوِّذٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مَا قَالَتْ خَمْسَةَ رَأْسًا مَا أَقْبَلَ مِنْهُ  
وَمَا أَدْبَرَ وَصَلَّيْهِ وَأَذْنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي رِوَايَةٍ  
أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَادْخَلَ إصْبَعِيهِ فِي جُحْرِي أَذْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو  
دَاوُدَ وَدَوْدُ بْنُ التِّرْمِذِيِّ الرِّوَايَةُ الْأُولَى وَأَحْمَدُ وَابْنُ  
مَاجَةَ الثَّانِيَةَ -

۳۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاؤُهُ خَيْرَ فَضْلٍ  
يَنْبَغِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَوْدُ بْنُ مُسْلِمٍ مَعَهُ زَوَائِدُ -

۳۸۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ذَكَرَ مَوْضِعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَتَاعَيْنِ وَكَانَ  
الْأُذُنَيْنِ مِنَ الزَّائِرِينَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ  
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي الْأُذُنَيْنِ  
مِنَ الزَّائِرِينَ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۸۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ  
عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَلْ كُنَّا

حضرت علی کو وضو کرتے دیکھ رہے تھے پہلے اپنے سر میں سے داہنے ہاتھ سے پانی  
لے کر منہ بھر کر کلی کی ناک میں پانی ڈھلا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی یہ عمل تین  
مرتبہ کیا پھر فرمایا جو یہ پاستا ہو کر وہ حضور علیہ السلام کے وضو کے طریقہ کو دیکھے  
تو یہ وضو حضور کی طرح سے تھا۔ (روایت)

حضرت عبداللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت دیکھا آپ نے ایک جی چلو سے کلی جس کی اور ناک  
میں پانی دیا اللہ جل جلالہ تین مرتبہ کیا راہ ابو داؤد و ترمذی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دوران وضو اپنے سر کا مسح کیا اللہ  
کانوں کے اندر دینی مسح کا مسح کلمہ کی انگلیوں سے اور بیرونی مسح کا انگلیوں  
سے کیا (نسائی)

حضرت زبیر بن محمد رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے سر کا مسح آگے اور پیچھے  
سے کیا پھر کہنیوں اور کانوں کا بھی مسح کیا۔ ایک روایت کے مطابق آپ  
دوران وضو اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔  
راہ ابو داؤد و ترمذی کے پہلے مسح کو روایت کیا لیکن ابن ماجہ نے دوسری  
روایت کو ترجیح دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ مسح کرتے ہوئے ہاتھ  
میں لگا ہوا پانی استعمال نہیں کیا ترمذی و مسلم البیہ امام مسلم نے اس حدیث  
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آنکھ کے کونوں کا مسح کرتے تھے یا کہا کہ  
کانوں کا مسح سر کے حصے سے کیا کرتے تھے راہ ابو داؤد ابن ماجہ لیکن جناب  
حماد نے کہا ہے کہ کانوں کے مسح کا سر سے شروع کرنے کے واسطے میں مجھے  
معلوم نہیں کہ یہ ابو امامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا ارشاد ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے وہ اپنے والد سے  
روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کو تین مرتبہ



دھوکہ نہ دینا کہ فرمایا، اسی طرح دھوکے لیکن اگر کسی نے اس میں کچھ زیادہ کیا اس نے زیادتی، غلام اور غلط کام کیا۔ رفسائیؒ ابن ماجہ لیکن ابو داؤد نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا خداوند ایں تختہ سے وہ مفید عمل جو جنت میں دائیں جانب ہے طلب کرتا ہوں میں نے اس سے کہا اے بیٹے صرف جنت طلب کرو اور دوزخ سے بچنا وہ مانگ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بلاشبک اس امت میں ایسی ایک جماعت ہو گی جو پاکیزگی اور دعائیں غیاثیٰ کریں گے (الحمد للہ والہود والہود۔ ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وصایت کرتے ہیں کہ سرکارِ رسول فرمایا و نحوہ پر ایک شیطان مسلط رہتا ہے جس کا نام ولہان ہے لہذا پانی کے وسوسوں سے اپنی حفاظت کرو اور ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور محدثین کے نزدیک اس کا سند قوی نہیں ہے اور ہم خارجیہ کے صواکسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو بیان کیا ہو اور وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وضو کر کے چہرہ مبارک کو کپڑے کے کنارے سے چوتھتے تھے (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے دھو کے بعد آپ اپنے اعضا کو خشک کیا کرتے تھے فرماتے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں اور ابو معاذ ثمالی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

## تیسری فصل

حضرت ثابت بن ابی صغیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد باقر سے معلوم کیا کہ کیا آپ نے جناب جابر سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار یا دو بار یا تین تین بار وضو میں وضو کو دہرایا آپ نے فرمایا ہاں۔ عز ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حضرت ابوداؤد الشرمین زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ دو ایسے کرتے ہیں کہ بیشک

الْوُضُوءَ قَمَحْنُ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ آسَأَ وَتَعَدَّى وَ  
ظَلَمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ  
مَعْنَاهُ -

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
يُحْيَى الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُكَ الْقَوْمَ الْأَبْيَحَ عَنْ تَيْمِيزِ الْوَسْئَةِ  
قَالَ أَيْ بَنِي سُلَيْمِ اللَّهِ الْجَنَّةَ وَتَعَوُّدِهِمْ مِنَ التَّارِكِيَاتِ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَوْنَا  
فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمًا يَعْتَدُونَ فِي الظُّلُمِ وَالْجَوَارِ -  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٨٥ وَعَنْ أَبِي آدِينَ نَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَوْضُوهُ شَيْطَانًا يُغَالِي كَذِبَ الْوَحَاةِ قَاتِلُوا دَسَاسَ الْهَيَاةِ دَوَاهِ الْبَرْمِيذِيِّ دَابِنُ مَا حَجَّهَ وَقَالَ الْبَرْمِيذِيُّ هَذَا أَحَدِيَّتٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ (سَيَادَةُ) بِالْقُرْطِيِّ جُنْدُ أَهْلِ الْاَحَدِيَّتِ لِي إِذَا لَا تَعْلَمُ أَحَدُ الْمُسْتَدْرَةِ غَيْرَ خَارِجَةٍ وَهِيَ لَيْسَ بِالْقُرْطِيِّ جُنْدُ أَهْلِ الْاَحَدِيَّتِ.

۳۸۹  
۴۱  
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ يَطْرُقُ  
تَوْبَهُ - (رداء البرقي)

٣٨٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُرُوفَةٌ يَنْشِفُ بِهَا أَغْصَانُهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَرَدَّاهُ  
الرَّحْمَنِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَالْيَوْمُ مَعَادُ  
الرَّادِّي صَغِيرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ.

٣٨٨  
عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ  
هُوَ مُحَمَّدٌ بْنُ الْبَايُزِيدِ ذَلِكَ حَاجِبُكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ صَرَّةَ مَرْثَةَ وَصَرَّةَ مَرْثَتَيْنِ وَتِلْكَ تِلْكَ  
قَالَ لَعَنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۳۸۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى



اللہ علیہ وسلم تو تھا مومنین مومنین وقال هو نور علی نور۔

۳۹۰۔ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِئًا تَلَفَّأَ وَقَالَ هَذَا وَضْرَتِي وَوَضْرَةُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَوَضْرَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَزَيْنٍ وَآدَمَ وَنُوحٍ مَعَهُ الشَّامِيُّ فِي شَرِّهِمْ مَسْلُوبٍ۔

۳۹۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِكُلِّ صَلَوةٍ وَكَانَ أَحَدُ مَا يَتَوَضَّعُ الْوَضْرَةَ مَا لَهُ يُحْيِيهِ - (رواه الداريمی)

۳۹۲۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ رَأَيْتُ وَضْرَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ يَتَوَضَّعُ بِهَا كَانَ أَذْغِيرَ طَاهِرٍ عَنْهُ أَخَذَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَهْلُ بَيْتِ أَبِي الْقَاسِمِ أَنَّ عَمِّيًّا لَمْ يَكُنْ حَظْلَةً ابْنِ أَبِي عَامِرٍ الْقَيْسِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُمُورِيَا لَوْضْرَةٍ بِكُلِّ صَلَوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَذْغِيرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَهِدَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُورِيَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ وَوَضْرَةَ عَنْهُ لَوْضْرَةُ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُزِي أَنَّهُ بِهَذِهِ عَلَى ذَلِكَ فَفَعَلَهُ حَتَّى مَاتَ - (رواه أحمد)

۳۹۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمُسَدٍّ دُحْرٍ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ طَاهِرًا الشَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ آيَةُ الْوَضْوِ سُرُوفٌ قَالَ لَعَلَّكَ وَارْتَمَتْ عَلَى نَهْرٍ حَارٍ - (رواه أحمد وابن منجيه)

۳۹۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ دَابَّيْنِ مَسْجُودٍ دَابَّيْنِ مُحَمَّدٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كَلَّةً وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ لَمْ يُطَهِّرْ إِلَّا مَوَظِعَهُ الْوَضْوِ۔

۳۹۵۔ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ وَضْرَةَ السَّلَوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي جَيْبِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران انصاف وضو کو دوسرے تہ دھویا اور یہ فرمایا کہ یہ نور علی نور ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلا شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران انصاف وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا پیر اور مجھ سے پہلے انبیاء کا بھی وضو ہے اور میں جناب ابراہیم کا بھی وضو ہے اور زین ابیکن نووی نے مسلم کی شرح میں اس حدیث کو ضعیف حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے تھے لیکن ہم میں ایسے بھی تھے جو اس وقت تک وضو نہ کرتے جب تک وہ ٹوٹ نہ مارتا (داریمی)

حضرت محمد بن یحییٰ ابن حبان روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے والد جناب عبد اللہ بن عمر کو کچھ اس بات کو دہرایا ہے ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ وضو کی ضرورت ہو یا نہ ہو اور یہ روایت کہاں سے آئی اس سے علی بن اسیر نے کہا کہ میں نے محمد بن یحییٰ نے فرمایا کہ میں نے جناب اسماعیل بن زید بن خطاب سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عیسیٰ ملا کہ جناب حنظلہ بن ابی عامر کے بیٹے جناب عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا میں ہر نماز کے لیے خواہ آپ با وضو ہوں یا نہ وضو تازہ وضو کا حکم دیا گیا تھا لیکن جب یہ کام آپ کے لیے دشوار ہو تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دے دیا گیا اور وضو کے لیے حکم ہر اک جب وضو کی ضرورت ہو اس وقت کر لیں جناب عبید اللہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس تشریف لائے تو وہ وضو کر رہے تھے سرکار نے فرمایا بس بعد وضو میں اسراف سعد نے عرض کیا کہ میں بھی اسراف ہوتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ تم نہ جانتے ہو وضو کرتے ہو احمد ابن حنبل حضرت ابو ہریرہ ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام لیا اس نے اپنا پورا جسم پاک کر لیا اور جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام نہ لیا اس کے جسم کے صرف وضو کے حصے ہی پاک ہوں گے۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے وضو کرتے تو اپنی انگلیوں کو انگلی میں حرکت دیتے تھے۔



رَوَاهُمَا الدَّارُ الْقُطَيْبِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَوْجِيَّةَ -

اور قطعی نے مذکور بالا دونوں محدثوں کو روایت کیا اللہ ابن ماجہ نے آخری حدیث کو

## بَابُ الْغُسْلِ

## غسل کا بیان

### پہلی فصل

۳۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَسَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ شُحْرَ جَهَنَّمَ هَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُكْرَلْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)  
۳۹۷ وَعَنْ أَبِي سَوْوَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مُعْنَى الشُّحْرِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَسْجُودٌ وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِخْتِلَافِ رَوَاهُ الدُّوْنَوَرِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص عورت کے ساتھ قربت میں محنت کرے تو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ منی نہ نکلی ہو (متفق علیہ)۔  
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی سے پانی ہے (مسلم) لیکن شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا حدیث مسووح ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حقیقت پانی سے پانی کا مفہوم اختلاف ہے اس سے ترمذی نے روایت کیا لیکن میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

۳۹۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَالَتْ تَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَوْلَ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ طَلْسٍ إِذَا اِخْتَلَسَتْ قَالَ تَعْلَمُ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَطَغَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَجَعَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَعْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرَبَّتْ بِمِثْلِكَ فَيَحْدِثُ لَيْسَ بِهَا وَلَكِنَّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَأَى مُسْلِمٌ كَرَاهِيَةً أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غُلِيطٌ أَبْيَضُ وَ مَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ أَشْهَمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ رِيحُهُ الشَّيْبَةُ -

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات کو دریافت کرنے پر حیا کا حکم نہیں فرماتا کیا اس حدیث پر غسل ہے جس کو احلام ہو سکا کہنے فرمایا ہاں جبکہ وہ بانی (تشری) دیکھے اس موقع پر جناب ام سلمہ نے شرم سے منہ حیا کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احلام ہو تا ہے کہ کہنے فرمایا تمہارا واسنہا تھہ قال آؤد ہو پھر کچھ کس طرح ماں کے مشابہ ہو تا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ام سلمہ کی روایت کے مطابق کہا ہے کہ مرد کی منی کا ذریعہ اور سفید ہونی ہے جبکہ عورت کی منی چمکی اور زرد ہوتی ہے پس ان دونوں میں اس وقت

۳۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَدَا غُسْلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِمَسْحُورَةٍ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَاءَ يَغْتَسِلُ بِهَا أَمْرًا شَعْرَةً ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ يَسْتَبِشِرُ ثُمَّ يَبْسُطُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَسْتَبِشِرُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَاءَ إِلَّا أَنْ تَمَّ يُقْبِرُ بِمِثْلِهِ عَلَى شِمَالِهِ يَغْتَسِلُ فَرَجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ -  
۴۰۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مِمَّنَّوَةٌ وَصَحَّتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر پانی میں انگلیاں ڈال کر پانی کے کراپنے سر کے بالوں کا غسل کرتے پھر سر پر پانی چھڑاتی ڈال کر پورے بدن پر پانی بکاسا کرتے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تینوں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے اس کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ امام المؤمنین



جنتاب میوہ زعفرانی میں کبھی نے سر ہار کے نسل کے نیسے پانی رکھا اور کپڑے سے پرہیز کیا پیسے آپسے ہاتھوں کو دھویا پھر دامن ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس سے سر کو دھویا پھر زمین سے ہاتھ کو ملا پھر اس کو دھو کر گل کی اور ناک میں پانی ڈالا اس کے بعد چہرہ اور گھنٹیاں دھوئیں پھر سر پر پانی ڈالا اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہایا پھر ایک طرف ہو کر سر دھوئے جب میں نے آپ کو لباس دیا تو آپ نے دلیلا اور اپنے دونوں ہاتھ جھٹکے ہرے چلے گئے۔  
(مفتی علیہ الرحمۃ بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری ثورت  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حلیہ پاک ہونے کے بعد غسل کا طریقہ دریافت  
کیا تو آپ نے اس کو غسل کا حکم فرمایا کہ مشک کا ایک ٹکڑے کو اس سے ملاتا  
عاصل کرے اس نے دریافت کیا کس طرح پاکیزگی حاصل کروں سر کا دھو دھو  
جملہ ارشاد فرمایا تو اس انصاری نے بھی اپنے جھٹے کی ٹکڑا کی تو سر کا دھو فرمایا سبحان اللہ  
فرمایا کس حاصل کر عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس موقع پر میں نے اس ثورت  
کو اپنی طرف کھینچ کر کہا کہ اس مشک کو خون کی جگہ دیکھ دے۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں عورت ہونے کے سبب اپنے سر کے بال اچھی طرح گوندھتی ہوں کیا غسل جنابت کے وقت ان کو نکھو لوں سر کا سفید فرمایا نہیں تم اسے لیے ہی کافی بات کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لو اور اپنے جسم پر پانی بہاؤ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہر سیاہ سے وضو اور ایک صاع یا پانچ حہ پانی سے غسل کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب معاذ رضی اللہ عنہ راویت کرتے ہیں کہ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں ایک برتن کو دو گھڑی گھسل گیا کرتے حضور علیہ السلام غسل میں جلدی کرتے تو میں یہ کہتی کہ میرے لیے پانی چھوڑ دیں میرے لیے پانی چھوڑ دیں راویہ کہتی ہیں اس

دوسری فصل

يَتَّبِعِي صَوْتِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَا فَمَرَّتْهُ بِتَوْبٍ وَصَبَّ  
عَلَى يَدَيْهِ فَغَلَبَهَا ثُمَّ صَبَّ عَلَى يَدَيْهِ  
نَعَارَهَا ثُمَّ صَبَّ بِحَمِيهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَلَبَ  
فَرَجًا فَتَوَلَّى يَدَيْهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ بِهَا ثُمَّ غَلَبَهَا لَمَقَمٍ  
وَأَسْتَنْشَنَ دَعْلًا وَجْهَهُ وَفِي رَأْيِهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ  
وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَمَتَّى فَغَلَبَ قَدَمَيْهِ فَنَازَلَتْهُ  
تَوْبًا فَغَلَبَ بِأَخْذِهِ فَالْطَائِفُ وَهُوَ مَقْعِدُ يَدَيْهِ تَمَتَّى عَلَيْهِ وَفَطَمَةُ

٣٠١ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ  
سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خُبْلِهَا مِنَ الْخَبْثِ  
فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِصْرٍ  
فَتَطْفِئِي بِهَا قَالَ كَيْفَ أَتَطْفِئُ بِهَا فَقَالَ تَطْفِئِي بِهَا  
قَالَ كَيْفَ أَتَطْفِئُ بِهَا قَالَ بَعْثَانِ اللَّهُ تَطْفِئِي بِهَا  
فَاجْتَنِبِيهَا إِلَى فَقُلْتُ تَبْتَلِي بِهَا أَنْزَلَهُ  
(مُسْنَدُ شَيْخ)

٢٠٢ - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
أُصْرَافُ أَشَدُّ صَفَرًا رَأَيْتُ أَقْأَنُفُضَةً يَفْسُدُ الْجَسَدُ بِهَا  
فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَجِّيَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَجَّاتٍ  
ثُمَّ تَتَوَضَّعِينَ عَلَى الْمَاءِ تَطَهَّرِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)  
٢٠٣ - وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وَيَخْتَلِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ -  
(صَفَحْنَاهُ عَلَيْهِ)

۴۴۹ - وَكَانَ مُعَادَةً قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَعْبُدُ  
نَا دُرَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنْ نَا وَدَارِجِي بِنِي  
بَيْنَهُ تَيْمًا دُرِّي حَتَّى أَقُولَ دَعْرِي دَعْرِي قَالَتْ وَهَمَا  
جُمَانِ - (صَفْنُ عَلَيْهِ)

وقت وہ دافن حالت جنابت میں ہوتے تھے (محقق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو احتلام تو یا نہ ہو

٢٤٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّحْمَنِ يُعَذِّبُ الْبَكَالَ وَلَا مَوْلَى لَهُ أَحَدًا



قَالَ اغْتَسَلَ أَحَدُهُمْ فَلْيَسِّرْ رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ  
كَرِهِي رَدَّيْتِهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْرُقُ قَدْ أَرَادَ أَحَدُهُمَا أَنْ  
يَعْتَسِلَ فَلْيَمُوتَا رَيْبِي

پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ میا اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں  
کوئی غسل کرے تو پردہ کا اہتمام کرے والو ابو داؤد۔ شافعی۔ ایک روایت میں ان  
طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتے والا ہے جب تم میں سے

کوئی غسل کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ کسی چیز کی  
آڑ کرے۔

### تیسری فصل

۳۱۲ عَنْ أَبِي إِبْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِثْلَ  
الْمَاءِ رُخَصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُفِي عَنْهَا

(رَدَّاهُ الرَّضَوِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالذَّارِقِيُّ)

۳۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَيَّيْتُ الْفَرْجَ  
فَرَأَيْتُ قَدْ رَمَوْهُمُ الظُّفْرَ لَمْ يَصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ صَحْتُ عَلَيْكَ بَيِّنَاتُكَ أَجْزَأُكَ  
(رَدَّاهُ أَبُو إِبْنِ مَالِجَةَ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابتدا اسلام  
میں اس بات کی اجازت تھی کہ اگر جماعت میں انزال نہ ہو تو غسل واجب  
نہیں ہوتا تھا پھر اس کی ممانعت کر دی گئی۔ (ترمذی۔ ابو داؤد اور دیلمی)  
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے غسل جنابت کیا تھا  
اور مجھ کی ناز بھی پھیل بعد میں دیکھا کہ میرے جسم پر ناخن کی برابر جگہ دھونے  
سے رہ گئی اور وہاں پانی نہ گیا سرکار نے فرمایا اگر تو اس جگہ پانی لگا دیتا تو  
تیرے لیے کافی تھا۔ (ابن ماجہ)

۳۱۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَ  
الْعُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ التَّوْبِ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ  
عَلِيَّ جُعِلَتْ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَغَسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ  
التَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نماز پندرہ رکعت  
اور جنابت سے غسل سات مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی سات مرتبہ تھا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نازک پانچ  
برگئیں تو غسل جنابت بھی ایک مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی ایک مرتبہ کر دیا گیا  
(ابو داؤد)

## بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يَبَاحُ لَهُ

### جنسی کے لیے میل جول اور اس کے حلال کام

#### پہلی فصل

۳۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَجَنَّبُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَصَبَّيْتُ مَعَهُ حَقِي  
قَعْدًا فَاسْتَلَسْتُ فَأَتَيْتُ الرَّجُلَ فَأَعْلَسْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ  
قَائِمٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَكَ فَقَالَ سُبْحَانَ  
اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَجْعَلُ هَذَا الْفُطْرَ الْفُغَارِي وَلَيْسَ يَرْتَعَنَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت میں مالت جنابت میں تھا سرکار  
نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ چلے پھر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے تو میں خاموشی سے وہاں  
سے اٹھا اور غسل کر کے واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا ابو ہریرہ  
کہاں گئے تھے تو میں نے ساری بات بتا دی اس وقت آپ نے فرمایا



الشَّيْءُ بِقَطْرِ الْمَصَابِيحِ -

۲۲۳ - وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخَمْرَ لَمْ يَكُنْ يَحْبِبُهُ أَوْ يَحْبُذُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ كَيْسَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَهُوَ -

۲۲۴ - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا الْكُتُبَ وَلَا الْجُبْنَ خِيسًا مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ عَرَبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْرًا هَذِهِ الْبُيُوتُ عَنِ الشَّجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِبُّ الشَّجِدَ لِعَائِشٍ وَلَا جُبِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۲۲۵ - وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَسْكَةَ بِلَبَّاقِيَةٍ صُورَةٍ وَلَا كَلْبٍ وَلَا كَلْبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ -

۲۲۶ - وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَبُوا الْمَسْكَةَ بِجَبَّةٍ الْكَافِرَةِ الْمُتَحَوِّةِ بِالْخَلْقِ وَالْجَبِّ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۲۲۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْرَمٍ أَنَّ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي حَزْرَمٍ أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِ قُطَيْبٌ)

۲۲۹ - وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَسْأَلْتُ مَعَ ابْنَ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ فَقَعَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَةً وَكَانَ مِنْ خَدَّيْهِ يُؤَمِّدُ أَنْ تَخَالَ مَرَّجَلٌ فِي سَكْرَةٍ مِنَ السَّكْرِ فَلَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ قَائِلٍ أَوْ بَوَّلَ فَكَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فِي السَّكْرِ قَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْقَائِلِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ قَرَّبَ صُورَةَ لِحْزَمٍ فَسَمِعَ ذَرَامِيَةً ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّكَ لَمْ تَقْعَ ابْنُ عُمَرَ عَلَيْكَ السَّلَامُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرِ النَّبِيَّ طَاهِرٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لاکر ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے اور ہمارے ساتھ گزشتہ بھی کھا لیتے اور قرآن کریم کی تعلیم میں ہمارے جناب کے اوپر کوئی بات مزاحم نہ ہوتی راہد اور تسائی اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ اور جنس قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھیں (ترمذی)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کے دروازے مسجد سے پھر لو میں کسی بنی اور عائشہ کے لیے مسجد کے اندر کو حلال نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتاب، تصویر یا جنس ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد و تسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد کے قریب ملائکہ نہیں آتے کافر کا لاشر، مخلوق کا ایک خوشبو کا نام، لگانے والا اور جنس گریہ کہ وہ وضو کرتے اور داؤد حضرت عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطاب بن عمرو بن حزم کو تحریر فرمایا تھا اس میں لکھا تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھوئیں۔ (مالک و دارقطنی)

حضرت تافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قضا و حاجت کے لیے نکلا تو پہلے جناب ابن عمر نے فراموش حاصل کی اور اسی دن یہ حدیث بھی سنائی کہ ایک دن ایک شخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت سرکارِ شباب یا قضا و حاجت سے فارغ ہوئے تھے (شک داؤی) پس اس شخص نے سرکارِ اسلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ شخص گلی میں غظروں سے اوجھل ہوا تب سرکار نے دیوار پر دونوں ہاتھ ماسے اور چہرہ کا مسح کیا اس کے بعد دوبارہ ہاتھ مار کر کہنے لگا کہ مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دے کر فرمایا میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کہ میں پاک نہ تھا اور



۴۲۰ وَعَنْ الْمَاجِزِ بْنِ مُنْفِيٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ سَكَرَ عَلَيْهِ فَكَرِهَ يَزِيدَ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ تَوَضُّعًا رَافِعًا قَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكَرَ اللَّهُ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ رَدَّاهُ الْبُرْدَاؤُ دَرَدَى السَّاقِ إِلَى قَرْبِ حَتَّى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

تک کا ذکر کیے کہ اگر منکر کے سلام کا جواب دیا

### تیسری فصل

۴۳۱ عَنْ أُمِّ سَكْمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِئُ ثَمَرًا مِمَّا يَتَّقِيهِ ثُمَّ يَأْكُلُهُ رَدَّاهُ أَحْمَدُ ۱۶  
۴۳۲ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ رَأْفَا أُغْثِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُدْرِغُ يَدَيْهِ الْيَمْنَى عَلَى يَدَيْهِ الشَّامِي سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ قَوْلِي مَرَّةً كَرَامَةً فَسَأَلْتُ فَقُلْتُ لَا أَذِيقُ فَقَالَ لَا أَفْرَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْذِي بِمَنْ يَتَوَضَّأُ وَصَوْرَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبِضُ عَلَى جِلْدِهَا لِمَا تَعْلَمُ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَدَّاهُ الْبُرْدَاؤُ.

۴۳۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى رَأْسِهِ يَقْبِضُ عَلَى حُلِيِّهِ وَوَعْدَ حُلِيِّهِ قَالَ فَقُلْتُ كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا تَجْعَلُهُ مُسَلًّا وَاجِدًا الْخَرَاءَ قَالَ مَلَأَ الْأَرَكِي وَالْطَّيْبَ وَالْهَرْدَ رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابُرْدَاؤُ.

۴۳۴ وَعَنْ الْحَكَمِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ تَعْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ يَقْبِضُ طَهْرَ الْمَرْأَةِ رَدَّاهُ الْبُرْدَاؤُ وَابْنُ مَاجِزٍ وَابْنُ الْقُرَيْبِ ذَرَدَاؤُ قَالَ يَسُورُهَا وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ.

۴۳۵ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَسْرُودٍ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا مَصُوبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبَ عَيْنَيْنِ كَمَا صَحِبَ الْبُرْدَاؤُ رَدَّاهُ أَحْمَدُ قَالَ تَعْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَقْبِضَ الْمَرْأَةَ يَقْبِضُ الرَّجُلُ أَوْ يَقْبِضَ الرَّجُلُ يَقْبِضُ الْمَرْأَةَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَ

حضرت ماجز بن منصف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وضو فرمایا اس کے بعد غزوہ اہی کرتے ہوئے فرمایا مجھے یہی اچھا معلوم ہوا کہیں اللہ کا ذکر کروں تو پاکی کی حالت میں راہرواؤ لیکن امام نسائی نے صرف غزوہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے اور سو جاتے پھر جاتے اور دوبارہ سو جاتے تھے حضرت سعید روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈال کر شرمگاہ دھو دیتے۔ ایک مرتبہ وہ یہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالا تو پھر دریافت کیا میں نے کہا مجھے یاد نہیں تو پھر سے فرمایا تیری ماں شہیہ تجھے گھنے سے کس بات نے روکا شرمگاہ دھوئے کے بعد اسی طرح دھو کر کے اس طرح طہارت حاصل کرتے تھے۔ (راہرواؤ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اندام منظر سے قربت فرمائی اور ہر جگہ غسل فرمایا رہے اس موقع پر میں نے دریافت کیا کہ یہ کافی نہ تھا آپ انہیں ایک مرتبہ غسل فرمائیے سر کاٹنے فرمایا یہ طریقہ ثواب کی زیادتی نفس کی زیادہ پاکی اور زیادہ طہارت والا ہے (راہرواؤ)

حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کے بچے بوسے پانی سے دھو کر کے منع فرمایا راہرواؤ۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے یہ بھی کہا کہ بقی کے جوڑے سے اذہ فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت حمید حمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جنہوں نے چار سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماضی دی جس طرح کہ جناب ابو ہریرہ ماضی دیتے تھے اس شخص نے کہا کہ سر کاٹنے منع فرمایا ہے کہ مرد عورت کی طہارت سے بچے کر۔ پانی



سے طہارت کرے یا عورت مرد کے چمکے ہوئے پانی سے لیکن جناب مسعود بنی  
اسی یا عتاقی کہ بستر پہ ہے کہ دونوں ساتھ پانی میں راہوداؤد و نسائی لیکن احمد  
نے اس کے شریعت میں کہا کہ گناہ کرنے والے غسل خانے میں پیشاب کرنے  
سے منع فرمایا ہے ابن ماجہ نے اسے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا۔

## پانی کے احکام

### پہل فصل

## بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم میں کوئی اس کے چمکے ہوئے پانی میں پیشاب  
کرے پھر اسی میں غسل کرے و متفق علیہ لیکن امام مسلم نے جناب ابو ہریرہ  
سے روایت کی کہ کوئی جنبی شخص اس کے چمکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے لوگوں نے  
پوچھا پھر کیا کرے تو آپ نے فرمایا ملیمہ پانی سے لے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم نے اس کے چمکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)  
حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری عمار  
مجھے سرکار کی خدمت میں لی گئیں اور عرض کیا کہ میرا بھائی عمار ہے تو حضور نے  
میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے لیے رکعت کی۔ "عمر" ابھی غم و غمناک تھا  
تو آپ نے فرمایا کہ اب اس کا بھائی ہے اور اس کا بھائی ہے۔ کہ اے عمار! اب اس نے  
مہربانیت کو دونوں کانڈھوں کے درمیان دیکھا وہ مسہری کا گندھی کا طریق

### دوسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم سے جنگ کے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے چمکے  
اور مردے اگر پانی چمکے ہوئے میں پیدا ہوئے گئیاں کرتے ہیں تو سرکار نے  
فرمایا اگر وہ پانی دو قطرے برابر ہو تو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا احمد راہوداؤد  
ترمذی و نسائی واری۔ ابن ماجہ لیکن راہوداؤد کی دوسری حدیث میں اس طرح  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم بعض آدمی کے گویں سے طہارت کر لیں  
مالاخواس میں بعض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے؟

لِيَغْتَرِفَ جَمِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي  
أَوَّلِهِ نَحْنُ أَنْ يَمْسُحَ بِأَحَدِنَا كُلِّ يَوْمٍ أَوْ يَتَوَلَّى فِي مَعْشَرٍ  
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ۔

۲۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْرُكُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِرِ الَّذِي فِي لَا  
يَجُوزُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ بِهِ مُسْتَقْبِلَ غَدَاةٍ وَفِي رَوَاةٍ لَمْ يَجِدْ قَالَ  
لَا يَسْرُكُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِرِ وَهُوَ حَبْ قَالُوا كَيْفَ  
يَقْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔

۲۳۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَسْرُكُ فِي الْمَاءِ الدَّائِرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۸۔ وَعَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبْتُ فِي حَافِيٍّ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ  
لُحَيْشٍ رَجَعَ مَسْرُورًا يَدْعَانِي بِالْبِرِّ لَمْ تَوْصَا فَنَوَيْتُ  
رَبِّنَ وَتَوَضَّعْتُ لَهَا فَكَلَّمَنِي بِمَا كَلَّمَنِي بِهَا لَمْ يَكُنْ إِلَّا لِيُخْبِرَنِي  
بِمَنْ كَتَبْتُمْ بِمِثْلِ رِزَالِ الْحَكَاةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہی (متفق علیہ)

۲۳۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَتَوَبَّه  
وَمِنَ الدَّائِيَةِ وَالسَّابِرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ الْمَاءُ قَلِيلَيْنِ لَمْ  
يُجْزِلْ لِحَبَّتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ  
وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أَخْرَاجِ ابْنِ دَاوُدَ قَوْلُهُ لَا يَجُوزُ  
۲۴۰۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
أَنْتُمْ صَافُونَ بِرِيضَانَةٍ وَهِيَ يَتَرْتَلِفُ فِيهِ الْيَمِينُ وَالْخَوَمُ  
الْحِكَايَةُ وَالنَّحْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُجَسِّدُ عَلَى رِوَاةِ أَحْمَدَ وَالْقُرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ.

سرکار نے فرمایا پانی پاک ہے اور اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی را احمد و ترمذی ابوداؤد و نسائی

۲۴۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ذُكِبَ الْبَحْرُ وَفُتِلَ مَعَنَا الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ وَكَانَ تَوَضُّعًا تَابَهُ عَطِشًا أَفْتَوَضُّعًا يَمَاءَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهَرُ مَا عَطِشَ وَالْحِلُّ مِثْلُهُ رِوَاةُ مَالِكٍ وَالْقُرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ وَابْنُ مَعْلُجَةَ وَالْهَارِثِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سکر کر رہے ہیں اور اپنے ساتھ تنہا پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو ریاست میں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں تو سرکار نے فرمایا اس کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردار ملال ہے۔

روایت مالک، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، دارقطنی

۲۴۲- وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ الْجَنُّ مَا فِي إِيَادِيكَ قَالَتْ كُنْتُ نَيْبًا قَالَتْ تَمَرَةً كَيْفَ دَمَاءُ طَهُورٌ رِوَاةُ أَبِي دَاوُدَ وَرِوَاةُ أَحْمَدَ وَالْقُرْمِذِيِّ وَفَتْوَضُّعًا وَقَالَ الْقُرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجَنِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَاةُ مُشَيْلٍ.

ابو زید حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات والی رات مجھ سے دریافت فرمایا کہ تیری چھالگی میں کیا ہے میں نے کہا ایسا آپ نے فرمایا کہ پورے پاک اور پانی پاک کرنے والا ہے ابوداؤد لیکن احمد و ترمذی نے اس میں اضافہ فرمایا پھر آپ اس سے وضو کیا لیکن ترمذی نے کہا کہ ابوزید مہمل راوی ہے لیکن اسی حدیث کو دوسری روایت سے جو علقمہ سے عبد اللہ بن مسعود کے حوالے منقول ہے جس میں ابن مسعود نے کہا کہ میں جنوں والی رات سرکارؐ

ابو زید مہمل راوی ہے لیکن اسی حدیث کو دوسری روایت سے جو علقمہ سے عبد اللہ بن مسعود کے حوالے منقول ہے جس میں ابن مسعود نے کہا کہ میں جنوں والی رات سرکارؐ

۲۴۳- وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ عَمَّتِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَكَبَّكَتْ لَهُ وَصَوَّ وَجَعَلَتْ هَرَّةً تَتَوَبَّ وَفَاصَفَى نَهَا إِلَّا نَدَى عَنِّي شَرِيتَ قَالَتْ كَبْشَةُ قَوْلِي أَنْظِرِي لِي فَقَالَ التَّحِيْبُ بِنِ يَا ابْنَةَ أَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِتَحِيْبٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْهِمْ أَوِ الطَّوَاغَاتِ رِوَاةُ مَالِكٍ وَأَحْمَدَ وَالْقُرْمِذِيِّ قَالُوا أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَعْلُجَةَ وَالْهَارِثِيُّ.

کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابن ابی قتادہ کی بیوی میں (کہ میرے پاس ابو قتادہ آئے کبشہ نے ان کے وضو کرتے وقت پانی ڈالا اس دوران ایک بی بی آئی اور پانی پینے لگی تو ابو قتادہ نے اس کے لیے برتن کو بھینچ دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پر ایک کبشہ تعجب سے دیکھتی رہی ابو قتادہ نے کہا بھینچی نہیں تعجب ہو رہے ہیں نے کہا بیشک تب ابو قتادہ نے بتایا کہ بی بی نہیں کہہ کر وہ گھروں میں گھومنے والی ہے یا گھر سے والا ہمارے (شک راوی)

را احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی

۲۴۴- وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَوْلَاهُ أَرْسَلَتْهَا بِهَرَّةٍ رِوَاةُ ابْنِ عَمْرٍو قَالَتْ فَوَجِدْتُهَا تُصَلِّي فَاسْتَرْتُ إِلَيَّ أَنْ صَبَّحْتُهَا فَجَعَلَتْ هَرَّةً قَالَتْ وَمِنْهَا قُلْنَا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلْتُ الْهَرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِتَحِيْبٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْكُمْ قَوْلِي رِوَاةُ رَسُولٍ

داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کی مالک نے حضرت عائشہ کی خدمت میں میرے ہاتھ پر لیسہ ایک کھانا بھیجا وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے اشارہ سے مجھ کو کہنے کے لیے کہا لیکن ایک بی بی آئی اور اس نے ہر لیسہ کھانا حبیبہ حضرت عائشہ غازیہ سے فارغ ہو کر تو انہوں نے دیں سے ہر لیسہ کھانا یہاں سے بی بی نے کھایا تھا اور فرمایا کہ سرکارؐ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بی بی نہیں کہہ کر وہ گھروں میں گھومنے والا



(والد اولہ)

بیان ہے اور میں نے سرکار کو دیکھا ہے کہ آپ نے پانی کے جھوٹے پانی سے وضو فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم گدھوں کے جھوٹے پانی وضو کر لیں، سرکار نے فرمایا ہاں اور درندوں کے جھوٹے پانی سے بھی (شرح السنہ)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہؓ نے ایک برتن سے غسل فرمایا حالانکہ اس پانی میں آٹے کا اثر تھا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

جناب محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب محمد بن ابی نعیم نے ایک قافلہ کے ساتھ سفر میں چلے آپ کے ساتھ جناب عمرو بن العاص بھی تھے ایک بکر پانی کا خوش ملا ترخانہ عمرو بن العاص نے اس خوش کے مالک سے دریافت کیا کہ تیرے خوش پر درندے آتے ہیں اس پر حضرت نے فرمایا کہ خوش ملک تم ہم کو یہ بات بتاؤ کہ جو ہم درندوں پر آتے ہیں اور درندے ہم پر رات بھر در زمین سے حضرت عمرؓ کے الفاظ میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے سرکار دو عالم سے سنا ہے کہ درندوں کے پانی پینے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے لیے پاک اور پینے کے قابل ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان خوشوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہیں ان سے درندے کتے اور گدھے بھی پانی پیتے ہیں اس بارے میں آپؐ فرمایا کہ ان کے پیٹ میں جانے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے پاک ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ صوبہ کے پانی سے وضو کر دیکر اس سے برص کا مد شہ ہوتا ہے۔ (رواق طبری)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَفْضُلُهَا (رَدَّاهُ الْبُذَّاءُ)

۴۲۵- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَوَّصًا بِهَا أَفْضَلَتِ الْخَمْرُ قَالَ لَعَنَ دِيْمًا أَفْضَلَتِ السِّبَاةُ كُفَّهَا۔ (رَدَّاهُ فِي سُورَةِ الشُّعْرِ)

۴۲۶- وَعَنْ أَبِي هَانِيَةَ قَالَ كَانَتْ أَغْتَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَصُفْوَةً فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْخَمْرِ۔

(رَدَّاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) تیسری فصل

۴۲۷- عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَدُّوا الْخَوْصَ فَقَالَ عُمَرُ يَا صَاحِبَ الْخَوْصِ هَلْ تَرَوْا خَوْصَكَ السِّبَاةَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْخَوْصِ لَا تُخْبِرُنَا فَإِنَّا نَرُدُّ عَلَى السِّبَاةِ وَتَرَدُّ عَلَيْنَا نَوَاحِ مَالِكٍ وَزَادَ زُرَيْجٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِي قَوْلِ عُمَرَ وَرَأَى صُحُفَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بَطُونِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ كِنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ۔

۴۲۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنِ الْحَيَّاضِ الْكَلْبِيِّ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرَدُّهَا السِّبَاةُ وَالْخِلَابُ وَالْحَمْرُ عَنِ الْخَلْجِ وَمِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا خَمَلَتْ فِي بَطُونِهَا وَلَكِنَّا مَا غَبَرُ طَهُورٌ۔ (رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۹- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُسْتَشْرِكِ لِيُورِثَ الْبَرَصَ۔ (رَدَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

## نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

## بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا تمہارے کسی برتن سے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ

۴۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي نَأْوٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ



دھوڑا لور متفق علیہ وسلم کی روایت میں فرمایا اگر تمہارے پاک برتن میں کتا نہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھوؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس پر ناراض ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو اس موقع پر جلالیہ مارا اور ذوق بانس مارا فرمایا رنگ داوی، اس کے بعد فرمایا اللہ نے تمہیں آسانی دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس سے پیشاب کرنا شروع کر دیا صحابہ نے اس کو روکنا چاہا لیکن ہرکار نے فرمایا اس کو دوران پیشاب نہ روکو اور اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد سرکار نے اس کو مار کر فرمایا کہ یہ مسجد غرضتِ پیشاب اور باغیانہ کے لیے نہیں ہیں یا اللہ کے ذکر اور قرآنِ قرآن کے لیے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو کہہ کر آیا وہ ایک ڈول پانی لائے اور اس میں پیشاب پر ڈال دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے سرکار نے فرمایا اگر تم سے کسی کے کپڑے میں خون لگ جائے تو وہ کپڑے کو چکیروں سے مل کر اس کپڑے کو دھوئے اور اس سے غافل پڑھے۔

(متفق علیہ)

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ اگر کپڑے پر مٹی لگ جائے تو کیا کیا جائے اپنے فرمایا اگر سرکار کے کپڑے کو مٹی لگ جائے تو میں اس کو دھویا کرتی اور آپ مسجد میں جاتے تو کپڑے پر دھلے ہوئے کا نشان دیتا (متفق علیہ) اسودہ اور جہام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے منہا سے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے مٹی کو کھل دیا کرتی تھی۔ (مسلم لیکن ملکہ اور اسودہ حضرت عائشہ سے اس

سَبَّ مَرَاتٍ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ كَتَبُوا لَنَا بِأَحَدٍ مِّمَّا رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتَ بِأُودٍ لَهَا بَيْتٌ بِالنَّكَابِ -

۲۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَخِي فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَادَى النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ دَعَاكُمْ هَذِهِ بَيْتًا عَلَى بَيْتِهِمْ سَجَلًا مِنْ مَنَاءٍ أَوْ دَنُوبًا مِنْ مَنَاءٍ فَإِنَّمَا يُعَذِّبُهُمْ فِيهِ وَلَوْ تَبِعْتُمْ مُعْسِرِينَ - (رواه البخاري) ۲۵۲ وَهَنَّ أَنَّى قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَاءَ أَخِي فِي قَعَامٍ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِرُ وَرَاءَ ظَهْرِي فَعَرَّوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاكُمْ فَقَالَ لَكَاتَ طَلَبُوا الْمَسْجِدَ لَا تَصْلَحُوا لَيْسَ مِنْ هَذَا الْبَيْتِ وَالْقَدَرُ لَنَا هِيَ لَيْنُ كَرِ اللَّهُ وَالصَّلَاةُ دَقِيقًا وَالْقُرْآنُ أَوْكَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَامَ رَجُلًا مِنَ الْعَوَرِ نَجَاءً يَدُلُّونَ مِنْ مَنَاءٍ فَتَنَادَى عَلَيْهِمْ عَلَيْهِ -

۲۵۳ وَعَنْ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ امْرَأَةً رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذَا مَا إِذَا أَصَابَتْ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنْ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْ ثَوْبٌ مِنْ الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُضْهُ ثُمَّ لَتَنْفِخْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لَتَصْلُحْ فِيهِ - (متفق علیہ)

۲۵۴ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَكْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يَتَغَيَّبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ مِنَ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْرِجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَلْبَسُ فِي ثَوْبِهِ - (متفق علیہ)

۲۵۵ وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَجْهًا مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّاهُ مُسَلَّحًا وَبِرَّ دَايَةً عَلَقَمَةً وَالْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَرَّوهُ



وَقِيلَ لَكَ يٰعِيسَىٰ

۲۵۴

وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَعْصِيْنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ  
لَهَا صَغِيرًا لَمْ يَأْكُلْ لَحْمًا مَالِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاجْتَلَسَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرَةٍ  
فَبَايَ عَلَى تَرْبِيمٍ فَدَخَلَ بَنَاتُهَا فَنَضَحَتْ دَلْمًا بِخَيْلَةٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۷

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِلَهَابُ قَدْ  
ظَهَرَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۸

وَعَنْهُ قَالَ نَصَبْتُ عَلَى مَوْلَاةٍ لِّمَجْدُوْنَةٍ يَشَاقِقُ  
كَمَا اَتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا  
اَحَدٌ تَمَّ لَهَا بَهَاقٌ بَعَثْتُوْهُ فَانْتَفَعَتْ مِنْهُ فَقَالُوا لَا اَشْهَآ  
مِيْنَهُ فَقَالَ اِنَّمَا حَرَمٌ مَّا اَكَلَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۹

وَعَنْ سُوْدَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ مَا اَنْتَ كُنَّا شَاةً خَدَّيْنَا مَسْكَا لَمْ مَّا دَلْنَا نَبِيْنَا  
فِيْهِ حَشَى صَارَ شَاةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

## دوسری فصل

۲۶۰

عَنْ ثُبَّانَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ ابْنُ  
عَلِيٍّ فِي حَجْرٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى تَرْبِيمٍ  
فَعَلْتُ الْبَسَ تَرْبِيمًا فَاعْطُوْنِي اِذَا رَأَيْتَ حَتَّى اَغْسِلَكَ قَالَ اِنَّمَا  
يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثَى وَيُغْتَسَلُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ اَحَدٌ  
وَالْبُرْدُ اَوْدَ ابْنُ مَاجَةَ فِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ  
عَنْ ابْنِ السَّمُوحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْحَايِيَّةِ وَيَرْشُ مِنْ  
بَوْلِ الْغُلَّاقِ -

۲۶۱

وَعَنْ ابْنِ حَزْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُخِيَ اَحَدُكُمْ تَعْلِيْدَ الْاَذَى قَاتِلَ الْاَرْثِ  
لَمْ يَكُنْ مِنَ الْاَوْدَادِ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ -

۲۶۲

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تَمَّ امْرَاةً ابْنِ اَبُو سَلَمَةَ

روایت کو اس اناؤ کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت اُمّی بکھڑے سے  
حضرت ام قیس بنت معصن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے  
لیسے چھوٹے بچے کو لے کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھا تا پیتا تھا  
اس بچے کو سرکار نے اپنی گود میں بٹھالیا لیکن اس نے سرکار کے لباس پر پیشانی  
کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر پانی بہا دیا اور کپڑوں کو دھو کر دھو کر  
منیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچھ چڑھ پکالنے سے پاک ہو جاتا ہے  
(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ کی آزاد کردہ دھڑکی ایک  
بکری بطور صدقہ دی گئی جو سرگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے  
پاس سے گزرے اور فرمایا کہ اس کی کھال کیوں نہ اٹاری کہ وہ اہانت کے پیش  
سے اٹھا کر اس کی پٹھانہ کر دے کہ تو اس سے بڑا ہے کہ کھال اس کی پٹھانہ کر دے (متفق علیہ)  
ام المومنین حضرت سہروردی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہماری  
ایک بکری سرگئی تو ہم اس کی کھال اٹا کر اسے لنگ لیا اور ہم اس کو نمیز کے  
لیے استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔ (بخاری)

جناب لیا بخت عمارت رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب  
حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر  
دیا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی چادر مجھ کو دے دیں تاکہ میں اس کو دھو دوں مگر  
نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا مانتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے  
جاتے ہیں (احمد ابو داؤد ابن ماجہ لیکن ابو داؤد اور نسائی میں ایک اور  
روایت ابواسم سے منقول ہے جس کے مطابق اس طرح ہے کہ لڑکی کے  
پیشاب کو دھویا مانتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی بچہ جن کر فلاکت پر چلے تو مٹی اس  
کے لیے پال کر دے والی ہے (ابو داؤد ابن ماجہ) اس کے مفہوم کو روایت کیا،  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک اور سے بچہ



ذَٰلِكَ وَأَمْسَىٰ فِي الْمَكَّةِ الْقَدِيمَةِ قَالَتْ قَالَتْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ دَعَا مَالِكًا  
وَأَحْمَدَ وَالْقُرَيْشِيَّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْقَائِرِيَّ وَقَالَ الْمَرْأَةُ  
أَمْ دَلِيلُ الْبَرَاءَةِ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ -

۴۶۳ وَعَنْ الْيَمَنِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ جُلَيْدٍ السَّيِّدِيِّ  
الْكُوفِيِّ عَلَيْهِمَا دَعَا أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ -

۴۶۴ وَعَنْ أَبِي التَّيْلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ جُلَيْدٍ السَّيِّدِيِّ  
أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ وَزَادَ الْقُرَيْشِيُّ وَالْقَائِرِيُّ أَنَّ  
تَفَرَّقُوا -

۴۶۵ وَعَنْ أَبِي التَّيْلِيِّ أَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلَيْدٍ السَّيِّدِيِّ  
(دَعَا الْقُرَيْشِيَّ)

۴۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَانَا كُتُبُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْبَيْتِ بِإِذْنِ  
قَوْلِ عَصِيبٍ دَعَا الْقُرَيْشِيَّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ وَابْنُ مَرْجَةَ  
۴۶۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَ أَنْ يُسْقَتَ بِجُلَيْدٍ السَّيِّدِيِّ إِذَا دُعِيَ -

(دَعَا مَالِكًا وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۶۸ وَعَنْ مَجْمُوعَةٍ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَالِ بْنِ خُرَيْشٍ يُحْمَرُونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْخِجَارِ  
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ هَٰؤُلَاءِ  
قَالُوا لَوْ هَٰؤُلَاءِ مِثْلُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُطَهِّرُهُمَا الْمَاءُ وَالْعَرَّةُ دَعَا أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ -

۴۶۹ وَعَنْ سَكَمَةَ ابْنِ الْمُحَبِّبِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي مَرَدِّهِ تَبَرُّكًا عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ  
فَوَازَ إِجْرِيَةً مَعْلُوقَةً لَهَا الْمَاءُ فَقَالَ لَوَالِدُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا  
مِثْلُ قَالَتْ وَبَاعَهَا بِطَرَفِهَا -

(دَعَا أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ)

کہا کہ میں طریل دامن کے ساتھ ناپاک جگر میں ملتی ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے  
فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ اس کو اس کا بائیں پاؤں کر دے گا  
یعنی بعد میں لگنے والی مٹی پر مالک احمد ترمذی لیکن ابو داؤد و دارمی نے  
فرمایا کہ عورت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد تھیں -

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو پیٹنے سے منع فرمایا ہے  
سے منع فرمایا ہے (ابو داؤد و نسائی) -

حضرت ابو التلیح بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو پیٹنے سے منع فرمایا ہے  
راحمہ ابو داؤد و نسائی لیکن ترمذی اور دارمی نے ان کو بچھالنے کی بھی  
مرافعت کے مناسب نقل کیا ہے

حضرت ابو التلیح رضی اللہ عنہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو بھی  
مکروہ رکھتے تھے - (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب کا میں میں تحریر تھا کہ مرد اس کے چمڑے اور چمڑے  
سے استفادہ نہ کرو (ترمذی - ابو داؤد و نسائی - ابن ماجہ) -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد درندوں کی کھالوں سے پکائے کے بعد  
استفادہ کیا جا سکتا ہے - (مالک و ابو داؤد)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی  
و سلم ایسی جگہ سے گزرے جہاں قریش کے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گھسے  
کی طرح گھسیٹ کر رہے تھے ان سے سرکاسے فرمایا کاش تم اس کی  
کھال اکاڑ لیتے لوگوں نے کہا کہ یہ مردار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی  
اور کیکر کے پتے پاک کر دیتے ہیں - (احمد و ابو داؤد)

حضرت سلمہ بن مجہد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مکان میں تشریف لے گئے  
وہاں ایک مشک کو لٹکا دیکھ کر پانی طلب فرمایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ  
یہ مشک مردہ ہاؤر کی ہے سرکاسے فرمایا کھال پکائے لگنے سے پاک ہو  
جاتی ہے - (احمد و ابو داؤد)



## تیسری فصل

۴۴۰ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ كُنْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كُنَّا ظُلُمًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتَنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ  
إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ قَالِ الْيَسَّ بَعْدَ مَا ظَلَمْنَا هِيَ طَائِبٌ وَمِنْهَا  
قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ بِهَذَا ۴

(رداء أبو داؤد)

۴۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَصُفِّي مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمِثُ مِنَ الْحَوْلِ ۴

(رداء الترمذی)

۴۴۲ وَعَنْ أَبِي حَسْرَةَ قَالَ كَانَتْ الْيَمْلَابُ تَقِيلُ فَتَدِيرُ  
فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَازٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا  
نَكُونُ نَايِرُونَ شَيْئًا قِيَمَ ذَلِكَ ۴ (رداء البخاری)

۴۴۳ وَعَنْ الْأَنْبَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَأْسُ بِبَوْلٍ مَا يَكُونُ لِحِمَّةٍ فِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ نَا  
أَوَّلَ لِحِمَّةٍ فَلَا يَأْسُ بِبَوْلِهِ ۴

(رداء أحمد والنسائی)

بنی عبد الاشہل کی ایک عاتقہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر میں مسجد کا آٹھ  
ہست خراب ہے اور خصوصاً بادش کے موسم میں سرکار سنہ دریافت کیا کہ اس  
سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں ہیں لہذا ہاں ہے آپ نے فرمایا تو وہ اس کے بدلے  
میں ہے۔ (الجراد اؤد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے لیکن زمین پہلنے کے  
بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ درو رسا  
میں کئے مسجد میں آئے اللہ جاتے تھے لیکن صحابہ اس وجہ سے مسجد کو نہیں  
دھوئے تھے۔ (بخاری)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں  
کوئی مضائقہ نہیں اور جناب جابر کی روایت کے مطابق جن جانوروں کا  
گوشت کھایا گیا ہے ان کے پیشاب کوئی حرج نہیں۔ (احمد دارقطنی)

## موزوں پر مسح کرنے کا بیان

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ

## پہلی فصل

۴۴۴ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ ابْنِ أَبِي  
هَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَثَاظٍ ذَلِيلًا لَهُ مِنَ الْمَسَافِرِ وَبَيْنَمَا  
ذَلِيلُهُ لِلْمَقِيمِ ۴ (رداء مسلم)

۴۴۵ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ عَدَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاةَ بَنِي كَنْدَلَةَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَدَّدَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْغَايَةِ لِحِمَّةٌ مَعَ  
إِدَاوَةٍ قِيلَ الْفَخْرِ فَلَمَّا رَجَعَا أَخَذَتْ أَهْرَبُ عَلَى يَدَيْهِ

حضرت شریح بن ہارث بنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب  
ابن ابی ہالپ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے  
فرمایا کہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک  
دن و رات مسح کرنے کی مدت مقرر کی ہے۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنو  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے ایک مرتبہ سرکار  
فجر سے پہلے رفع حاجت کے لیے نکلے تو میں نے ہمالی اٹھائی جب فراغت  
کے بعد تشریف لائے تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا اور آپ نے



مِنَ الْإِدَادِ فَفُصِّلَ يَدِيدٌ وَوَجْهَةٌ وَعَلِيٌّ جَبَّةٌ مِّنْ مَّوَدٍّ  
ذَهَبَ بِحَبِيرٍ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَضَاكَ كَمَا الْجَبَّةُ كَمَا مَرَجَ يَدِيدٌ  
مِّنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ وَالْقَى الْجَبَّةَ عَلَى مَنِيكَيْهِ وَظَلَّ ذِرَاعَيْهِ  
ثُمَّ مَسَحَ بِمَا صَدَّرَ وَعَلَى الْيَمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتَ لِأَنْزِعَ حَقِيصَةً  
فَقَالَ دَعْنِيهَا فَإِنِّي أَدْخُلُهَا مَعَا ظَاهِرَتَيْنِ فَفَسَحَ عَيْنِيهَا  
ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَأَتَيْتُمَا إِلَى الْعَرَمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ  
وَيُصَلِّي بِوَجْهِهِ عَيْنُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدُوٍّ وَقَدْ رَكَعَ رَهْوَ رَكْعَةً  
فَلَمَّا أَحْصَى يَا لَيْلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَكَلَّمُ قَادِمِي  
إِلَيْهِ فَأَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي الرَّكْعَتَيْنِ  
مَعًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ  
مَعًا فَذِكْرُكَ الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْكَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

ہاتھ اور مزہ ہوئے اس وقت آپ اولیٰ جبر پہنے ہوئے تھے لہذا آپ نے استسین  
اور پرمٹائی شروع کیں اور استسین تنگ ہونے لگیں تو آپ نے جہانما کرکند  
پر ڈال لیا پھر دلوں ہاتھ کمپروں تک دھو کر مٹائی اور مٹا پر صبح کیا اس  
وقت میں آپ کا وزرہ اتارنے کے لیے بڑھا تو آپ نے فرمایا ان کو رہنے دو میں  
نے ان کو طہارت کی حالت میں پٹا تھا اس کے بعد آپ نے موزوں پر صبح  
فرمایا پھر سوار ہو کر جم جمیع میں پہنچے تو وہاں لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور بدلتی  
ہیں خوف نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے جب انہیں سرکار  
کی آمد کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن سرکار نے اشارہ سے  
منع کر دیا اور عبدالرحمن بن عوف کی اہمیت میں ایک رکعت پڑھی اور امام  
کے سلام پڑھ کر پہلے اپنے اپنی ایک رکعت مکمل فرمائی اس نے بھی حضور کے  
ساتھ رکعت مکمل کی۔ (مسلم)

## دوسری فصل

۴۴۶ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ رِغَصَ الْمَسَافِرِ ثَلَاثَةٌ أَتَاكُمْ قَبْلَ الْيَمِينِ وَلَمْ يُعَيِّرْكُمْ يَوْمًا  
وَلَيْسَ إِذَا نَظَرْتُمْ فَلَيْسَ عُقْبُهُ أَنْ تَيْسَّرَ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ الْإِسْنَدُ  
فِي سُنَنِهِ وَابْنُ حُرَيْمٍ وَالْإِسْنَدُ قَطِيعٌ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيحٌ  
الرِّسَالَةُ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى -

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے موزوں پر صبح کرنے کے لیے مسافر کو تین دن اور  
تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی مسلت دی راثرم نے  
اپنی اسن میں نیز ابن حزمہ اور دارقطنی نے اسے روایت کیا ہے۔ خطابی  
نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کا طرح متفق ایما ہے۔

۴۴۷ وَعَنْ صَعْمَانَ بْنِ عَتَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيكُمْ إِذَا كُنْتُمْ سَفَرًا أَنْ لَا تَزِيدُوا نَفْسًا  
ثَلَاثَةً أَتَاكُمْ قَبْلَ الْيَمِينِ وَالَّذِينَ جَنَابُهُ وَلَكِنْ مِّنْ غَائِلَةٍ دَبَّرِي  
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ -

حضرت صفوان بن عتال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو سوائے جنابت کے  
تین شب و روز موزوں سے نہ آئیں اور پیشاب۔ پاخانہ اور سونے کی وجہ سے  
بھی ضرورت نہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

۴۴۸ وَعَنِ التَّمِيمِيِّ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوٍ يَبْرُكُ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَاسْتَقْدَمَ  
رَوَاهُ الْبُرْدَاؤُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ  
هَذِهِ أَحَدِيَّتٌ مَّعْلُومَةٌ سَأَلْتُ أَبَا ذَرَّةَ وَمُحَمَّدًا ابْنَيْ  
الْبَخَارِيِّ عَنْ هَذِهِ الْحَدِيثِ فَقَالَ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَكَذَا  
صَنَعَهُ الْبُرْدَاؤُ -

حضرت تمیم بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا تو آپ نے موزہ کے اوپر اور نیچے مسح  
کیا ابن داؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ حدیث معلول ہے لیکن جب  
میں نے ابو ذر کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا  
صحیح نہیں اور ابو داؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

۴۴۹ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صفوان بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ



يَسْمَعُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۳۸۰ - وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر ہی مسح کر سکیں گے

تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بعد چربوں اور نعلین پر مسح فرمایا۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

## تیسری فصل

۳۸۱ - عَنْ النَّبِيِّ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قَالَ بَلْ أَنْتَ

تَسِيْتُ بِهَذَا أَمْرِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۳۸۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّكَ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالنَّارِ لَكَانَ

أَسْفَلَ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ -

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي مَعْنَاهُ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کچھ

بھول گئے تو آپ نے فرمایا میں نہیں بلکہ تم بھولے ہو کیونکہ مجھے رب تعالیٰ نے

ایسا ہی حکم فرمایا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ دین کے معاملات میں اگر

دوسے کا دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے ان کی نیچے طرف مسح

کیا جاتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر ہی

مسح کرتے دیکھا ہے (ابوداؤد لیکن دوسری نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے)

## تیمم کا بیان

## بَابُ التَّيْمُمِ

### پہلی فصل

۳۸۳ - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَوْلُنَا عَلَى النَّاسِ بِمَنْ لَيْسَ بِكَ جُعِلَتْ صَفْوَتَا الصَّفْوَتَيْنِ

الْمَلَائِكَةُ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ مِنْ مَحَلِّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ

تُرَابُهَا لَنَا طَهْرًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۴ - وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَمَازَى سَفِيرَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا أَسْفَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ

يَرْجُلُ مُعْتَزِلًا لَمْ يَصِلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ

أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَنِي جَنَابَةٌ وَلَمْ أَكُنْ قَدْ مَلَأْتُكَ

بِالتَّحِيْبِ فَأَوَدْتُ بِتَحِيْبِكَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں لوگوں پر تین وجوہ کی بنا پر تفصیل دی گئی رہی

ہماری صفوں کو ملائکہ کی صفوں کی طرح بنایا گیا (۲) تمام دوسے زمین کو

ہماری مسجد گاہ بنا دیا گیا (۳) اور پانی کی عدم موجودگی میں مٹی کو طہارت

کے لیے پانی کا نعم البدل کیا گیا۔ (مسلم)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قوم کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ

ہو کر دیکھا کہ ایک صاحب علیحدہ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جماعت کے

ساتھ نماز نہیں پڑھی سکا اس نے ان سے فرمایا ہمیں نماز باجماعت سے کس

نے روکا تو ان صحابی نے کہا مجھے غسل جنابت کرنا ہے لیکن پانی موجود نہیں ہے



۳۸۵ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْتَنَّبُ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَجْتَنَّبُ الْمَاءَ قَالَتْ سَفِيحَةٌ أَنَا وَأَنْتَ قَالَتْ أَنْتَ فَلَمْ تَصِلْ دَائِمًا أَنَا فَلَمْ تَكُنْ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا اقْتَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ وَتَغْرِفُ بِهَا مَاءً مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْرَدَاهُ الْخُفَّيْنِ وَلَسِيْلُهُ نَحْوَهُ وَفِيهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَقْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَغْرِفُ ثُمَّ تَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ -

۳۸۶ وَعَنْ أَبِي الْجَوْهَرِيِّ ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ الْقِصَّةُ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَلَّى فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ لِي جِدَارٌ فَحَسَبْتُ يَعْصَا كَانَتْ مَعَهُ ثَمَرَةٌ مَدَّ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَسَحَّ وَجْهَهُ وَفِي رَأْيِهِ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يَجِدْ هُنَاكَ الزَّوَايَةَ فِي الصُّحُفِ جَعَلَنِي وَلَا فِي كِتَابِ الْمُحْمَدِيِّ وَكَفَّنَ ذِكْرَهُ فِي تَرْجُمَةِ الشُّعْرَى وَكَانَ هَذَا أَحَدًا مِنْ حَسَنٍ -

اگر جس کہ کر شریعہ السنہ میں نقل کیا ہے۔

## دوسری فصل

۳۸۷ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّغِيْرَ الْقَلْبَ وَصُورَ الْمُسْلِمِ ذَلِكَ تَحْيِيْرُ الْمَاءِ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجِدَ الْمَاءَ فَلْيَغْسِغْ بِشْرِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ ذَاكَ أَحْمَدُ وَالْقُرْمِينِيُّ وَابُورْدَاهُ وَدُرَيْمِيُّ لَمْ يَكُنْ فِي نَحْوِهِ إِلَى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِينَ -

۳۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنْ تَحِيْرٍ شَجَّةً فِي رَأْسِهِ فَأَحْتَكَمَهَا قَالَ أَصْحَابُهُ هَلْ جِدْتُمْ لِي رُخْصَةً فِي التَّحِيْمِ قَالُوا مَا جِدْنَا لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَعْبُدُ عَلَى الْمَاءِ فَأَعْتَلَّ قِمَاتٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَا بِهِ ذَلِكَ قَالَ قَتَلُوهُ فَتَلَّهِمُ اللَّهُ الْأَسْكَارَ إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا كَيْ تَمَاتُ شِفَاءُ الْعَيْنِ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب امیر خطاب رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ میں منیٰ ہوا لیکن مجھے پانی نہ ملا اس وقت جناح نماز میں تھے کہ آپ کو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ میں اور آپ سفر میں تھے اس دوران آپ کا رزق ہمیں لیکن میں غاک میں لڑنا اور نماز پڑھنی دیکھ کر آیا جب ہم نے اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا تھا اے رسول اللہ! میں نے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک زمین پر ہاتھ پھیرا تو اس کے بعد ان سے اپنے چہرہ پر پانی ملا کر اس پر مسح کیا دیکھا کہ اس کو اس طرح نقل کیا کہ سر کاٹنے فرمایا یا تناسل سے یہی کافی تھا کہ تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان پر پھیر گئے پھر اپنے چہرے اور

حضرت ابو ہریرہ بن عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا فرغت کے بعد آپ ایک دیوار کے قریب تشریف لے گئے اور اس کو اپنے عصائے مبارک سے کھرچا اور پھر اپنے دست مبارک دیوار کو لگائے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اس کے بعد میرے سلام کا جواب دیا صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث صحیحین اور عید کی کتاب میں نہیں پائی لیکن علی السنہ اس حدیث

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مٹی مسلمان کے لیے ذریعہ طہارت ہے اگر جس کو دس سال تک پانی نصیب نہ ہو لیکن جس وقت بھی پانی میسر آجائے اس کو اپنے جسم کو لگائے اور دس سال کے لیے بہتر ہے احمد ترمذی۔ ابوداؤد لیکن نسائی نے اس روایت کو دس سال کے الفاظ تک نقل کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم غزوہ بدر میں تھے میں نے ایک شخص کو پتھر لگا کر خون نکالا اسی دوران اس کو غسل کی حاجت ہوئی تو اس نے ساتھیوں سے معلوم کیا کہ اس حالت میں میرے لیے تیمم کا ہوا ہے تو ساتھیوں نے کہا نہیں کیونکہ تمہیں پانی یہ قدرت حاصل ہے لہذا اس نے غسل کیا اور اس شخص کا استعمال ہو گیا جب ہم واپس پسرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کو پتھر لگا کر غزوہ بدر میں تھے تو آپ نے فرمایا میں لوگوں



يَكُونُ فِيهِ أَنْ يَتَيَقَّنَ وَيَتَقَيَّبَ عَلَى جُزْئِهِمْ خَوْفَةً ثُمَّ يَتَسَبَّحُ عَلَيْهَا وَيَقِيلُ سَائِرَ حَسَنِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۴۸۹  
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ حَذَّافٍ فِي سَفَرِي فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا أَقِيمُهَا صَوِيحًا فَطَبَخْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ وَجَدْتُ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاعَادَ أَحَدُ هُمَا الصَّلَاةَ بِوَضُوئِهِ وَلَمْ يُعَيِّنِ إِلَّا خُذْتُهَا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعَيِّنْ أَصَبْتَ الشَّيْءَ فَأَخَذَهُ وَتَكَ صَلَوْتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَخَذَ ذَلِكَ الْأَخْبَرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ خَوْفَهُ وَخُذْتُ بَدَايَ هُوَ أَبُو دَاوُدَ أَيُّضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ مُرْسَلًا -

### تیسری فصل

۴۹۰  
عَنْ أَبِي الْمُجَاشِعِ بْنِ الْخَارِثِ بْنِ الْقَمَّةِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَوِيٍّ بِرَحْلٍ فَلَقِيَهُ وَجَلَّ عَلَيْهِ قَلَمٌ يَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَيْدِ أَوْ قَسَمَ بِوَجْهِهِ وَيَدِيهِ ثُمَّ دَرَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (مُتْلَقٌ عَلَيْهِ)

۴۹۱  
وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّكَ كَانَ يَحْدِثُ أَنَّهُ تَمَسَّحُوا دَهْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّغِيرِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَخَضَرُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّغِيرَ ثُمَّ مَسَحُوا بِوَجْهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَخَضَرُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّغِيرَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَكْفِهِمْ يَوْمَهُمَا إِلَى الْمَتَاكِيبِ وَالْأَبْطَاحِ مِنْ بَطْنِ أَبِي يَهُودٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اس کو مار دیا اللہ تعالیٰ انہیں مار سے جب انہیں معلوم نہ تھا تو جاننے والوں سے سوال کیوں نہ کیا کیونکہ بیماری سے شفا کا سبب معلومات کا حصول ہے اس شخص کو لازم تھا کہ وہ تم کتنا اور زخم پرچی باندھ لیتا اور اس پر مس کر لیتا اور تھپس کرتا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی سفر پر روانہ ہوئے ان کے پاس پانی نہ تھا کہ نماز کا وقت آگیا تو انہوں نے تمیز کر کے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت ہی میں انہیں پانی مل گیا ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز کو دہرایا دوسرے نے ایسا نہ کیا واپسی پر دونوں مسکرا کر ایک خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے اس شخص سے جس نے نماز نہیں دہرائی تھی فرمایا تو نے مسنت پر عمل کیا اور تیری ادا کردہ نماز کا کافی ہے اور اس شخص سے جس نے نماز دہرائی تھی فرمایا تیرے لیے دہرا اجر ہے و دہرا لیکن الحمد للہ لسانی نے عطا بن یساف سے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت ابی الہیثم بن عمار بن محمد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہل کے کوئیں کے پاس تھے تو ایک آدمی آیا کہ وہ اس سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ ارکے پاس آئے بیٹھے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر کے سلام کا جواب دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور فجر کی نماز کے لیے ہم نے اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور اپنے چہروں کا مسح کیا دوبارہ ہاتھ مٹی پر مار کر اپنے ہاتھوں پر کندھوں اور نگوں تک مسح ہاتھ کے اندر و بی حصہ سے کیا۔

(ابو داؤد)



## بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُونِ

## پہلی فصل

## مسنون غسل کا بیان

۴۹۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَاطَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو چاہیے کہ (مسلمان) غسل کرے۔ (مسند علی)

۴۹۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ تَلَاُجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر اس شخص پر واجب ہے جس کو احتلام ہو۔ (مسند علی)

۴۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ يَغْتَسِلُ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَتْيَا يَوْمَ يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسُهُ وَجَسَدُهُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سات دن کے بعد اپنے سر اور جسم کو دھوئے و غسل کرے۔ (مسند علی)

## دوسری فصل

۴۹۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبُهِتَ وَلَعِمَتْ دُمُورُهُ أَفْضَلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

حضرت سمرون بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے فرض کو پورا کیا اور اچھا کیا لیکن جس نے غسل کیا تو اس نے فضیلت والا کام کیا (راشد ابو داؤد و ترمذی - نسائی - دارمی)

۴۹۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ مِثْنًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ حَكَمًا فَلْيَتَوَضَّأْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردے کو نہلایا اس کو چاہیے کہ غسل کرے (ابن ماجہ ترمذی اور احمد نے یہ اضافہ کیا کہ جس نے مردے کو اٹھایا اس کو چاہیے کہ وضو کرے)۔

۴۹۷ وَهَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَفِيهِ الْيَتِيمُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار کاموں کے بعد غسل کرتے تھے جنابت کے بعد جمعہ کے دن - سبیل لگوانے کے بعد اور مردے کو غسل دینے کے بعد۔ (ابو داؤد)

۴۹۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّكَ أَسْلَمَ قَامَرَةً -

حضرت قیس ابن ماصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں



اسلام لایا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری کپڑوں کے پانی سے  
غسل کا حکم دیا۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَا فِي دَرَجَتِهِ  
(رواه الترمذي وأبو داود والنسائي)

## تیسری فصل

حضرت حکمر مر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عراقی کے لوگ بتاتے  
ہیں عباس کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا  
واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زیادہ صفائی کا سبب ہے  
جو غسل کرے تو اس کے لیے ہفت روزہ دعا جب نہیں آویں تمہیں بتاؤں گے  
غسل کا حکم کرنا شروع ہوا ایک وقت تھا کہ لوگ غریب سے چھیننے کو لباس  
میسرہ تھا اون کے کپڑے پھینتے اور پیٹھ پر بوجھ لادتے تھے اس وقت مسجد  
دہلوی تنگ تھی اور بچت بھی نچی اور خلیہ پوش تھی گرمی کے موسم میں جمعہ کے  
دن جب سرکار مسجد میں آئے تو لوگ پھیننے سے شرابور تھے۔ پسینہ کی بو  
لوگوں کو تکلیف پہنچی جب نبی علیہ السلام نے لوگوں کو محسوس فرمایا تو حکم دیا لوگو  
جب جمعہ آئے تو غسل کرو تیل غلو اور خوشبو لگا دو سنا اب ابن عباس نے کہا  
پھر اللہ نے مال دیا۔ اون کی لباس لوگ سوئی کپڑے پھیننے لگے سخت محنت  
کی ضرورت نہ رہی مسجد وسیع ہو گئی اور وہ سبب دلپسینہ وغیرہ ختم ہو گیا  
جس کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف نہ تھی۔

(ابوداؤد)

۴۹۹ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ إِنْ تَابَتْ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ  
عَادُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أُنْزِيَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
وَأَجِبًا قَالَ لَا دَلِيلَ لَكَ أَطَهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ مِنْ مَنْ لَمْ  
يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأَخْبِرُكُمْ قَبِيلَ بَنِي النَّضَلِ  
كَانَ النَّاسُ مَجْهُرُونَ يَلْبَسُونَ الصُّوْنُ وَيَعْمَلُونَ عَلَى  
ظُهُورِهِمْ دُكَّانَ مَسْجِدٍ هُوَ مَقَرُّ مَقَارِبِ السَّقْفِ رَأْسًا  
هُوَ عَرِيشُ فَخْرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
يَوْمِ حَاذِرِ دَعْرِقِ النَّاسِ فِي ذَلِكَ الصُّوْنِ حَتَّى شَارَتْ  
مِنْهُمْ يَوْمَ أَذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ فَأَغْتَسِلُوا وَلَيْسَ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ  
مَنْ بَعْدَهُ مِنْ دُخَانٍ وَطِينَةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ  
بِالتَّخِيرِ وَلَيْسُوا غَيْرَ الصُّوْنِ وَكَلُوا الْعَمَلِ وَذَرَبَهُ مَسْحُومٌ  
وَدَهَبَ بَعْضُ الَّذِينَ كَانَ يُؤْذَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَبِ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

## حیض کا بیان

## بَابُ الْحَيْضِ

### دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یسود یوں کا طریقہ یہ  
تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تو اس کے ساتھ کھاتے اور اس کے  
ساتھ گھر میں رہتے۔ جب اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو یہ  
آیت نازل ہوئی تم سے جائز ہے کہ سوال کرتے ہیں نازل ہوئی تو  
نبی علیہ السلام نے فرمایا دو دن حیض مرا کے تمامت کے تم سب کچھ  
کر سکتے ہو۔ جب یسود یوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہماری بہن

۵۰۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا أَحَاطَتْ بِمَنْزَلَةٍ  
فِيهِمْ لَمْ يُدْخِلُوا وَلَمْ يَجِئُوا مَعَهُمْ فِي الْيَهُودِ قَالَ أَفْعَابُ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَانَ ذَلِكَ  
عَنِ التَّوْحِيضِ الْأَذَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اصْطَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْيَهُودَ فَكَلِمَةُ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا  
يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَكْتُمَ مِنْ أَمْرٍ نَافِلًا إِلَّا مَا لَنَا فِيهِ



بات میں مخالفت کرتے ہیں اور ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑتے۔ لہذا جناب اسید بن حضیرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ یہودی اس طرح کر رہے ہیں کیا ہم اس دوران عورتوں کے ساتھ جماعت کر سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور انہوں نے ہاتھ بٹھا کر فرمایا کہ ان سے ناراض ہو گئے تو یہ دونوں وہاں سے آگئے اس وقت نبی علیہ السلام کی خدمت میں دودھ کا پدیا آیا تو نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو ہاتھ دودھ پلا دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام ایک برتن سے غسل کرتے حالانکہ ہم دونوں منہ نہیں ہوتے اس کے علاوہ کبھی آپ مجھے مکہ فرماتے تو میں یا ہمارا کو کس لہجی تو آپ مجھے لہجہ عربیہ سے حالانکہ میں مائتہ ہوتی اور احکامات میں ہر سہ ہزار ایک ہزار تک بے نتیجہ توضیح کی حالت میں آپ کا سر محدود ہی ہوتی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ دوران حیض میں جس برتن سے پانی پیتی وہی برتن میں نبی علیہ السلام کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ نہ کہ کراہی پیتے جس جگہ میں نے پیا ہوتا تھا اور میں دانتوں سے اور ہڈی سے گوشت چھڑا کر کھاتی پھر وہی ہڈی سرکار کو دیتی تو آپ بھی وہیں سے دانتوں سے گوشت چھڑاتے جہاں سے میں نے چھڑایا ہوتا تھا اور وہیں آپ اپنا منہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سرکار میری گود میں لیٹ کر تلاوت قرآن فرماتے حالانکہ اس وقت میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے ہاتھ بڑھا کر مٹھے اٹھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں حالت حیض میں ہوں تو مسجد سے فرمایا کہ حیض نہ بہا کر ہاتھ میں نہ لیں (مسلم) حضرت محمود رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پاد کو اڑھو کر غار پر پڑھنے کو آدمی آپ آدھے ہوتے اور آدمی میرے سہم پر ہوتی اور میں اس دوران حالت حیض میں ہوتی (متفق علیہ)

## دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے ساتھ دوران حیض یا حیضت میں جماعت

فَعَادَ اسید بن حضیرہ وَاَمَّا ابْنُ سَعْدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ الْيَهُودَ لَعَمَلُ كَذَا اَوْ كَذَا اَفَلَا تُجَاوِزُهُمْ تَغْيِرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا اَنْ كَذَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ مَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَيْدِيَّةٌ قَوْنٌ لَبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَضَى فِي اَقَارِهِمَا فَتَقَاها فَحَرَقَا اَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنَا وَارْحَمَ وَلَا تَجُزِبُ كَانَ يَأْمُرُنِي فَاَتَرْتُهُ بِشَرْنِي وَاَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ اِلَى وَهُوَ مُعْتَمِدٌ فَاَغْتَسِلُ وَانْتَحَايَنِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اَنَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ قَدَّاهُ عَلَيَّ مَوْجِدِي فَيَشْرَبُ وَاَتَحَرِّقُ الْعَرَقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اَنَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ قَدَّاهُ عَلَيَّ مَوْجِدِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ فِي حُجْرِي وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاذِبَتِي الْخُمُرَةُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَأَيْتَ حَيْضَتَكَ كَيْتَتْ فِي يَدِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۵ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۶ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَى حَائِضًا اَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا



فَقَدْ كَفَّرَ بِهَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ دَاوُدَ  
مَنْحَةً وَالْذَاوِي عَنْ دَاوُدَ عَنْهُمَا قَصَصًا قَدْ عَمَّا يَقُولُ فَقَدْ  
كَفَّرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ  
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۵۰۷. وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
يَعْمَلُ بِي مِنَ الْأَمْرِ فِي دَهْرِي حَاتِيضٌ قَالَ مَا قُوِيَ إِلَيْكَ مِنْ  
الْشَّيْءِ عَنْ ذَلِكَ أَهْلُ رَوَاهُ تِرْمِذِيٌّ وَقَالَ مُعِي الشَّيْءُ  
إِسْنَادُهُ لَا يَسِيْرِي -

۵۰۸. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ دَهْرِي حَاتِيضٌ فَكَيْفَ تَصْنَعُ  
بِنَصِيْعَةٍ وَيَبَارِدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ  
وَأَبْنُ مَنَحَةَ -

۵۰۹. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
كَانَ مَعَا أَهْلُكَ فَبَدَّ بِنَارٍ فَإِذَا كَانَ مَعَا أَهْلُكَ فَصَفَّرَ بِنَارٍ -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

### تیسری فصل

۵۱۰. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنْ رَجَلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَعْمَلُ بِي مِنَ الْأَمْرِ فِي دَهْرِي  
حَاتِيضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَدُّ  
عَلَيْهَا إِذَا رَحَا ثَمَّ تَلَفَ بِأَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ  
مُزْسَلًا -

۵۱۱. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا بَعْضُكَ نَزَلْتُ  
عَنِ الْوُضْءِ عَلَى الْحَصِيِّ فَمَا يَقْدِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَدُنْ مِنْ مَعْنَى تَطَهَّرَ -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کرتے یا کہ ان کے پاس جاسے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
پر نازل ہوا ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اگر وہ  
کے کہنے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ ہمیں یہ حدیث  
حکیم اشعث سے ابو نعیم اور ابو ہریرہ کے حوالہ سے پہنچی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب میری بیوی حیض کی حالت  
میں ہو تو میرے لیے کیا عمل ہے آپ فرمایا جو یا عباس کے اوپر ہوا اور اس سے پہنچا  
افضل ہے (ترمذی) لیکن محلی الحدیث کے اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دوران حیض اگر کوئی بیجا صحبت کرے تو اس کو چاہیے کہ نصف  
دینار صدقہ کرے۔

(ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں اگر حیض کا  
خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے  
(ترمذی)

جناب زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری بیوی حالت حیض میں ہو  
تو میرے لیے کیا کام عمل ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس پر مضبوطی کے  
ساتھ ڈارندہ باندھ لے پھر تیرا کام اس کے اوپر سے ہے۔

(مالک و دارمی مرسل)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حیض  
سے ہوتی تو بستر سے چٹائی پر جاتی اور اس وقت تک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتی جب تک پیاک نہ ہو جاتی۔

(ابو داؤد)



## بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

## مستحاضہ کا بیان

## پہلی فصل

۵۱۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاظْمَأْتِ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْرًا اسْتَحَاضَ فَلَا أَظْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا لَكُمَا ذَلِكَ عِزِّي وَلَيْسَ بِعَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ قَدِمِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَتَيْتِ فَاعْبِي عَنْكِ النَّارَ ثُمَّ صَبِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر عورت کی شکایت ہے کہ کیا میں نماز ترک کر دوں آپ فرمایا نہیں کرے۔ رنگ کا خون ہے اور عیض نہیں۔ جب عیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو خون کو دھو کر نماز پڑھو۔ (متفق علیہ)

## دوسری فصل

۵۱۴ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْعَيْضِ قَرَانًا دَمًا أَسْوَدَ يُعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَامْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَمُوقِفِي وَصَبِي بِمَاءٍ مُرَعَرِيٍّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عروہ بن زبیر فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت تھی ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک کا خون آئے تو وہ عیض ہے جو پہچانا جاتا ہے جب تک وہ آئے تو نماز سے رک ہوا اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے تو تازہ دھو کر نماز ادا کرو کیونکہ وہ رنگ کا خون ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

۵۱۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنْ أَمْرًا كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقَدَّتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَنْظُرَ عِدَّةَ النَّبِيِّ فَإِنْ كَانَ الْبَيْضُ كَانَتْ تَحِيضُ مِنْهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُعَيِّبَهَا إِلَهِي أَصَابَهَا فَخَلَّتْ تَرْكُ الصَّلَاةِ قَدَارَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّتْ ذَلِكَ فَتَغْتَسِلُ ثُمَّ تَسْتَقْبِضُ بِحَرْبٍ ثُمَّ تَقْصِلُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَدِدِّي النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کو کثرت سے خون آتا تھا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی عادت کے دنوں کو شمار کرے جن میں اس کو عیض کا خون آتا تھا اس بیماری سے قبل اور ان دنوں میں نماز کو ترک کر دے اور جب بدن گزر جائیں تو معمول کے مطابق غسل کر کے لنگوٹ کس لے۔ وضعت گدی لگائے اور نماز شروع کر دے (مالک ابوداؤد و ترمذی) اس حدیث کا مفہوم روایت کیا ہے۔

۵۱۶ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ يَقْبِضُ ابْنُ مِعْصِنٍ حِدْعَيْنِ فِي يَدَيْهِ وَيُنَاكِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَدَمُ الصَّلَاةِ آتَاكَ أَقْرَانُهَا الْيَمْنُ كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَمُوتُ مِنْ عِدَّةِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَقُصِّرُ وَتَقْصِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

حضرت عبدی بن ثابت اپنے والد ابی ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ ابی بن معصن نے کہا کہ ہدی کے ادا کا نام دینا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ جس کے مقررہ دنوں کو چھوڑ کر وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے روزے رکھے اور نماز ادا کرے۔ (ترمذی - ابوداؤد)



۵۱۶ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْتَحْضُ بِحِضَّةٍ كُنْتُ بِهَا يَدَةً قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَحْضِي بِهَا وَأَخِيرُهُ فَوَجَدْتُ فِي بَيْتِي أُخْرَى رَيْبَ بَيْتِي جَعْفَرٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْتَحْضُ بِحِضَّةٍ كُنْتُ بِهَا يَدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَنِي الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ قَالَتْ لَكَ الْكُفْرُ فَإِنَّا نَدُوبُ الذَّمِّ قَالَتْ هُوَ الْكُفْرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلَجَّحِي قَالَتْ هُوَ الْكُفْرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلَجَّحِي قَالَتْ هُوَ الْكُفْرُ مِنْ ذَلِكَ لَكُنَّ تَحِبُّنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَدُ يَا مَرْثَدُ مَا صَنَعْتَ أَجَدَّ عَنْكَ مِنَ الْآخِرِ وَإِنْ قَوَيْتَ عَلَيْهِمَا كَانَتْ أَعْلَمَ قَالَ لَكُنَّ لَكُنَّ هُنَّ رُكُوعٌ مِنْ رُكُوعَاتِ الشَّيْطَانِ فَكَيْفَ تَصْنَعِينَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِيهِمْ اللَّهُ سَحَرٌ أَعْيَيْنِي حَتَّى إِذَا آتَيْتِ الْكَلْبَ قَدْ ظَهَرَتْ وَاسْتَشْفَاكِتِ فَصَلِّيْ ثَلَاثًا وَخَيْرِيْنَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَخَيْرِيْنَ لَيْلَةً وَآتِيَا مَعَا وَصُومِيْ كَرَانَ ذَا لَيْلٍ يُعْزِ ذَا لَيْلٍ وَكَذَا لَيْلٍ قَاتَعِي كُلَّ شَيْءٍ كَمَا تَحْضِي الْبُتَاءَ وَكَمَا يَطْهَرُونَ مِنْكَ حَيْضُهُنَّ وَظَهَرَهُنَّ وَلَنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تَوُجَّهِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعْجِلِيْنَ الْعَصْرَ وَتَقْصِرِيْنَ تَجَمُّعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُفَرِّجِيْنَ الْمَغْرِبَ وَالْعُجُوبَيْنِ الْوُكُوفَ تَقْصِرِيْنَ وَتُجَمِّعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ مَا فَعَلِي وَتَقْصِرِيْنَ مَعَ الْعَجَبِ مَا فَعَلِي وَصُومِيْ إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرِ إِلَيَّ -

(رواه أحمد وأبو داود والترمذي)

## تیسری فصل

۵۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قَامَتِ بِي رَيْبٌ أَوْ حَبَشٌ أَسْتَحْضُ مِنْهُمَا كَذَا وَكَذَا فَكَلَّمَ النَّبِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حمید بنت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کا خون کثرت سے آتا تھا تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حکم پر پہنچنے اور حالت بنانے کی غرض سے حاضر ہوئی۔ آپ کو اپنی ہی حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے حیض کا خون کثرت سے آتا ہے میرے لیے کیا حکم ہے کیونکہ میں نے مجھے نازہ اور رزے سے روک دیا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے روئی ضروری ہے جو خون کو چھٹی لیتی ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو ٹھوٹا ہندو۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو کپڑا ہی رکھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو میں تیس دو باتوں کا حکم دیتا ہوں میں ایک پر عمل کرو گی وہ کافی ہوگا۔ اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ شیطانی شکر کر دن میں سے ایک ٹھوکر ہے۔ تم ہر روز کے مطابق حیض کے چھ یا سات دن شمار کر کے غسل کر لینا اور پاک ہونے پر نیست یا چرمین دن نمازیں پڑھنا اور روزے رکھنا۔ یہ تمہارے لیے کالی ہے اور ہر مہینے اسی طرح کرنا جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جیسے وہ آیام حیض اور طہر سے پاک ہوتی ہیں۔ بصورت دیگر اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ تمہاری نماز میں تاخیر اور عصر میں جلدی کرو کہ دونوں کے لیے غسل کر کے نماز پھر عصر کر چکے ہو۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر اور مشاء میں جلدی کر کے غسل کرو۔ اور دونوں نمازوں کر چکے ہو تو ایسا کر لینا اور فجر کے لیے غسل کر لینا اور روزہ رکھ لینا جبکہ تم اس پر قادر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! طہرست الی حیض کو استحاضہ کی شکایت ہے اور اس نے اسے دن سے نماز اور



سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لَيَجْعَلُ فِي مَرْثَةٍ  
قَدْ آتَتْ صَفَاةً قَوَى السَّيِّئِ فَلْيَتَّخِذْ لِلْقَلْبِ وَالْعَصْرِ  
عَسَلًا قَالِبًا وَتَغْتَابُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ عَسَلًا قَالِبًا  
وَتَغْتَابُ لِلْمَغْرِبِ عَسَلًا قَالِبًا وَتَوْضِئُ بَيْنَ ذَاكَ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَى مُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا  
اشْتَكَا عَلَيْهَا الْعِلَّ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ -

کی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ یہ شیطان کی  
کارکردگی ہے وہ پانی کی لگن میں بیٹھے اور جب پانی میں درودی پائے تو  
ظہر عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کیلئے دوسرا۔ اور تیسری مرتبہ  
غیر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے درمیان وضو کرے راہد اور لیکن ہر دو  
نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا کہ جب اس پر غسل و شراہ ہر دو  
دو نمازوں کو جمع کرے۔

## کتاب الصلوٰۃ

## نماز کا بیان

### پہلی فصل

۵۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ الْخَيْرُ وَالْجَمْعَةُ إِلَى الْجَمْعَةِ وَ  
رَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُمَا إِذَا اجْتُنِبَتْ  
الْكِبَايَرُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ بَابَ أَحَدِكُمْ يَفْتَقِدُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ  
هَلْ يَبْلُغُ مِنْ دَرَجَتَيْ عِلْمِي قَالُوا لَا يَبْلُغُ مِنْ دَرَجَتَيْ عِلْمِي قَالَ  
كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَيْرِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَطَايَا  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنْ تَجَلَّأَ أَصَابٌ مِنْ  
أَمْرٍ أَوْ قُبِلَتْ فَاقِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُفِّرْهُ فَكَفَّرَ  
اللَّهُ تَعَالَى وَآخِرُ الصَّلَاةِ طَوَقُ الْفَقْرِ وَزُلْفَاةُ الْفَقْرِ  
إِنَّ الْعَسَايَةَ يَنْهِيَنَّ الشَّيْءَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَيُّ هَذَا قَالَ لِيَجْعَلَ أَمْرِي كَلَيْدٍ فِي رِوَايَةٍ لَيْسَ يَمْلِكُ  
بِهَا مِنْ أَمْرِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِيمُهُ عَلَى قَالَ وَلَوْ يَسْتَلِهُ عَمَّتُهُ وَ  
خَفَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا نماز جو گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روزہ  
سے دوسرے رمضان مبارک تک گزرے اس کے جانے والے گناہوں کا کفار  
میں جہنم کی آگ سے احتراز کیا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہے یا کسی شخص کے دروازے کے سامنے حجر  
ہستی ہر اور دروازہ نہ پائی ہو اس میں غسل کرے کیا اس کے جسم پر میل کا  
زہ داتی رہ جائے گا صحابہ نے عرض کیا نہیں اس کے جسم پر میل کا زہ بھی نہ  
رہے گا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہی پنج وقتہ نماز کی مثال ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص  
راہب امیر انصاری نے ایک عورت کا ہر سہے لیا اس کے بعد انہوں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری کیفیت عرض کی اس  
موقع پر آیت نازل ہوئی "قَالَ كَرِهْنَا زُنَاحَ الْاِبْتِدَاءِ اَوَّلَاتِ الْاِسْتِغْفَارِ  
ساعتوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں" اس سائل نے حضور  
علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مکمل خصوصیت کے ساتھ میرے لیے ہے یا

سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لیے ایک اور  
جناب انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں اگر عرض  
کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھ سے ایسا جرم سر نہ بھرا ہے ہر دو  
کا مستوجب ہے آپ محمد پر مدد قائم فرمائیں جناب انس فرماتے ہیں کہ کارنے

اس روایت کے مطابق اگر کوئی نماز پڑھے جس میں اس کی کفایت ہو تو اس کی کفایت ہوگی



عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ رَوَى عَنْهُ الْقَوْلُ قَامَ  
فَقَالَ يَا زَيْنَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَّكَ قَدِ ابْتَدَأْتَ  
أَمَّا قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ  
قَدْ عَفَرَ لَكَ ذُنُوبَكَ أَوْحَدَكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ كَانَ اللَّهُ  
يُؤْتِيهَا قُلْتُ شَعَائِي قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ نَعْمَ أَيُّ قَالَ  
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَهُودِيٌّ رَوَى اسْتَوْدَعْتُهُ  
كَوَادِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكَفَرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس سے کچھ بھی استفسار نہ فرمایا اور فرمایا ہواست کہ بوقت ہو گیا اس شخص نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، نماز سے فاسد نہ ہونے کے بعد اس  
شخص نے پھر حضور علیہ السلام سے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی نیکوئی ہو  
جس سے جو بدکاری ہوئے کا سبب بنی ہے لہذا کتاب اللہ کے حکم کے مطابق  
مجھ پر بدکاری فرمائی اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کیا تم نے پکارا ساتھ نماز ادا  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
والسلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے آپ نے  
فرمایا وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا میں نے دوسرا سوال کیا کہ اس کے بعد تو اپنے  
فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں نے ایک اور سوال کیا اس کے بعد تو  
آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ راوی مدیث فرماتے ہیں کہ میں نے یہی بیان  
معلوم کہیں اگر میں کچھ اور بھی معلوم کرتا تو آپ کچھ اور بھی فرماتے۔ ہر متفق علیہ  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان مدافصل ترک نماز کا عمل ہے۔

(مسلم شریف)

## دوسری تفصیل

حضرت جابر بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں پورا  
کے لئے انہیں وقت پر ادا کیا شروع کے ساتھ رکعت کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ  
کا وعدہ ہے کہ اس کی بخشش فرمائے لیکن اگر کوئی ایسا نہ کرے تو ایسے شخص  
کے لیے اللہ تعالیٰ کا بخشش کا وعدہ نہیں اگرچہ اسے تو اس شخص کی مغفرت  
فرمائے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا فرمائے۔

(روایت ابی احمد، مالک، ابوداؤد و نسائی نے اس طرح روایت کیا)

ابو امامہ روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

پانچ نمازیں ادا کرو اور ایک ماہ کے روزے رکھو اپنے اموال کی دکانوں اور کاروں

اور صاحبان امر کے احکام کی تعمیل کر کے اپنے رب کی جنت میں داخل

ہو جاؤ۔ (روایت ابی احمد و ترمذی)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو جبکہ وہ سات سال

۵۲۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَّاتٍ أَنْفَضَتْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى  
مَنْ أَحْسَنَ دُعَاؤَهُمْ وَصَلَّاهُمْ يَوْمَهُمْ وَأَتَمَّ دُعَاؤَهُمْ  
وَحُشْرَهُمْ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ذُنُوبَهُ  
يَعْمَلُ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ذُنُوبَهُ  
شَاءَ عَذَابًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَرَوَى

مَالِكُ وَالشَّافِعِيُّ وَنَحْوُهُ)

۵۲۵ وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا أَحْسَنَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ  
أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا أَمْرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّاتٍ رِيقَكُمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَرْجِيٍّ)

۵۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَدَا أَوْلَادُكُمْ



کی عمر کو پچیس نماز کا حکم کرو اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو تو انہیں نماز پڑھنے پر بارہ اور جب ان کی عمر بارہ سال ہو جائے تو نون کے ہر تہجد کو دو روایت از ابو داؤد و شرح السنۃ و مصابیح از سہروردی مصنف رضی اللہ عنہما

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے درمیان جو محدود و پیمان ہے وہ نماز ہے جس نے اس رنماز کو ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

(روایت از احمد و ترمذی و ابی داؤد و ابن ماجہ)

بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِينَ دَامُوا وَهُمْ عَلَيْهِ نَادَهُمْ  
أَبْنَاءُ عَشْرِينَ دَامُوا وَهُمْ فِي الْمَصَابِيحِ رَوَاهُ أَبُو  
دَاؤُدَ وَكَانَ رَوَاهُ فِي تَرْجِمِ الشَّعْرَةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ  
عَنْ سَجْدَةِ بْنِ مَعْبُدٍ -

۵۲۷. وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ  
تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

## تیسری فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے  
مدکورہ ابوالیسرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ  
میں کیا کرواؤں؟ مدینہ میں مجھے ایک خاتون ملی تو میں نے انہیں لپٹا لیا اور میں  
نے عرض کیا کہ میں نے کام کیا ہے اب آپ میرے بارے میں حکم فرمادیں۔  
میں نے عرض کیا کہ میں نے فرمایا اگر تو اپنی پردہ پوشی کرتا تو ہر شخص کا  
اللہ تعالیٰ نے بھی پردہ پوشی فرمائی ہے لیکن اس موقع پر رسول اللہ  
نے کچھ نہ فرمایا تو یہ شخص اسٹے اور چلے گئے۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو بھیج کر  
انہیں بلوایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی (وَرَبَّكَ أَمَرَ  
ابْتَدَأُ وَإِنَّا بِنِجْمٍ وَأَنَارٍ كَوْنٍ) اور ان کو قائم کر دینا کہ یہ آیت  
یہ آیت کو تلاوت کرے اور یہ آیت نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہدایت و  
نصیحت ہے۔ حاضرین میں کسی صاحب نے دریافت کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
انہیں کے لیے مخصوص ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں یہ حکم عمومی اور

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سرخ رنماز کے موسم میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی  
دو شاخوں کو کڑکڑایا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس موقع پر آپ نے  
مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا یا نبی اللہ  
تو اپنے فرمایا اے مسلم اگر خداوندی کے لیے نازا داکتا ہے تو اس کے  
گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔

(روایت از احمد)

۵۲۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَلِمْتُ امْرَأَةً  
فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْتَهَا  
فَكَانَ هَذَا قَاتِلِي فِي مَا شِئْتُ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو لَقَدْ سَتَرَكَ  
اللَّهُ تَوَسَّعَتْ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ وَلَقَدْ مَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَيَسَّأَ وَقَامَ الرَّجُلُ فَأَنْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدِغَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ آيَةَ وَآيَةٍ  
الصَّلَاةُ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْعَسَاكَ يَتَّبِعُونَ  
النَّبِيَّ ذَٰلِكَ وَتَوَلَّى إِلَيْنَا كِيرِينَ فَقَالَ رَبُّكَ مِنْ  
الْعَوْرَةِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا آيَةُ خَاصَّةٌ فَقَالَ بَلْ  
لَيْسَ بِهَا كَافَةٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۹. وَعَنْ أَبِي دَرْدَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ رَمَنِ الشَّيْءِ وَالْوَرَقِ يَتَّبِعَانِ فَكُنْهُ يَتَّبِعَانِ مِنْ  
شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَٰلِكَ الْوَرَقَ يَتَّبِعَانِ فَقَالَ يَا  
أَبَا قُرَيْبٍ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَهْدَ الْمُسْلِمَ  
لَيَتَّبِعُ الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافُ عَنْهُ دُجُوبُهُ  
كَمَا تَهَافُ هَذِهِ الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)



۵۳۰. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوُ  
فِيهِمَا عَفَرًا اللَّهُ لَهُ مَا نَعَدَ مَرِيضٌ ذَنبُهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۳۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ  
حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ ثَوْرًا وَبُرْهَانًا وَحَيَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ

مَنْ لَمْ يَحَافَظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا حَيَاةٌ  
وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَآدَمَ

ابْنِ حَلَيْثٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
الْإِسْمَاعِيلِيُّ)

۵۳۲. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذُوقُونَ شَيْئًا مِنْ الْأَكْثَانِ  
تُرْكُ كَعْرِ الْعَلَاةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۳. وَعَنْ أَبِي الدَّارِ دَاوُدَ قَالَ أَصَابَنِي خُبْرٌ لِي أَنَّهُ

لَا تُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَلَنْ تُخْطِئَ وَحَيْثُ وَجَدْتَ وَلَا تُرْكُ صَلَاةَ  
مَكْتُوبَةٍ مُتَعَيِّدًا أَوْ مَنْ تَرَكَهَا مُتَعَيِّدًا فَقَدْ تَرَكْتُ وَمَنْ

الْيَقِينَةُ وَلَا تُشْرِبُ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مُقْتَنَةٌ كُلُّ شَيْءٍ -  
(رَوَاهُ ابْنُ مَكْلُوبٍ)

حضرت زید بن خالد جعفی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے جس نے دو سجدت نماز ادا کی اور اس میں بالکل سہواً بھول  
دیکھا، اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے (احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں، آپ نے ایک روز نماز کی تاکید فرمائی کہ جس شخص نے نماز  
کی محافظت کی، تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے نورانیت اور نور  
اور نجات کا باعث ہوگی۔ جو نماز کی محافظت نہ کرنے اس کے لئے  
نور و نہان اور نجات کا سبب نہ ہوگی اس کا حشر قیامت کے دن  
فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد، دارمی، بیہقی  
نے شعب الایمان میں روایت کیا۔)

عبد اللہ بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام نماز کے  
مواہمال میں کبھی بیز کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کے لئے اسے  
محکم بنے ہوئے کر دیتے ہیں اور اللہ جادے باز، فرض نماز کبھی جان بوجھ کر نہ چھوڑتا  
جس فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا اس کو قرعہ اسلام لپی ہوا شراب کو موت پینا  
اس لئے کہ وہ تمنا لڑائیوں کی کچی بنیاد ہے۔ (ابن ماجہ)

## اوقات نماز کا بیان

## بَابُ الْمَوَاقِيتِ

### پہلی فصل

۵۳۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ  
وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَقَدْحِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَ وَقْتُ

الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرِ الشَّمْسُ وَ وَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ  
مَا تَرْتَعِبُ الشَّمْسُ وَ وَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ

اللَّيْلِ الْأَوَّلِ وَ وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ مَطْلُوعِ الْفَجْرِ  
مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسَكَ عَنِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے اور انسان کے سایہ  
کے برابر ہونے سے نماز عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت سورج کے  
زرد ہونے تک ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کی موجودگی تک اور  
عشاء کا وقت نصف یعنی درمیان شب تک اور فجر کا وقت صبح صادق  
سے طلوع آفتاب تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت انتظار  
کر و جب تک کہ پوری طرح آفتاب طلوع نہ ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطانی



الْمَلَأَهُ قَاتِلًا تَطْلُعُ مِنْ قُرُونِ الشَّيْطَانِ -

(رواه مسلم)

٥٢٥. وَعَنْ أَبِي بَرِيدَةَ قَالَ إِنْ رَجَعْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذِكْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَكَ صَلَاتُكَ مَعَ تَاهُذَيْنِ يَعْصِيَانِ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا نَالَتِ الشَّمْسُ أَمْرَ يَلَاذِلَ فَإِنَّ تَهَامِرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَوَّاجَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْقَبْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنَّ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَتَمَّ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخْرَجَهَا فَوَقَّعَ الْبُكَاءُ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ الشَّمْسُ اللَّيْلُ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَسَعَّرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ آيَتِنِ السَّائِلِينَ عَنْ ذِكْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَذَكَرْتُ صَلَاتِي كَمَا رَأَيْتُكُمْ.

(رواه مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نمازوں کے وہی اوقات ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔ (روایت از مسلم)

## دوسری فصل

٥٣٤ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ جِبْرِيلَ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى فِي  
الظُّهْرِ حِينَ رَأَتْ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدِ الرَّشَدِ وَصَلَّى  
فِي الْعَصْرِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ  
حِينَ أَظْفَرَ السَّائِمُ وَصَلَّى فِي الْوُتْدِ حِينَ غَابَ  
الضُّفَى وَصَلَّى فِي الْعَجْرِ حِينَ حَرُمَ طَعَامُ الشَّرَابِ  
عَلَى الصَّائِيهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَدُ صَلَّى فِي الظُّهْرِ حِينَ كَانَ  
ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ  
وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ السَّائِمُ وَصَلَّى فِي الْعُشَّةِ  
إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى فِي النَّجْوَى سَعْدُكُمْ التَّقَاتُ إِلَى

کے دونوں میدانوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ فرمایا کہ دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو پس جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ جناب بلالؓ کو حکم دیا کہ ظہر کی اذان کہیں اذان کے بعد اقامت و تکبیر کا حکم دیا۔ پھر عصر کی اذان و اقامت کا حکم دے کر نماز عصر ایسے وقت ادا فرمائی جبکہ سورج بلند ہی رہتا اور اس کی روشنی مفید اور صاف تھی۔ پھر غروب آفتاب کے بعد اذان و اقامت نماز مغرب ادا فرمائی اور شفق کے غائب ہونے کے بعد اذان و اقامت کھلو اگر نماز عشاء ادا فرمائی اور طلوع فجر کے بعد نماز فجر ادا فرمائی۔ صبح و عصر دن ہوا تو آپؐ حکم فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اور ٹھنڈے وقت میں نماز ادا فرمائی اور نماز عصر کو اس وقت تک موخر فرمایا جبکہ سورج بلند ہی تھا البتہ وقت مقررہ سے موخر فرما دیا اور شفق کے ختم ہونے سے قبل نماز مغرب کو ادا فرمایا اور ایک تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء ادا فرمائی اور روشنی میں رہتی طلوع آفتاب سے قبل جو روشنی ہوتی ہے نماز فجر ادا فرمائی۔ نماز فجر کے بعد آپؐ فرمایا نماز کے اوقات کے بارے میں کون سوال کر رہا تھا تب اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے دریافت کیا تھا اس موقع پر رسول اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سبیل امین نے حرم کعبہ میں مجھے دوسرے روز نماز پڑھائی پہلے دن نماز ظہر سورج کے اُٹھنے پر جبکہ اس کا سایہ کسی چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور نماز عصر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں ہر کسی چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کر چکا ہے اور شفق کے قاسب ہونے کے بعد نماز عشاء پڑھائی اور نماز فجر اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار رکھنا اور پلینا مرام ہو جاتا ہے دوسرے دن نماز ظہر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہوتا ہے اور عیب چیزوں کا سایہ دو گنا ہو گیا تو نماز عصر ادا کر لی اسی طرح نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب لوگ روزہ افطار کرتے ہیں اور تہائی ادا کر گزرنے



فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْإِبْتِكَادِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

میں روایت از ابو داؤد و ترمذی

## تیسری فصل

کے بعد نمازوں کی امامت کی اور صبح کو اچھی طرح روشنی پھیلنے پر نماز پڑھنا چاہیے پھر جبرئیل سے میری طرف منوجہ ہو گا کہ اللہ علیہ السلام کی اوقات نماز آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے لئے نماز اوقات نماز انہیں دونوں وقتوں کے درمیان

۵۳۷ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخِي

الْعَصْرِ شَيْئًا فَقَالَ لَا عُدَّةَ إِلَّا أَنْ جِبْرِيلُ قَدْ نَزَلَ

فَقَالَ إِمَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقْرَأُ

أَعْلَمَ مَا تَقُولُ يَا عُدَّةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنِ كَثْفٍ

مَسْعُودِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَآمَرَنِي

فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ مَعَ رَسُولِهِ

ابن شہاب زہری روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب عمر بن عبد العزیز

نے نماز عصر تاخیر سے پڑھی تو جناب عمرو نے ان سے کہا کہ خبردار یہ کہ جناب

جبرئیل آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھی اس

پر جناب عمر بن عبد العزیز نے فرمایا اسے عروہ انور تو فرمائیے کہ آپ کیا

فرماتے ہیں تب جناب عمرو نے کہا کہ میں نے قبیر بن ابی مسعود سے سنا

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جبرئیل امین آئے اور انہوں نے بات

کی اللہ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے

ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح

رسول اللہ نے اپنی انگلیوں سے پانچوں نمازوں کا اشارہ فرمایا اور ہم نے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ اپنے کمال کو

ہدایات جاری فرمائی میرے نزدیک تمہارا سہم فرائض میں نماز ہے جس نے

اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اس کو ضائع کیا تو

وہ نماز کے سوا تمام چیزیں بیکار ہے زیادہ ضائع کرنے والا ہے آپ نے کہا کہ

اسی مکتوب میں لکھا کہ تم نماز ظہر اس وقت ادا کرو جبکہ کسی چیز کا سایہ اس کے

سایہ مل سے ایک مثل ہو اور نماز عصر اس وقت ادا کی جائے جبکہ سورج

کی روشنی صاف شفاف اور بلند ہو اور سورج دو یا تین فرسخ غروب سے قبل

سفر کرے نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد اور عشا شفق کے غروب کے بعد

تہائی رات تک ادا کی جائے۔ پس جو شخص سو یا اس کی انگلیوں نہ سوسے اس

فقہ کو اپنے میں مرتبہ کر فرمایا تحریر فرمایا نماز فجر کے لیے لکھا کہ نماز فجر اس

وقت پڑھی جائے جبکہ سنا سے چمکے ہوئے نظر آئیں۔

(روایت از امام مالک)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی نماز عصر کے وقت کا اندازہ اس طرح ہے کہ اگر میں میں جبکہ سایہ تین سے

(رَوَاهُ مَالِكُ)

۵۳۹ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْ رَوَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ

فَكَانَ تَامَتْ عَيْنُهُ قَمَرٌ قَلْبًا تَامَتْ عَيْنُهُ قَمَرٌ

تَامَتْ عَيْنُهُ قَمَرٌ قَلْبًا تَامَتْ عَيْنُهُ قَمَرٌ قَلْبًا

تَامَتْ عَيْنُهُ قَمَرٌ قَلْبًا تَامَتْ عَيْنُهُ قَمَرٌ قَلْبًا



ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشَّكَاوَةِ خَمْسَةُ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

پانچ قدم تک اور سورہ میں پانچ سے سات قدم تک ہو سکتا تھا۔  
ابوداؤد و ترمذی

## بَابُ تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ

## اوقات نماز اور تعجیل کا بیان

پہلی فصل

۵۴۰ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ ابْنَ دُرَّاقٍ عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهْ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُو بِهَا الْأَوَّلَى حِينَ تَخْفُفُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَجْعَلُ أَحَدًا نَاكِسًا إِلَى تَعْجِيلِ فِي الْأَمْسِ الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَيَسْتَبِطُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُو بِهَا الْعَمَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُ التَّوَمُّ قَبْلَهَا وَالْحَوِثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَعِلُ مِنْ صَلَوةِ الْعَدَاؤِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ حَيْثُهَا وَيَقْدِرُ بِالشَّيْءِ إِلَى الْمَسَاءَةِ فَرَقَ بَدَائِعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَيَكْتَلِفُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ التَّوَمُّ قَبْلَهَا وَالْحَوِثُ بَعْدَهَا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۴۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِيرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا اكْتَرَّ السَّمَاءُ عَجَلًا قَلِيلًا أَخَّرَ وَالْمُغْبِرَ يَخْلِسُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا أَصَلَّيْنَا تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّظْمِ أَثَرِ سَجْدَةٍ نَا عَلَى شَيْءٍ يَتَأْتِيهِ مِنَ الْحَيِّ مُتَمِّقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُحَّارِيِّ -

۵۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَمِّرُ قَوْمًا بِالصَّلَاةِ

سید بن سلامہ روایت فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو بزرہ غفاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میرے والد نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض نمازوں کے ادا فرمانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کھڑے اس نماز کو جو دن ڈھلے پر مٹی جاتی ہے جس کو تم پہلی نماز (ظہر) کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جائے یا آگ اور عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ ایک شخص عینہ کے اطراف میں اپنے گھر والیں آجائے اور سورج افق پر موجود ہو تا دہری کہتے ہیں کہ جناب ابو بزرہ نے مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد رہا البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ آپ نماز عشاء میں سجدہ دہرائی رات تک تاخیر پسند فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں سرکارِ مشاوہ پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو نا پسند فرماتے تھے اور نماز فجر سے اس وقت فارغ نہ ہوتے جس وقت ایک شخص اپنے ہمراہ والے کو پہچان لینے کے قابل ہو تا نماز فجر میں ساتھ سے سوایات تک تلاوت فرماتے۔ ایک روایت کے مطابق نماز عشاء میں

محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نماز ظہر دن ڈھلے اور عصر جبکہ سورج زرخہ و روشن ہو تا نماز مغرب جبکہ اس وقت ہر جگہ آدھروپ آفتاب اور نماز عشاء اس وقت ہلد ادا فرماتے جبکہ نمازی جمع ہر جگہ اور اگر نمازی جمع نہ ہوتے تو تاخیر فرماتے اور نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم سرکار کی امامت میں ظہر کی نماز ادا کرتے تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے (مستفق علیہ)

الفاظ حدیث منقول امام بخاری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لو یعنی تاخیر سے پڑھو



فِي رِوَايَةِ الْقُبَّارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْظُّهْرِ فَإِنْ شَدَّ  
الْحَرَمُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاسْتَكْبَتِ السَّمَاءُ رِيحًا فَكَانَتْ  
رَبِّ أَكَلٍ يَتَوَقَّى بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا يَنْتَقِسُ فِي كَفَيْسٍ فِي  
الْبَيْتِ وَتَقِي فِي الضَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَقْدُونَ مِنَ الْحَرِّ  
وَأَشَدُّ مَا تَقْدُونَ مِنَ الْوَهْمِ يَرْمِضُ عَلَيْهِ دَفْنِي وَابْنِ  
الْقُبَّارِيِّ فَإَشَدُّ مَا تَقْدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَيَوْمَ سَمُوْمَهَا  
فَأَشَدُّ مَا تَقْدُونَ مِنَ الْوَهْمِ فَيَوْمَ رَمَاهُ بَرِيحًا -

۵۴۳ وَعَنْ أَبِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَسَيَّدهُ  
الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي قِيَامًا يَرَى الشَّمْسَ مُرْتَوِعَةً وَبَعْضُ  
الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ خَمْسَةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)  
۵۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تِلْكَ صَلَاةُ الْمُسَافِرِ يَتَخَلَّى بِرُجْبِ الشَّمْسِ حَتَّى إِذَا ضَمُرَتْ  
وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّ أَرْبَعًا أَوْ بَيْنَ كَرٍ  
اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۵ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْإِنْسِيُّ تَعَرَّضَ صَلَاةَ الْعَصْرِ كَمَا كُنَّا وَدَرَسَ  
أَهْلُكَ وَمَالَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ تَوَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۷ وَعَنْ زَاوِيٍّ حَدَّثَنَا قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي أَحَدُنَا  
كَلَامًا يُبَيِّنُ مَوَاقِفَ نَبَلِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَمَّةَ  
فَيَا بَيْنَ أَنْ يَكْتَسِبَ الشَّقُّ إِلَى تِلْكَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۹ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور امام بخاری کی روایت کے مطابق نبی حضرت ابو سعید سے مروی ہے آپؐ  
نماز ظہر کے بارے میں فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بجلی کی وجہ سے جہنم  
مترجہ آگ سے رب تعالیٰ سے شکایت کی میرے بعض صحابہ نے دوسرے صحابہ  
کو کھایا ہے تو رب تعالیٰ نے دو دن کو دو مترجہ سانس لینے کی اجازت دی  
ایک سردی میں دوسرا گرمی میں۔ اب بھروسہ کی شدت جو گرمی سردی میں محسوس  
کرتے ہو دو دن تک تم کو چھوڑا نہ کہو جب (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) بخاری کی ایک اور روایت  
میں ہے کہ تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو دو دن کی گرمی کی وجہ سے ہے اور سردی  
حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز  
عصر اس وقت اور فرماتے جبکہ سورج روشن اور صاف ہوتا اور ہاتھ والا  
مضافات بدر تک جا کر واپس آجاتا اور سورج بلند ہوتا محدود درجہ بعض  
اطراف میں چار میل یا اس کے قریب فاصلاً پہنچتے (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا منافق کی نماز کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلے کا منتظر ہے یہاں  
تک دھوپ پلٹی پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینوں کے  
درمیان آجاتا ہے اور کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس دوران  
بھڑاساؤ کو الٹی کرتا ہے۔ (روایت از امام مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال  
لٹ گئے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس نے نماز عصر کو ترک کر دیا اس کے اعمال حیطہ میں ختم ہو گئے۔  
(روایت از بخاری)

جناب رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو سلم کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے کہ نماز سے فارغ  
ہو جانے کے بعد ہم میں واپس ہونے والا پتہ تیرے کہ گرنے کی جگہ تلاش کر لیتا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)  
ام المومنین حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں کہ نماز عشاء شفق کے  
ختم ہونے کے بعد سے ابتدائی تہائی رات تک ادا کی جاتی تھی۔  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ



وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ الشُّبُوحَ فَتَنْصَرِفُ الرَّسَاءُ مُسْتَلِفَاتٍ بِحُجُورِهِنَّ  
مَا يُعَدُّنَ مِنَ الْفَتَنِ - (مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۵۵۱ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَسَ بَيْنَ ثَلَاثٍ تَحَرَّأَ خَلَّتَا قَرَعَا مِثْ  
سُحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
الصَّلَاةِ فَصَلَّى ثَلَاثًا لَا تَحْسُ كَمَا كَانَ بَيْنَ قَرَعِهِمَا مِنْ  
سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدَرُ مَا يُعَدُّ  
الرَّجُلُ حَسْبَيْنِ آيَةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمُورٌ يُخَيَّرُونَ  
الصَّلَاةَ أَوْ يَخَيَّرُونَ عَنْ دَفْعِهَا قُلْتُ مِمَّا تَأْمُرُ بِ  
قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ يَوْفِئَهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ  
قَرَأَتْهَا لَكَ تَأْوِيلُهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الشُّبُوحِ قَبْلَ أَنْ  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الشُّبُوحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ  
العَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ -

(مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۵۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ  
تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ وَلَا إِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ  
صَلَاةِ الشُّبُوحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ مَنْ لَيْسَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا  
إِذَا أَذْكَرَهَا فِي رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ - (مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

۵۵۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي التَّزْوِجِ تَغْرِيطٌ إِلَّا مَا تَغْرِيطُ فِي

معمول تھا کہ آپ ایسے وقت میں نماز فرما دیا فرماتے کہ خواتین چادرول میں لپیٹی  
تھیں جب نماز سے واپس ہوئیں تو نماز عصر سے کی وجہ سے چھانی نہ جاتی (مستحق علیہ)  
جناب قتادہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سواری کھائی، جب سواری سے فارغ  
ہوئے تو سرکارِ زمانہ کے لیے کھڑے ہو گئے راوی کہتے ہیں ہم نے جناب انس سے  
وریاقت کیا کہ کھڑے فاسخ ہونے کے بعد نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا  
وقف فرمایا تھا تو آپ نے بتایا کہ دونوں کے درمیان اتنا وقف تھا کہ ایک شخص  
پچاس آیات کی تلاوت کرے۔

جناب ابو ذر روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے فرمایا تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جبکہ تجھ پر ایسے ماکم مسلط ہو  
گئے جو نماز کو یا تو ناخیر سے پڑھیں گے یا وقت گزار کر میں نے عرض کیا آپ مجھے  
کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا تو نماز کو وقت کے مطابق پڑھ لے ادا کر  
ان کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے تو ان کے ساتھ بھی شرکت کر لے وہ تیرے  
لیے نفل ہوگی۔ (روایت از مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت فجر پڑھ لی  
گویا اس نے نماز فجر وقت کے اندر ادا کر لی اور جس نے غروب آفتاب سے قبل  
ایک رکعت عصر ادا کر لی گویا اس کو نماز عصر بروقت مل گئی۔

(مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو نماز کو بھول گیا یا سو گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے  
کو چاہیے کہ نماز عصر مکمل کر لے اور جس کو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کا  
ایک سجدہ بھی ملا اس کو بھی چاہیے کہ نماز فجر مکمل کر لے اس کی نماز بروقت  
مکمل ہو گئی۔ (روایت از بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو نماز کو بھول گیا یا سو گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے  
نہیں دے جائے فوراً ادا کر لے ایک اور روایت کے مطابق اس کے لیے اس مثل  
الوقتادہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
نہیں کی وجہ سے کوئی کی نہیں البتہ کی بیداری میں ہے کہ کوئی شخص نماز کو بھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم



فِي الْمَقْعَةِ قَادًا فَبَيَّحَ أَحَدُكُمْ صَلَاةَ أَزْوَاجِهِمْ  
فَلَمَّا صَلَّيْهَا إِذَا ذَكَرَهَا قَاتَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ وَافْعِلْ  
الْمَقْلُوكَ لِيذْكَرَ - (رواه مسلم)

جائے یا سو جائے تڑپ بھی یاد آئے یا بیدار ہو تو اس کو ادا کرے کیونکہ ارشاد  
ربانی یہ ہے میری یاد کے وقت میری نماز کی ادا کرو۔  
(روایت مسلم)

## دوسری فصل

۵۵۷ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْكَافَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَا عُمَرُ كُنْ لَكَ لَا تُؤَخِّرُهَا الْمَقْلُوكَ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةَ إِذَا  
حَضَرَتْ وَالْأَيْمَانَ إِذَا وَجِدْتَ لَهَا كُفْرًا -

(رواه الترمذی)

۵۵۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ وَضُرَّانُ اللَّهِ وَ  
الْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ - (رواه الترمذی)

۵۵۹ وَعَنْ أُمِّ قُرَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ  
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَدْخُلُ الْخَيْرُ فِي  
الْأَوَّلِ مِنْ حَيْثُ عَمِلَ عَبْدُ اللَّهِ فِي عَمَلٍ غَيْرِي وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِي  
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ -

۵۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ تَوَكُّفٍ فِيهَا الْخَيْرُ مَرَّتَيْنِ حَتَّى قُبِضَ اللَّهُ  
تَعَالَى - (رواه الترمذی)

۵۶۱ وَعَنْ أَبِي الْيَزِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمَّتِي يَخْبِرُونَ أَنَّ عَلَى الْفَطْرَةِ مَا لَهُ  
يُؤْتِيهِ وَالْمَغْرِبِ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ  
وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ -

۵۶۲ وَعَنْ أَبِي هُدَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَتَخَذُوا  
الْوَحَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ يَصُفُّوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ  
وَابْنُ مَاجَةَ -

۵۶۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
۲۳

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اے علی! تین کاموں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو۔ نماز  
جنازہ میں جب وہ تیار ہو اور کسی بالغ عورت کے نکاح کے لیے جبکہ کفر یا بدعت  
از فحش اس کا علاج کر دے۔ (روایت از ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وہ وسلم نے فرمایا نماز کو ابتداء وقت میں ادا کرنے میں اللہ کی عزت و شہرت ہے اور تاخیر  
میں معافی کی امید۔ (روایت از مسلم)

ام فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
دریافت کیا گیا کہ نماز میں افضل (مقبول) ہے تو آپ نے فرمایا اول وقت  
میں نماز کو ادا کرنا اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا البتہ ترمذی نے  
اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حدیث سوائے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ کے  
اور کسی دوسرے نہیں ملتی جو ناقدین حدیث کے نزدیک ذمہ دار نہیں ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کی حیات ظاہری میں دلوں پر تر سے زیادہ ایسا ہے کہ آپ نے نماز کو تاخیر  
سے ادا فرمایا ہو۔ (روایت از ترمذی)

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور خیر پر رہے گی یا فطرت  
مطابق عامل ہوگی (شک و شبہ) جب تک کہ نماز مغرب کو اس وقت تک  
مؤخر نہ کریں یہاں تک کہ بہت سے ستارے ظاہر ہو جائیں (روایت از ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر یہ بات میری امت پر شاق نہ ہوتی تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ نماز  
عشاء کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کریں۔

(روایت از احمد و ترمذی و ابن ماجہ)  
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ كُنْتُمْ  
يَهْدِي عَلَى بَنَاتِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّتُكُمْ  
(رواه أبو داود)

٥٦٢ وَعَنِ الثَّعَالِيِّ بْنِ كَيْسٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هَذِهِ  
الصَّلَاةِ صَلَاةَ الْوُضْأَةِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّتُهَا لِيَسْقُوطَ الْقَمَرُ لِثَلَاثَةِ رَوَاهُ أَبُو أَدُو  
وَاللَّاحِظُ.

٥٩٥ وَعَنْ زُفَيْرِ بْنِ حَدِيجه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 ٢٤  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْفَرُ رَأْيٍ لَفَجْرِ قَرَأَهُ اعْطَاهُ لِأَكْبَرِ رَوَاهُ  
 الترمذی والبیروانی والذہبی ولیس عند النسائی قَرَأَهُ  
 اعْطَاهُ لِأَكْبَرِ

## تیسری فصل

544 عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصُوقُ الْعَصَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَحْرُ الْجُزُورَ فَنَقِصُهُ  
عَنْ رِصْمِهِ ثُمَّ نَقِصُهُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَيْتِيبِ  
الْشَّمْسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٤٤ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَسْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ  
 ٢٨ سَلَفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ  
 الْآخِرَةِ فَخَرَجَ الْبَنَاتُ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ  
 فَلَا نَدَى أَمِّي شَعَلَهُ فِي أَهْلِهِمْ أَوْعِيدُ ذَلِكَ فَقَالَ  
 حِينَ خَرَجْنَا كُنْتُمْ لَتَنْظُرُونَ صَلَاةَ مَا يَنْظُرُهَا أَهْلُ  
 دِينٍ عَلَيْهِمْ دَوْلَا أَنْ يَقُولَ عَلَى أَمِّي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ  
 السَّاعَةَ ثُمَّ أَمْرًا مَوْفُونَ فَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى -

۵۹۸. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِلُّ الصَّلَاةَ الْخَامِسَةَ خَوَارِجَ صَلَاتِهِمْ وَكَانَ يُخْرِجُهُمُ الْعَتَمَةُ بَعْدَ الْبَلَوِ شَيْئًا وَكَانَ يَجْعَلُ الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۹. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَوةٌ صَلَوةُ الْعَقَّةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى فَخَرَّ  
مِنْ عَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَخُذُوا مَقَاعِدَكُمْ  
فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَخُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَخُذُوا  
لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَوةٍ مَا أَنْتُمْ فِي الصَّلَوةِ وَكُلَّ مَا صُغْتُ  
الصَّغِيرِينَ وَسَعَمْتُ الشَّقِيرَ لَأَخْرَجْتُ هَذِهِ الصَّلَوةَ إِلَى عَطْرِ  
اللَّيْلِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۷۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعَجُّلاً لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِلاً  
لِلْعَصْرِ مِنْهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ الصَّلَوةَ فَإِذَا كَانَ الْبُرْدُ حَبَّزَ  
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۵۷۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا سَكُونٌ عَلَيْكُمْ بَعْضُيْ أَمْرًا  
يَسْتَعْلَمُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَوةِ لَوْ قَرَّبْتُ إِلَيْكُمْ يَذْهَبُ دَقَّتْهَا فَصَلُّوا  
الْمُتَوَلِّينَ فَإِنَّهَا لَكُنَّ بِرَسُولِ اللَّهِ شَوَاصِرٌ مَعَهُمْ قَالَ نَحْوُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)  
۵۷۳ وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ دَقْقَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرًا مِنْ بَعْضِ عَمَلٍ  
يُتَعَدُّونَ الصَّلَوةَ فِيهِ كُفْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا  
صَلُّوا الْقَبِيصَةُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۷۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَالَةَ قَالَ  
عَنْ عُمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَائِلَةٍ وَتَسْرَى  
بِكَ مَا تَرَى وَتُصَلِّي لَنَا إِمَامُ قَوْمِنَا وَتَتَحَرَّجُ فَقَالَ  
الصَّلَوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ  
فَأَحْسَنَ مَعَهُمْ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ فَاجْتَنِبْ إِيَّاهُمْ -  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے ساتھ نماز عشاء پر بھی اس شب آپ نصف رات سے قبل باہر تشریف لائے  
اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو لہذا ہم اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے  
رہے اس موقع پر آپ نے فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے اور اپنے بستر منہجائے  
پہلو پر لیٹ گئے تم اس وقت تک حالت نماز میں بیٹھے ہو جب تک ادا نہ کرنا  
واجب ہو جائے گا استخارہ کرتے رہے ہو اگر گزروں کی کمزوری اور بیماری کی علامت  
کا خوف ہو تو تم اس نماز عشاء کو نصف شب تک پڑھ کر لے کر آؤ

امام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ تم لوگوں سے پہلے نماز ظہر ادا فرماتے تھے جبکہ تم  
لوگ نماز عصر کے لیے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیورہ عجلت کرتے ہو۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا معمول یہ تھا کہ آپ گہری کے موسم میں نماز ظہر تاخیر سے ادا فرماتے جبکہ موسم  
سرد میں ادا نہ فرماتے عجلت فرماتے تھے (روایت نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امر کا دور ہو گا۔  
جس پر تمہارے نماز ادا کرنے میں بہت سی چیزیں مزام ہو گئی یہاں تک کہ نماز کا وقت  
ختم ہو جائے گا لہذا تم نماز کو بروقت ادا کرنا اس موقع پر ایک شخص نے سوال کیا  
یا رسول اللہ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا ہاں (روایت ابو داؤد)

حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امر ہوں گے  
جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے یہ عمل ان کے لیے باعث وبال اور تمارے  
لیے باعث منفعت ہے تم ان کے ساتھ اس وقت تک نماز پڑھتے رہو جب  
علید اللہ بن مدی بن حیا سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی کی  
خدمت میں دورانِ عامرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ عوام کے امام ہیں  
اور آپ پر وہ محسوس ہو رہی ہے جس کو آپ برداشت کر رہے ہیں اس وقت  
جس وقت پر وہ ازل کا امام نماز پڑھا رہا ہے جس کو ہم اچھا نہیں سمجھتے اس  
موقع پر جناب عثمان نے فرمایا نماز وہ اچھا عمل ہے جو وہ کر رہے ہیں جبکہ  
لوگ نیکی کریں تو تم بھی ان کا ساتھ دو لیکن جب دوسرے ہرالی کا کتاب کر لیں  
تو ان کی برائی سے بچو۔ (روایت بخاری)







۵۸۰. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةُ الْفَقْرِ عَلَى الْمُسَافِعِينَ مِنَ الْعَجُوزِ وَالْجُنُونِ وَلَا يَحِلُّ لَهُمَا أَنْ يَتَوَضَّعَا وَلَا يُحْبَبَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافعیین پر کوئی نماز فجر و عشاء سے زیادہ بھاری نہیں اگر انہیں اس کا اجر معلوم ہو جائے تو مندرجہ اعتر ہوں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۵۸۱. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَلَةِ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الضُّحَىٰ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عشاء جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف شب عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی جماعت سے ادا کر لی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (روایت مسلم)

۵۸۲. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْنَبُكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى أَسْمِ صَلَاتِكُمْ الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَقَوْلِ الْأَعْرَابِ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْنَبُكُمْ إِلَّا الْأَعْرَابُ عَلَى أَسْمِ صَلَاتِكُمْ الْعِشَاءَ قَالَتْمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ قَالَتْمَا تُحَذِّرُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہاں نماز مغرب کا نام بدلنے میں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ اس کو مغرب کو عشاء کہتے ہیں اسی طرح یہ یہاں نماز کا نام تبدیل کرنے میں تم پر غالب رہے گا کیونکہ کتاب الہی میں اس کا نام عشاء ہے کیونکہ وہ اوٹنیوں کا دودھ نکالنے کی وجہ سے اس دن نماز میں تاخیر کرتے ہیں۔ (روایت مسلم)

۵۸۳. وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْقَضَاءِ يَجْتَمِعُونَ عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ مِلًّا اللَّهُ بِهِمْ هَمْدٌ وَفِيهِمْ تَارَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم القضاہ کی دو چیزیں ہوں گی ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے جھڑکے کیونکہ انہوں نے ہمیں دن کی درمیانی نماز عصر سے روک رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

## دوسری فصل

۵۸۴. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور سمورہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ (روایت ترمذی)

۵۸۵. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ دُرَّانَ الْعَجْرِ كَانَ مَشْرُوعًا قَالَتْ هَذِهِ مَتَلِكَةُ اللَّيْلِ وَمَتَلِكَةُ النَّهَارِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جبکہ شک قرآن فجر مشہور ہے "سرگامہ و عالم نے فرمایا لفظ مشہور سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس وقت دن اور رات کے فرشتے ہر روز جہت میں۔ (روایت ترمذی)

## تیسری فصل

۵۸۶. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا صَلَاةُ

حضرت زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے











۵۹۳۔ اِنَّكَ خَلَقَا مَعَكَ قَدْرًا مَّا يَنْبَغُكَ الْاَيْلُ مِنْ اَكْبَرُ وَالشَّارِبُ  
مِنْ شَرِبِهِ وَالْمَقْصُورُ اِذَا دَخَلَ لِقَصَادِهِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقْرُؤُوا  
حَتَّى تَرَوْهُ رِقَاعَهُ الْبَرَصِيَّةَ فِي وَقَالِ لَا تَعْرِضُوا الْاَمْرَ حَتَّى يَنْ  
تَبِيْنَ الْمُسْلِمُونَ وَاسْتَاذُهُ مَجْهُوْلٌ۔

۵۹۴۔ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الْقُدِّي قَالَ قَالَ امْرُؤِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَذِنَ فِي صَلَاةِ النَّجْرِ  
فَاَذِنْتُ قَالَا دِيْلَانِ اَنْ تُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَنْ اَخَاصِدَ اَوْ قَدْ اَذِنَ وَمَنْ اَذِنَ فَهُوَ يَمِيْنٌ۔  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جو کہ تو روانی کے ساتھ اور بن دونوں کے درمیان اتنا وقفہ کھو کہ کھانا کھاتے  
والا کھا کر فارغ ہو جائے یا پانی پیئے والا پیکر فارغ ہو جائے اور قضاء حاجت  
کو جانے والا اس محل سے فارغ ہو جائے اور اقامت اس وقت تک نہ کہو جب  
تک کہ مجھے مسجد میں آنا نہ دیکھ لو اس حدیث کو ترمذی نے نقل کیا لیکن یہ فرمایا  
زیاد بن حارث صدائی روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حکم فرمایا کہ میں فجر کی اذان پڑھوں لہذا میں نے اذان پڑھی۔ پھر میں جنا  
بلال نے چاہا کہ وہ اقامت پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان پڑھی ہے اور جس نے اذان پڑھی اس  
اقامت پڑھنے کا مستحق ہے۔ (روایت ترمذی ابوداؤد وابن ماجہ)

### تیسری تفصیل

۵۹۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قِيَمُوا  
الْمَدِيْنَةَ يَجْعَلُونَ قِيَمَتَهُنَّ لِلصَّلَاةِ وَلَيْسَ يَتَأَذَّنُ بِهَا  
اَحَدٌ فَتَكْتُمُوا نَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَتَخَذُوا مِثْلَ  
تَأْذِينِ النَّصَارَى وَكَانَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا وَشَلَّ قَرْنٌ اِلَيْهِمْ فَقَالَ  
عُمَرُ اَوْلَا تَجْعَلُونَ رَجُلًا يَتَأَذَّنُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلَاةِ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۹۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ كُنَّا  
اَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي النَّاسَ بِالصَّلَاةِ  
يَوْمَ الْاَكْبَرِ لِيَجْعَلَ الصَّلَاةَ طَائِفًا فِي دَاخِلِهَا تَتَوَلَّى رَجُلٌ يَجْعَلُ  
تَأْذِينَ فِي بَيْتِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اَتَجْعَلُ النَّاسَ قُرْسًا قَالَا قَدْ  
تَعَبْتُمْ قُلْتُ نَدْعُوهُمْ اِلَى الصَّلَاةِ قَالَا اَفَلَا اَذِّنْكَ عَلَى مَا  
هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَا بَلْ قَالَا فَقَالَ لَقَوْلُ اللَّهِ اَلْكَبَرُ  
اِلَى الْاُخْرَى وَكَذَلِكَ اَلْاِقَامَةُ فَلَمَّا اَصْبَحَتْ اَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا كَرِهَ يَا  
حَقِيْبُ اَنْ تَأْتِيَ اللَّهُ فَعَمُوْا مَعِ بِلَالٍ قَالَتِي عَلَيْهِ مَا رَأَيْتُ فَلْيُذِّنْ  
يَوْمَ فَاَنْذَرْنَا صَوْرًا مِنْكَ فَصَبَّ مَعِ بِلَالٌ فَجَعَلْتُ الْبَيْتَ  
عَلَيْهِ وَتَوَلَّى يَوْمَ قَالَ فَصَبَّ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ  
فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجِدُ رِدَاءَهُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَالِي فِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ  
تو ان کے وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے جمع ہوتے تھے اور نماز کے لیے اذان  
نہیں دی جاتی تھی ایک دن آپس میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو بعض نے  
اسے دی کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا جائے بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح  
سنگ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو کہیں نہ مقرر کیا جائے جو نماز  
کے لیے بلاتے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلالؓ کو حکم دیا اٹھو اور  
عبداللہ بن زید بن عبد ربہؓ سے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ناقوس کی تیاری کا حکم فرمایا تاکہ اس کو ذوقینانہ کے لیے جمع ہونے کی اطلاع  
کی جائے تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ناقوس ہے  
میں نے اس سے دریافت کیا کہ اللہ کے بندے کیا تم اس کو فروخت کرنا چاہتے  
ہو تو اس نے دریافت کیا تم اس کا کیا کرو گے میں نے کہا کہ لوگوں کو نماز کے لیے بلانے  
کے لیے بجائیں گے تو اس شخص نے کہا کہ میں اس کام کے لیے اس سے بہتر بات نہ  
بتاؤں میں نے کہا بیشک تب اس نے بتایا کہ تم کلمات اذان اللہ اکبر سے آکر تک  
پڑھو اسی طرح اقامت کے کلمات بھی بتائے۔ صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب عرض کیا تو آپؐ فرمایا اللہ چاہے وہ خواب  
درست ہے اٹھو اور بلالؓ کو وہ کلمات سکھا دو کہ تم نے خواب میں دیکھے ہیں بلالؓ  
کی آواز تم سے بلند ہے میں حضرت بلالؓ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو وہ کلمات  
بتائے گا اور وہ اذان پڑھتے رہے راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ



بَشَّكَ يَالْحَقِّ لَعَنَ رَأَيْتُ وَشَدَّ مَا أَرَى فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْحَمْدَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْكِهَ إِلَّا قَامَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ رِوَايَاتٍ صَحِيحَةٍ لَكِنَّهُ لَمْ يَحْمِلْ حُضْرَةَ النَّبِيِّينَ -

۶۰۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِجِبِلٍّ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَزَنَهُ بِرَجُلِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۰۱ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَامَرَّهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي زَيْنَةِ آدَمَ الصُّبْحِ - (رَوَاهُ فِي الْمُؤَذِّنِ)

۶۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ عَمَّارٍ بَنِي سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ إِذَا مَرَّ بِأَيِّمَةٍ عَنْ بَيْتِهِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ لَوْلَا أَنْ يَجْعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَرَقُّ لِيُصَلِّيَهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

## بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَاجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

### اذان اور جواب اذان کی فضیلت

#### پہلی فصل

۶۰۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ أَهْلُكَ النَّاسِ أَعَانَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ كَهَ صُرَاكُ حَتَّى لَا يَمَرَّ النَّاسُ مِنْ قِيَادَةِ أَهْلِ الْيَمِينِ أَقْبَلَ حَتَّى لَا دَأَّ يُؤْتِبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى لَا دَأَّ أَهْلِي النَّوْثِيبِ أَقْبَلَ حَتَّى يَنْكَبُوا بَيْنَ الْعَمْرِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا الْيَمَانَةَ

نے اپنے گھر میں یہ کلمات اذان سے تو بار بار گھسیٹے ہوئے بارگاہ رسالہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اُس وقت کہ قسم میں نے آپ کو میں کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بیشک میں نے رات کو اسی طرح دیکھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے روایت ابو داؤد۔ دارم۔ ابن ماجہ گھر اس میں اقامت حضرت ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ نماز فجر کے لیے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں آپ کا گزر جس شخص پر ہوتا تو آپ اس کو نماز کے لیے فرماتے یا اس کا پیروا لیتے۔ (ابو داؤد)

امام مالک کریمہ راست پہنچی... کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نماز فجر کے لیے حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں تو اس نے کہا الصلوٰۃ خیر من النوم نماز نیند سے بہتر ہے حضرت عمر نے کہا حضرت عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موزن سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ان سے ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو مکہ یا کہ اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالیں کہ یہ نیکو عمل آواز کی بلندی کا سبب بنتا ہے۔ (روایت ابن ماجہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن موزن اپنی طولی گزروں کا بوجھ سے مستاز ہوں گے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کی بات ہے تو شیطان جیٹھ پھر کر رخ چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز دُسن سکے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے اور جب نماز کے لیے توبہ کی بات ہے تو پھر بھاگتا ہے اور جب توبہ ختم ہوتی ہے تو واپس آتا ہے اور انسان کے دل میں دُور







۶۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِزُّ لَذًا أَطْلَعَ النَّجُورَ وَكَانَ يَسْمَعُ الْأَذَانَ قَبْلَ سَمْعِ أَهْلَانَا أَهْلِكَ وَذَلِكَ عَادَتُهُمْ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَطْنَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَتَقَرَّرَ وَلَا يَبْقَى فَإِذَا هُوَ رَاجِعٌ مِعْرَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۱۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَآتَى مُحْتَدًا عَبْدَهُ دَرَسُوهُ تَضَيُّتَ يَا اللَّهُ رَبَّنَا وَبِمُحْتَدِي رَسُولًا قَبْلَ الْإِسْلَامِ وَيَتَأَعْوَدُ ذَنْبِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةٌ بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۶۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ صَاحِبٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لِي الْإِيمَةَ وَاعْرِضْ لِي الْيَمِينَ نَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ يَلْفُظُ الْهَصَا سِجَ -

۶۱۳ وَعَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آذَنَ سَبْعَ مِائَتَيْنِ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بِرَّةٌ مِائَةٌ مِنَ النَّارِ وَهَذِهِ الْيَمِينُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۶۱۴ وَعَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّ رَيْبَكَ مِنْ رَاجِعِي عَلَيْهِ فِي رَأْسِ شَفِيقَةِ الْجَبَلِ يُقَوِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَيِّقُ فَيَعْمَلُ اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت حمله آورہ ہوتے لیکن کان اذان کی جانب لگے رہتے جب اذان تھے تو رک جاتے تھے اور حمله آور نہ ہوتے بصورت دیگر عمل جاری رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص کو کہتے سنا اللہ اکبر اللہ اکبر تب آپ نے فرمایا یہ دین فطرت اسلام پر ہے جب اسی نے اشد ان لا الہ الا اللہ کہا تو آپ نے فرمایا یہ شخص نادر و نجات آواز ہو گیا جب صحابہ نے اس کو دیکھا تو وہ کمر بول کا چرواہا تھا - (روایت مسلم)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سن کر یہ کلمات کہے (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمام ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ کی راہ میں نبی علیہ السلام کی رسالت اور اسلام کے دین برحق ہونے پر راضی ہوں اس حضرت عبداللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اذانوں کے درمیان ایک قاز ہے دو اذانوں کے درمیان قاز ہے تیسری مرتبہ سرکار نے فرمایا یا اس کے لیے ہے جو پاس ہے - (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضمانت دار اور مؤذن ائمن ہے خداوند امانوں کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنوں کی بخشش فرما روایت ابو داؤد ترمذی شافعی اور ان کی دوسری روایت صحابہ کے مفسرین میں ہے -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی نیت سے سات سال اذان کی اس کے لیے آگ سے نجات کی ضمانت دے دی جاتی ہے -

(روایت ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب کمر بول کے چرواہوں پر تعجب فرماتا ہے چرواہا کی چوٹی پر نہر کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اس موقع پر اللہ



عَزَّوَجَلَّ اَنْظُرُوا لِي عِيَّوِي هَذَا يُرَدُّونَ رُبَّيْمُ الصَّلَاةِ  
لَا خَافُ مِثْقَالَ حَبِّ خَرْقٍ يَحْمِلُ رُبَّيْمُ وَادَّ خَلَعَهُ الْجَنَّةَ -

(رواہ ابو داؤد والنسائی)

۴۱۵ وَعَنْ ابْنِ عَسَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبِهِنَّ الْيُسُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ  
أَذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَرَ قَوْمًا قَوْمَهُ  
بِهِمْ رَأْيُونَ وَرَجُلٌ يَتَذَكَّرُ بِالْمَسْكُونِ الْخَمْسِ كُلِّ يَوْمٍ  
ذَلِكَ رَوَاهُ الْيَرْمِينِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ -

۴۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَتِلْكَ  
لَهُ كُلُّ رَطْبٍ دِيَارِيٍّ وَشَاةٍ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ  
وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُغْفَرُ عَنْهُ مَلَأَتْهُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ  
وَالْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي قَوْلِهِ كُلُّ  
رَطْبٍ دِيَارِيٍّ وَقَالَ لَهُ مُشَدِّدٌ أَجْرٌ مِنْ صَلَاتٍ -

۴۱۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنِي إِمَامًا قَوِيًّا قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ  
بِأَصْغَرِهِمْ وَأَخْذُكَ مُؤَدِّيًا لَا يَخْشَى عَلَى أَذَانِهِ أَحَدًا -  
(رواہ احمد و ابو داؤد والنسائی)

۴۱۸ وَعَنْ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمُغْرِبِ اللَّهُمَّ هَذَا  
أَقْبَلُ لَيْلِكَ فَلا تَبَارِكْ بِرُتْبِكَ وَأَمْوَاتُ دُعَاؤِكَ فَاعْفُ عَنِّي  
رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدُّعَاةِ الْكَبِيرَةِ -

۴۱۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَلَاكَ أَحَدٌ فِي الْإِقَامَةِ  
فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا وَقَالَ فِي سَائِرِ  
الْإِقَامَةِ تَكْتُمُ كَيْدِي عَمْرِي الْآذَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ

۴۲۰ وَعَنْ أَبِي عَاسِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَدِّي الدُّعَاءَ بَيْنَ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ -

عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندے کی جانب دیکھو جو میری خشیت کی وجہ سے  
اذان دیتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے لہذا میں نے اپنے اس بندے کی مغفرت فرما  
دی ہے اور اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر چولہے کے پہلاؤں پر بیٹھیں گے  
جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا اور سواۓ اللہ کے جس نے قوم کی  
امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی اور تیسرا وہ تو شب و روز پانچوں نمازوں

کیے لڑاؤں کے ساتھ درمیان میں اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث غریبہ ہے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مؤذن کی اس کی آواز کے مطابق بخشش کی جاتی ہے اور تمام خشک  
تراس کے لیے گواہی دیتے ہیں اور جماعت کے لیے معاف دینے والے کے لیے  
پچیس نمازوں کے برابر اجر لکھا جاتا ہے اور وہ نمازوں کے درمیان جو کلمہ کہے  
اس بندے سے سترہ رکعتوں کی ہے اس کو معاف کر دیا جاتا ہے روایت ابوداؤد

ابن ماجہ و نسائی نے رطب و دیار میں ایک نفل کیا ہے اور یہ کما مؤذن کیلئے آسانی  
حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ  
رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے میری قوم کا امام مقرر فرمادیں مگر اس نے  
مجھے قوم کا امام مقرر کر کے حکم فرمایا کہ تم قوم کے ضعیفوں کے ساتھ اقامہ کرو  
اور ایسا مؤذن مقرر کرو جو اذان کہنے کا اجر و مشاہیرہ نہ ملے روایت احمد

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
و سلم نماز میں مغرب کے وقت پڑھنے کے لیے یکایک تعلیم فرمائے  
درتبرہ نماز و نماز تیس دن کی رخصت رات کی آمد اور تیری بارگاہ میں  
مناجات کا وقت ہے لہذا میری مغفرت فرمائے۔ (ابوداؤد و نسائی و ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی کی حدیث  
ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب بلال نے اقامت شروع کی جب قدامت الصلوۃ  
پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے اور  
اس کو بقا عطا فرمائے اور اقامت کے دوسرے الفاظ کے جواب میں وہی فرمایا  
جو جناب عمر کی حدیث میں اذان کے جواب میں گزرا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اذان و اقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا بھی رد نہیں ہوتی۔



(رواہ ابو داؤد والترمذی)

۴۲۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْتَانِ لَا تَرْدَانِ أَوْ قَلَمَا تَرْدَانِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْيَتَامَى وَجَنَّتِ الْمَنَاسِكُ حِينَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَرِئَ رَوَايَتُهُ وَتَحْتَ الْمَكِّيَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُ تَعَرَّبَ كَرَدْتَحْتَ الْمَكِّيَّةِ

۴۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْتَانِ يَنْفَعُ نِعْتَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ قُلْ نَعَمْ

(رواہ ابو داؤد)

(ابو داؤد و ترمذی)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں کہیں دو نمبر ہوتیں یا یہ فرمایا یا رُشک راوی کہ میں ہی مدہوتی ہیں پہلی اذان کے وقت دوسری حالت جنگ میں جبکہ بعض بعض کے ساتھ ملتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارش کے وقت دروایت ابو داؤد و دارمی مگر انہوں نے بارش کے وقت کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ موزن حضرت ہم پر وقت حاصل کر لیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں یعنی اذان کا جواب دو، اور اس کے بعد دعا کرتے ہیں مقصود

تیسری فصل

حضرت بابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا شیطان جب نماز کے لیے اذان سنتا ہے جھانک ہوا اور عاجز ہوتا ہے راوی فرماتے ہیں دو سادہ مزرہ سے چوبیس میل دور ہے۔

(مسلم)

حضرت ملقہ بن وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں یا بکر معاویہ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت موزن نے اذان پڑھی تو آپ بھی موزن کے کلمات کی تکرار فرماتے رہے لیکن جب موزن نے علی العزرة کہا تو آپ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا اور یہ موزن نے علی علی الفلاح کہا تو بھی آپ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ لعل العظیم پڑھا اس کے بعد موزن کے کلمات کا اعادہ کیا اذان ختم ہونے پر کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی ایسا ہی کہتے سنا ہے۔

(احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس موقع پر جناب بلال اذان کے لیے کھڑے ہوئے جب بلال خاموش ہوئے تو سرکار نے فرمایا جس نے یقین کے ساتھ ایسا کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

۴۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الْيَتَامَى أَوْ السَّلَامَةَ فَجَبَّ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّصْعَاءِ قَالَ الرَّادِيُّ وَالرَّوْحِيُّ أَوْ مَرَّتِ الْمَدِينَةُ عَلَى يَسْفٍ وَتَلَيْتَيْنِ مِيلًا

(رواہ مسلم)

۴۲۴ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّابٍ قَالَ إِنْ لَوْ تَوَسَّطَ مَعَادِيَةَ رَأَى أَذْنَ مُؤَدَّةٍ فَقَالَ مَعَادِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَدَّةٌ حَتَّى إِذَا قَالَ حَتَّى عَلَى السَّلَامَةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الْعَزَّةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْيَتَامَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَلِكَ

(رواہ احمد)

۴۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَنُكَاوِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَتْلُو هَذَا ابْتِغَاءَ دَعْوَى الْجَنَّةِ

(رواہ الترمذی)



۴۲۶  
۳۳  
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ قَالَ وَآتَا وَآتَا -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۷  
۳۵  
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ ثَلَاثِينَ عَشْرَةَ سَنَةً وَجِئَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكَوْنَتْ لَهَا بَيِّنَاتٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُونَ حَسَنَةً وَكَوْنَتْ لَهَا ثَلَاثُونَ حَسَنَةً - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۸  
۳۶  
وَعَنْهُ قَالَ ثَمَّكَ لَوْ مَرَّ بِالْعَالَمِ عِنْدَ أَذَانِ الْمُعْرَبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَعَوَاتِ الْكَبِيرِ -

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اذان کو سنتے اور مؤذن شہادت کے کلمات کہتا تو آپ فرماتے اور آتا آتا آتا۔  
(ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بارہ سال اذان پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کے اذان پڑھنے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت کیے انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم تھا کہ ہر اذان مغرب کے وقت دعا کریں۔ (بیہقی بحوالہ دعوات کبیر)

## بعض احکام اذان

### پہلی فصل

## بَابُ فِيهِ فُصْلَانِ

۴۲۹  
وَعَنْ ابْنِ مَرْقَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلَاؤُنِي إِلَّا بَيِّنَاتٌ يَلَاؤُنِي بِكَلِمَاتٍ وَأَشْرَبُوا حَتَّى يَتَأَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ كُفْلًا أَعْمَى لَا يَتَأَذَّنُ حَتَّى يَقَالَ لَهُ أَمْسَحَتْ أَمْسَحَتْ -  
(مُسْنَدُ عُمَرَ)

۴۳۰  
وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَحُكُمْ مَن سَمِعَكُمْ أَذَانَ يَلَاؤِي وَلَا الْفُجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَكَوْنُ الْفُجْرِ الْمُسْتَطِيلِ فِي الْأَفْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفُطَّحَ لِلْأَعْمَى -

۴۳۱  
وَعَنْ تَمَامِ بْنِ الْحَارِثِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذَانُ ابْنِ عَفْرِ بْنِ فَقَالَ إِذَا سَأَلْتُمَا كَاؤُنَا وَاقْبِمَا وَكَبِّرَا كَبِّرَا -  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۲  
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا كَمَا دَأَيْسْتُمُنِي أَمْسِقِي وَلَا تَسْكُرِي الصَّلَاةَ فَيُغَيِّرَ ذَنْكَكُمْ أَحَدُكُمْ نَحْرُ لِيَوْمَ كَبِّرَا كَبِّرَا -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات میں (تہجد کے لیے) اذان پڑھتے ہیں لہذا تم اس کو تنگ نہ کھاتے پیتے۔ (ابو حنیفہ) کہ ابن ام مکتوم اذان پڑھیں راوی فرماتے ہیں ابن ام مکتوم نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ ان سے یہ نہ کہا جائے کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ (دقیق علیہ)

حضرت سمیرہ بنت جندب رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلال کی اذان اور فجر مستطیل نہیں پڑھی گئی سے نہ دو کہیں البتہ فجر مستطیل رکنا روایں ہیں پہلی روایت صحیحہ سے ہاتھ روک لو۔ (ابو مسلم والفاظ ترمذی)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا کہ جب تم سفر میں ہو تو نماز کے وقت اذان و اقامت کہو اور تم میں سے ہر فرد اقامت کرے۔ (بخاری)

حضرت مالک بن حویرث ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور تم میں



کا معنی شخص امامت کرتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لارہے تھے تو رات بھر سفر فرمایا۔ تنہا کی وجہ سے اونگھ اٹے مگر سواری سے ترکیزاب بلال سے فرمایا کہ رات تم جاگو اور ہماری سپرد داری کرو۔ تمام صحابہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب ہوئے استطاعت کے مطابق حضرت بلال نے نماز نفل ادا کی جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال مطلق کی طرف منہ کر کے اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اس وقت حضرت بلال کی آنکھیں جھپٹ گئیں اور سو گئے فجر کے وقت تو سرکار پیدا ہوئے اور بشمول بلال کسی صحابی کی بھی آنکھ دکھلی جب دھوپ پھیلی تو سب سے پہلے سرکار بیدار ہوئے اور نماز ادا کرنے کی وجہ سے سرکار پریشان ہوئے بلال سے فرمایا بلال تمہیں کیا ہوا عرض کرتے گئے سرکار میری بھی وہی کیفیت ہوئی جس سے آپ بہکتا رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا سواریاں کس کو صحابہ نے سفر کی تیاری کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور فرمایا اور بلال کو اذان گننے کا حکم دیا اور نماز ادا کی گئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اگر نماز ادا کرنا بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت کی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے نہ چلے نہ بیٹھو نہ کچھ کہو نہ کچھ کریں (حجۃ سے نکل آیا ہوں۔ متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے اقامت کی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ اور جماعت کے ساتھ مبتدئ نماز ملے اس کو پڑھو بقیہ کو بعد میں مکمل کرو۔ (متفق علیہ)

امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کرتا ہے وہ اسی وقت سے نماز میں ہے۔ (اس باب میں دوسری تفصیل نہیں ہے)

(متفق علیہ)

۴۳۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْنٌ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ خَيْرٌ سَارِقَةٍ حَتَّى إِذَا أَذْرَكَ الْكُرْسَى عَزَّسَ وَقَالَ يَلْدَلُ أَكَلْنَا لَكَلَيْنَ فَصَلَّى يَلْدَلُ مَا حُدِّدَ لَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأْبَهُ أَنْ يَلْبَسَ ثَوْبًا قَفَلَ فَقَارَبَ الْفَجْرَ اسْتَدَّ يَلْدَلُ إِلَى رَأْسِهِ مَرَّجَةً الْفَجْرَ فَغَلَبَتْ يَلْدَلًا عَيْتَاهُ وَهُوَ مُسْتَدِّدٌ إِلَى رَأْسِهِ فَكَانَ يَسْتَدِيْقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَلْدَلُ وَلَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى فَصَّرَ بِهِمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنَهُمْ اسْتَدِيْقًا ظَا قَفَزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ يَلْدَلٍ فَكَانَ يَلْدَلُ أَخَذَ يَنْفُسِي الْيَدِ فِي أَخَذَ يَنْفُسِي قَالَ أَتَمَّادُوا قَاتَمًا دَعَا أَرَادَ أَجْلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ يَلْدَلًا قَاتَمًا الصَّلَاةَ فَعَسَى بِهِمُ الْقُبْحُ فَلَمَّا فَضَى الصَّلَاةَ كَانَ مِنْ لَيْسَ الصَّلَاةَ فَلْيَصَلُّوا إِذَا أَذْرَكَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ دَأْبُ الصَّلَاةِ لِيَذْكُرُوا

(رواہ مسلم)

۴۳۴۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْمِيتَ الصَّلَاةُ فَلَا تَقْرَأُوا حَتَّى تَرَوْهُ قَدْ خَرَجَ۔ (متفق علیہ)

۴۳۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْمِيتَ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوا تَتَعَوَّنَ وَأَنْتُمْ تَتَعَوَّنُونَ وَعَلَيْكُمْ التَّكِيْفَةُ فَمَا أَدْرَكَكُمْ فَصَلُّوا وَمَا قَاتَمُوا فَاتَمُّوا مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ۔

وَقِي رَوَاتِهِ تَسْلِيمٌ فَإِنْ أَحَدٌ نَحَا إِذَا كَانَ يَحْمَدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهَذَا فِي الصَّلَاةِ وَهَذَا الْبَابُ الْكَلَامُ الْفَصْلُ الثَّانِي۔



## تیسری فصل

۶۳۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ يَطْرُقُ مَكَّةَ دَوَّكُلَ بِلَالًا أَنْ يَقْرَأَ بِالنَّصْلَةِ قِرْآنَ بِلَالٍ وَقَدْ دَاخَتْهُ اسْتِغْفَارًا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ شَمْسُ النَّاسِ فَاسْتَقْبَلَ النَّصْلَةَ فَقَرَأَ عَزَّ وَجَلَّ مَا رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَرَكَةَ أَخِي يَحْيَى مِنْ ذَلِكَ الرَّادِي وَقَالَ إِنَّ هَذَا قَرَأَ بِهِ شَيْطَانٌ فَزَكُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذَلِكَ الرَّادِي ثُمَّ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا دَاخِلًا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُتَادَى بِالنَّصْلَةِ أَوْ يُقْبَلَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَصْرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ قَوْمِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَنُوشَنَا لَرَدِّهَا إِلَيْنَا فِي جَنِّينَ غَيْرِ هَذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَيْسَ بِهَا ثُمَّ قَرَأَ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَصِلْهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا فِي دُفْعَتِهَا ثُمَّ انْفَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الْوَيْلِيُّ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَمْجَجَهُ ثُمَّ نَزَلَ بِهِ ثُمَّ كَمَا بَدَأَ النَّصْلَةَ حَتَّى تَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَخَرَّ بِلَالٌ رُكُوعًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ التُّرَابَ أَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَا بَكْرٍ فَقَالَ أَوْ بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۶۳۷ وَكَانَ ابْنُ عَسَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَنَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِي أَغْصَانِ الْمُرْوَةِ لِلْمُسْلِمِينَ وَسَيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

## بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

پہلی فصل

۶۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دردن سفر مکہ کے راست میں قیام فرمایا اور جناب بلال کو حکم دیا کہ وہ جاگتے رہیں اور سب کو نماز فجر کے لیے اٹھا دیں سرکارِ اہلبیت صحابہ سرگئے اور حضرت بلال کو بھی نیند آگئی جب دھوپ پھیلی تو بلال کی گھڑی سے آٹھ گھنٹی تو سب کو جگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا بیدار ہو سوار ہوں تاکہ اس وادی سے نکل جائیں تھوڑی دیر تک سوار کھانسنے اترنے اور دھنوکے کا حکم دیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ وہ اذان یا اقامت کہیں دھنوک ساوی ہر گز کی اقامت میں تمام صحابہ نے نماز ادا کی جب سرکارِ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے تو لحاظ کیا کہ سب پر گھبراہٹ طاری ہے اس وقت آپ نے فرمایا اے صحابہ اللہ نے ہماری ارواح کو قبض کر لیا تھا اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ بھی وہ واپس فرما دیتا۔ اگر تم میں کوئی شخص سو جائے یا نماز ادا کرنا بھول جائے اور جب اس کو یاد آئے اور گھبراہٹ طاری ہو تو جس وقت بھی اس کو یاد آئے اس طرح پڑھ لے جس طرح ہو وقت پڑھتا ہے اس کے بعد جناب صدیق اکبر کی طرف دیکھ کر فرمایا بلال نماز پڑھ رہے تھے شیطان ان کے پاس آیا ان کو ٹپا دیا اور اس طرح تھکیاں دیتا رہا۔ جیسے بچوں کو سناٹا کے لیے تھکیاں دی جاتی ہیں یہاں تک کہ بلال سرگئے پھر حضرت بلال کو بلا دیا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے وہی کہا جس طرح منجھ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق سے فرمایا تھا اس وقت جناب بلال سے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں آپ اللہ کے پیچھے رسول ہیں۔

(روایت مالک مرسل)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی دو چیزیں عہدوں کی گردنوں میں ٹکی ہوئی ہیں نمازیں اور روزے۔ (روایت ابن ماجہ)

## مساجد اور اوقات نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي تَوَاضُعٍ فَطَهَّرَهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى  
خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَ  
قَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ -

۴۳۹. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ وَ  
عُثْمَانُ بْنُ مَلْحَةَ الْخُزَاعِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاعٍ فَأَعْلَفَهَا  
عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا قَسَاثُ يَلَا لَحِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عُمُودًا عَرَبِيَّةً  
وَعُمُودَيْنِ عَنْ يُمُومَيْهِمْ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ دَرَاهِمُهُ وَكَانَ  
الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -  
۴۴۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ صَلَاةً  
فِيهَا صَوَاةُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۱. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ  
مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَشْجَدِ وَمَسْجِدِي هَذَا  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۲. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَسْجِدِي ثَلَاثَةٌ مِنْ رِبَاعِ الْخَيْلِ  
وَمَسْجِدِي عَلَى خَوْضٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۳. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَهُمَا كُلَّ سَبْتٍ مَا يَسِيْرُ قَدِيبًا فَيُصَلِّي  
فِيهِ رَكَعَتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۴. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ صَلَاةٍ إِلَى اللَّهِ مَسْجِدُ هَذَا أَيْ  
الْمَسْجِدِ إِلَى اللَّهِ أَسْرَأُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۵. وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ بِلَوْ مَسْجِدِ أَبِي اللَّهِ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ -

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تشریف لے جا کر  
دعا فرمائی لیکن وہاں نماز نہ پڑھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف متوجہ  
ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔ اسے بخاری و مسلم  
نے اس امر میں زبردست روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز کعبہ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ساتھ جناب  
اسامہ بن زید عثمان بن طلحہ حبشی بلال بن رباح تھے آپ نماز کعبہ کا دروازہ  
بند کر دیا اور حضورؐ ہی دیر انداز قیام فرمایا جو سب باہر آئے تو میں نے بلال  
سے دریافت کیا کہ سرکارِ اندک کیا کر رہے تھے کئے گئے آپ نے ایک ستون دایم  
جانب دو ستون بائیں جانب تھے ستون مقب میں کیے اس زمانہ میں  
خاندان کعبہ کے چھ ستون تھے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے نماز افرامی و متفق علیہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں بزرگ  
قرباب کی حامل ہے سوائے مسجد حرام کے (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی جانب  
سفر کا ارادہ نہ کرو۔ مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد خمری)  
مدینہ منورہ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرہ اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں  
ایک ٹکڑا ہے اور میرا منبر میرے خوشی پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سواری پر بیت التشریف لائے  
اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مقامات میں مساجد  
میں اور سب سے زیادہ مبغوض مقامات میں بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے



(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلًا مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۷- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْظُمُوا النَّاسَ الْخَيْرَ فِي الصَّلَاةِ أَبَعْدَهُمْ فَأَبَعْدَهُمْ مَعَهُ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ يَصِلُهَا مَعَ الْإِمَامِ اعْظُمُوا الْخَيْرَ مِنَ الَّذِي يَصِلُهَا تَخَّرَ بَيْنَهُمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۸- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَّتِ الْيَقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَلَادَ بِرَسُولِهِ أَنْ يَسْتَوْدِعُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَبْلَهُ ذَلِكَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَّغْنِي أَنَّكُمْ تَوَدُّونَ أَنْ تَسْتَوْدِعُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَكَمَةَ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ أَكَاذِكُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ أَكَاذِكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاقِبٌ لَسَا فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ مَخْتَالًا يَعْرِضُ لِنَيْبٍ وَرَجُلٌ تَعَايَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ وَتَقَرَّرَ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَكَانَتْ عَيْنَاهُ دَرَجَتَيْنِ دَعَتْهُمَا مَرَّةً ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبَ اللَّهُ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَمْ تَنَظَرْهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهَا مَتَى يُسَبِّحُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَاعَفُ عَلَى صَلَاةِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو ادا دل میں یا آخر دن میں مسجد میں گیا اللہ تعالیٰ اس کی حوائج مست کرے کہ صبح کے وقت یا آخر دن میں رخصت جس وقت بھی وہ مسجد میں گیا ہو۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں آنے والے لوگوں میں سے ابو ذؤب کا زیادہ مستحق رہے کہ درود سے آیا ہو۔ اور جو شخص کہ انتظار نماز کرتا رہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرے اس کے لیے اس شخص کی یہ نسبت زیادہ ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سوجائے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے قریب کچھ مکان خالی ہوئے تو بزرگ مسلمانوں نے ان میں منتقل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ مسجد کا قرب حاصل ہو جائے یہ اطلاع جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہ اطلاع مل رہی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا ہیشہ۔ یاد رسول اللہ ہمارا یہی ارادہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنے گھر میں رہے کہ وہ مسجد تک آئے میں (ثواب کی غرض سے) تمہارے قدم گئے جائیں گے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سات لوگوں پر اس دن سایہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (۱) امام عادل (۲) وہ فریوان جو کچھین سے عبادت میں مشغول رہا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹک رہا ہو اور مسجد والہوں کے بعد پھر مسجد واپسی کی تمنا اور آئندہ کرے (۴) ایسے دو شخص ہوں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے لیے ہمدانی انتہا کر لیا (۵) ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس پر رقت طاری ہو جائے (۶) ایسا شخص جسے کوئی حسین و جمیل عورت اپنے طرف بلانے کو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اور اس کو آسائشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ معلوم ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا گھر یا بازار



فِي بَيْتِهِ وَفِي سُورِهِمْ حَتَّىٰ أَذْهَبُوا مِنْ جَنَّةٍ ۚ وَذَلِكَ  
 أَنَّهُ إِذَا كَوَّمَ صَاحِبُ الْوُضُوءِ لِحَذَرِ الْوُضُوءِ  
 لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ  
 لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ ۚ فَإِذَا صَلَّى لَمْ  
 تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ ۚ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ  
 مِمَّا أُنْظِرُ الصَّلَاةَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ  
 الصَّلَاةُ حَبِيبًا ۚ وَرَأَى فِي دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْ  
 لَهُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِفْ فِيهِ مَا لَمْ يُجِدْ مُدْرِكِيهِ  
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۱ وَعَنْ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ  
 اللَّهُمَّ ارْحَمْ فِي أَبْوَابِ رَحْمَتِكَ إِذَا دَخَلَ فَكَيْفَ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۲ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ  
 رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَهْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا تَهَادًا فِي الصُّلَى  
 فَإِذَا قَدِمَ مَرَّ بِأَيِّ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ  
 فِيهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَتَشَدَّدُ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ  
 فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ هَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ كَرُومٌ  
 لِهَذَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُمْتَنَةِ

میں نماز پڑھنے سے پیس گنا زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہے اور اس کی وجہ یہ  
 ہے کہ وہ ایسی طرح وضو کر کے صرف ادا نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور  
 ہر قدم پر اس کے درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ  
 محو کیے جاتے ہیں جب وہ نماز پڑھ کر اس کو بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے  
 دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت کر یا اللہ اس پر رحمت کر اور  
 ہر شخص جتنی دیر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کا اجر پاتا ہے۔ ایک اور روایت  
 کے مطابق جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کو دو رکعت ملتی ہے اور  
 فرشتوں کی دعائیں یہ اٹھائی گئی کہ وہ کہتے ہیں خداوند اس کو بخش دے اسے  
 اللہ اس پر رحمت فرما اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک  
 کہ وہ مسجد میں اپنے عمل یا زبان سے کسی کو ایذا نہ دے یا بدنامی نہ پہنچائے  
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اللہ مجھ  
 پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے  
 اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے  
 سے پہلے دو رکعت (تیمم المسجد) ادا کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے پاشت کے وقت واپس آئے تو وہ مسجد میں اگر  
 دو رکعت نماز ادا کر کے اُس میں بیٹھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا ہوا پاؤ تو یہ کہو کہ تیری  
 وہ چیز واپس نہ لے کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدبودار درخت سے کچھ کھائے تو اس کو پاب ہے



فَلَا يَعْرِفَنَّ مَسْجِدَ تَا حَرَاتِ الْمَسْجِدِ تَا حَرَاتِ مَسْجِدِ تَا حَرَاتِ  
وَمِنْهُ الْإِثْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۷ ۱۹  
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْبُزْزُ فِي الْمَسْجِدِ حَرْطِيَّةٌ وَكَفَّارُهَا دَفْنُهَا  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۷ ۲۰  
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَرْطِيَّةٌ عَلَى أَهْلِهَا أَمْرٌ بِحَسَنَاتِهَا وَسَيِّئَاتِهَا فَجَبَدَتْ  
فِي مَعَايِنِ أَهْلِهَا الْإِذَى يُمَاطُ عَيْنَ الظُّلْمِ نَوَاجِدُ  
فِي مَسَارِقِ أَهْلِهَا الشُّغَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَكُمُتْنُ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۸  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْسُ  
أَمَامَهُ قَوْلًا مَّا يَنْجِيهِ اللَّهُ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ وَلَا عَنْ عَيْنِهِ  
فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًَا وَلَيْبَسُ عَنْ يَسَارِهِ أَرْمَلَةٌ قَدْ بَغِيَتْ  
فِيهَا قُرْفِي رِذَايَةِ أَبِي سَوِيْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۹ ۲۲  
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرِيضَةٍ الَّتِي تَمُوتُ يَقَعُ مَقْعُهَا عَنْ اللَّهِ الْيُسْرَى  
وَالنَّصَارَى الْيُسْرَى فَجُودًا لَيْسَ بِهِمْ مَسَاجِدَ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۰ ۲۳  
وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِذَانُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَجَدَّدُونَ  
فَبُورَ الْكِبَارِ وَهُمْ مَسَاجِدُ مَسْجِدَ الْإِذَانِ كَلَّا تَتَجَدَّدُوا  
الْقُبُورَ مَسْجِدَ الْإِذَانِ أَهْلَكُمْ عَنْ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)  
۴۶۱ ۲۴  
وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوا  
قُبُورًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے  
جس سے انسانوں کو (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں شکر گنا ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا  
ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے۔  
اچھے اعمال پر سے یہ ہے کہ راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دیا جائے  
اور برے اعمال پر مسجد میں وہ متحرک ہے جس کو دفن نہیں کیا جاتا۔

(مسلم)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ دوران نماز  
اپنے آگے نہ تھوڑے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اور نہ دائیں یا  
تھوڑے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے یا تو وہ اپنے پیروں میں تھوڑے  
یا بائیں جانب اور بعد میں اس کو دفن کر دے اور ابو سعید کی روایت کے  
مطابق اپنے بائیں جانب تھوڑے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے دوران فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو  
نصاری پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے پیروں کی قبروں کو مسجد بنالیا  
ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہے لوگو! خبردار ہو جاؤ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور  
نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے لہذا تم قبور کو مسجد گاہ نہ  
بناؤ۔ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

(مسلم)  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں نماز کے لیے جگہ بناؤ اور انہیں قبرستان  
کی حیثیت نہ دو۔

(متفق علیہ)



## دوسری فصل

۴۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ - (رواه الترمذی)

۴۶۳ وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَاقِبٍ قَالَ خَرَجْنَا وَكُنَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ بَايَعَنَا بِبَيْعَةٍ لَنَا قَامَتْ وَهَجَّتَا مِنْ قَضِيٍّ فَلَهُدْرِهِ قَدْ عَابَنَا وَقَوْمُنَا وَمَنْطَقَتُنَا ثُمَّ صَبَّهَ لَنَا فِي إِذَا دَوِيَ قَامَرْنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا آتَيْتُمُ آرَضَكُمْ فَأَكْبِرُوا بِبَيْعَتِكُمْ وَأَنْصَحُوا أَمَّا هَذِهِ الْمَاءُ وَالْقَوْمُ فَاسْجُدُوا قُلْتُ إِنَّ الْبَيْعَةَ بَيْعَةٌ وَالْحَرُوشَ بَيْعَةٌ وَالْمَاءُ يُشْتَعُ فَقَالَ مَدُّهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا بِلَيْتٍ -

(رواه الترمذی)

۴۶۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَأْوِيلِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ يُتْلَفَ وَ يُطَيَّبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۴۶۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمُرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَوْحِزْنَهُمَا أَكْمَارًا خُذَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى -

(رواه أبو داود)

۴۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقْبَاهِيَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ تَفَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۴۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَى أَجْدَدِ أُمَّتِي حَتَّى الْقُدَّاهُ يُعْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَى دُؤْمٍ أُمَّتِي فَلَمْ أَرْدُنِيَا أَكْظَمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے وہ یہاں پر ہے (ترمذی)

جناب طلحہ بن عاقب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ ہوئے اور آپ بیعت اسلام کی اور آپ کے ساتھ نماز اور کی ہم نے آپ کے کہا کہ ہمارے یہاں ایک کلیسا ہے سرکار نے ایک برتن میں پانی منگا کر اس میں گلی کی اور اس پانی کو ایک چھال میں ڈال کر ہمیں دے کر فرمایا کہ جب تم اپنے علاقہ میں پہنچو تو اسے نکالیں کو توڑ کر پانی وہاں ڈال دینا اور اس جگہ مسجد تعمیر کرنا ہم نے عرض کیا کہ تکامل گری کا موسم ہے ہمارا علاقہ بہت دور ہے یہ پانی تو سفر میں خشک ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اس میں اور پانی ڈالتے رہنا وہ اس میں ہوا سے برکت کے اور کچھ نہیں بڑھائے گا۔

(نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور محلوں میں مسجد میں بنانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ان کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھا جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مساجد کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں سرکار نے فرمایا تھا لیکن تم مساجد کو اسی طرز زیب و زینت دو گئے جس طرح یہود و نصاریٰ نے کیا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیارت کی علامتوں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں غور کریں گے۔

(ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال غیروہش کیے گئے یہاں تک کہ یہ کام بھی جو کہ کوڑا یا مٹی مسجد سے کوئی نکالے اور میرے سامنے



إِلَى الْجَمَاعَاتِ فَلَا بِلَاغَ الْوُضُوءِ فِي التَّكَاثُرِ وَمَنْ قَعَلَ  
ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ حَظِيظَتِهِ  
كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ  
وَحُبَّ الْمَسْكِينِ فَإِذَا أَرَدْتَ بَعِيَادَكَ فَمَنْتَ فَافْضِنِي  
إِلَيْكَ غَيْرَ مُعْتَوِيٍّ قَالَ قَالَتِ الرَّجُلَاتُ إِفْشَاءَ السَّلَامِ وَ  
إِعْلَامَ الطُّعَامِ وَالصَّلَاةُ وَاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَتَأَمَّرُونَ فَقُلِ  
هَذَا الْخَيْرُ يَنْبَغِي كَمَا فِي الْمَصَابِيحِ ثُمَّ أُجِدَّة عَنْ عَتِي  
الرَّحْمَنِ إِلَّا فِي شَرِّهِ الشُّكَّةِ -

۴۴۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ تَهْتَمُّهُمْ مَنَاسِكٌ عَلَى اللَّهِ وَجَلَّ حَدِيثُ  
عَارِضًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهَرَضًا مِنْ عَلَى اللَّهِ وَجَلَّ حَقُّهُ  
فَيُنْجِلُهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَدْفَعُهُ بِمَانَاكَ مِنْ تَجَرُّ أَوْ قَبِيحَةٍ  
وَرَجُلٌ رَأَى إِلَى الْمَسْجِدِ فَهَرَضًا مِنْ عَلَى اللَّهِ وَجَلَّ  
دَخَلَ بَيْتًا بِسَلَامٍ فَهَرَضًا مِنْ عَلَى اللَّهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُنْطَهِّزًا إِلَى صَلَاةٍ مُتَوَكِّفٍ  
فَأَتَى جُزْءَ النَّاسِ أَوْ خَرَجَ مِنْ جُزْءِ النَّاسِ إِلَى صَلَاةٍ  
الَّتِي لَا يُنْصَبُ إِلَّا رَأْيُهُ فَاتَّخَذَ كَأَخِيرِ الْمُعْتَمِرِ وَ  
صَلَاةً عَلَى اللَّهِ صَلَاةً لَا تَغْوِي بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلْمَيْنِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ)

۴۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَدُّتُمْ بِرِجَالِ الْجَنَّةِ فَأَرْفَعُوا قِيْلَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِجَالُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسْجِدُ قِيْلَ وَمَا  
الَّذِي يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ (رَوَاهُ الْقُرْمِي)

۴۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ مَنْ أَقْبَلَ الْمَسْجِدَ لِيَتَوَكَّلَ فَهَرَضَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سے اسناد کے ساتھ اس طرح مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم جانتے  
ہو کہ قرآن مجید میں کس بارے میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا اگر وہ کفار کے بارے  
میں گفتگو کرتے ہیں اور کفار کا مطلب نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا رہنا ہے  
اور جماعت کے لیے پیادہ آنا ہے اور ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا ہے  
جس نے ایسا کیا تو وہ جہنم کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت ملے  
گی اور گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسا کہ پیدائش کے وقت  
تھا اور یہ کہ میں نے فرمایا ہے نبی جب تم نماز کا قصد ہو تو دعا پڑھو -  
مذکورہ اس کی کجی کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے ترک کی توفیق طلب  
کرتا ہوں اور مسکینوں سے دوستی طلب کرتا ہوں خداوند احیب تو اپنے بندوں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شخص ایسے ہیں جن کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے -  
اور وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے  
یا تو وہ اس کو شہادت کے بعد داخل جنت کر دے یا غازی بنا کر اجر و ثواب  
سے مال غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹا دے گا (۲) ان شخص جو مسجد کے لئے نکلے  
سے نکلے اللہ کی ذمہ داری میں ہے (۳) وہ شخص جو گھر میں سلام کر کے

داخل ہوا (ابو داؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلے نماز جماعت ادا کرنے کے لیے نکلا  
گا اگر اس شخص کے برابر ہے جو گھر سے نکلتا حرام میں جگہ کے لیے روانہ ہوا  
اور جو شخص نماز جماعت کے لیے نکلا اور نماز کے لیے کوشش کیا اس کو جوہر دینے  
کا اجر ملے گا (ابو داؤد)

درمیان کوئی لغو کام نہ ہو اس کا اجر ملا اعلیٰ میں لکھا ہوا ہے (ابو داؤد)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو پھل کھاؤ لوگوں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا اور اس کے پھل سے کیا مراد ہے کہ گزرتے  
فرمایا جنت کے باغ مساجد میں اور پھل سبحان اللہ والحمد للہ اللہ اکبر کی  
تسبیح ہے - (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد کی کام سے نکلا اس کا مقصد ہے (ابو داؤد)

مصلحت سے منظور ہیں اور بعد ازین میں مانع کے الفاظ سے شہدائے اللہ کے اور میں منقول نہیں



وَمِنْ سُورَةِ مَنَ الْفَرَّانِ اَوْ اَيَّةِ اُذْنِهَا رَجُلٌ نَدَّ  
اَسِيَهَا نَدَاهُ الْيَرْمِينِي وَابْدَا دَا -

۴۶۸  
۳۱ وَعَنْ اَبِي بَرِيْظَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَسَاجِدَ فِي الظُّلُمَاتِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّشُورِ الشَّامِخِ بِرُؤُوسِهَا اَلْيَقِيْنُ رَوَاهُ الْيَرْمِينِيُّ وَابْدَا دَا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَآلِيسَ -

۴۶۹  
۳۲ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ قَامَ شَهْدٌ وَاَلَا يَزِيْهَانِ قِيَامُ اللّٰهِ يَقُولُ اِنَّمَا يَتَعَرَّضُ مَسْجِدُ اللّٰهِ مِنْ اَمْنٍ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ -

(رَوَاهُ الْيَرْمِينِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۴۷۰  
۳۳ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطْلُوْنٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْدُنَ لَنَا فِي الرَّخِيْسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ خَصَنِي وَلَا اخْتَصَنِي اِنْ خَصَصَا اُمَّتِي الْوَقِيَامُ فَقَالَ اِنْدُنَ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنْ رَسَاخَةُ اُمَّتِي اِلَيْهَا دُفِيَ سَبِيلُ اللّٰهِ فَقَالَ اِنْدُنَ لَنَا فِي التَّوْحُفِ فَقَالَ اِنْ شَرَّهَبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْظَارُ الصَّلَاةِ رَوَاهُ فِي تَمْرِ السُّنَّةِ -

۴۷۱  
۳۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رُبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَكُ اَلَا عَلَيَّ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَوَجَدَتْ بُرْدَةً بَيْنَ كَتِفَيْ فَعَدِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذَلِكَ سُرِّيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكَوَتِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّكَ يَكُوْنُ مِنَ الْمُؤَقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُسْتَسَدًّا وَابْنُ يَرْمِيْنَ فِي نَحْوِهِ عَنْهُ دَعَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَاذُ ابْنِ سَهْلٍ وَرَوَاهُ فِيْرٍ قَالَ يَا مَعْجَدُ هَلْ تَدْرِي فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَكُ اَلَا عَلَيَّ قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكُفَّارَاتِ وَالْكُفَّارَاتِ الْمَكْتُبَةِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الْمَلَكَوَتِ وَالْمَلَكُ عَلَيَّ اَلَا تَدْرِي

میرے امتیوں کے گناہ بھی پیش کیے گئے لیکن اس پر انکار نہیں کیا کہ کسی شخص نے کسی سورۃ یا آیت کو یاد کر کے اس کو بھلا دیا ہو تو ترمذی ابو داؤد حضرت برید و رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں میں مسجد میں آنے والوں کو قیامت کے دن کی روشنی کی بشارت دے دو۔ (ترمذی - ابو داؤد لیکن ابن ماجہ نے حدیث مسلسل بن سعد اور حضرت انس سے روایت کی ہے)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم ایسے شخص کو کھینچے گا جس کی خبر گیری کرنا ہے تو اس کے ایمان کی شہادت دے گا کہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے درحقیقت اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھنا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے غصی بوسے کی اجازت دے دیں آپ نے فرمایا کہ غصی بوسے یا کرنے والا ہم سے نہیں اور ہمارا غصی ہر نام ہے کہ ہم روزے رکھیں میں نے کہا کہ پھر بوسے یا سنت کی اجازت ہے میں نے فرمایا کہ غصی یا سنت اللہ کے راستے میں جہاد ہے میں نے کہا کہ میرے قوت مجھے راہبانہ زندگی بسر کرنے کی اجازت ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرے امت کی رہبانیت یہ کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کریں اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رب تعالیٰ کو ایسی اچھی صورت میں دیکھا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ کھانا اعلیٰ کے فرشتے کن اعمال کے فضائل میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے کہا میرا رب تو خوب جانتا ہے جب رب تعالیٰ نے پیدا دست قدرت میرے کاندھوں کے درمیان رکھا اور اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے تمام علوم کو معلوم کر لیا یعنی تمام ہر ذی دلی علوم مجھے حاصل ہو گئے اشعۃ اللمعات، اس کے بعد

نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور اسی طرح ہم نے جناب ابراہیم کو آسمانوں اور زمینوں کی مملکت دکھائی تاکہ وہ بخیر یقین کرنے والی میں سے ہو جائیں (ترمذی و دارمی) لیکن ابن عباس اور حضرت معاذ



۶۴۷ وَعَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ حَجَّةٍ رَتْهَا  
قَاطِمَةَ الْكُزْبَى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحْتَمِدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ  
اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ  
صَلَّى عَلَى مُحْتَمِدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ  
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو أَحْمَدَ وَابْنُ  
مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ مِمَّا قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَانَ إِذَا  
خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاسْلَامٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَى مُحْتَمِدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَسْأَلُ عَنْهُ بِمُحْتَمِلٍ  
وَقَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَاطِمَةَ الْكُزْبَى -

۶۴۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ  
الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ دَعَا النَّبِيَّ وَالْإِسْحَاقَ وَفِيهِ دَعَا  
يَتَحَلَّى النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ  
لَدَاهُ ابْنُ دَاوُدَ الْتَرْمِذِيُّ -

۶۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مِنْ بَيْتِهِ أَوْ بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ  
فَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَارَتْكَ قُلُوبُكُمْ مِنْ يَنْشُدُ فِيهِ  
مَنَالَهُ فَعُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ -

(دعاء الترمذی والداریمی)

۶۴۹ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِذَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يُسْتَقَامَ فِي الْمَسْجِدِ دَانَ  
يُنْشَدُ فِيهِ الْأَشْعَارُ دَانَ نَعَامَ فِيهِ الْحَدُّ دَرَوَاهُ أَبُو  
دَاوُدَ فِي مُسْنَدِهِ وَصَالِحُ حَبَابِ الْأَصُولِ فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ  
فِي الْمَسَابِيحِ عَنْ حَبَابٍ -

۶۵۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ دَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ بَيْنِي  
الْبَصَلِ وَالْعُورِ دَانَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْدَرُ مِنْ مَسْجِدٍ  
دَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بَنَاءَ لَكُمْ فَمَا فَبِذَوْنِكُمَا طَبَقًا -

حضرت قاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنی داوی جناب سیدہ فاطمہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل  
ہوتے تو فرماتے صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد کہتے یہ خداوند میرے لیے  
گناہوں کو معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے  
باہر آتے تو بھی درود و سلام پڑھتے اور دعائے مغفرت کے بعد یہ کہتے خداوند اپنے  
فضل کے دروازے کھول دے (ترمذی لیکن احمد اور ابن ماجہ نے فرمایا کہ جب  
مسجد میں جاتے اور واپس آنے تو صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیائے السلام  
صلی اللہ علیہا وسلم کہتے - امام ترمذی نے فرمایا فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا  
کی سند متصل نہیں کیوں کہ انہوں نے اپنی داوی سیدہ فاطمہ رضی اللہ  
عنها کو نہیں دیکھا تھا -

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں شعر خوانی -  
خرید و فروخت اور نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں مقدّم بنا کر بیٹھنے کی ممانعت فرمائی  
ہے -

(ابوداؤد و ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں کچھ بیچ رہا ہے اکوٹا نکھس  
نہیں رہا ہے تو یہ کہو کہ اللہ تیری تجارت میں برکت نہ کرے اور اگر کسی کو مسجد  
میں کچھ تلاش کرنا پڑے تو اس سے کہو اللہ کرے کہ تیری گم شدہ چیز نہ ملے -

(ترمذی - داریمی)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا ہے اسی طرح شعر خوانی اور  
مسجد میں مدیہ (دانا پوری وغیرہ) قائم کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے  
ابوداؤد صاحب جامع الاسول نے جناب حکیم کی روایت سے اور مصابیح  
حضرت ہاب سے روایت کی ہے -

حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پودوں (لہسن اور پیاز) سے منع فرمایا ہے -  
آپ نے فرمایا ان کو کھا کر ہماری مسجدیں آلودہ اگر نہیں انہیں کھانا ہی ہے  
تو ان کی بدبو کو پکا کر ختم کرو - (ابوداؤد)



(رَدَّاهُ أَبُودَاؤُدَ)

۶۸۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَحْلَ كُلِّهَا مَسْجِدًا إِلَّا الْمَسْجِدَ وَ الْحَقَامَ -

(رَدَّاهُ أَبُودَاؤُدَ وَالْبُزْجَانِيُّ وَالنَّارِغِيُّ)

۶۸۲ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُسَلِّي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَدِينَةِ وَ الْمَكَّةِ وَ النَّبَطِيَّةِ وَ قَارِعَةَ الظُّلُمِ وَ فِي الْحَقَامِ وَ فِي مَوَاطِنَ الْأَيْلِ وَ قَوْمِي ظَهَرَ بَيْتُ اللَّهِ (رَدَّاهُ الْبُزْجَانِيُّ وَالْبُزْجَانِيُّ) ۶۸۳ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَوَاطِنَ الْحَقَامِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَابِ الْأَيْلِ - (رَدَّاهُ الْبُزْجَانِيُّ)

۶۸۴ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْيَاتِ الْقُبُورِ وَالْمَشْجِينَ عَلَيْهِمُ النَّاسُ وَ السُّجُودَ لَهَا أَبُودَاؤُدَ وَالْبُزْجَانِيُّ وَالنَّارِغِيُّ)

۶۸۵ وَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَاقَى جِبْرِائِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ خَيْرُ مَسْجِدٍ هَذَا وَ قَالَ أَشْكُ حَتَّى يَجِيئَنِي جِبْرِائِيلُ فَسَكَتَ وَ جَاءَ جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَ فَقَالَ مَا أَسْتَسْئِلُ عَنْهَا يَا أَعْلَمُ مِنَ السَّائِلِ وَ لَكُنْ أَشْأَلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اللَّهُ قَالَ جِبْرِائِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي دُرُوتُ مِنَ اللَّهِ دُرُوتًا مَا دُرُوتُ مِنْهُ فَكَلَّمْتُ وَ كَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِائِيلُ قَالَ كَانَ نَبِيًّا وَ بَيْتُهُ سَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ ثَوْبٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ أَسْرَافُهَا وَ خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَدَّاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ فَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ -

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری دنیا مسجد کا ہے مگر اُسے مقبرے اور مسلمانانہ کے۔ (ابوداؤد - ترمذی - دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا بعد ازاں کوڑا گھرا (۲) قبرستان (۳) مقبرہ (۴) چوراسہ (۵) مسلمانانہ (۶) اونٹوں کے باندھنے کی جگہ (۷) اور خاندان کعبہ کی چھت پر۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑیوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھ سکے جو لیکن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہ ادا کرے۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر جو قبرستان باقی ہیں اور ان لوگوں پر جو قبرستان پر کھدیں جاتے ہیں اور قبروں پر چراغ جلاتے ہیں لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد - ترمذی - نسائی) حضرت ابو اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسی جگہ سب سے بہتر ہے جہاں سوال پڑھوں یا سلام ناموش رہے یا یہ فرمایا کہ میں اس وقت تک خاموش نہیں کا جب تک جبریل وہی بلاؤں (شک راوی) چنانچہ جبریل آئے تو سرکار نے ان سے یہ بات کہی تو جبریل نے کہا مسئلہ اس بات کو سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور یہ بات رب تعالیٰ سے دریافت کرتا ہوں اس کے بعد جبریل سے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آج اللہ تعالیٰ کا آنا قرب نصیب ہوا ہے کہ اس سے پہلے میں ہوا تھا سرکار نے دریافت فرمایا وہ کس طرح تو جبریل نے بتایا آج میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان فود کے صرف ستر ہزار پر دے تھے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدترین مقامات بازاری ہیں اور بہترین جگہیں مساجد ہیں م

## تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو شخص میری اس مسجد میں آتا ہے وہ نہیں آتا مگر

۶۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَبَا مَسْجِدِي فِي هَذَا الْبَيْتِ



إِلَّا لَيْتَ يَتَعَلَّمُوا أَذْيَعِيْلَهُمْ فَهَوِيَ مَذْكِرَتُهُ الْمُجَاهِدِي فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ يَحْمِلُ ذَلِكَ فَهُوَ عَزَائِرُ الرَّسُولِ  
يَنْظُرُ إِلَى مَسَاجِدِ غَيْرِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ  
فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

۴۸۸ وَعَنِ الْحَسَنِ مُسَدِّدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَيٌّ يَهُودٌ  
فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرٍ دُنْيَا هُمْ فَلَا حُجَّاءَ لَهُمْ فَتَدِينُ  
وَلَهُ فِي مَسَاجِدِهِمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

۴۸۹ وَعَنِ الشَّامِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ نَازِمًا فِي  
الْمَسْجِدِ فَصَبَّحْتُ نَحْلًا فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا هُوَ عَمْرُؤُا بَيْتِ  
الْخَطَّابِ فَقَالَ أَذْهَبَ فَأَبْرَأَ بِيَهُدِينَ فَيُحْتَمِلُ بِهِمَا  
فَقَالَ وَمَنْ أَلْتَمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَتَيْتَا قَالَ مِنْ أَهْلِ  
النَّجَافِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَأَوْجَعْتُمَا  
تَرْفَعَانِ أَصْرًا أَكْبَرًا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۸۹ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنَى عُمَرُ رَجَبًا فِي تَاجِيَةِ  
الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَتَى الطَّيْبَةَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْقَى  
أَوْ يُشَافِيَ شِعْرًا أَوْ يَرُدَّ صَوْرَةً فَلْيَخْرُجْ إِلَى هَذِهِ  
الرَّجَبَةِ - (رَوَاهُ فِي الْمَوْحَلِّ)

۴۹۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَحَامَةً فِي الْبَيْتَةِ فَسَمَّى ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى فِي  
وَجْهِهِ فَتَقَرَّرَ حُكْمُهُ بِهِمْ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ  
فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَتَأَيَّجُ رَبِّهِ فَلَيْتَ رَبُّهُ بَيْتَهُ وَبَيْنَ  
الْوُجُوهِ فَلَا يَزُودَنَّ أَحَدُكُمْ قَبْلَ قِبْلَتِهِ وَكَفَى عَزَائِرَهُ  
أَوْ تَحَتَّ قَدَمِهِ ثُمَّ اخَذَ حَرْفَ رَدَائِهِمْ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ  
رَدَّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۹۱ وَعَنِ الشَّامِيِّ ابْنِ خَلْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ

جہان کی خاطر کہ علم سکے اور سکھائے تو وہ اللہ کی راہ کے مجاہد کی طرح  
سے ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور راہ سے آنا ہے تو وہ ہنر لاس شخص  
کے ہے جو دوسرے کے مال پر نظر رکھتا ہے۔ (ابن ماجہ ہیثمی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے عرسا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں  
کر کر کے اگر ایسا پاؤں ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت  
نہیں ہے۔

(ہیثمی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی  
میں سویا ہوا تھا میرے کسی نے ٹکڑا ملا جب میں جانکا تو دیکھا کہ وہ جناب عمرؓ  
انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دو شخصوں کو جلا کر دوں۔ میں گیا اعلان دونوں  
کو لا کر جناب عمرؓ کے سامنے کھڑا کر دیا تو آپؓ نے ان سے معلوم کیا تم کون ہو یا کہاں  
سے آئے ہو (شک دہی) انہوں نے جواب دیا کہ ہم طائف سے آئے ہیں تب  
آپؓ نے فرمایا اگر تمنا تعلق مدینہ سے ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا کہ جو تم مسجد نبوی  
میں اپنی آواز کو بلند کر رہے تھے۔ (بخاری)

حضرت مالک روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی  
کے ایک کنارہ پر ایک چوڑے بنوایا جس کو بیٹھ کر کہا جاتا تھا آپؓ نے حکم دیا تھا  
جو شخص یہاں کی باتیں کرنا چاہے یا شعر خوانی کرنا چاہے یا بلند آواز سے  
ہوئے تو وہ مسجد سے اس چوڑے کی جانب آجائے۔ (موطا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ پر بیٹھ کر کبھی تو یہ بات آپؓ کو ناگوار معلوم ہوئی  
جس کا اثر چہرہ مبارک سے ظاہر ہوا آپؓ اسٹے اور اس کو اپنے دست مبارک  
سے صاف کر کے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی نانا کے لیے کھڑا ہو تو وہ  
اس مال سے غالی نہیں کیا اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور بلا شک اس کا رب  
اس کے اور سمت قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہذا تم میں سے کوئی سمت قبلہ  
کو نہ حق کے اور عمل صرف بائیں جانب یا پیروں کے نیچے کرے اس کے بعد  
آپؓ اپنی چادر میں تھوکا اور اس کو مل کر فرمایا یا اس طرف کرے۔ (بخاری)

حضرت سائب بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا آمَرَ قَوْمًا فَمَضَى  
 فِي الْبَيْتَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ حِينَ خَرَعَ لَا  
 يُصَلِّي لَكُمْ فَإِنْ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَصَلُّوا  
 فَأَخْبَرُوهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ  
 ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَ  
 حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالْتَ إِنَّكَ قَدْ أَذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۹۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اخْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ  
 ۵۳۲  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِدَّةٍ عَنْ صَلَوةِ الصُّبْرِ  
 حَتَّى كُنَّا نَنْتَهِئُ إِلَى عَيْنِ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَوِيْعًا فَنُوبَ  
 بِالصَّلَوةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 تَجَرَّرَ فِي صَلَوةِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ كُنَّا عَلَى  
 مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ تَحْمِلُونَ لَنَا نَحْنُ قَالُوا مَا رَأَيْتُ  
 سَاحِدًا يَكْفُرُ مَا حَسِبْتُمْ عَنْكُمْ لَعَنَّا إِيَّاهُ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ  
 فَتَوَقَّعْتُ قَسَمْتُ مَا فِي رَأْيِ قَدَعَسْتُ فِي صَلَوةٍ حَتَّى  
 اسْتَشْفَعْتُ فَوَإِذَا أَنَا بِرَسُولِي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي تَحْسِينِ  
 صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَيْتَكَ رَبِّي قَالَ فِيكُمْ  
 يَخْتَصِمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَيَّ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَتْهَا ثَلَاثًا  
 قَالَ فَذَكَرْتُ وَأَضَعْتُ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ  
 أَنَا عَلَيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ  
 يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَيْتَكَ رَبِّي قَالَ فِيكُمْ يَخْتَصِمُ الْمَلَائِكَةُ  
 الْأَعْلَى قُلْتُ فِي أَنْفِكَ رَأَيْتُ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَكْنِي  
 أَلَا قَدْ أَمَرْتُ الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسَ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ  
 الصَّلَاةِ فَاسْتَبَاحُوا وَصَلُّوا حِينَ الْكُوفَةِ قَالَتْ قُلْتُ  
 فِيكُمْ قُلْتُ فِي الدَّرَجَةِ قَالَتْ وَمَا هُنَّ قُلْتُ (طَعَامُ الْعَالَمِ  
 دَرَجَتَانِ الْعَالَمِ وَالصَّلَوةُ يَا لَيْلِي وَالنَّاسُ يَا مَرْفَأَ  
 سَلِّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَفِي الْخَيْرَاتِ وَتَرَفُّ  
 الْمُسْتَكْرَاتِ وَحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تُغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي

کے صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے قوم کی امامت کی  
 اور دلو اور قبیلہ کی جانب متفوک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس محل کو  
 ملاحظہ کر رہے تھے۔ جب لوگ نماز سے خاصہ جوش سے نوسرکارنے فرمایا کریں  
 شخص اب تمہارا امام بنے ایک مرتضیٰ شخص نے امامت کرنی چاہی تو  
 لوگوں نے اس سے کہا کہ سرکار سے تمہاری امامت کی ممانعت کی ہے جب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق چاہی گئی تو اپنے فرمایا اہل  
 میں نے منع کیا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرکار نے اس موقع پر فرمایا  
 تو نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتضیٰ نماز  
 غیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سے تشریف لائے کہ ہمیں یہ ڈر  
 ہونے لگا کہ اب سورج طلوع ہو جائے گا آپ عجلت سے تشریف لائے انا  
 کہی گئی اور حضور نے اقتصار کے ساتھ قرائت کر کے نماز پڑھائی نماز کے  
 بعد اپنے فرمایا کہ تم لوگ ایسے ہی بیٹھے رہو جس طرح نماز میں بیٹھے تھے پھر ہماری  
 طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں آج کی تاخیر سے اند کی وجہ بتاتا ہوں میں  
 رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی کو مقدور ہو سکی  
 تھی پھر مجھے نماز میں اونٹن آئی اور ہم ہماری ہو گیا تو میں نے رب تعالیٰ کو  
 اس کی شان کے مطابق اچھی صورت میں دیکھا رب کریم نے فرمایا یا محمد  
 میں نے عرض کیا میرے رب میں حاضر ہوں۔ رب کریم نے فرمایا کہ ملا علی  
 کے فرشتے کس بات میں مصروف بحث ہیں میں نے عرض کیا مجھے علم نہیں رہا  
 نے اس جملہ کا تین بار امداد فرمایا اور میں نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو میں نے  
 دیکھا کہ رب کریم نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کانوں کے درمیان  
 رکھا اور دست قدرت کی انگلیوں کی ٹخندگی میں نے اپنے سینے میں مصروف کی  
 اس کے بعد ہر مرتبہ یہی پر عیاں ہو گئی اور تمام علوم حاصل ہو گئے اور میں نے  
 سب کو سپان لیا اس کے بعد پھر رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد میں نے کہا اے  
 رب میں حاضر ہوں پھر رب تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ملا علی کے فرشتے  
 کس بارے میں مصروف گفتگو ہیں میں نے عرض کیا کہ گفتار ان کے بارے میں  
 رب کریم نے دریافت فرمایا وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ پیدل نماز  
 باجماعت کے لیے مسجد بنانا۔ نماز کے بعد مسجدوں میں انتظار نماز کرنا  
 اور ناگواری کے وقت کھل دینا کہ نماز اس کے بعد رب تعالیٰ نے فرمایا اس



فَلَا أَدَّبْتُ هُنَا فِي قَوْمٍ فَتَوَقَّيْ غَيْرَ مَقْتُونٍ وَ  
 أَسْأَلُكَ حَيْثُكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْبَلُ بِي  
 إِلَى حَيْثُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا  
 حَتَّى قَادَرُوهَا ثُمَّ تَعَلَّوهَا دَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَيْمُونِيُّ  
 وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ حَسَنِ صَاحِبِ عِلْمٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ  
 إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْبَيْتِ فَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ حَسَنِ  
 ٤٩٣ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ  
 ٥٥ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
 أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَتَوَجَّهْتُ إِلَى الْكَرْبَةِ وَسَلَّطْتُ الْعَيْنَ  
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ هَذَا إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ  
 الشَّيْطَانِ حُفَّتْ مَتْنِي سَائِرُ الْبُكُورِ

(رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ)

٤٩٣ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 ٥٤ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَرِيْرِي وَرَبَّنَا مُبْدِئًا  
 عَذَابٍ اللَّهُ عَلَى قَوْمٍ أَخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ  
 دَعَاَهُمْ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

٢٩٥ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْوَيْطَانِ قَالَ بَعْضُ  
رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ الْبَارِقِيِّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
خَدِثَ عَرِيضٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ بَشَّ الْحَسَنِ بْنِ  
أَبِي جَعْفَرٍ كَدَّ مَقْعَدَهُ يَحْيَى بْنُ سُوَيْبٍ وَزَيْدٌ -

٤٩٩  
٥٨  
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةِ  
صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِ الْقِبْلَةِ بِخَمْسٍ وَخَمْسِينَ صَلَاةً  
وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسٍ وَمِائَةٍ  
وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفَ  
وَصَلَاةً فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ  
وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ رَفَعُوا بِهَا

۴۹۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ملا وہ کس چیز میں مصروف بحث ہیں میں نے کہا درجہات کے بارے میں۔ رب کریم نے فرمایا دو گیا میں بہت خوب دیا اگر غریبوں کو کھانا کھانا یا نرم گفتگو کرنا۔ جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھنا پھر رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا انگوٹھ کچھ مانگنا ہے میں نے کہا خداوند! میں تجھ سے اچھے کلمے کر رہا ہوں سے بچنے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں تو میرے لیے منسخت اور رقم فرما اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرے تو مجھے اس میں مبتلا فرمائے بغیر

حضرت عبد اللہ بن عمر بن الدہقان رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے میں چاہ طلب کرتا ہوں اللہ کی عظمت اس کی بڑائی اور اس کی قدیم سلطنت کے ساتھ شیطان مرود سے سرکار سے فرمایا جو یہ کلمات کہتے ہے تو شیطان کتا ہے کہ تمام دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (الہد اوڈ)

حضرت عطا ابن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے فرمایا: ہندوؤں اور امیری آرام گاہ گوشت خانہ نہ بنانا جس کی پوجا کی جاتے ہیں  
قوم پر اللہ کا سخت غضب ہو، جس سے اپنے پیروں کی قبروں کو سیدہ گاہ بنالیا  
و انامہ ہا لک مرسلہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیطان میں مٹاؤ اور اگر ناپسند کرتے بعض راوی فرماتے ہیں کہ حیطان بہت مراد باغات ہیں راہمہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر سے منقول ہے حسن کو کبھی ابن مسعود وغیرہ نے تصنیف کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کا ملتا ہے جبکہ محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد میں (مسجد نبوی) پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ایک لاکھ کا ثواب ہے۔

روایت ماحیہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

۱۱۴۸ھ تہذیب فرماتے ہیں یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔



مَسْجِدٍ قُضِيَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ أَلَمْ يَسْجُدْ لَخَلْقِهِ  
قَالَ قُلْتُ لَمْ أَرَأَيْ قَالِ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ  
بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ  
فَحَبِطَ مَا أَكْرَمَكَ لَكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ظہر میں پرستے پہلے کونسی مسجد  
تعمیر ہوئی سرکار نے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ  
میں نے دریافت کیا کہاں دونوں کی تعمیر کے دوران کتنا وقفہ تھا آپ نے فرمایا  
پچاس سال پھر سرکار نے فرمایا تمہارے لیے تو ساری زمین مسجد ہے ہر ملکہ نماز  
کا وقت ہو وہیں پڑھ دیا کرو۔ (متفق علیہ)

## بَابُ السِّرِّ

## ستر کا بیان

پہلی فصل

۴۹۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَّحِلًا  
بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاصْطَافَى عَلَيْهِ عَلَى عَائِشَةَ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب ام سلمہ کے گھر میں اس طرح نماز ادا کرتے دیکھا کہ  
ایک اور کاواہنا پہن بائیں کندھے پر اور بائیں دابے کے کندھے پر بٹھارے طریقہ استنما  
کھڑا تھا یعنی پاؤں کے دونوں کنارے کا ندھوں پر تھے (متفق علیہ)

۴۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ  
لَيْسَ عَلَى عَائِشَةَ مِنْهُ شَيْءٌ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز  
پڑھے جبکہ اس کے کا ندھوں پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو  
(متفق علیہ)

۵۰۰ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَيْسَ لَهُ بَيِّنٌ  
طَرَفٌ -  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس  
کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے (یعنی دائیں کنارہ کو بائیں کا ندھے اور  
بائیں کنارہ کو دائیں کا ندھے پر ڈالے) (متفق علیہ)

۵۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ صِيَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَتَنَظَّرَ إِلَى أَعْلَامِهَا  
فَنَظَرَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اخْبُرُوا بِحَبِيبِ صِيٍّ هَذِهِ إِلَى  
أَبِي جَهْمٍ قَاتِلِي يَا بَنِي جَاهِلِيَّةَ أَبِي جَهْمٍ قَاتِلُهَا الْهَتَّارِيُّ  
إِنَّمَا عَنْ صَلَواتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ  
كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَيْهِمَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَخَافْتُ أَنْ  
يَتَوَسَّعَا -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دعائی دار عباد میں نماز پڑھی اور آپ نے اس کی دھاریوں کو دیکھا  
جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو الجھم کوڑے کر اس کی  
انہما میرے لیے آویں ابھی میری نماز میں شامل ہوئی ہے (متفق علیہ)  
اور بخاری کی ایک روایت میں ہے میں نے حالت نماز میں اس کی دھاریاں  
دیکھی ہیں مجھے اس سے فتنہ کارو ہے۔

۵۰۲ وَعَنْ أَبِي قَالٍ كَانَ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ سَكَتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے



پاس ایک بار یک رنگین منش پر وہ تھا جس سے مکان کی ایک جانب کو دھکا دیا گیا تھا سرکار نے ان سے فرمایا کہ اس پردہ کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کے نقوش نازیب میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک رشتی قبائش کی گئی آپ نے اس کو پسنا اور ناز طبعی جب ناز سے فارغ ہوئے تو اس کو ناپسند کرتے ہوئے سختی سے اتار دئے ہوئے فرمایا کہ اس کا پسنا پر ہینے والوں کے لیے مناسب نہیں۔

(متفق علیہ)

بِحَابِطَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكَ هَذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَارِيحُكَ تَحْرِشُ  
بَنِي فِي صَلَواتِي - (رواہ البخاری)

۴۳۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَامًا خَيْرَ قِرَامٍ لَيْسَ تَحْرِشُ  
رَفِيَهُ لَسَعَرُ الصَّرَفِ فَخَرَعَهُ نَزَعًا شَدِيدًا لَكَ لَكَ لَكَ لَكَ  
قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ -

(متفق علیہ)

## دوسری فصل

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک قمیض کے ساتھ نماز ادا کر لوں سرکار نے فرمایا ہاں لیکن اس میں گھنڈی لگا کر دھیا سے بند کر دو اگرچہ کٹا سی کیوں نہ ہو راہ و اذوا اور نسائی نے بھی اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص اپنا تہبند شکا سے نماز پڑھ رہا تھا اس سے سرکار نے فرمایا باؤ اور ہا کر وٹو کر وہ گیا اور جا کر وٹو کر آیا اس موقع پر ایک شخص نے دریافت کیا سرکار کیا بات ہے آپ نے اس کو وٹو کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ یہ تہبند کو شکا سے بھٹے نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند کو شکا کر نماز ادا کر کے واسے کی نماز کو قبول نہیں فرماتا۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالغہ عورت کی نماز بغیر پردے کے قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا طہارت کرتے اور اور وضو سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ وہ تہبند یا پاجامہ پہنے ہوئے ہے۔ آپ فرمایا جبکہ کرتا لیا ہو اور اس کے قدموں کی پشت کو ڈھانپ لے (ابوداؤد - دارمحمدین کی ایک جماعت نے اس کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف کیا ہے)۔

۴۴۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَدْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ  
رَأَى رَجُلًا أَمْسَدَ قَامِيَّتِي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ  
فَأَذْرُهُ وَتَحْرِشُكَ - (رواہ ابوداؤد و ترمذی و النسائی و  
تحرکہ)

۴۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُسَبِّحُ  
إِذَا رَأَى قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ  
فَتَوَضَّأَ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَنِي أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنْ كَانَ يُسَبِّحُ وَ  
هُوَ مُسَبِّحٌ إِذَا رَأَى فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَوةَ رَجُلٍ مُسَبِّحٍ  
إِذَا رَأَى -

(رواہ ابوداؤد)

۴۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ صَلَوةَ حَائِضٍ وَلَا رَجُلٍ  
(رواہ ابوداؤد و الترمذی)

۴۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ فِي وَثَرٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ  
عَلَيْهَا إِذَا قَالَ إِذَا كَانَ الذَّرْعُ سَائِغًا يُغْفَى عَنْهُمَا  
فَدَمِيهَا لَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ تَرْمِذِي وَ تَحْرِشُكَ عَنِ  
أُمِّ سَلَمَةَ -



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کچھ الٹکانے اور مشوٹھا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد و ترمذی)

شہادین اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی مخالفت کرو وہ اپنے موزوں اور جوتوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ نماز کی امامت فرما رہے تھے دوران نماز اپنے نعلین مبارک اتار دی اور بائیں طرف رکھ دی صحابہ نے دوران نماز جب یہ انداز دیکھا تو انہوں نے بھی ہوتے انداز کی بائیں طرف رکھ لیے جب سرکارِ مبارک سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے دریافت فرمایا تمہیں اس عمل پر کس نے آمادہ کیا تو صحابہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو عیساکرے دیکھا تو خود بھی ایسا ہی کیا یعنی ہوتے انداز لیے اس وقت سرکار نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور بتایا کہ ان میں گندھنی چسپ نہ لگی ہے اس لیے میں نے جوتیاں اتار دی اب اگر تم سے کوئی مسجد میں آئے تو جوتوں کو دیکھ لے اگر اس میں نہامست لگی ہے تو اس کو حجام کر نماز پڑھے۔

(ابوداؤد و دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو دائیں بائیں رکھ کر جو عہدہ کسی کے دائیں جانب ہو جائے گی جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو نماز ان کو اپنے قدموں میں رکھ لے اور ایک روایت کے مطابق ان کو اپنے نماز پڑھے (ابوداؤد و ابن ماجہ سے اس کا مفہوم مروی ہے)۔

## تیسری فصل

۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّهِ عَنِ التَّذَلُّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنْ يُعْطَى الرَّجُلُ كَاهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۹ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يَسْكُتُونَ فِي بَعْضِهِمْ وَلَا خِفَافِيهِمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَهُ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ الْقُرْآنُ انْعَمَ فَلَمَّا خَلَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمُ عَلَى الْقِيَامَةِ بَيْنَ كَاهُ قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ قَالُوا لَيْسَ بَيْنَنَا قَالَتْ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ جَبْرِيلَ أَتَانِي فَخَبَّرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَدْ رَأَى إِذَا خَلَعَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَدْ رَأَى فَلْيَسْحُحْ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ فَلَا يَنْتَهَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونُ عَنْ يَمِينِهِ غَيْرُهُ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونُ عَلَى يَسَارِهِ أَحَدٌ فَلْيَضَعَهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِجْلَيْهِ أَفْرِصُصِلْ فِيهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مُعْتَمَدًا -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں میں نے بھی دیکھا کہ اس وقت آپ چٹائی اور بے ہوئے تھے جس کو پیش سے نکال کر کندھے پر ڈال دیا تھا (مسلم)

۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ خَلَعْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ قَلْبُهُ مَتَوَلِّيًا لِيَكُم - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)



جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کشتہ پر اور کشتہ پہننے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

جناب عمرو بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت بابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہیہ کو گروہ میں بانٹ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور ان کے کپڑے کھوٹی پرٹنگے ہوئے تھے۔ اس وقت ایک شخص نے کہا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز کی ہے جناب ہمارے فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم جیسا احقر بھی دیکھ لے اور نبی علیہ السلام کی حیات ظاہری میں ہم میں کس کے پاس وہ کپڑے تھے؟ (بخاری)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایسا کرتے تھے اور ہم پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات اس وقت تھی جبکہ کپڑوں کی قلت تھی اب جبکہ میں اللہ نے وسعت دی ہے لہذا وہ کپڑے ہیں کہ نماز پڑھنا افضل ہے۔ (احمد)

## سترہ کا بیان

### پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے تو آپ کے ساتھ برہمی (چھوٹا نیزہ) ہوتی جس کو آگے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (بخاری)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو کمر میں مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے نیچے میں مقیم تھے اس وقت میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انہوں نے سرکار کے خدمتکار کو اپنا پیاس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضور علیہ السلام کے منہ کے منال کو لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے جس کو وہ پانی پاتا وہ بدلے سے ملتا اور جس کو نہ ملتا وہ ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کرتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جناب بلال نے چھوٹے نیزہ کو اٹھا کر میدان میں گاڑ

۱۳- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَيْثُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ خَافِيًا وَ مُنْتَعِلًا۔ (رواهُ ابوداؤد)

۱۴- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى بِنَا حَاطَرِي إِذَا رُكَّعًا عَمَدًا مِنْ قِبَلِي فَفَاءَهُ وَجِبَابُهُ مَوْصُوعًا عَلَى الْوُشَّجِ فَقَالَ لَمْ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِي إِذَا رُكَّعًا حَسْبُ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِئَلَّا يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ وَأَيْتَانِ كَانَتْ لِي تَرَبَّانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواهُ البخاري)

۱۵- وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَحِيدِ سَنَةً كُنَّا نَعْبُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ الْوَحِيدِ فَإِنَّمَا إِذَا دَسَّعَ اللَّهُ فَالْصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكَى۔ (رواهُ أحمد)

## بَابُ السُّتْرَةِ

۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُ إِلَى الْمُصَلِّي وَالْعَتَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ تَحْمِلُ وَنُصَبُ يَأْتِيهِ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔ (رواهُ البخاري)

۱۷- وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ دَهْرًا لَا يَطْفِئُ فِي قُبَّةٍ حَرَامَةٍ مِنْ أَدِيمٍ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَخُذَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَتَّبِعُونَ ذَلِكَ الْوَصْفَ كَمَنْ أَقْبَابَ مِنْهُ شَيْئًا كَمَنْ حَرَبٍ وَمَنْ لَوْ نُصِبَ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ تَكْبِيرِ يَدَيْ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَازَةً فَخَذَهَا وَخَدَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَقَّةَا صَلَّيَ إِلَى الْعَتَرَةِ وَالنَّاسِ  
وَنَحْتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالْعَتَرَةَ يَمْشُونَ سَبِيحَ  
يَدَيِ الْعَتَرَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۔ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ شَرَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ رِجْلَيْهِ إِلَيْهَا مُتَّفَقًا  
عَلَيْهِ وَكَأَنَّ النَّبِيَّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا أَهْبَتِ الرِّجْلُ  
قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّجْلَ فَيَعْبُدُهَا فَيُصْبِرُ إِلَى  
الْجَنَّةِ۔

۱۹۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَصَعَ أَحَدُكُمْ مَبِيتَ  
يَدَيْهِ وَمِثْلَ مَوْجِدَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصْبِرْ وَلَا يَبْزَلْ مِنْ  
مَقَرِّ وَرَأَى ذَلِكَ۔

۲۰۔ وَعَنْ أَبِي جَهِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبِعْتُمُ الْمَاءَ دُبَيْنَ يَدَيِ الْمُسْلِمِ كَأَنَّمَا  
عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ الرَّبْعَيْنِ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَسْمُرَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ يَوْمَئِذٍ  
أَوْ هَذَا أَوْ سَفَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۔ وَعَنْ أَبِي سَوِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتَحِرُّهُ مِنَ  
النَّاسِ فَإِذَا أَحَدُكُمْ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ  
فَإِنَّ ابْنَ فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ هُوَ شَيْطَانُ هَذَا لَفْظُ  
الْبَحَارِيِّ وَابْنُ سَلِيمٍ مَعْنَاهُ۔

۲۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَطَّعُ الصَّلَاةُ الْمَرْأَةُ وَالْجَارُ وَالْكَلْبُ  
وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلَ مَوْجِدَةِ الرَّحْلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصْبِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُتَعَبِيَّةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ لباس پہنے ہوئے امن کو اٹھا  
خیریت باہر تشریف لائے تاکہ نماز کی امامت فرمائیں آپ نے نیزہ کی جانب سے  
کر کے دو رکعت نماز پڑھائی میں نے لوگوں اور جو پاؤں کو دیکھا کہ وہ حضور  
علیہ السلام کے سامنے سترہ کے پرے سے گزر رہے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سرراوی کو اٹھا کر اس کی جانب سے  
کر کے یعنی اس کی آڑ میں نماز ادا کرتے تھے و متفق علیہ لیکن امام بخاری نے  
اس اصناف کے ساتھ نقل کیا ہے کہ راوی نے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
معلوم کیا۔ جب اونٹ چرنے یا پانی پینے کے لیے جاتے تو

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی پاؤں کی پچھلی ٹکڑی کی طرح  
سترہ سے رکے پھر وہ اس کے آگے سے گزرنے والے کی پروا نہ کرے  
(مسلم)

حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نازی کے آگے گزرنے والے کو اپنے گناہ کا علم ہو جائے  
تو وہ پالیس سال اپنی جگہ کھڑے رہے کہ نازی کے آگے سے گزرنے پر ترجیح  
دے۔ ابو نصر فرماتے ہیں مجھے خیال نہیں کہ آپ نے پالیس سال یا پانچا  
سینے یا دن فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز ادا کرے اور  
کوئی شخص نازی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہے تو اس کو روک دیا  
اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ وہ نہیں ہے مگر شیطان  
رہنمائی اور مسلم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کتے اور گدھے کا نازی کے آگے سے  
گزرنا نماز کو ساقط کر دیتا ہے مگر کھانسی کی پچھلی ٹکڑی کی مانند سترہ اس  
کو معفو کر دیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام  
نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور سمت قبلہ کے درمیان عامل ہوتی تھی



الْقَبْلَةِ كَمَا عَرَضَ الْجَنَازَةُ - (متفق علیہ)

۴۲۳- وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَأَيْتَا عَلَى  
آثَانِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ تَاهَرْتُ الْإِحْتِلَافَ وَرَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَى عَشِيرَةٍ  
حِدَارٍ قَمَرِيَّةٍ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضُ الصَّفِّ فَتَزَلْتُ وَ  
أُرْسِلْتُ الْأَثَانَ تَرْتَعَمُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يَنْكُرْ  
ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدًا - (متفق علیہ)

بناؤ (رسید) کی مانند لڑی ہوئی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں جب  
قریب المذبح تھا تو میں گدھی پر سوار ہو کر منیٰ کی جانب آیا جہاں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گونا گونا گونے تھے اور آپ کے سامنے  
سترہ نہ تھا میں بعض مسلمانوں کے آگے سے گزرا اور اگر گدھی کو چرنے کے لیے  
چھوڑ کر سب میں شامل ہو گیا اور میرے اس عمل پر کبھی اعتراض نہیں کیا۔  
(متفق علیہ)

## دوسری فصل

۴۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ يَدَيْهِ  
وَجْهَهُ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَمْ  
يَكُنْ مَعَهُ عَصَا فَلْيَخُطْ خَطًّا لَمْ يَضُرَّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ  
(رواہ ابو داؤد وابن ماجہ)

۴۲۶- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُشَفِّرْ  
فَلْيَتَنَّمَّهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَواتَهُ -

(رواہ ابو داؤد)

۴۲۷- وَعَنْ أَبِي مَقْدَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُمُرٍ وَلَا  
عُمُرٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ وَالْأَيْمَنِ  
وَلَا يَصُدُّ لَهُ صَدْمًا - (رواہ ابو داؤد)

۴۲۸- وَعَنْ الْقُتَيْبِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ  
عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَعْرَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُرَّةً  
وَحِمَارَةً لَنَا وَكَلَبًا تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ حِمَارًا بَانِي  
بِنَالِكًا - (رواہ ابو داؤد والبیہقی)

۴۲۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ قَدْ رُودَا مَسَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے  
کچھ رکھ لے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنی لائیں کو کھڑا کرے اور لائیں بھی نہ ہونے  
سامنے ایک خط بن کھینچ لے پھر اس کے سامنے گزرنے والے کو کوئی ضرر  
نہ ہوگا۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

سہل بن ابی حنظلہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب  
بچے مارے شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے۔  
(ابو داؤد)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی لکڑی ستون اور تخت کی جانب نماز  
پڑھتے نہ دیکھا۔ ان چیزوں (سترہ) کو آپ دائیں یا بائیں بھروسے کے متوازی  
رکھتے تھے اور سامنے کبھی نہیں رکھتے تھے۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمات پاس جنگل میں تشریف لائے اس وقت آپ کے ساتھ  
راہبان، بناب عباس بھی تھے۔ یہاں جنگل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے نماز ادا فرمائی اس وقت آپ کے سامنے کوئی سترہ نہ تھا۔ ہماری  
گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیل رہی تھیں لیکن آپ نے اس کی کوئی پروا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن نمازی



اَسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّهَا هُوَ شَيْطَانٌ -

کے سامنے گزرنے والے کو دور کرو رکھو تاکہ وہ شیطان نہ ہو۔

(رواہ ابو داؤد)

والہذا ذن

## تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی تھی اور میرے پرست فہذ کی بائیں ہوتے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے ٹھوکا دیتے تو میں ہر بیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے میں پیر پھیلا دیتی۔ جناب عائشہ نے فرمایا اس زمانہ میں مکافول میں چراغ نہیں ہوتے تھے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ نمازی بھالی کے آگے گزرنے میں کسی قدر گناہ ہے اور نماز پر کس طرح اثر نواز ہو تاکہ تو وہ ایک قدم اٹھانے سے سو سال کھڑا رہنے کو بہتر شمار کرے۔

(ابن ماجہ)

جناب کعب احبار روایت کرتے ہیں اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو گناہ کی مقدار کا علم ہو جائے تو وہ دو صفا دیا جائے گا اور اگر اسے اور نمازی کے آگے نہ گزرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کے لیے آسان ہے۔ (مالک)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترہ کے بغیر نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز کو گناہ خنزیر، سودی، مجوسی اور عورت منقطع کر دیں۔ اور اس کی نماز کی تکمیل کے لیے یہ کافی ہے کہ یہ جانور وغیرہ اتنی دور سے گزریں جہاں تک پتھر مارا جاتا ہے۔ (ابو داؤد)

۴۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا مَبْنِي يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا يَفِي قِبْلَتِهِ كَرَادًا سَجِدَ عَمْرِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي فَاِذَا كَامَرَسْتُهَا قَالَتْ وَالْيَمُوتُ لَيَمُوتَنَّ لَيْسَ فِيهَا مَصْرُوعٌ - (متفق علیہ)

۴۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ الْخَبِيرِ مَعْرِضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يُعْتَبَرَهُ بِأَنَّهُ عَامِرٌ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَا -

(رواہ ابن ماجہ)

۴۳۲ وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَذْبُوحُ يَدَي الْمُصَلِّي مَا دَا عَلِيهِ لَكَانَ أَنْ يُسَكَّنَ بِهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ آخَرُونَ عَلَيْهِ - (رواہ مالک)

۴۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ اِلَى فَيْزِ الشَّرْقِ فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْجَمَادُ وَالْخَبَرُ وَيُرْوَاهُ الْيَهُودِيُّ وَالْحَبَشِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَتُحْزِرُ عَنْهُ اِذَا مَرَّ اَبْنُ يَدَيْهِ عَلَى قَدْفَةٍ كَيْخَبِر - (رواہ ابو داؤد)

## بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

## صفات نماز

### پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

۴۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي ثَلَاثِيَةِ



الْمَسْجِدِ فَصَلَّى تَحِيَّاتَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ السَّلَامُ أَرْجَعُ  
 فَصَلَّى قَوْلَكَ ثُمَّ تَصَلَّى فَرَجَعَهُ فَصَلَّى تَحِيَّاتَهُ فَسَلَّمَ  
 فَقَالَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ السَّلَامُ أَرْجَعُ فَصَلَّى قَوْلَكَ ثُمَّ تَصَلَّى  
 فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَرَفِي الْوَيْلَ بَعْدَهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ فَقَالَ إِذَا خُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ  
 اسْتَقْبِلِ الْبَيْتَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيْسَّرُ مِنْكَ  
 مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ نَافَاسَكَ ثُمَّ ارْكَعْ  
 حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا  
 ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى  
 تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا  
 وَفِي رِجَالَيْكَ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ  
 ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا. (متفق عليه)

۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ الصَّلَاةُ بِالنَّكْبَةِ وَالْقِرَاءَةِ  
 بِالنَّحْدِ وَفِي رِجَالَيْهِ وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ ثُمَّ تَوَضَّعَ  
 رَأْسَهُ وَكَهَنَ بِيَدَيْهِ وَكَانَ يَنْفَسُ ذَلِكَ إِذَا ارْكَعَ  
 رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا  
 وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى  
 يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ الْحَمْدُ  
 وَكَانَ يَقْرَأُ بِحُجَّةِ الْيَمَنِ وَيَتَوَضَّعُ بِحُجَّةِ الْيَمَنِ  
 وَكَانَ يَمْنَعُ عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَمْنَعُ أَنْ يَلْمُزَ  
 الرَّجُلُ وَرَأْيُهُ أَقْبَرُ مِنَ السَّبْعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ  
 بِالسَّلَامِ. (رواه مسلم)

۳۶ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي تَقْرِيرِ  
 أَهْلِ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَحْفَظُكُمْ  
 بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسًا إِذَا  
 كَبَّرَ جَعَلَ يَدَايِهِ مَتَكِبَةً فَإِذَا ارْكَعَ أَهَكَتْ  
 يَدَايِهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَوَّاهُ فَهَوَّاهُ فَإِذَا ارْكَعَ

کے ایک گوشہ میں روٹی افروز تھی اس آنے والے نے پہلے نماز پڑھی پھر حضور  
 علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو رسول اللہ نے اس کو سلام  
 کا جواب دے کر فرمایا ہمارا نماز پڑھو۔ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ گینا زاد  
 کی ادھر پھر آکر سلام کیا۔ نبی علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ نماز  
 پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ شخص گیا اور نماز پڑھ کر واپس آیا پھر سلام  
 کیا رسول اللہ نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز  
 نہیں ہوئی۔ ایسا تین یا چار مرتبہ ہوا تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 آپ مجھے نماز سکھائی تو سرکار نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح  
 وضو کرو پھر قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر کبیر تحریر کہہ کر آیات قرآنی میں سے جو کچھ  
 یاد ہو اس کو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو اس کے بعد سیدھے کھڑے ہو  
 جاؤ اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے  
 بیٹھو اور دوبارہ اطمینان سے سجدہ کرو اور ایک روایت کے مطابق پندرہ  
 اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نماز کو کبیر تحریر اول قرأت الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع  
 کرتے اور جب رکوع کرتے تو سر پہست ہوتا اور نہ بلند بلکہ درمیانی حالت  
 میں ہوتا اور رکوع سے جب اٹھتے تو اس وقت سجدہ میں نہ جاتے جب تک  
 سیدھے کھڑے نہ جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرے سجدے میں  
 جاتے پہلے سیدھے بیٹھتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور  
 بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا رکھتے اور شیطان کی  
 نشست پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور نماز میں گھنٹیوں کو زمین پر اس طرح  
 پھیلانے سے منع فرماتے جس طرح درندے زمین پر اگلے پیٹھے پھالتے ہیں اور  
 نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔

(مسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صحابہ  
 کی ایک جماعت سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز رب  
 زیادہ یاد ہے۔ میں دیکھا ہے کہ جب آپ کبیر تحریر کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک  
 لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو گھنٹیوں کو ہاتھوں سے پکڑتے اور کمر سیدھی  
 کرتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے کہ اگر کسی ہڈی



رَأْسُهُ اسْتَوَى حَتَّى يَبْعُدَ عَنْ قَدَائِمِ مَكَانِهِ فَإِذَا اسْتَجَدَّ وَضَعَهُ يَدَيْهِ غَيْرَ مُتَدَرِّجٍ وَلَا قَائِمٍ بَيْنَهُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا احْتَسَبَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ حَسَّ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا احْتَسَبَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخِرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى دُمُومُ كَيْسٍ وَإِذَا أَلْتَمَسَ نَفْسَهُ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كُنُيَّتَ قَالَ يَحْمَدُ اللَّهُ يَمُنُّ حَمْدُهُ نَفْسًا لَكَ أَحْمَدُ دَ كَانُ لَا يَعْدُ ذَلِكَ فِي التَّجْوِيدِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۸ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي السُّجُودِ تَرَفَعُ يَدَيْهِ فَإِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَادًّا كَمَا يَحْمَدُ اللَّهُ يَمُنُّ حَمْدُهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۹ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّخَعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا أَذُنَيْهِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ يَحْمَدُ اللَّهُ يَمُنُّ حَمْدُهُ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا فَدُوعُ أَذُنَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ فَإِذَا كَانَ فِي وَثْقَةٍ صَلَوَةٍ كَمَا يَمْنَعُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۴۱ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُبَيْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

کے تمام ہمرہ اپنی جگہ آجاتے اور جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے دھان کو سکڑاتے اور نہ کہنیوں کو زمین پر پچھاساتے اور پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے اور دو رکعت کے بعد بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سر ہاتھ پر رکھ کر سجدہ کرتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیروں کو آگے بڑھا کر دائیں پیروں کو کھنکھار کر سر میں کے بل بیٹھتے۔

(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کاٹوں تک اٹھاسے جبکہ نماز کو شروع کرنے والے ہوتے اسی طرح جب رکعت کی تکبیر کرتے اور جب کہ نماز سے اٹھاتے تو صبح اللہ میں منہ دریا تک الحمد کہتے لیکن سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے یعنی تکبیر کے وقت کندھوں تک ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(متفق علیہ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کے وقت اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے پھر صبح اللہ میں حمد کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

(بخاری)

حضرت مالک بن عمرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریر کرتے تو اپنے ہاتھ کاٹوں تک اٹھاتے اور جب آپ رکعت سے اٹھتے تو صبح اللہ میں حمد کہہ کر اسی طرح کرتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ ہاتھوں کو آٹھ اٹھاتے کہ کاٹوں کے اوپر کی جانب لگ جاتے۔

(متفق علیہ)

حضرت مالک بن عمرث رضی اللہ عنہ اسی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب نماز کی طلاق رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سیدھے بیٹھتے پھر اٹھتے تھے (بخاری)

حضرت وائل بن حُبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَجَزَائِهِ  
الْتَحَفَ بِكُتُوبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُسْرَى  
فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْبِ سَحًّا  
رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ كَبْرَهُ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ  
رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدًا بَيْنَ كَفَّتَيْهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ  
يُؤْمَرُونَ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلُ الْبَيْنَ الْيُسْرَى عَلَى ذِرَاعِهِ  
الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَكْبِتُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ  
يَكْبِتُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْكَعُ  
صَلْبَةً مِنَ الرُّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَتَبًا لَكَ الْحَمْدُ  
ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْكَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ  
يَكْبِتُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ سَحًّا  
يُقْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يَخْتَلِيَ يَقْضِيَهَا وَيَكْبِتُ  
حِينَ يَقُومُ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْفُتُورِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

### دوسری فصل

۴۲۵ عَنْ أَبِي حَسَنٍ الشَّاعِدِيِّ قَالَ فِي عَشْرَةِ مَنَاقِبِ  
أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قَاغْرَضُ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ  
يَدَيْهِ حَتَّى يَمْلَأَ يَدَاهُ مِائِثَتَيْنِ ثُمَّ يَكْبِتُ ثُمَّ يَقُولُ  
وَبَرَكَاتُكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا كَرِيمُ ثُمَّ يَرْفَعُ  
رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ فَكُلَا يَصْنَعُ رَأْسَهُ وَلَا  
يُقْعِلُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کرتے  
کئے پھر اپنے ہاتھ چاد کے اندر کر لیتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے  
جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کپڑے سے ہاتھ باہر کرتے ان کو اٹھا کر تکبیر کرتے  
پھر رکوع کرتے اور صبح اللہ لمن حمد کہتے وقت پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے  
اور جب سجدہ کرتے لیکن سجدہ کرتے وقت دونوں ہتھیلیوں کے درمیان  
سجدہ کرتے تھے (مسلم)

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا  
تھا کہ حالت نماز میں نمازی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے  
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو قیام فرما کر پہلے تکبیر تحریر کرتے  
جب رکوع کرتے تو تکبیر کرتے جب رکوع کرتے اٹھتے تو صبح اللہ لمن حمد کہتے جب  
رکوع سے پورے کھڑے ہوتے پھر تکبیر کرتے اور ربنا اک الحمد کہتے جب چلتے  
تو تکبیر کہتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے  
اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ایسا پوری نماز میں ہر رکعت میں کرتے  
یہاں تک کہ نماز مکمل فرماتے اور دوسری رکعت کے قدم کے بعد  
جب اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت وہ ان نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔

(مسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ سے سنا کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ادا کردہ نماز بارے میں بتاؤں تو انہوں نے کہا جیسے میں نے  
کہا کہ سر کا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا  
کر تکبیر تحریر کرتے پھر تکبیر کرتے پھر قرائت کرتے پھر تکبیر کہتے اور اپنے دونوں  
ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو اپنے ہتھیلیوں کو کندھوں پر رکھتے  
اور رکوع میں کہہ کر سجدہ ہوا رکھتے اور سر کو نہ جھکاتے اور نہ زیادہ بلند  
کرتے پھر سر کو اٹھا کر صبح اللہ لمن حمد کہتے پھر ہاتھوں کو کندھوں تک



سَمِعَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَاوِيَ بِهِمَا مَتْنِيَّيْهِ  
 مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ  
 سَاجِدًا فَيُجِئُ بِإِذْنِهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَقْعُدُ أَصَابِعَهُ  
 بِجَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقْعُدُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى  
 فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ  
 إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ  
 أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَقْعُدُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا  
 ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ  
 ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقْعُدُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ  
 ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى  
 يُخَاوِيَ بِهِمَا مَتْنِيَّيْهِ كَمَا كَبَّرَ مِنْهُ الْأَوَّلَةَ  
 ثُمَّ يَقْعُدُ ذَلِكَ فِي يَقَعْتِهِ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا كَانَتْ  
 السَّجْدَةُ الْآخِرَةَ فِيهَا السَّلَامُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيُسْرَى  
 وَقَعْدٌ مُتَوَكِّفًا عَلَى شِقْوَةِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ قَالَ وَاصْدَقْتُ  
 هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْطَّائِفِيُّ وَرَوَى  
 أَبُو يُونُسَ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ أَبُو يُونُسَ  
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ لَاحِظٍ دَاوُدُ  
 مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ قَوْصَهُ يَدَيْهِ عَلَى  
 رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَائِمٌ عَلَيْهِمَا وَتَرْتِيلاً فَخَفَا هَا  
 عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدًا فَكُنْ أَنْفَهُ وَجْهَتَهُ  
 الْأَرْضَ وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَهُ كَفَّيْهِ  
 حَذْوِ مَتْنِيَّيْهِ وَفَرَجَ بَيْنَ فَخْذَيْهِ خَيْرَ حَاصِلٍ  
 لِيُطْنَةَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ قَوْصِهِ حَتَّى قَدَّمَ ثُمَّ جَلَسَ  
 قَائِمًا رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِعَدْرِ الْيُسْرَى  
 عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَهُ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى  
 وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ  
 بَعْدَ السَّجْدَةِ فِي الْخُرُوجِ لَهُ وَإِذَا قَعْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ  
 قَعْدًا عَلَى بَطْنٍ كَدِيمٍ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُسْرَى  
 وَإِذَا كَانَتْ فِي الرَّابِعَةِ أَقْصَى يَرْجِعُ الْيُسْرَى

بعد اقبال تک اٹھا کر کمر کھینچتے اور سجدہ میں پہلے جاستے اور سجدہ میں ہاتھوں  
 کو بغلوں سے جدا رکھتے اور پیروں کی انگلیاں کھولے پھر سر اٹھا لے پھر بائیں  
 پیر کو کچا کر اس طرح سیدھے بیٹھتے کہ ریشم کی ہڈی کے تمام سہرے اپنی اصل  
 حالت میں آجاستے پھر دوسرا سجدہ کرتے اور کمر کھینچتے ہوئے سر کو اٹھاتے اور سیدھے  
 بیٹھتے یہاں تک کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجاتیں پھر زمین سے اٹھتے اور دوسری  
 رکعت اس طرح ادا فرماتے۔ لیکن جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو دست برد  
 کندھوں تک اٹھا کر کمر کھینچتے جس طرح کہ پہلی رکعت میں کمر تحریر کی تھی اس طرح  
 بقیہ نماز ادا کرتے لیکن جب آخری رکعت کے سجدہ سے اٹھتے یعنی جس کے  
 بعد سلام پھیرا جائے تو بائیں پاؤں نکال کر بائیں جانب جھک کر اس پر  
 بیٹھتے پھر سلام پھیرتے اس طریقہ نماز کو سن کر حاضرین صحابہ نے فرمایا آپ نے  
 درست کیا۔ راہبہ ابو ذر واری لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا  
 مفہوم نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن صاحب  
 ابو داؤد نے ابو حمید سے اس طرح نقل کیا کہ کوع کے وقت اپنی پھیلان  
 کو گھٹنوں پر رکھتے گویا کمان کو پٹے سے جوئے میں اور اپنے ہاتھوں کو پیٹے کی مانند  
 کمان سے جدا کرتے۔ اے بغلوں سے جدا کرتے۔ ان کے پیٹے پھر سجدہ کرتے  
 نمازی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگاتے اور ہاتھوں و بغلوں سے جدا رکھتے  
 اور دونوں ہاتھ کندھوں کے محاذی ہوتے اور پیٹ کو دونوں پر لگاتے بغیر  
 دونوں گھٹنوں کے درمیان فصل رکھتے یہاں تک کہ سجدہ سے فراغت حاصل  
 کرتے تو سیدھے اس طرح بیٹھتے کہ دائیں گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر  
 بائیں ہاتھ ہوتا تھا دائیں ہیر کا اور پری حصہ قبلہ رخ اور دایاں ہیر کچھا ہوا ہوتا  
 تھا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے رہتے تھے ایک اور روایت  
 کے مطابق جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے تو یہ قسمت بائیں پر رکھے  
 تلوت پر ہوتی اور دایاں ہیر کھڑا ہوتا اور جب پونجی رکعت میں ہوتے تو دایاں  
 سرین زمین پر لگاتے اور دونوں قدم ایک جانب نکالتے۔



إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدْ صَبَّرَ مِنْ تَأْخِيَةٍ دَاجِدَةٍ -  
 ۴۲۶ وَعَنْ ذَاتِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ النَّخَعِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّ قَامَلَى الصَّلَاةِ رَكَعَيْنِ يَرِحْنِي  
 كَأَنِّي لَا يَحْيَا لِي مُتَكَبِّرٌ وَحَاضِي لِي بِهَا مَيِّدٌ أَذُنِي  
 تُكَبِّرُ رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ يَرْفَعُ بِهَا مَيِّدٌ  
 إِلَى شَحْمَةِ أُذُنِي -

۴۲۷ وَعَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمِّنُنَا كَمَا خَدَّ شِمَالَهُ  
 يَحْيِيهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۸ ۱۵ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ صَلَّى  
 فِي التَّسْجُدِ ثُمَّ جَاءَ فَلَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَدَّ صَلَواتَكَ فَأَنَّكَ  
 لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ  
 إِذَا تَوَجَّهْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَيْفَ تَرَى أَقْدَامُ الْقَدَمَانِ  
 وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ قَرَأْتُ فَجَعَلَ رَاحَتِيكَ  
 عَلَى رُكْبَتِيكَ وَتَمَّيَّنَ رُكُوعَكَ وَأَمَدَّ ظَهْرَكَ فَذَا  
 رَفَعْتَ فَأَيْدِيَّ مُسَبِّحَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرُوحَ  
 الْوُجْهَاتُ لِي مَقَامُهَا قَرَأْتُ اسْبَدَتْ فَتَمَّيَّنَ لِلتَّسْجُدِ  
 قَرَأْتُ رَفَعْتُ فَتَمَّيَّنَ عَلَى قَوْحِكَ الْيَسْرَى ثُمَّ أَصْبَحْتَ  
 ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ وَسُجُودَةٍ حَتَّى تَطْمِئِنَّ هَذَانِ الْفُطْرُ  
 الْمَصَارِيحُ رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَعْبِيرُ قَبِيصَةَ وَ  
 رَدَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ كَيْفَ يَرَى لِتَقْوِيَةٍ  
 قَالَ إِذَا خُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ  
 ثُمَّ كَسِّرْهُدْ فَأَيْدِيَّ قَرَأْتُ كَانَ مَعَكَ خُرَاقٌ فَأَقْرَأْ وَلَا  
 فَكْشِيهِ اللَّهُ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ -

۴۲۹ ۱۶ وَعَنْ النَّضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَتْنِي مَتْنِي فَتَقَدَّرُ  
 فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَتُخَشَعُ وَتُضَرَعُ وَتُسَكَّنُ ثُمَّ لَقِيَهُ  
 يَبْنِيكَ يَقُولُ تَرَوْعْمَا إِلَى رَيْتِكَ مُسْتَقْبِلًا لِي بِكُلِّ رُوحَةٍ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جیسا کہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے وقت دیکھا ہے جب آپ نماز  
 کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھا دیتا تھا کہ وہ دونوں کندھوں  
 کے مقابل ہوتے اور ہاتھ کے انگوٹھے کانوں سے ٹک جاتے پھر ٹکڑے ٹکڑے ہوتے اور  
 ایک روایت کے مطابق اپنے انگوٹھے کو کان کی بوت لگاتے تھے۔

حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ  
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کی امامت فرماتے تو بائیں  
 ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے  
 مسجد نبوی میں حاضر ہو کر پہلے نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کرو تمہاری نماز  
 نہیں ہوئی تو ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیں میں کس طرح  
 نماز ادا کروں تو رسول اللہ نے فرمایا جب تم قبلہ کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو  
 تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھو اس کے بعد قرآن سے جو اللہ کی مشیت ہو وہ پڑھو  
 جب رکوع میں جاؤ تو اپنے گھٹنوں کو پھیلو اور انگلیوں سے پکڑ لو رکوع میں  
 غصہ کرنا بھی نہ کرو اور جب رکوع مکمل کرو تو پہلے اپنا سر اٹھاؤ اور اس  
 طرح سیدھے کھڑے ہو کر رکوع کی ہڈیاں اپنی پگڑی یا بائیں ہاتھ کی طرح اطمینان  
 سے سجود کرو اور جب سجود سے اٹھو تو اپنے بائیں گھٹنے کے بل بیٹھو اور اسی طرح  
 ہر رکعت اور اس کے سجود میں کرو یہاں تک کہ نماز اطمینان سے پوری ہو جائے  
 و معراج لیکن ابو داؤد نے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جبکہ ترمذی  
 نسائی نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا اور امام ترمذی نے اس اضافہ کے ساتھ  
 نقل کیا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اللہ کے حکم کے مطابق ... و منکر اور بعد  
 میں کھڑے ہو پھر اچھی طرح نماز ادا کر اگر قرآن کریم یاد ہو تو اس میں سے  
 تلاوت کرو رد الحمد للہ - اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھنے پھر رکعت کر۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو رکعتیں ہے اور ہر دو رکعت کے بعد اللہ  
 ہے جس میں شوق و حضور اور مسکن کا اظہار ہے پھر اس کے بعد اپنے  
 ہاتھ رومہ کے لیے اٹھائے راوی کہتے ہیں پھر فرمایا یا افضول کو پروردگار کی



وَجَهَكَ وَتَعَوَّلَ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ تَعَدَّ فَقَدْ ذَلَّكَ  
فَهُوَ كَذَّابٌ وَكَذَّابٌ قَرِيبٌ يَدْرِي قَهْرُ خَدَّائِهِ  
(رواہ البخاری)

جانب بلند کرد اور تیری تعظیم کا رخ تیرے سپرہ کی جانب جو پھر اس طرح کرالے  
تیرے رب اور جس نے ایسا نہ کیا تو وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت کے  
الفاظ میں دو نماز ناقص ہے۔ (ترمذی)

## تیسری فصل

۴۵۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَارِثِ بْنِ الْمُحَلِّ قَالِ  
صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ذَهَبَ بِالنَّكْبَةِ بِحِزْنِ رَقْعٍ  
رَأْسَهُ مِنَ الشُّجُودِ وَجِئْتُ سَجْدًا وَجِئْتُ رَقْعَ مِرْتٍ  
الْوَلَعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (رواہ البخاری)

حضرت سعید بن عارث بن محلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے سجدہ سے  
اٹھتے وقت بلند آواز کے ساتھ نکبہ کی اس طرح سجدہ کرتے وقت اور دو  
کہنوں سے اٹھتے وقت نکبہ کی اور یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۴۵۱ وَعَنْ عُمَرَ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكَ  
فَكَبَّرْتُ ثَلَاثِينَ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَكَلَّمْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ  
رَأَيْتُ أَحْمَقَ فَقَالَ نَكَلْتُكَ أَمَّا سَنَةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ البخاری)

حضرت عمر مولى ابی سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مکہ کے ایک بزرگ  
شخص کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے دوران نماز ابیس مگر نکبہ کی تو  
میں نے بعد میں جناب ابن عباس سے کہا کہ یہ شخص یہ قوف ہے تو انہوں نے  
فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے (بخاری)  
حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں جھکے اور اٹھتے تو نکبہ پڑھتے اور آپ کا یہ معمول  
اس وقت تک رہا یہاں تک آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔

۴۵۲ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي الصَّلَاةِ كُنَّا  
خَفِضَ وَرَقْعَ فَكَمْ يَزَالُ يُولَى ذَلِكَ صَلَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ (رواہ مالک)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ  
عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سلام کی طرح نماز پڑھاؤں جب  
آپ نے نماز پڑھائی تو دوران نماز سوائے نکبہ تحریمہ کے ہاتھ نہ اٹھائے۔ (ترمذی)  
اور اور نسائی لیکن جامع الہود افزہ نے فرمایا کہ اس معنی میں یہ حدیث درست  
نہیں ہے۔

۴۵۳ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا  
أَصْبَحْتُ بِكُمُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
وَلَوْ يَرْقِعُ بَيْنَ يَدَيَّ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرِ الْإِفْتِتَاحِ رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْرُورٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
يُصَوِّحُ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور  
دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر نکبہ تحریمہ کہتے تھے۔

۴۵۴ وَعَنْ أَبِي حَمِيٍّ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ  
الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فکر کی امامت فرمائی صفوں کے آخر میں ایک شخص نے غلط طریقہ

۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي مَرْحَلَةِ الشُّعُوفِ رَجُلٌ



قَالَ سَأَلَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَأَلَهُ تَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَلَّكَ أَلا تَتَقَى اللَّهَ الْكَافِرُ كَيْفَ تَتَقَى اللَّهَ تَزِدُّونَ أَنْتَ يَخْفَى عَلَى نَبِيِّ وَمَا تَصْنَعُونَ وَاللَّهُ إِنْ لَمْ يَرْحَمْ مِنْ خَلْقِي كَمَا أَدَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ -  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

یہ نماز ادا کی سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ نے اس سے مطالبہ کیا کہ فرمایا اس شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں تم نہیں دیکھتے کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو تم مجھے یہ کہ تم کو کچھ کہتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے۔ خدا کی قسم میں نے کچھ بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح کسانے دیکھا ہوں۔  
(احمد)

## بَابُ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

### تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے

### پہلی فصل

۷۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ أَوْ كَأَنَّه قَالَتْ يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَعْمَلُ قَالَ أَكُونُ اللَّهُمَّ بَيْنَ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ لَقِيتُنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَلْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْشِ خَطَايَايَ يَا لَمَّا وَدَّ الشَّيْخَ وَالْبَرَّ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریر اور قرات کے درمیان خاموش رہتے ہیں آپ سے معلوم کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ تکبیر تحریر اور قرات کے درمیان کیا پڑھتے ہیں۔ سر کاسے فرمایا میں یہ کہتا ہوں خداوند امیر سے اور گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری پیدا کر جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دور کی ہے۔ خداوند مجھے گناہوں سے اسی طرح پاک رکھنا جس طرح سفید کپڑے صاف کیا جاتا ہے خداوند امیر سے گناہوں کو پانی ابرو اور اوروں سے دھو دے (محقق علیہ)۔

۷۵۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا أَذِنَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ دَجَمْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ حَتَّى مَا أَكُنُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَكُسُوفِي وَمَعْيَايَ وَمَعَاقِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُبَيِّرُ وَأُنَاقِصُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ فَلَمَعْتُ نُفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْنِي ذُنُوبِي سَيِّئَاتِي لَا يَخْفَى عَلَيْكَ الْإِلَهَ الْأَعْلَى الْأَكْبَرُ أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي لَا يَقْبَلُهَا إِلَّا أَنْتَ سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ تَبَيَّنَ وَسَعْدَايَكَ وَالْحَسْبُ مَوْلَايَ فِي يَدَيْكَ وَالشُّرُكُ لَيْسَ إِلَهِكَ أَنْ يَكُفَّكَ دَلِيلُكَ تَبَارَكْتَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دوسری روایت کے مطابق جب نماز شروع کرتے تو تحریر کرتے اور اس کے بعد فرماتے ہیں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا میں ملت منیف پر ہوں شرکوں میں سے نہیں میری نماز ارکان عبادت میری حیات موت سب اللہ کے لیے ہیں بر سار سے جہانوں کا لب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اللہ مجھے ہی حکم دیا گیا ہے اور میں بس اسے جہاں سمان ہوں خداوند ارباب و رعایا تیرے سوا اور کوئی دوسرا نہیں تو میرا پروردگار ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں مجھے مومن اخلاق کی ہدایت فرما اور تیرے سوا اور کوئی اچھا نیوں کی جانب متوجہ کرنے والا نہیں۔ میرے اخلاق سے جہیں میرے دے اور ایسا کرنے والا تیرے



وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَلَمَّا أَذِنَهُ قَالَ اللَّهُ لَكَ  
لَكَ رَكْعَتٌ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ اسْكُمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي  
وَبَصَرِي وَذِمَّتِي وَعَظْمِي وَصَوْتِي فَإِذَا رَفَعَهُ رَأْسَهُ قَالَ  
اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَمِلَّةَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَا  
بَيْنَهُمَا وَمِثْلَ مَا ضَعُفْتُ مِنْ شَيْءٍ قَبْلُ فَلَمَّا اسْجَدَ قَالَ  
اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَاتٌ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ اسْكُمْتُ سَجْدًا  
وَصَوْتِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوْرَهُ وَصَوْتِي مَعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ  
اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مِنْ الشَّيْءِ مَا يَقُولُ بَيْنَ  
الشَّهَدَةِ وَالسَّلَامَةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ  
وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ  
بِهِ مِنْ شَيْءٍ أَنْتَ الْمَقْدِيرُ وَأَنْتَ الْمُؤَيَّدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
رَدَّاهُ مُسْلِمًا فِي رِوَايَةِ لَيْسَ فِيهِ وَالشَّكُّ لَيْسَ إِلَيْكَ  
وَالنَّهْيُ مِنْ عِبَادَتِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَسْجِدَ مِنْكَ  
وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكَتْ -

۵۸۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا حَامًا قَدْ خَلَّ الصَّبَّ وَقَدْ  
حَقَّزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا أَكْبَرُ  
طَلَبًا مُبَارَكًا هَيْه فَتَمَّ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَواتُهُ قَالَ أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَارْمُوا  
الْقُدْرَةَ فَقَالَ أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَارْمُوا الْقُدْرَةَ  
فَقَالَ أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنْ لَمْ يَقُلْ بَيِّنًا فَقَالَ  
رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَقَّقْتُ فِي النَّفْسِ فَعَلَمْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ خَشَرَ مَلَكَ يَتَبَرَّكُ رُؤُوسُهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

### دوسری فصل

۵۸۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ  
بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ  
رَدَّاهُ الْقُرْآنُ فِي دَابِرِ دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي

سوا کوئی نہیں میں تیری خدمت میں تیرے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں تمام  
بھلائیوں میں تیرے دست قدرت میں ہیں۔ برائی کا تصور بھی تیرے لیے نہیں میں  
تیرا ہوں اور تیرے لیے ہوں تو برکت عطا کرنے والا اور بلند درجے میں تو بہ کرتا  
ہوں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جب کہ دعا میں جاتے تو یہ کہتے خداوند  
میں سے تجھے لیے رکوع کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میری تمام  
بصارت۔ گوہر۔ ہڈی اور پتھروں نے خضوع و خضوع کیا۔ جب کہ دعا سے  
سراٹھائے تو کہتے خداوند تیرے لیے حمد و ثناء ہے آسمانوں اور زمین کے  
برابر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور ان میں جو کچھ تو چاہے اور جب کہ دعا  
کرتے تو کہتے خداوند میں تیرے لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام  
قبول کیا میں نے پھر وہ کہہ دیا اس ذات کے لیے جس نے اس کو بنایا اور صورت  
دی کان اور آنکھیں میرے پر سجائیں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت ہے اور بہترین مخلوق  
فرمانے والا ہے پھر تشہد اور سلام کے درمیان کہتے خداوند امیری و ہمت سے  
اٹھ کر پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما جو پوشیدہ طور ہوں یا ظاہر یا جو زیادتی ہوں  
ہر اور ان سب باتوں سے درگزر فرما میں کو تو زیادہ جانتا ہے تو ہی اول بادشاہ  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نماز کے لیے  
آئے اور جب صحن میں شامل ہوئے تو ان کا سانس چڑھا ہوا تھا انہوں نے اللہ اکبر  
کہہ کر تمام تعظیمیں کی گئیں پھر کسی حمد و ثناء نہایت پاکیزہ اور برکت والی یہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا کون صاحب نماز ہیں  
نے بکلمات کہے ہیں حاضرین خاموش رہے تو سرکار نے دوبارہ استفسار فرمایا کون  
اب بھی سب خاموش رہے تو تیسری بار سرکار نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا  
اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کی تب ان صحابی نے عرض کیا میں جب جماعت  
میں حاضر ہوا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا میں نے بکلمات کہے ہیں اس موقع پر سرکار نے  
فرمایا اس وقت میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے آئے اور ان کلمات کو لے رہے ہیں ایک  
دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو یہ کہتے خداوند تیری ذات پاک ہے  
تو ان میں حمد ہے تیرا نام بابرکت اور تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی نہیں  
نہیں (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے اس روایت کو ابو جریج







٤٣- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَقَرَّعًا قَالَ اللَّهُ  
أَكْبَرُ وَجَعَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
خَوِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِنْ  
حَدِيثِ حُجَّابٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ  
قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَ  
بِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا کر سنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریر کے بعد کہتے میں سے اپنے چہرہ کو اللہ کی جانب متوجہ کیا جس سے زمین و آسمان کی تخلیق معمرائی میں توحید کا اقرار کرتا ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور یہ حدیث حضرت جابر کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں کی بجائے میں مسلمانوں میں سے ہوں مروی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے یہ کہتے خداوند! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سبحان ہے اور تیری تعریف کے لائق

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

پہلی فصل

445 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ  
الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ  
بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَصَابُوا.

٤٧٧ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً ثُمَّ يَقْرَأَ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ  
 فِيهِ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةِ عَشَرَ نَسْأَةً قَبِيلٍ لِأَنِّي مُرَرَّةً إِنْ تَكُونُ  
 قِرَاءَةُ الْإِمَامِ قَالَ أَقْرَأُهَا فِي فَرْكَ كَرَأِي تَجْعَلُ رِسْوَنَ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ  
 الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَبَيْنِي وَمَا  
 سَأَلَ قَرَدًا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ  
 اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي عَبْدِي قَرَدًا قَالَ الرَّحْمَنُ  
 الرَّحِيمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَتَنِي عَلَى عَبْدِي وَ  
 إِذَا قَالَ مَا لَكَ يَدْعُو الدِّينَ قَالَ مَجْدِي عَبْدِي  
 قَرَدًا قَالَ إِيَّاكَ تَعْبُدُ قَرَأَاكَ مُسْتَوِينُ قَالَ هَذَا  
 بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَبَيْنَ عَبْدِي مَا سَأَلَ قَرَدًا قَالَ  
 لَقَدْ تَابَ الْعَبْدُ الْمُسْتَغْفِرُ حَرَاكَ الدِّينِ أَلْحَمْتُ  
 عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ

حضرت عبادہ بن حمات رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی غائز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔ متفق علیہ لیکن مسلم کی روایت کے مطابق جو سورہ فاتحہ اذکر اس کے بعد قرآن مجید سے نہیں پڑھتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تلاوس سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی غائز ناکھل ہے۔

یہ کلمات تین مرتبہ فرما کر کہا کہ پوری نہیں ہوتی۔ جب حضرت ابو ہریرہ سے کہا گیا کہ ہم امام کی اقتداء میں کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسے وقت دل میں آہستہ پڑھ کر کوئی ٹکس نے رسول شہید اللہ علیہ وسلم سے مناسب خداوند کریم کا لاشا ہے میں نے غائز اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی ہے اور بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرتا ہے جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب نادری الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ بندے نے میری ثنا کی اور جب ملک یوم الدین کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے میری عظمت بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے جو بھی وہ طلب کرے اور جب ابدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعم علیہم فی المقصوب علیہم و العنالیین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے جو بھی وہ طلب کرے۔ (مسلم)



(مشفق علیہ)

۴۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْضُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَحُزْنَ قِيَامِهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدَّ حَرَّ آدَمَ النَّارِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ دَفْقِي رَدَائِي فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَّرْتُ لِيَيْنِ آيَةٍ وَحُزْنَ قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَّرَ الْيَقِينُ مِنْ ذَلِكَ وَحُزْنَ كَرَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ دَفْقِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى الْيَقِينِ مِنْ ذَلِكَ -

(رداءہ مسکوٰۃ)

۴۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا بَغِيَ دَفْقِي رَدَائِي كَسِيرِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى دَفْقِي الْعَصْرِ فَحَزْنُ ذَلِكَ دَفْقِي الضُّبْحِ أَكُولُ مِنْ ذَلِكَ - (رداءہ مسکوٰۃ)

۴۳۔ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ (مشفق علیہ)

۴۴۔ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْقًا - (مشفق علیہ)

۴۵۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ قَالٍ كَانَ مَعَادُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ قَوْمَهُ فَصَلِّيَ لَيْلَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ آتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَفَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ كَانَحْوَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى حُدَّةً وَانصَوَفَ فَقَالُوا لَئِنْ آتَاكَ فَتَتْ يَا فَلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا تَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا حَیْرَ لَكَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ تَوَاضَعٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ كَرَانَ مَعَادُ أَصْلَى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ آتَى قَوْمَهُ فَاحْتَمَعُ

(مشفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی طوالت سے مقدور قرات کا اندازہ نہ کر سکتے تھے اس طرح آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ الم نشرہ کی اسجدہ کے برابر رکعات کرتے اور ایک روایت کے مطابق تیس آیتیں تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں کے بارے میں اندازہ یہ ہے کہ مذکورہ مقدار نصف پڑھتے تھے اور نماز عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنا پڑھتے جتنا ظہر کی آخری رکعت میں پڑھتے تھے اور عصر کی آخری دو رکعت میں پہلی دو رکعتوں کی مقدار کا نصف پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں باللیل اذا بغی تلاوت فرماتے اور ایک روایت کے مطابق سورہ اسم ربک الا علی اور نماز عصر میں بھی اتنی ہی تلاوت فرماتے البتہ نماز ظہر میں اس سے زیادہ طویل قرات فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مشفق علیہ)

جناب ام الفضل بنت حارث روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں والمرسلات عرفا کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مشفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آئے تو یہی قوم کی امامت کرتے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھ کر آئے اور جب امامت کے لیے کھڑے ہوئے سورہ البقرہ شروع کر دی دوران نماز ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہوا اور نماز پڑھ لی اور مسجد سے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے ان صاحب نے کہا نہیں بلکہ خدا کی قسم میں اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کروں گا اور اگر سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان لوگوں والے ہیں تو ہم ان محنت کرتے ہیں اور معاذ نے نماز عشاء آپ کے ساتھ پڑھی اور جب یہی قوم



هَذَا الصَّبِيُّ وَلَعَلِّي مَسْأَلٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۷۷ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانَا يَقْنَعَانِ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۷۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ قَامُوا قَوْلَهُ قَوْلًا أَقْبَلُ  
تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَسْكُوفَةِ غَيْرُكَ مَا تَعْدُ مَرَّةً ذَنْبُهُ  
مُسْتَعْتَبٌ عَلَيْكَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ عَمْرُ  
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَكَانَتْ  
مَنْ ذَاكَ قَوْلُهُ قَوْلُ الْمَسْكُوفَةِ غَيْرُكَ مَا تَعْدُ مَرَّةً  
ذَنْبُهُ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِيهِ سَلَامٌ نَحْوَهُ فِي الْأَخْرَافِ  
لِلْبُخَارِيِّ قَالَ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ قَامُوا قَوْلَهُ قَوْلًا  
تَقْبَلُ مَنْ ذَاكَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَسْكُوفَةِ غَيْرُكَ  
مَا تَعْدُ مَرَّةً ذَنْبُهُ -

۶۷۹ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ قَامُوا صُغْرُكُمْ  
ثُمَّ لَبَّيْكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كُنْتُمْ فَكْرًا وَلَا إِذَا قَالَ عَمْرُ  
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُخْبِتُكُمْ  
اللَّهُ فَإِذَا كُنْتُمْ فَكْرًا فَكَيْفَ قَامُوا قَوْلَهُ قَوْلًا  
تَقْبَلُكُمْ وَرَبُّكُمْ مَبْدُوكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَبْلُكَ بِبَيْتِكَ قَالَ وَلَا إِذَا قَالَ بِحَمْدِ اللَّهِ بِسْمِ  
حَمْدِهِ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بِحَمْدِ اللَّهِ لَكُمْ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَمَادَةٌ  
وَلَا إِذَا كُنْتُمْ فَكْرًا -

۶۸۰ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِي فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِأَمْرِ الْكُتَيْبِ  
سُكُتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخْرَتَيْنِ بِأَمْرِ هَمَّابٍ ذَلِيلَتُنَا الْأَيَّةُ  
أَحْيَا نَا وَبَطُولُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي  
الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْغَيْرِ وَهَكَذَا فِي السُّبُورِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر و عمرؓ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرمنا کی آمین کے ساتھ ہوگا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (محقق علیہ السلام) ایک روایت کے مطابق جب امام غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملنا ہوگی آمین کے ساتھ ہوگی تو اس کے ماضی کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یہی الفاظ بخاری و مسلم کے ہیں لیکن امام بخاری ایک روایت میں فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت تک بھی آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین ملنا ہوگی آمین کے ساتھ ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرتے جب وہ تکبیر تحریر کہے تو تم بھی کہو اور جب امام غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا اور جب امام تکبیر کہے اور کوہ کہے تو تم بھی تکبیر کہو رکوع کرو اور بیشک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے ہی رکوع سے اٹھتا ہے اس موقع پر سوا کرے فرمایا لیکن یا اس کے بدلے ہے اس کے بعد فرمایا جب امام صبح اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کو اسے ہمارے رب تو ہی لائق تعریف ہے تو اللہ تعالیٰ تمہارا حمد کو مستجاب کرے لیکن انہوں نے ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ اور قتادہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی آواز کو بلند فرماتے پہلی رکعت میں قرأت طویل کرتے اور دوسری میں طویل قرأت نہ کرتے اور اس طرح عصر میں کرتے اور ایسا ہی نماز فجر میں کرتے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى مُعَاذٍ وَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَكُنَّ أَنْتَ الْفَرَّادُ وَالْقَلْبُ  
مُحْضَاهَا وَالصُّبْحُ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْضَى وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ  
الْأَعْلَى - (متفق عليه)

۴۴۴ وَعَنْ حَايْرِ بْنِ هَمْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرَأُ فِي الْعِيدِ مِنَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
نَحْوَهَا وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَغْيِظٍ.

۴۴۱ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حُدَيْشٍ أَنَّ نَجِيعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعَجِيدِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَمَسَ

٤٤٩ وَكَانَ عِيَا شُوْبِيْنَ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ نِيْمَةً فَاسْتَقْبَحُوا  
سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَهُمْ مَوْتٌ وَهُمْ لَمْ يَكُونُوا  
يَعْلَمُونَ أَخَذَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِطْلَقَهُمْ  
(قوله مؤمنين)

٤٨٠  
١٤  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي النَّجْدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْقُرْآنِ يَنْزِلُ  
فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ  
(مُنْفَعٌ عَلَيْهِ)

481 وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ  
مُرَدَّانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَجَعَلَ يَرَى إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى  
لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي التَّحْقِيقِ  
الْأُولَى فِي الْأُخْرَى إِذَا جَاءَكَ السَّائِفُونَ فَقَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں آئے تو سورہ بقرہ پڑھ کر دی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب  
معاذ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو۔ تم  
فالشمس ومنجما۔ والعنق۔ واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربک الاعلیٰ کی  
تلاوت کیا کر رہے تھے

حضرت برادر منی اللہ عنہ راویت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں والیتین والزیحون پڑھتے سنا ہے اور میں نے انہیں سنا کہ کوئی آپ سے بہتر پڑھنے والا ہند متفق علیہ

حضرت مبارک بن سمرقند رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قیام والقرآن افہمید اور اس کی مثل مسودتوں کی تلاوت فرماتے تھے اور آپ کی نماز زیادہ طویل نہ ہوتی تھی۔

حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غارِ فیجر میں واللہ اذنا الصغیر کی تلاوت کرتے دیکھا۔

حضرت عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ غفرلہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مکہ میں نماز فجر کی امامت فرمائی آپ سورہ مومنون کی تلاوت شروع کی جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا تذکرہ آیا تو آپ پر رقت جاری ہوئی اور آپ نے اسی وقت دعا کر لیا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں اَلَمْ تَنزِلْ کی تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں اِنِّیْ اَمْلِیْ الْاِنْسَانَ پڑھتے۔

جناب سعید الشہین ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ سبب مر و ان  
اب الدہریرہ کو مدینہ کا حکم مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا جناب ابو ہریرہ نے  
کے روز نماز فجر پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورہ جمد اور دوسری رکعت  
سورہ منافقون پڑھی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
کے دن انہیں سورہ قول کو پڑھنے سے منع کیا۔

(مسلم)



۴۸۲- وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبْعِ اسْمَرَاتٍ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الثَّعْمَانِ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَ الصُّبْحُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ قَامَ قَدْ آمَنَ فِي الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَتَى قُرَيْشُ النَّبِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا بَقِ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ وَاقْرَأَتْ السَّاعَةُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قُلِّ قُلِّ هَرَاهُ أَحَدٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ قُلُّوا آمَنَّا يَا اللَّهُ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا وَالنَّبِيِّ فِي الْإِبْرَاهِيمَ قُلِّ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ نَحْنُ الْوَالِدُ إِلَى حِلْمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ صبح کی نماز میں سب اسم ربک الا علی اور اہل بیت کے ساتھ پڑھتے تھے اور اگر جمعہ و عید ایک ہی دن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید الفطر کی نمازوں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ بقرہ و آل عمران اور سورہ القدرت الباقی پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ کافرون اور سورہ انفاس کی تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں قُلُّوا آمَنَّا یا اللہ وما انزل الینا اور سورہ آل عمران کی آیت قل یا اہل الکتاب قلوا انی کلمۃ سواہ بیننا و بینکم تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

## دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتے تھے امام ترمذی نے حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے، حضرت داؤد بن جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم و العاصین کی تلاوت کی اور بلند آواز کے ساتھ آمین کہی (ترمذی - ابو داؤد - دارمی - ابن ماجہ)۔

حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک شخص کے پاس

۴۸۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَبَّ إِلَيْكَ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِذَلِكَ -

۴۸۷- وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَابَ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ الصَّائِلِينَ فَقَالَ آمِينَ مَدَّ يَهَا صَوْتَهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالْإِسْنَادُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۸۸- وَعَنْ أَبِي نَجْرٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَسُولٍ قَدْ



أَنَّهُ فِي الْمَشْكَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجِبَ  
إِنْ خَلَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْقَوْمُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَتَّبِعُهُ قَالَ  
يَا مَعْشَرَ

۴۸۹  
۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ يَسُوقُ الْأَعْرَابَ قَرَنَهَا فِي  
الزُّكُوعَيْنِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۴۹۰  
۲۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَكُونُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِلًا فِي الشَّعْرِ فَقَالَ لِي يَا  
عُقْبَةُ إِلَّا أَعْلَمْتُكَ خَيْرَ سَوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلِمْتَنِي قُلْ أَعُوذُ  
بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَفِ بِمُورِثٍ  
يَوْمًا جَدًّا فَلَمَّا نَزَلَ يَصَلُّوهُ الْمَغْرِبَ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ  
الْمَغْرِبِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا كَرَّمَ النَّفْسَ قَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ  
ذَاكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّنَائِي)

۴۹۱  
۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَلِمَةً أَلْجَعُزُ قُلْ  
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي تَرْجُمَةِ الشَّعْرِ  
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْوِ كَرْلِيَّةَ  
الْجُمُعَةِ -

۴۹۲  
۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَلْحَقَنِي  
مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي  
الزُّكُوعَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الزُّكُوعَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ  
يَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ  
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْوِ كَرْلِيَّةَ  
بَعْدَ الْمَغْرِبِ -

۴۹۳  
۲۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
مَا صَلَّيْتُ دَرَاهُ أَحَدٍ أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ  
يُطِيلُ الزُّكُوعَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَبَيِّنَةً الْخَوَافِ  
وَيُخَفِّفُ الْعَصَا وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِوَصَارِ الْمَغْرِبِ

اُسے جو سوال و جواب میں بہت جھٹ کرتے تھے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے گفتگو ختم کرتے وقت یہ کہہ دیا تو ہنسے گا واجب کر لیا اس شاعر کو سن کر، ایک صحابی نے معلوم کیا کس چیز کے ساتھ ختم کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی اور اس کو دو رکعتوں میں پڑھا۔ (نسائی)

حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے ساتھ کھڑے ہو کر رہا تھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنے والی دو اچھی سورتوں کی تعلیم دووں اس کے بعد آپ مجھے سورہ فلق اور ناس کی تعلیم دی لیکن آپ میرے چہرے پر شکستہ نظر دیکھی اس کے بعد آپ نماز فجر کے لیے سواری سے اترے اور میں نے دوسرے کے ساتھ آپ کی امامت میں نماز پڑھوائی آپ نے نماز میں یہ دونوں قرائتیں پڑھیں نماز فارغ ہو کر آپ میری طرف منوجہ ہو کر فرمایا کہ عقیب تو نے کیا پڑھا حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمول یہ تھا کہ آپ جمعہ کی صبح کو مغرب کی نماز میں سورہ کافرون اور سورہ اعراف کی تلاوت فرماتے تھے و شریعت الہیہ لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث جناب ابن عمر سے بھی مروی ہے لیکن اس میں شب جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اعراف پڑھتے سنا ہے۔ (ترمذی) ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں مغرب کے بعد کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کے ملاوہ کسی شخص کی امامت میں نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو جناب سلیمان کہتے ہیں میں نے بھی ان کی امامت میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتے اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کر دیتے



وَيَقْرَأُ فِي الْمَسَاءِ وَبِالنَّهَارِ الْمَفْصَلِ دَقِيقًا فِي الصُّبْحِ  
يُطَوِّلُ الْمَفْصَلِ رَدَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَدَى ابْنُ مَاجَةَ  
إِلَى دَقِيقَتِ الْعَصْرِ.

۴۹۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَخَلَفْتُ  
عَلَيْهِ الْفَرَاقَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ لَكُمْ تَقَرُّمُونَ خَلَفَ  
إِمَامُكُمْ فَلَمَّا نَعَى رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقْعَلُوا إِلَّا بِحَاجَةِ  
الْكِتَابِ فَإِنَّ لِكُلِّ صَلَاةٍ يَمْنَنَ لَكُمْ يَقْرَأُ بِهَا رَدَاهُ الْبُزْجَانُ  
وَالزُّمَيْدِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ فِي رَدَائِهِ لَا يَدْفَعُ  
وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي بِمَا رَغِبِي الْقُرْآنَ فَلَا تَقْرَأُوا بِشَيْءٍ  
مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا بَجَّهْتُمُ إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ.

۴۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْفَرَاقَةِ فَقَالَ هَلْ  
قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَقُولُ رَجُلٌ نَعَى رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ إِيَّيْ أَقُولُ مَا لِي أَنْ زِعَ الْقُرْآنَ كَانَ كَأَنَّهُ يَنْتَهِي النَّاسُ  
عَنِ الْفَرَاقَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا  
جَهْرٌ فِيهَا الْفَرَاقَةُ مِنَ الصَّلَاةِ جِئْتُمْ تَمَعُّوْا ذَلِكَ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَاهُ مَالِكٌ وَ  
أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَدَى ابْنُ  
مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۴۹۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْبَيْهَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَّ يَتَجَبَّرُ رُبَّمَا  
فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَجَبَّرُ بِهِ وَلَا يَجْهَرْ بِعَفْثِهِ عَلَى يَتِيمٍ  
يَا الْقُدَّانِ (رَدَاهُ أَحْمَدُ)

۴۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُتَوَقَّعَ قَدْ أَكْبَرَ فَكَبَّرَ  
فَلَمَّا أَقْبَرَا فَانْصَرَفَ رَدَاهُ الْبُزْجَانُ وَرَدَى ابْنُ مَاجَةَ.

۴۹۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَرْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِيَّيْ لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ

عصر نماز طویل نہ ہوتی۔ نماز مغرب میں قصار مفصل سے پڑھتے نماز مشائی  
اور اساط مفصل سے قرات فرماتے نماز فجر میں طوال مفصل کی قرات فرماتے  
رسالی لیکن ابن ماجہ نے تحفیف عصر تک روایت کیا ہے۔

حضرت عمارہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز فجر ادا کی جب آپ نے  
قرأت شروع کی تو یہ قرات آپ پر شور مچا رہی تھی۔ نماز سے فاسخ ہو  
کر آپ نے نمازیوں سے فرمایا شاید تم لوگ جماعت کے ساتھ نماز  
ادا کرتے ہوئے بھی تلاوت کرتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا بیشک  
یا رسول اللہ تب آپ نے فرمایا کہ مقتدی سوائے سورہ فاتحہ اور کچھ نہ  
پڑھیں کیونکہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس  
حدیث کے معنی کو نقل کیا صاحب ابوداؤد نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ اگر کار  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نماز سے فاسخ ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے  
میرے ساتھ قرات کی ہے ایک نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام میں نے  
کیا ہے تب سر کاٹنے فرمایا مجھے بھی خیال ہو رہا تھا کہ آواز قرات کیوں ٹکرا  
رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
ساتھ قرات سے تنگ گئے جس نماز میں کہ جس سے قرات ہو سکا افسوس  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہوشادہ سن لیا۔

(احمد ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر اور یحییٰ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرنا ہے۔ لہذا اس  
کو چاہیے کہ وہ یہ خیال رکھے کہ وہ کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ پس تم میں سے  
کوئی شخص نماز میں تلاوت کے دوران آواز بلند نہ کرے (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا نمازیں امام کو اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے  
لہذا جب وہ کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔  
حضرت عبد اللہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نماز میں خاموش رہتا ہوں،



یہ اسطفا است نہیں کہیں تلاوت قرآن کر سکوں لہذا آپ مجھ اتنی تعلیم دے دیں جو میرے لیے کافی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم سب ان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فرمادے کہ وہ صاحبِ عمر بن کیا یا رسول اللہ یہ تو اللہ کے لیے سب میرے لیے کیا ہے سرکار نے فرمایا اللہم ارحم منی ووافی وابدنی وارزقنی بھی پڑھ لیا کرو اس وقت ان صحابی نے ہاتھوں کو اشارہ کرتے ہوئے بند کیا اس وقت سرکار نے فرمایا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں نیکیاں بھری ہیں (ابوداؤد لیکن صاحب کتاب نے الایا اللہ تک روایت کی ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بسمِ اسم ربک الا علی کی تلاوت فرماتے تو سب ان ربی الا علی بھی پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سورہ والہین کی تلاوت کرے تو ایسے اللہ پاکم اور کمین تک پہنچے اور اس کے بعد کہے ہاں اور میں اس سلسلہ میں گواہوں میں سے ہوں اور جو لا قسم یوم القیمہ کی تلاوت کرے تو ایسے ذلک ہوا علی ان یحیی الموتی تک پڑھے اور اس کے بعد علی کہے اور جو والمرسلات پڑھے تو کہے اور نبیای حدیث بعدہ پڑھوں پڑھنے کو یہ کہے کہ ہم اللہ رب العالمین پر ایمان لائے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے علی ذلک من الشہدین تک روایت کی ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے تو سورہ الرحمن کی مکمل تلاوت فرمائی اور سب خاموش رہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا کہ میں نے یہ صورت جنوں کو سنائی تھی تو انہوں نے اس کی سماعت کے دوران بستر میں مہذبہ کا اظہار کیا تھا میں جب یہ نبیای الایہ ربکما نکذ بان پڑھا تو میں یہ کہتے ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلائے تعریف تو تیری ہی ذات کے لیے ہے (ترمذی نے اس کو روایت کر کے کہا کہ یہ غریب ہے)۔

### تیسری فصل

اَتَّخَذَ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا مَّا يَجُوزُ قَالَتْ قَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ خَالِحَهُ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا إِلَهُي فَمَاذَا لِي قَالَ خَلِّ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَعَافْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي فَقَالَ هَكَذَا أَسْبَغَ بِرَّكَ وَتَبِعَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَكَ يَدَيَّ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عَنْهُ قَوْلُهُ إِلَّا بِاللَّهِ -

۴۹۹  
۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۰  
۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِائَةً مَرَّةً يَلْقَى فِيهَا ثَلَاثِينَ إِلَى أَلْفَيْنِ اللَّهُ يَمْحُكُمُ الْخُكُومِينَ فَلْيَقُلْ بَلَى وَآتَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُفِيضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَتَتْهُ إِلَى أَلْفَيْنِ ذَلِكَ بِمَا وَرَى عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى فَلْيَقُلْ بَلَى وَمَنْ قَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ قَبْلَهُ قِيَامِي حَيَاتٍ بَعْدَهُ يُحْيِي مَوْتِي فَلْيَقُلْ أَمَّا يَا اللَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِمْ وَآتَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ -

۴۰۱  
۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمَنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَسَكَتُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْكَرْبِ فَكَأَنِّي أَحْسَنُ مَرَدٍّ وَأَمَّا مَرَدُّكُمْ كُلُّكُمْ أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ قِيَامِي الْأَوَّلِيكُمْ لَيْلَةَ الْكَرْبِ قَالُوا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ تَعْبِكَ رَوَاهُ تَكْدِيبُ فَلَمْ يَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

حضرت معاذ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

۴۰۲  
۳۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَلِّبِيِّ قَالَ إِنَّ نَجَبًا



مِنْ جَهَنَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ تَجْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا ارْتَلَوْتَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ يَكُونُ مَعَكَ كَلَّا أَدْرِى أَلَيْسَ أَمْ قَرَأَ ذَلِكَ عَمَدًا - (رَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ) ۱۰۳ ۳۹ وَعَنْ عُدَّةٍ قَالَ إِنْ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ فِي الصُّبْحِ قَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ يَكُونُ مَعَهُمَا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۴ ۴۰ وَعَنْ الْقَدَافِيِّ بْنِ عُمَيْرٍ الْهَنْفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَا كَانَ يَتَرَدَّدُهَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۵ ۴۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَمَرَّ أَعْمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ يُوسُفَ وَسُورَةَ الْحَجِّ قِرَاءَةً طَوِيلَةً قِيلَ لَهُ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ الْعَدَا كَانَ يُقْرَأُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلٌ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۶ ۴۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا مِنْ الْمُتَصَلِّ سُورَةَ صَاحِيحَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا قَدْ تَجَمَّعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْمَرُ بِهَا النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۷ ۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَعُودٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثِينَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا -

شخص جس کا تعلق بھی میرے ہی قبیلہ سے تھا اس نے نقل کیا کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ نزال کی تلاوت کرتے سنا لیکن میں یہ نہیں کر سکتا کہ آپ نے یہ جان بوجھ کر کیا یا بھول کر (ابوداؤد) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ (مالک)

حضرت فرافص بن عمر حنفی روایت کرتے ہیں کہ نہیں بلکہ میں نے سورہ یوسف کو جناب عثمان بن عفان سے سنا کہ اس موت کو اکثر نماز فجر میں پڑھا کرتے تھے۔

(مالک) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا کی تو انہوں نے اطمینان کے ساتھ نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ یوسف اور سورہ حج کی تلاوت کی جب بتا عامر سے پوچھا گیا کہ جناب عمر طلوع فجر کے بعد ہی نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہوں گے راوی نے کہا ہاں (مالک)

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ طویل مفضل میں کوئی سورہ چھوٹی اور بڑی سورہ ایسی نہیں جن کو میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرض نمازوں میں پڑھا ہو۔ (مالک)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں حم الدخان کی تلاوت فرمائی (نسائی مرسل)۔

## رکوع کا بیان

### پہلی فصل

## بَابُ الرُّكُوعِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رکوع و سجود کو مکمل طریقہ پر ادا کیا کرو خدا کی قسم میں نہیں پیڑھے کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۰۸ ۴۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهَرُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ قَرَأَ اللَّهُ فِي لَذَائِكَ مِثْرَ أَجَدِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)



۸۰۹۔ وَعَنِ النَّبَاؤِ قَالَ كَانَ زَكُومٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قِيلَ اَرْقِعْ مِنَ الزَّكُومِ مَا خَلَا الْوُتْيَا مَرَدًا لَعَنُوهُ قَوْلًا مِنْ السَّوَادِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ أَبِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَهَمَّ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَهَمَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۱۱۔ وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ وَأَنْ يَقُولَ فِي زَكُومٍ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا ذَا الْعَرْشِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۲۔ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَادِي فِي زَكُومٍ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا ذَا الْعَرْشِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَائِلًا مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قُولَ الْمَلَائِكَةِ فَقُولُوا مَا نَعْتَمِدُ مِنْكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۱۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَائِلًا مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قُولَ الْمَلَائِكَةِ فَقُولُوا مَا نَعْتَمِدُ مِنْكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۵۔ وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الزَّكُومِ قَالَ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَلَا السَّمَاوَاتِ وَلَا الْأَرْضِ وَلَا مَا فِيهِنَّ وَلَا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت ہر ابن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کھجور، سمجھ دو نوں مسجدوں کے درمیان وقفہ رکھتے تھے اس کے بعد قیام اور تہجد کے سوا باقی قریباً سب برابر کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سب اللہ من حمد کہتے تو اتنا قیام کرتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ ہم نے کئے ہیں... اور دونوں مسجدوں کے درمیان اتنا وقفہ فرماتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ ہمیں پھر وہم ہو گیا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع و سجود میں سبحانک اللہم وبحمدک اللہم غفر لی پڑھ کر قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور مسجد میں سلجوح قدوس رب الملائکۃ والروح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر دعا یہ جو ہاؤ میں نے تمہیں رکوع اور سجود میں تبارک تعالیٰ کی ممانعت کی تھی اب رکوع میں رب کریم کی عظمت کا ذکر کرو اور دورانِ سجود دعائیں کو کشش کرو اور یقین ہے کہ سجدہ کی دعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تہجد اللہ من حمد کہے تو تم اللہم ربنا الحمد کو کہہ کر کسی کی بات فرشتوں کی دعا کے مطابق ہو جاتی ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن ابی آدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے کھڑے ہوئے تو سب اللہ من حمد۔ اللہم ربنا الحمد ملاوا السموات وملاوا الارض وملا ما شئتم من شیء بعد پڑھتے تھے۔ (مسلم)



(رواہ مسلم)

۸۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّوَكُّعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْدُ السَّمُوتِ وَمِلْدُ الْأَرْضِ وَمِلْدُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ وَتَعَدُّ أُمَّلَ النَّكَارِ وَالْمَجْشِدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَيْنًا اللَّهُ لَا مَا نَعْلَمُ مَا آعْطَيْتَ وَلَا مَعْلَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْعَبْدُ - (رواہ مسلم)

۸۱۷ وَعَنْ زَيْدِ عَمْرَةَ بِنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نَسْتَقِي ذِرَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّوَكُّعِ قَالَ تَعَدُّ أُمَّلَ لِمَنْ سَمِعَهُ فَقَالَ زَيْدٌ ذِرَاعُ رَبِّنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ حَمْدُ أَكْثَرِ أَهْلِ مَنَابِرِ الْفِرْدَوْسِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ خَزَنَةُ الْفِرْدَوْسِ إِنْهَا قَالَ آتَاكَ رَأْيْتُ بَعْضَهُ وَقَلَّيْنِ مَلَكَ يَتَبَيَّنُ لَهَا

(رواہ البخاری)

## دوسری فصل

۸۱۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجِزِي صَلَوةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ طَهْرَهُ فِي التَّوَكُّعِ وَالسُّجُودِ - (رواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الدارقمی و قال الترمذی هَذَا حَدِيثٌ مَعْنَى صَحِيحٌ)

۸۱۹ وَعَنْ عَقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَسَمَةٌ بِأَسْمَاءِ رِيكَ الْعُظَيْمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوا فِي سُجُودِكُمْ -

(رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ و الدارقمی)

۸۲۰ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے خداوند اتیری حمد شمار آسمانوں زمینوں کے برابر یا جس کچھ برابر تو چاہے اور تو تعریف اور حمد کا زیادہ سزاوار ہے اس تعریف سے جو بندے نے کی ہے خداوند اہم ہے ہی بندے ہیں خداوند اتیری عطا کر کوئی روکنے والا نہیں تیری نظر رحمت میں پرہیز اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیرے مذاہب کسی بالدار کو اس کی دولت نفع نہیں پہنچاتی - (مسلم)

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سب اللہ من حمد کہا اور ایک شخص نے صف میں سے رنوا لک الحمد حمد اکثر اطیبا مبارک اذیکہا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی وہ کلمات کس نے کہے تھے ایک صاحب نے کہا میں نے تب سنا کہ فرمایا میں نے تمہیں سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو اس عمل کو کہتے ہیں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کر سکی گوشتش کر رہے تھے بھاری

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں جو رکوع اور حمد میں اپنی کمر بند میں نہیں کرتا را ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی امام ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن اور صحیح ہے

حضرت عقیل بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیت فیج باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس تسبیح کو رکوع میں پڑھو اور جب باسم ربک الا علی نازل ہوئی تو اس نے فرمایا اس تسبیح کو سجدہ میں پڑھو۔

(ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی)

حضرت عون بن عبد اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع



أَحَدُهُمَا فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
فَقَدَّرَ ثَلَاثَ رُكُوعَةٍ وَذَلِكَ أَذَنَاهُ فَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ  
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّرَ ثَلَاثَ سُجُودَةٍ  
وَذَلِكَ أَذَنَاهُ - (رواه الترمذي في دأب الأئمة وأبو داود وابن  
ماجة وقال الترمذي ليس بإسناد به شوي لأن عمرًا  
لم يكن ابن معمر)

۸۲۱ وَعَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ  
وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا آتَى عَلَى نَبِيٍّ رَجِيءٌ  
إِلَّا دَقَّ وَسَأَلَ وَمَا آتَى عَلَى أَمَةٍ عَذَابٌ إِلَّا دَقَّ وَ  
تَعَرَّضَ رِوَاهُ الترمذي في دأب الأئمة وأبو داود وابن  
ماجة في دأب الأئمة وقال الترمذي  
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحَةٍ -

کرتے تو اس میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھے اور رکعت کم تعداد ہے  
اور جب سجدہ کرتے تو اس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور رکعت  
سے کم تعداد ہے۔ راہرواؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث  
کی سند متصل نہیں کہ جو جناب بخاری کی ملاقات جناب ابن مسعود  
نہیں ہوئی۔

حضرت مدنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی آپ رکعت میں سبحان ربی العظیم  
اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت  
کرتے جس میں رحمت کا تذکرہ ہو یا تو اس کے بعد دعا فرماتے اور اگر مذہب  
پر مشتمل آیت تلاوت کرتے تو مذہب سے پناہ مانگتے ترمذی۔ راہرواؤد  
داری لیکن نسائی و ابن ماجہ نے سبحان ربی الاعلیٰ تک روایت کیا۔  
صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## تیسری فصل

بعض روایات میں ہے کہ

۸۲۲ عَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُرُودِ الْبَقَرَةِ  
وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَكَانَ يَكُونُ  
وَالْكُفْرُ يَأْكُلُ الْعَظْمَةَ - (رواه النسائي)

۸۲۳ وَعَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جِئْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ مَا سَمِعْتُكَ ذَرَأَةً أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَتَبَّ صَلَاةَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ مِنْ هَذَا لَقِنِي يَعْزِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ  
فَقَدَّرَ رُكُوعَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَسُجُودَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ  
رِوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنسائي -

۸۲۴ وَعَنْ شَيْبَةَ قَالَ إِذَا حُدَيْفَةُ رَأَى رَجُلًا لَا  
يُحِبُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ دَعَاهُ فَقَالَ  
لَهُ حُدَيْفَةُ مَا صَنَعْتَ قَالَ وَاحْتَسَبْتُ قَالَ وَكَوْنُكَ  
مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفُطْرَةِ الْوَحْدَى فَكَّرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى

حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کی ایک گھڑا ہوا جب آپ  
رکعت فرمایا تو اتنا طویل رکوع تھا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی اور  
رکعت میں آپ یہ دعا پڑھی پاک ہے تیری ذات بادشاہت اور جبروت والی  
حضرت ابن جبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حیات ظاہری کے بعد سرکار کی نماز سے مشابہ کسی کی اقتدا میں نماز ادا نہیں  
کی سوائے اس جوان کے جس نے جناب عمر بن عبد العزیز کے جناب انس نے  
فرمایا ہم نے ان کی رکوع و تسبیحات کا اندازہ دس تسبیح کے مطابق لگایا  
ہے۔ راہرواؤد۔ نسائی

حقیق سے روایت ہے کہ حضرت مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو نہ مکمل رکوع کرتا تھا نہ سجدہ جب وہ نماز  
سے فارغ ہوا تو جناب مدنی نے اس کو بلا کر فرمایا تہی نماز نہیں ہوئی  
راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ جناب مدنی نے اس سے فرمایا تھا میرا



اللہ علیہ وسلم۔

(رواہ البخاری)

۸۲۵ وَعَنْ أَبِي تَمَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأُ النَّاسِ سِرْقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يُمِرُّ دُونََهَا وَلَا سَجُودَهَا۔

(رواہ احمد)

۸۲۶ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَدَّتْ فِي الشَّارِبِ وَالزَّائِي وَالسَّارِقِ ذَكَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُنَّ ثَلَاثُ فَوَاحِشٍ وَفِيهِنَّ عَقُوبَةٌ وَأَسْوَرُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يُمِرُّ دُونََهَا وَلَا سَجُودَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَتَحَوُّةٌ۔

## بَابُ السُّجُودِ وَفَضْلِهِ

پہلی فصل

۸۲۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أُسْجِدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ عَلَى الْجَبَّامَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْأُظْرَانِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تُكُونُ الْقِيَابُ وَلَا الشَّعْرُ۔

(متفق علیہ)

۸۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَدِ ثَوْبِي السُّجُودِ وَلَا يَبْطِ أَحَدٌ مِنْكُمْ ذِرَاعًا غَيْرَ إِنْ كَسَاكَ الْكَلْبُ۔

(متفق علیہ)

۸۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَصَمِّ كَفَيْكَ ذِرَاعًا

خیال یہ ہے کہ اگر کسی نے موت آئے تو اس فطرت پر نہ ہوگی جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا تھا (بخاری) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا لوگوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو نماز میں چوڑی کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوڑی کس طرح ممکن ہے تو سرکار نے فرمایا نماز کی چوڑی یہ ہے کہ تکمیل رکوع اور سجدہ کرے۔ (احمد)

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہارے سے دریافت فرمایا شرابی، زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے یہ واقعہ مدد دوسکے احکام سے قبل کا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ بہت بری بات ہے اور اس پر سزا دی جائے گی اور سب سے بری چوڑی یہ ہے کہ کوئی نماز میں چوڑی کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوڑی کس طرح ہوتی ہے سرکار نے فرمایا اگر رکوع اور سجدہ کو مکمل ادا نہ کرنا۔ (مسند احمد دارمی)

## سجدہ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ دو ہڈیوں ہاتھوں کے مٹھنوں اور پیروں کے پتھنوں پر اور دو ہڈیوں ہاتھوں اور پیروں کے مٹھنوں۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو اور تم سے کوئی سجدہ میں کمندیوں کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کہ اگلی ٹانگوں کو بچھا کر بیٹھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو



مَرْفُوقِيكَ - (رواه هيلم)

۸۳۰ وَكَانَ مَيْمُونَةُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَاءَ فِي بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ يَهُمَّةَ أَرَادَتْ  
أَنْ تَمُرَّ تَعَثَّيْنِ يَدَيْهِ مَرَّتْ هَذَا لَفَقَطَ أَبِي دَاوُدَ كَمَا مَرَّ  
فِي شَرْحِ التَّنْزِيلِ بِإِسْنَادِهِ وَلَيْسَ لِي كَيْفَعَةُ قَالَتْ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَسَحَتْ بِهِمَّةَ أَنْ  
تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مَرَّتْ .

۸۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ أَبِي بَجِيَّةٍ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجِدَّ أَحَدٌ مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى  
يَبْدَأَ وَيَبْأَسَ الْبَطِيءُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۸۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اعْقِبْ بِي ذُنُوبِي كُلَّ يَوْمٍ  
وَجَلَّةٌ دَائِلَةٌ وَالْخُذْهُ وَعَلَانِيَةً وَسِرَّةً - ۲۵

۴۶  
۸۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدَّاتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْغَزَايِشِ فَأَلَمَتْهُ فَوَقَعَتْ يَدِي  
عَلَى بَطْنِ قَدَامَيْهِ وَهُوَ فِي السَّجْدِ وَهُمَا مَتَّصَوْبَتَانِ وَ  
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعَادِيكَ  
مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْيِي شَأْنًا عَلَيْكَ  
أَنْتَ تَمَّا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ .. (رواه مسلم)

۱۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَكُونُ الْعَيْنُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَائِدٌ  
 فَأَقْرَبُ إِلَيْهِ عَيْنٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٤٣٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ٢٨ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَجَعَلَ خَتَمُ السَّيِّئَانِ يَسْبِيحُ  
 يَقُولُ يَا وَلِيُّ أَمْرِ ابْنِ آدَمَ يَا سَجُودَ وَسُجَّدَ قَلْبِ الْجَنَّةِ  
 وَأَمِيرُ السُّجُودِ قَابِئْتُ قَلْبِي النَّازِلَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۴ وَعَنْ رَسِيْدَةِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَيْتُ مَعَ  
۲۹ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَبْرَضْتُهُمْ وَتَابَعْتُهُمْ  
فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ اَسْأَلُكَ مُرَاقَبَتَكَ فِي الْحَجَةِ قَالَ



أَرْعَبَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ الَّذِي قَالَ فَأَعْيَى عَلَى نَفْسِكَ  
بِكَمَّةِ الشَّجْوَدِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٤٢٤ **وَعَنِ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ**  
**مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَحَدَ مَنْ يَمْنَى**  
**أَعْمَلُهُ يَدُ خَلْقِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَأَلْتُ لِمَ سَأَلْتُ فَسَأَلْتُ**  
**لِمَ سَأَلْتُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَرَمِ السَّجْدِ وَتَوَكُّلِكَ وَلَا**  
**تَسْجُدْ لِشَيْءٍ سِوَا سَجْدَةِ اللَّهِ لَا تَرْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَقَّقْكَ**  
**بِهَا حَقِيقَتَهُ قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّاهِلِيِّ سَأَلْتُهُ**  
**فَقَالَ فِي مِثْلِ مَا قَالَ بِي ثَوْبَانُ -**

ہم انگنا ہمیں نے عرض کیا جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا  
اس سے علاوہ اور بھی کچھ طلب کرنا ہے میں نے عرض کیا یہی کافی ہے جو طلب  
حضرت معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
جناب ثوبان رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے کہ  
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتادیں جس پر عمل کر کے  
میر جنت میں داخل ہوں میری بات سن کر جناب ثوبان خاموش رہے میں نے  
دوبارہ عرض کیا تو کوئی جواب نہ دیا تو میں نے تیسری بار عرض کیا تو انہوں نے نہ  
فرمایا میں نے یہی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ نے  
فرمایا کہ اللہ کے لیے بہت سے عہدے ہیں تو کوئی نہ اگر تم اللہ کے لیے سب سے  
بڑے عہدے کو تو رہا ہے وہ ربات کو بلند فرمائے گا اور تمہارے لگنا ہوں کو عمر  
فرمائے گا جناب معدان فرماتے ہیں میں نے یہی بات جناب ابو الدرداء سے  
معلوم کی تو آپ نے بھی یہی جواب دیا جو جناب ثوبان

## دوسری فصل

۱) نے دریافت کیا۔ (مسلم)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے بعد ازاں سر رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ (ابوداؤد و ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد کا ارادہ کرے تو اس طرح نیچے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پیٹے رکھے اور اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتا ہے میں کہ جناب و اہل بن حجر کی حدیث ثقہ راویوں سے ثابت ہے اور کہا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ کی حدیث مستحسنہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے خداوند ایزد یسے مغفرت فرما مجھ پر رحم کر مجھے یہ ہدایت فرما اور رافیت سے رکھا اور مجھے رزق

حضرت مذبذذب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان کہتے: خداوند ایزد میری مغفرت فرما (نسائی۔ دارمی)

۸۳۸ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا  
 نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ  
 وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

[illegible]

۱۲۰. وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعُولُ بَيْنَ التَّحَنُّنِ بَيْنَ اللَّهِمَا أَغْنِيَانِي وَ  
أَرْحَمِي وَأَعْلِي وَأَزْهِي (رواه أبو داود)

۴۴۱ وَعَنْ حُذَافَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي -  
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

محمد علی قزوینی



## تیسری فصل

عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کبے کی طرح ٹھونگیں مارنے پر یا یوں کی طرح ہاتھ پھانے اور مسجد میں اونٹ کی طرح جگہ کے تعین کرنے سے منع فرمایا ہے (راہد اور۔ نسائی۔ دارمی)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے علی میں تمہارے لیے بھی وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں اور تمہارے لیے بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جو خود اپنے لیے کرتا ہے۔ حضرت طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نمازی رکوع اور مسجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرنا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی جانب نظر نہیں فرماتا۔

(احمد)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص مسجد میں اپنی پیشانی کو رکھے تو اس کو پائے کہ اپنے ہاتھوں کو قریب ہی رکھے اور جب سجدہ سے اٹھے تو پہلے زمین سے پیشانی اٹھائے اس کے بعد ہاتھ کیونکہ چرو کی طرح ہاتھ بھی مسجد میں مشغول ہوتے ہیں (مسلم)

## تشہد کا بیان

## پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو دو ہاتھ کھٹے پر دایاں ہاتھ اود بائیں کھٹے پر دایاں ہاتھ رکھتے تھے اور اس دوران ترپن کا ہتھ دینا کر انگشت تشہد کو اٹھاتے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب آپ نماز میں بیٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹروں پر رکھتے تھے اور دایاں ہاتھ کی انگوٹھے کے برابر دایاں انگلی کو بیٹھتے تشہد اٹھاتے اور دعا فرماتے لیکن دایاں ہاتھ بائیں زانو پر رکھا رہتا۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۸۲۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَعْرَةِ الْخُرَابِ وَافْتِرَاشِ الشَّهْرِ وَأَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ الْمَكَاتَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُكُونُ الْقَبِيرُ - (رواه أبو داود والنسائي والتاريخ)

۸۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تَفْعَلْ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ - (رواه الترمذي)

۸۲۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْخَلَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَذْرَ وَجْهَ إِلَى صَلَوةٍ عَلَيْهِ لَا يُقِيمُ فِيهَا صَلَاتَهُ بَيْنَ خُشُوعِهَا وَسُجُودِهَا - (رواه أحمد)

۸۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِأَرْضِهِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الذِّقْرِ وَضَعَهُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ لَعَلَّادَارَقَهُ فَعَمُّهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ - (رواه البخاري)

## بَابُ التَّشْهَدِ

۸۲۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ فِي التَّشْهَدِ وَضَعَهُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَضَعَهُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ كَلِمَةَ وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ فِي رِوَايَةٍ كَانَتْ إِذَا أَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَهُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَهُ لَتَضَعَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَوَضَعَهُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَهُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى - (رواه مسلم)

۸۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ







يَدُ الْيَمِينِ عَلَى تَحِيٍّ وَالْيُسْرَى مَصَدٌّ مَوْقَعُهُ الْيُمْنَى عَلَى  
تَحِيٍّ وَالْيُمْنَى دَقْبَضٌ ثَلَاثِينَ وَحَلَقٌ حَلَقَةٌ تَقَرَّرُ رَقْعًا صَبِيحًا  
فَرَأَيْتُهُ يَحْزَنُهَا يَدُ حُورِيهَا - (رداء ابو داؤد والدارقطني)  
۸۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يَحْزَنُهَا رَدَّاهُ أَبُو  
دَاؤُدَ وَالسَّائِقُ وَرَدَّاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَلَا يَحْزَنُهَا وَنَصَرَهُ إِشَارَتُهُ -

۸۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَصْبَعِهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَدٌ رَدَّاهُ الْيَمِينُ  
وَالسَّائِقُ وَالْيُسْرَى فِي الدُّعَايَاتِ الْكَبِيرَةِ -

۸۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَهَيَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلُسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ عَمِيدٌ عَلَى  
يَدِهِ رَدَّاهُ أَحَدًا وَأَبُو دَاؤُدَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ تَهَيَّأَ أَنْ يَخْتَصِمَ  
الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا انْهَضَ فِي الصَّلَاةِ -

۸۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى  
الرَّضْفِ حَتَّى يَقْرَأَ رَدَّاهُ الْقُرْمُونِيُّ أَبُو دَاؤُدَ وَالسَّائِقُ

## تیسری فصل

۸۵۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحَرِّمُ الشَّهَادَةَ كَمَا يَعْلَمُ مِنَ الشُّرْعَةِ مِنَ الْغُرْلَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ وَ  
يَا اللَّهُ الْغَيَّاتِ وَهُوَ الصَّلَاةُ الْكَلِيمَةُ الشَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا  
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الشَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ سَأَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَأَعْرَضَ بِأَشْفِئَةٍ مِنَ النَّارِ -

(رداء السائقي)

۸۵۶ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقْسِمُ  
فِي الصَّلَاةِ وَهَمْ يَدُ يَدِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَإِشَارَةً بِأَصْبَعِهِ وَاتَّبَعَهَا  
بَصَرُهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ  
أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَبْرِ يَدِي يَعْزِي السَّابِقَةَ رَدَّاهُ أَحْمَدُ

کے لیے اپنے بائیں ہاتھ کو کھینچا یا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں  
کھنٹی کو دائیں ہاتھ سے مہدار رکھا اور دائیں ہاتھ کی دونوں چوٹی انگلیاں بند  
رکھیں اس کے انگوٹھے اور دو میانی انگلی کا حلقہ بنایا پھر اس نے دیکھا کہ گشت  
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میرا شاہدہ  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد صرف انگلی سے اشارہ کرتے  
اور اس کو حرکت نہ دیتے تھے (ابو داؤد و نسائی) لیکن صاحب البرزخ و فرقا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دوران تشہد  
دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا  
ایک انگلی سے اشارہ کر دو ہر گز دو مرتبہ فرمایا (ترمذی، نسائی، ابو داؤد و نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران تشہد ہاتھ پر ایک لگانے سے منع فرمایا (احمد و  
ابو داؤد) لیکن صاحب الامداد نے ایک اور جگہ اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے  
تشہد سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد کے بعد تشہد میں تعمیل فرماتے گویا کہ  
آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہوں اور جلد تشہد ختم فرماتے (ترمذی، ابو داؤد و نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمیں قرآن کریم کی آیات کی طرح تشہد کی تعلیم دیتے تھے اللہ کے نام اور  
اس کی توفیق کے ساتھ تمام نہانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہی سلام  
ہو آپ پہلے اللہ کے نبی اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہو  
سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک  
ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ سے جنت کا  
طلب کرتا ہوں اور اللہ سے دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں (نسائی)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہما جب تشہد کیے مٹتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور  
انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور اشارہ کرتے وقت نظر انگلی پر ہوتی تھی  
ابن عمر فرمایا ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے ہر عمل یعنی انگلی کا اشارہ شیطان



حضرت محمد بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سنت ہے کہ تشریح کا ہاتھ پڑھا جائے (ابو داؤد و ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے اس کو سن اور غریب بتایا ہے)۔

۱۵۶۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنَ الشُّعْرِ إِحْفَافُ الشَّعْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

### نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان

#### پہلی فصل

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری بہن کعب بن ابی جبر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی نعمت کی جانب متوجہ نہ کروں جس کی بابت مجھ سے سرکارِ دو عالم علیہ السلام نے فرمایا ہے میں نے کہا بیشک آپ میں اس بات میں ہتھ میں تو انہوں نے فرمایا ہم نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے نبی کریم اللہ کے رسول ہم کس طرح آپ کی خدمت میں یہ درود پیش کریں کہ تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر مکارِ نبیت سے تراگہ فرمایا ہے۔ یہ تو سرکار نے فرمایا تم اس طرح درود بھیجو ترجمہ خداوند ارجمند نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر ارجمند نازل کی بیشک تیری ذات قابل تعریف اور بزرگ ہے۔ خداوند ارجمند حضرت ابو حمزہ سادی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم آپ کی بارگاہ میں کس طرح درود پیش کریں تو آپ نے فرمایا اس طرح خداوند ارجمند نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی اندامِ مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکتوں کو نازل فرمایا اور برکتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی اندامِ مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں نازل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری بارگاہ میں ایک مرتبہ درود پڑھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

۱۵۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ لَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً مِمَّنَّهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِيهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ أَهْلُ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ مُسْلِمًا ثُمَّ يَنْدُرُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

۱۵۹۔ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الْأَصَدِيِّ قَالَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَواتِ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (رواہ مسلیم)



دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر پچیس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس غلطیاں کو معاف فرماتا اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (نسائی)

حضرت عبد الشہید مسعود رضی اللہ عنہ رہائیت کستہ کی وصل اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری بارگاہ میں کثرت سے  
رودہ پڑھنے والوں کو میرا زیادہ قرب میسر ہوگا (ترمذی)

حضرت عبدالستار بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ خطہ زمین پر گھومتے رہتے ہیں تاکہ میرے امتیاز کے پیش کردہ منام مجھے پہنچائیں (فسائی، دہلوی)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد بیہقی دعوات کبیر)۔

حضرت امیر المومنین علیؑ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان بنانا اور میری آرام گاہ (قبر مبارک) کو ٹائش لگانا اور میرے لیے درود پڑھو کہ جو تم جہاں بھی ہو وہ درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (نسائی)

ان سے ہمادایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے غصہ پر درد و زہر چھال دیا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کو رمضان کی سعادت ملی اور رمضان گزار دیا اور اس شخص نے تجسس کا سامان فراہم نہ کیا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کے برصا پے کو پایا اور ان کی خدمت سے غفلت کا مستحق نہ بنا۔ (ترمذی)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع صحابہ میں) اس انداز میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرہ مبارک سے مسرت کے آثار نمایاں تھے آپ نے فرمایا یا جبریل میرے پاس

۱۶۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَلَكَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۸۹۲- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ النَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى  
مَسَكَةٍ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

٤٧٣. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ رَأَيْتُمْ مَلَائِكَةً سَاجِدِينَ فِي الْأَرْضِ فَيُسَلِّعُونِي مِنْ أَمْتِي السَّلَامَةِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ)

٨٩٣. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَى آلِ آلِهِ اللَّهُ عَلَى رُءُوسِهِمْ حَتَّى أُرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ زَادَ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خَالٍ وَابْنُ مَجَازٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

۱۶۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورَ عِيَالٍ وَأَصْلَابًا عَلَى قَبْرِ صَلَاتِكُمْ تِلْكَ فِي حَيْثُ كُنْتُمْ (رواه النسائي)

۱۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ قَلَمٌ يُصَلِّي عَلَى وَرْثِهِ أَنْفُ رَجُلٍ مَقَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانَ ثُمَّ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُغَمَّرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَجْرَهُ الْيَوْمَ وَأَخَذَهَا قَلَمٌ يَدُ خَلَاءِ الْحَنَّةِ -

(رواه الترمذی)

٨٤٤. وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْإِسْرَافِيُّ دَبَّحَهُمْ فَقَالَ لِمَ جِئْتُمَنِي جَبْرَوِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَيْكَانَ يَقُولُ أَمَا يُرِيضُكَ نَامُ مُحَمَّدٌ



أَنْ لَا يَمْنَحَنِي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ  
عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ  
عَلَيْهِ عَشْرًا - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ قَالَ الدَّارِمِيُّ)

۸۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
لِي أَتِيْتُ الْقَبْلَةَ عَلَيْهِمْ فَكُنْتُ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قُلَّةً  
مَا شِئْتُ قُلْتُ الرَّبُّ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ  
لَكَ قُلْتُ الْيَمِينُ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ  
لَكَ قُلْتُ قَالَتُ لِي قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ  
خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا لُكِنِّي  
هَمَّكَ وَيَكْفُرُ لَكَ ذَنْبُكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۸۴۹ وَعَنْ قُصَّالَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ قَالَتْ بَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعًا عِدَادًا دَخَلَ نَجِلٌ فَصَلَّى فَقَالَ  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ  
وَسَلَّمَ فَجَلَّتْ إِلَيْهَا الْمَصْصِي لَا فَاصِلِيَتْ فَقَعَدَتْ فَاتَّخَذَ  
اللَّهُ بِهَا هَوَاهُ وَصَلَّى عَلَى شَرِّ أَدْعَاةٍ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ نَجِلٌ  
فَخَرَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَبَسَ اللَّهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا الْمَصْصِي  
أَدْعُ نَجِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَحُمَ  
۸۵۰ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُمْنِي وَ  
النَّبِيِّ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا  
جَلَسْتُ بَدَأَتْ بِالنَّدَاءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ يُنْفِصِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّيْتُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِّ نَعْطَهُ سَلِّ نَعْطَهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

آئے اور کہنا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ اس بات سے  
مسرور نہیں ہوں گا کہ اگر آپ کا کوئی امتی ایک بار درد و شریف پڑے تو میں اس  
پہرے میں رحمتیں نازل کروں اور ایک بار آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار  
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ پر کثرت سے درد و پڑھتا ہوں آپ  
فرمایا میں کہیں درد پڑھے کے لیے کتنا وقت مقرر کروں آپ فرمایا بتنا اچھا ہو  
میں نے عرض کیا جو بقائی وقت آپ فرمایا بتنا چاہر اگر اس میں زیادہ کوئی  
تو تیار تھی میں بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف عبادت کا وقت سرکار نے فرمایا  
بتنا چاہر اگر اس میں زیادہ کر دو تو اسے تھی میں بہتر ہو گا میں نے عرض کیا کہ  
میں عبادت کے وقت میں صرف آپ پر درد و شریف پڑھوں گا تب آپ فرمایا تم

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک شخص آیا اس  
نے غار پڑھی اور اللہ سے دعا کی خداوند ایزی مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر  
نے اس شخص سے فرمایا اسے غازی تو نے مانگنے میں جلدی کی ہر تقدیر سے کفار  
سے خارج ہونے کے بعد دعا کرتے وقت پہلے اللہ کی اس کی شان سکھائی  
خدا و شاکر اس کے بعد پھر درد و پڑھتے پھر اللہ تعالیٰ سے پوچھتے مانگتے۔ راوی  
کہتے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے  
اللہ کی حمد و ثنا کی نبی علیہ السلام کی خدمت میں دعا دعا پڑھ کر پھر کیا تو آپ نے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نماز پڑھا  
تھا وہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شریف فرماتے آپ کے پاس حضرت  
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے میں نے ان سے فاسخ ہو کر دعا میں پہلے اللہ  
کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ کی خدمت میں درد و سلام کا نذرانہ پیش کیا  
تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اب مانگ کر میں دیا جائے گا اس جملہ کو سرکار  
خدا و شاکر فرمایا۔ (ترمذی)

## تیسری فصل

حضرت ابوسریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کو درد و شریف  
پڑھے کی وجہ سے چہارت سے تاب کر لے اور دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ

۸۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْتُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَلَّ بِالْمَكِيلِ الْإِدْفِ إِذَا  
صَلَّى عَلَيْتَ أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ



إِلَهِنَّيْ الْأَتَمَّيْ وَأَزْوَاجَهُنَّ أَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتَهُنَّ  
وَأَهْلَ بَيْتِهِنَّ كَمَا صَلَّيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَيْرُ مُجِيبِ  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

٨٤٢ وَعَنْ عِزِّ بْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْبَيْتُ الَّذِي مِنْ دُكْرَتِ عِمْدَةٍ فَلَمْ يَصِلْ عَلَى  
رِوَاةِ الرَّغِزِيِّ وَرِوَاةِ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عِزٍّ وَ  
قَالَ الرَّغِزِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ  
عَرَبِيٌّ.

٨٤٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 ١٤  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى عِشْتِ قَبْرِي سَجَّعْتُ وَمَنْ  
 صَلَّى عَلَى ثَلَاثِي أَلْبَسْتُ وَرَأَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي سَعْيِ الْإِيمَانِ  
 ٨٤٤ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى  
 ١٤  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِ  
 مِائَتَةِ سَبْعِينَ صَلَوةً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۸  
وَعَنْ رُوَيْفِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي -  
(رواه أحمد)

٨٤٤  
١٩  
وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ تَحْتَ أَصْبُعِي فَأَطَالَ  
الشَّجْرَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ سَوَّاهُ  
فَإِنْ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَقَمَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ قَدْ كَرِهْتَ  
ذَلِكَ لَمْ قَالَ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ  
لِي أَلَا أَبْشُرُكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى  
عَلَيْكَ صَلَوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ  
عَلَيْهِ -  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٨٤٤ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَرَأَى الدُّعَاءَ  
مَوْفُوتٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ  
حَتَّى تَصْلِيَ عَلَى نَبِيِّكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس طرح کے خداوند رحمتیں نازل فرما جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں ان کی انواع مطہرات پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں حضور علیہ السلام کی ندرت پر ان کے اہل بیت پر جس طرح کو تو نے حضرت ابراہیم پر اپنی حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انجیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر رود شریف نہ پڑے۔ (ترمذی - احمد بربریت - ابن ابی شیبہ - ابن ابی حاتم - امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح علیہما السلام)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے میری ذرا سیج کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود مشاہد ہوں اور خود ورد ہوا زچکے سے پڑھنا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود خوان پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں (راحمہ)

حضرت درود بفتح رخصی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
پر درود پڑھ کر کہہ خداوند! انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔  
اس درود پڑھنے والے کے لیے مہر کی شفاعت واجب ہوگی۔ (راحمہ)

حضرت عبد الرحمن بن حوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام ایک محل میں تشریف لے گئے اور معروف نماز پڑھوئے اور طویل چھوڑ دیا یہاں تک کہ موجود میاں کو یہ گمان ہوا کہ آپ واصل ہو گئے ہرادی کہتے ہیں کہ اس وقت سرکار کے قریب گیا تو اپنے سر مبارک اٹھا کر دکھایا اور فرمایا کیا بات ہے تو میں نے اپنے گمان کے بارے میں عرض کیا ہرادی کہتے ہیں اس وقت اپنے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کیا میں آپ کو یہ بشارت نہ دوں کہ فاطمہ و ماکنہؑ فرمایا ہے کہ جو تم پر (نبی علیہ السلام) پر درود پڑھے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہاں آسمان در زمین کھدیرا معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود و پیش نہ کیا جائے (ترمذی)



## تشمید کے دوران دعا کا بیان

## بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشْمِيدِ

پہا نصل

۸۴۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُورِي الْقُلُوبَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثُورِ مِنَ الْمُقَدَّرِ فَقَالَ لَهُ تَأْتِلُ مَا أَكْثَرُ مَا تَسْتَعِينُ مِنَ الْمُقَدَّرِ فَقَالَ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا غَيْرَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ - (مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۸۴۹ وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْمِيدِ الْأَخِيرِ فَلْيَعُوذْ بِاللَّهِ مِنَ آثِمٍ مِنَ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذِهِ الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۵۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهَدِيدِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ فَبِاللَّهِمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ - (مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز پڑھتے تھے خداوند اس تجھ سے عذاب قبر اور فتنہ زمام نہاد مسیح) دجال سے پناہ طلب کرتا ہوں اسے خالق میں زندگی اور موت کے بعد پس اپنے واسے قتل اور مصیبتوں سے پناہ مانگا ہوں اپنے دشمن پناہ طلب کرتا ہوں گناہوں اور قرض کی مصیبت سے ایک سبائی نے سرکار سے دریافت کیا کہ قرض سے پناہ مانگنے کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا انسان جب قرضدار ہو تا ہے تو تجھوت بھی بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے۔ (مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تعدہ اخیرہ میں تشمید التحیات سے فارغ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ طلب کہ عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے اور زمام نہاد مسیح) دجال کے شر سے (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کبار و کبار مخرج سکھاتے تھے جس طرح آیات قرآنی کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے اس طرح پڑھو (ترجمہ) خداوند اس عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ زمام نہاد مسیح) دجال زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس دعا کی تعلیم فرمائیں جو میں نماز کے دوران کروں تو سرکار نے فرمایا کہ تم اس طرح دعا کرو (ترجمہ) خداوند اس اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کی مغفرت فرماتے والا اور کوئی نہیں تو اپنی خاص بخشش سے میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما بیشک تیری ذات مغفرت فرماتے والی اور مہربان ہے (مستحق علیہ)



۸۸۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ حَنَاقِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنَادٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۸۸۴ وَعَنْ الزُّبَيْنِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَوِّفُ عَنْ يَمِينِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ

أَحَدٌ كُفْلَ الشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاةٍ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ

أَنْ لَا يَصْرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَعَنَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَصْرِفُ عَنْ يَسَارِهِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۸۸۶ وَعَنْ الْأَنْبَاءِ قَالَ لَمَّا إِذَا صَلَّيْتَ خَلَّفَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ

يُقِيلُ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ قَالَ فَمَحْضَةٌ يَقُولُ رَبِّ قَبْلِ عَذَابِكَ

يَوْمَ تَجْعَلُ أَذُنَهُمْ جِوَارِكًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبَاةَ فِي عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ

الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَبَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَلَّى مِنَ النَّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا أَقَامَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَسَنَدُ كَرِجَاتِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الْوُضُوءِ إِنَّ

شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام ابن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ داہنی اور بائیں جانب سلام

پھیرتے تو مجھے آپ کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ ہمارے ہمارے طرف کرتے اور

ہماری طرف مڑتے ہوتے تھے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بعد از نماز پہنچتے داہنی جانب تو تہجد ہوتے تھے یعنی داہنی جانب سے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تمہیں کوئی

اپنی غلامیں شیطان کا حصہ نہ مقرر کرے اور یہی نہ سمجھ بیٹھتے کہ نماز

کے بعد ہمارے داہنی جانب ہی پھرنا ہے بیشک میں نے بہت سی مرتبہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں جانب رخ کرتے دیکھا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ہما بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم سرکار

دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرتے تو ہماری خواہش یہ ہوتی

کہ ہم صفیں میں نہیں مڑیں بلکہ کھڑے رہیں مگر بعد نماز میں نے رسول اللہ سے سنا کہ نماز

کے بعد یہ دعا پڑھنے سے نہ اوروں مجھے اس دن کے مذہب سے محفوظ فرما جس دن

تو اپنے بندوں کو احسانے یا جمع کرے راوی کو شک کہ لکھانے کا لفظ فرمایا جمع

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں خواتین نماز یا جماعت کے بعد کھڑی

ہو جاتیں مگر اس وقت سرکار اوروں دوسرے مرد نمازی جتنی دیر مشیت الہی

ہوتی بیٹھ رہتے اور جب سرکار اٹھتے تو ہماری بھی کھڑے ہو جاتے تھے (بخاری و

مسلم)

صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ یارین ہرگز حدیث کتاب الفضل میں اشتداد تھا

نقل کریں گے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ میں نہیں محبوب رکھتا ہوں

## دوسری فصل

۸۸۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَعَنَ بَدِي رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لَأَجِبْتُكَ يَا مُعَاذُ



قُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَدْعُنِي أَنْ تَكُونَ  
فِي دُورٍ كُلِّ صَلَوةٍ رَبِّتِ أَعْيُنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَتُحْكِيكَ وَحُسْنِ  
عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ آتَا  
دَاوُدَ ثُمَّ بَيَّنَّا كَرَّمَ قَالَ مُعَاذُ دَانَا أُحِبُّكَ -

۸۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنْ رَأَى  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَالسَّلَامُ  
عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَحُشْيُ يُرَى بَيَاضُ حَيْوِ الْأَيْمَنِ وَ  
عَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَحُشْيُ يُرَى  
بَيَاضُ حَيْوِ الْأَيْسَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ  
وَالنَّسَائِيُّ وَكَثَرُ يَنْ كَرَّ التِّرْمِذِيُّ حُشْيُ يُرَى  
بَيَاضُ حَيْوِ دَاوُدَ ابْنُ مَسْجُودٍ مَاتَ عَنْ عَمَارِ بْنِ  
تَابِيَتٍ -

۸۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ  
أَنْبِيَائِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَوةٍ إِلَى صَلَوةٍ  
الْأَيْسَرُ إِلَى الْحَبَرَةِ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

۸۹۱ وَعَنْ عَطَاءٍ بْنِ الْخُكَّافِيِّ عَنِ الْمُعَوِّذَةِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ الْإِسْلَامُ  
فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ  
وَقَالَ عَطَاءٌ فِي الْخُكَّافِيِّ لَعْنَةُ الْبُخَارَةِ -

۸۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْتَصِرُوا قَبْلَ  
الْإِسْرَافِ مِنَ الصَّلَوةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

## تیسری فصل

۸۹۳ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ أَفْتِ  
أَسْأَلُكَ الشَّيْءَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةِ عَلَى الرَّشْدِ أَسْأَلُكَ  
تُحْكِيَتَيْكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَكَلِمًا

مُعَاذَتَيْهِمْ میں نے بھی عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں  
اس پر سرکار نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا چھوڑنا ترک کر دینا  
اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر مبنی مدد فرما رہا ہوں لیکن صاحب ابوداؤد  
نے معاذ کے الفاظ کو بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں نقل نہیں کیے ہیں -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دہلی  
بجانب سلام پھرتے وقت اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ فرماتے اور اس وقت آپ  
کے داہنے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی اور جب بائیں جانب سلام پھرتے  
تو اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ فرماتے اور اس وقت بھی آپ کے بائیں رخسار کی  
سفیدی نظر آتی تھی ابوداؤد و نسائی لیکن صاحب ترمذی نے سفیدی کتاب  
میں گالوں کی سفیدی کا تذکرہ نہیں کیا ہے صاحب ابن ماجہ نے اس مسئلہ  
کو حضرت عمار کے حوالہ سے نقل کیا ہے -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار  
دعائے صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف سے جسرو کی  
بجانب جاتے -

(شرح السنہ)

حضرت عطاء فرمائی کہ ابغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے نماز سے فراغت کے  
بعد اس جگہ سنتیں، دوسری نماز پڑھے جہاں پہلے پڑھ چکا ہے بلکہ وہاں  
سے تھوڑا سر کر جائے صاحب ابوداؤد نے حدیث کو نقل کہتے ہوئے لکھا ہے  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم لوگوں کو نماز کی رخصت دلاتے اور اس بات سے منع فرماتے کہ لوگ حضور  
علیہ السلام سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

ابو عطاء فرمائی کہ ابغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار

دعائے صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف سے جسرو کی

بجانب جاتے -

(شرح السنہ)

ابو عطاء فرمائی کہ ابغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار

دعائے صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف سے جسرو کی

بجانب جاتے -



صَاوِقًا قَاتِلًا لَكَ مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ.

(رواہ النسائی در ردی احمد بخیر)

۸۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ النسائی)

۸۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَلِقَاءً وَجْهَهُ ثُمَّ يُسِيلُ إِلَى الشِّئِ الْآخِرِ شَيْئًا.

(رواہ الترمذی)

۸۹۶ وَعَنْ حُرَّةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَدَّ عَلَى الْإِمَامِ دُبَابَاتُ دَانٍ تُسَلِّمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ.

(رواہ ابوداؤد)

صادق کا طلب گار ہوں۔ خداوند اے مجھ سے اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں جو تجھے علم میں ہے اور اس سے بچاؤ مانگتا ہوں جس کا تجھ کو علم ہے اور تجھ سے ان گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں (نسائی - احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز دعا پڑھتے (ترجمہ) کلاموں میں بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

(نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد پہلا سلام اپنے سامنے کی طرف کہتے اور دوسرا چھوڑ کر دائیں جانب رخ کر کے۔

(ترمذی)

حضرت حمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ مقتدی امام کے سلام کے جواب کی نیت کیے آپس میں سلام اور جواب سلام کی نیت کر کے محبتوں میں اضافہ کریں (ابوداؤد)

## بَابُ الَّذِي كَرِهَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

### نماز کے بعد ذکر

#### پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قاف کے انتہا تک علم تکبیر سے ہوتا تھا۔

(مسلم علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں دعا پڑھتے اطمینان سلام و تکبیر سلام تبارکست یا ذا الجلال والاكرام

مسلم

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اس کے بعد

۸۹۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ الْقِصْفَةَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ (مسلم علیہ)

۸۹۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ يَقْعُدُ الْأَقْفَادَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَوَسْطُكَ السَّلَامُ مَا رَأَيْتُ يَازَا الْجَلِيلَ إِلَّا تَكْرَامَ.

(رواہ مسلم)

۸۹۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَ



قَالَ اللَّهُمَّ آتِ السَّلَامَ وَمَعْنَى السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا  
الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (رَدَاهُ مُسْتَقِيمٌ)

٩٠٠ وَعَنِ الْمُخَيَّرِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُومَةً لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحُجْدُ وَ  
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُ لَا مَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَّا  
مُعْلَنٌ لِيَمَّا مَنَعَتْ وَلَا يَنْقُصُ ذَا الْعِزِّ مِنْكَ الْعَبْدُ  
(مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ)

٩٠- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقَرَّ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ  
يَعْتَقِدُ الْإِسْلَامُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيَاةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ  
لَهُ الْيُسُوعُ وَلَهُ الْفَقْدُ وَلَهُ الْمَنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٩٠٢ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
 يَقُولُ إِنْ رَأَى رَجُلٌ مِنْكُمْ عَيْنَهُ تَحْتَ رِجْلِهِ أَوْ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي  
 فِيهِمْ دُبُرُ الْعَصَاةِ أَوْ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِيهِمْ دُبُرُ الْجَنَّةِ أَوْ رَأَى  
 رَجُلًا يَمْشِي فِيهِمْ دُبُرُ النَّارِ أَوْ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِيهِمْ دُبُرُ  
 مِنَ فَنَسَى الدُّنْيَا وَعَذَابَ الْفَقْرِ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ تَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ  
أَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ هَبَّ  
أَهْلُ الدُّثُرِ بِالْمَدِينَةِ الْعُلَى وَالنَّعِيَةِ الْمَقِيَّةِ فَقَالَ  
فَعَادَ ذَلِكَ قَالُوا بَصَارُونَ كَمَا نَحْنُ بَصِيرُونَ وَبَصُرُونَ كَمَا نَحْنُ  
بَصِيرُونَ وَلَا تَقْصِدُوا وَلَا تَقْصِدُوا وَلَا تَقْصِدُوا وَلَا تَقْصِدُوا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَقْبَلْتُمْ شَيْئًا  
فَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ شَيْءٌ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ شَيْءٌ سَبَقَكُمْ



وَلَا يَكُونُ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَهُ مِثْلَ مَا  
صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْتَحْوِثُ وَ  
تَكِيدُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَكُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ  
مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ كَرَجَعَهُ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعْنَا إِخْوَانَنَا  
أَهْلَ الْأَمْوَالِ يَمَانَعُنَا فَفَعَلْنَا بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ  
يَشَاءُ مُتَعَقِّلاً عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَى الْخِيَرَةِ إِلَّا  
عِنْدَ صَلَواتِي فِي رِوَايَةِ ثَلَاثِينَ تَسْتَحْوِثُ فِي دُبُرِ  
كُلِّ صَلَوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتَكِيدُونَ  
عَشْرًا بَدَلُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ.

۹۰۳۔ وَعَنْ كَتَبَ بْنِ عَجُوزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْقِبَاتُ لَا يَحِبُّ قَاتِلَهُنَّ  
أَوْ قَاتِلَهُنَّ دُبُرُ كُلِّ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ  
تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْسِينَةً وَارْبَعٌ وَثَلَاثُونَ  
تَكْبِيرَةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ ثَلَاثًا  
وَثَلَاثِينَ وَحَمْدًا اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
قِيلَ لَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَتَسْمَعُونَ وَقَالَ تَمَامُ الرِّسَالَةِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ فَإِنْ  
كَانَتْ مِثْلَ نَبْدِ الْبَحْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

## دوسری فصل

۹۰۶۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ  
الدُّعَاءِ أَشْمَعُ قَالَ بَرَفُ اللَّيْلِ الْخَيْرُ وَدُبُرُ الْعَمَلِ الْكَوَارِثُ  
الْمَكْتُوبَاتُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۰۷۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَ فِي رَسُولِ

ماصل کرو اور اس مرتبہ پہنچ جاؤ جہاں وہ پہنچے ہیں اور اپنے بعد والوں پر  
سبقت حاصل کرو اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت رکھنے والا نہ ہو مگر صرف وہ  
جو تمہاری طرح عمل کرتا ہو سب کے گناہ کبیرہ کا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح و تحمید اور کبیرہ کا ایک بار ایسی حدیث جناب ابو  
صلحہ فرماتے ہیں کہ فقراء و صابرین اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ تمہارے مالدار بھائیوں  
اس کو سن کر اس پر عمل کر دیا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عطا فرمائے متفق علیہ اور ابوصالح  
کی مکمل حدیث صرف امام مسلم نے نقل کی ہے لیکن امام بخاری کی روایت  
کے مطابق تحمید و تسبیح کی مقدار پینتیس کی بجائے دس دس مرتبہ منقول  
ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد چند الفاظ کہنے یا کرنے والا کوئی  
شخص اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا۔ پینتیس بار سبحان اللہ پینتیس بار  
الحمد للہ اور پینتیس بار اللہ اکبر۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز فرض کے بعد پینتیس بار اللہ تعالیٰ کی  
تسبیح کرے اور پینتیس بار اللہ کی حمد و ثنا کرے اور پینتیس بار کبیرہ یا اللہ  
کی بڑائی بیان کرے اس طرح یہ عدد نواسے بنتے ہیں اور سوا کا عدد پورا کرنے  
کے لیے یکساں ہے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس  
کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد اور ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔  
اگرچہ پڑھنے والے کے گناہ اگرچہ سمندر کے جہاں کی برابر ہوں بخشے جاسکتے ہیں (مسلم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سے وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ نے  
فرمایا نصف شب اور نماز نفل کے بعد کی (ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد محرومیت و سرور فلق و اس کے  
کردار احمد ابو داؤد و نسائی و بیہقی و معوات گیں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقداراً لمعذات فی  
ذکر کل صلوٰۃ رواہ احمد و ابو داؤد و الشافعی و  
البیہقی فی الدعوات الکبیرہ

۹۰۸- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَإِنَّ أَحَدَكُمْ قَوَّمَ رُكُوعَ اللَّهِ مِنْ صَلَوةٍ  
الْحَدَاوِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَ  
أَرْبَعَةَ مِائَتٍ وَلَكِنَّ أَحَدًا مَعَ قَوْمٍ يَكُونُونَ  
اللَّهُ مِنْ صَلَوةٍ الْعَصْرِ لِي أَنْ تَعْدِبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ  
إِلَيَّ أَنْ أُعْطِيَ أَرْبَعَةَ

(رواہ ابو داؤد)

۹۰۹- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فِي جَمَاعَةٍ لَمْ يَمُوتْ بَلَدًا لَمْ يَمُوتْ  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَمْ يَمُوتْ رُكُوعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَ  
عُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيهِ  
تَأْتِيهِ تَأْتِيهِ - (رواہ الترمذی فی)

(ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز عصر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ذکر الہی مشغول  
رہے اور طلوع کے بعد دو رکعت راقی ادا کرے تو اس کو حج و عمرہ کی طرح  
ثواب ملے گا راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو کچھ دہرائے  
عمرہ کی طرح ثواب ملے گا تین مرتبہ فرمایا (ترمذی)

## تیسری فصل

۹۱۰- عَنْ الْأَسَدِيِّ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامَةَ لَنَا  
يَكُنِي أَبَا رَمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَفْشَلْتُ هَذِهِ  
الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو رَمْثَةَ  
وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّلَاةِ الْمُقَامَيْنِ عَنْ تَعْيِينِهِ وَكَانَ  
رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى بِحَيْثُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ سَلَامٌ عَنْ تَعْيِينِهِ وَعَنْ  
تَسَارِهِ حَتَّى لَا يَبْقَى حَذِيثٌ شَرٌّ أَنْتَحَلَ كَأَنْفَالٍ  
أَجْرُ رَمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ  
مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَرْتَبَ  
عُمَرَ فَخَفَرَهُ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَذِهِ لَمْ تَقَالَ اسْمُ اللَّهِ فَإِنَّهُ  
لَنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِسَبْعِينَ  
صَلَاةً فَصَلَّى فَدَرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب اسد بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک  
امام نے جن کی کنیت ابو رمثہ تھی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد کہا کہ میں نے  
یہ نماز اس کی طرح پڑھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی جاتا  
ابو عمرو صحیف میں سرکار کے دہن میں تھا کہ ایک شخص جو بائیں جانب تھے کچھ  
تحریریں شریک ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے  
تو دہن اور بائیں جانب سلام پھیرا تو میں نے آپ کے دشمنوں کی سرنگین  
نمانتے فارغ ہو کر آپ اس طرح رخ بدلا جس کا انداز ابو رمثہ نے طوری  
دکھایا نماز کے بعد وہ شخص جو بائیں طرف تھے فوراً اٹھے اور نہایت ابا دھلی  
اس موقع پر جناب عمرؓ نے اٹھ کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا ناچا پاچا اور یہ کہ بائیں  
توں کی ہلاکت کا سبب یہی تھا کہ ان کی نمازوں میں نفوس تھا اس موقع پر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر فرمایا اسے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ  
نے تیرے میرے راہ دکھائی ہے (ابو داؤد)



بَصْرَةَ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بَكَ يَا ابْنَ الْعَقَابِ.

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۹۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ  
 فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
 وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَإِنِّي رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَكْثَرِ  
 فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ  
 تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ  
 فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا  
 وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْمِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۱۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْيَمِينِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ  
 الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ  
 إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمَنَهُ اللَّهُ  
 عَلَى دَائِمِهِ وَدَارِجِيهِ وَآهْلِهِ وَوَرِثَتِهِ حَتَّى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ  
 فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

۹۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّعَ دُبُرِي  
 وَخَلَعَهُ مِنْ صَلَاةٍ التَّعَرُّبُ وَالْعَبْرُ لَكَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَى  
 لَا شَرَّ لَكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِي وَالْحَبْرُ بِيَدِي  
 قَبِيضَتِ دَهْرٌ عَلَى كُلِّ قَوْمٍ قَبْلَ بَرِّ عَشْرٍ مَرَّاتٍ كَتَبَ لَهُ  
 بِكُنْ وَلَعِبِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُجِيبَتِ عَنْ عَشْرٍ سَيِّئَاتٍ  
 وَدُفْعُ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْنًا مِّنْ كُلِّ  
 مَشْرُوعٍ وَحِزْنًا مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَمْ يَحِلَّ لَدُنَّكَ  
 أَنْ تُبَادِرَكَ إِلَّا الْبَشَرُ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ حَمْدًا  
 إِلَّا رَجُلًا يُفَضِّلُهُ يَقُولُ أَفْضَلُ مِنَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ  
 وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي تَحْقِيقِهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَوْلُهُ إِلَّا الْبَشَرُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حکم کیا  
 گیا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہیں اور تینتیس بار الشک کہیں  
 بیان کریں اور چونتیس بار اس کی تکریم کہیں یعنی اللہ اکبر چونتیس بار ایک  
 انصاری نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے تم کو ہر نماز کے بعد اس طرح پڑھنے کا حکم دیا ہے انصاری صحابی نے  
 کہا ہاں تو بتایا گیا کہ تینتیس کی بجائے پچیس پڑھا کر اور اس میں  
 تسبیح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو شامل کر لو اور تھوکا مدد پورا کر دو اور  
 دن سح کو ان صحابی نے اگر سارا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 عزم کیا تو آپ نے فرمایا ایسا ہی کر لو۔

(راحمہ فضائی - داری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ گھڑی کے اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے  
 اس وقت فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت  
 کے داخل ہونے میں اب صرف موت مائل ہے اور جو شخص رات کو سوتے  
 وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو اس کے گھر پر وسیلوں کے گھروں اور علیہ  
 والوں کے گھروں کو اللہ امن عطا فرماتا ہے یہی ہے اس روایت کو شعب الایمان

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت کرتے ہیں اپنے فرمایا کہ جو شخص فجر اور مغرب کی نمازوں سے فارغ ہو کر  
 قبل اس کے کہ اپنی جگہ سے اٹھے یا پھر نشست بدلے بغیر دس مرتبہ یہ کلمات  
 کہے تو ہر مرتبہ پڑھنے والے کے ناما محال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس  
 گنا ہو جائے دس درجہ تک بخندی نصیب ہوگی اور یہ کلمات اس کے لیے  
 ہرزائی سے ایمان اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور سوسے ترک  
 کے اور کوئی گناہ اس کی ملامت کا مستوجب نہ ہوگا اور اس کے اعمال کے لحاظ  
 سے اس کو دوسروں پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہوگی اور وہی شخص از روئے  
 اعمال اس شخص سے افضل ہوگا جو ان کلمات کو زیادہ پڑھتا ہو وہ کلمات یہ ہیں  
 اور جن اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں  
 صاحب اقتدار و حکم اور سزاوار محمد ہی ہے بھلائی اس کے دست قدرت



وَلَمْ يَنْكُرْ صَاحِبَةُ الْمَغْرِبِ وَلَا يَمِيدُ الْخَيْرِ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ عَنْ صَدِيقِهِ -

٩١٣ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَطَّالِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا بِمَلِكٍ نَجْدِيٍّ فَعَقِبُوا أَهْلًا يَتْرَكُونَ  
وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْتُمْ  
بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ  
أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَفْضَلُ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوا مَسَلَّةَ  
الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَدُورُونَ اللَّهُ حَتَّى طَلَبَتِ الشَّمْسُ  
فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ وَجَعَلْنَا دَأْبَ أَبِي حُسَيْنٍ  
الْمُرَادِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ.

میں جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، امام احمد لکھنوی نے اس کو کسی طرح حضرت ابوذر کے حوالے سے لفظ شرک تک نقل کیا ہے اور نماز مغرب کا ذکر نہیں کیا۔  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرجی دستہ کو اپنا مال غنیمت کے لئے کریمہ جملہ واپس آگیا اس وقت کسی نے کہا گویا یہ لشکر گھبراہٹ میں تھا اور ہم نے کسی فرجی دستہ کو اتنی جلد فتح حاصل کر کے اتنا مال غنیمت لائے نہیں دیکھا ہے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کیا تمہیں ایسی قوم کی بابت شبہاں کہ جو جلد اپنا کام بھی مکمل کر لے اور مال غنیمت بھی بہت حاصل کر لے وہ جماعت ایسے افراد کی ہے جو نماز فجر میں حاضر ہونے نماز سے فارغ ہو کر طویل آفتاب تک ذکر الہی میں مشغول رہے۔ یہی لوگ زیادہ جرم حاصل کرنے والے اور مقصد حاصل کر کے جملہ لوٹنے والوں میں ہیں امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں ایک راوی حماد بن ارمیہ ضعیف ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَبَاحُ مِنْهُ

دوران نماز چائے و نایاب نماز امور  
پہلی فصل

٩١٥ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَصْلِي  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنْ  
الْقَوْمِ فَقُلْتُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَيْضًا بِهِمْ  
قُلْتُ وَأَنْكَلُ أَيْبَاهُ مَا شَأْنُكُمْ سَفَرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا  
يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْئَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَفْعَلُونَ  
لِي كَيْئًا سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَيْتِي هُوَ وَآلِي مَا رَأَيْتُ مَعَهُمْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا  
تَعْلِمًا مِنْهُ قَوْلَهُ مَا كَهْدَنِي وَلَا ضَرْبَنِي وَلَا شَمَمَنِي  
قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْعَمَلَةُ لَا يَجْعَلُ فِيهَا شَيْءٌ فِي قِصْرِ  
كَلَامٍ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَفِرَادَةُ  
الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اس دوران ایک صاحب کو جدید ایک آلی تو میں نے یہ حاکم اللہ کہا اور مجھے احساس ہوا کہ ساتھ کے نمازی مجھے گھور رہے ہیں میں نے کہا کہ تمہاری ماٹیں تمہیں روشنی سمجھے گیوں گھور رہے تو اس پر نماز خلوں نے اپنی رائوں پر ہاتھ مار کر مجھے خاموش رہنے پر متوجہ کیا تو میں چپ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے تعلیم دینے والا یہ تودیکھا اور نہ کہجوں کا خدا کی قسم نہ تو آپ نے مجھے زندہ کو ب کیا نہ زہر تو میری کی البتہ بفرمایا۔ دوران نماز دنیاوی امور میں سے کوئی کام انجام نہ دیا جائے سوائے تکبیر و تسبیح اور تلاوت قرآن کے۔ راوی کہتے ہیں یا اسی کی مثل الفاظ فرمائے اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا



قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَيِّثُ عَرَبِيٌّ يُتَجَاهَلُنِي وَفَدَّ  
حَيَاتِي نَا اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ وَمَتَارِعًا لَا يَأْتُونَ الْكُفْرَانَ  
قَالَ فَلَا تَأْتِيَهُمْ قُلْتُ وَمَتَارِعًا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ  
شَيْءٌ يُعِيدُ وَتَذَرِي مَنْ دَرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالُ قُلْتُ  
وَمَتَارِعًا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ يَمِينِي مِنَ الْأَيْتِيَاءِ يَخْطُ  
فَمَنْ دَاقَنِي خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلًا لَكَفَى سَكَنًا  
هَكَذَا وَحَدَّثَ فِي صَوْبِهِ مُسْلِمٌ وَكَتَابُ الْمُحَسِّنِي  
وَصَوْبِهِ فِي جَامِعِ الْأَنْصَرِي يَنْقُطُ كَذَا فَكَوَتْ  
لَكَفَى -

۹۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَسْلِمُ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَمِنْ  
عَلَيْنَا كُنَّا نَجْعَلُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ سَلَامًا عَلَيْهِ فَاكُمُ  
بِرَّةَ عَلَيْنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ  
فَرَدَّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنْ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا -

۹۱۷ وَعَنْ مُعَيْقِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي الثَّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ  
كُنْتَ قَائِمًا فَارْجِدْ - (مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۹۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَطْبِ فِي الصَّلَاةِ -  
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۹۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْطِاقَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ  
الْحِوَالَسُ يَمْتَلِئُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ -  
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۹۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ بَيْنَ أَهْلِي عَنْ رَفِيعِهِمْ أَبْصَارُهُمْ  
عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَوْ خَطَفَتْ أَبْصَارُهُمْ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یارسول اللہ اور میں نے زندگی دور جاہلیت میں گزارا ہے اودا سلام کی مدت  
تو بھی مل ہے ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاهنوں کے پاس جاتے ہیں تو اپنے قریب  
کاهنوں کے پاس نہ جاتے ہیں کہ ہم میں سے لوگ جاتے ہیں تو ان کو انکار کرتے ہیں  
میں اپنے قریب آیا یہ تو وہ بات ہے جس کی وجہ سے اپنے وہم و غش کو اپنے سینہ  
میں پالتے ہیں لہذا ان کے لیے ایسی کوئی بات نہیں کہ وہ اب وہی کریں جو پہلے  
سے کرتے چلے آئے ہیں میں نے پھر معلوم کیا کہ ہم میں کچھ لوگ خطہ کیسے ہیں  
درمل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ انبیاء میں سے ایک نبی بھی خطہ کیسے تھے میں نے آپ  
جس کا خطہ ان نبی کے خطہ کے مطابق ہوا تو تفصیل ہے کہ مسلم جامع مشکوٰۃ فرمایا  
ہیں کہ کئی مسکت میں نے صحیح مسلم اور حیدری کی کتاب میں دیکھا ہے لیکن صاحب  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم درمل اور اسلام  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا وقت سلام کرتے تو آپ نماز میں  
مشغول ہوتے تو آپ سلام کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم ہجرت حبشہ  
والیس ہوئے تو آپ کو سلام کیا لیکن سر کاٹنے جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا سر کا  
پہلے جب ہم دوران نماز آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے تو آپ جواب دیتے  
تھے تو آپ نے فرمایا نماز میں محبت ہے (مستحق علیہ)

حضرت معقیب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں ہم نے سہرا کے اس شخص کے ہاں میں سوال کیا جو سہرا کے وقت ہٹی  
کھان کرتا تھا آپ نے فرمایا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار کر دو (مستحق علیہ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم نے دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔  
(مستحق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ابرو ابرو دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ  
نے فرمایا کہ یہ وہ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے شیطان بندے کی نماز سے کچھ اچانک  
لیتا ہے۔ (مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ نماز میں دعا پڑھتے وقت اپنی نظریں آسمان کی جانب  
اٹھانے سے باز رہیں ورنہ ان کی بصارت سلب کر لی جائے گی۔  
(مسلم)



۹۲۱۔ وَعَنْ أَبِي تَمَادَةَ قَالَ دَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأَمَامَهُ بَيْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاقِبِهِمْ قَرَادَ أَرْكَمَ وَضَعَهَا وَإِلَّا أَرْكَمَ مِنَ الشَّجَرَةِ أَهْدَاهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى بَيْتَ أَحَدٍ كَرِهَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَكْثُرَ مَا اسْتَطَاعَ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا أَتَى بَيْتَ أَحَدٍ كَرِهَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَكْثُرَ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولَ مَا خَرَّجَاهَا فِيكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَدْخُلُ مِنْهُ.

۹۲۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِزِّيَّتَيْنِ مِنَ الْجَنِّ تَقْلَتَا الْبَابَ رِجَّةً لِيَقْطَعَنَّ عَلَى صَلَاتِي فَأَمَّا بَيْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَحَدُهُمَا قَارُونََ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنَ سَرَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَمَا كَثُرَتْ دَعْوَةُ ابْنِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَسْبِقُنِي لِأَحَدٍ مِنَ بَعْدِي كَرِهَ دُونَهُ خَارِجًا.

۹۲۴۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْتَجِرْ فَإِنَّمَا النَّصْفَيْنِ لِلَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّيْخُ يُرِيدُ بِالنَّصْفَيْنِ وَالنَّصْفَيْنِ لِلَّهِ.

۹۲۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ كُنَّا نَسْتَعِيذُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَدْعُو عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا أَتَى صَلَاتَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنْ آمَرَ بِمَا يَشَاءُ وَنَهَى عَمَّا يَكْرَهُ وَأَنْتَ لَا تَمْنَعُ لَكَ مَا

حضرت ابو تمادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا امام ہر جنت العاصم آپ کا کندہ پر تھی جب آپ رکوع کرتے تو اس کو درمیان پر ہاتھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو کندہ صبر پر ہاتھ دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں نماز میں جہاں سے تو اس کو روکنے کی کوشش کرو کیونکہ اس کے ذریعہ شیطان داخل ہوتا ہے۔ (مسلم) لیکن امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جہاں سے آئے تو اس کی طرف دیکھو اس کو روکنے کی کوشش نہ کرو اور اس کے منہ سے "ہا" کی آواز نہ نکلو کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے جس پر وہ غش ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ گذشتہ رات ایک عسکریت جن آیا مگر میری نماز میں انتشار ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت عطا فرمائی اور میں نے اس کو پکڑ کر سوجا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم لوگ اس کو دیکھ لو اس وقت مجھے اپنے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا یا آئی (رحمہم اللہ) عطا کیے ایسا ملک عطا فرما جو میرے علاوہ کسی اور کو نہ ملے (الایس) پس میں نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز یا اجتماع میں کوئی واقعہ پڑے اسے تو اس کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا خواتین کے لیے مخصوص ہے ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے۔

## دوسری فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہجرتِ حبشہ سے قبل ہم دوران نماز حضور علیہ السلام کو سلام کرتے تو حضور اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے سرکار کو معروف ناپا ادا حسب معمول سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور نماز مکمل کر کے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق بندوں پر نئے احکام نازل کرتا ہے اب حکم یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کی جائیں اس کے بعد آپ نے سلام کا جواب دے



فِي الصَّلَاةِ قَرَأَ مِنْ السَّلَامَةِ وَرَأَى النَّاسَ الصَّلَاةَ يَقْرَأُونَ  
الْقُرْآنَ دُونَِ اللَّهِ قَرَأَ اللَّهُ لَهَا فَذَلِكَ كَانَ  
(رواہ ابو داؤد)

۹۲۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبَدَانَ كَيْفَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ جَنِينَ كَانُوا يُسَلِّتُونَ  
عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُثْبِتُ يَمِينَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَعَوْصُ بْنُ يَزِيدَ -

۹۲۸ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَدَّقْتُ حَدَّثْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ حَمْدًا أَشَدَّ مِنْ حَمْدِكَ وَبَارَكَ بَارَكًا وَبَارَكًا عَنكَ كَمَا  
يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى قُلْتُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَعَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَكَلَّمَ  
يَتَكَلَّمُ أَحَدُهُمْ قَالَتْهَا الثَّانِيَةَ فَكَلَّمَ يَتَكَلَّمُ أَحَدُهُمْ  
قَالَتْهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَفِي يَمِينِهِ لَعَنَ  
أَبَدًا نَهَا يَمْنَعُهُ وَتَلَوْنَ مَعَكُمْ أَيْتَهُمْ يَصْعَدُ بِهَا -  
(رواہ ابو داؤد والنسائی)

۹۲۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجُوَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَاذُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
قَرَأَ آتَاكَ بِأَحَدِهِمْ فَلْيَكُفَّهُ مَا اسْتَطَاعَ (رواہ  
البخاری ورفی اخری لہ دلائل صحیحہ فلیضمر  
یَدَاہُ عَلَى فِیہ -

۹۳۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَبَلِّغًا عَلَى النَّبِيِّ هُوَ  
دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّاحِظُ -

۹۳۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَبَلِّغًا عَلَى النَّبِيِّ هُوَ

کہ فرمایا کہ نماز صرف تلاوت قرآن اور ذکر الہی کے لیے ہے پس جب تم نماز  
نماز میں ہو تو صرف اسی حال میں رہو۔

(ابو داؤد)

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ نماز میں ہوا تو ان نماز میں ہر کہ  
سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے تو انہوں نے بایا کہ سرکار اپنے دست مبارک  
سے اشارہ فرماتے تھے ترجمہ اور صاحب نسائی اس روایت کو کتاب صیبا

حضرت داؤد بن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے چھینک آئی جس کے بعد میں نے  
یہ دعا پڑھی درود ترجمہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو نہایت پاکیزہ  
پر حق میں برکت کی گئی ہے اور جن پر برکت کی گئی ہے جس طرح کہ برکت کی  
محبوب رکھتا ہے اور اظہارِ رضا مندی فرماتا ہے جب رسول اللہ نماز سے  
فاسخ ہوئے تو مقتدرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون باتیں کر رہا تھا لیکن کسی  
نے جواب نہ دیا تو اپنے اس جملہ کو مزید دہرایا اور ایسی کہتے ہیں میری طرف  
میں نے کہا کہ یہی تھا یا رسول اللہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
عدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کلمہ کو سہاگے کے لیے میرے کپڑے  
اوپر فرستے معروف سبقت تھے کہ کسی کو اس کلمہ کے جانے پر اشراف ملے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز میں چالیس مرتبہ  
اللہ ہو جی ہے اگر کسی کو تم میں سے نماز میں جہاں آئے تو اس کو اسکا نماز پڑھنا  
روکنے کی کوشش نہ کرے ترجمہ لیکن ایک اور روایت میں ابوامر بن ماجر  
میں اسی طرح منقول ہے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دھوکے کو اچھی طرح  
دھوکے پھر مسجد کا ارادہ کرے تو راستہ میں اپنی انگلیوں کو نہ پٹکائے کیونکہ  
رواستہ میں بھی وہ مالک نماز میں ہے (احمد ترجمہ)۔ ابو داؤد نسائی  
دارمی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اپنے بندے پر اس وقت تک



فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَمِثْ قُلَادَةُ الصَّوْفِ عَنْهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۹۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَقَرَتَكَ حَيْثُ تَجِدُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ

فِي سُنَنِ الْكَبِيرِ مِنْ طَبَرِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ

بَرْقَعًا -

۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنَّا كُنَّا وَالْإِنِيقَاتُ فِي الصَّلَاةِ قِيَامٌ

الْإِنِيقَاتُ فِي الصَّلَاةِ هَكَذَا قِيَامٌ كَانَ لَا بُدَّ قِيَامِي

الْقَلْبُ لَكَ فِي الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَنُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا

وَلَا يَتَوَلَّى عَنْهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۳۴ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

رَفَعَةَ قَالَ قَالَ الْعَظَامُ وَالتَّعَاسُ وَالتَّشَاوُفُ فِي الصَّلَاةِ

وَالْحَبِصُ وَالْبَقَرَةُ وَالزُّعَاتُ مِنَ الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۵ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ أَنَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

فَرَجَعَنِي أَوْزُكَارَ زَيْدٍ الْيَمِينِ بَعْنِي يَمِينِي وَفِي رِوَايَةٍ

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَلَاتِهِ

أَوْزُكَارَ زَيْدٍ الرَّحَى مِنَ الْبَكَارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ

الرِّوَايَةُ الْأُولَى وَأَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ -

۹۳۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ رَعَدًا كُنْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَسْجُدُ

الْحَقْلَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَهَتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۹۳۷ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

ہمیشہ توجہ رہتا ہے جبکہ نماز میں ہوتا ہے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا

جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر کم اس سے ہٹ جاتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اس (نماز میں) اپنی نظر اس جگہ نہ جو جمالِ نبویؐ

ہو (یعنی درگاہِ نبویؐ) کہ اگرچہ اس سے بروایت جناب انس

مرفوعہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی بروایت کرتے ہیں کہ نبیؐ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے تو نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے احتراز کر

کیونکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا سببِ ہلاکت ہے اور اگر مجھ پر لائق ہو تو

نوافل میں کر سکتا ہے فراغ میں نہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں کی آنکھوں سے دیکھتے لیکن عقب میں

دیکھنے کے لیے گردن نہ پھیرتے تھے۔

(ترمذی۔ نسائی)

حضرت مدی بن ثابت اپنے والدہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں

جنہوں نے روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا سرکار نے فرمایا

فرمایا کہ نماز میں چھینکنا۔ اونگھنا۔ جمائی لینا۔ حیض جاری ہونا۔ قے آنا اور

نکسیر کا پھوٹنا شیطانی اثرات کی وجہ سے ہے۔ (ترمذی)

حضرت مطرف بن عبد اللہ بن مخیر وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صوف

نارنگی اور آپ کے جسم سے ایسی آواز آ رہی تھی جس طرح دیکھیں کوئی چیز خوشی ہی

جاری ہو یعنی آپ صوف گریٹے اور ایک روایت کے مطابق فرمایا کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اور صوف گریٹے اور آپ

سینہ مبارک سے ایسی آواز آ رہی ہے جس طرح مکی سے آواز آتی ہے اور کہیں

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو گنگروں کو بھی ہاتھ دلاؤ

کیونکہ اس وقت رحمتِ رانیٰ توجہ ہوتی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد)

(ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم



وَسَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَأْتِ يَقَالَ لَمْ أَقْلَمُ إِذَا سَجَدَ فَفَعَلَ فَقَالَ  
يَا أَقْلَمُ رَبِّ رَبِّ وَجْهَكَ - (رواہ الترمذی)

۹۳۸- وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِحْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةٌ أَهْلًا لِلتَّائِبِ  
(رواہ فی شعبہ السنن)

۹۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلَمُوا الْأَشْرَافَ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ  
وَالْعَرَبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي  
مَعِينَةَ -

۹۴۰- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا ذَا بَابٍ عَلَيْهِ مُعْتَقٌ  
كَجِدَّتْ قَامَتْ فَتَحَتْ قَمِيصِي فَعَقَمَ بِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى  
مُصَلَّاهُ وَذَكَرْتُ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْيَمِينِ رَوَاهُ أَحْمَدُ  
وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي نَجْوَةَ -

۹۴۱- وَعَنْ حُلَيْنِ بْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ  
فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَعِدِ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ  
وَدَرَوِيُّ التِّرْمِذِيُّ وَمَعْرِي يَدَوِيُّ وَنُفَّصَانِ -

۹۴۲- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدٌ لَمْ يَفْعَلْ فِي صَلَاتِهِ فَعَلَّيْنِ  
بِأَقْلَمِهِ لَمْ يَنْصَرِفْ - (رواہ أبو داود)

۹۴۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدٌ لَمْ يَفْعَلْ  
جَلَسَ فِي الْخَيْرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَارَتْ صَلَاتُهُ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ اسْتِئْذَانٍ لِيَسْرُ الْفَرِيقِ  
وَقَدْ اضْطَرُّوا فِي اسْتِئْذَانِهِ -

علیہ وسلم نے ہمارے فلاح کو دیکھا کہ وہ جب سجدہ کرتے تو زمین پر چھو کر  
ماتے ان کو کچھ کر سکا کرتے فرمایا اسے اقلع اپنے منہ کو خاک آلودہ کر (ترمذی)  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں تم دونوں کا نول مناسب اور چھو کو مار دو اور احد  
اور او دو۔ ترمذی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کیا  
سبب ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں تم دونوں کا نول مناسب اور چھو کو مار دو اور احد  
اور او دو۔ ترمذی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کیا  
(ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نماز نفل پڑھتے آدھ دروازہ بند ہوتا میں آتی اور دروازہ کھلوانی سرکار  
مصلی سے آگے پڑھتے دروازہ کھولتے اور مصلی پر تشریف لے آتے حضرت  
مدنیہ فرماتی ہیں کہ مجھ کو دروازہ سمت قبلہ پر تھا۔

(احمد سالمہ او دو۔ ترمذی۔ نسائی)  
حضرت طلحہ بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران نماز اگر کسی کی رطل آواز (سبح خاتج ہو۔  
تو اس کو چاہیے کہ وہ آگے بڑھے وضو کرے اور نماز کو مکمل کرے (ابو داود ترمذی  
نے زیادتی اور نقصان کے اضافہ کے ساتھ نفل کیا ہے۔)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ دوران نماز راجعاً کسی کی رطل خلیج ہو تو وہ  
اپنی ناک پر کر صاف سے باہر آجائے۔ (ابو داود)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تم میں کسی کو نماز میں مدت واقع ہو اور  
وہ فقہرہ اخیر میں ہو اور اب تک سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز بیشک جائز  
ہو گئی (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی سند  
قوی نہیں اور اس کی سند میں اضطراب کا اظہار کیا ہے۔)

## تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۹۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



عَدَّةً يَوْمًا: صَلَاةً فَلَمَّا كُنَّا نَصْرَبُ وَأَوْسَاءَ الْيَوْمَةِ أَنْ  
كُنَّا كُنْهُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَأَغْسَلَ ثَمَّ حَاجَةً وَرَأْسَهُ يَنْقَطِرُ  
فَصَلَّى بِوَجْهِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لِي كُنْتُ حُجًّا فَتَبَيَّنْتُ  
أَنْ أَغْتَبِلَ رَدَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَافٍ مُرْسَلًا.

۹۳۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَصْبَى الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُ قَبْضَةً مِنَ الْخَضِرِ  
يَسْتَبْرِئُ فِي كَفِّي أَصْعَبُهَا لِيَجِبَتْهُيْ أَصْبَحُ عَلَيْهَا لَيْثَانَةٌ  
الْحَرَّ رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۹۳۶ وَعَنْ أَبِي الدَّانِدِئِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَيَسْمَعُ نَهْأَهُ يَقُولُ أَعْرَضَ يَا اللَّهُ عَنْكَ  
ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ يَلْعَنُكَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَبَطْنِيكَ كَأَنَّهُ يَنْكُلُ  
شَيْئًا فَلَمَّا قَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ  
سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ  
قَبْلَ ذَلِكَ ذَرَيْتُكَ بِسَطِّ يَدِكَ قَالَ إِنْ عَدَّ اللَّهُ  
إِلَيْهِ سَجْدَةً وَبِهِ حَافٍ مِنْ تَأْوِيلِهِ جَعَلْتُ فِي وَجْهِهِ  
فَعَلْتُ أَعْرَضَ يَا اللَّهُ عَنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ  
أَلْعَنُكَ يَلْعَنُكَ اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ يَسْتَأْخِرُ بِكَ  
مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَخْبِئَهُ وَاللَّهُ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِي  
سَلَّمَ أَنْ لَأَصْبَحَ مَوْكِنًا يَلْعَبُ بِهِ وَتِلْكَ أُمَّتُ أَهْلِي  
الْعَمِيدُ يَمْنَهُ.

(رَدَاهُ مُسْنَدُ)

۹۳۷ وَعَنْ تَائِبٍ قَالَ إِنْ عَمِدَ ابْنُ عُمَرَ  
مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَرَدَ الرَّجُلِ حَرَكَةً  
فَرَجَعَهُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لِمَ ذَا سَلَّمْتَ عَلَى  
أَخِي ثُمَّ دَعَا يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يُشِيرُ بِيَدِهِ -

(رَدَاهُ مَالِكٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے لیکن جب تکبیر پڑھ کر گھبراہٹ  
تو صحابہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی طرح انتظار کرو پھر تشریف لے  
گئے مجلس کیا اللہ مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ سر مبارک سے پانی کے  
قطرے ٹپک رہے تھے پھر نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر فرمایا مجھے غسل کی حاجت  
تھی لیکن یاد نہ رہا کہ مجھے غسل کرنا ہے وہ امام احمدی سے امام مالک نے حضرت عطاء  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز میں  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا اور گرمی کی شدت کی وجہ سے  
کنکریوں کو ہاتھ میں لے کر ان کو ٹھنڈا کرتا تاکہ ان پر سجدہ کروں۔

(ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے سنا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے  
درجہ میں اللہ تعالیٰ کی تمجید سے پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد فرمایا میں  
خدا کی لعنت تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا پھر اپنے انھوں کو اس  
طرح کھولا جیسے کہ کسی چیز کو پکڑے ہوں پھر نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض  
کیا یا رسول اللہ بیشک ہم نے آپ نماز میں ایسی چیز کو سنا جو آج تک نہ سنی تھی  
اور نماز میں باتوں کو کھولتے رہی۔ اس وقت آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ اللہ  
کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ میرے سامنے لایا تاکہ میرے چہرہ پر ڈالے تب  
میں نے کہا کہ میں اللہ کی تمجید سے پناہ مانگتا ہوں اور یہ تین مرتبہ کہا پھر میں  
نے اس پر لعنت کو جملہ بھی تین بار کہا لیکن پھر بھی وہ نہ ہٹا تو میں نے اس کو پکڑنے  
کا ارادہ کیا۔ اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو  
شیطان بندھا ہوا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

(مسلم)

حضرت تائیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ ایک نمازی شخص پر گزرے تو اس کو سلام کیا تو اس نے  
دوران نماز سلام کا جواب دیا۔ تو جناب عبد اللہ بن عمر لوٹے اور اس شخص  
سے فرمایا کہ جب کسی نمازی شخص کو سلام کیا جائے تو اس کا جواب زبان سے  
نہ ہو بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے (مالک)



# بَابُ السَّهْوِ

## نماز میں بھول جانے کا بیان

### پہلی فصل

۹۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي سَجَّاهُ الشَّيْطَانُ قُلُوبَ عَشْرٍ لَا يَذَرُكَ اللَّهُ صَلَّى قَرَأَ أَوْ جَمَعَ ذَلِكَ أَحَدُهُمْ فَلَيْسَ بِهِ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ حَالٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۴۹ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَلَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ قُلُوبَ نِيْرَتِهِ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَطْمِئِنَّ الشَّكَّ وَكَيْفَ بَيْنَ عَيْنَيْ مَا اسْتَقْبَلَتْهُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَكَانَتْ كَأَنْ صَلَّى أَرْبَعًا مَا لَا رَيْبَ كَانَتْ شَرْعِيًّا لِلشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ هَذَا عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِي رَوَايَةٍ شَفَعَهَا بِهَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ

۹۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا قَوِيْلًا لَكَ أَرْبَعٌ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هَذَا قُلُوبُ صَلَاتِكَ خَمْسًا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ (لَمَّا أَنَا بِشَرِّ وَمَلَكُ أَسْأَلُ كَمَا تَسْأَلُونَ قَرَأْتُ أَمْسَيْتُ قَدْ رَوَيْتُ وَ إِذَا شَلَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَذَّ الصَّوَابَ فَلْيُكَلِّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ سَجْدَتَيْنِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا يَصَلِّي الْعَشِيَّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَفَى لِي بِتُ أَنَا قَالَ فَصَلَّى بِكَ رَكْعَتَيْنِ شَعْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو تیرہیں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے جب ایسا واقعہ پیش آئے تو مجھے دو سجدے (سوسو کے) کرنے (مستحق ملے)

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کر کے جس تعداد پر یقین ہو اس پر نماز کو مکمل کر کے سلام سے پہلے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو بخت (چھوڑ رکھتے) کر دیں گے اگر چار رکعت ہی پڑھی ہوں تو یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے اگر مسلمین امام مالک نے حضرت عطاء سے روایت کیا لیکن امام مالک کی ایک روایت میں اس طرح کہا ہے کہ یہ سجدے نمازوں کی پانچ رکعتوں کو چھ کے مساوی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی تو پانچ رکعتیں ادا فرمائی آپؐ کو کیا کیا نماز کی رکعات کی تعداد پوچھی گئی ہے تو سر کاٹنے فرمایا ایسا تو نہیں ہے بات کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ آپؐ پانچ رکعات پڑھی ہیں تو آپؐ سلام کے بعد دو سجدے کیے لیکن ایک روایت کے مطابق آپؐ فرمایا میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں میں بھی ایسے ہی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھولے ہو اگر مجھے بھول ہو تو مجھے یاد دلا دو اور اگر تمہیں نماز میں شک واقع ہو تو وہ صحیح تعداد کی بابت کہ گشش کرے اور اسی کی بنا پر نماز مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دو

حضرت ابن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی جس کی تصریح جناب ابو ہریرہؓ نے کی تھی لیکن میں بھول گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت



سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشْبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَى عَلَىهَا كَأَنَّهُ عَصْبَانٌ دَوَّخَمَ يَدَاهُ الِیْمَنِ عَلَى الِیْسَرِ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ دَوَّخَمَ يَدَاهُ الِیْسَرِ عَلَى ظَهْرِ تَوَلَّى الِیْسَرِ وَخَرَجَتْ سُرْعَانَ الْقَوْمِ مِنْ أَيْدِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قَصْرَتِ الصَّلَاةُ فِي الْقُرْآنِ يُؤْتِيكُمْ وَعَمْرُؤُا بَابُ أَنْ تُحْكِمَتَا فِي الْقَوْمِ دَجُلٌ فِي يَدَيْهِمْ كَلُونَ يُقَالُ لَهُ ذُو الِیْدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَتْ أَمْرُ قَصْرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَمْ أَشْرِدْ وَلَمْ تُقَصِّرْ فَقَالَ أَكَمَا يَكُونُ ذُو الِیْدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ قَصَلِي مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَثَلَّ سُجُودَهُ أَدَاكُونَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَثَلَّ سُجُودَهُ أَدَاكُونَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَأَلَهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ يَشْتِ أَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ لَمْ سَلِّكُمْ مَثَلِي عَلَيْهِ وَنَفْطَةُ يَلْبَغَارِي فِي أَخْرَى لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلْ لَمْ أَشْرِدْ وَلَمْ تُقَصِّرْ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَحْجِسْ فَقَامَ الرَّاسُ مَعْدُخْتٌ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ دَانَتْظَرُ النَّاسِ تَسْلِيمَةً كَبَّرَ وَهُوَ جَارِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۹۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ لَمْ تَشَقَّ لَمْ سَلَّمَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا

مازنی بھول جانے کا بیان ہے جو مسجد کی چوڑائی میں لگی ہوئی تھی اس پر ٹکرا کر کھڑے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ نصرت میں ہیں اپنے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کر کے انکیاں ایک دوسری میں ڈالیں اور رخسار مبارک بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا لیکن جلد باز مسجد سے جلدی میں نکلے اور گھٹنے گٹکے مازنی خفیف ہو گئی یہ ان صحابہ میں جو مسجد میں موجود تھے ان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے وہ لوگوں کی باتیں سن کر سم گئے مسجد میں موجود ایک صاحب بن کے ہاتھ لیے تھے ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مازنی کی ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میں بھولا اور نہ مازنی کی ہوئی ہے میں کمر سرکار سے موجود ہوں اسے دریافت فرمایا کیا تم بھی ایسی کہتے ہو جو ذوالیدین نے کہا؟ صحابہ نے کہا ہاں شک یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور غار ادا کی جواب دہ کی تھی پھر سلام پھیر کر سجدہ کیا جو نانکے مطابق تھا یا اس سے کچھ زیادہ طویل۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر کبیر لگی۔ اس موقع پر اکثر لوگوں نے ان سیرین سے سوال کیا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا یا نہیں تو ان سیرین نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین نے بتایا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا متفق علیہ لیکن الفاظ حدیث امام بخاری کے ہیں ایک اور حدیث کے متفقہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو میں بھولا اور نہ مازنی کی ہوئی ہے کے الفاظ نہیں فرمائے تھے بلکہ فرمایا تھا ایسا نہیں ہوا تو ذوالیدین نے کہا تھا اس وقت کچھ ایسا ہی

حضرت عبداللہ بن حبیبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی مازنی بھولائی تو وہ کہتوں کے بعد کھڑے ہوئے و تشدد کیا، صحابہ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے حسب نماز ختم ہوئی اور صحابہ سلام پھرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے کبیر لگی اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا۔

(متفق علیہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مازنی کی ماست فرمائی اور مازنی سمجھوا تو آپ نے دو سجدے کیے پھر تشدد کے بعد سلام پھیرا ترمذی نے کہا ہے



حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَرِيبٌ -

حدیث حسن اور غریب ہے۔

۹۵۳ وَعَنِ الْمُخَبَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الرَّامِلُ مَامُرًا فِي التَّوَلُّعَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَامَ مَامُرًا فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ اسْتَوَى قَامَ مَامُرًا فَلْيَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً فِي الشَّهْرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معمر بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہونے لگے اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد دلادیا جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو دلالت ہے بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کرتے۔  
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

## تیسری فصل

۹۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخُذْبَانِيُّ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ خُلُودٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَرَكَةُ شَيْعَةٍ فَمَدَحَ قَضِيحَانٌ يَجُودُ رَدَاؤُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ اصْنَعِي هَذَا قَالُوا نَحْمُ فَصَلَّى رَكَعَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ سَجَدًا سَجْدًا ثَلَاثِينَ ثُمَّ سَجَدَ -

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق ہم کو یاد دلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر گھر میں تشریف لے گئے اس وقت ایک لہجہ ہاتھ والے صحابی جن کا نام خذبان تھا کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ کو اس مجلس کی طرف توجہ دلائی (یعنی تین رکعتوں کی طرف) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی حنظلہ سے فرمایا کہ اس نے کھڑے ہوئے حجۃ اقدس سے باہر آئے لوگوں کے قریب پہنچ کر دریافت کیا کہ تم کس شیعہ کی کتاب لوگوں نے کہا بیشک جس پر آپ نے بقیہ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۵۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مَنَ صَلَاتِهِ صَلَاةً يَشْتَكِي فِي النُّقْصَانِ فَخُصِّلَ حَتَّى يَشْكِيَ فِي الزِّيَادَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس کو نماز میں شک ہو جائے اور کسی کا خیال ہو تو پاسبان کے کس کو پورا کہے یہاں تک کہ اس کو زیادہ لگا لگانے لگے۔ (احمد)

## بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

## قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت

## پہلی فصل

۹۵۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ لِلشُّرُوكِ قَالَتِ ابْنُ عَبَّاسٍ - (رَوَاهُ الْهَاجَرِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے شریکوں کے ساتھ سجدہ کیا (بخاری)

۹۵۸ وَعَنْ ابْنِ مُرَيْبَةَ قَالَ سَجَدَ تَامَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّمَامَةُ انْشَقَّتْ وَ

حضرت ابو مریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورہ اذہما انشقت اور سورہ اقرابا سجدہ کیا



اَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۵۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ ذَاتَ عَشْرٍ عِنْدَهُ قَبَسُجْدَةٍ وَكَسْجِدٍ مَعَهُ قَرْنَهُ حَتَّى مَا يَجِدَ أَحَدًا تَالِجًا يَهْتِمُ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۰ وَعَنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّجْوَةَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ مَنْ كَثُرَ مِنْ عَذَابِهِ السَّجْدَةُ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فِي رِوَايَةٍ قَالَ مُعَاذُ اللَّهِ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي مَنْ قَرَأَ وَمِنْ ذَرِيَّتِهِمْ ذَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى آتَى فِيهِمَا لَهُمْ أَقْبَدَهُ فَقَالَ يَسْجُدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ أَنْ يَقْضَى بِهِمَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

## دوسری فصل

۹۶۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا أَكَلْتُ فِي الْمُفْضَلِ فِي سُورَةِ النِّحْلِ سَجْدَتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۶۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلِمَتِ سُورَةُ النِّحْلِ يَأْنِي فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ هُمَا فَلَا يَقْرَأُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّتَيْنِ إِسْنَادُهُ يَأْتِيكَ فِي الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْرَأُهَا كَمَا فِي سُورَةِ الشُّعْرِ -

۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں سجدہ کیا (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے اس وقت سرگراہی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے اس وقت اتنا اذہم ہوا تھا کہ میں زمین پر پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے اس کی تلاوت کے دوران سجدہ نہ کیا (بخاری مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سورہ ص کی تلاوت کے دوران سجدہ کو ہم فراموش نہیں کیا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت کی تلاوت کے دوران سجدہ کرتے دیکھا لیکن مجاہد کی ایک روایت کے مطابق میں نے جناب ابی عباس سے معلوم کیا کہ میں سورہ ص کی تلاوت پر سجدہ کر دیا تو آپ نے آیت تلاوت فرمائی اَوْسْ ذَرْنَهُ دَاوُدَ وَسَلَمَانَ فَهَدَاهُمْ أَقْبَدَهُ اس موقع پر جناب ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم دیا گیا تھا کہ وہ انبیاء سابقین کی پیروی کریں۔

(بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ان میں سے تین مفصل میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ ورام صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورہ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی آپ نے فرمایا بیشک اور جو دو سجدے ذکر سے قودمان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے (ابوداؤد - ترمذی) لیکن صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے اور صاحب مصابیح نے فرمایا کہ وہ اس سورہ کا نہ پڑھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق



سَجَدَ فِي صَلَوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَكَبَّرَ قَرَأَ آيَةَ الْقُرْآنِ  
تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۴۵ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ قَرَأَ آيَةَ السَّجْدَةِ كَثْرًا  
وَسَجَدَ وَسَجَدَ ثَمَّ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۴۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَعْلَى السَّجْدَةِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ  
كُلُّهُمْ وَفِيهِمْ التَّارِكُ وَالشَّاحِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى أَنْ  
التَّارِكُ يَسْجُدَ عَلَى يَدِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۴۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنْ الْمَقْصَلِ مِنْهُ تَحَوَّلَ إِلَى  
الْمَدِينَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِالْيَمِينِ سَجْدَةً  
وَيُجَوِّدُ لَهَا فِي حَقِّهَا وَشَقَّ سَمْعًا وَبَصَرًا وَحَوْلًا وَفَقَرَةً  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۹۴۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ كُبُلٌ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي الْيَتِيمَ  
وَأَنَا تَارِكٌ كَأَنِّي أَسْتَبِي خَلْفَ شَجَرَةٍ كَسَجْدَةٍ كَسَجْدَةِ  
الشَّجَرَةِ لِيُجَوِّدَ لِي فَمَجَّاهَا فَقَوْلَ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي رِبْعًا  
عِنْدَكَ أَجْرًا وَثَمَرَةً عَنِّي بِهَا وَدُرًّا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ  
دُخْدُخًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً  
ثُمَّ سَجَدَ كَسَجْدَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ  
عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ  
إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا  
مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے تو نمازوں نے گمان کیا  
کہ آپ نے اتم تنزل سجدہ کی تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

حضرت عقیب ابن ماسر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے سامنے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے آیت سجدہ پڑھتے  
تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

حضرت عقیب ابن ماسر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا تو سب لوگوں  
نے سجدہ کیا ان میں بعض سواری پر تھے بعض پیادل اور سواری پر لوگوں  
نے اپنی ہتھیلیوں پر سجدہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد طوال مفصل کی قرأت کے  
دوران سجدہ نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم رات کو جب سجدہ تلاوت پڑھتے تھے تو اس سجدہ میں اس طرح کہتے تھے  
میں نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے انسان کو پیدا فرمایا اس کے سینے کے کان ہوا  
وہ سینے کے لیے آنکھیں بنا میں اپنی قدرت و طاقت کے ساتھ راہِ ابوداؤد۔

نسائی اور صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ

میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں میں

نے جب سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے درخت کو سجدہ

کے وقت سنا کہ اے خداوند! اپنے یہاں میرے لیے اس سجدہ کی وجہ سے

اجر مرتب فرما اور درود فرما اس سجدہ کے سبب سے میرے گناہ اور اس کو اپنے

یہاں میرے لیے ذخیرہ فرما اور میرے اس سجدہ کو اسی طرح قبولیت عطا فرما

جس طرح حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی حضرت ابن عباس

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ فرمایا

اس کے بعد میں نے وہی کہتے سنا جو اس شخص نے اپنے خواب کے بارے میں کہا

تھا ترمذی لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے قبولیت عطا فرمایا جس طرح



عربیہ۔

حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی اور اس صاحبِ تہذیب نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

## تیسری فصل

۹۴۰ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَهُ كَفًّا مِنْ هَيْئَةٍ أَوْ تَرَاكِبٍ فَدَعَا إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَغْفِيَنِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا قَدْ دَايَمْتُ بَعْدَ قَيْلٍ كَأَفْءَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَأَى الْبَحَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَهُوَ أَمِيَّةُ ابْنِ حَكْفٍ۔

۹۴۱ وَعَنْ بَنِي عَكَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَا وَقَالَ سَجَدَ هَذَا دَاؤُ تَوْبَةٍ وَنَسَجَ هَذَا شُكْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ کیا اور صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا سوا سب قریش کے ایک بوڑھے شخص کے اس نے مٹھی میں مٹی اٹھائی اور اپنی پیشانی کو لگا کر کہا کہ میرے لیے مٹی کافی ہے جناب جبرائیل فرماتے ہیں بعد میں کہنے دیجئے کہ یہ بوڑھا مالک کفر میں مارا گیا مستحقِ ملیہ امام بخاری نے ایک روایت میں بیان کیا کہ وہ بوڑھا امیر بن ثعلف تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت فرما کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ جناب داؤد نے قبولیت تو بہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔

## بَابُ أَوْقَاتِ النَّبِيِّ

پہلی فصل

## ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنے کا بیان

۹۴۲ عَنْ ابْنِ عُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْزِي أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ حِينَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا حِينَ غُرُوبِهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُكَ فَلَا حَاجِبَ لِلْجِبِّ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَغِيبَ وَلَا تَحْدِثُوا بِصَلَاةِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَنْطَلِعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۴۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانِ أَنْ تُصَلَّى فِيهِنَّ أَوْ تَكْبَّرَ فِيهِنَّ مَرَّةً تَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ تَا زَيْغَ حَتَّى تَكُونَفَ دَجِيئِينَ تَقُومُ قَائِمًا لَمْ يَكُنْ يَبْرُكُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آفتاب نکلنے اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے ایک اور روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نظر آئے تو نماز کو روک دو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ غروب ہونے لگے تو بھی نماز کو ترک کر دو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین اوقات میں نماز پڑھنے اور قبر میں مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ ظاہر ہو دو ازل آفتاب کے وقت یہاں تک کہ دن ڈھلنے لگے اور اس وقت کہ



حَتَّى يَقِيلَ الشَّمْسُ وَجِئَ تَضَيَّتْ الشَّمْسُ لَعْنَةُ  
حَتَّى تَغْرُبَ - (رواہ مسلم)

۹۴۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى  
تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ  
الشَّمْسُ - (مسند علیہ)

۹۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ قَعْدٌ مَتَّ الْمَدِينَةُ فَجَلَّتْ  
عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ صَلَاةَ  
الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ  
الشَّيْطَانِ وَحِينَ تَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ  
الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ الظُّلُ  
بِالرُّمُومِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَ تَسْجُدُ  
جَهَنَّمَ فَإِذَا أَتَيْتَ النَّبِيَّ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ  
مَحْضُورَةٌ حَتَّى تَصِلِيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ  
حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ  
الشَّيْطَانِ وَحِينَ تَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ قَالَ قُلْتُ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا لَوْ صُورَ حَقِّي ثِيَابِي عَنِّي قَالَ مَا مَنَعَكَ  
وَجِلَّ يُقْرَبُ وَضَوْءُهُ قَيِّمٌ وَكَسْبُهُ قَبِيضٌ  
الْأَخَرْتُ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَا شَيْئِهِ ثُمَّ إِذَا  
عَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ لَا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ  
وَمِنْ أَطْرَافِ رِجْلَيْهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَقِيلُ يَدَايِهِ إِلَى  
الرَّسْمِ فَقَبْلَ الْأَخَرْتُ خَطَايَا يَدَايِهِ مِنْ أَنْ مَلِمَ مَعَ  
الْمَاءِ ثُمَّ يَسْمُكُ رَأْسَهُ لَا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ  
أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَقِيلُ قَدَمَيْهِ إِلَى  
الْكَعْبَيْنِ لَا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنْ مَلِمَ  
مَعَ الْمَاءِ فَإِنَّ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى  
عَلَيْهِ وَمَجَّاهُ بِالْيَدَيْنِ هَوْنَةً أَهْلًا وَفَرَحًا قَلْبًا وَلَهُ لَا

سورج غروب ہونے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک غروب ہو جائے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے۔

(بخاری - مسلم)

حضرت عمر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو میں بھی مدینہ چلا آیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک کچھ یہاں تک وہ بلند ہو کہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان ملنے لگتا ہے اور اس وقت کھڑا سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھو اس وقت تک جب سورج نصف النہار تک آئے کیونکہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور اس وقت سے آتے ہیں نصف النہار کے وقت نماز سے رکنا کیونکہ اس وقت جہنم جھونکا جاتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو نماز ظہر اور کوہ کر کے بھی نماز فرض ہے اور اس وقت بھی فرض ہے آتے ہیں اسی طرح نماز عصر پڑھ کر نماز سے رکنا دیکھا یہاں تک کہ غروب آفتاب ہو کہ غروب بھی شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے اور کافراں اس وقت سجدہ کرتے ہیں اس کے بعد راوی حدیث عمر بن عبد الرحمن نے عرض کیا یا نبی اللہ کچھ وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص کہ وضو کے پانی کو قرب کر کے پی لے لے کر پھر نہانک میں پانی پڑھا ہے پھر نہانک کو بھانڈے اس سے اس کے منہ نہانک اور چہرے کے گناہ دھلتے ہیں اور چہرے کو اس طرح دھوئے جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ داروں کے اطراف سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں پھر ہاتھوں کو کنیوں تک دھوئے تو اس کے پوروں سے گناہ پانی کے ساتھ گرتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں پھر جب پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو پیروں کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ گناہ جھڑتے ہیں پھر جب کھڑے ہو کر نماز میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اللہ کی شایان شان بزرگی کا تذکرہ



الْفُتُوفِ مِنْ حُطَيْبَتَيْكُمْ كَهَيْئَةِ نَوْمٍ وَلَدَتْ أُمَّةً -

(رداء مسلم)

۹۴۶ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْجَوْشَنَ بْنَ مَعْرُومَةَ وَبَنِي الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْنَا السَّلَامَ وَسَلِّمْ عَلَيْكَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَهَلَفْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلِّ أَمْرُ سَلَّمَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَدَعَوْنِي إِلَى أَمْرُ سَلَّمَ فَقَالَتْ أَمْرُ سَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِي عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يَهْلِيهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَارْتَدَّتْ إِلَيْهِمَا فَجَعَلْتُ قَوْلِي لَدَعَوْنِي أَمْرُ سَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَأَيْتَ تَصَلِّيَهُمَا قَالَ يَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّ آتَانِي نَاسٌ مِنْ عِبِيدِ النَّبِيِّ فَتَدْعُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهَمَّ هَاتَانِ -

(متفق علیہ)

## دوسری فصل

۹۴۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عَمْرِو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الصَّلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّاهُ أَبْرَدًا دُودَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا سَلَامَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّوِّصٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي هَرِيرَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَبِيصِ بْنِ عَمْرِو دَرَفِي شَرِّهِ الشُّعْثَةِ وَنَسِيَ الْمَصَابِيحَ عَنْ قَبِيصِ بْنِ قَهْمٍ نَحْوَهُ -

کہتا ہے اور اس وقت دل کو ماسوی اللہ سے فارغ کر لیتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا  
اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح پیدائش کے دن پاک تھا۔ (مسلم)  
جناب کریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب ابن عباس  
مسور بن مخمر اور عبد الرحمن بن ازہر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت  
میں بھیجا اور کہا کہ ام المؤمنین سے ہمارے سلام کے بعد عصر کے بعد دو  
رکعتوں کے پڑھنے کے بارے میں رسول اللہ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت  
کرنا میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے جان کر دیا فت کیا تو آپ نے فرمایا  
کہ یہ سوال ام سلمہ سے معلوم کرو واپس اگر میں نے ان عینوں صاحبان کو  
بتایا تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر کر کے حکم دیا کہ حضرت  
ام سلمہ سے جان کر لیں ان حضرات کا سلام کہا اور پھر ان کے بارے میں عرض  
کیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے ان رکعتوں کو مانعت کہا ہے  
۱۰ لیکن جب میں نے خود سرکار کو پڑھتے دیکھا ۱۱ غبار ٹھکانے والے  
کے پاس بھیجا اور یہ کہلایا کہ آپ عصر کے وقت دو رکعت کو منع فرماتے ہیں لیکن خود  
پڑھتے ہیں تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے اس بارے میں سوال کیا ہے  
تو سن کر کہ میں نے اسے چھوڑ دیا تھا میں نے اسے اور اہل بیت میں نظر کیا تو خری دو رکعت  
نہ پڑھ سکا یہ دونوں رکعتیں تھیں جو تمنا ہو گئی تھیں۔ (بخاری)

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ قیس بن عمرو سے روایت کرتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فجر کی نماز کے  
بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز  
میں دو دو رکعتیں ہیں (یعنی دو سنتیں اور دو فرض) تو اس شخص نے عرض کیا  
کہ بیشک لیکن میں غرضوں سے پہلے دو سنتیں پڑھ کر رکھا تھا جن کو اب پڑھ  
رہا ہوں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاموش ہو گئے (ابوداؤد) لیکن  
ترمذی نے اس طرح حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حسن حدیث  
کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس ابن عمر سے حدیث کی  
سماعت نہیں کی ہے البتہ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن عمرو سے اس  
طرح حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔



۹۴۸ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا بَنِي عَمِيٍّ مَنَافِي لَا تَسْتَعْمُوا أَحَدًا طَاكَ بِطَنًا  
الْبَيْتِ وَمَنْ لِي أَيْمَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَدْنَاهَا -  
(رواه الترمذی و ابوداؤد والنسائی)

۹۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ يَصِفُ النَّهَارَ حَتَّى يَسْهُلَ  
الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رواه الشافعی)

۹۵۰ وَعَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِيهًا الصَّلَاةَ يَصِفُ النَّهَارَ  
حَتَّى يَسْهُلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ  
لَسَجْدَةٌ لَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْثَمِ  
كَمُرِّيئٍ أَهْلًا قَتَادَةَ -

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے نبی عبد مناف اس غار کعبہ کے لحاف سے اور نماز پڑھنے سے کسی کو مت روکنا اور جو شخص جس وقت شب و روز میں چاہے نماز پڑھے۔  
(ترمذی۔ ابوداؤد نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف النہار کے وقت سورج ڈھلنے تک سوائے جمعہ کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (شافعی)

حضرت ابو خلیل حضرت ابوقنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جمعہ کے علاوہ اور دنوں میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ سوائے جمعہ کے اور دنوں میں دوپہر کے وقت جہنم آگ کی طرح کھلی جاتی ہے ابوداؤد نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابویس کی ابوقنادہ سے مقامات ثابت نہیں ہے۔

### تیسری فصل

حضرت عبداللہ عن ابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینک ہوتا ہے اور جب سورج بلند ہوتا ہے تو طیلحہ ہو جاتا ہے اور جب دوپہر ہوتی ہے تو چمر نزدیک ہو جاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے والا ہوتا ہے تو پھر شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد جدا ہو جاتا ہے۔ (اسی لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مالک احمد نسائی)

حضرت ابو عبیدہ عقیاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے محض میں عصر کی نماز کی امامت فرمائی اور نماز کے بعد فرمایا اگر یہ نماز تم سے پہلے دوڑوں پر ابھی فرض تھی لیکن انہوں نے اس کی محافظت نہ کی اور ضائع کر دیا۔ اب جو شخص اس کی حفاظت کرے گا اس کے لیے دوپہر اترے۔ اور عصر کے بعد شاہد کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور شاہد تارک کو کہتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت معاویہ نے لوگوں سے کہا کہ بیشک تم نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھو لیکن میں بھی سرکارِ دہالم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ہم نے میں بچھا

۹۸۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا كَرْنُ الشَّيْطَانِ كَرَادًا أَرَقَّتْ قَارِقُهَا ثُمَّ لَازِمَتْ قَارِقُهَا قَرَادًا أَرَاكَ قَارِقُهَا قَرَادًا أَدْنَتْ لِلْعَدُوِّ قَارِقُهَا قَرَادًا عَرِيَتْ قَارِقُهَا وَكَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ -  
(رواه مالك و احمد و النسائي)

۹۸۲ وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْخَمَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَنَّبِينَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ صَلَاةٌ عَرِيَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَصَبِرُوا عَلَيْهَا كَمَا صَبَرْتُمْ عَلَيْهَا كَانَ لَكُمْ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النُّجُومُ -  
(رواه مسلم)

۹۸۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَكُمْ تَنْصَلُونَ صَلَاةَ لَعْنَةُ صَاحِبِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُكُمْ



يُسَلِّتُهُمَا وَلَقَدْ تَمَلَّى عَنْهُمَا يَقْبَلِي التَّكْوِيْنَيْنِ بَعْدَ الْفَتْحِ  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۹۸۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَوَّاهُ صَحَابَةً عَلَى دَرَجَةٍ  
الْكُتَيْبَةُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَكَانَ  
جُنْدًا بِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَا صَلَوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ  
الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكْرَةٍ أَوْ بِمَكْرَةٍ إِلَّا  
بِمَكْرَةٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِزْقٌ)

کہ اپنے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہوں البتہ اپنے عصر کے بعد دو رکعت نماز  
پڑھنے کی مانع نہ فرمائی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے زیر پر  
پر جماعہ میں نے مجھے پہچانا اس لئے پہچان لیا اور جس نے نہیں پہچانا اس نے  
نہیں پہچانا اب وہ جان لے کہ میں جناب (ابو ذر کا نام) ہوں میں نے سرکار  
دو عالم سے سنا ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے  
اور نہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک مگر کہ میں اس فقرہ کو تین بار فرمایا  
(احمد و ریزق)

## بَابُ لَجْمَاعَةٍ وَفَضْلِهَا

### پہلی فصل

## جماعت کی فضیلت کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وعلہ وسلم نے فرمایا نماز باجماعت انفرادی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت  
رکھتی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا خدا  
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک میں نے یہ تصدیق کر لی کہ میں عکریاں  
جمع کرنے کا حکم کروں پھر ان میں آگ لگائی جائے پھر میں نماز کا حکم کروں اور  
اذان دی جائے پھر میں کسی کو نماز کی امامت کا حکم کروں پھر میں لوگوں کی طرف  
متوجہ ہوں ایک روایت کے مطابق میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوں  
جو نماز میں حاضر نہیں تھے کہ میں ان کے گھر جلا دوں اور قسم ہے اکی جس ذات  
کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کسی کو ظم ہو جائے کہ اسکو کوشت سے بڑی چیز  
بڑی ملے گی یا دو گھر گائے یا بکری کے تو وہ نماز عشاء کے لیے بھی حاضر ہو جائے۔  
(بخاری مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت  
میں ایک نابینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی رہنما نہیں جو  
مجھے مسجد تک لائے اور حضور علیہ السلام سے مسجد کی عاجزی سے رخصت  
طلب کیا تا کہ وہ گھر میں نماز ادا کر سکیں سرکار نے اس نابینا کو اجازت دیدی  
لیکن جب وہ چلتے گئے تو انہیں بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کو سنتے ہو

۹۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوةَ الْفَرْدِ بِخَمْسٍ وَ  
عِشْرِينَ دَرَجَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۸۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَلَّيْتُ سِيْرَهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ  
بِعَظْبٍ فَحُطِّبَ ثُمَّ أُمِرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذِّنُ لَهَا ثُمَّ أُمِرَ  
رَجُلًا فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى رِجَالٍ قَرِيبٍ رَوَايَةٌ  
لَا يَكْفُرُ بِذَلِكَ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ بِسُورَتِهِمْ وَ  
الَّذِي لَلَّيْتُ سِيْرَهُ لَوْ يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ هُمْ أَنْ يَجِدَ  
عَرَفًا سَمِيًّا أَوْ صَدْرًا تَيْنِ حَسَنَيْنِ لَشَهِدَا  
الْحَقَّ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۹۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَجُلٌ أَهْلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ بِي قَائِمًا  
فَيُؤَمِّرُ بِي إِلَى السَّجْدَةِ فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَرْتَضِيَ لَهُ فَيُصَلِّيَ بِي بَيْنَهُمْ فَرَخَصَ لَهُ فَلَمَّا  
ذَلِكَ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ كُنْتُمْ لِيْنَا بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ



قَالَ قَائِمٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۸۸۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَدَّانَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرَدٍ وَرَجَعَ ثُمَّ قَالَ الْأَمَلُ فِي الرَّجَالِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي الْمَوَدَّاتِ إِذَا كَانَتْ لَيْلَهُ ذَاتُ بَرَدٍ وَمَطِيرٌ يَقُولُ الْأَمَلُ فِي الرَّجَالِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۸۹۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُخِيَ عَشْرُكُمْ وَأَقِمْتُمُ الصَّلَاةَ قَابِلًا ذَا بَرَدٍ وَلَا يَجْعَلُ حَتَّى يَفْجُرَ مَطَرٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُرْمِيهِ لَمْ يَطْعَامٌ وَنَعَامُ الصَّلَاةِ فَلَا يَكُنْهَا حَتَّى يَفْجُرَ مَطَرٌ وَلَا تَلِيسَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ يَحْضُرُ فِيهَا الطَّعَامُ وَلَا هَرِيدٌ أَوْ قُرْآنٌ الْخَبَرَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقِمْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمْ امْرَأَةً أَحَدَكُمْ أَلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَسْتَعْرِضُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹۳۔ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمْ امْرَأَةً أَحَدَكُمْ أَلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَسْجُدْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخَوْفٍ فَلَا تَقْعُدْ مَعَنَا الْوُثَاءُ الرَّخِصَةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو ایسا نہ جواب دیا بیشک سنتا ہوں سرکار فرمایا نہ حاضر ہوا کر۔ (مسلم)  
حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب جب کہ سردی شدید اور ہوا تیز تھی نماز کے لیے اذان دی اور اس کے بعد لوگوں سے کہہ دیا کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ آپ بھی شدید سردی اور بارش کے موقع پر گزروں سے فرماتے تھے کہ وہ اذان کے بعد لوگوں کو گھر میں نماز ادا کرنے کو کہہ دے (متفق علیہ)  
حضرت ابن عمر ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا ہو اور عشاء کی نماز ہونے لگے تو کھانا شروع نہ کرو اور نماز میں جملت نہ کرو یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاؤ اور حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول یہ تھا کہ جب ان کے سامنے کھانا ہوتا اور عشاء شروع ہوتی تو وہ کھانے میں مشغول رہتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہوتے اور کھانے کے دوران آپ نماز کی قرأت سنتے رہتے تھے (متفق علیہ)  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کھانے کے موجود ہونے اور دو نجی شول (عیشاب اور یا خانہ کے دباؤ) کی مداخلت کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو مولائے ان فرضوں کے اور کوئی نماز نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

جناب زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میں سے کوئی جب مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کے لیے حاضر نہ ہو۔ (مسلم)







۱۰۰۰ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ وَلَا نَعَامٍ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَجُودَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ النَّارُ قُتُبَ الْقَائِمَةِ -

(رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی)

۱۰۰۱ وَعَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ الْمَسَاوِي فَلَمْ يَسْتَعِزْ بِتِلْكَ عِدَّةِ رُقَاتِهِ وَمَا الْعِدَّةُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى -

(رواہ ابوداؤد و الدارقطني)

۱۰۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ جُمِعَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقُولَ إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَّهَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَتَلَبَّسُوا بِالْعَلَاةِ - رَوَاهُ الرَّصِيدِيُّ وَرَوَى مَا يَكُ ذَاكَ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ -

۱۰۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْكَ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَوْمُ مَرَجٍ رَجُلٌ قَوْمًا يَخْصُ نَفْسَهُ بِالْأَعْيَادِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُونِي فَعِدَّةٌ بَيْنَ قَبْلِ أَنْ يَكْتُمُونَ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُبْصِرُونَ هُوَ حَقٌّ حَتَّى يَتَحَقَّقَ - رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ وَالرَّصِيدِيُّ نَحْوَهُ -

۱۰۰۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِخَبِيرٍ -

(رواہ فی شریح السنن)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انیس تین شخص آبادی میں یا جنگل میں مگر ان کے درمیان نماز باجماعت قائم کی جائے (ورنہ) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہذا خود پر جماعت کو لازم کرو لیونکہ بعض یا اس بکری کو کھالیا ہے جو روڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد و ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سوزن کی اذان کو سنا تو اس کو سوزن کا اتباع کرنے سے کوئی مفدا نفع نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کیا مذکر کیلئے؟ تو مکار نے فرمایا خوف یا مرض۔ اور نہیں قبول کی جائے گی اس کی نماز۔ (جو تنہا پڑھی ہے)

(ابوداؤد و دارقطنی)

حضرت عبداللہ بن ابی قحطیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب جماعت شروع ہو جائے اور کسی کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو تو وہ پہلے تصوات جماعت سے فارغ ہو۔ (ترمذی مالک و ابوداؤد و نسائی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے ایسا کرنا رہا نہیں (ایسا شخص ہمارا امت نہ کرے جو نماز کے بعد دعا میں اپنی ذات کے لیے کہے اور نمازیوں کو شمال نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو نمازیوں کے ساتھ خیانت کی (۱) اور کسی کے گھوڑے بغیر اجازت نہ جھانکے اور اگر اس نے ایسا کیا تو گھوڑوں کے ساتھ خیانت کی (۲) اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ اس پر پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ ہو یہاں تک کہ وہ فراغت حاصل کرے (ابوداؤد و ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور کام کی وجہ سے مؤخر نہ کرو۔ (شرح السنہ)

### تیسری فصل

۱۰۰۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ تَيْنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مَتَانِ قَدْ عَلِمَ نَفَاةُ أَدْمِئِينَ إِنْ كَانَ التَّيْمُ كَيْسِي بَيْنَ جَعَلِيْنِ حَتَّى

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں بیشک ہم یہ جان لیا کہ نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی روگردانی نہیں کرتا جس کا اتفاق ظاہر ہو گیا ہے یا مرض کی وجہ سے حالانکہ ہم میں سے بیمار بھی وہاں کے ہمارے



نماز کے لیے آتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں رسول خدا نے ہمیں ہدایت کے طریقے تعلیم فرمائے اور ان میں سے ایک طریقہ ان مساجد میں نماز باجماعت ہے جہاں اذان پڑھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جناب عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل وہ اللہ سے اس طرح ملاقات کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو تو وہ بیشک وقت نمازوں کی پابندی کرے جب کہ اس کو اس کے (نماز) کیلئے بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ نے نبی کریم کو ہدایت کرنے کے لیے راستہ متعین فرمادیا ہے اور یہ باجماعت نمازیں تمہارے لیے ہدایت کا راستہ ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں اس پیچھے رہتے دالے کی طرح نماز پڑھو گے تو اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور نبی کی سنت کے ترک سے گمراہی اختیار کر دو گے۔ اللہ نہیں کوئی شخص جو اچھی طرح ہدایت حاصل کر کے مساجد میں سے کسی مسجد کا قصد کرے تو اس کے ہر قدم پر اللہ ایک نیک لکھوتا ہے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس کے نام پر محال سے ٹھایا جاتا ہے اور بیشک ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ نماز باجماعت سے سوا منافق کے اور کوئی پیچھے نہیں رہتا ہے جس کا نفاق ظاہر ہو تا ہے اور ایسا شخص بھی نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوتا ہے جو درود اور سو گناہ مساجد میں آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز مشاء کا حکم دے کر (نماز مشاء شروع کر کے) خادموں کو حکم دیتا کہ وہ اُن کے گھروں کو آگ سے بھلا دیں۔ (جو مرد نماز مشاء کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے) (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم مسجد میں ہوں اور اذان ہو جائے تو نماز (باجماعت) پڑھیں بغیر ہم مسجد سے نہ نکلیں (احمد)

حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد سے اذان ہونے کے بعد نکلا تو جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے بھلا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(مسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے اور وہ مسجد سے نکلا مگر کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں اور اس کا واپسی کا ارادہ

يَأْتِي الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى فَلَنْ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدُّنُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْلِمًا فَلْيُعَاقِظْ عَلَى هَذِهِ الصَّلَاةِ الْخَيْرُ حَيْثُ يَتَذَكَّرُ بِهِنَّ قَرَأَ اللَّهُ تَعَالَى لِيُتِمَّ سُنَنَ الْهُدَى فَلَمْ تَهْمَنْ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى دَلَّوْا كُمْ صَلَاتُكُمْ فِي بَيْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا النَّحْلُ فِي بَيْتِهِمْ لَمْ تَكُنْ سَنَةً يَدْعِيكُمْ دَلَّوْا كُمْ سَنَةً نَبَتْ لَكُمْ لَمْ تَكُنْ سَنَةً يَدْعِيكُمْ يَنْتَظِرُ قِيَمِينَ الطُّهْرَانِ ثُمَّ يَصِيدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِمَّنْ هُنَا وَالْمَسْجِدُ الْأَكْبَرُ اللَّهُ لَهُ يَكُنْ خَطْوُهُ يَخْطُوها حَسَنَةً وَرَفْعُهُ يَهْأُ دَرَجَةً وَحُطُّهُ عَنْهَا سَيِّئَةٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَغَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُتَارِفٌ مَعْلُومٌ النِّقَاطِ وَلَقَدْ كَانَ الذَّجَلُ يُدْعِي بِهِ يَهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ فِي النَّصَبِ - (رواه مسلم)

۱۰۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَا مَا فِي الْبَيْتِ مِنَ النَّسَاءِ وَالذَّرِيَّةِ أَقْبَتْ صَلَاةَ النَّسَاءِ وَأَمَرْتُ فَعَلِيَّ يَحْذَرُونَ مَا فِي الْبَيْتِ بِالنَّسَاءِ - (رواه أحمد)

۱۰۰۷ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ تُؤَدُّونَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ - (رواه أحمد)

۱۰۰۸ وَعَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُقِرَّ فِيهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا أَقْدَقَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواه مسلم)

(رواه مسلم)

۱۰۰۹ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَهُ الْإِذَاذُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ



فَقَرَأَ مَنَافِقًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۰۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَجَمَّعَ النَّبَاءُ فَخَلَعُوا جُبَّةً فَلَا صَلَوةَ لَهَا وَلَا مِنْ عُدْرَةٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِ قُطَيْبِيُّ)

۱۰۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَلْمَزْنَا النَّبِيَّ كَثِيرَةً أَلْمَزْنَا قَرْدًا وَالتَّبَعُ وَأَنَا ضَرِيرٌ أَلْبَسَ قَهْلًا تَجِدُنِي مِنْ رُحْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَبَّعْ قَالَ وَحَتَّى حَلَا وَلَمْ يَخْصُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۰۱۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَغْضَبَنِي أَمْرٌ أَتَمُّ مِنْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يَصَلُّونَ جَمِيعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْكَفَّارِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا عَمَرَ عَمْرًا إِلَى الشَّوْرِ وَمَسَّكَ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالشَّوْرِ فَمَرَّ عَلَى الشُّقَاءِ أَوْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لِمَ أَرْسَلْتَنِي فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَتَمَّ صَلَوةِ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَمَّ كَلِيلَةً۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۱۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَانِي كَمَا تَوْفَعُمَا جَمَاعَةً۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۰۱۵ وَعَنْ كِلَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حَقْلَهُنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ فَقَالَ يَلَالُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَنْتَ لَكُمْ مَنَعَتٌ

نہیں تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے اذان سن لی اور اس کا جواب نہ دیا تو اس کی نماز قبول نہیں مگر جبکہ مذکور۔ (دار قطنی)

حضرت عبداللہ بن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بیشک میرے میں بہت زیادہ سواری جاؤر میں اور میں نابینا شخص ہوں کیا مجھے یہ اجازت ہے کہ میں مسجد میں حاضر نہ ہوں۔ سرکار نے فرمایا کیا تم میں علی الصلوۃ اور علی الفلاح سنتے ہو میں نے کہا بیشک سنتا ہوں تب سرکار نے فرمایا مسجد میں حاضر نہ ہوں اور مجھے ترک جماعت کی اجازت نہ دی ۲

حضرت آدم دار و روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداءؒ گھر میں آئے تو وہ نہایت ہی غیظ و غضب کے عالم میں تھے میں نے ان سے معلوم کیا کہ غضب کی وجہ کیا ہے تو کہنے لگے خدا کی قسم میں محمد کی امت کے کسی سے اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا گروہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حمزہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے سلیمان بن ابی حمزہ کو نماز فجر میں نہ دیکھا۔ صبح کے وقت جب حضرت عمرؓ بازار کی جانب چلے تو سلیمان کے مکان کی طرف گئے جو مسجد اور بازار کے درمیان تھا آپ نے سلیمان کی والدہ جناب شفاء سے کہا کہ میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ سلیمان نے رات حالت نماز میں گزاری اور صبح کے وقت ان کی آنکھ لگ گئی تھی یہ سن کر جناب عمرؓ نے کہا کہ میرے لیے رات بھر نماز پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ میں فجر کی نماز باجماعت پڑھوں (مالک)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو یا دو سے زیادہ افراد کے لیے نماز باجماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت بلال بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خواتین تم سے مسجد کی عافری کی اجازت طلب کریں تو تم ان کو ان کے حق سے محروم نہ کرو لیکن جناب بلال نے کہا ہم ان کو منع کریں گے تو حضرت بلال سے جناب عبداللہ نے فرمایا میں کتنا ہول یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کہا کہ ہم



وَفِي رِوَايَةٍ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ قَبْلَ عَلَيْهِ عَسَدُ اللَّهِ  
كُتِبَ سَيِّئًا مَا تَوَعَّدُهُ سَيِّئًا وَمُتْلِكُهُ قَطُّ وَقَالَ أَخْبِرْكَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَوْلُ اللَّهِ  
لَمَنْعَهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۱۶ وَكَانَ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ  
أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَا  
نَحْنُ مِنْهُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَتَى أَحَدَهُمْ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعُولُ هَذَا أَكَلٌ فَمَا كَلِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَتَّى مَاتَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

انہیں منع کریں گے اور حضرت سالم کی روایت میں جو انکے والد کے حوالہ سے ہے پھر جناب عبداللہ حضرت بلال کی جانب متوجہ ہو کر انہیں خوب بُرا بھلا کہا اور میں نے ان سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں تھیں پھر فرمایا کہ میں آپ کو سرکار کا ارشاد سن رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم انہیں منع کریں گے (مسلم)

حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں تحقیق مکرار دہ عالم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو منع کریں گے تو جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو مدادی کہتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر نے تو آخر وقت تک اپنے بیٹے سے بات نہ کی۔ (د احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

## صف سیدھی کرنے کا بیان

پہلی فصل

١٠٤ عَنْ الثَّعْلَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِي صُفُوفَنَا حَتَّى كَانَتْهَا يَسْتَوِي بِهَا الْقِدَارُ حَتَّى رَأَى أَنَا كَقَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا لِقَامِ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكَيِّدَ قَرَأَ رَجُلًا كَبِيرًا مَدَانُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادُ اللَّهِ لَسْتُمْ مُسْلِمِينَ أَوْ لَيْعًا لَقِنَ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِهِمْ

حضرت نعمان بن اشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو تیروں کی طرح سیدھا کرتے تھے پھر آپ نے یہ سجدہ لیا کہ ہم نے اس بات کو جان لیا ہے۔ لیکن ایک دن سید عالم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور تحریر تحریر دیکھنے والی غمی تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے اس اوقات آپ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

١٠١٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِذْ خَلَّتِ الصَّلَاةُ فَأَذْبَلْ عَلَيْنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِمْ فَقَالَ أَيْسَرُوا  
صُفُوفَكُمْ وَتَرَأَوْا فَإِنِّي أَرَى كُفْرَيْنَ وَرَأَوْا ظَهَرَنِي رَدَاهُ  
الْبَخَائِرُ وَفِي الْمَتْنِ عَلَيْهِ قَالَ أَيْسَرُوا الصُّفُوفَ كَمَا  
أَرَى كُفْرَيْنَ وَرَأَوْا ظَهَرَنِي -

(مسلم)  
حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نماز کے لیے صفیں مرتب کی گئیں  
تو رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا  
کردو۔ اور قریب قریب مل کر کھڑے ہو۔ تحقیق میں تم کو عقب سے بھی  
دیکھا ہوں۔ بخاری اور بخاری و مسلم میں ہے کہ صفوں کو  
مل کر دو مل تم کو اس پشت بھی دیکھتا ہوں)

١٠٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُونَ صُغُورًا كَثِيرَةً كَثِيرَةً الصُّغُورِ مِنْ إِمَامَةِ الصَّلَاةِ مَبْنِي عَلَى الْإِثْمِ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ







وَسَلَّمَ رُسُلًا صُفُوفَكُمْ وَكَافَرُوا بَيْنَهُمَا وَحَادُوا بِالْأَكْثَرِ  
قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بَيْنَهُمَا إِنْ كَرِهِيَ الشَّيْطَانُ يَنْخُلُ مِنْهُ  
حُكْمُ الصِّفِّ كَمَا نَهَا الْحَدَّثُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۶ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَمُّ الصِّفِّ الْمُتَمَامُ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ عَمَّا كَانَ مِنْ نَفْسٍ  
فَلْيَكُنْ فِي الصِّفِّ الْمَوْفِرِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۷ وَعَنْ الْبَزَّازِ بْنِ عَزِيزٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ  
عَلَى الَّذِينَ يَكُونُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خَطْوَةٍ أَحَبَّ  
إِلَى اللَّهِ مِنْ خَطْوَةٍ تَشْبِيهِ بِمَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيِّمٍ مِنَ الصُّفُوفِ  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۹ وَعَنْ الشَّامِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُصَلُّونَا إِذَا نَزَلْنَا فِي  
الصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ أَمْسُوا لَوْ اسْتَوُوا صُفُوفَكُمْ  
وَعَنْ يَسَارِهِ أَمْسُوا لَوْ اسْتَوُوا صُفُوفَكُمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيَّاهُكُمْ أَلَيْسَ كُمْ مَتَارِكٌ فِي الصَّلَاةِ -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اپنی صفوں کو اس طرح متصل رکھو جس طرح دیوار کی انیسٹیں) اور کندھے  
سے کندھا ملاؤ اس خدا کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے شیطان  
صفوں کے علاوہ اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح بکری کا پچھلے  
گھس جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ابتدائی صف کو مکمل کرو اس کے بعد دوسری صف  
کو بھی اسی طرح۔ اور صرف اخیر صف میں ہی روار رکھو۔ (ابوداؤد)

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر خوشی  
پس جو پہلی صفوں میں شامل ہوتے ہیں  
اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو اور کوئی قدم نہیں  
جو نمازی کو صف میں شامل کر دے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے داہنے حصے کی جانب  
(مخصوصی) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے  
پہلی صفوں کو در فرماتے جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو تکبیر تحریر کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم جب امامت فرماتے تو تکبیر تحریر سے پہلے داہنے طرف منہ کر کے  
فرماتے سیدھے ہو کر صفیں درست کرو اسی طرح بائیں جانب رخ  
کر کے صفوں کی درستی کا حکم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جسکے کندھے نماز کی حالت  
میں نرم ہوں (یعنی سیدھے کھڑے ہو گندھے نہ ہوں) (ابوداؤد)

## تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۳۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



يَقُولُ اسْتَوْدَا اسْتَوْدَا قَوْلَا لِي نَقِي سِيَرِهِ  
رَأَى لَا رَكْعَتَيْنِ خَلْفِي كَمَا ارَكْعَتَيْنِ بَيْنِي -

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۰۳۳ وَعَنْ أَبِي أُمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيِّفِ  
الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ لَنْ أَلَهُ وَ  
مَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيِّفِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ  
عَلَى الثَّانِي قَالَ لَنْ أَلَهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّيِّفِ  
الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ وَعَلَى الثَّانِي فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوِّدُوا صُفْرَكُمْ دَحَاؤًا  
بَيْنَ مَنَاقِبِكُمْ وَلِيَعْلَمَ فِي آيَاتِهِ إِخْوَانُكُمْ وَسُلَامًا لِمَنْ خَلَعَ قُلُوبَ  
الشَّيْطَانِ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَدِيدِ يَجْعَلِي أَدْلَادَ  
النَّارِ وَالْقَصَادَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۰۳۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الصُّفْرُ دَحَاؤًا بَيْنَ الْمَنَاقِبِ وَ  
سُدًّا لِمَنْ خَلَعَ وَلِيَعْلَمَ فِي آيَاتِهِ إِخْوَانُكُمْ وَلَا تَنْزِلُوا صُلَابَ  
الشَّيْطَانِ وَمَنْ دَسَلَ صَفًّا دَسَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهُ  
قَطَعَهُ اللَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهُ  
وَمَنْ دَسَلَ صَفًّا إِلَى الْخِزْرِ -

۱۰۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَسَّطُوا الْإِمَامَ دَسَلُوا الْعَمَلُ -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ مَنَاقِبُ أَخْرُوجُونَ عَنِ الصَّيِّفِ الْأَوَّلِ  
حَتَّى يُقَرَّحَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۷ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّيِّفِ دَحَاؤًا  
فَأَمَرَهُ أَنْ يُبَيِّدَ الصَّفَّةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ  
دَاوُدَ وَبَقَالُ الرُّمَيْنِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ -

کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز شروع کرنے سے قبل مقبلیوں فرماتے سید اور برابر  
ہو جاؤ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں تم کو عقب سے  
بھی اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح سامنے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں صف  
اول پر۔ صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار  
نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ صحابہ  
نے پھر عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار نے پھر صف  
اول ہی کے لیے ارشاد فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف پر بھی تو  
سرکار نے فرمایا دوسری صف پر بھی۔ اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور کندھے سے کندھا ملاؤ اور اپنے  
بھائیوں کے ساتھ آرام سے کھڑے ہو اور درمیانی جگہ کو ترک کر دو کیونکہ  
خالی جگہوں میں شیطان اس طرح داخل ہو جاتا ہے جس طرح (خوف) بکری کا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا صفوں کو اس طرح سیدھا رکھو کہ کندھے سے کندھا ملے  
ہو۔ درمیانی جگہوں کو بھڑواؤ آسانی کے ساتھ کھڑے ہو۔ صف میں شیطان  
کے لیے فراخی نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور  
جس نے صف کو قطع کیا اس کو اللہ تعالیٰ علیحدہ کر دے۔ (حدیث ابوداؤد) لیکن  
صاحب نسائی نے صرف صف کو ملانے تک نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جماعت میں) امام کو درمیان میں رکھو اور صف کے  
خلاف کو ترک کر دو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو قوم صف اول سے پیچھے رہے گی تو اس کو اللہ تعالیٰ بھی  
دوزخ کے پچھلے حصے میں ڈالے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت وابہ بن معبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص  
کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے علیحدہ نماز پڑھتے  
دیکھ کر فرمایا کہ تم نماز کا احادہ کرو (یعنی نرمی) (ابوداؤد) اسلام نرمی نے  
فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔



## بَابُ الْمَوْقِفِ

## نماز یا جماعت میں کھڑے ہونے کا بیان

## پہلی فصل

۱۰۳۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فَقَعْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَآخَذَ بِيَدِي مِنْ دَرَاوِ ظَهْرِهِ فَعَدَّ لِي كَذَلِكَ مِنْ دَرَاوِ ظَهْرِهِ إِلَى الشَّيْءِ الْأَمِينِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۰۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَكُنْتُ بِيَدِي فَأَذَانِي حَتَّى أَكَامَرَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَابِرُ ابْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ بِيَدَيَّ جَمِيعًا فَدَفَعَنِي حَتَّى أَقَامَ مَخْلُفًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْنِي وَبَيْنَهُمَا خَلْفَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَتَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۱ وَعَنْ أَنَسٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتُ وَرِأَافَهُ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَكَامَرَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةُ مَخْلُفَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ نَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْرًا كَرَّ فَرَكَمَ قَبْلَ أَنْ يُعْصَلَ إِلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حُجْرًا وَلَا تَعُدَّ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر تھا جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت کی جانب ہاتھ کر کے مجھے بائیں طرف سے اپنی داہنی جانب کھڑا کر دیا۔ (مسند علی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آکر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے پیچ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اس دوران جابر بن صخر بھی آئے اور وہ سرکار کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو ہاتھ پیر کر ہمیں وہاں سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور عقبہ بن نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سارے سحر پہ نماز ادا کی۔ (مسند ابی نعیم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی تو مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا ہمارے ساتھ میری ماں یا خالہ بھی تھیں ان کو پیچھے کھڑا کیا۔ (مسلم)

حضرت ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ کو کعبہ میں تھے میں صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع میں چلا گیا بعد میں چلتا ہوا صف میں شامل ہو گیا جبکہ اس واقعہ کا ذکر سرکار کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شوق میں اسافر فرمائے لیکن اس طرز عمل کا اعادہ نہ کیا جائے۔ (بخاری)

## دوسری فصل

حضرت عمرو بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے میں کو فرمایا

۱۰۴۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ







وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ عُنُقَهُمَا الْخِلْمَانِ لَعَنَ صَلَّيْ بِهِمْ  
فَدَا كَرِصَلَتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَلَاةُ كَانَ عَبْدًا لَأَعْلَى  
لَا أَحَبُّ إِلَا كَانَ أَعْبَدُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۴۸۔ وَعَنْ كَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ  
فِي الصُّلَّةِ الْمُقَدَّمَةِ فَجَبَّ فِي رَجُلٍ مِّنْ خَلْقِي جِدَّةً  
فَنَحَا فِي دَعَامٍ مَّعَانِي قَوْلًا لَهُ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا  
انْصَرَفَ لَدَا هُوَ أَقْبَى بَنِي كَعْبٍ فَقَالَ يَا قَتْلَى لَا يَسْرُوكَ  
إِلَّهَ إِنْ هَذَا أَحَدُهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا أَنْ تَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْفُضْلَةَ فَقَالَ هَلْكَ أَهْلُ  
الْعَقْبِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثٌ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيَّ مِنْهُ  
إِلَّا وَلَيْسَ إِلَهِي عَلَى مَنْ أَصَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ  
مَا نَعْنِي يَا أَهْلَ الْعَقْبِ قَالَ الْأَسْرَامُ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

سرکار نے امامت فرمائی تو پہلے مردوں کی صف بنائی گئی اسکے بعد بچوں کی  
صف بنی اسکے بعد راوی نے بقیہ نماز کا طریقہ بھی بتلایا اور کہا کہ سرکار ایسے  
ہی نماز پڑھتے تھے۔ عبد الاعلیٰ نے کہا ہے کہ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ راوی  
نے سری اُنکے کھنڈ کو استعمال کیا ہو۔ (ابوداؤد)

جناب تیس بن عباد روایت کرتے ہیں کہ ایک مسجد میں پہلی صف میں نماز ادا  
کر رہا تھا ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچا اور کھینچ کر میری جگہ کھڑے ہو گئے  
اس دوران مجھے اپنی نماز کا کوئی خیال نہ رہا (یعنی کسی کوئی ختم ہو گئی) جب نماز  
سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ جناب آبی بن کعب تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا  
ما جزلو سے اللہ تعالیٰ تمہیں پریشانیوں سے محفوظ رکھے یہ رسول خدا کا  
جم سے معاہدہ ہے کہ ہم صف اول میں نہ کھڑے ہوں اسکے بعد جناب ابی  
نے قید کی طرف منہ کر کے فرمایا اب کعب کی قسم اہل عقد ہلاک ہو گئے یہ جناب  
جناب ابی نے یمن میں رہ کر فرمایا اسکے بعد کہنے لگے خدا کی قسم میں اللہ اور ان کے  
ان پر ہے جو اللہ اور ان کو گواہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابو یعقوب  
اکثرت جناب آبی بن کعب اسے معلوم کیا کہ اہل عقد سے کیا مراد ہے تو انہوں

## امامت کا بیان

## بَابُ الْإِمَامَةِ

پہلی فصل

۱۰۴۹۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْمَرُ الْعَوَمَاءُ أَنْ يَكْتُبُوا كِتَابَ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا  
فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاعْلَمُوا بِالشَّرْقِيِّ كَانُوا فِي الشَّرْقِ سَوَاءً  
فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَاعْلَمُوا بِالشَّرْقِيِّ سَوَاءً  
وَسَاءً لَا يُؤْمَرُ الرَّجُلُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُقَدَّرُ فِي  
بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِيمِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ لَهُ  
لَا يُدْرِكُ مِنَ الرَّجُلِ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ -

۱۰۵۰۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤْمَرُوا أَحَدُهُمْ  
أَحَقُّهُمُ بِالْإِمَامَةِ أَوْ أَحَدُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَدُرَرُ حَدِيثُ  
مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ فِي تَابِ أَحَدِ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ -

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا  
کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن کی کم از زیادہ عالم ہو اور اگر سب بول لیک  
جیسے ہی ہوں تو سنت کو زیادہ جانتے والا امامت کرے اور اگر اس  
معاملہ میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سبقت کرنے والا قابل ترجیح ہے  
اور اگر ہجرت کے معاملہ میں بھی سب ایک جیسے ہوں تو عمر آدمی امامت  
کا زیادہ مستحق ہے۔ اور نہ امامت کرے کوئی کسی دوسرے کی حکومت کے زعم  
میں اور نہ جیسے کسی کے گھر میں عز کی جگہ بغیر کسی اجازت کے دم لیں انہیں

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز  
پڑھنے والے تین فرد ہوں تو ان میں سے ایک آدمی امامت کرے  
اور امامت کا اختیار ان میں بہتر قرآن پڑھنے والا فرد ہے دوسرا اور  
مالک بن حویرث کی حدیث باب الاذان کے بعد کسی باب میں ذکر کی گئی ہے۔



## دوسری فصل

۱۰۵۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُرَّةٍ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرَمَةٌ قَرَأَهُ لَكُمْ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۰۵۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُرَّةٍ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرَمَةٌ قَرَأَهُ لَكُمْ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۰۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُرَّةٍ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرَمَةٌ قَرَأَهُ لَكُمْ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۰۵۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُرَّةٍ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرَمَةٌ قَرَأَهُ لَكُمْ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۰۵۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُرَّةٍ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرَمَةٌ قَرَأَهُ لَكُمْ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۱۰۵۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُرَّةٍ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرَمَةٌ قَرَأَهُ لَكُمْ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر فرد ان پر ہے اللہ قرآن کریم بہتر پڑھنے والا امامت کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوعلیہ عقیلی روایت کرتے ہیں کہ جناب مالک بن حویرث ہمارے مسجد (بنو عقیس) میں آئے اور حدیث نبوی سناتے ایک حدیث سناتے ہوئے نماز کا وقت ہو گیا۔ تو ابوعلیہ فرماتے ہیں ہم نے جناب مالک سے کہا آگے بڑھیں اور امامت کریں تو انہوں نے فرمایا تم میں سے ہی کوئی امامت کرے اور میں تمہیں امامت نہ کرنے کی وجہ بیان کروں گا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے جو شخص کسی قوم میں ملاقات کے لیے جائے تو اس کی امامت نہ کرے بلکہ اس قوم میں ہی سے کوئی امامت کرے (ابوداؤد۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے صرف وجہ امامت تک امتصار کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو امامت کے لیے نامزد فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین فرد ایسے ہیں جن کی نمازیں کافروں سے بلند نہیں ہوتیں (۱) مالک سے جھگا ہوا غلام جب تک کہ واپس آئے (۲) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کی ناراضگی کی حالت میں رات بسر کی (۳) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ان تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (۲) وہ شخص جو نماز کے لیے تاخیر کر کے آئے اور تاخیر سے ملو یہ ہے کہ وقت گزار کر (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد فرد کو غلام بنا رکھا ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

سلام بہت حر روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ امت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ نمازی امامت کے لیے ایک دوسرے پر ٹٹالیں گے۔ اور مسجد میں امامت کرنے والا نہ ملے گا۔ (احمد)



یہ۔ (رداء ابو داؤد و داؤد ابن ماجہ)

۱۰۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ أَمِيرٍ وَإِنْ كَانَ أَوْ قَاجِرًا وَإِنْ قَوِيَ الْكِبَارُ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ قَاجِرًا وَإِنْ قَوِيَ الْكِبَارُ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ قَاجِرًا وَإِنْ قَوِيَ الْكِبَارُ (رداء ابو داؤد)

(ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میرے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنا ہو اور نماز باجماعت واجب ہے ہر امام کے پیچھے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر اگرچہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو اور نماز جنازہ ہر مسلمان کیلئے واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا۔ (ابو داؤد)

### تیسری فصل

۱۰۵۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءِ نَهْرِ النَّبَاسِ يَمْرُؤًا الرُّكْبَانُ كُنَّا لَهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هَذَا الرَّحْمَنُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَدْنَى إِلَهٍ أَوْ رَجُلٍ كَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ فَكُنَّا تَمَامًا يَحْتَدِي فِي صَدْرِي وَكَانَتْ الْحَرْبُ تَلُومُ بِلَاغِهِمْ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَرَ كَوْنَهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ قَهْرٌ بَيِّنٌ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقَعَةُ الْفَتْحِ بَادِرَ كُلِّ قَوْمٍ بِلَاغِهِمْ وَبَدَأَ ابْنُ قُرَيْشٍ بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَأَنَا مِنْ عَشِيرَةِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي جَمْعٍ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي جَمْعٍ كَذَا فَإِذَا احْتَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنِ أَحَدُكُمْ فَلْيُؤْذِنِ الْآخَرُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَظَنُّوا أَنَّهُ يَكُونُ أَحَدًا أَوْ كَرَّ قُرْآنًا قَبْلِي لِمَا كُنْتُ أَتْلُو مِنَ الرُّكْبَانِ فَخَدَّ مُوَرِّي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَيْتٍ أَوْ سَبْعٍ بَيْنَيْنِ وَكَانَتْ عَلَى بَرْدَةٍ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ أَلَا تَعْلَمُونَ عَنَّا إِنْ شِئْتُمْ قَارِئَكُمْ فَاسْتَوْدَعُوا فَقَطَعُوا بِي قَرِيبًا مِمَّا قَرِيبَتْ يَشْتَرِي قَدَحِي بِنِ الْكَافِيَيْنِ۔

(رداء البخاری)

۱۰۵۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قَوْمًا مَلْأَ جُرُونِ

حضرت عمرو بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایسی جگہ مقیم تھے جو دیہات کے گھر تھے اور قافلوں کی گذرگاہ تھی۔ جب قافلے وہاں آتے تو ہم قافلے والوں کے ساتھ سفر کے بارے میں معلوم کرتے تھے اور سرکار و مملکت کے بعد ان میں مرتبہ فائدہ والوں سے معلوم کیا کہ جنہوں نے اعلان نبوت کیا ہے وہ کون ہیں اور ان کا کیا تعارف ہے؟ تو فائدہ والوں نے بتایا کہ ان کا نبی علیہ السلام (خیال یہ ہے کہ ان کو اللہ نے بھیجا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے اور وہی یہ بھی ہے راوی کہتے ہیں کہ اس طرح میں سن سن کر کلام الہی کو یاد کرتا رہتا اور وہ مجھے سینے میں چپک جاتا۔ عرب نے اپنے اسلام کے اظہار کے سلسلہ میں فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے اور کہتے تھے ان (نبی علیہ السلام) کو انکی قوم قریش کیلئے چھوڑ دو مگر وہ اپنی قوم قریش پر غالب آجائیں اور مکہ فتح ہو جائے تو وہ نبی صادق ہیں جب مکہ فتح ہوا تو لوگوں نے اسلام لانے میں جلدی کی مگر اللہ نے ہی قوم کے بقیہ افراد پر سبقت کی اور اسلام لانے کے بعد ان کو اہل قوم سے کہا خدا کی قسم میں نبی برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ مجھے خبر تھی کہ تم نے فلاں فلاں وقت اس طرح نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ سب نماز کا وقت آئے تو اذان کو پڑھو ایک ایسا شخص امامت کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو جو مکہ اپنے قبیلہ والوں میں مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا کیونکہ میں ہر اس وقت قرآن پڑھتا تھا جس وقت مجھے نماز بنایا گیا۔ سو میری عمر چھ سال تھی جب میں مکہ آگیا تو ایک چار اور سب سے بڑے تھا جب میں سجدہ میں جاتا تو چادر سمٹ جاتی تھی چنانچہ ایک عورت نے لوگوں سے کہا کہ تم مجھ کو نظر دے سے مایہ کی شرمگاہ کی پردہ داری کا انتقام نہیں کر سکتے تب لوگوں نے حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہجرت کے ابتدائی دور میں



مدینہ منورہ میں جناب سلم جو حضرت ابو حنیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے نماز کرتے تھے  
حالانکہ اس دوران جناب عمر اور حضرت ابو سلمہ بن عبد اللہ اسد بھی موجود تھے  
تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں تک بالشت بھی  
بلند نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے مقتدی ناخوش ہوں (۲) ایسی عورت جو  
خاموشی کی نافرمانی میں رات بسر کرے (۳) ایسے دو بھائی جن کی آپس میں  
ناچاقی ہو۔ (ابن ماجہ)

الْأَوَّلُونَ الْمَدِينَةُ كَانَ يَوْمَهُمْ سَابِعَ رَجُلٍ آتَى حَذِيفَةَ  
قَرِيْبَهُ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنَ عُبَيْدِ بْنِ الْأَسَدِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرَفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ قُرْبَ  
رُؤُسِهِمْ شَبْرًا رَجُلٌ أَقْرَبَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهِتٌ وَامْرَأَةٌ  
بَاتَتْ وَرَدَّجَهَا عَلَيْهَا سَاهِطٌ وَآخَرَانِ مُنْصَارِفَانِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

## امام پر مقتدیوں کے حقوق

## بَاب مَا عَلَى الْإِمَامِ

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کسی امام کا اقتدا میں  
ایسی مکمل اور مختصر نماز ادا نہیں کی جیسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت  
میں ادا کی۔ اگر آپ دوران نماز کسی بچے کے رونے کی آواز سنے تو اس خیا  
سے کہ اسکی ماں مقتدی میں نہ پڑ جائے نماز کو مختصر فرما دیتے تھے (متفق علیہ)  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ طویل نماز پڑھوں  
لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس بچے کی ماں کی شد  
تک کی بنا پر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیے کہ نماز  
میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں سیوا کمزور اور لڑ سے بھی ہوتے ہیں  
اور جب تمہارا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت قیس بن ابی ہازم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت  
ابو سعید نے بیان کیا کہ ایک شخص نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میں فلاں شخص کی دیر سے خبر  
کی جماعت سے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ نماز میں بہت طویل دیتا ہے

۱۰۶۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ دَرَاهِمًا وَلَا مِائَةً  
أَحَقَّ صَلَاةً وَلَا أَلَمَ صَلَاةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَنْ كَانَ لَيْسَ بِكَلَامِ الصَّبِيِّ فَيُخَفَّفُ مَخَافَةَ  
أَنْ تُفَنَّنَ أُمُّهُ -

۱۰۶۲ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَاقَيْتُ لَدَخُلًا فِي الصَّلَاةِ وَآتَا أُرَيْدُ  
رُحَاالَهَا قَاتِلْتُهُ بِكَلَامِ الصَّبِيِّ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ فِي صَلَاتِي وَمَا  
أَعْلَمُ مِنْ شَيْءٍ وَجَدَ أُمُّهُ مِنْ بَنَاتِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَصَلَّى أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَمْ يَخَفَّفْ فَإِنَّ  
رُؤُسَهُمُ السَّقِيمُ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ فَلَوْ أَصَلَّى أَحَدُكُمْ  
لَيْتَمِيمٌ فَلَمْ يَطْوِلْ مَا شَاءَ -

۱۰۶۴ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو  
مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَاقَيْتُ  
عَنْ صَلَاةٍ الْعَدَاوَةَ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ فَمَا يُطْوِلُ بَيْتًا  
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْجِلَةٍ







ادا کرتے تھے۔ جب سرکارِ مسیح اللہ من حمدہ فوت ہو تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر کو میدھا نہ کرتا یہاں تک کہ سرکارِ سجدہ کے لیے پیشانی زمین پر رکھتے (مستفق طبرانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نماز مکمل ہوئی تو سرکار نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع و سجود قیام و سلام میں مجھ پر سبقت نہ کرو بلا شک میں تم کو سامنے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام پر سبقت نہ کرو جب وہ تکبیر کے تو تم بھی تکبیر کرو اور جب امام طاعتنا لین کے تو تم آمین کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرنا تک الحمد کو۔ (مستفق طبرانی) لیکن امام بخاری نے طاعتنا لین کے بعد آمین کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ کی داہنی کمرٹ چھل گئی اسکے بعد آپ نے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھی۔ ہم نے بیٹھ کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی نماز سے فارغ ہو کر سرکار نے فرمایا امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتداء کی جائے۔ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرنا تک الحمد کو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے . . . . . تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو لیکن حیدری نے کہہ کر کہ ابھی قیام باری کی وجہ سے تھا اسکے بعد سرکار نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی لیکن مقتدی صحابہ نے کھڑے ہو کر ادا کیا آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا اور علی عرف رسول اللہ کے آخری قول پر کیا جاتا ہے یہ الفاظ امام بخاری کی ہیں جب تک تاہم امام مسلم نے بھی کی ہے اور صرف سب بیٹھ کر نماز پڑھو تک حدیث کو بیان کیا ہے اور امام مسلم نے ایک روایت میں اس طرح نقل کیا ہے حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ زیادہ طویل ہوئے یعنی علامت کی وجہ سے تقابست زیادہ ہوئی تو جنابِ جلال نماز کے بارے میں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ يُسَمِّعُنَا  
لَمْ يَحْنُ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جِهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ - (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِتَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّابًا  
فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي يَا تَارِسُ  
وَلَا يَا تَجْرُو وَلَا يَا ثِقِيَا مِرْدَلَا وَلَا لِثِقِيَا إِنِّي إِمَامُكُمْ  
أَمَّا هِيَ وَمِنْ خَلْفِي - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَأْنُ إِلَّا إِمَامَةٌ أَكْبَرُ فَكَيْدُوا وَلَمَّا  
قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالُوا أَمِينٌ فَلَمَّا أَرَكُمُ فَارْتَعَوْا وَذَا  
قَالَ سَمِعَ اللَّهُ يُسَمِّعُنَا حَمْدَهُ قَالُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ  
مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ تَوَيَّنَ كَرَوَاهُ إِذَا كَانَ وَلَا  
الضَّالِّينَ -

۱۰۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَكِبَ قَرَسًا فَصَارَ عَنْهُ فَجُوشٌ شَقِيحٌ الْأَمِينُ فَصَلَّى  
صَلَاةً مِنَ الصَّلَاةِ دَهْرًا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَأَوْهُ تَعْمُرًا  
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا يُجْعَلُ الْإِمَامُ لِمَنْ يُؤْتَمُّ بِهِ  
فَإِذَا صَلَّى قَرَأْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا قَرَأَ إِذَا أَرَكُمُ فَارْتَعَوْا  
فَإِذَا أَرَكُمُ فَارْتَعَوْا وَذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ يُسَمِّعُنَا  
قَالُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَلَمَّا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جَالِسًا  
أَجْمَعُونَ قَالَ الْقَضَائِيُّ قَوْلُهُ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا  
جَالِسًا هُوَ فِي مَرْحِلَةِ الْقَدْرِ ثُمَّ لَمْ يَصَلِّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَإِنَّ النَّاسَ خَلْفَهُ قِيَامًا كَرِهَ  
يَا مَرْهُمُ بِالْعَمْرِ وَلَمَّا يُؤْخَذُ يَا تَجْرُو فَالْخَيْرُ مِنْ فَعَلِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَالْفَقْهُ مُسْلِمٌ وَإِذَا  
أَجْمَعُونَ وَرَأَوْهُ فِي بَدَايَةِ فَلَا تَحْتَلِعُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ فَاسْجُدُوا

۱۰۷۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا لَفَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَلَاكُ يُسَوِّدُكَ يَا الصَّلَاةُ فَقَالَ



اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ جناب ابو بکر کو امامت کے لیے کہا جائے  
تو ان دنوں جناب ابو بکر نے امامت فرمائی جب سرکار کی طبیعت بہتر ہوئی تو  
دوا دیوڑ کے درمیان ان کے سہارے اس انداز میں مسجد میں تشریف  
لے گئے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اس طرح مسجد میں  
داخل ہوئے جب جناب ابو بکر کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے  
پچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے روک دیا اور ان کے ہاتھ پر  
ہاتھ کر نماز پڑھی اس وقت جناب ابو بکر کھڑے ہوئے (اور سرکار کی اقتدا  
کر رہے تھے اور دوسرے نمازی جناب ابو بکر کی اقتدا میں نماز لگا کر رہے  
تھے۔) متفق علیہ لیکن امام بخاری و مسلم کی دوسری روایت کے مطابق جناب  
ابو بکر کھڑے کے فرائض ادا کر رہے تھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو امام سے چلے اپنے سر کو اٹھا نہ لے اس کو اس بات  
کا خوف یاد نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گودھے کے سر میں تبدیل  
کر دے۔ (بخاری و مسلم)

### دوسری فصل

حضرت علی و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور  
امام حالت نماز میں ہو تو جیسا کہ امام کرتا ہے ویسا ہی متقدمی بھی  
کرے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور جماعت مسجد میں ہوں تو تم بھی مسجد  
کو لیکن اسکو مطلقاً شمار میں نہ لاؤ اور جب کو رکعت مل گئی اسکو جماعت مل گئی۔  
(اور اسکا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جب کو رکوع مل گیا اسکی رکعت مکمل ہو گئی) (ابوداؤد)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جس نے منگھٹے النبی کے لیے چالیس دن نماز باجماعت  
اس طرح ادا کی کہ اسکی تکبیر تحریر ہو تھانہ ہوئی تو اسکے لیے دو آزادیاں لکھی  
جاتی ہیں ایک آزاد و دوسرے آزاد دوسری اتفاق سے۔ (ترمذی)

مُرَدًّا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِكَ الْإِيمَانِ  
فَكَثُرَتِ النَّاسُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَةً  
فَقَامَ بِهَا ذِي بَيْنٍ رَجُلَيْنِ وَرَجُلًا تَخَطَّانِ فِي  
الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَقَا سَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى  
ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَدْمَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَخَرَّقَ عَمَّا حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ  
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَائِمًا يَقْتَبِرُ فِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَبِرُونَ  
بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا  
يُسَمُّعُ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ اسْتَكْبِيرًا

۱۰۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الْإِنْسَانُ سِرْقَةَ رَأْسِهِ قَبْلَ رَأْسِهِ  
أَنْ يَحْزَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ  
(متفق علیہ)

۱۰۴۴ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْفَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَ  
الْإِمَامَ عَلَى خَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ عَدِيَّتِهِ

۱۰۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعُوا فِي الصَّلَاةِ وَتَحَنُّنُ مَجُودٌ فَاسْتَعِدُّوا  
وَلَا تَعْدُوهُ فَيَسْأَلُ مَنْ أَحْرَكَ رُكْعَةً فَقَدْ أَحْرَكَ الصَّلَاةَ  
(رواه ابوداؤد)

۱۰۴۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِمَا أَرَبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يَدْرِكُ التَّكْبِيرَ  
الْأَوَّلِيَّ كُتِبَ لَهُ بِرَّةٌ تَابَ بِرَّةً ثَانِيَةً بِرَّةً ثَالِثَةً وَبِرَّةً رَابِعَةً مِنَ  
الْبِرِّاقِ - (رواه الترمذی)







صَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِدَايَةِ الْإِلَاقِ صَلَّيْ  
 أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْيَاكُمَ تَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَجَدَنِي لَعْنَةُ هُفَّةٍ وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا  
 الْعَبَّاسُ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّاسِ  
 فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لَيْسَ تَحْتَهُ فَادْعَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ كَيْفَ إِذَا  
 رَأَى جَنَابَهُ فَاتَّخَذَهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ مَا خَلَّتْ  
 عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدِّمْتُ لَهُ أَلَّا أَعْرِضَ عَنْكَ  
 مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ قُرَيْشٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رَحْلَهُمَا قَمَا  
 أَتَكْرِهَنَّ شَيْئًا عِيَاثَةً قَالَ أَتَمَّتْ لَكَ الرَّحْلُ  
 الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلَيَّ  
 (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۸۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ كَاتِبُ مَنْ  
 أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السُّجْدَةَ وَمَنْ قَامَتْ  
 قِرَاءَةُ أَمْرُ الْقُرْآنِ فَقَدْ قَامَتْ حَاجَتُهُ

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۱۔ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الَّذِي يَرْكَعُ رَأْسَهُ وَيَقْضِي  
 قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا تَأْمِينُهُ بِمِدِّ الشَّيْطَانِ  
 (رَوَاهُ مَالِكٌ)

## بَابُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَرَّتَيْنِ

پہلی نفل

۱۰۸۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي  
 بِهِمْ  
 (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۸۳۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کہ اس منصب کے آپ زیادہ اہل ہیں لہذا ان ایام (ملات) میں حضرت  
 ابو بکر نے امامت فرمائی۔ پھر جب رسول اللہ کو مرض سے آفادہ ہوا تو  
 نماز ظہر کے لیے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لائے ان میں  
 سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت جناب صدیق قریب نے نماز پڑھا ہے تھے  
 جب حضرت ابو بکر کو آپ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو  
 آپ نے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور ان دونوں حضرات  
 سے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو بکر کے پیلوں میں بٹھا دو۔ لہذا ان حضرات نے  
 سرکار علیہ السلام کو جناب صدیق کے پیلوں میں بٹھا دیا اور حضور علیہ السلام  
 بیٹھ گئے۔ راوی حدیث عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس  
 کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں آپ سے وہ حدیث جو حضور علیہ السلام  
 کی ملائمت کے بارے میں ہے اور میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے بیان  
 ذکر کروں تو ابن عباس نے فرمایا بیان کرو چنانچہ میں نے حدیث نقل کی تو ابن عباس  
 نے اس کے بکریں کچھ نہ فرمایا البتہ یہ کہا کہ میں اس دور میں شخص کا نام بتاؤں جو  
 حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا فرمائیے تو انہوں نے کہا کیا حضرت عائشہ  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع  
 پالیا اس نے رکعت کو پایا اور جس کی قرأت میں سورۃ فاتحہ نہ گئی  
 اس کا بہت سا ثواب بچوٹ گیا۔

(مالک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص (امام سے)  
 اپنے سر کو پہلے اٹھاتا ..... اور اس کو رکھتا ہے درحقیقت  
 اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

## دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ بن جبل  
 پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی جاگہ امامت  
 کرتے تھے۔ (مسند علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ







سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ لَهُ سِتُّهُمْ جَمِيعٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ -

۱۰۸۶ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَكَلَّمُ أَدْخُلُ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ خَالِيًا فَقَالَ أَلَمْ تُسَلِّمْ يَا يَزِيدُ؟ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَذَلِكَ أَتُكَلِّمُ قَالَ دَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ رَأَيْتُ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنَازِلِي أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجِّهْ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ كُنْ لَكَ تَأْوِيلَةٌ وَهَذِهِ مَكُونَةٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۸۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ فَقَالَ إِنِّي أَصَلْتُ فِي بَيْتِي ثُمَّ أَذْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْأَيَّامِ مَا قَامَ مَعِيَ مَعَهُ قَالَ لَهُ تَعْمَقُ قَالَ الرَّجُلُ أَيُّهُمَا أَجْعَلُ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذَلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَيُّهُمَا سَأَلَهُ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَوْلَى مَمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَكَلَّمْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۱۰۹۰ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَبْعُدُ لَهُمَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

کہ میں نے یہی بات رسول اللہ سے معلوم کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس (نمازی) کے لیے جماعت کا حصہ ہے (مالک و ابو داؤد)

حضرت یزید بن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بیٹھا دیکھ کر فرمایا اے یزید کیا تم اسلام خیر ملائے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ میں مسلمان ہوں تو سرکار نے فرمایا نہیں نماز باجماعت میں شرکت سے کس چیز نے روکا میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر میں نماز ادا کر لی تھی اور میرا خیال یہ تھا کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہوگی۔ تب سرکار نے فرمایا جب تم نماز کے لیے نکلو اور لوگوں کو نماز میں مشغول پاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو بلکہ جو تکم نماز ادا کر چکے ہو یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل اور پہلی فرض ہو جائے گی۔

(ابو داؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں گھر سے نماز پڑھ کر چلوں اور جماعت کو تیار پاؤں تو کیا میں نماز باجماعت میں شامل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا ہاں اس شخص نے پھر معلوم کیا کہ اب میری (اصل) نماز کون سی ہوگی ابن عمر نے فرمایا کہ یہ تیسری طرف ہے اور اللہ تعالیٰ کی مقبولیت پر ہے کہ وہ ان دونوں میں کس کو قبول فرمائے۔

(مالک)

حضرت سلیمان بنی حضرت یحییٰ بن زید روایت کرتے ہیں کہ ہم بلاط شہر میں حضرت ابن عمر کے پاس آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ بیٹھے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں پڑھتے ہیں ابن عمر نے فرمایا بیشک میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک دن میں دوبارہ نماز پڑھو (احمد و ابو داؤد و نسائی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھی پھر اس کو جماعت تیار ملی تو وہ امام کے ساتھ دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔ (مالک)



## بَابُ السُّنَنِ وَقَضَائِهَا

## سنتیں اور ان کے فضائل

## پہلی فصل

۱۰۹۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضْءِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الْفَجْرِ وَرَأَاهُ الرَّسُولُ عَاذَ فِي رَدَائِهِمْ لِمَا أَتَاهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَصَلَّى فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۰۹۲ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِمْ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِمْ قَالَ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ حَفِيفَتَيْنِ جِئِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَتَصَرَّفَ قِيصَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۴ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ قِيصَتَيْنِ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ قِيصَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ قِيصَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْوُشْءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ قِيصَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب و روز میں بارہ رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے ان میں چار ظہر کے فرضوں سے پہلے دو بعد میں دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے (ترمذی لیکن امام مسلم کی روایت کے مطابق راویہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی مسلمان جو شب و روز میں بارہ رکعت نفل نماز ادا کرے جو فرض کے علاوہ ہیں تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے یا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکتیں قبل ظہر اور دو رکتیں بعد ظہر اور دو رکتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں ادا کیں اسی طرح دو رکتیں بعد عشاء دولت سراہے نبوی میں ادا کیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت دو رکتیں اختصار کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کچھ نہ پڑھتے لیکن جب گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے تھے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کے بارے میں جو فرض کے علاوہ تھیں حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکارِ ظہر سے قبل چار رکتیں میرے گھر میں ادا فرماتے تھے پھر مسجد میں جا کر ظہر کی امامت فرماتے اور بعد میں گھر میں اگر دو رکتیں پڑھتے پھر مغرب کی نماز پڑھا کر دو رکتیں گھر میں اگر پڑھتے پھر عشاء کی امامت فرماتے اور میرے گھر میں اگر دو رکتیں پڑھتے



كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قِسْمَ رَكَعَاتٍ فَيُحْمِلُ الْيُسْرَ وَ  
كَانَ يُصَلِّي نِيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَنِيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَ  
كَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعًا وَسَجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ  
إِذَا قَرَأَ قَائِمًا أَرَكَعًا وَسَجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا أَكَلَهُ  
الْعَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ  
يُحْمِلُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعَجْرِ -

۱۰۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ يَكُونُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَابِلِ أَشَدَّ نَعَامًا هَذِهِ  
عَلَى رَكَعَتَيِ الْعَجْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَكَعَتَا الْعَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً أَوَّلَ صَلَاةٍ الْمَسْرُوبِ رَكَعَتَيْنِ قَالَ  
فِي الثَّلَاثَةِ لَيْسَ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ شُئًا -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا فَكُنَا الْجُمُعَةَ  
فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي الْخَرَجِ لَهُ قَالَ (مَا صَلَّيْتُ  
أَحَدًا مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا -

۱۰۹۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ  
وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ  
وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ  
مَاجَةَ -

۱۱۰۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِمْ

اور شب میں نو رکعتیں پڑھتے جس میں دو شمال ہوتے۔ اور کبھی کھڑے ہو کر  
رات میں طویل نماز ادا کرتے اور کبھی بیٹھ کر جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو  
رکوع و سجدہ بھی اسی انداز میں کرتے لیکن جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو مسجد بھی  
اسی انداز سے فرماتے۔ اور طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھتے تھے  
مسلم لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ پھر نکلتے مکان سے باہر اگر فجر کی  
امامت فرماتے تھے)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نوافل میں فجر کی دو سنتوں  
رکعتوں سے زیادہ کسی اور نماز (نفل) کا اتنا اہتمام نہیں فرماتے تھے۔  
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو سنتیں (رکعتیں) دنیا و دینما سے بہتر ہیں  
(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ  
نماز مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھو یہ تین مرتبہ فرمایا اس کے  
بعد فرمایا اس کے لیے بے جہاد ہے ورنہ اس کو سنت ہو کہ وہ جانا مناسب  
نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں  
سے جمعہ کے بعد نماز ادا کرے اس کو چاہیے کہ وہ چار رکعت پڑھے (مسلم لیکن  
اس میں ایک اور روایت کے مطابق فرماتا تم میں سے کوئی جمعہ سے فارغ  
ہو جائے تو اس کے بعد چار رکعت نماز (نفل) ادا کرے۔

## دوسری فصل

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہیں نے رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو نماز ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور  
ظہر کے بعد چار رکعتوں کی ..... محافظت کرے یہ  
اللہ تعالیٰ اس پر ناز و رنج حرام فرمادے گا۔ ۱۱۰ احمد۔ ابوداؤد و ترمذی  
نسائی ابن ماجہ)

حضرت ابویوب الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلی چار رکعتیں ہیں کہ جن کے درمیان



تَسْلِيمُ تَعْتَمُ لَهِنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ أَرْبَعًا قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَعْتَمُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۲ وَعَنْ أَبِي نَعْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَا اللَّهُ أَهْرًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۱۱۰۳ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَهُ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَشْكُوكَةِ الْمُتَعَرِّضِينَ وَمَنْ يَمْرُؤُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَاتٍ كَعَشِيرَتِهِمَا بَيْنَهُنَّ يُسْتَوِ عُنْدُنَا لَمْ يَبْعِدْ قَرَّةَ شَيْءٍ عَشِيرَةُ سَنَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْمِلُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ أَبِي شُعْبَةَ وَجَمْعُهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ هُوَ مِنْ كَرَاهِيَةِ حَدِيثٍ وَضَعْفُهُ جَدًّا -

۱۱۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً رُبِّيَ اللَّهُ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۷ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام نہیں ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے

ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد چار رکعتیں (یعنی قبل ظہر اور کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس میں یہ محبوب رکھتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے نیک عمل اپور پڑیں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں (یعنی اسنت ادا کرے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ ادا فرماتے اور ان دونوں رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتے اور جو ان کے مسلمانوں اور مومنوں سے تسبیحیں ہیں ان پر سلام بھیجتے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے دو رکعتیں (یعنی نفل پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہی تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ کر یہ اضافہ کیا کہ تھکدیت عمر ابن ابی شعیبہ کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں اور صاحب بخاری نے فرمایا ہے کہ ابن ابی شعیبہ نہ صرف ضعیف بلکہ منکر حدیث بھی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعت نماز (نفل) پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مشاکی نماز اس



طرح نہیں پڑھی کہ آپ نے میرے پاس تشریف لا کر چار یا پھر کچھ سنتیں پڑھی ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادبار النجوم سے مراد دو رکعتیں قبل نماز اور دو رکعتیں ادبار نجوم بعد مغرب ہیں۔

(ترمذی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضْءُ فَكُلُّ حَدِّكَ عَلَى الْأَمْسَلِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ  
أَدْنَى رَكَعَاتٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْبَارَ النُّجُومِ الرَّكَعَتَانِ قَبْلَ الْعَجْرِ وَادْبَارَ النُّجُومِ الرَّكَعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

## تیسری فصل

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ دو پہر کے بعد ظہر سے پہلے کی چار سنتیں اجرو ثواب ہیں ان چار رکعتوں کے برابر شمار ہوتی ہیں جو تہجد میں پڑھی جاتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو اس کے بعد سرکارِ دو عالم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ہر چیز کے سامنے دائیں اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے پھرتے ہیں حالانکہ وہ عوار ہیں (ترمذی و بیہقی و شعب لابان)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی قصا نہیں کیں (مستحق مدح لیکن ایسا بخاری کی اس طرح بھی نقل کیا کہ جناب صدیقہ نے فرمایا اس ذاتِ آدم کی قسم جس نے سرکار کو اس عالم سے بویا سرکار نے اللہ سے ملاقات تک ان رکعتوں کو ترک نہ فرمایا)

حضرت مختار بن فضل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد کی سنتوں کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر اس شخص کے ہاتھوں پر غریب لگاتے جو عصر کے بعد نماز کی نیت کرنا اور تکبیر تحریمہ کہتا تھا حالانکہ ہم غریب کے بعد مغرب سے پہلے یہ سنتیں سرکارِ دو عالم کی حیاتِ ظاہری میں پڑھتے تھے اس موقع پر میں نے ان سے (حضرت انس سے) سوال کیا کہ سرکار بھی یہ سنتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سرکار کو پڑھتے دیکھا تھا لیکن آپ نے نہ تو ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں مقیم تھے جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو ہم سب جلدی سے آگے بڑھتے اور مسجد کے ستونوں کی آڑ میں دو رکعتیں پڑھتے اگر کوئی مسافر مسجد میں آجاتا تو وہ نمازوں کی

۱۱۰۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَجَعَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسِبُ بِسَبْعِينَ فِي صَلَاةِ الشَّعْرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِبُهُ اللَّهُ تِلْكَ السَّاعَةُ ثُمَّ قَدْرُهُ يَنْفَعُهُمْ ظِلَّةَ عَيْنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَالِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهُمْ خَائِرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْبَيْتَانِ -

۱۱۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ مَتَّقْنِ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْمُخَارِجِيِّ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي فِيهِمَا مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

۱۱۱۱ وَعَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ فَذَالٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ السُّنَنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يُعْتَمِدُ الْأَيْدِيَّ عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نَصَلِّيُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نَصَلِّيُهُمَا فَكُنَّا نَمُوتُ وَكُنَّا نَمُوتُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَأَ رُؤَسَاؤُنَا فَرَكَعُوا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ كَيْدَ خُلِّ الْمَسْجِدَ كَيْدَ حَبِّ أَقْ



الصلوة قد صليت من كثرة من يصليها -

(رداء مسلم)

۱۱۳۳ و عَنْ مُرْقِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ  
الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعِيذُكَ مِنْ أَبِي تَيْمِيٍّ زَكَمَ زَكَمَتَيْنِ  
قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَلُهُ عَلَى أَهْلِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ  
قَالَ الشُّغْلُ -

(رداء البخاری)

۱۱۳۴ و عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ أَبِي سَعِيدٍ الْإِسْهَاقِيِّ فَصَلَّى فِيهِ  
الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَاهُ صَلَّاهُ رَأْسَهُ لِيُحَوِّنَ بَعْدَهَا  
فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبَيُوتِ رَدَّاهُ الْبُرْدَاةَ دَرَفِي رَدَّاهُ  
الْتِمِيزِيَّ وَالْإِسْهَاقِيَّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِكَ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي  
الْبُيُوتِ -

۱۱۱۵ و عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ  
حَتَّى يَمُرَّ بِأَهْلِ الْمَسْجِدِ - (رداء البوداؤد)

۱۱۱۶ و عَنْ مُدْخُولٍ يُبَلِّغُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ  
يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ دَرَفِي رَدَّاهُ أَوْ بَعْدَ رَكْعَاتٍ رَفِغَتْ صَلَاتُهُ  
فِي رَكْعَتَيْنِ مُرْسَلَةً -

۱۱۱۷ و عَنْ حُدَيْفَةَ ثَخَوَةَ دَرَّاهُ فَكَانَ يَقُولُ يُحْمَلُوا  
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تَرْكَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ  
رَدَّاهُمَا دَرَفِي رَدَّاهُ الْبُيُوتِيَّ الْإِسْهَاقِيَّ دَرَفِي رَدَّاهُ  
شُعْبِ الْإِسْهَاقِيَّ -

۱۱۱۸ و عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ إِنْ نَافَهُ بَرَحُ حَبِيرٍ  
أَدْرَكَهُ إِلَى النَّاسِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَرَأَاهُ مِنْهُ مُعَادِيَةً  
فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَ الْجُمُعَةِ فِي الْبَيْتِ مُرْسَلَةً

کثرت کے سبب یہ گاہ کرتا تھا کہ جماعت ختم ہوگئی کیونکہ لوگ دو رکعتیں پڑھ  
رہے ہیں۔ (مسلم)

جناب مرشد بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہ جہنی کے پاس  
آیا اور اس نے کہا میں آپ کو ابی تیمم کے اس عمل سے تعجب میں نہ دلاؤں کہ وہ  
مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عقبہ نے کہا کہ ہم بھی سرکار  
دو عالم کے عہد میں یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے میں نے کہا کہ اب نہ پڑھنے کی کیا  
بات ہے تو انہوں نے کہا (دنیا کی مشغولیت)۔

(بخاری)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز نبی عبد اللہ اشہل کی مسجد میں پڑھی سرکار  
نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد نماز (نوافل) پڑھتے ہیں  
پھر وہ پہلی تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنے کی ہے (بوداؤد)  
لیکن صاحب ترمذی و نسائی کی روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ لوگ  
نوافل یا سنتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز  
(رکعتیں) گھر میں پڑھنا لازم کر لو۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا  
کہ آپ نماز مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اتنی طویل قرات فرماتے تھے  
کہ مسجد کے سارے نمازی چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت محول اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک منقطع  
راویوں کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے  
مغرب کے بعد بغیر تلاوت کے دو یا چار رکعت نماز سنت یا نفل ادا کی تو اس کی نماز  
عیقین میں بلند کی جاتی ہے۔ (محول کی روایت مرسل ہے)

حضرت حذیفہ بن یمان کورہ بالا احادیث سے روایت کرتے ہیں اس فقرے کے ساتھ  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مغرب کے بعد دو رکعتیں فوراً پڑھو  
کیونکہ یہ بھی فرضوں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں (ترمذی) ان دونوں حدیثوں کو روایت  
کیا لیکن صاحب بیہقی نے کچھ اضافہ کے ساتھ جناب حذیفہ کے حوالہ سے م

حضرت عمر بن خطاب روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی نے مجھے نہیں جناب نبی کے  
پاس یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ انہوں نے جناب امیر معاویہ کو یہ مطلع نماز پڑھتے ہوئے  
دیکھا ہے اسکے بارے میں کیا کریں تو انہوں نے فرمایا ہم نے حضرت امیر معاویہ کو یہ مطلع



مقصود وہ جگہ جہاں کثیر تکبیر کرتا ہے، میں ادا کی ہے جب نام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ کھڑے ہو کر سنتیں اور نوافل پڑھے۔ جب حضرت امیر مومنین اپنے گھر پہنچے تو مجھے ہارنیاں ملنے لگیں نماز جمعہ کے بعد سنتیں پڑھنے کا تم نے کیا ہے اب اسکا اعادہ نہ کرنا یہاں تاکہ تم باتیں نہ کرو یا مسجد سے باہر نہ جاؤ کیونکہ رسول اللہ نے میں یہ حکم دیا کہ ہم نمازوں کو نہ ملائیں یا نہ گفتگو کر کے اس میں فصل کریں یا مسجد سے باہر آجائیں۔ (مسلم)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ کی نماز مکرمین (غار کعبہ) پڑھتے تو اپنی جگہ سے اُگے بڑھ کر در رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد اُگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے تھے لیکن جب دیر نہ طویلہ میں جمعہ پڑھتے تو فرض پڑھ کر گھر جاتے اور نقیہ نماز گھر میں ادا کرتے تھے مسجد میں نہیں جب ان سے یہ کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں میں رسول اللہ کا بھی تھا (ابوداؤد) لیکن صاحب ترمذی کہتے ہیں کہ راوی نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد آپ نے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد چار رکعتیں۔

## رات کے وقت نماز کا بیان

یہ فصل

حدیث روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ادا کرتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور در کی ایک رکعت پڑھتے اور اس کے بعد کو اتنا طویل کرتے کہ جتنی دیر میں کوئی بچا س آستین ملا کر کہے اور جب مؤذن اذان فجر کہہ کر خاموش ہو تا اور فجر ظاہر ہوتی تو آپ مسجد سے سر اٹھاتے تھے اور اُٹھ کر دو رکعت نماز (سنت) مختصراً فرماتے تھے اور پھر واپسی کو رکعت لیٹ کر اُڑھ فرماتے اور جب فجر کے لئے اقامت کہتا تو اُٹھتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر میں جاگتی ہوتی تو محمد سے باتیں کرتے در نہ خود

قَدْ تَسَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَعَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَنِي فَقَالَ لَا تَعْدُ يَمًا فَعَلْتُ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فَلَا تَسَلِّمُنَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمَنَا أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَرَكَ بِذَا لَكَ أَنْ لَا تُصَلِّ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمَنَا أَوْ تَخْرُجَ۔

(رواہ مسلم)

۱۱۱۹ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّي الْجُمُعَةَ يَمُكَّةَ تَعْدَمُ صَلَاتِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ لِيُصَلِّيَ أَوَّلَهَا وَلَدًا أَكَانَ بِالنَّبِيِّ يَنْتَهِي صَلَاتِي الْجُمُعَةَ ثُمَّ يَجْعَلُ بَيْنِي بَيْنِي رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّي بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا۔

## بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

۱۱۲۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يُقَرَّعَ مِنْ صَلَاةِ الْبُحَاوَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُكَبِّرُ بِرَأْسِهِ فَيَسْجُدُ السُّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدَرُ مَا يَقْدِرُ أَحَدُكُمْ حَسْبَيْنِ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَهُ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَبَيَّنَّ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ قَدَرَهُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقْوَةِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيُحْدِثُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۲۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقْبِلَةً حَدَّثَنِي



قَالَ لَا امْطَجِعَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْعَجْرِ امْطَجِعَ عَلَى يَشْقَى الْأَيْمَنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۲۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعًا مِنْهَا الرَّكْعَةُ وَرَكَعَتَا الْعَجْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۴ وَعَنْ مُسْرُوَيْ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَثَمَنٌ فَلِأَحَدِي عَشْرَةَ رَكَعًا سَوَى رَكَعَتِي الْعَجْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي أَحْتَسِمَ صَلَاتُهُ بِرَكَعَتَيْنِ خَوِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُفِئْتِهِ الصَّلَاةَ بِرَكَعَتَيْنِ خَوِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ فَلَمَّا كَانَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْآخِرَةِ أَوْ بَعْضُهَا قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَ

الْأَرْضِ وَآخِذَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاسْمِعْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَتَّى حَمَلَ الشَّوْكَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْهَضْبَةِ فَأَطْلَعَ شَأْنَهَا ثُمَّ سَبَّ فِي الْبَقْعَةِ ثُمَّ كَوَّضَهَا وَسُوءَ حَسَبَ بَيْنِ الْوُضُوءِ

لَمْ يَكُنْ دَقْدَقَ أَبْكَمَ فَتَنَامَ فَصَلَّى قَعْمَتٌ وَكُوضَاتٌ قَعْمَتٌ عَنْ كِبَارِهِ فَآخَذَ بِأُذُنِي فَأَذَانِي عَنْ يَمِينِي فَتَنَامَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعًا ثُمَّ امْطَجِعَ ثُمَّ حَتَّى نَعَمْ وَكَانَ إِذَا قَامَ رَكَعًا

بھی آرام فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد دہن کر لیتے کہ آرام فرماتے تھے (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ رات میں ستر رکعات نماز ادا فرماتے جس میں وتر کی تین اور فجر کی دو سنتیں شامل ہوتی ہیں۔ (مسلم)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ سات سوایا رکعتیں فجر کی سنتوں کے علاوہ پڑھتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز (تہجد) کے لیے اٹھتے تو پہلے دو رکعتیں مختصر ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے کوئی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ صفیرہ بنتہ کے گھر قیام کیا اور اس رات رسول اللہ کا قیام بھی انہیں کے یہاں تھا شب میں سرکار نے تھوڑی دیر اپنی خانہ سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آرام فرمایا۔ جب تھائی رات یا کم اس سے کچھ کم باقی رہی تو سرکار اٹھتے اور نماز کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ایک ایک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق اور اختلاف لیل و نهار میں صاحبان عقل و شعور نے نشانیاں ہیں اس آیت کی تلاوت کے بعد ختم سورۃ تک تلاوت فرمائی۔ پھر مشک سے برتن میں پانی لیکر اچھی طرح وضو فرمایا اور اس وضو میں نہ تو سوا اعتدال سے زیادہ پانی خرچ کیا نہ کم۔ اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے میں بھی وضو کر کے سرکار کے رہائش جگہ میں اگر قاعد کے کھڑے ہو تو سرکار نے برا کان پڑا اور مجھے باتیں سے دہن کر لیا کہ کھڑا کیا۔ اس طرح اس نماز کو سرکار نے تیرہ رکعات میں مکمل کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آرام کرنے بیٹھے







۱۱۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ  
الْعَظِيمَ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ  
بَيْنَهُمْ ذِكْرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى  
ثَلَاثِينَ ابْنَ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ الْآخِرَتَيْنِ خَمْسَ  
الْفَاحِينَ وَعَقْرَ يَتَاءَ لَوْنٍ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے قدرد  
منزلت میں ملتی جتنی سواریوں میں معلوم ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ جمع فرماتے اور  
تلاوت کرتے تھے۔ راوی نے ایسی بیس سواریوں کا ذکر کیا جو ابتدا مفصلات  
سے ہیں جن کی ترتیب (عبداللہ بن مسعود) راوی نے کی ہے۔ وہ دو سواریوں  
ایک رکت میں تلاوت فرماتے جن میں آخری سواریوں تم خان اور سورہ نبا  
علم تیساروں ہیں۔ (متفق علیہ)

### دوسری فصل

۱۱۳۲ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ تِلْكَ أَدَدُ  
الْمَكْرُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبِيرِ بَابُ وَالْعَظِيمَةِ ثُمَّ سَمِعَهُ  
فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رُكْعَةً فَكَانَ رُكْعَتُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ  
فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكْعَتِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَمَعَ  
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكْعَتِهِ ثُمَّ  
يَقُولُ لِرَبِّي الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ  
قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى  
ثُمَّ رَمَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فَيَمُاسِيَتُ  
السُّجُودَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ  
لِي فَصَلَّى أَرْبَعَهُ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيهِمَنْ الْبَقْرَةَ وَالْإِنشِرَافَ  
وَالنَّاسِ وَالْمَائِدَةَ أَوْ الْكَافَرَةَ شُعْبَةَ  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ رات میں نماز پڑھتے تو بحکم تحریر میں ترتیب  
کھنے کے بعد اللہ کی بزرگی بڑائی۔ ملک اور علیہ کا ذکر کرتے اس کے بعد  
سبحانک اللہ پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ کی تلاوت کرتے پھر رکوع کرتے  
اور آپ کا رکوع قیام کی طرح سے ہوتا پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنے  
کے بعد مبارک اٹھاتے اور رکوع سے اٹھ کر قیام کرتے اور یہ قیام بھی  
رکوع کی طرح ہوتا اور دوران قیام کب کب کی حمد بیان کرتے۔ پھر سجدہ  
کرتے اور سجدہ بھی قیام کی طرح طویل ہوتا۔ آپ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ  
پڑھتے۔ سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان آتنا ہی وقفہ کرتے  
اور اس دوران مغفرت کی دعا فرماتے۔ اس طرح چار رکتیں پڑھتے جن  
میں سورہ بقرہ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انفعام کی تلاوت کرتے۔  
(ابوداؤد)

۱۱۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاسِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ  
لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْعَافِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ  
مِنَ الْقَائِمِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ  
الْمُقْتَدِرِينَ  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)  
۱۱۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِللَّيْلِ بِرُكْعَةٍ طَوِيلَةٍ وَيُخَفِّضُ  
كَلِمَةً  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن النعاس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیات پڑھنے کے مطابق قیام کیا  
اس کا نام قائمین کی فہرست میں نہیں لکھا جائے گا اور جو سو آیات کی  
قرأت کے مطابق قیام کرے اس کا نام قائمین کی فہرست میں لکھا جائے گا اور  
جس نے ہزار آیات کی تلاوت کے مطابق قیام کیا اس کا نام مقتدرین کی فہرست میں لکھا جائے گا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی رات کی نمازوں میں قرأت کا انداز مختلف تھا کبھی اچھستہ قرأت  
کرتے کبھی بلند آواز سے۔ (ابوداؤد)



حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں آٹنی آواز سے قرأت کرتے کہ آپ حجرہ میں ہوتے اور صحن میں بیٹھے والا آپ کی آواز سننا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک رات رسول اللہ حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابو بکر کو پست آواز کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے پایا لیکن حضرت عمر نماز میں بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ جب یہ دونوں خدمتِ مقدس میں حاضر ہوئے تو سرکار نے ان سے معلوم کیا کہ اسے ابو بکر میں نے تمہیں نماز میں آہستہ تلاوت کرتے ہوئے پایا تو جناب صدیق نے کہا کہ میں جس سے مناجات کر رہا تھا اس کو سنا تھا۔ جب حضرت عمر سے فرمایا میں جب تمہاری طرف سے گزرا تو تمہیں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرتے سنا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو مسکوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو جگا رہا تھا اس موقع پر سید عالم نے فرمایا اسے ابو بکر تم آواز دھڑی بلند کرو اور اسے عمر تم آواز کو قویٰ ایست کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک شب عبادت میں صبح تک قیام فرمایا اور مسلسل اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے (ترجمہ خلافتِ اربعہ) انیس غراب سے تو نیچے بندے ہیں اور اگر تو اکل مغفرت فرمائے تو تیری ذات عزت و حکمت وال سے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سے جب کوئی فجر کی دو سنتوں سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ دقویٰ پراہٹیں کر دے ایست جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

### تیسری فصل

۱۱۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ - (رواهُ ابوداؤد)

۱۱۳۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِّمْ لَيْلَةً فَإِذَا أَهْرَیَا بَنُو تَمِیْمٍ دَ هُوَ خَفِیضٌ مِنْ صَوْنٍ وَمَرْبِعٌ وَهُوَ یَصِلُ رَافِعًا صَوْنَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَصِلُ تَخْفِضُ صَوْنَكَ قَالَ قَدْ اسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ لَمَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَصِلُ رَافِعًا صَوْنَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْفِ الْوَسْكَانَ وَالْهَرْدُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْنِكَ شَيْئًا وَقَالَ لَمَرَرْتُ خَفِضُ مِنْ صَوْنِكَ شَيْئًا - (رواهُ ابوداؤد وروى الترمذی فی حرجہ)

۱۱۳۷ وَعَنْ ابْنِ قَدَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِیْ آمْنِیْہَ یَا بَنُو تَمِیْمٍ إِنْ تَحْبِبُوا بَعْضُكُمْ بَعْضًا عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ قَرَأْتُكَ أَنْتَ الْعَزِیزُ الْحَكِیْمُ - (رواهُ الشَّافِعِی وَابْنُ مَاجَہ)

۱۱۳۸ وَعَنْ ابْنِ مَرْثُومَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَصْلَى أَحَدُهُمْ رَكَعَتَی الْفَجْرِ فَلْيَسْطَحِمْ عَلَى سَیْمِیْنِہِ - (رواهُ الترمذی وَاَبوداؤد)

۱۱۳۹ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْوَلَدِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ السَّاءُ لَمَّا كُنْتُ فَأَتَى جَنَّتِي كَانَ يَغْرُمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ تَحَنَّنَ يَغْرُمُ لَمَّا أَسْمِعَ الصَّارِخَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب علیٰ کونسا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر کام پر بلاومت کہ بنا میں نے کہا کہ نبوت آپ مسجد کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ مسجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے جب صبح کو مرغِ بانگ دیتا۔ (مسند علی)



۱۱۴۰ وَعَنْ أَبِي قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ تَارَةً إِلَّا رَأَيْنَاهُ.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۱۴۱ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ رَأَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَآتَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ لَا رُفْقَيْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ حَتَّى أَرَى فِعْلَهُ فَكُنْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْوُضْءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اخْطَبَجَهُ هَوِيًّا وَتَمَّ اللَّيْلُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَنَظَّرَ فِي الْأُفُقِ فَقَالَ رَبِّمَا مَا خَلَقْتَ هَذَا أَبَاطِلًا حَتَّى يَكْفُرَ الْإِسْلَامُ لِمَا خَلَقْتَ الْيَمِينَةَ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي فَوَاضَيْتُ نَاسِلًا مِنْهُ مِمَّا كُنَّا نَحْمِلُ فِي قَدَحٍ مِنْ إِحَادَةِ عُنْدَ رَأَى فِي سَفَرٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ قَدْ صَلَّى حَذْوَهُ بَارَئًا ثُمَّ اخْطَبَجَهُ حَتَّى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْ رَمَا رَسُولِي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ مَرَاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۱۴۲ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَسْلُكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَوِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدَرًا مَا صَلَّى ثُمَّ يَبْسُقُ قَدَرًا مَا كَانَ ثُمَّ يَنَامُ قَدَرًا مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ تَعَبَتْ قِرَاءَتُهُ قِرَاءَةً هِيَ تَعَبَتْ قِرَاءَةُ مُتَعَدِّةٍ حَرًّا حَرًّا.

قِرَاءَةُ الْيَوْمِ دَرَدَا لِلرَّحْمَةِ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے یا سوتے ہوئے چاہتے تھے آپ کو دیکھیں سوتا ہوا لیکن ایسا ہی دیکھتے تھے۔  
(نسائی)

حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں سفر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندھا کی قسم چاہتا تھا کہ میرا روبرو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں دیکھوں تاکہ ان کے انداز سے کچھ سیکھوں۔ . . . . عمر یعنی عشا کی نماز پڑھ کر پہلو کے بل کر وٹ پڑے بہت دیر آرام فرمایا۔ پھر جب جاگے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر آیت ربنا ما خلقت هذا باطلا سے لا تخلف الميعاد تک تلاوت فرمائی پھر بستر کی طرف آئے مسواک لی اور اس کو پانی میں ڈال کر نرم کر کے مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا کہ سرکار نے اتنی ہی دیر نماز پڑھی جتنی دیر آرام فرمایا تھا۔ پھر سوتے اور بیدار ہوتے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ پہلی بار کیا تھا راوی نے کہا ہے کہ اس طرح فجر تک سرکار نے ایسا عمل تین بار کیا۔  
(نسائی)

حضرت یحییٰ بن مسک روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کے انداز سے مطلع فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ ان کا رپڑ مجھے ہر قسم ہنس کے بعد انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اتنی ہی دیر سوتے جتنے وقت میں نماز پڑھیں تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی رپھر انہوں نے سرکار کی قرات کے بارے میں نہایت واضح الفاظ میں فرمایا۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی)



## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

### رات کی عبادت میں دعائیں

#### پہلی فصل

۱۱۴۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَوْلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَدَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَ الْجَنَّةُ الْحَقُّ وَ النَّارُ الْحَقُّ وَ النَّبِيُّونَ الْحَقُّ وَ مُحَمَّدٌ رَسُولُكَ وَ الشَّاعَةِ الْحَقُّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْتَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أَهْبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْظُمْ لِي مَا قَدْ آمَنْتُ وَ مَا أَتَوَكَّلْتُ وَ مَا أَسْرَدْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا أَفْتَأَعْلَمُ بِمِيقَاتِي أَنْتَ الْمُعْتَدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ - (مُسْتَفْعَى عَلَيْهِ)

۱۱۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَقْبَحَ صَلَاتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْمَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۱۱۴۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَعَّازَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ بخاری) تیرے لیے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قلم رکھنے والا ہے اور آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کیلئے نور ہے تیرے لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے تو سچا اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے جنت اور دوزخ حق میں سائے نبی اور محمد مصطفیٰ بھی حق ہیں اللہ قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ تیرے لیے اس کا لایا اور تجھ پر ایمان لایا۔ تیرے اوپر جو کچھ اور تیری جانبہ رجوع کیا تیرے لیے دشمنان اسلام سے جنگ کی اور اپنے سائے کا تیرے سپرد کر دیئے۔ خداوند امیر سے اگلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما اور تو مجھ سے زیادہ میرے بارے میں جاننے والا ہے تو ہی بڑھانے والا اور نیچے کرنے والا ہے تیرے سوا اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔

(مُسْتَفْعَى عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ کلمات فرماتے خداوند! حضرات جبریل، میکائیل و اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے تو بندوں کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کرنے والا ہے جن امور کے بارے میں میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے ہدایت اور توفیق عطا فرما جس کو تو چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

(اسلم)

حضرت عبادہ بن صامیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو رات میں (عبادت) کے لیے بیدار ہو اور اس نے کہا



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْمُهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْنِنِي أَقْوَالَ ثُمَّ دَعَا  
اسْتَجِيبْ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى فَبَلَغَتْ صَلَواتُهُ  
(رَدَّاهُ الْبَغَارِيُّ)

خداوند اترے سوا اور کوئی معبود نہیں تو کیا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے  
ہی لئے ملک اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خداوند اتو پاک  
ہے اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا اور کوئی معبود  
نہیں اللہ بڑا ہے اور عباد کی قوت اور گناہ سے وہی اللہ کی مدد پر منحصر ہے  
راہی کہتے ہیں اس کے بعد کہتے۔۔۔ خداوند امیری مغفرت فرماری کہتے  
ہیں یا سرکار نے یہ فرمایا پھر بارگاہ الہی میں دعا کرے جسکو قبول کیا جائیگا پھر اگر

### دوسری فصل

۱۱۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ لِي وَنَجِي دُاسْتُكَ  
رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِمْ قَلْبِي بَعْدَ إِدَاةِ  
هَدْيِي يَتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ كَدُكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ  
الْوَقَّابُ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۳۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ  
عَلَا هَذَا فَيَتَعَارَفُ مِنَ اللَّيْلِ قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ  
اللَّهُ رِيقًا - (رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۳۹ وَعَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ  
عَائِشَةَ قَالَتْهَا يَوْمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْتَضِيهِ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا لَكَ يَتَنِي  
يَتَنِي وَمَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ  
اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمْدًا لِلَّهِ عَشْرًا وَقَالَ مَجْنَانُ  
أَنَّهُ وَبِحَمْدِكَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ  
عَشْرًا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَشْرًا وَهَلْ لِلَّهِ عَشْرًا ثُمَّ  
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَقْتَضِيهِ الصَّلَاةُ -

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ  
تھا کہ جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو یوں کہا کرتے: خداوند ا  
تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے خداوند ا تیری حمد کرتا ہوں  
گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں تیری رحمت طلب کرتا ہوں خداوند امیر ہے  
علم میں زیادتی فرما اور ہدایت عطا کرنے کے بعد میرے دل میں کبھی نہ ڈال دیاں ہوں  
میں تجھ پر جتنی کوناز فرما بیشک تو بہت عطا فرما نبیوالا ہے۔ (ابوداؤد)  
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے  
فرمایا نہیں جسکوئی مسلمان جو پاک حالت میں سوئے اور رات میں بیدار  
ہو کر اللہ سے بھلائی طلب کرے مگر اس کو اس کا مقصود عطا ہوتا  
ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت شریک بن ہزونی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عا  
کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ رات کو اٹھ کر رسول اللہ سے  
پہلے کیا عمل کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا تم نے وہ سوال کیا ہے جو اس  
تک کسی نے مجھ سے مسطور نہیں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سوا شب میں بیدار ہو  
کر دس مرتبہ تکبیر کہتے اور دس مرتبہ تسمیل کرتے، پھر دس مرتبہ تسمیل و تہلیل  
کرتے دس مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے۔ دس بار استغفار پڑھتے  
دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر ان الفاظ میں دس مرتبہ دعا فرماتے خداوند ا  
میں دنیا کی شگلی روز قیامت کی شگلی و سختی سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں  
اس کے بعد نماز شروع کرتے۔

(ابوداؤد)



## تیسری فصل

۱۱۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرْتَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبْرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمِّهِ وَنَفْسِهِ وَرَدَاءِ التَّوَمِينِ وَأَبْرَادِ النَّسَائِ وَرَدَاءِ الْبُرَادِ بَعْدَ قَوْلِهِ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا فِي آخِرِ الْعَوِيَةِ ثُمَّ يَقُولُ -

۱۱۵۰ وَعَنْ رَسِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ أَسْمَعُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّمِ الْهَوِيِّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيِّ رَدَاءَ النَّسَائِ وَاللَّوْمِ فِي نَحْوِهِ قَالَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات میں نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے تکبیر پڑھتے اس کے بعد ان کلمات میں تسبیح و تحمید کرتے اے اللہ تیری ذات پاک ہے تیرے لئے حمد ہے تیرا نام اکبر اور تیرا تہ بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اللہ تعالیٰ بڑا پاک ہے پھر اللہ سمیع و علیم کے راندہ درگاہ شیطان کے شر سے اسکے دوسروں تکبر اور سرکھانے سے پناہ طلب کرتے (ترمذی نسائی لیکن صاحب بوداد نے فرمایا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں کے بعد لا الہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے اور حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پھر آپ حضرت رسیدہ بن کعب اسی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریفہ کے قریب رات کو گزارتا تھا جب آپ نماز کے لیے اٹھتے تو میں آپ کے یہ کلمات سنا کرتا اللہ رب العالمین جو مالک کا بانی والا ہے پاک ہے اس کی تکرار کرتے اس کے بعد اللہ کی یا کی اور اس کی حمد کے الفاظ کی تکرار کرتے۔ (نسائی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

## عبادت شب کی ترغیب

## بَابُ التَّخْرِيطِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ

## پہلی فصل

۱۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمٍ رَأْسَ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ تَامَ ثَلَاثُ عُصَيِّ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ كَيْلٌ عَوِيلٌ فَإِنْ قَدْ قَرَأَ اسْتَيْقِظْ ذَلِكَ كَرَاهٍ لَكَ أَنْ تَكُونَ عُقْدَةً قَرَأَ تَوَضَّأَ أَتَمَّكَ عُقْدَةً قَرَأَ صَلَّى لَمْ تَكُنْ عُقْدَةً فَاصْبَحْ كَشَيْطَانٍ كَتَبَ النَّفْسِ وَلَا أَصَابَةَ خَبِثَتِ النَّفْسُ كَسَلَانَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۲ وَعَنْ الْمُخَيْرِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَضَّعَ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر میں تین گریں لگاتا ہے اور ہر گریہ ہوتی ہے کہ رات لمبی ہے سو تارہ لیکن جب کوئی اللہ کا اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھلتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے وہ پاک صاف خوش و خرم صبح کو اٹھتا ہے ور نہ خبیث النفس اور سست اٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے رات میں قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے پیروں پر دم آگیا تو آپ سے لوگوں نے کہا حضور آپ



هَذَا وَقَدْ عَفَاكَ مَا تَعْتَدُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْتِيكَ  
قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۳ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ مَا زَالَ تَأْتِيهِ حَتَّى  
أَصْبَحَ مَا كَانَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ كَانَ الشَّيْطَانُ  
فِي أُذُنِهِ أَوْ كَانَ فِي أُذُنَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَتْ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةً فَرَعَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ  
مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَرَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ  
الْفَيْنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَابِحَ الْمَجْرَاتِ يُرِيدُ أَرْوَاحَهُ  
يَكُنْ بِصَلَاتِكَ رَبِّكَ كَالْيَسِيرَةِ فِي الدُّنْيَا عَالِيَةً فِي الْآخِرَةِ -  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلُّ لَيْلَةٍ قَالِي  
السَّامَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْآخِرَةِ يَقُولُ مَنْ  
يَدْعُوَنِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ مَنْ  
يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي بَيِّنَاتٍ لِمُسْلِمٍ  
مَنْ يَسْطُرُ يَدَهُ يَقُولُ مَنْ يَقْرَأُ غَيْرَ عَدْوٍ وَلَا  
فُلُوٍّ وَحَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ -

۱۱۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ حَمَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يَأْتِيهَا رَجُلٌ  
مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ  
دَاوُدَ وَكَانَتْ الْغَنِيَّةُ إِلَى اللَّهِ حَبِيبًا مَا دَاوُدَ كَانَ يَتْلُو  
يُصَلِّ اللَّيْلَ وَيَقُومُ ثَلَاثَ دِيْنَامِ مَسْمُومَةٍ وَيَصُومُ  
يَوْمًا وَيَقْطُرُ يَوْمًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَعْمَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ایسا کہوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے لیے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے  
ہیں تو سرکار نے فرمایا کیا میں مگر گزار بندہ نہ ہوں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے  
ایک شخص کے بارے میں کہا گیا اور بتایا گیا کہ وہ نماز فجر کے لیے نہیں  
اُٹھا اور سوتا رہا ہے تو سرکار نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کا نام میں یا اشک  
راوی (دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر رہا ہے) - (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے نماز کی اور کھڑے ہوئے وہ ذات جس نے آج کی شب کھڑے  
بھلائی گزرنے والے فراموش نہیں اور کھڑے ہوتے اترے ہیں ان خود والوں کو کہیں  
جنگل یعنی ام المومنین کو تاکہ وہ نماز پڑھ لیں، دنیا میں کچھ سے پہننے  
والیاں اکثر آخرت میں ملتی ہوں گی۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر رات  
رب کریم آسمان دنیا کی جانب نزول و رحمت فرماتا ہے اور جب تہائی  
رات گزرتی ہے تو وہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس  
کی پکار کو سنوں اور قبول کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا  
کروں کون ہے؟ جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسکو بخشوں (متفق علیہ)

لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ رب تعالیٰ اپنے دست قدرت  
پھیلا کر فرماتا ہے کون ہے؟ جو قرض سے اسکو جو فقیر ہے اور ظالم بیان  
حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ  
رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ نہیں پاتا اسکو کوئی مسلمان نہ مگر اس میں  
اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا خیال کرتا ہے تو وہ اس کو مل جاتی  
ہے۔ اور یہ گھڑی ہر شب میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے فرمایا کیا روزوں  
میں سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد کی نماز ہے اور بہترین روزوں میں  
حضرت داؤد کے روزے ہیں، وہ آدھی رات سوتے تھائی رات قیام کرتے  
رات کے چھٹے حصے میں پھر سوتے، ایک دن روزہ رکھتے دوسرے  
دن انظار کرتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَهْلَ اللَّيْلِ دِيْعِي الْخِرَةِ ثُمَّ قَالَ  
كَانَتْ لِي خَالَجَةٌ رَأَى أَهْلِي فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْمُرُ كَرَانَ  
كَانَ عَمَّنِ الْبَيْتِ آءِ الْأَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَّ قَائِمًا فَخَضَّ عَلَيْهِ  
الْمَاءَ وَكَانَ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا ثُمَّ صَلَّى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الْغُصْبَيْنِ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ آپ اول رات میں سو جاتے اور آخر رات کو زندہ کرتے یعنی بیدار  
رہتے اور جب اپنے اہل کے ساتھ کوئی ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے  
تھے پھر سو جاتے تھے اگر اذان اول تہجد کی اذان کے وقت غسل کی  
ضرورت ہوتی تو پہلے غسل فرماتے ورنہ منہ کرتے اور در رکعت  
ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

## دوسری فصل

۱۱۵۹ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَمِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ  
فَبِكُمُ وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لَئِنْ تَرَكْتُمْ مَكْرَهًا وَتَسْتَبَاتِ  
مَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا تمہارے لیے رات کا قیام لازمی ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے  
بزرگوں کا طریقہ ہے رب کریم کے تقرب اور گناہوں سے دور رہنے کا  
سبب بھی ہے۔ (ترمذی)

۱۱۶۰ وَكَانَ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ  
الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيُ وَالْقَوْمُ إِذَا اصْغَرُوا فِي  
الصَّلَاةِ وَالْقَوْمُ إِذَا اصْغَرُوا فِي قِتَالٍ لَعَنُوا (لَا دُخْرَ فِي شَرِّهِ)  
۱۱۶۱ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ  
فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِنْ  
بَيْنِ كَرَامَةِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَتَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ  
هَذَا أَحَدِيَّتَيْنِ حَسَنَةً صَحِيحَةً غَرِيبَةً (سَنَادًا)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ  
میں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے (۱) وہ جو رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو (۲) لوگ جو نماز  
کیلئے صف بندی کریں (۳) وہ لوگ جو جہاد دشمن (اسلام) سے لڑنے کے لیے  
صف بندی کریں (شرح السنہ)

۱۱۶۲ وَكَانَ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَ  
أَيَقَطَّ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَعُ فِي دُجُوبِهَا  
الْمَاءَ نَجِّمُ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ  
أَيَقَطَّ رَدُّجُهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَى نَضَعُ فِي دُجُوبِ  
الْمَاءِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ رات کے نصف اخیر میں اللہ اپنے بندے سے بہت قریب  
ہوتا ہے اگر تم میں یا استطاعت ہو کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت  
اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ایسا کر (ترمذی) اس حدیث کو حسن صحیح  
غریب بتایا ہے

۱۱۶۳ وَكَانَ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَ  
أَيَقَطَّ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَعُ فِي دُجُوبِهَا  
الْمَاءَ نَجِّمُ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ  
أَيَقَطَّ رَدُّجُهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَى نَضَعُ فِي دُجُوبِ  
الْمَاءِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے خود رات میں کھڑا کر نماز  
ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوئی  
تو اس کے منہ پر پانی کے چھینے مار کر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحمت فرمائے  
جو خورات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اٹھایا اور اگر  
وہ اٹھنے کیلئے تیار نہ ہوا تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینے مارے (ابوداؤد و نسائی)

۱۱۶۴ وَكَانَ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ دَرْدُ الشَّكْرِ  
الْمُتَكُونَاتِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے عرض کیا کہ کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا رات کے آخری  
نصف حصہ کی اور فرمائی نماز کے بعد کی (ترمذی)







وَمِنَ النَّبِيِّينَ مَنْ إِذْ وَصَّلَىٰ رَكَعَتَيْنِ جُوسِبَا كُتُبًا فِي الدُّرُجَيْنِ  
وَالَّذِي أَكْرَبَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)  
۱۱۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَافُ أَقْبَتِي حِمْلَةُ الْقُرْآنِ وَأَخْصَبُ  
النَّاسِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)  
۱۱۴۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ  
كَانَ يُعَلِّمُ مِنَ النَّبِيِّ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ مِنْ  
أَخِيرِ النَّبِيِّ انْقَطَعَ أَهْلُهُ لِلْمَوَةِ يَقُولُ لَهُمُ الْقَوْلُ ثُمَّ  
يَقُولُ هَذِهِ آيَةُ وَأَمْرُ أَهْلِكَ يَا نَسْلُوكَ وَاصْطَبِرْ  
عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِثَةً قَدْ نَحْنُ نَسْأَلُكَ وَالْعَاقِبَةُ  
لِلْمُتَّقِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

## بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

### پہلی فصل

۱۱۴۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُعْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّىٰ تَطْلُعَ أَنْ لَا يَصُومَ وَمِنْهُ  
شَيْئًا وَيَصُومُ حَتَّىٰ تَطْلُعَ أَنْ لَا يُعْطِرَ مِنْ شَيْءٍ أَذْكَانَ  
لَا تَسْمَعُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ النَّبِيِّ مَصْلُوبًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا  
تَأْتِيهِ إِلَّا رَأَيْتَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)  
۱۱۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَلَنْ قَلَّ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)  
۱۱۴۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَيْرُ دَاوِمِ الْأَعْمَالِ مَا يُطِيعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا  
يَمَلُّ حَتَّىٰ تَمَلُّوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)  
۱۱۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَظَاطَةً فَإِذَا قَرَأَ قُلُوبُهُمْ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴۰ اور ابوبکر اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو رکعت نماز پڑھتے ہیں یا شکر (ای) ہر ایک ان میں سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے  
۱۱۴۱ حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت  
کے بہترین لوگوں میں سے قرآن کے اٹھانے والے (حفاظ قرآن) پر عمل  
کریں گے اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (بخاری در شعب الایمان)  
۱۱۴۲ حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب  
رات کو بتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے اس کے بعد کچھ رات کو اہل در  
عیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے  
ترجمہ: اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو اور مبرک دم تم سے رزق طلب نہیں  
کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے  
ہے۔ (المک)۔

## عمل اور میانہ روی

۱۱۴۲ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ رہتا تھا کہ آپ  
مہینہ بھر تک انظار کرتے اور ہمیں یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ اب آپ برف نہیں  
رکھیں گے لیکن جب روز رکھنے شروع کرتے تو یہ خیال ہونے لگتا کہ اب غصہ  
دن کیلئے ہی انظار نہ کریں گے اور اگر تم یہ چاہتے کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھتا ہوا  
دیکھو تو دیکھ سکتے تھے اور رہتا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ سکتے تھے۔ (بخاری)  
۱۱۴۳ حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
کو اعمال سے زیادہ محبوب انسان پرادوست ہے۔ اگرچہ اعمال کم ہی کریں  
نہ ہوں (متفق علیہ)  
۱۱۴۴ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ اتنے ہی عمل کرو جتنی تم میں طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں  
ہوتا یا یہاں تک کہ تم تنگ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)  
۱۱۴۵ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تم  
ذوق و شوق کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو پھر جو جب سستی طاری ہو تو  
رک جاؤ۔ (متفق علیہ)



۱۱۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يَصِلُ فَلْيَرْقُصْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النُّومُ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسِبُ نَفْسَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَكِنْ شَاءَ السَّيِّئُ أَحَدًا إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّ دُورًا وَقَارِبُوا وَأَقْبِرُوا وَأَسْتَجِيبُوا بِالْعَدَدِ وَالزَّوْحَةَ دَعِيئًا وَمِنَ الدَّائِجَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۴۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَامَرَ عَنْ حُزْبِهِ أَدْعَنْ شَيْئًا وَمَنْ قَفَرَاهُ فَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَدَّاهُ مِنَ اللَّيْلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۴۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْنَا قَائِمًا فَإِنْ لَمْ نَسْتَطِعْ فَنَاقِعِدْ فَإِنْ لَمْ نَسْتَطِعْ فَحَلِّي جَنَابٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۵۰ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّحِيلِ قَائِمًا قَالَ إِنْ صَلَّيْنَا قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّيْنَا قَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّيْنَا قَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

## دوسری فصل

۱۱۵۱ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَائِفًا وَدَعَا اللَّهَ حَتَّى يَذْرُوكَهُ النَّعَاسُ كَثُرَ ثَقَلَبُ سَاعَةِ مَوْتِ الْبَيْتِ يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا أَخِيكَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں کھل ہونے لگے تو اسکو چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی غینہ پوری ہو کیونکہ حالت نماز میں جب کوئی اوجھڑا ہے تو اسکو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے شاید وہ استغفار کر رہا ہو تو اپنے نفس پر بددعا کر لے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک دین اسلام آسان ہے اور کئی دین میں سمجھی نہیں کرتا مگر دین اس پر علیہ حاصل کرتا ہے لہذا اعتدال اختیار کرو طاعت و ترک کے مطابق عمل کرو اور خوش رہو (البشر) صبح شام اور رات کے اخیر معتد میں عبادت سے مدد حاصل کرو۔ (بخاری)

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کا کل و ٹیندہ یا اس کا کچر حقہ شب میں نیند کی وجہ سے رہ جائے تو اس کو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان کھل کرے۔ تو اسکا اجر اتنا ہی لکھا جائے گا جتنا کہ اس کے ہر وقت پڑھنے میں ملتا۔ (مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو گروٹ پر بیٹھ کر پڑھو۔۔۔ (بخاری)

حضرت عمران بن حصین ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز ادا کرے اس کے لیے نصف اجر اور جو لیٹ کر نماز ادا کرے اس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص پاک و عاف حالت میں بستر پر جا کر اللہ کو یاد کرے اور اسکو غنیمت سمجھے تو وہ رات میں کسی وقت گروٹ لیتے ہوئے اللہ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا کوئی مہربانی



تو اللہ اس کو عطا فرماتا ہے اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن مسیحی کی روایت سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آپ کیلئے دو افراد کے ہاتھ میں تمبھ کا انظار فرمایا ہے ایک تو وہ جو مسجد کے موسم میں نرم بستر اور نماز کے پاس سے اٹھا تو اس کے بارے میں رب تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے فرشتہ دیکھو یہ شخص نرم بستر نماز اور اہل کے پاس سے اس چیز کے لیے جو میرے پاس ہے اٹھا ہے اس کو اس چیز سے خوف آیا ہے جو میرے قریب ہے (۲) اور سزا شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ گیا اور جب اس کو جنگ سے بھاگنے کے گناہ کا علم ہوا تو وہ پلٹا اور جنگ میں شریک ہو کر جان دیدی تو اللہ اس کے بارے میں فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو یہ سزا انعام کی رحمت یا میری طرف سے سزا کے خوف سے واپس ہوا ہے اور اس نے میری رضا کی خاطر جان دیدی (شرح السنہ)

إِلَّا أَهْطَأَ لَهَا يَأْتُهُ ذِكْرُكَ الْفَرْدِي فِي كِتَابِ الْكَذِّ كَارِي وَمَوْلَى  
ابن السَّيِّ

۱۱۸۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَسُلَاؤُنَا مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ تَارَعَ عَيْنَ دَوَّالِيهِمْ وَلَمَّا فَهِمَ مِنْ بَيْنِ حَيْثُ وَأَهْلِيهِمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُ بِكَ كَثِيرًا أَنْظَرُوا إِلَى عَبْدِي فِي شَأْنٍ عَنْ فَرَاثِهِمْ دَوَّالِيهِمْ مِنْ بَيْنِ حَيْثُ وَأَهْلِيهِمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ رَغْبَةً فَيَمَّا عَبْدِي دَشَقَ قَاتِمًا عَبْدِي وَرَجُلٍ غَرَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَتَهُمْ مَعَ أَهْلِيهِمْ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِمْ فِي الْإِثْمِ هَذَا وَمَا كَفَى فِي التَّوَجُّعِ فَجَرَّعَ حَتَّى هَرَبَتْ دَمَةٌ فَيَقُولُ اللَّهُ بِكَ كَثِيرًا أَنْظَرُوا إِلَى عَبْدِي رَغْبَةً رَغْبَةً فَيَمَّا عَبْدِي دَشَقَ قَاتِمًا عَبْدِي حَتَّى هَرَبَتْ دَمَةٌ رَدَّاهُ فِي شَرِّهِ النَّفْسَةِ

### تیسری فصل

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز کو اچھی سے راوی کہتے ہیں اور اس کی تصدیق کے لیے جب میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں میں اپنا ہاتھ سرکار کے سر مبارک پر رکھا تو سرکار نے فرمایا اے عبد اللہ میں تم کو کیا بات ہے؟ تو میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز اچھی ہے اور خود آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں! لیکن میں تمہارے کسی فرد

حضرت سالم بن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے اس طرح کہا کاش میں نماز پڑھتا پھر آرام پاتا تو لوگوں کو اس شخص کی بات کا سلام ہوئی تو اس نے کہا کہ میں نے یہ جملہ زبان رسالت سے سنا ہے رسول اللہ نے فرمایا اے بلال نماز کے لیے اقامت کہو اور میں آرام پہنچاؤں (ابوداؤد)

۱۱۸۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا يَصِفُ الصَّلَاةَ قَالَ فَأَتَيْتُ فَوَجَدْتُهُ يَصِفُ حَالَهُ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قُلْتُ حَدَّثَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى يَصِفُ الصَّلَاةَ وَأَنْتَ تَصِفُ قَاعِدًا قَالَ أَجَلٌ وَبِكَيْفٍ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۱۱۸۴ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ خَزَاعَةَ لَيْسَ بِي صَلَاتِي فَأَسْرَحْتُ فَمَا لَكُمْ هُمْ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آتِجِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ آتِجْنَا بِهَا (رَدَّاهُ أَبُودَاؤُدَ)



## بَابُ الْوُتْرِ

## پہلی فصل

## وتر کا بیان

۱۱۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ النَّبِيِّ مِثْلِي مِثْلِي فَإِذَا أَحْبَبْتُمْ أَحَدًا كَرِهْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِدُوا نُورَكُمْ مَا قَدْ صَلَّى -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ رَكْعَتَانِ أَحَدُهُمَا الْكَبِيرُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُدِيرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي ثَمَانٍ وَلَا فِي آخِرِهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ وَثَّابٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتَكْبِرِينَ عَنْ خَلْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتُ تَعْلَمُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ تَوَاتَّ خَلْفُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتَكْبِرِينَ عَنْ وَثْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُحْدِثُ لَهُ سِرَاجًا وَطَهْرًا فَيُصَلِّي مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْتَوِي وَيَقُومُ وَيُصَلِّي ثَمَّةَ رَكْعَتَيْنِ لَا يَجْلِسُ فِيهِمَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَدُكِّرُ اللَّهُ وَيُحَمِّدُهُ وَيُدْعُوهُ ثُمَّ يَبْعَثُ وَلَا يَكْبِرُ فِيهِمَا فِي الثَّامِنَةِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدُكِّرُ اللَّهُ وَيُحَمِّدُهُ وَيُدْعُوهُ ثُمَّ يَكْبِرُ فِيهِمَا ثَمَّةَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَيَتْلُو أَحَدَايَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بَنِي النَّبِيِّ أَسْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّهُ خُذًا وَدَّرَ بِحِرِّهِمْ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأَوَّلِ فَتَلَاكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کی نماز دو رکعت ہے جب تک میں سے کسی کو صبح کے نور نہ پہنچے کا خوف ہو تو وہ ایک ہی رکعت پڑھ لے تاکہ اس کی پڑھی ہوئی نماز طاق ہو جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔

(بخاری - مسلم)

حضرت سعد بن وثاب روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن ہی تو خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ میں نے دوسرا سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم (اردو ایچ مطبوعات) سرکار کے وضو کے لئے پانی اور سوکھ تیار رکھتے اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کو ایات میں (نہیں دے) اٹھاتا اس وقت آپ سوکھ فرماتے اور وضو کرتے اور نو رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان صرف اٹھارہ رکعت میں قعدہ اخیرہ کرتے۔ اللہ کا ذکر کرتے اس کی حمد ثنا کرتے دعا پڑھتے اور بغیر سلا چکر اٹھتے اور نویں رکعت اٹھ فرماتے اور قعدہ میں بیٹھ کر ذکر کرتے جب تک کہ صبح نہ آجائے اس طرح گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ لیکن جب سحر شریف زیادہ ہوئی اور صبح سار بھاری ہو گیا تو آپ دز کے ساتھ سات رکعتیں پڑھتے اور بعد میں دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے اسی طرح نو رکعتیں ہو جاتیں۔ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب نماز پڑھتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)



تو آپ چاہتے تھے اس پر ملاومت کریں اور جب آپ پر غیہ کا طبع ہوتا یا قیام شب میں کوئی تکلیف مزاحم ہوتی تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے پورا قرآن کو ایک ایک رات میں ختم کیا ہو۔ اور نہ کبھی پوری رات نماز پڑھی ہو اور نہ رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینے کے روزے لگائے ہوں۔  
(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا کہ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

(مسلم)  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلوع فجر سے پہلے نماز تراویح کر لو۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوف ہو کہ وہ آخر شب میں نہ اللہ کے پاس کو جائے کہ اول رات میں وتر پڑھے لیکن جس کو آخر شب میں اُٹھنے کا شوق ہو تو وہ وتر آخر شب میں پڑھے کیونکہ آخر شب کی نماز کے لیے غنیمت کی گواہی دی گئی ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر ادا کئے۔ اول رات میں درمیان اور آخری حصہ میں۔ لیکن حیات ظاہری کے آخری دور میں آخر شب میں وتر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی (۱) ہر مہینہ میں تین روز رکھنے کا (۲) چاشت کی دو رکعتیں (۳) اور سونے سے پہلے نماز وتر

تِسْعَ يَابَنِي وَكَانَ يَحْيَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَحَبَّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا أَغْلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ جِئَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَطْلَعَنِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرَ الْقُرْآنِ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا أَهْلَ لَيْلَةٍ إِلَى الْقُبُورِ وَلَا صَامَةً هَذَا كَامِلًا قَدِيرًا مَقَاتًا۔

(رواہ مسلم)

۱۱۸۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّكُمْ إِلَيَّ صَلَوةً تَكُونُ بِاللَّيْلِ وَتَرَا۔

(رواہ مسلم)

۱۱۹۰ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَاؤُكُمْ الشُّبَّحَ بِالنُّورِ۔ (رواہ مسلم)

۱۱۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَاكَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤَيِّرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ حَمَمَهُ أَنْ يَقُومَ أَخْرَجْهُ فَلْيُؤَيِّرْ آخِرَهُ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَوةَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ۔

(رواہ مسلم)

۱۱۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَدَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ إِلَى أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَتَرَا إِلَى التَّحِيَّةِ۔

(متفق علیہ)

۱۱۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَدَّاهُ خَلِيلِي بِثَلَاثَةِ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَثَلَاثَةِ آخِرِهِ مِنْ كُلِّ لَيْلَةٍ وَكَتَبَنِي الشُّحَى وَأَنْ أَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ۔ (متفق علیہ)

## دوسری فصل

حضرت معن بن عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت اول رات میں فارغ ہوتے۔ مجھے یا آخر شب میں تو انہوں نے فرمایا کبھی اول

۱۱۹۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ كُنْتُ لِعَائِشَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ دُبَّيْنَا



میں اور کبھی آخر شب میں۔ راوی کہتے ہیں اس وقت میں نے کیا تعریف ہے  
اس رب کی جس نے دین کے معاملہ میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ  
آپ نماز و تراویح کی رات میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں؟ تو انہوں نے بتایا کہ  
اول رات میں اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے اس خالق مالک کی حمد و ثنا کی جس  
نے دین میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے معلوم کیا کہ آپ نماز میں قرأت بنتا کاز  
سے کرتے یا آہستہ؟ تو انہوں نے فرمایا کبھی جزماتے اور کبھی آہستہ پڑھتے۔  
میں عرض کرنے لگا کہ حمد و ثنا کی جس نے دین میں آسانی فرمائی (ابن ماجہ  
نے صرف قرأت کے حصہ کی روایت کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ ﷺ ترک کتنی رکعتیں پڑھتے تھے  
تو جواباً تشریف فرمایا کہ کبھی تو آپ چار رکعتوں کے ساتھ تین و تیر پڑھتے اور کبھی چھ  
رکعتوں کے ساتھ تین و تیر اور کبھی آٹھ رکعتوں کے ساتھ تین و تیر اور کبھی تین و تیر  
دس رکعت پڑھتے تھے لیکن کبھی سات رکعت سے کم اور تیرہ سے زیادہ  
نہیں پڑھیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوالویحیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرہ ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ لہذا جو چاہے تو پانچ رکعت  
پڑھے اور جو چاہے تین پڑھے اور جو ایک پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھے  
لے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیر  
ہے اور تیر کو پس کرنا ہے۔ لے قرآن کے پڑھنے والو تم بھی تیر پڑھو۔  
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت عاصم بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز  
سے تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لیے سترج اونٹوں سے بہتر ہے اور اس  
نماز کا وقت اللہ تعالیٰ نے عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا  
ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اَعْتَسَلْ فِي اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرَبِّمَا اَعْتَسَلْ فِي آخِرِهِ فَاَنْتَ  
اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فَاَنْتَ  
كَانَ يُدْعَى اَوَّلَ اللَّيْلِ اَمْرًا فِي آخِرِهِ قَالَتْ رَبِّمَا اَوْتَرَفِي  
اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَبِّمَا اَوْتَرَفِي آخِرِهِ فَاَنْتَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ  
لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فَاَنْتَ كَانَ يَجْعَلُ  
يَا لِقَدَاوَةِ اَمْرٍ خَفِضْتُ قَالَتْ رَبِّمَا جَعَدِي وَرَبِّمَا  
خَفِضْتُ فَاَنْتَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي  
الْاَمْرِ سَعَةً۔

(رواہ ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ الفصل الثانی)

۱۱۹۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ  
عَائِشَةَ بِمَكَّةَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُؤْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُؤْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ  
وَتِسْعِينَ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ  
مِنْ سَبْعٍ وَلَا يَأْكُثِرُ مِنْ ثَلَاثٍ عَشْرَةً۔

(رواہ ابوداؤد)

۱۱۹۶۔ وَعَنْ أَبِي الْأَرْبَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُوسُفُ عَلَى كُلِّ مَسْلُوكٍ مِمَّنْ أَحَبَّ أَنْ  
يُؤْتِرَ يَحْتَسِبْ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ يَسْلُكْ  
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ يُولِجْ فَلْيَفْعَلْ۔

(رواہ ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ)

۱۱۹۷۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْيُوسُفُ قَدْ وَدَّ أَنْ يَأْتِيَهُمْ الْغَارُ  
(رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی)

۱۱۹۸۔ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ حَذَافَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَكُمْ  
بِصَلَاتِهِ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَيْرِ النَّعْمِ الْيُوسُفُ جَعَلَهُ اللَّهُ  
لَكُمْ قِيَمًا بَيْنَ صَلَوةِ الْيُوسُفُ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْدُ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۱۱۹۹۔ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَامَ عَنْ وَثْرِهِ فَلْيَصِلْ إِذَا أَصْبَحَ. (رواه الترمذی مؤسلاً)

۱۲۰۰ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُعَوِّذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلِيَّاتِ يَسْتَبِيحُ اسْمَكَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي إِبْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ فَلَمْ يَذْكُرْ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

۱۲۰۱ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ كَلِمَاتٍ أَقْرَبُنِي فِي ثَوْبِ الْوُثْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَغْفِي دَلَا يُغْفِي عَلَيْكَ لَا شَاءَ لَا يَكُونُ مِنْ ذَا لَيْتَ مَا ذَكَرْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ.

۱۲۰۲ وَعَنْ أَبِي إِبْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَمَ فِي الْوُثْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَذَاكَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي رِوَايَةِ الشَّافِعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَكَمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ فَلَمَّا ذَبَرَ قَوْمَ صَوْرَةَ بِالنَّشَائِدِ.

۱۲۰۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَيْرِ وَشَرِّهِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَرِضَاكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْيِيَنَّكَ عَنْكَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَشَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

رواہ ابن ماجہ و ابوداؤد و الشافعی و دارمی و ترمذی

جو شخص وتر پڑھے مگر سو گیا تو وہ اس کو صبح ( فجر ) سے پہلے پڑھ لے ( اس حدیث کو امام ترمذی نے مسلسلاً روایت کیا )

حضرت عبدالعزیز بن جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم ربک الا علی دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے (ترمذی، ابوداؤد، لیکن صاحب نسائی اس حدیث کو علیہ الرحمن بن ابی ذری کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور ابی نے حضرت ابی بن کعب کے حوالہ سے روایت کیا اور دارمی نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے روایت کیا لیکن انہوں نے معوذتین کا تذکرہ نہیں کیا۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کلمات سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں اور جو ابی ہریرہ نے مجھے بھی اسی طرح ہدایت فرما جس طرح دوسروں کو ہدایت دی اور مجھے مانیت عطا فرما جس طرح دوسروں کو مانیت دی اور میرا بھی دوست بن گیا جس طرح دوسروں کو دوست رکھا ہے اور جو کچھ بھی مجھے عطا فرمایا ہے اس میں ہر عطا فرمایا اور جو چیز تو نے مقدر فرمائی اس کے شر سے مجھے محفوظ فرمایا۔ بیشک تو حکم فرماتا ہے تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا اور جس کو تو دوست رکھتا ہے وہ ذلیل نہیں کیا جاتا اے ہمارے رب تو بلند تر ہے والا اور برکتیں عطا کرتے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے اور بلند آواز سے کہتے صاحبِ نسائی نے حضرت عبدالرحمان بن ابی ہریرہ اور ان کے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب آپ وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ بلند آواز سے کہتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نماز وتر کے آخر میں یہ کلمات کہتے (ترجمہ) خداوند میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری عطا کردہ عافیت کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ خداوند میں تیری تیری پکڑ سے پناہ مانگتا ہوں۔







۱۲۰۹ وَعَنْ زَيْنٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتُمُ الصُّبْحَ فَذَكَرَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِ لَكُلَّ فَتْحَةٍ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فَلَمَّا خَتَمَ الصُّبْحَ أَذَكَرَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بَجَانِبِ قَبْرِ هَارُونَ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْ رَمَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ دَقْدَقًا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۱۱ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بَعْدَ الْوُضُوءِ رَكَعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ طَيِّبُتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْرُكَ قَامَ دَقْدَقًا (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۱۳ وَعَنْ زَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَهُوَ جَالِسٌ يُصَلِّيُ فِيهِمَا إِذَا رُئِيَ لَكَ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھا ایک رات کو شدید بارش تھا وقت کا اندازہ نہ ہونے کی وجہ سے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ترکی ایک رکعت پڑھ لی لیکن ابرصاف ہونے سے انہیں رات کا اندازہ ہوا تو اس رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور رکعت پھر دو رکعتیں نماز (نفل) ادا کی اور جب کبھی صبح ہو جاتا تو خوف ہوا تو ترکی ایک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھ کر ہی قرائت کرتے اور جب قرائت میں تقریباً بیس یا پچاس آیتیں باقی رہ جاتیں ہیں تو کھڑے ہو کر قرائت مکمل کرنے پھر رکوع کرتے اس کے بعد سجدہ کرتے اسی طرح دوسری رکعت بھی مکمل کر لیتے۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترکی ایک رکعت کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے کہا کہ یہ دو رکعتیں مختصر ہی ہوتیں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت پڑھ کر دو مزید رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے لیکن جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ عالم نے فرمایا شب بیداری مشکل اور دشوار ہے لہذا تم میں کوئی وتر سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر رات میں بیٹھ جائے تو بہتر ہے ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت ابوالامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے اور ان رکعتوں میں سورہ اذان لزلت اور سورہ کافرون پڑھتے تھے۔



## بَابُ الْقُنُوتِ

## قنوت کا بیان

پہلی فصل

۱۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِحَدٍّ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قُرْبَةً قَالَ إِذَا قَالَ تَبَارَكَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبُّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَتَيْهِمُ الرُّكُوعَ بَيْنَ الرُّكُوعَيْنِ وَسَلَّمَ بَيْنَ هَاتَيْنِ وَعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اسْتَدِدُّ وَكَانَتْ عَلَى مُضَرَ وَجَعَلَهَا بَيْنَ يَدَيْكَ يُعْصِرُ بِهَا لَكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ الْعَنَ قُلَانَا وَقُلَانَا لِأَحْيَاءِ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءًا - الْآيَةُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱۶ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَمْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ إِثْمًا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ ثُمَّ إِذَا كَانَ بَعْدَ أَنْ سَأَلَ بِقَالَ تَبَارَكَ اللَّهُ لِمَنْ سَبَّحُونَ رَجُلًا فَأُصِيبَ بِمُضَرَ فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ ثُمَّ إِذَا كَانَ بَعْدَ الرُّكُوعِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا یا بدعا کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور صبح اللہ من حمد و ربنا لک الحمد کے بعد کہتے خداوند! ولید بن ولید سلم بن بشام اور عباس بن ابی ربیعہ کو سنا ہے کہ وہ خداوند! تعالیٰ مضر پر سخت عذاب نازل کر اور ان پر ایسا ہی قنوت نازل فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں تھا اور یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تھے اور بعض نمازیوں میں سطرچ کہتے نماز دا عرب کے غلام اور غلام قبیلہ پر لعنت فرما آپ غلام اور غلام کے الفاظ بعض قبائل کو مراد لیتے تھے لیکن یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہا جب تک کہ ایسا نہیں لگ من الامر شئی نازل ہوئی

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عاصم الاول روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے یا بعد میں تو حضرت انس نے فرمایا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے لیکن ایک مہینہ تک سرکارِ دو عالم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے ستر تالیوں کو بھیجا تھا اور انہیں شہید کر دیا گیا تھا اس لیے رسول اللہ نے ایک ماہ تک بدعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل نہرِ عمر مغربِ عشاء اور فجر میں قنوت پڑھی جب آخری رکعت میں رکوع سے اٹھ کر صبح اللہ من حمد کہتے تو جو سلیم کے قبائل رعل، ذکوان، عصبیہ پر بدعا کرتے اور مقتدی امین کہتے۔ (ابوداؤد)

۱۲۱۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مِمَّا مَاتَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الصُّبُورِ إِذَا قَالَ تَبَارَكَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ مِنَ الرُّكُوعِ الْأَخِيرَةِ يَدْعُو عَلَى أَعْيَانِهِمْ وَبَنِي مُكَيْمٍ عَلَى رُءُوسِهِمْ وَذُكُوتٍ وَعُصْبَةَ وَبَنِي مَوْحَلَةَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)



۱۲۱۸۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ شَهْرًا لَمْ تَزَكَّ - (رواه أبو داود والنسائي)  
 ۱۲۱۹۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ هَذَا بِأَنْحَوِّهِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ سَنَةً أَكَانُوا يَعْتَمِدُونَ قَالَ آتَى بَنِي مُضَرَ -

(رواه الترمذي والنسائي وابن ماجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مہینہ تک قنوت پڑھی پھر اس کو ترک کر دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابی مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے باوجود اس سے یہ معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور حضرت علی کے ساتھ کو فرمیں تقریباً پانچ سال تک نماز پڑھی ہے کیا یہ حضرات نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو اباجان نے فرمایا میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

## تیسری فصل

۱۲۲۰۔ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ فَكَانَ يُصَلِّيُ لَهُمْ عَشْرِينَ رُكْعَةً وَكَذَلِكَ يَجْعَلُ الْآلُ فِي الْوُضُوءِ الْبَاقِيَ فَإِذَا كَانَتْ الْعَشْرُ الْآخِرَةُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ أَبِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّاحُ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ الْقَوَاتِ فَقَالَ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ (رواه ابن ماجه)

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں مجتمع فرمایا جناب ابی لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت کرتے اور جب آخری عشر ہو تو جناب ابی امامت ترک کر کے تراویح گھر میں پڑھتے تو لوگ کہتے کہ ابی جاگ گئے ابو داؤد، لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب انس بن مالک سے قنوت کے بارگاہ میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور ایک روایت کے مطابق رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت پڑھا

## بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

## ماہ رمضان میں قیام

### پہلی فصل

۱۲۲۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصْبَةٍ فَصَبَّ فِيهَا لَبَنًا حَتَّى أَجْمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ قَعَدُوا صَوْرَةَ لَيْلَةٍ وَكَلَّمُوا اللَّهَ قَدْ كَانُوا يَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّضُونَ لِيُخْبِرُوا النَّبِيَّ فَقَالَ مَا زِلَ يَكُفُّ الدِّنِّي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِهِمْ حَتَّى حَبِثْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ دُكُوكُ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا تَحْتَضِرُونَ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بَيْتِكُمْ

حضرت زید بن ثابت ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مسجد میں چٹائی کا ایک چھوڑا یا کھانا یا ادنیٰ راہوں مسلسل اس میں نماز پڑھی اہد بہت سے صحابہ نے بھی نماز میں شرکت کی لیکن ایک شب رسول اللہ کی آواز دسن کہ صحابہ نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں۔ اس لیے بعض صحابہ نے کھانا شروع کیا تاکہ ہماری آواز سن کر سرکارِ حجرو شریف سے باہر آجائیں اس موقع پر سرکار نے حجرو سے باہر آکر صحابہ سے فرمایا مجھے تمہاری کیفیت اور حال سے واقفیت ہے مجھے یہ خوف تھا کہ میں تم پر فرض نہ ہو جاؤ اگر تم پر یہ نماز تراویح فرض ہو جاتی تو تمہارے



قَالَ أَفْضَلُ صَلَوةٍ الْمَسْرُوعَةِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ  
(مُسْتَقْنَعٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُبُ فِي وَبَاءِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ  
يَأْمُرَهُمْ بِغَيْرِ يَوْمٍ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا  
وَأَحْسَانًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ كَمَتَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ لَعَلَّكَ كَانَ الْأَمْرُ  
عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدَّائِهِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ  
عَلَى ذَلِكَ -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدٍ  
فَلْيَجْعَلْ لِيَمِينِهِمْ تَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهِ قَالَتْ اللَّهُ جَابِلٌ  
فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

## دوسری فصل

۱۲۲۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ صُومَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى أَقْبَى  
سَبْعًا فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ النَّاسُ  
لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الْفَاصَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ خُزْ  
اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنَتْكَ قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ  
فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَخْتَصِرَ  
حَبَّ لَبَا قِيَامَ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا  
حَتَّى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةُ جَعَمَ أَهْلَهُ  
وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَبَسْنَا أَنْ يَكُونَنَا  
الْعَلَامَةُ قُلْتُ وَمَا الْعَلَامَةُ قَالَ السَّخُورُ ثُمَّ لَمْ  
يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّرِمِيُّ  
وَالْتَّائِبِيُّ وَدَرْدِيُّ ابْنُ مَاجَةَ وَحَوْهٌ إِلَّا أَنَّ  
التِّرْمِذِيَّ كَرِهَهُ كَذِبًا لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ

لیے (اسانی سے) گھر سے نہ ہوتے لہذا اُسے صحابہ تم اسکو اپنے گھر میں پڑھو اسکا  
افضل ترین نماز فرائض کے علاوہ اسکے گھر میں ہے (یعنی گھر میں پڑھنا افضل ہے)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم قیام رمضان (نماز تراویح) کی طرف رغبت دلاتے تھے لیکن تاکید کے ساتھ  
حکم نہ کرتے البتہ یہ فرماتے کہ جو شخص بقدرت کے ساتھ معمول ثواب کے  
لیے رمضان میں قیام کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے  
ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے بعد خلافت صدیقی  
اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہ سلسلہ جاری رہا۔  
(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی کسی وقت کی نماز ادا کرے تو اس کا  
کچھ حصہ گھر کے لیے رکھے تاکہ اس بقدرت کے سبب اللہ تعالیٰ  
اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالے۔ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان کے) روزے رکھے لیکن پورے مہینہ  
آپ نے قیام نہیں کیا مگر جب رمضان سات دن باقی رہ گئے تو ایک  
شب آپ نے تعالیٰ رات تک ہمارے ساتھ قیام لیا اور جب چھ راتیں  
باقی رہیں تو اس رات آپ نے قیام نہ فرمایا لیکن باچوس رات کو آپ نے ہمارے  
ساتھ اسی رات تک قیام فرمایا تو میں نے سوچا کیا یا رسول اللہ کاش آپ  
اس رات زیادہ دیر تک قیام کرتے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص  
رات کو امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو اس کی پوری رات قیام میں شمار  
ہو جاتی ہے جب رمضان کی چھ راتیں باقی رہ گئیں تو اپنے اس رات قیام  
کیا یہاں تک کہ انتظار میں تھائی رات باقی رہ گئی لیکن جب رمضان میں تین راتیں  
باقی رہیں تو سرکاس نے اہل خانہ اور مسکروں کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ کھڑے  
ہوئے اس موقع پر ہمیں فلاح کے ترک ہو جانے کا خطرہ چھوڑا راوی غش  
کہتے ہیں مجھے سوال کیا گیا کہ فلاح سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا سحری پھر تہجد



الشہد

۱۲۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً إِذَا الْهُوَ بِالْبَيْتِ فَقَالَ أَكُنْتُ مَخَافَتِينَ أَنْ يَجِيئَ اللَّهُ عَلَيَّكَ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ آتَيْتَ بَعْضَ بَنَاتِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ الْيَقِينِ مِنْ شُعَبَاتِ الْإِسْمَاءِ الدُّنْيَا فَيَخْفِرُ لَكُمْ مِنْ عَذَابِهَا عَنَّا كَلْبٌ رَوَاهُ الْقُرَيْشِيُّ وَابْنُ مَسْجُودٍ وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ الْقُرَيْشِيُّ فِي مَحَبَّتِ مُحَمَّدٍ أَيُّهَا النَّبِيُّ يُصَوِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ

۱۲۲۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْنُوبَةَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْقُرَيْشِيُّ)

### تیسری فصل

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُ كَرْتَمَ بْنَ أَبِي كَبْ شَبَّ حَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَذْرَاعُ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ بِصَلَاتِهِ الْوَهْظُ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ جُمِعَتْ هَذِهِ عَلَى قَارِيٍّ قَاحِدٍ تَكُنْ أَمْسَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيهِمْ قَالَ عُمَرُ لَقَمْتُ أَيْدِيَهُ هَذِهِ وَاللَّيْلُ تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ اللَّيْلِ تَقُومُونَ يُرِيدُ الْأَخْرَاجُ لِلَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَذْلًا

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۲۸ وَعَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ أَبِي بَكْرٍ كَعْبٌ وَتَوَيْمًا لِيَذَارِيَا أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ

راہوں میں کیے قیام فرمایا یعنی عاتق راہوں میں تسلیم کیا، ابن جریر نے کہا لیکن صاحب ترمذی حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ کو بستر اقدس پر نہ پایا آپ اس وقت بقیع میں تھے اس وقت سرکار نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ خوف ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان و دنیا کی طرف چھل فرماتا ہے اور قبیلہ نبی کعب کی بکریوں کے مالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے ترمذی، ابن ماجہ، لیکن زین نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو ان کے سستی ہو چکے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں صاحب بخاری جناب محمد سے منسوب ہے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا، آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے فرض نماز کے۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت عبدالرحمان ابن عبدالقاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ لوگ ایک امام کے ساتھ ادا کر رہے تھے اسوقت حضرت عمر نے فرمایا اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کروں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر فیصلہ کر کے حضرت ابی بن کعب کو امام مقرر کر دیا۔ جب دوسری شب مسجد کی طرف آئے تو دیکھا اب لوگ ایک امام کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا ابھی بدعت ہے۔ اور جس نماز سے تم غفلت برتتے ہو یہ زیادہ بہتر ہے کہ قیام لیل کرو اور خود حضرت عمر انوشب کے قیام کو ترجیح دیتے تھے اور لوگ اول لات کو قیام کرتے تھے۔

(بخاری)

حضرت شائب ابن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابی بن کعب اور تميم داری کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت نماز



سے پڑھائیں اور امام ان سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جس میں تقریباً سورت  
ہو تیں۔ طول قیام کی وجہ سے ہم لایٹوں کے سہارے سے کھڑے ہوتے  
تھے اور مسجد سے ہماری واپس فجر کے قریب ہوتی تھی۔

(مالک)

حضرت اعرج روایت کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ رمضان کے  
مہینہ میں کفار پر لعنت کرتے تھے اور امام سورہ بقرہ رکعت میں پڑھتے  
اور اگر وہ اس سورہ کو بارہ رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے  
نماز میں تخفیف کی ہے۔

(مالک)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب  
سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جب ہم رمضان میں قیام لیل (تراویح) سے  
واپس ہوتے تو نمازوں سے کہتے کہ کھانا لانے میں جلدی کرو تاکہ نہری چھوٹ  
جائے اور ایک روایت میں سطر ہے کہ فجر (صبح صادق) طلوع نہ کرے (مالک)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے یعنی نصف شعبان کی رات جس نے عرض  
کیا یا رسول اللہ اس میں کیا خاص بات ہے تو آپ نے فرمایا اس میں سال بھر  
میں پیدا ہونے والے اور مرنے والوں کی فرست مرتب کی جاتی ہے حسب  
بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اس رات لوگوں کے رزق آتے جاتے  
ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ کوئی جنت  
میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوگا تو فرمایا ہاں! کوئی شخص ایسا نہیں  
جو جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل ہو اور یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ  
فرمائے ہیں نے عرض کیا اور آپ بھی یا رسول اللہ تو آپ نے اپنے دوست مبارک  
اپنے سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شامل حال  
نہ ہو یہ کلمہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ (یعنی نے دعوات کبیر میں روایت

کیا)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نعم نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف  
متوجہ ہوتی ہیں اور رب کریم اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک  
اور کفر پروردگار کے (ابن ماجہ لیکن اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

فِي رَمَضَانَ بِأَحَدِي عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ  
بِالْبَيْتَيْنِ حَتَّىٰ تَنقُضَ عَلَى الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الْبَيَّارِ  
فَمَا كُنَّا نَتَوَرَّدُ إِلَّا فِي حُرُوجِ الْفَجْرِ  
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۲۹. وَعَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ  
يَلْعَنُونَ الْكُفْرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ  
سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثَمَانِي  
عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسَ أَنَّهُ قَدْ خَفَّ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۰. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
يُقُولٍ سَمِعًا نَصْرًا فِي رَمَضَانَ مِنَ الْبَيَّارِ فَسَمِعْتُ  
الْعَدَمَ بِالْعَصَا وَمَعَاةَ قُرَيْشٍ السَّحُورَ وَفِي ثَمَانِي  
مَعَاةَ الْفَجْرِ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۱. وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ هَلْ تَذَرِينَ مَا فِي هَذِهِ الشَّيْئَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْبَيْتَيْنِ  
مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ فِيهَا  
أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ  
فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ  
وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ  
تَعَالَى فَقَالَ هَ مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ  
تَعَالَى تِلْكَ قُلْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى  
هَا مَرَّةً فَقَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ  
يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَاوَاتِ  
الْكَبِيرَةِ.

۱۲۳۲. وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَطْلَعُ فِي  
لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَخْرِجُ لِحْيَتَيْهِ خَلْقَهُمُ إِلَّا  
لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاهِقٍ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ







۱۲۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَأْيَ كَوْمًا يَصَلُّونَ مِنَ الشُّكِيِّ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي عَتَمٍ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَلَاةَ الْآدَمِيِّينَ حِينَ تَرْمَعُنُ الْفُجَاءُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگوں کو چائے کی نماز پڑھتے دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ بھی نماز کا پڑھنا افضل ہے۔ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمیوں کا وقت وہ ہے جب کہ آدمی کے بچے کے پاؤں گرم ہوں۔ (مسلم)

### دوسری فصل

۱۲۳۸ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ قَيِّمٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُمَا فِي أَرْبَعٍ كَعَايَتٍ مِنْ أَكْلِ النَّهَارِ كَلْبِكَ أَخْرَجَهُ رَوَاهُ الرَّصَنِيُّ فِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّازٍ الْغَطَفَانِيِّ رَأَى أَحَدًا عَنْهُمْ

۱۲۳۹ وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِسْكَانِ ثَلَاثُ مَائَةٍ وَرَسُولٌ مَكْشُوفًا فَكَلِمَةٍ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَقْشُوفٍ وَمَنْ يَصَدَّقْ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا بَنِي شَوْ قَالَ الْمُخَافَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَذَوُّبُهَا وَالشُّكِيُّ مُنْجِيَةٌ مِنَ الظُّلْمِ قَالُوا لَمْ نَجِدْكَ تَرْمَعُنَا الشُّكِيُّ فَيُزِيلُكَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الشُّكِيَّ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الرَّصَنِيُّ فِي رَأْيِ مَاحِجَةٍ وَقَالَ الرَّصَنِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ خَيْرٍ لَا نَعْرِفُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۱۲۴۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي صَلَاةٍ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رُكْعَتَيْ الشُّكِيِّ لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غَيْرُهُ لَمْ يَخْطِ يَأْهُ وَلَنْ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِينَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو الدرداء ابو جریر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنائی کائنات کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم دن کے اولی سجدہ میں خصوصیت کے ساتھ میرے چار رکعتیں پڑھ لے تو ان کو دن کے آخر تک تیرے لیے کافی کر دوں گا۔ (ترمذی، ابو داؤد، دارمی نے ہمیں اس ہذا غلطی سے اور احمد نے ان سے روایت کیا۔)

حضرت جریر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اور اس کے لیے لازم ہے کہ ہر جوڑ کے لیے مدد کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح مدد کرتا ہے تو سرکار نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے قیام کو قیام کی نارسا سیرت سے ڈر کر دینے والی چیز کو ہٹانا مدد کرے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔

(ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس ذریعہ کے علاوہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔)

حضرت معاذ بن انس جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد جو شخص صبحے پر بیٹھا رہے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صبحے سے اٹھے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سوائے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اسکے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ کچھ گناہوں سے زیادہ ہیں کیوں نہ ہوں۔ (ابو داؤد اس سے نماز شروق مراد ہے۔)







وَسَلَّمَ عَلَيْنَا الْإِسْمَاعِيلَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يَعْلَمُنَا  
الشُّوْرَةُ مِنَ الْقَدَرَانِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ  
فَلْيَرْكَبْ رُكْعَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْغَرِيْبَةِ ثُمَّ يَقُلْ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِيْزُ بِقُدْرَتِكَ  
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ دَوَائِيْ  
وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِي دِينِيْ وَمَعَاشِيْ  
وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ كَانَ فِي غَايِلِ أَمْرِيْ وَاجِدِهِ  
فَأَقْدَرُهُ لِيْ دَقِيْقَةً لِّيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَكَأَنَّكَ كُنْتُ  
تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِي دِينِيْ وَمَعَاشِيْ وَ  
عَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ كَانَ فِي غَايِلِ أَمْرِيْ وَاجِدِهِ  
فَأَصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيْ الْخَيْرَ  
حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اصْرِفْنِيْ مِنْهُ قَالَ وَفِيْهِ حَاجَتُهُ  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہیں دعا نے استخارہ کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آیات قرآنی سکھاتے  
تھے اور یہ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز  
نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ (ترجمہ) خداوند اعلیٰ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ  
سے طلب خیر کرتا ہوں، اور تیری قدرت کاملہ سے اس کام کے لیے قدرت  
طلب کرتا ہوں اور تیری عظیم ذات سے فضل طلب کرتا ہوں۔ تو صاحب  
قدرت ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ کہہ جاتا ہے میں نہیں جانتا تو بھی  
باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام اگر میرے لیے میرے  
دنیاوی اور معاشی معاملات میں درست ہے اور میرے مال کار میں بھی اس  
جہاں میں بھی اور آخرت میں بھی شگ رادوی تو اس کام کو میرے لیے مقرر اور  
آسان فرما اور اس برکت عطا کر لیکن تیرے علم میں ہے کہ اگر یہ کام میرے دین  
اور دنیا میں مناسب نہیں میری زندگی اور مال کار میں بہتر نہیں (یاد فرمایا) کہ یہ کام  
اس دنیا میں اور آخرت میں اچھا نہیں تو مجھے اس کام سے اور اس کام کو مجھ سے  
پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقرر فرمائے جہاں بھی ہو پھر مجھ کو اس سے انوس  
کے اس دعا کے بعد اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

## دوسری فصل

۱۲۴۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ  
رَجُلٍ يَنْتَهِزُ ذَنْبًا ثُمَّ يَعْرِضُ لِيَتَغَوَّرَ ثُمَّ يَصِيْءُ ثُمَّ  
يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لَا عَفْوَ لَهُ ثُمَّ قَدَّأَ ذَلِكَ يَنْتَهِزُ  
فَعَمِلُوا فَاحْتَبَسَهُ أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهُ  
فَأَسْتَغْفِرُوا إِلَهُ تَوْبَتِهِمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ  
مَسْعُودٍ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَسْجُودٍ لَمْ يَذْكُرِ  
الْأَوَّلَةَ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق نے اپنی صداقت  
کے ساتھ مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرنے کے بعد توبہ کر کے نماز پڑھے  
پھر اللہ سے بخشش کا طالب ہو تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے پھر اس  
کی تلووت کی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو برائی کے بعد یا اپنے نفوس پر ظلم کے بعد  
اللہ کا ذکر کریں اور اس سے مغفرت مانگیں۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ  
نے آیت کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

۱۲۴۹ وَ عَنْ حَنْبَلَةَ قَالَ كَاتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْزَنَهُ أَمْرٌ صَلَّى -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو کوئی دقت پیش آتی تھی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

۱۲۵۰ وَ عَنْ مَرْثِدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَابَ لَاحُ النَّهَارِ يَبْتَغِيْ بَقِيَّةَ نَارِي

حضرت مرثدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلا کر دریافت کیا کہ تم مجھ سے پہلے



کس طرح جنت میں پہنچے ہیں جنت میں داخل نہیں ہوا کہ میرے تہلے سے جو توں  
کی آواز آئی تھی۔ جناب بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ہمیشہ اذان کے  
بعد درگتیں پڑھیں اور میں ہمیشہ با وضو رہا اور جب بھی وضو کیا تو یہ محسوس  
کیا کہ اللہ کی رضا کے لیے مجھ پر درگتیں تیرے الوضو لازم ہیں۔ سرکارِ دو عالم نے فرمایا  
سبققت کی یہی وجہ ہے (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے یا دنیا میں کسی بندے سے  
کوئی ضرورت پڑے اسے تو اس کو پابندی کرنا بھی طرح و منور کے پھر درگتیں  
پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے: **اللہ**  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَافِرُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ  
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ تَوَ الشَّلَاةِ  
مِنْ كُلِّ إِشْعَرٍ لَا تَدَاخِلِي ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا  
فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَيَّ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا  
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

(ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

الْحَمْدُ مَا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعَتْ خَشْفَتَكَ  
أَصَابِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُ قَطُّ إِلَّا صَحِيَّتُ  
رُكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّعْتُ عِنْدَكَ  
وَرَأَيْتُ أَنَّ إِلَهُ عَنِّي رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْنَى قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لِحَاجَةٌ  
إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّعْ فَلْيُحْسِنِ  
الْوُضُوءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُكَلِّمَنَّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى  
وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ  
مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ  
مِنْ كُلِّ بَرٍّ تَوَ الشَّلَاةِ مِنْ كُلِّ إِشْعَرٍ لَا تَدَاخِلِي  
ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً  
إِلَيَّ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ  
هَذِهِ أَحَدِيثٌ عَدِيدَةٌ -

## صلوۃ التسبیح

۱۲۵۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِيَعْبُدَانِي ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَطْلَبُ يَا عَبَّاسُ يَا عَبَّاسُ  
إِلَّا أَعْطَيْتَكَ إِلَّا أَمْنَعَكَ إِلَّا أَعْبَرْتُكَ إِلَّا أَفْعَلَ بِكَ  
عَشْرَ خَصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ  
أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاؤَهُ وَعَمَدَتَهُ  
صَوْنَهُ وَكَيْسِيَّةَ مَسْرَعَتِهِ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ الرَّكْعَةَ  
رُكْعَتَيْنِ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ  
قُرْآنٍ إِذَا كَرَعْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رُكْعَةٍ وَأَنْتَ  
قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا

## صلوۃ التسبیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا بیجا جان کیا آپ کو خبر نہ دوں اور محمد  
رکھوں اور آپ کو دس مصلیتیں تعلیم نہ کروں اور اگر آپ اس کے مطابق عمل  
کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے لاعلمی اور جان بوجھ کر کئے ہوئے  
پوشیدہ اور ظاہر چھوڑے اور بڑے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔ آپ چار رکعت  
نماز اس طرح ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت (یا آیت)  
پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قرأت کے بعد کھڑے ہو کر سبحان اللہ والحمد للہ  
ولا إلہ الا اللہ والہذا کہ پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہی تسبیح رکوع میں سے مرتبہ  
پھر رکوع سے نماز کے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پڑھیں۔ دس مرتبہ پھر یہی تسبیح



اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرَكْتُمْ  
فَتَعْرُفُهَا وَأَنْتَ رَأَيْتُمْ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ  
الرُّكُوعِ فَتَعْرُفُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَعْرُفُهَا  
وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ  
فَتَعْرُفُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَعْرُفُهَا عَشْرًا ثُمَّ  
تَرَفَعُ رَأْسَكَ فَتَعْرُفُهَا عَشْرًا فَبِذَاكَ خَمْسُونَ  
سَبْعُونَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَكْبَرِ رُكْعَتَيْ  
إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَ بِهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ  
وَلَنْ تَكُنْ تَفْعَلُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنَّ لَكَ  
تَفْعَلُ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ  
سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنَّ لَكَ تَفْعَلُ فِي عُمْرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ  
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ  
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ -

۱۲۵۳ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَقَلَّ مَا يُحَاسِبُ بِهِ  
الْعَبْدُ نِيَمًا أَوْ قِيَمَةً مِنْ عَمَلِهِ صَلَوَةٌ فَإِنَّ صَلَاتَهُ  
قَدْ أَكْلَمَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ هَدَتْ قَدْ خَابَ وَخَسِرَ  
وَإِنْ انْقَضَ مِنْ بَدَنِ يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ كَانَ الرَّبُّ بِهَا رِكَ  
وَلَكَ فِي أَنْظَرُوا هَذَا لِحَبِيبِي مِنْ تَعْلِيمٍ فِيمَا لَمْ يَهَآ  
مَا اسْتَقَمَّ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى  
ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الرُّكُوعِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ تَوَخَّاهُ  
الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ  
عَنْ رَجُلٍ -

۱۲۵۴ وَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرَاكَ اللَّهُ يُعْبِدُ فِي شَيْءٍ أَقْضَى  
مِنْ الرُّكْعَتَيْنِ بِصَلَاتِهِمَا فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْدُنْ رُكْعَتَيْنِ الْبِرَّ  
مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِوَسِيلٍ  
مِنْ خَيْرِ مِمَّا يُعْبِدُ الْفَرَاتُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اٹھیں اور بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں پھر  
دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے  
اٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں  
اس تسبیح کی تعداد پچتر مرتبہ ہو جائے گی اس طرح  
ہر رکعت میں کریں۔ اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو ہر نماز  
روزانہ پڑھیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو اور یہ بھی  
بھی ممکن نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ  
ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ  
ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں (ابوداؤد  
ابن ماجہ و دعوات کبیر اور صاحب ترمذی نے  
اس روایت کو ابورافع سے اسی طرح روایت  
کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے کے  
اعمال میں نماز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا اگر نماز میں ہوں تو بندہ  
کا میاب ہو کر نجات حاصل کرے گا اور اگر نماز میں درست نہ ہو تو ناکام  
اور نقصان میں رہے گا۔ اگر فرائض میں کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا  
دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں ان سے فرض کا نقصان پورا کر  
اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا بھی حساب ہو گا۔ ایک اور روایت  
کے مطابق نماز کے بعد رکوع اور دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب  
ہو گا۔ (ابوداؤد لیکن امام احمد نے اس حدیث کو غیر معروف شخص سے  
روایت کیا ہے۔)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو اجازت نہیں دی سوائے ان  
دو رکعتوں کے جو اس کے حق میں بہتر ہیں۔ جنگوہ پڑھتا ہے اور بندہ  
جب تک مصروف نماز رہتا ہے اس پر نیکیاں برسی رہتی ہیں اور کسی بندے  
نے تقرب اور نیکی حاصل نہیں کی سوائے اس عمل کے جو اس سے صادر ہوا  
یعنی تلاوت قرآن۔ (احمد، ترمذی)



## بَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ

## دورانِ سفر نماز کے احکام

## پہلی فصل

۱۲۵۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى الظُّهْرَ بِأَتَمِّ بَيْتِهِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِبَيْتِ  
الْعَلَيْقَةِ رَكْعَتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۶ وَكَانَ حَارِثَةُ بْنُ وَهَبٍ بِالْحِمْزَارِ فَقَالَ صَلَّى

بِأَسْرَأِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا  
قَطْرًا مِنْ بَيْتِهِ رَكْعَتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۷ وَكَانَ يَعْنِي بَيْنَ أُمِّيَّةٍ قَالَتْ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ إِنَّمَا كَانَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ وَأَنْ  
خِلْتُمْ أَنْ يَفْتَنِيَكُمْ الْيَهُودُ كَقَدْرٍ أَفَقَدَ آمِينَ التَّاسِعُ

كَانَ عُمَرُ عَجِيزٌ مِمَّا عَجِيزَتْ فَكَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ  
كَأَقْبَلُوا صَدَقَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۵۸ وَكَانَ أَنَسٌ قَالَ حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي  
رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِي ذَلِكَ

أَقْبَلْنَا بِمَكَّةَ شَيْئًا فَكَانَ أَقْبَلْنَا بِهَا عَشْرًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۹ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهَلْ نَصَلَّى فِيهَا بَيْتًا  
وَبَيْنَ مَكَّةَ سَبْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ أَقْبَلْنَا

أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۶۰ وَكَانَ حُصَيْنُ بْنُ غَاوِسٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور دو اعلیٰ قدر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ (متفق علیہ)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی میں امامت فرمائی تو دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ اس وقت ہم تعداد میں بھی زیادہ تھے اور حالت امن میں بھی تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت یحییٰ بن اسیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو نماز قصر کرو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اب تو امن کا دور ہے۔ اس پر جناب عمر نے فرمایا اس بات پر مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تم تعجب ہو لیکن میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ احسان ہے جس کو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہذا اس احسان کو مانو۔ (مسلم)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے تو ہم کار راستہ میں دو رکعتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ مدینہ واپس آئے۔ حضرت انس سے سوال کیا گیا کہ آپ مکہ میں کتنے ٹھہرے تھے تو انہوں نے کہا دس دن۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ہم مدینہ اور مکہ کے درمیان سفر میں اگر انیس دن ٹھہرتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور اگر زیادہ قیام ہوتا ہے تو چار پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت حفص بن عاصم روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ کے سفر میں جناب ابن عمر کے



طَرَفِي مَكَّةَ صَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحَلَهُ  
وَجَلَسَ كَمَا يَأْتِي مَا فَتَاهُ مَا يَصْنَعُهُ هُوَ أَكْبَرُ قُلْتُ  
يَسْتَعِينُ قَانَ تَوَكَّلْتُ مَسِيحًا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي صَحِيحًا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّجْدَةِ  
عَلَى رَكَعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَحُفَظَانُ كَذَلِكَ  
(مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۴۱۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ  
وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيَرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْغَرْبِ  
وَالْمَشْرِقِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۴۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّجْدَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَيْثُ  
تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوجِّهُ رَأْسَهُ صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْغَرَائِظَ  
وَيُؤَيِّدُ عَلَى رَأْسِهِ - (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۱۲۴۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ حَدَّثَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ وَأَتَقَرَّ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ)

۱۲۴۴۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ فَأَقَامَ  
بِمَكَّةَ فَمَا فِي عَشْرِ نَيْلَةٍ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ يَقُولُ يَا  
أَهْلَ الْبَيْتِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفَرٌ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۴۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّجْدَةِ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَ ذَلِكَ  
رَكَعَتَيْنِ فِي رِدَائِهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصْرِ وَالشُّعْبِ فَصَلَّيْتُ مَعَ

ساتھ تھا تو راستہ میں آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہو  
نیچے میں آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے معلوم فرمایا کہ یہ  
لوگ اب کیا پڑھ رہے ہیں تو بتایا گیا کہ فرائض ادا کر رہے ہیں تو آپ نے  
فرمایا اگر مجھے نفل پڑھتے ہوتے تو میں بھی نماز مکمل کر لیتا لیکن مجھے سرکارِ دو عالم  
کی مصاحبت نصیب ہوئی ہے سرکارِ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں  
پڑھتے تھے اور حضرت ابو بکر و عثمان کا بھی یہی معمول رہا ہے۔ (مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب  
وغنار کو جمع فرماتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ سفر  
میں سواری پر نماز پڑھتے تھے اور جس طرف آپ کی سواری چلتی آپ رکوع و سجود  
میں ارشاد فرماتے۔ اور فرائض کے سواری کی نماز اور در سواری پڑھ  
پڑھتے تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سب کچھ کیا ہے قصر نماز بھی پڑھی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی  
ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے اور فتح مکہ کے دن بھی موجود تھا  
سرکار نے اس موقع پر مکہ میں اٹھارہ رات قیام کیا اور اس دوران نماز  
قصر ہی پڑھی اور مکہ والوں سے فرمایا کہ تم چار رکعتیں پڑھو کہ مکہ میں  
مسافر نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفر میں رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اس کے بعد عصر کی  
بھی دو رکعتیں۔ ایک اور روایت کے مطابق میں نے سفر میں حضرت  
سرکار کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ حضرت میں ظہر کی چار رکعتیں



پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے سرکار کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھیں لیکن عصر کے دو فرضوں کے بعد اور کچھ نہیں پڑھا۔ لیکن مغرب کی سفر و حضر میں تین ہی رکعتیں پڑھیں۔ فرض کے بعد دو سنتیں اور ایکس مغرب کے فرضوں میں سفر و حضر میں کچھ نہیں کیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کے موقع پر معمول یہ تھا کہ اگر کوہج کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے لیے سفر کو روکتے اسی طرح مغرب کے لیے سفر کو روکتے سفر سے پہلے غروب ہو جاتا تو مغرب و عشاء کو جمع کر لیتے لیکن اگر غروب آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے جب عشاء کے لیے سفر منقطع کرتے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب سفر میں ہوتے اور نماز نفل ادا کرنا چاہتے تو سواری کا منہ سمت قبلہ کر لیتے پھر نماز شروع کر دیتے پھر نماز مکمل فرماتے بعد صبحی سواری کا منہ ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں واپس ہوا تو دیکھا کہ سرکار سواری پر مشرق کی جانب منہ کئے ہوئے مصروف نماز میں۔ اس دوران آپ کا سجدہ رکوع سے زیادہ نیچا ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے منیٰ میں دو فرض پڑھنے سے اسی طرح حضرات ابوبکر و عمر نے بھی نماز قصر ادا کی حضرت عثمان غنی نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں نماز قصر پڑھی لیکن بعد میں پوری چار رکعتیں ادا کیں۔ لیکن جناب ابن عمر اگرچہ امت

فِي الْعَصْرِ الْفَتْحُ الْاَوَّلُ وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّكْرِ الظُّهْرَ رُكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ وَ الْعَصْرَ رُكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّكْرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَكْرٍ قَدْحِي وَثَوَّالْتُهُ وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ۔  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۲۶۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا رَأَتْهُ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَبْرُدَ جِلْدُ بَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَرَأَ الرَّحْلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيدَ الشَّمْسُ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَبْرُكَ لِلْعَصْرِ وَ فِي الْمَغْرِبِ وَكُلَّ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَبْرُدَ جِلْدُ بَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَرَأَ الرَّحْلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَبْرُكَ لِلْعِشَاءِ لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَهُمَا۔

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۲۶۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَرَأَى أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِمَا قَدِرَ فَكَدَّرَهُ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رُكْعَاتٍ

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۲۶۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِ بَيْتِ أَهْلَ الْمَشْرِقِ فَيَجْعَلُ السُّجُودَ اخْفَاضَ مِنَ التَّرْكَعِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

## تیسری فصل

۱۲۶۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رُكْعَتَيْنِ وَابْنُ بَكْرٍ كَتَبَ مَاءَ وَحَمْرَ بَعْدَ فِي تَبُوكَ عُمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِمْ فَكَانَتْ عُمَانُ صَلَّى بِمِنَى أَرْبَعًا فَكَانَتْ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِسْلَامِ



صَلَّى اَرْبَعًا فَلَا اِسْلَمَ مَا دَحَّاهُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ -

(مُسْتَقْبَلِ عَلَيْهِ)

۱۲۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَتِ الصَّلَاةُ رَكَعَتَيْنِ

لَهُمَا جَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَّ صَبَتْ

اَرْبَعًا وَتَوَكَّتِ صَلَاةُ الشَّهْرِ عَلَى الْغَرِيفَةِ الْاُولَى

قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعَدُوَّةَ مَا بَالَ عَائِشَةَ سُرِعَتْ قَانَ

كَذَلِكَ كَمَا تَأْذَنُ عُثْمَانُ -

(مُسْتَقْبَلِ عَلَيْهِ)

۱۲۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَعَ اللَّهُ الصَّلَاةَ

عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ اَرْبَعًا

فِي الشَّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْرِ رَكَعَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۶۲ وَعَنْهُ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَسَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الشَّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَهُمَا سَابِقُ

عِدِّ قَصْرٍ وَالْوُتْرُ فِي الشَّهْرِ سُنَّةٌ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۶۳ وَعَنْ مَالِكٍ بِلَفْظٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ

يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ

فِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحُصَيْنَانَ فِي مِثْلِ مَا بَيْنَ

مَكَّةَ وَحُصَيْنَانَ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ اَرْبَعَةٌ يَدْرِي -

(رَوَاهُ فِي الْمَوْظِعِ)

۱۲۶۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صُجِّتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا كَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ

رَكَعَتَيْنِ اِلَّا اِذَا غَبَطَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ - (رَوَاهُ

ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ خَيْرٌ)

۱۲۷۵ وَعَنْ تَائِبٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ

يَرَى ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ يَتَسَلَّلُ فِي الشَّهْرِ فَلَا يَتَوَكَّرُ عَلَيْهِ

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کے ساتھ نماز ادا کرتے تو پوری نماز پڑھتے اور اگر تنہا نماز پڑھتے تو قصر

کرتے تھے۔ (مستحق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ پہلے نماز کی دو رکعتیں فرض کی گئی

تھیں لیکن رسول اللہ کی ہجرت کے بعد چار رکعتیں کر دی گئیں۔ مگر

سفر کی نماز پہلی ہیئت پر باقی رکھی گئی۔ امام زہری نے جناب عروہ سے

دیکھا کہ پھر حضرت عائشہ قصر کیوں نہیں کرتی تھیں تو انہوں نے

جواب دیا کہ انہوں نے بھی حضرت عثمان کی طرح تاویل کر لی تھی۔

(مستحق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ نے سارا

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت میں چار رکعتیں سفر میں

دو اور خوف کے وقت ایک رکعت فرض کر لیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے سفر میں دو رکعتیں لازم فرمائیں اور یہ دونوں مکہ نماز میں ناقص

نہیں اور سفر میں سنت ہیں۔

(ابن ماجہ)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ اطلاع

ملی ہے کہ جناب ابن عباس مکہ اور طائف کے دو مسلمان بکرہ وجہ کی

مسافتوں کے مانند مسافت میں قصر کرتے تھے۔ اور یہ مسافت سولہ

فرسخ کے مانند ہے۔

(موطا)

حضرت برادر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہمراہ اٹھارہ سفروں میں رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو زوال آفتاب کے بعد قبل ظہر دو رکعتیں ترک کرتے ہوئے کسی نہیں دیکھا

(ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت تافع روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

اپنے صاحبزادہ عبداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے لیکن انہیں

منع نہ کرتے۔ (مالک)



بَابُ الْجُمُعَةِ

## جمہور کا بیان

پہلی فصل

١٢٤٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْأَخِيرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
بَيْنَ الْأَهْلِ وَأَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْثِقَتْ مِنْ  
تَحْدِيدِهِمْ مُرَدُّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي قَدْ حُصِّلَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَلْزَمُوا فِيهِ قَهْدَانَا اللَّهُ لَهُ وَالنَّاسُ  
لَنَا فِيهِ تَبَعٌ إِلَى يَوْمِهِ عِنْدَ ذَلِكَ الْفَصْلِ بَعْدَ عِدَّةٍ مِمَّنْ  
عَلَيْهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْأَخِيرُونَ  
الْأَذَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَنَحْنُ أَدْلُ مَن يَدْخُلُ  
الْجَنَّةَ بَيْنَ الْأَهْلِ وَكَرَّةُ نَحْوَةِ الْإِسْخَارِ فِي  
أَحَدِي لَمَّا حَتَّ رُوعَنَ حَذِيقَةً قَالَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِخْوَةِ الْحَدِيثِ نَحْنُ  
الْأَخِيرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَذَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
الْمُقَضَى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ.

١٢٤٤ وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ  
 الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُصِلَ الْجَنَّةُ وَفِيهِ  
 أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقْرَأُ السَّاعَةَ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
 (رواه مسلم)

١٢٤٨ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ كَسَاعَةً لَا يُرَافِقُهَا عِبْدٌ مُسْلِمٌ  
يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُتَقَنٍّ عَلَيْهِ  
وَرَادَ مُسْلِمٌ قَالَ دَهَى سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ وَفِي سِرِّهَا  
كُلُّهَا قَالَ إِيَّاهُ فِي الْجُمُعَةِ كَسَاعَةً لَا يُرَافِقُهَا  
مُسْلِمٌ قَائِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ  
إِيَّاهُ -

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم خلقت کے اعتبار سے دنیا میں بعد میں آنے والوں میں سے ہیں لیکن قیامت میں اُنٹنے والوں میں پہلے چھوٹے سوائے اسکے کہ دوسروں کو کتاب پہلے دی گئی اور ہمیں کتاب (ہدایت قرآن کریم) بعد میں ملی۔ پھر یہ دن جو اپنے فرض کیا گیا یعنی جمعہ تو انہوں (کافروں) نے اُسے احمیں اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور یہ لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں، یہود نے کل (یعنی سینچر) کو اختیار کیا جبکہ نصاریٰ نے کل کے بعد کے دن (یعنی اتوار) کو مستحق قرار دیا لیکن صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ہم آخر میں لیکن قیامت میں اُنٹنے والوں میں) پہلے ہیں اور سب سے پہلے داخل جنت ہونے والوں میں سے ہیں ماسوا اس کے کہ وہ اور اس کے بعد آخر حدیث تک روایت کیا لیکن مسلم کی دوسری روایت میں جناب ابو ہریرہ اور جناب عبدالغفر کی روایت کے اس طرح منقول ہے کہ سرکارِ دو عالم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا والوں میں آخر میں لیکن قیامت کے دن حساب کتاب کے معاملہ میں سب سے پہلے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دنوں میں جمعہ کا دن ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی جمعہ کو جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جمعہ کو جنت سے باہر کئے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

125

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ مگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو دعا قبول ہوتی ہے (مشفق علیہ) لیکن امام مسلم نے فرمایا دو گھنٹہ بہت مختصر ہے اور امام بخاری نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھنٹہ ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ جو گھنٹہ ہوا مصروف نماز ہو اور اللہ سے طلب خیر کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے۔



۱۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ  
أَبِي يُقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ تَجْلِسَ  
إِلَى مَا مَلَائِي أَنْ تَخْضِيَ الصَّلَاةَ -

(رداءہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے  
تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے جمعہ کی مقبولیت والی  
ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے نماز کے لیے بیٹھنے  
سے نماز ختم ہونے تک ہے۔

(اسلم)

## دوسری فصل

۱۲۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ  
فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ  
النَّبِيِّ وَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ فِيهَا حَدِيثٌ أَنَّهُ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَوْمٍ طَلَعَتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلْقٌ أَدْمَرُ وَفِيهِ أَهْيَطُ وَفِيهِ  
يَنْبَغُ عَلَيْهِمْ دَفِينَةٌ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ  
ذَاتِهِ إِلَّا دَهْرٌ مُصِيبَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ  
نُصِبَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَاقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا  
الْحَيَّ وَالْإِسْ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَصَادُ فِيهَا عِبْدٌ  
مُسْلِمٌ وَهُوَ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَإِيَّاهُ  
قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ قُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ  
جُمُعَةٍ فَقَالَ كَعْبُ النَّبِيُّ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقِيتُ عَمْرًا  
ابْنَهُ بَنِي سَلَامٍ فَحَدَّثَنِي بِمَجْلِسِي مِمَّنْ كَعْبُ الْأَحْبَارِ  
وَمَا حَدَّثَنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ  
كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ قَالَ عَمْرُ بْنُ  
سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ كَعْبُ النَّبِيِّ  
فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَمْرُ بْنُ  
سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ فَقَالَ عَمْرُ بْنُ سَلَامٍ  
كَمَا عَلِمْتُ أَنَّهُ سَاعَةٌ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ  
أَخْبَرَنِي بِهَا وَلَا تَقِمْ عَلَى قَوْلِ عَمْرُ بْنُ سَلَامٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں کوہ طود کی طرف گیا  
تو میری ملاقات جناب کعب جبار سے ہوئی میں ان کے پاس بیٹھا تو انہوں نے  
تورات کی آیات سنائیں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں  
سنائیں ان میں سے ایک حدیث یہ تھی کہ ہفتہ میں دو برس میں سہارج طلوع کرتا  
ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اسی دن  
دنیا میں آتا ہے گئے۔ اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن فاصل تک پہنچے  
اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی باغدار ایسا نہیں ہو سکتا جسے جمعہ کے دن  
طلوع صبح کا منظر نہ ہو کہ کب قیامت قائم ہوگی سوائے جن دنوں کے اور  
اسی جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس کو کوئی مسلمان بندہ نہیں پاتا کہ  
وہ اس میں کھڑا ہو اور صرف نماز اور رب تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو اگر اللہ  
تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور عطا فرماتا ہے۔ اس پر کعب جبار نے مجھ سے  
سوال کیا کہ یہ ساعت سال میں آتی ہے تو میں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہر  
جمعہ کو۔ تو کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ اللہ کے رسول علیہ السلام  
نے سچ فرمایا جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی گفتگو کا تذکرہ جناب  
عبداللہ بن سلام سے کیا اور کعب نے جمعہ کی اس ساعت کے بارے میں  
کہا کہ وہ سال میں ایک بار آتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے  
غلط بیانی کی تو میں نے بتایا کہ کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ وہ  
گھڑی ہر جمعہ کو ہوتی ہے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے درست  
کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام نے کہا مجھے معلوم ہے کہ وہ گھڑی کوئی ہے  
جناب ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام سے کہا مجھے بتائیں  
وہ کوئی گھڑی ہے اور اس میں نخل نہ کریں تو عبداللہ بن سلام نے کہا  
کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے تو میں نے عبداللہ بن سلام سے



کہا کہ وہ جمعہ کی آخری گھڑی کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ  
سرکار نے فرمایا اس کو کوئی مسلمان نہیں پاتا مگر وہ ضرور  
نماز ہوتا ہے۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کیا سرکار نے  
یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے  
وہ بمنزلہ نماز کے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے البتہ  
فرماتے ہیں میں نے کہا درست ہے۔ عبد اللہ بن  
مسعود نے کہا کہ اس سے یہی مراد ہے (مالک ابو داؤد  
ترمذی نسائی لیکن احمد نے صرف یہاں تک روایت  
کیا کہ کعب نے درست کہا۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن قبولیت والی ساعت عصر سے  
غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

(ترمذی)

حضرت انس بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے  
افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم پیدا کئے گئے  
اسی دن واسل بحق ہوئے اسی میں مکرر پھونکا جانے کا اور وہی ہلاکت  
کا دن ہوگا اس دن فجر پر کثرت سے درود بھیجو کہ تمہارا درود میرے  
پاس پیش کیا جاتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا یا رسول اللہ ہمارا  
درود آپ پر کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی  
اور ایک رعایت کے مطابق برائی ہو چکی ہوں گی ہر کار و عالم نے فرمایا  
اللہ نے زمین پر انبیاء کے جلو کو حرام کر دیا ہے (یعنی انکے جسم قبروں میں نہ گرنے  
کی طرح محفوظ ہیں) (ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ دعوات کبیر)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم شہود عرفہ کا دن  
ہے جبکہ جمعہ کا دن شاہد ہے اور اس سے بزرگی میں نہ تو سورج نکلا  
ہے اور نہ غروب ہوا اور اسی دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ  
مومن نہیں پاتا کہ وہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول  
کر لیتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں پتا ہاں تک کہ اللہ اس کو پتا

ابن سلام ہی الخرساعۃ فی یوم الجمعۃ قال ابو  
ہریرۃ فعلت ذکبت تکون الخرساعۃ فی یوم  
الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لا یصادفہا عبدٌ مسلمٌ وهو یصلی فیہا فقال  
عبد اللہ بن سلام اللہ یصلی رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم من حلس معینا یتطہر الصلوۃ  
فہو فی صلوۃ حتی یصلی قال ابو ہریرۃ فعلت  
بلی قال فہو ذلک رواہ مالک و ابوداؤد  
الترمذی والنسائی وروی احمد ان قولہ صدق  
کعب۔

۱۲۸۱ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم القسرا الساعۃ الی شرجی فی یوم  
الجمعۃ بعد العصر الی غروب الشمس۔

(رداء القروی فی)

۱۲۸۲ وعن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ايامکم یوم الجمعۃ  
فیہ خلق آدم و فیہ قبض و فیہ النسخۃ و فیہ الصفۃ  
فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوۃکم معروضۃ  
علی قالوا یا رسول اللہ و کیف تعرض صلوۃنا علیک  
وقد اریمت قال یقولون کیف قال ان اللہ حرم  
علی الارض اجساد الانبیاء رواہ ابوداؤد والنسائی  
وابن ماجہ والداریمی والبیہقی فی الدعوات  
الکبیر۔

۱۲۸۳ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیمۃ و الیوم  
الموعود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ وما  
طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ  
فیہ ساعۃ لا یوافیہا عبدٌ مؤمنٌ یسأل اللہ  
یحییٰہ الا استجاب اللہ لہ ولا یتوبین من شیء



لَا آخَاذَ لَهُ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ خَلْقًا  
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا مَنْ حَدَّثَ بِثَبْتٍ مُوسَى بْنُ  
عَبِيدَةَ وَهُوَ ضَعْفٌ -

عطا کرتا ہے احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب  
ہے اور اس کی سند موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ نہیں ملتی جو ضعیف شمار  
ہوتے ہیں۔

## تیسری فصل

۱۲۸۳ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بَنِي عَبِيدٍ الْمُعْنِي رَقَالَ قَالَ لَلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَبْعُونَ آيَةً  
وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَوْبَةِ  
الرَّكْبَتَيْنِ ذِكْرُ الْغُفْرِ فِي رَحْمَتِ خَلْقٍ خَلَقَ اللَّهُ  
فِيهِ أَدَمَ وَأَقْبَطَ اللَّهُ فِيهِ أَدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ  
تَلَوَّى اللَّهُ أَدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا  
شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا أَسْأَلُ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ لِسَاعَةٍ  
مَا مِنْ مَلَكٍ مُتَّقٍ وَلَا سَيِّئٍ وَلَا آتَمٍ وَلَا دَلِيلٍ  
وَلَا جَبَالٍ وَلَا تَحِيدٍ إِلَّا هُوَ مُسَلِّمٌ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ  
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ  
أَنَّهُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا ذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ  
قَالَ فِيهِ رَحْمَتُ خَلْقٍ وَسَائِرُ الْخَيْرِ  
الْحَدِيثُ -

حضرت ابو لُبَابہ بن عبد المعنئ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جمعہ کا دن تیرا لایا ہے اور اللہ کے نزدیک  
عظمت والا جو عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے افضل ہے اس میں پانچ خصلتیں  
ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو اللہ نے پیدا کیا۔ اسی دن اللہ نے آسمان سے  
زمین پر اتارا، اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اسی دن میل ایک  
ساعت ایسی ہے کہ اس میں کوئی اللہ سے سوال کرتا ہے وہ اس کو عطا  
دیتا ہے جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت ہوگی اور  
آسمان وزمین میں کوئی مقرب فرشتہ بحر و برادر ہوئیں ایسی نہیں کہ وہ جمعہ  
کے دن سے دور نہ ہوں (ابن ماجہ)۔ میں نے مسند بن سعد سے سنا  
کہ ایک شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں فرمایا اور  
عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی بابت بتائیں کہ اس میں کیا بھلائی ہے تو سرکار  
نے فرمایا کہ اس میں پانچ خصوصیات ہیں اور آخر حدیث تک بیان  
ک۔

۱۲۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شِئْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالِ لَأَتَّ  
فِيهَا طَيْبَتٌ طَيِّبَةُ أَرْبَعِ أَدَمَ وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَحْثَةُ  
وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي الْخَيْرِ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ وَفِيهَا سَاعَةٌ  
تَنْ دَعَا اللَّهُ فِيهَا اسْتَجِيبَ لَهَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
باپ حضرت آدم کی تمیز کی گئی اور اسی دن صود پھونکا جائے گا اس کے بعد بارہ  
اٹھایا جائے گا اور اسی دن سخت پکڑا ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساتواں  
میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کہ کوئی دعا اللہ سے کی جائے تو وہ  
مستجاب ہوتی ہے۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۲۸۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْبَقْلَةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
فَرَأَتْ مَتَاهُ فَتَشْتَدُّ الْعَلَّةُ فَكَانَ أَحَدُ النَّبِيِّينَ  
عَلَى الْغُرْبَتِ عَلَى صَلَواتٍ حَتَّى يَنْصَرِفَ وَمِنْهَا قَالَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ پر جوہر کے دن درود کثرت سے پڑھو کہ یہ دن مشہور  
ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی جمعہ پر درود نہیں پڑھتا  
مگر وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جاوے



قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَقَرَهُ عَلَى الْأَرْضِ  
أَنْ تَأْكُلَ جَسَادَ الْإِنْسَانِ فَذَبَّ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ  
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۱۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ مَيِّتٍ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَجَّاهُ اللَّهُ فِتْنَةً  
الْقَبْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ  
غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِإِسْنَادٍ بِمُتَمِّلٍ

۱۲۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قُرْآنَ التَّوْحِيدِ أَلَمَّتْ  
بِكُلِّ دِينٍ الْآيَةُ وَوَعْدُهُ يَهْدِي فَقَالَ لَوْ  
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَخْذُنَا هَاهُنَا فَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ قَاتَلَهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدٍ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
جُمُعَةٍ دُبُرُ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۱۲۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي  
رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ  
لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَعَزُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ  
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَلْبِيَّةِ)

کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپ کی دعا کے بعد بھی تو سرکار نے فرمایا کہ  
بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسم کو کھانا حرام کر دیا ہے پس اللہ  
کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مگر اس کو جمعہ کے دن  
یا جمعہ کی رات کو موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے محفوظ فرما  
دیتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس  
کی سند متصل نہیں ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آیت  
الْیَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ پڑھی اس وقت میرے پاس ایک یہودی موجود تھا جس نے کہا  
اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے تو حضرت (ابن  
عباس) نے کہا کہ یہ آیت ہماری دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ایک تو  
جمعہ کا دن تھا دوسرہ ذی الحجہ کی نو تاریخ تھی (یوم الحج امام ترمذی نے اس  
حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب شروع ہوتا تو فرماتے خداوند! تو ہمارے لیے رجب  
و شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا راوی کہتے ہیں کہ  
سرکار فرمایا کرتے کہ جمعہ کی رات روشن اور دن چمکتا ہوا ہے۔  
(دعوات کبیر)

## وجوب جمعہ کا بیان

## بَابُ وَجُوبِهَا

### پہلی فصل

۱۲۹۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَآبِي هُرَيْرَةَ الْكَلْبِيِّمَا قَالَا  
سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى  
أَعْوَادٍ مُتَكَبِّرَةٍ لَيَسْتَمِيعَ أَصْوَامُ مَنْ دَرَسَهُ الْجُمُعَاتِ  
أَوْ لَيَمُوتَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے تھے  
یا تو تو میں جمعہ کے ترک سے باز آجائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے قلوب پر  
میر فرما دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔  
(مسلم)



## دوسری فصل

۱۲۹۱ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الْمَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعَاتٍ تَهَاوَنَ بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ -

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّائِمِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ -

۱۲۹۲ وَعَنْ صُهَيْبِ بْنِ جُنَادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ عَمَلٍ عُدَّ قَلْبُهُ مَسْدُوقًا بِدِينَارٍ كَذَبَتْ لَهَا يَجِدُ كَيْفَ يَصْطَفِي بَيْنَكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۱۲۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ الْإِذَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ أَدَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُسْتَدَادٌ صَحِيحٌ -

۱۲۹۵ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ ذِكْرٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةِ عَشَرَ مَسْكُوكٍ أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَفَعَهُ شَرِيحُ الشُّكْرِ بِلَفْظِ الْمَصْلُوحِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَائِلٍ -

حضرت ابو جعد الضمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعہ سستی کے ساتھ ترک کر دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، لیکن مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابو قتادہ سے روایت کی۔

حضرت صہب بن جناد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے بغیر خدا کے جمعہ کو چھوڑ دیا اسکو پانچ گنا ایک دینار عذر کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو نصف دینار ہی سزا دے۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا کہ جس پر واجب ہے جو اذان سننے (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر فرض ہے جو رات اپنے اہل میں گزارے (ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق اور واجب ہے سوائے چار افراد کے۔ غلام، عورت، بچے اور مریض کے (ابوداؤد صاحب مسایرج نے شرح السنن میں بخلاف کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔)

## تیسری فصل

۱۲۹۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَعَنَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ کے لیے حاضر



هَيْبَتُكَ أَنْ أَمْرُجَلًا، يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَحْبَبَ عَلَى  
بِحَالٍ تَخْلُقُونَ عَيْنَ الْجَمْعَةِ بِحَالِهِمْ

روایہ حسنہ

١٢٩٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ عَدُوٍّ صَدَّقَهُ كُتِبَ مُنَاقِبًا فِي كِتَابِ الْأَيْمُنِ وَلَا يُبَدَّلُ فِيهِ بِعُصْبِ الرِّوَايَاتِ قَدَحًا - (دَوَاءُ الشَّافِعِيِّ)

(رواه الشافعي)

۱۲۹۸. وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ يَتْلُو الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْمَرْءُ أَوْ مَرْأَتُهُ إِذَا قَرَأَ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ فَبَيْنَ اسْتَعْنَى بِكَلِمَةٍ أَوْ قَبْلَ أَنْ يَجْازِيَ اسْتَعْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَنِ عَمِيدٍ.

(رواه البخاري)

نہیں ہوتے ہیں، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کسی شخص کو جمعہ کی نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق نبی کریم نے فرمایا جس نے بلاد حبشہ کو چھوئے اسکا نام منافقین کی ریس فرستیں لکھا جاتا ہے جو زلف کی حاق ہے اور اسکو تبدیل کیا جاتا ہے بعض روایات میں ایک کج جگر تین جمعہ کہا گیا ہے۔ (شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن کی نماز فرض ہے یا سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے اور جو کھیل کود یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے بے نیاز شریعت کیا گیا ہے۔ (دار تفتیش)

بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّكْوِينِ

طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان

پہلی فصل

١٢٩٩ عَنْ سَلَمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَطْلَعُ  
مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَذُكُّ مِنْ لُبِّهِ أَذْيَسَ  
مِنْ طَيِّبٍ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ وَلَا يَقْدِرُ بَيْنَ اثْنَيْنِ  
ثُمَّ يَخْرُجُ لَهُ لَعْنٌ يَنْصُتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ  
إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى -

رَدَّاهُ الْبَغَارِيُّ

۱۳۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ ثَمَانًا أَلْفَ مَرَّةٍ تَصَلَّى  
مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ انْتَصَفَ حَتَّى يَكُونَ مِنْ خَلْقِي ثُمَّ  
يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفْرَانَهُ مَا بَيْنَ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى  
وَيَقُصِّرَ ثَلَاثَ أَيَّامٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(رواه مسلم)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں فصل کرتا کوئی شخص جمعہ کے دن اور فصل کر کے حسب مقتدا یا کینہی معاملہ کرتا ہے اور اپنے پاس موجود قیل میں سے قیل لگاتا ہے یا اپنے پاس موجود خوشبو سے مسطر مروتا ہے پھر نماز کے لئے نکلتا ہے اور دو غازیوں کے درمیان چلنے کی کوشش نہیں کرتا۔ پھر فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوران خطبہ خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو غسل کر کے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور عقیقہ نماز نقل اور سنتیں اس کے لیے متدرج ہوئیں اور ان پھر دو ران خطبہ خاموش رہا ان کے ساتھ نماز اولیٰ تو اس کے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی عرصہ کے علاوہ یقین مزدون کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)



۱۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاتَّخَذَ الْوُضُوءَ ثُمَّ آتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا.

(رواہ مسلم)

۱۳۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَعَتِ الْمَسْجِدَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُمُونَ الْأَوَّلَ قَالُوا قَوْلَ وَمَثَلُ الْمُهْجَرِ كَمَثَلِ الْيَتِيمِ يُهَيِّئُ يَدَيْهِ ثُمَّ كَالَيْتِي يُهَيِّئُ يَدَيْهِ ثُمَّ كَتَبَتْ ثُمَّ مَحَاةٌ ثُمَّ بَيْضَةٌ فَكَذَا حَتَّى إِذَا مَطُورًا مَحَقَّ هَرٌّ وَتَسْتَوِيحُونَ إِلَيْكَ.

(متفق علیہ)

۱۳۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

(متفق علیہ)

۱۳۰۴ وَكَانَ جَابِرُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ كُفَّارًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَلْعَةٍ فَيَقْعُدُ فِيهَا وَلَكِنْ يَقُولُ أَصْحَابُ.

(رواہ مسلم)

## دوسری فصل

۱۳۰۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالِي هَدِيَّةٌ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ لَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَصَبَّ مِنْ طَيِّبٍ إِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ ثُمَّ آتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَخْطُ أَغْنَاهُ النَّاسُ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا حُرِّجَ إِمَامًا حَتَّى يَقْرَأَ مِنْ صَلَاتِهِمْ كَأَنَّهُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ النَّبِيُّ قَبْلَهُمَا.

(رواہ ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے اگر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان درجن کے علاوہ مزید تین دن کے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنگریوں کو بھی لگایا اس نے بیکار کام کیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہو تو سب سے پہلے نماز مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مسجد میں پہلے سے آنے والوں کی خدمت میں جھک کر تہنیتیں اور مسجد میں آؤں آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی قربانی کیلئے اونٹ روانہ کرتا ہے اس کے بعد میں آنے والے کی مثال گائے کو قربانی کیلئے بھیجتا ہے اور جو اس کے بعد آتا ہے اس کی مثال ذبح کی قربانی کر کے بولے اور اس کے بعد میں آنے والے کی مثال نبی اور پھر ان کا صدقہ کر کے بولے کہ ہے اور جب امام خطبہ کے لیے آتا ہے تو یہ فرشتے ایسا دوسرا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ پڑھنے کے دوران اگر تم نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے یہ بھی کہہ دیا کہ خاموش رہو تو تم نے لغو کام کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ کے لیے تم میں کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے لیکن اس سے یہ کہو مجھے بھی بیٹھنے کی جگہ دے دو۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہن کر اگر خوشبو موجود ہو تو اس کو لگا کر جمعہ کی نماز کے لیے آیا اور نمازوں کی گردنیں پہلا گئے بغیر نازل اور سنتیں حسب توفیق ادا کر لیں پھر امام کے آنے تک خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو تو یہ عمل کھیلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (ابو داؤد)



۱۳۰۶ وَعَنْ أَدْرِ بْنِ أَدْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ وَبَكَرَ وَابْتَكَّرَ وَمَشَى وَلَمْ يَتَوَكَّبْ دَفَى مِنَ الْإِمَارَةِ وَأَسْمَهُ وَلَمْ يَكُنْ كَأَنَّ لَهُ بِحُلِيِّ خَطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ أَحَبُّ مِنِّي مِمَّا دَفَى وَمَا

(رداء الترمذی) دَاوُدَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۱۳۰۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى أَحَدٍ كُفْرَانٌ وَجَدَ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِثْلَ مِثْقَلِ شَوْبَقِ وَهَنْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَجْزِ بْنِ سُوَيْدٍ

۱۳۰۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضَرُوا الدِّنْكَرَ دَانُوا مِنَ الْإِمَارَةِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتْبَعُ عَدُوَّهُ حَتَّى يُوْتَرَ فِي الْجَنَّةِ ذَلِكَ مَخْلَمًا

(رداء الترمذی)

۱۳۰۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَفَى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسَدًا لِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۳۱۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنِ الْحَبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ - (رداء الترمذی) دَاوُدَ النَّسَائِيُّ

۱۳۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَحَسَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَوَلَّ مِنْ تَجَلُّبِسٍ ذَالِكُ - (رداء الترمذی)

(رداء الترمذی)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن دوسروں کو غسل کی ترغیب دیکر خود بھی غسل کرے خطبہ و نماز سے پہلے مسجد میں حاضر ہو۔ سواری پر نہیں بٹکے پیر مسجد جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر عطا ہوتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے کوئی نقصان نہیں اگر کوئی شخص (بشرط وسعت) صرف نماز جمعہ کے لیے دو جڑے کپڑے بدلے عام استعمال کے علاوہ۔ (ابن ماجہ اور مالک بر روایت یحییٰ بن سید)

حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبہ کے وقت مسجد میں اگر امام کے قریب بیٹھو کیونکہ جو امام سے ہمیشہ دور رہتا ہے اگر وہ داخل جنت ہو تو سب سے آخر میں ہو گا۔

(ابوداؤد)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن دوگوں کی گز میں پھنسا گیا ہے وہ جہنم کی طرف کے پل کو اختیار کرتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ غلو کا مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو جمعہ کے وقت نیند آنے لگے تو اس کو چاہیے کہ اپنی جگہ بدلے۔

(ترمذی)



## تیسری فصل

۱۳۱۲ ۱۲ ۱۳  
 عَنْ تَاوِذٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ  
 مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ وَيَقِيلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ  
 فِي الْجُمُعَةِ دَعِيهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۳ ۱۵  
 وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةُ ثَلَاثَةٌ لَقِيَ  
 كَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْتَمِزُ ذَلِكَ حَقُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا  
 يَدْعُوهُ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ أَنْ شَاءَ انْقِطَاعُ ذَلِكَ شَاءَ  
 مَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَرْفَعُ صَوْتَ دُكُوتٍ وَكَلِمَةٍ  
 يَتَعَطَّرُ رَقَبَةً مُسْلِمَةٍ وَلَمْ يُدِرْ أَحَدًا فِيهِ كَفَّارَةٌ إِلَى  
 الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةٌ آتَا مَرَّةً ذَلِكَ  
 بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَنْ جَاءَهُ بِالْحَسَنَةِ كَذَبًا فَعَلِمْنَا أَنَّهَا  
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۱۴ ۱۶  
 وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ مُقْبِلٌ  
 فَهُوَ كَمَنْ شَرِبَ الْعَمَلُ وَيَحْمِلُ اسْتِغْفَارًا الَّذِي يَقُولُ لَمْ  
 أَتُوبْتُ لَيْسَ لَهُ الْجُمُعَةُ -

(رَوَاهُ الْإِسْنَدُ)

۱۳۱۵ ۱۷  
 وَعَنْ عَبْدِ بْنِ التَّبَّانِ مَوْلَا قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ  
 بَيَا مَشَرَّ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ حَيْثَا  
 قَامَ قَسِيْلُوا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ فَطِيمٌ فَلَا يَحْضُرُهُ آتُ  
 تَيْمَسَ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالْتَّوَكُّلِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ  
 مَاجَةَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّفَقًا -

۱۳۱۶ ۱۸  
 وَعَنْ التَّبَّانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُغْتَسِلُوا يَوْمَ

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے  
 کہ کوئی شخص کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھے جناب نافع سے سوال کیا گیا کہ  
 صرف جمعہ کے لیے ہے تو انہوں نے کہا کہ نماز جمعہ میں بھی اور اس کے  
 علاوہ بھی (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ میں تین کم کے لوگ آتے ہیں ایک تو وہ جو میکا  
 کاموں کے لیے آیا ہے تو اس کو اس کے مطابق حقہ ملے گا اور ایک وہ جو عا  
 کے لیے آیا ہے اللہ سے دعا کہ تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے دیکھا ورنہ  
 نہیں اور ایک وہ شخص جو جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے اور نماز میں سے بیٹھتا  
 ہے نہ تو کسی کی گردن پھلانگتا ہے اور کسی کو ایذا نہیں پہنچاتا تو اس کے لیے  
 متصل جمعہ تک کے لیے جہنم میں بلکہ مزید عذاب و آگ کیلئے کفار ہے کیونکہ  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایک نیک کرے اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔  
 (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس وقت گفتگو کی جب کہ امام خطبہ پر  
 رہا ہو وہ اس گدے کی طرح جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور جو اس  
 کو خاموش رہنے کے لیے کہے اس کے لیے جمعہ کا اجر و ثواب نہیں۔  
 (احمد)

حضرت عبید بن جراح مرسلا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کسی جمعہ کے خطبہ میں فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس  
 جمعہ کے دن کو عید مقرر کیا ہے اس دن غسل کرو اور اگر کسی کے پاس  
 خوشبو ہو تو اس کے دکانے میں کوئی ضرر نہیں لیکن تم پر مسواک کرنا لازم  
 ہے۔ (مالک لیکن ابن ماجہ ابن عباس سے اس حدیث کو متصلاً  
 روایت کیا ہے۔)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں



اور خوشبو لگائیں اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی عزیز سے مانگ لیں اگر نہ ہو تو اس کے لیے پانی ہی خوشبو کی طرح ہے۔ (امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

الْجُمُعَةُ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ طَبَقِ أَهْلِهَا كَانَ لَهُ يَوْمَ ذَلِكَ لَبَاسٌ طَيِّبٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ.

## بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

### خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان

#### پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز جمعہ ادا فرماتے تھے۔  
(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ سے پہلے نہ تو میلہ کرتے اور نہ کھانا کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی سردی میں جمعہ کی نماز میں محبت فرماتے اور شدید گرمی میں نازمہ کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے (یعنی تاخیر سے)  
(بخاری)

حضرت صاحب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی اذان اس وقت کی جاتی جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھتا اور یہ سلسلہ دور رسالت، دور صدیقی و فاروقی میں جاری رہا لیکن دور عثمان میں جبکہ نمازیوں کی کثرت ہو گئی تو حضرت عثمان نے تیسری اذان متنازعہ ادا ہر گز کھلائی شروع کرادی۔ (بخاری)

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ میں) دو خطبے پڑھتے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور یہ خطبے و عناد نصیحت پر مشتمل ہوتے تھے اسی طرح خطبہ و نماز متوسطا ہوتے تھے (یعنی نہ مختصر ہوتے نہ طویل) (مسلم)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ نے فرمایا لا انا کا بھی نماز پڑھنا اور خطبہ پڑھنا اس کی قضاہت کی علامت ہے لہذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر بیشک تقریریں سحر ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۳۱۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ - (رواه البخاري)

۱۳۱۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ - (متفق علیہ)

۱۳۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ فَلَا إِشْتِدَادَ الْحَرِّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يُعْنِي الْجُمُعَةَ - (رواه البخاري)

۱۳۲۰ وَكَانَ الشَّاذِلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ إِلَى الْمَنبَرِ عَلَى الْيَمَنِ يَرَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاوِيَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَعَصَا مُوسَى كَانَ عُثْمَانُ وَكَثَرُ النَّاسِ زَادَ الْبَيْتُ آءُ الشَّالِثَ عَلَى لَزْوَالِهِ - (رواه البخاري)

۱۳۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُورَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلَوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا - (رواه مسلم)

۱۳۲۲ وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ تَجْمَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ إِنْ كُنَّ صَلَوةُ الرَّجُلِ وَخُطْبَتُهُ مَرْثَةً مِنْ فِيمَنْ قَالُوا لِكُلِّ صَلَوةٍ وَاقْصُرْ هَذِهِ الْخُطْبَةَ فَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سَحْرًا - (رواه مسلم)



۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَبَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ خُضْبُهُ حَتَّى كَانَ مِنْ رَجَبِيٍّ يَقُولُ صَبَحَكُمْ وَمَسَّكُمْ وَيَكُونُ بَيْتُ أَكَا وَالسَّاعَةُ كَمَا تَكُنْ وَيَعْدُونَ بَيْنَ أُمْنِيهِ السَّابِقَةِ وَالْمُؤَخَّاتِ -

(رواہ مسلم)

۱۳۲۴ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَآدَاؤُهَا مَا لَكَ لِبَقْعَيْنِ عَلَيْكَ رَبِّكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲۵ وَعَنْ أُمِّ حَنِيْئَةَ بِنْتِ حَارِثَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قِيَّ وَالْعَرَبِينَ الْمُتَحِيِّدِينَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُرُ مَا كُلُّ جُمُعَةٍ عَلَى الْيَتَامَى إِذَا خَطَبَ النَّاسُ - (رواہ مسلم)

۱۳۲۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ مَدَّ أَرْجُلَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

(رواہ مسلم)

۱۳۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُكْرِمْهُ دَعَتَيْنِ فَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا - (رواہ مسلم)

۱۳۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۱۳۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَوَّاهُ الْبَيْتَ حَتَّى يَفْرُقَ أَرَاهُ الْمُؤَدِّينَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور عقہ کی کیفیت طاری ہو جاتی گویا کہ آپ لشکر کو ڈرانے والے ہیں جو کہتا ہے کہ وہ لشکر تمہیں صبح یا شام کو لوٹ لے گا۔ دوران خطبہ آپ فرماتے کہ میں اور قیامت اسی طرح آپس میں قریب ہیں جس طرح کھڑکی اور انگوٹا اور ان دونوں سے اشارہ فرماتے۔ (مسلم)

یعل بن امیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ وناذوا یا مالک لبقض علینا ربک - (متفق علیہ)

حضرت ام ہشام بنت عمارہ بن عثمان رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے یاد کی میں نے سورہ ق والقرآن المجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر جس کو آپ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عمر بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ عمامہ پہنچے ہوتے تھے اور اس کے دونوں سرے آپ کے کندھوں پر لٹکے ہوتے تھے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو آنے والے کو چاہیے کہ وہ دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جماعت میں امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالی اسکو پوری نماز مل گئی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تھے اور منبر پر اگر بیٹھ جاتے تو یہاں تک کہ ناری ہو تا میرا خیال ہے۔ مؤذن (شک راوی)۔ پھر آپ کھڑے ہو کر



يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُخَاطِبُ -

(رداء أبو داود)

۱۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْإِمْنَةِ اسْتَقْبَلَهُ بِجُوهِنَا رِوَاةُ الْقُرَيْبِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَلِيلٌ الْحَدِيثُ -

### تیسری فصل

خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اسکے دوران کلام ذکر کرتے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑھتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لاتے تو ہم قبلہ رخ ہو کر آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کو یہ روایت صرف محمد بن فضال ہی ہے جو ضعیف اور حدیث کو بھولنے والے ہیں۔

۱۳۳۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُخَاطِبُ قَائِمًا كَمَنْ يَتَكَلَّمُ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ دَاخَلُوا صُلَيْبًا مَعَهُ أَكْثَرُ مِنَ الْخَمْسِ صَلَوةٍ -

(رداء مسلم)

۱۳۳۲ وَعَنْ كُتَيْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَأَى الرَّعْمَيْنِ ابْنِ أُمِّ الْوَلَدِ يَخْطُبُ قَائِمًا فَقَالَ انْظُرْ ذَا إِلَى هَذَا الْكَيْفِ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَأْكُلُوا رِجَالَهُمْ أَوْ يَقُولُوا الْفُتُوْرَاءُ لِيَهَادَ تَرَكُّوكَ قَائِمًا -

(رداء مسلم)

۱۳۳۳ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ دُرَيْبَةَ أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْإِمْنَةِ فَعَايَدَهُ فَقَالَ قَبَّلَ اللَّهُ مَا تَبَيَّنَ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِبَيْتِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِصُورِ الْمَشْجَرِ

(رداء مسلم)

۱۳۳۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْإِمْنَةِ قَالَ أَجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ إِذْ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَى يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ - (رداء أبو داود)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور جو شخص یہ کہے کہ سرکار بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا۔ عدا کی قسم میں نے دو ہزار سے زیادہ غازی سرکار کے ساتھ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ عبدالرحمان بن ام حکیم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا تو میں نے کہا کہ اس حدیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب یہ کھٹے ہیں تجارت یا کھیل کو تو اس کی جانب دوڑ جاتے ہیں اور نہیں کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت عمارہ بن ربیعہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بشیر بن رواحہ کو منبر پر باتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا خداوند ان دونوں باتھوں کو برا کر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ اس وقت راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے تو فرمایا: بیٹھ جاؤ حضرت ابن مسعود نے سنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اے عبد اللہ بن مسعود اگے آ جاؤ۔ (ابو داؤد)



۱۳۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ قَامَتِ الرُّكْعَتَانِ فَلْيَصِلْ أَرَبْعًا أَوْ قَالَ الظُّهْرَ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطَيْبِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اس کو چاہیے کہ اس میں ایک رکعت اور شامل کر لے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں اس کو چاہیے کہ چار رکعتیں پڑھے (یاد شک راوی) ظہر پڑھے۔ (دار قطنی)

## بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

## نماز خوف کا بیان

### پہلی فصل

۱۳۳۶ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَحْيَا قُرَيْشَ الْعَدُوِّ وَصَافَتُنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ نَا قَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مَعَهُ انْصَرَفُوا مَكَانَ الظَّالِفَةِ الَّتِي لَوْ تَصَلَّى فَبَاءَ مَا دُرُكَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مَعَهُ فَقَامَ كُلُّ دَاحِيَةٍ مَعَهُمْ دُرُكَةُ لِنَفْسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوَى كَادِمٌ نَهْوَةً دَرَادَ قُلَانِ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَفْعَدُ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَحِمًا إِلَّا قِيَامًا عَلَى أَحَدِهِمْ أَوْ رُكُوبًا كَأَنَّ مُتَقِيلِي الْفَيْلَةِ أَوْ عَمِيرَ مُتَقِيلِيهَا قَالَ تَأْفَهُ لَمْ أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں جہاد میں شرکت کی جب ہم نے مقابلہ کے لیے صف بندی کی تو سرکار نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں سے ایک گروہ نے سرکار کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ پر صف بستہ رہا۔ سرکار دو عالم نے نماز میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ چہرہ گروہ دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ نماز کے لیے آیا اور ایک رکعت مع رکعت سب سے ادا کر کے دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت مکمل ہوئے براہِ سلام پھیرا اور ان دونوں گروہوں نے بالترتیب اپنی نمازیں انفرادی طور پر مکمل کیں۔ جناب نافع نے بھی اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا کہ شدید خوف کا عالم ہو تو نماز ادا کر لیں خواہ سواری پر چڑھ کر یا پیادہ۔ سمت قبلہ کو منہ ہو یا نہ ہو۔ نافع فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت ابن عمرؓ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(بخاری)

۱۳۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَّادٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُرَّابٍ عَنْ صَلِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَابِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَنَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَحَبَاةَ الْعَدُوِّ وَفَصَّلِي بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَبِلَتْ قَائِمًا وَاسْتَوَا لِنَفْسِهِمْ مَعَهُ انْصَرَفُوا فَصَّلُوا وَحَبَاةَ الْعَدُوِّ وَحَبَاةَ الطَّائِفَةِ الْأُخْرَى

زید بن زہران کے حضرت صالح بن خرباب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے بھروسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاب میں نماز خوف ادا کی تھی وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سرکار کے ساتھ صف بستہ ہوئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوئی اس پہلی جماعت کے ساتھ سرکار نے ایک رکعت پڑھی اور سرکار کھڑے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی اور دشمن کے مقابلہ پر چلے گئے اور دوسری جماعت



فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيََتْ مِنْ صَلَوتِهِ ثُمَّ سَبَّحَتْ  
جَابِلًا ذَا الْقُرْبَيْنِ ثُمَّ سَبَّحَتْ بِهِمْ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ وَ  
آخَرَهُمُ النَّهَارَ بِطَلْحِ بْنِ أَخْوَازٍ الْقَادِسِيِّ عَنْ صَلَاحِ  
بْنِ حَفَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۳۳۸ عَنْ تَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَيِّ الرُّكْعَةِ قَالَ كُنَّا إِذَا  
أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ عَلَيْهِمْ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَبَاءُ رَجُلٍ مِنَ الْمَشْرُوكِينَ وَ  
سَيِّئُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ بِشَجَرَةٍ  
فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْقَرَطَ  
فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَخَافُ  
قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنْهُ قَالَ اللَّهُ يَمْنَعُنِي  
وَمَنْكَ قَالَ فَتَمَّ دَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمَّمَا السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَزِدْنِي  
بِالْصَّلَاةِ فَصَلَّى بِهَا ثَمَّةً رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاخَدَا  
وَصَلَّى بِهَا ثَمَّةً الرُّكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ فَكَانَ  
فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ  
رُكْعَاتٍ دَلَّ لِقَائِهِمَا رُكْعَتَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۹ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّى بِتَابِرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ صَفْقَتَيْنِ  
الْعَدَاةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَكْبَرًا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ  
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ أَعَادَ نِزْلَ الشُّجْرَةِ  
فَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمَوْخَرُ فِي خَلْفِهِ  
الْعَدَاةَ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ  
وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ أَعَادَ الصَّفُّ الْمَوْخَرُ  
بِالسُّجُودِ ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمَوْخَرُ

ان کے ساتھ بھی سرکار نے اپنی بقیہ ایک رکعت ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے  
لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی۔ اس کے بعد سرکار اور مقتدیوں  
نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو دوسری  
سند سے بیان کیا ہے جسکی مناسطرح ہے جناب تم مکتبہ خوات سے  
وہ اصل ہی ترجمہ سے اور وہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ساتھ آگے بڑھے ہم مقام ذات الرقاع پہنچے دوران سفر ہمارا معمول یہ رہا  
تھا کہ ہم گھنے سایہ دار درخت کو رسول اللہ کے آرام کے لیے چھوڑ  
دیتے تھے۔ سرکار ایک درخت کے نیچے آرام فرماتے آپ کی تلوار درخت  
میں ٹکی ہوئی تھی۔ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اس نے آتے ہی تلوار  
پر قبضہ کیا اس کو نبیام سے کھینچ کر سرکار سے کہنے لگا۔ کیا آپ مجھ سے  
خوفزدہ ہیں سرکار نے فرمایا نہیں۔ کہنے لگا آپ کو مجھ سے کون بچا  
گا۔ سرکار نے فرمایا اللہ مجھے تجھ سے محفوظ رکھے گا حضرت جابر کہہ رہے  
ہے سرکار کے پاس اگر اس مشرک کو ڈرایا۔ تو اس مشرک نے تلوار  
کو نیام میں کر لیا اور اس کو لٹکا دیا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد اذان  
کی گئی تو سرکار نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے  
بٹ گئے اور دوسری کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح سب کی دو رکعتیں  
ہوئیں جب کہ سرکار نے چار رکعتیں پڑھیں۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں  
خوف کی نماز پڑھائی ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں دشمن ہمارے  
اور سمت قبلہ کے درمیان تھا۔ رسول اللہ نے تکبیر تحریر کی اور ہم سب  
نے بھی تکبیر کی پھر سرکار نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے رکوع  
بھی رکوع سے سر اٹھائے پھر رکوع سجدہ کے لیے جھکے اور جو جماعت سرکار  
کے ساتھ تھی اس نے بھی سجدہ کیا۔ پھر پھلی (دوسری) صف دشمن کے  
مقابل کھڑی رہی۔ جب سرکار نے سجدہ مکمل کر لیا اور وہ جماعت  
(صف) جو سرکار کے قریب تھی کھڑی ہو گئی۔ اس کے بعد پھلی  
دوسری صف سجدہ کے لیے جھکی پھر سجدہ سے کھڑے ہوئے  
پھر پھلی (دوسری) صف آگے بڑھی اور پہلی صف پیچھے بٹ  
گئی۔ پھر سرکار دو عالم نے رکوع کیا تو ہم نے رکوع کیا۔ جب سرکار







## بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

## نماز عیدین

## پہلی فصل

۱۳۴۲ عَنْ أَبِي مُوَيْبٍ وَالدُّهْرِيِّ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ النَّبِيِّ وَالْأَمَّةِ إِلَى الْمُصَلَّى فَأَذَلُّنِي وَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقْرَأُ مَقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى مَعْرِفَتِهِمْ فَيُعْطِيهِمْ وَيُؤَمِّنُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَإِنْ كَانَ سِرِّيًّا أَنْ يَقْطَعَهُ بَعَثًا قَطْعَةً أَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ أَمْرِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَعْدَ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴۴ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۵ وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشْهَدُتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ قَالَ لَعَمْرُؤِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَكُنْ كَرَّ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَقْبَلَ الْبَيْتَ فَوَعظهم ذَكَرهم وَأَمَرهم بِالْعَدَةِ فَمَا يَتَمَتُّنَ يُهَيِّجُونَ إِلَى أَذَانِهِمْ وَخَلْعِهِمْ يَدْعُونَ إِلَى يَلَالٍ ثُمَّ أَرْفَعَهُمْ دِيْلَالًا إِلَى بَيْتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۶ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفُطْرِ وَكَعْتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۷ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ رُقَيْيَةَ تَخْشَعُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حید الفطر اور حید الاضحی کے لیے عید گاہ تشریف لے جاتے تو جس کو سب سے پہلے ترجیح دیتے وہ نماز ہوتی تھی پھر نمازیوں کی طرف منکر کے ان کو نصیحت کرتے رشاد ہدایت کرتے اور اگر کہیں لشکر کی روانگی مقصود ہوتی تو اس کو روانہ کرتے یا کسی اور کام کا حکم دیتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے ان کاموں سے فارغ ہو کر عید گاہ سے واپس ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ سے زیادہ بغیر اذان اور اقامت کے میں نے عیدین کی نماز پڑھی ہے۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز میں خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں ایک مرتبہ سرکار نماز کیلئے (عید گاہ تشریف لائے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ اسکے بعد آپ عورتوں میں آئے اور نصیحت فرمائی اللہ کی یاد دلائی اور مقررہ حکم دیا اس وقت میں دیکھا کہ عورتیں اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا کر زیور اتار کر ہلال کو دے رہی تھیں پھر آپ اور ہلال آگے گھر تشریف لے آئے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حید الفطر کی دو کعتیں پڑھیں اور اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور اس کے بعد۔ (متفق علیہ)

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ مکہ حکم دیا گیا کہ ہم حید والی عورتوں کو



پر وہ دار خوافین کو عید کے دن مسلمانوں کی جماعت اور انکی دعا میں حاضر کیے  
یہ کیسے لیکن جیسا والی عید میں معمول پر نہ جائیں۔ ایک عورت نے سوال  
کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو سرکار نے فرمایا اس  
کے ساتھ وال عورت اپنی چادر اٹھا دے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میوہ الدجنا  
ابو بکر ایام تشریق میں تشریف لائے تو میرے پاس دو باندیاں دف بجا رہی  
تھیں اور ایک روایت کے مطابق جنگ بھاش میں جو اشعار انصار نے پڑھے  
تھے وہ گارہی تھیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اڑھے ہوئے  
آرام فرما رہے تھے جناب ابو بکر نے ان باندیوں کو ڈانٹا تو سرکار نے چادر سے  
منہ کھول کر فرمایا اے ابو بکر ان سے کچھ نہ کہو کہو کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور  
ایک روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا ہر قوم کا تموار چھوڑنا ہے اور  
یہ ہماری عید ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عید کے دن گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ طاق نہ کھجوری  
نہ کھا لیتے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عید کے دن راستہ بدل کر عید گاہ تشریف لے جاتے تھے۔

(بخاری)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے موقع پر  
خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آج سب سے پہلے جس چیز سے ہم ابتدا کریں گے  
وہ یہ ہے کہ پہلے ہم نماز عید الاطی ادا کریں گے پھر عید گاہ سے واپس ہو کر قربانی  
کرینگے پس جس نے ایسا کیا بیشک اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز  
سے پہلے قربانی کر لی تو سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ صرف ذبیحہ ہے جو اس نے  
اپنے گھر والوں کیلئے نذریہ کیا ہے اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

حضرت جندب بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اسکے  
بدلہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہاں تک کہ ہم نے نماز  
پڑھی اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

الْحَيْضُ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْأَحْضَاءِ وَرَيْبَةُ  
جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ كَدَعْوَتِهِمْ وَتَحْتَرِجُ الْحَيْضُ  
عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا  
كُنَّ لَهَا حِلْيَةٌ قَالَتْ يَتْلِبُهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ  
حِلْيَتِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا  
وَعِنْدَ مَا كَانَ يَتَنَافَسَانِ فِي الْكِبَرِ مِثْلَ تَدْفِيقَانِ وَتَقَوُّرَانِ  
وَفِي رِدَائِهِ تَغْزِيَانِ يَمَانًا وَقَالَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بَعَاثَ  
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَغَيِّشَ بِكُتُوبِهِمْ فَأَتَتْهُمَا  
هُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
وَجْهِهِ فَقَالَ دَهْمُهَا يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَتْهَا آتَاكُمْ عِيْدٌ وَ  
فِي رِدَائِهِ قَالَتْ أَبَا بَكْرٍ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدٌ وَهَذَا عِيْدُنَا  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْعُدُ وَابِعًا لِيَطْرُقَ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرًا  
وَيَأْكُلُونَ وَتَمْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِ يَخَالَفُ الطَّرِيقَ۔  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۱ وَعَنْ الْبَرْقِيِّ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّفَرِ فَقَالَ إِنْ أَقُولَ مَا نَبَأُكُمْ فِي يَوْمِنَا هَذَا  
أَنْ تَصْبِي تَحْمِلُ نَحْوَهُ فَنَدْعُوكُمْ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ  
سُنَّتَنَا وَمَنْ دَبَّ قَبْلَ أَنْ تَصْبِي فَرَأَيْنَا هَوَاكَ لَنَحْجُو  
عَجْكَ لَا هُدًى لَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي شَيْءٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۲ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَبَّ قَبْلَ  
الْمَلَاةِ فَلَيْدَ بِهِ مَكَاةٌ أَوْ قَرَى وَمَنْ تَمَرَّدَ بِهِ حَتَّى مَلِكْنَا  
فَلَيْدَ بِهِ عَلَى أَسْرَائِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)



۱۳۵۳ وَعَنِ النَّبَاؤِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ كَانَتْ يَدُهُ بِرِّهِ لَقِيمٍ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَوَلَّاهُ دَاصِبٌ مِنَ النَّاسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيُحَوِّطُ الْمَسْلَى - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ہزار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے یہ ذبیحہ اپنے لیے کیا اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی مکمل ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی کرتے اور خون بہاتے تھے۔ (بخاری)

## دوسری فصل

۱۳۵۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَوْمٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَكِّيَّةَ وَكُنْهُ يَوْمَانِ يَلْبَعُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي النَّجَاهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ اللَّهُ يَوْمًا حَسَنًا وَفِيهِمَا يَوْمٌ الْأَمَنِيُّ وَيَوْمٌ الْفَطِيرُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۵۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفَطِيرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَمَنِيِّ حَتَّى يُصْرَى - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَعْجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۳۵۷ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ فِي الْيَمِينِ فِي الْأَوَّلِ سَبْعًا قَبْلَ الْقِدَاقَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِدَاقَةِ وَدَاهُ الرَّقِيقِ وَابْنُ مَعْجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

۱۳۵۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَتَبُوا فِي الْيَمِينِ الْإِسْتِغَاثَةَ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلُّوا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَعَلُوا بِهَا الْقِدَاقَةَ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۵۹ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحَدَّثَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ فِي الْأَمَنِيِّ وَالْفَطِيرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يَكْتُمُ أَرْبَعًا تَكْبِيرًا عَلَى الْجَنَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي صَدِّقِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ دو دن توہار لگاتے اور کھیل کود کرتے تھے سرکار نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں تو لوگوں نے کہا دور جاہلیت میں ہم ان دنوں میں کھیل کود کرتے تھے تب سرکار نے فرمایا کہ ان دنوں کے عوض اللہ نے تمہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن بغیر کچے کھانے عید گاہ میں نہیں جاتے تھے اور اور قربانی کے دن نماز پڑھنے کے بعد کھاتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی)

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ تمیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی)

حضرت جعفر بن محمد سنا روایت کرتے ہیں کہ تمیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم عیدین اولا استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور نماز میں جہر کرتے (شافعی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اور حذیفہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے تو جناب ابوموسیٰ نے فرمایا کہ سرکار نماز جنازہ کی طرح اس میں چار تکبیریں کہتے تھے حضرت حذیفہ نے کہا کہ ابوموسیٰ نے صحیح کہا



(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۶۰ وَعَنْ الْأَنْبَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَرَأَ يَوْمَ الْعِيدِ قُرْآنًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۶۱ وَعَنْ عَطَاءٍ مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَطَبَ يَعْبُدُ عَلَى عَتَقَةٍ أَعْيَنَ دَارَ

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۲ وَعَنْ سَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَرَّ عِيْدُ مَيْدَا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ

الْخُطْبَةِ يَذْكُرُ آدَانَ ذَكَرَ لَأَمَةٍ فَلَمَّا خَصَى الصَّلَاةَ قَامَ

مُتَوَكِّفًا عَلَى يَدَايِهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَمَى عَلَيْهِ وَدَعَا

النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَحَمْدَهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ وَصَفَى إِلَهُ

الْقِسْمَ وَمَعَهُ يَدَايِهِ فَاْمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَدَعَا لَهُنَّ

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرَفَيْنِ تَجَعَّفَتْ

عَيْنُهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ)

۱۳۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدِ

فَعَلَى بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ

فِي الْمَسْجِدِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۶۵ وَعَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ وَهُوَ يَجْعَلُ

عَقْلِي الْأَصْحَى وَأَخِيرَ الْفِطْرِ وَذَكَرَ النَّاسَ

۱۳۶۵ وَعَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ أَسْنٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْعَتَا

حَيَاةٍ تَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُ ذُنُوبَهُمْ

وَأَدَا الْعِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفِطُوا وَأَفَادَ أَصْحَابُ

أَنْ يُفِطُوا وَإِلَى مَسَلَاةَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ)

(ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (ابو داؤد)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے عصا پر ٹیکہ کرتے تھے۔

(شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید کے دن میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شرکت کی آپ نے خطبہ

پہلے بغیر اذان و اقامت کے ساتھ شروع کیا۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جناب ہلال سے ٹیک لگا کر اللہ کی

حمد و ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اللہ اور اپنی اطاعت کی طرف رغبت دلائی

(خطبہ دیا پھر آپ حضرت ہلال کے ساتھ غزوات میں تشریف لائے اور لوگوں

کو غزوی اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور انھیں ہند و نسا جمع فرمائے (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم جب عید گاہ کو جاتے تو ایک راہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس

آتے تھے۔ (ترمذی - دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ عید کے دن

بارش ہو گئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز

عید مسجد میں پڑھی۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حرم کو جب وہ بخراں میں تھے لکھا کہ علیہ السلام میں غفلت

کریں اور عید الفطر میں تاخیر کریں اور لوگوں کو نصیحت کریں (شافعی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک تاجر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ انہوں نے کل عید کا پانچ دیکھا تھا

تب سرکار نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کر لیں اور کل صبح نماز کے لیے

عید گاہ جائیں گے (ابو داؤد و نسائی)







## بَابُ فِي الْأُضْحِيَّةِ

## قربانی کا بیان

## پہلی فصل

۱۳۶۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ بَيْنَ الْأَمْعَيْنِ أَقْرَبَيْنِ دَبَّحَهُمَا بِيَدِهِ وَ سَمِعْتُ وَكَفَّرَ قَالَ رَأَيْتُ وَأَضْحَا فَخَنَّا مَعَهُ عَلَى صَفَائِهِمَا وَ يُقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

(متفق علیہ)

۱۳۶۹ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَفِّسِ الْأَثَرِ بِطَائِفِي سَوَادٍ وَ بَرَكٍ فِي سَوَادٍ وَ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَإِنْ يَمُصُّ يَمُصُّ يَمُصُّ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَكِّيِّ الْمَدِينَةِ لَكُمْ قَالَ اشْحَذُوا بِهَا بِحَجَرٍ فَتَمَلَّتْ ثُمَّ أَخَذَ مَا دَاخِلَ الْكَبْشِ فَأَصْبَحَهُ ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي مُعْتَدٍ وَ إِنْ مُعْتَدٍ وَ مِنِّي أُمَّةٌ مُعْتَدٍ ثُمَّ صَلَّى رَمَ -

(رواہ مسلم)

۱۳۷۰ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُوا إِلَّا مُسْتَعِدَّةً أَنْ يَحْضُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْهَبُوا حَبَدًا مَعَ قَوْمِ الْقَتَانِ -

(تفہام مسلم)

۱۳۷۱ وَ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُمَا نَقِيسَهُمَا عَلَى سَعَابِيٍّ مَضْعَايَا فَبَقِيَ عَقْرُهُ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَضَحِيحٌ أَنْتَ وَ فِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْ بَنِي جَدِّكَ قَالَ مَضَحِيحٌ -

(متفق علیہ)

۱۳۷۲ وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ وَ يَذْهَبُ بِالْمُصَلِّي - (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن دو چنگبرے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی اپنے دست مبارک سے اس طرح کی کہ پہلے بسم اللہ پڑھی اس کے بعد گیسولی کھینچتے ہیں کہ میں نے سرکار کو قربانی کے جانور کے پلو یا منہ پر پیر رکھے۔ جسے بسم اللہ پڑھ کر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سینگوں والا ذبیحہ لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو۔ سیاہی میں دیکھا ہو اور سیاہی میں بیٹھا ہو یعنی اس کا سینہ ناگیں اور ناگیں سیاہ ہوں جب ایسا ذبیحہ آپ کے قربان کرنے کے لیے لایا گیا تو سرکار نے فرمایا اسے مائش چھری چھری پر تیز کر کے لاؤ میں نے چھری لاکر دی تو آپ نے ذبیحہ کو پکڑ کر لٹایا پھر چھری چلانے سے پہلے یہ کلمات کہے۔ بخداوند اس کو حمد (علیہ السلام) امدان کی اولاد اور امت (محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جانب سے قبول فرما پھر اس پر چھری چلا دی۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال بھر سے کم کے جانور کو مست ذبیحہ کر دو اور اگر تم پر ضروری ہو تو مست شامی ذبیحہ ذبیحہ کر دو۔

(مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بکریوں کا ایک روڑہ مبارک میں قربانی کے لیے تقسیم کرنے کا حکم فرمایا اس تقسیم کے بعد بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا تو میں نے سرکار سے اس کے بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس کی تم قربانی کرو ایک اور روایت کے مطابق راوی کہتے ہیں میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھیر کا ایک بچہ ملا ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس کی قربانی کر دو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ اور دوسرے جانوروں کی قربانی عید گاہ میں ہی فرماتے تھے (بخاری)



۱۳۴۳ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْبَقْعَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْعَبْدُ ذُرٌّ عَنْ سَبْعَةٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْفُطَيْلِيُّ)

۱۳۴۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ بِعَصْمَتِكَ أَنْ

يُصْبِحَ فَلَا يَسْ مِنْ شَعْرَةٍ وَكَشِيرَةٍ شَيْئًا دَفِ

بِرَوَاتِهِ فَلَا يَأْخُذُكَ شَعْرًا وَلَا يُقْبِلُ مِنْكَ قُلْفًا دَفِ

بِرَوَاتِهِ مَنْ رَأَى هَذَا فِي الْحَيَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُصْبِحَ

فَلَا يَأْخُذُكَ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ أَقْفَارِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَكْبَرُ مِنْ هَذِهِ

إِلَّا اللَّهُ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ الْقَسْبُ قَالَُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ كَلْفًا يُدْرِكُهُ مِثْرُ

ذَلِكَ يَشْتَرِيهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے اور اونٹ میں قربانی کے سات حصے ہیں۔ (مسلم)

(الفاظ حدیث بروایت ابو داؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہوا تو تم میں سے کسی

کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ

چھوئے اور ایک روایت کے مطابق نہ بال کٹوانے اور نہ ناخن تراشنے

ایک اور روایت کے مطابق جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کا

ارادہ ہو تو وہ اپنے ناخن اور بال نہ تراشوائے (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو ان دس دنوں (عشرہ ذی الحجہ) کے عمل سے زیادہ

اور اعمال محبوب نہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خالق و مالک کی راہ

میں جہاد بھی سرکار نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں جہاد بھی اگر اس شخص کا عمل

جوانی جان اور اپنے مال کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نکلا اور پھر

کچھ ساتھ لے کر واپس نہ آیا ہو۔ (بخاری)

## دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو چکبرے محضی سنگ واسے بیڑھے ذبح

فرمائے ان کو قربانی کے لئے قبلہ رخ لٹانے سے پہلے یہ دعا پڑھی۔

إِنِّي ذَحِجْتُ ذَحِيحِي بِكَذِي تَلَوْتُ السَّلَامَاتِ دَاكِرًا رَضًا

حَنِيفًا دَعَا أَنَا مِنْ لَسْتُ شِرْكِي مَنَ

إِنْ صَلَوَاتِي وَتَسْلِيمِي وَتَعْبِيَاتِي وَتَعَالَى إِلَهُكَ يَا تَعَالَى لَعَنَ رِيكَ

وَبَذَلَ لَكَ أَمْرُكَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ

وَأَمَّا مِنْكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھ کر ذبح فرمایا۔

داعود ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن احمد ابو داؤد۔ ترمذی کی

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے اپنے دست مبارک

سے ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر یہ کلمات فرمائے

۱۳۴۶ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ النَّاحِيَةِ كَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَكْبَحَيْنِ مَوْجُودَيْنِ فَلَمَّا

وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ عَلَى مِلَّةِ آبَائِي حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ

الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَواتِي وَتَسْلِيمِي وَتَعْبِيَاتِي وَمَا قِي

وَلَهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ ذَبَحَ إِلَيْكَ أَمْرُكَ

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ عَنْ

مُحَمَّدٍ وَأُمِّتِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَفِي رَوَاتِهِ لِلْعَمَدِ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ

بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ هَذَا



عَنْ دَعَمْنَانَ لَمْ يَصْحَبْهُ مِنْ أَهْلِهِ -

۱۳۴۷ وَ عَنْ حَتِّيشَ قَالَ رَأَيْتُ حَلِيًّا يُضَيِّقُ بِبَيْتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْمَانِي أَنْ أَصْحَبِي عَمَّةً فَأَنَا أَصْحَبِي عَمَةً -

(رداء أبو داؤد و ردی القرمین عنی صحیح)

۱۳۴۸ وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَامٍ قَالَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَشِيرَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا تُضَيِّقَ بِمَنْ بَيْنَكَ وَلَا مَدَامَةً وَلَا شَرْقَةً وَلَا حَرْقَةً رَوَاهُ الْقُرْمِينِيُّ وَأَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْذَاہِرِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ وَالْأُذُنَ -

۱۳۴۹ وَ عَنْهُ قَالَ تَعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضَيِّقَ بِأَعْضَابِ الْقُرْمِينِ وَالْأُذُنِ - (رداء ابن ماجہ)

۱۳۵۰ وَ عَنْ الْأَعْمَلِيِّ بْنِ عَارِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يَسْتَلِي مِنَ الصَّحَابَةِ فَذَكَرَ سِتَّةً فَقَالَ أَلَيْسَ الْعَرَبُ جَاءَ السَّيِّئَ عِلْمُهَا وَالْحَرْقُ الْبَيْتَ عَرُوبُهَا وَالْمَيْقُضَةُ الْبَيْتَ مَرُوبُهَا وَالْعَبْقَاءُ الْبَيْتَ لَا تَنْقِي رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدٌ وَالْقُرْمِينِيُّ وَأَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْذَاہِرِيُّ -

۱۳۵۱ وَ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَيِّقُ بِبَيْتَيْنِ أَحَدَهُمَا فَيَجْعَلُ يَنْظُرُ فِي سَوَادِهِمَا كَأَنَّهُ فِي سَوَادٍ وَبِشَيْءٍ فِي سَوَادٍ -

(رداء القرمین عنی و أبو داؤد و النسائی و ابن ماجہ)  
۱۳۵۲ وَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ جَبْرِ سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَدَّ يُؤْتِي مِمَّا يُؤْتِي مِنْهُ النَّحْيُ -

(رداء أبو داؤد و النسائی و ابن ماجہ)

۱۳۵۳ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

یہ ذمہ بڑی اور بڑی امت کے اس فرد کی جانب سے جسے قربانی نہیں کی ہے  
حضرت حنشل نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رد  
میں انہوں کی قربانی کرتے دیکھ کر معلوم کیا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ  
سرکار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ان کی جانب سے قربانی کروں لہذا میرے  
سرکار کی طرف سے قربانی کرتا ہوں (ابو داؤد - ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
و سلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان دیکھیں جو آگے  
اور پیچھے سے کئے نہ ہوں اور کان نہ گول کئے ہوں نہ پچھے ہوتے ہوں  
(ترمذی - ابو داؤد - نسائی - دارمی لیکن صاحب ابن ماجہ نے مرث آنکھ  
اور کان دیکھنے تک روایت کیا ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
و سلم نے ہمیں کان کٹے اور سینگ ٹوٹے جانوروں کی قربانی سے منع فرمایا  
ہے (ابن ماجہ)

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ و سلم سے معلوم کیا گیا کہ کون سا جانور قربانی کے قابل نہیں تو  
ایسے چار جانوروں کی جانب اشارہ کر کے فرمایا ایسا فکر جس کا لنگڑا پن  
ظاہر ہو۔ کان جو صاف معلوم ہوتا ہو۔ بیلہ جانور جو طبع طور پر بیمار نظر آتا  
ہو۔ اور ایسا دیکھ جس کی ٹہریوں کا گودا نہ ہا ہوا احمد - مالک - ترمذی -  
نسائی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ و سلم ایسے سیاد میں سے قربانی کرتے تھے جس کا سیدھا لنگس اور  
آنکھیں سیاد ہوتی تھیں اور سیاہی میں کھاتا ہوا اور سیاہی میں چل سکتا ہے۔

(ترمذی - ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ)

یہی حکم ایک فرد جناب بشار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جہاں شہ کی ضرورت ہو وہاں ہند  
بھی کافی ہو جاتا ہے

(ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعَمَتِ الْأَمْحِيَةِ الْحَيَاةُ مِنَ الصَّالِحِينَ (رواه الترمذی)  
۱۳۸۳ ۱۷  
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَخَضَرَ الْأَصْحَى فَأَمْسَكَ تَرَكَنَا فِي الْبَقَرَةِ وَنَبَحَتْ فِي الْبَيْعَةِ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ التَّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التَّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُهَا حَسَنٌ قَرِيبٌ.

۱۳۸۵ ۱۸  
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يُؤْمَرُ بِهِ خَيْرَ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ أَهْرَاقِ الدَّمِ وَلَيْسَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِقُدْرَتِهَا فَاشْعَارُهَا فَاطْلُقْهَا فَإِنَّ الدَّمَ لَيَقْبُحُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعُ بِالْأَرْضِ فَيَنْطَلِقَ بِهَا نَفْسًا.

(رواه الترمذی و ابن ماجه)

۱۳۸۶ ۱۹  
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَرْيَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهَا فِيهَا مِنْ خَيْرِ ذِي الْحِجَّةِ يُعْبَدُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِوَسِيَّةٍ مَرَّةٍ وَوَقْتُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِوَقْتٍ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التَّرْمِذِيُّ إِنْ شَأْنُهُ مُصَحِّحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت ہے کہ بخیر کا نشیما ہے۔ یہ معنی دینا بھی قربانی ہے (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہی دنوں عید الاضحی آگئی تو ہم میں سے سات افراد نے گلے کی قربانی میں شرکت کی جبکہ اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے (نسائی، ابن ماجہ، لیکن ترمذی نے اس حدیث کو حسن و غریب بتایا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ اور کوئی عمل مہرب نہیں اور وہ قیامت کے دن سیگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی قبولیت عطا فرمادیتا ہے لہذا اس عمل کو دل کی خوشی سے کرو۔

(ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دن ذی الحجہ کے ایسے ہیں ان کے مقابلہ میں کسی دن کی عبادت زیادہ مقبول نہیں کیونکہ ان دنوں میں روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک شب کی عبادت کا شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف بتایا ہے)

## تیسری فصل

حضرت جنید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ میں قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عید گاہ سے نماز و سلام سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو ان قربانیوں کے گوشت کو دیکھا جو نماز سے پہلے ذبح کر دی گئی تھیں اس وقت آپ نے فرمایا جس نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے یا پھر نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے ایک اور روایت کے مطابق سرکار نے نماز کے بعد خطبہ دیا پھر قربانی

۱۳۸۷ ۲۰  
عَنْ جُنَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالْأَصْحَى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ يَدْعُوَنِي وَكَرَعَهُ مِنْ صَلَاتِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمًا خَضِرًا قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَعَنَا هَذَا فِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ



کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے  
(شک راوی) قرآن کریم ہے وہ اب دوبارہ قرآنی کرے اور نہ اب  
نہیں کرے اور یہ اللہ کا نام ہے کہ

حضرت تافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا کہ یوم النہی کے بعد دو دن قرآنی کے اور میں اجنب مالک نے اس روایت  
کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علی سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور اس دوران آپ ہر  
سال قرآن کرتے تھے (ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ان قرآن نبوی کی  
وہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پھر سوال کیا یا رسول اللہ میں اس سے  
کیا نازلہ ہر تلبے تو سرکار نے فرمایا ہر بال کے عرض ایک ٹکلی ہے صحابہ نے  
عرض کیا کہ ادن کے باوے میں کیا ہے تو سرکار نے فرمایا اس کے ہر ریشہ کے  
بدل میں بھی ایک ٹکلی ہے (احمد و ابن ماجہ)

مَنْ كَانَ ذِيهِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَدِّ بِهَا أُخْرَى  
مَكَانَهَا وَمَنْ تَوَيَّدَ بِهَا فَلْيَدِّ بِهَا يَأْتِيهِ اللَّهُ -  
(مسند احمد)

۱۳۸۸ <sup>۲۱</sup> وَعَنْ تَارِخِ ابْنِ عَسْرٍ قَالَ الْأَصْحَابُ يَوْمَ  
بَعْدَ يَوْمِ الْأَصْحَابِ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلْعَنِي عَنْ عَمْرِو  
بْنِ أَبِي ظَلَيْبٍ وَتَثْلُهُ -

۱۳۸۹ <sup>۲۲</sup> وَعَنْ ابْنِ عَسْرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرِينَ يَوْمًا يُصَلِّيُ -  
(رواہ الدیرمندی)

۱۳۹۰ <sup>۲۳</sup> وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْهِذُ  
الْأَصْحَابَ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا  
فَمَا كُنَّا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكْفُلُ شَعْرَةَ حَسَنَةٍ  
قَالُوا كَالصُّوفِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكْفُلُ شَعْرَةَ  
مِنْ الصُّوفِ حَسَنَةٍ -

(رواہ احمد و ابن ماجہ)

## بَابُ الْعَتِيرَةِ

## عتیرہ کا بیان

### پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا اسلام میں فرع اور عتیرہ کا کوئی تصور نہیں  
ناوی کہتے ہیں فرع جانور کا پہلا بچہ ہے جس کو کافریوں کے نام پر ذبح  
کرتے تھے اور عتیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جسکو وجب میں بتوں کے نام پر ذبح

۱۳۹۱ <sup>۱</sup> عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ  
بَنَاتِهِمْ كَانَ يُنْتَجَبُ لَهُمْ كَأَنَّمَا يَذْبَحُونَ لَهَا غَنِيمَتَهُمْ  
وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ - (مسند احمد)

### دوسری فصل

حضرت حنف بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں مقیم تھے اس موقع پر سرکار  
نے فرمایا لو کہ ابھر گھر والے ہر سال بھر میں قرآن واجب ہے اور وہ عتیرہ

۱۳۹۲ <sup>۲</sup> عَنْ حَنْفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا دُفُرًا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْدِفُهُ فَمَوَّعَتْهُ  
يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ بَيْتٍ فِي كُلِّ



ہے۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا کہ میں معلوم ہے کہ عقیقہ کیا ہے یہ وہی ہے جس کو تم رجبیہ (رجب میں ذبح کرنے والا جانور) کہتے ہو اور داؤد۔ نسائی، ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور ضعیف الاسناد بتایا ہے اور صاحب البدو الذر نے کہا کہ عقیقہ نسوی کی ہانگی ہے)

عَامٍ أَصْحَابِيَّةٍ وَعَقِيْقَةٌ هَلْ تَكُونُ مَا الْعَقِيْقَةُ هِيَ  
الَّتِي تُسَمَّىهَا الرَّحِيْقَةُ - (رَوَاهُ السُّعْمِيُّ)  
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ لَيْسَ بِهَذَا  
هَذَا أَحَدِيْثًا عَزِيْزًا مُّتَّعِيْفًا الْإِسْنَادُ وَقَالَ أَبُو  
دَاوُدَ وَالْعَقِيْقَةُ مُّسَوِّجَةٌ -

## تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قربانی کے دن کو حیدر خانے کا حکم دیا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے مقرر فرمایا ہے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر مجھے مادہ (منیہ) ہانور کے علاوہ غنٹے تو میں اس کو قربان کر دوں سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ تم ناخن کٹاؤ اور بال کٹاؤ اور موتے زیر ناک صاف کر لو اس حالت میں اللہ کے یہاں تمہاری قربانی مکمل ہو جائے گی (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۳۹۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ بِمَوْرِ الْأَضْعَى يَوْمَئِذٍ جَعَلَهُ اللَّهُ يَهْدِي الْاُمَمَ قَالَ كَذَلِكَ يُرْجَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مِزْبِجَةً أَلْتُمِ الْاَضْعَى بِهَا قَالَ لَا وَلَئِنْ خُذْتُمْ شَعْرَكَ وَأَقْلَقْتُمْ رِكَزَ تَقَمُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِلُنَّ عَائِلَتَكَ ذَلِكَ عَامٌ يُهَيِّبُكَ عِنْدَ اللَّهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

## سورج گرہن کے وقت نماز

## بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوفِ

### پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں سورج کو گھٹی لگاتو آپ نے ایک نذر کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ نذر کوئے کے نماز شروع ہونے والی ہے۔ پھر سرکار مصطفیٰ پر شریف لائے اور دو رکعتوں میں چار رکعت اور چار سجدے طویل کئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس سے قبل اپنے لیے رکوع و سجود نہیں کئے تھے (متفق علیہ)

۱۳۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ الشَّمْسُ خُسِفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْتُ مُنَادِيًا الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَمَعْتَمِرٌ فَصَلَّى أَرْبَعًا رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعٍ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعَتْ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجْدَةً سَجُودًا قَطُّ كَأَنَّ أَهْلُونَ مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ قرأت کی۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۵ وَعَنْهَا قَالَتْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِعَدَاةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا۔

۱۳۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



فَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ  
فَقَامَ قِيَامًا مَا طَوَّلَ نَحْوًا مِمَّنْ دَعَا إِلَىٰ سُورَةِ الْبَقَرَةِ  
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا مَا طَوَّلَ  
وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَ  
هُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ  
فَقَامَ قِيَامًا مَا طَوَّلَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ  
رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ  
رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا مَا طَوَّلَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ  
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ  
رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ  
فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ  
اللَّهِ لَا يَخْفَيَانِ لِعِبَادٍ أَكْبَرُ وَلَا يَحِيطُ بِهِمْ قَوْمًا  
رَأَوْهُ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَقَالَتْ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْتَكَ تَكْفُكُتُ  
فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنًا دَلَّتْ مِنْهَا حَقِيقَةٌ وَ  
لَوْ أَخَذْتُهَا لَأَكَلْتُ مِنْهَا مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا وَ  
رَأَيْتُ النَّارَ فَكُلْتُ مِنْهَا لَيْسَ مِنْهَا مَنَظَرٌ قَطُّ أَفْظَعُ وَ  
رَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ يَكْفُرُونَ قِيلَ يَكْفُرُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكْفُرُونَ  
الْمُسَيَّرُونَ يَكْفُرُونَ الْإِذَاكَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَىٰ إِحْدَاهُمُ  
الْيَوْمَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ  
خَيْرًا قَطُّ

(متفق علیہ)

۱۲۹۶ وَ عَنْ عَائِشَةَ تَحْرِيصًا مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ  
قَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَأُطَاعَ السُّجُودُ ثُمَّ انْصَرَفَ وَ قَالَتْ  
الْجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ دَائِلِي  
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ  
اللَّهِ لَا يَخْفَيَانِ لِعِبَادٍ أَكْبَرُ وَلَا يَحِيطُ بِهِمْ قَوْمًا  
رَأَوْهُ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ كَثُرُوا وَ صَلُّوا وَ

تو سرکار نے نماز خیرت پڑھی اور صحابہ نے آپ کی امتداد کی اس نماز میں سرکار  
نے اتنا طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر طویل رکوع کیا  
پھر رکوع سے کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع  
سے اٹھ کر سجدہ کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے قیام  
سے مختصر تھا۔ طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے مختصر تھا پھر  
رکوع سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر  
رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے اس دوران سورہ کہن  
سے نکل چکا تھا۔ اس وقت سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے دو  
نشانیاں سورہ اور چاند میں۔ ان پر کسی کی موت یا پیدائش اثر انداز نہیں  
ہوتی۔ جب سورہ اور چاند کو گرمی میں دیکھو تو اللہ کو یاد کرو صحابہ نے عرض  
کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کسی چیز کو پکڑا تھا پھر  
ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کچھ نیچے بیٹے۔ سرکار نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھ  
کر یہ چاہا کہ اس میں سے پھول کا ایک خوشہ تو مریوں اگر میں اس خوشہ کو  
لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے پھل کھاتے رہتے۔ لیکن جب میں نے  
در رخ کو دیکھا تو اس سے زیادہ ہولناک منظر مجھے نظر نہ آیا تھا۔ میں نے  
دیکھا کہ دوزخ میں رہنے والی اکثر خواتین ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اس  
کی وجہ کیلئے۔ تو سرکار نے فرمایا ان کی نافرمانیاں۔ کہا گیا ہے کہ یہ اللہ  
کی نعمتوں کا کفران کرتی ہیں فرمایا اگر شوہروں کی مہربانی کا کفران کرتی ہیں۔  
احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم مدت تک ان کے ساتھ مہربانی کرتے رہو  
اور اگر ایک مرتبہ بھی ان کی شرکات کے خلاف کچھ کر دو تو کہیں گی کہ آپ نے  
ہم سے کبھی جلدی نہیں کی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس مضمون کو نقل کیا جو حضرت  
ابن عباس کی حدیث میں ذکر ہوا لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سرکار نے طویل  
سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورہ صافات اور روضہ ہر چکا تھا  
اس کے بعد آپ نے خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے فرمایا سورہ  
اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کے مرنے اور میل ہونے  
سے گمن نہیں لگتا جب گرمی دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور کھڑائی بیان رہ نماز پڑھو۔



تَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةُ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهُ مَا مِنْ أَحَدٍ  
أَعْيَبَ مِنْ اللّٰهِ أَنْ يُرْفِيَ عَمَلَهُ أَوْ تَذْزِي أُمَّةً بِمَا  
أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهُ لَوْ تَعَبْتُمْ مَا أَعْلَمُ لَضَعُفُكُمْ  
قَلِيلًا وَلَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔ (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۸ وَعَنْ أَبِي مُؤَسَّي مَا لَمْ حَسَبَتِ الشَّمْسُ قَعَامَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ يَخْشَى أَنْ تَكُونَ  
السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَعْلَى دُرَّتِهِ  
وَسُجُودًا رَأَيْتُهُ قَطْرَ يَمْعَةٍ وَقَالَ هَذِهِ الْوَلَايَاتُ  
الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونَ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِخَيْرٍ  
وَلَكِنْ يُخَوِّنُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ فَذَا رَأَيْتُمْ عِيَاثًا مِنْ  
ذَلِكَ فَاحْذَرُوا إِلَى ذِكْرِهِ دُعَائِهِ وَاشْتِغَاظِهِ۔  
(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۹ وَعَنْ حَاظِرٍ قَالَ أَنْكَسَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ  
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْرَمَاتٍ لِإِبْرَاهِيمَ  
بْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالسَّائِبِ  
وَسَكَ الْكَعْبَتِ بِأَرْبَعِ سَعْدَاتٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ لَكَائِ  
فِي أَرْبَعِ سَعْدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ وَمُثَّلٍ قَالَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ  
أَرْتَجِي بِأَنْتَهِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْسَفَتِ الشَّمْسُ فَتَبَدَّثُهَا فَفَعَلْتُ  
وَاللّٰهُ لَا تَنْظُرُنِي إِلَى مَا حَدَّثَكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَسْفِ الشَّمْسِ قَالَ قَاتِلَتْهُ دُمُوعُ قَارِيَةٍ  
فِي الْقَبْلَةِ وَارْتَمَتْ بِهَا فَجَعَلَ يُسَبِّحُ رَبَّهُ وَكَانَ  
يُكَبِّرُ وَيَعْمَدُ وَيَعْمُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا فَخَلَعَا  
حُسْرَ عَنْهَا قَدْ سَوَّرَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ

اور صدقہ دو ایسی خطبہ میں فرمایا ہے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی  
قسم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا کوئی بندہ یا بندہ  
زنا کرے۔ اسے میری امت خدا کی قسم اگر تمہیں وہ معلوم ہو جاتے ہیں  
کالجے علم ہے تو تم ہنسو گم اور گریہ و زاری زیادہ کرو (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سوچا  
گر میں ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح  
کہ غوث قیامت ہوتا ہے اس وقت آپ مسجد میں تشریف لاتے اور  
طویل قیام اور لمبے رکوع و سجدے کے ساتھ ایسی نماز پڑھتی کہ اس سے  
پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں  
ہیں جو وہ بندوں کو دکھاتا ہے کسی کی موت پیدا کرنا ان پر اثر انداز نہیں  
ہو سکتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذبیحہ بندوں کو غوث دلاتا ہے جب تمہیں ایسا  
واسطہ ملے تو اللہ سے ڈرو اس کا ذکر کرو دعائیں مانگو اور اس طلب غفرت کو (متفق علیہ)

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب سورج گرہن  
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ  
پڑھائیں اور حضرت علی سے اس طرح منقول ہے۔

(مسلم)

حضرت عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں  
ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں تیرا مذاکرہ کرتا تھا کہ لا الہ الا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری  
میں کہ سورج گرہن شروع ہوا تو میں بیروں کو پھینک کر بھاگا اور سوچا  
خدا کی قسم میں یہ دیکھوں گا کہ سرکار اس وقت کیا کرتے ہیں جب میں آپ  
کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں ہاتھ اٹھے ہوئے  
ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح تحمید تہلیل اور تکبیر الہی کے کلمات  
ہیں اور اللہ سے معروف دعائیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو دو رکعتوں میں  
دو سو مرتبہ تلاوت کی۔



امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں حضرت  
عبد الرحمن بن عمرو سے روایت کیا جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔  
لیکن صاحب مصابیح نے حضرت جابر بن عمرو سے روایت کیا۔  
اسناد ثبت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام کو آواز کرنے کا  
حکم دیا۔ (بخاری)

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَكَذَا  
فِي شَرْحِ السَّنَةِ عَنْ ذِي نُوَيْرٍ الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ سَمْرَةَ -

۱۲۰۲ وَعَنْ أَشْجَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَدَا أَمَدُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ  
(دَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

### دوسری فصل

حضرت عمرو بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھانی اور قرأت میں  
ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)  
حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی عباس  
رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ فلاں ام المؤمنین کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ نوراً  
سجدہ میں گر گئے تو ان سے معلوم کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں تو  
انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی نبی  
دیکھو غیر العقول یا انوکھی بات تو سجدہ کرو اور ام المؤمنین کے انتقال سے  
بڑھ کر اور کون سی ایسی بات ہو سکتی ہے (ابوداؤد، ترمذی)

۱۲۰۳ عَنْ سَمْرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا  
(دَوَاهُ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)  
۱۲۰۴ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قِيلَ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ مَا تَرَى  
فَلَا تَنُتَّ بَعْضُ أَذْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ  
سَاجِدًا قَبِيلَ لَهُ تَجِدُنِي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ آيَةَ فَاجْعَلُوا  
وَأَيَّ آيَةٍ أَظْهَرَ مِنْ ذَلِكَ أَذْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
(دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

### تیسری فصل

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے  
نماز خسوت پڑھائی اور ایک طویل سورت پڑھی اس میں پانچ رکعتیں اور وہ سجدہ  
کئے خانہ سے فارغ ہو کر قبیلہ ربیعہ بیٹھے اور مصروف دعا ہے یہاں تک کہ  
گرہن ختم ہوا۔

(ابوداؤد)

حضرت نعمان بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں  
پڑھیں نماز خسوت پڑھائی اور گرہن کی بابت معلوم کرتے رہے یہاں تک  
کہ گرہن ختم ہوا اور سورج صاف ہو گیا۔ (ابوداؤد، نسائی کی روایت)

۱۲۰۵ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَةً  
فَقَرَأَ بِسُورَةِ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكْعَةً خَمْسَ رُكْعَاتٍ وَسَجَدَ  
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الْثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ  
الطُّوَلِ ثُمَّ رَكْعَةً خَمْسَ رُكْعَاتٍ وَ سَجَدَ  
سَجْدَةً ثَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْوَيْلَةِ يَدْعُو  
عَلَى النَّبِيِّ كُسُوفَهَا - (دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۰۶ وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَصَلِّي  
رَكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ  
دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ



اس طرح ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی اور وہ اسی طرح ہی جس طرح معمول کے مطابق نماز ادا کرتے تھے اور انہی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک دن جب سورج کو گرہن لگا تو سرکارِ نبویؐ کیساتھ مسجد میں آئے اور صرف نماز رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر فرمایا دو رکعت میں یہ قصر تھا کہ سورج اور پانچ دنیا میں کسی بڑے آدمی کی موت پر گناہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گناہ ہے یہ دونوں مخلوقات الہیہ ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہے متغیر کر دے پس ان دونوں سورج یا پاند میں سے کسی کو گرہن گئے تو تم اس وقت تک نماز پڑھو جب تک گرہن ختم نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کچھ اور اسباب پیدا کرے (نسائی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ انْكَسَبَتِ الشَّمْسُ وَثَلَّ صَلَاتُهُمَا  
يَوْمَكَ وَيَسْجُدُ وَلَهُ فِي الْاُخْرَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَدَعَ يَوْمًا مُسْتَعِجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ دَفْعًا  
انْكَسَبَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ  
اَهْلَ الْجَاوِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عَظَمَاءِ اَهْلِ  
الْاَرْضِ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ  
اَحَدٍ وَلَكِنْ لَحَيَوْتُمْ وَذَكَرْتُمَا حَيَاتَيْنِ مِنْ خَلْقِهِ  
يُحْيِيَنَّ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ  
فَصَلُّوا حَتَّى يَخْبِي اَوْ يُخَيِّبَ اللَّهُ امْرًا -  
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

## سجدہ شکر کا بیان

اس باب میں پہلے اور تیسری فصل میں ہے۔

## بَابُ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ الْخَالِثِ

### دوسری فصل

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اچھی خبر ملتی تو سجدہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بنایا ہے۔

۱۴۰۷۔ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ أَحَدٌ مَرُّوًّا أَوْ يُسْكِرِمُ خَرًّا  
سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ  
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ غَرِيبٍ -

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بونے کو دیکھ کر بارگاہِ ربانی میں سجدہ کیا (دارقطنی نے اس حدیث کو مرسل بنایا اور شرح السنہ نے مصابیح کے الفاظ میں نقل کیا)

۱۴۰۸۔ وَعَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَى نَجْلاً مِنَ الثَّعَالِثِينَ فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاهُ  
الدَّارِقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ الشُّعْرِ لَفْظُ الْمَصَارِيعِ -

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ درجہ مقامِ عروڑہ پہنچے تو وہاں قیام کیا پھر سرکار نے دستِ مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور سجدہ کیا یہ سجدہ طہر نہ تھے۔ سجدہ سے اٹھ کر دعا فرمائی پھر سجدہ میں پہلے گئے سجدہ سے اٹھ کر پھر دعا فرمائی اور پھر سجدہ میں

۱۴۰۹۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نَوْبًا إِلَى الْمَدِينَةِ  
فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَرُورَةَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ دُعَا  
اللَّهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَعَمَّكَ طَرِيلاً ثُمَّ قَامَ  
فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَعَمَّكَ طَرِيلاً



شَكَرًا مَرَّةً يَدَّيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالِ  
إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَاسْتَعْنَيْتُ بِرَأْسِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أَمْثِلٍ  
فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ  
رَبِّي لِرَأْسِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أَمْثِلٍ وَخَرَرْتُ سَاجِدًا  
لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِرَأْسِي  
فَأَعْطَانِي الثَّلَاثَ الْأُخْرَى فَخَرَرْتُ سَاجِدًا  
لِرَبِّي -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

(احمد ابو داؤد)

## بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

## نماز استسقاء

### پہلی فصل

۱۳۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي  
فَصَلَّى بِهَوْنٍ وَرَفَعَتْ يَدَايَا الْعِدَا لِيَدِ الْأَمْرِ وَاسْتَقْبَلَ  
الْقِبْلَةَ يَدْعُو وَرَقَمَ يَدَيْهِ وَخَوَّلَ رِجْلَاهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ  
الْقِبْلَةَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَرَقُمُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ عَذَابِ الْإِسْقَاءِ  
وَأَنَّهُ يَدْعُو حَتَّى يَرَى بَيَاضَ الْبَطْنِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اسْتَسْقَى فَأَخَارَ بَطْنُهُمْ كَقَبْرِ إِلَى السَّمَاءِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا  
كَافِيًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا دَمْعٌ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَدَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنْ

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء پڑھنے کے لئے حیدر گاہ آئے دو رکعت نماز پڑھ کر کے ساتھ پڑھائی اس کے بعد سمت قبلہ منہ کر کے بارش کے لئے دعا فرمائی اور قبلہ کو منہ کرتے وقت اپنی چاروں گولٹ کرا دی۔ (مسند علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں سوائے استسقاء کے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اللہ اس کو قہر پہنچائے جسے بلند ہوتے تھے کہ بغل کی سفید نظر آتی تھی۔ (مسند علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کی دعا کی اس وقت دونوں ہاتھوں کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُردھتے تو دعا فرماتے خداوند نفع دینے والی خوب بارش کر۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارش ہوئی اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سرکار نے جسم مبارک سے کپڑے کو شایا اور جسم مبارک پر بارش کے قطرے



الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ  
لَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدٌ بِكَ (رواہ مسلم)

پڑھے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو فرمایا  
نے فرمایا کہ یہ رب کریم کے پاس سے ابھی ابھی آ رہے ہیں۔

## دوسری فصل

۱۴۱۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَبِيرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ  
رِدَائِهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عَطَاةً لِلْأَيْمَنِ  
عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عَطَاةً لِلْأَيْسَرِ عَلَى  
عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ -

(رواہ ابو داؤد)

۱۴۱۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خُمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ  
أَنْ يَأْخُذَ أَصْلَهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا تَفَقَّطَتْ  
فَلَمَّهَا عَلَى عَاتِقِهِ - (رواہ احمد و ابو داؤد)

۱۴۱۷ وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي الْخَلَّحِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَهْلِ الذَّيْتِ قَرِيبًا  
مِنَ الذَّيْتِ قَائِمًا يَدُهُ يَسْتَسْقِي رَأْسَهُ يَدُهُ يَدُهُ قَبْلَ  
وَحْوِهِ لَا يَجَاوِزُ رِجْلَهُمَا رَأْسَهُ - (رواہ ابو داؤد و ترمذی  
الترمذی و النسائی و تھری)

۱۴۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِزُ فِي الرِّجْسِ فَقَالَ مَسْمُومٌ لَا تَمُوتُوا بَعْضُكُمْ  
مِنْ بَعْضٍ مَسْمُومًا - (رواہ الترمذی و ابو داؤد و  
النسائی و ابی داؤد)

۱۴۱۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى  
قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبِهِمَتَكَ وَأَنْتَ رَحِمَتُكَ  
وَأَنْتَ بَلَدُكَ الْيَمِينُ -

(رواہ مالک و ابو داؤد)

۱۴۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ تشریف لائے اور  
نماز استسقاء پڑھی جب سمت قبلہ کھڑے ہوئے تو اپنی چادر کو پٹا اوڑھو  
سرا ہائے کندھے پر تھا اس کو بائیں کندھے پر کیا اور جو بائیں کندھے  
پر تھا اس کو دائیں کندھے پر لٹایا اس کے بعد عافرائی۔

(احمد و ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ آئے تو سیاہ چادر اوڑھے  
ہوئے تھے جب وہ چھاری معلوم ہونے لگی تو آپ نے اس کے نیچے کنارہ کو  
کلیا بانب پٹنا پٹا لیکن بعد میں چادر کو اپنے دونوں کندھوں پر لٹایا احمد و ابو داؤد  
جنا ب ابو حمیر رضی اللہ عنہ جو ابو طلحہ کے آکر اوردہ غلام ہیں روایت  
کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتھار لیت کے مقام  
پر جوڑ و دار کے قریب ہے بار بار رحمت کے لئے دعائیں مشغول دیکھا اس  
وقت آپ نے دست مبارک اتنے اونچے اٹھاتے جوتے تھے جو چہرے سے  
بلند تھے اور سر اٹھوں کے درمیان تھا اور سر گھوم نہیں سکتا تھا ابو داؤد و ترمذی و نسائی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادگی کے ساتھ تواضع عاجزی اور زاری کیا کرتے  
کہ نماز استسقاء کے لئے نکلے۔

(ترمذی و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ)

حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ لکھتے دعائے رات  
کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ  
آئے تو یہ کلمات فرماتے خداوند اپنے بندوں کو اور اپنے چہرہ یوں کو پانی  
عطا فرما اپنی رحمت کو وسیع فرما اور مردہ ذہنوں کو حیات عطا فرما۔

(مالک و ابو داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاكِي فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُبَارَكًا  
مُسَرِّحًا مُرَوِّعًا تَأْوِئُنَا مِنْ آفَةِ عَالِيهِ عَالِيهِ قَالَ  
فَأُطِيعَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دست مبارک کو دریا کے وقت، اٹھ کر کہتے اسے اُشیرہ  
سے بھی سیراب فرما ایسی بارش جو ہماری فریاد کی کرے۔ ۱۔ زانی کیسے  
نفع بخش ہر اور اس کا انجام اچھا ہو حضرت حال نہ ہو عبد بن عباس  
کرنے والی نہ ہر اور حضرت دعا فرمائی اُدھر آسمان پر ابر چھا گیا۔ (ابوداؤد)

## تیسری فصل

۱۳۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكََا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَهُمْ بِطَلَبِ  
قَوْصِيَّةٍ لَهُ فِي الْمَصَلِيِّ وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمَ مَا يَخْرُجُونَ  
رَضِيَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ يَدُ أَحْجَابِ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ  
فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَكُونُونَ حَذَابَ  
وَيَا رُكُوعَ وَاسْتَبْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ عَنْكُمْ  
وَقَدْ أَمَرَكُمْ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ  
لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
مَا لِي يَدْعُرَ الدَّاعِينَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ  
اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَيُّ وَتَحْنُ  
الْفَقْرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ  
لَنَا قُرْآنًا وَبَلَدًا إِلَى حِينِ ثُمَّ رَفَعَهُ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ  
يَذْكُرُ الرَّفْعَةَ حَتَّى يَدُ آسَاءِ مِنْهُ بِطَبْعِهِ ثُمَّ حَذَلَهُ  
لِي النَّاسِ ظَهْرًا وَقَلْبًا وَوَحْدَانًا وَوَعْدًا وَهُوَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ أَثْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَتَرَكَ قَمَلِي  
رُكْعَتَيْنِ فَأَنشَأَ اللَّهُ سَحَابَ قَرَعَاتٍ وَبَرَقَتْ ثُمَّ  
أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللَّهِ فَكَمَ يَأْتِ مَسِيرُهُ حَتَّى  
سَأَلَتِ الشَّيْخُونَ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ  
حَتَّى يَدَّتْ لَوَاحِدَهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ عَبْدًا لَهِ دَرَسُوكَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی بات کر تیرے لیے کیا  
میں منبر بچانے کا حکم دے کر لوگوں کو ایک دن عید گاہ میں مجتمع ہونے  
اور خود تشریف لے کر نوید دی۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں اس دن سرکار  
اس وقت جمعہ سے باہر تشریف لائے جبکہ سورج کا کنارہ چمکا تھا۔ آپ  
عید گاہ میں اگر منبر پر بیٹھے اللہ کی تحمیل و تحمید کی اس کے بعد فرمایا تمہارے بارش  
میں تاخیر کی وجہ سے آبادیوں میں قحط کی شکایت کی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ  
نے تمہیں بر حکم دیا ہے اور تم سے یہ وعدہ کیا ہے اگر تم مجھے (اللہ) کو پکارو گے  
تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اس کے بعد سرکار نے کہا تمام تعریفیں ہیں  
اللہ رب العالمین کے لئے ہیں جو رحمان و رحیم اور وزیر جبار کا مالک ہے  
اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہوا زادہ فرماتا ہے وہی کرتا ہے خداوند تو ہی  
معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں خداوند تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں  
ہم پر بارانِ رحمت فرما اور اس چیز کو جو تو قوت اور ایک رحمت تک نازل  
فرماتے اور اس کو ہمارے لئے فالگہ کا سبب بنا۔ ان کلمات کے بعد آپ  
نے ہاتھ بلند کئے اور اتنے بلند کئے کہ بچوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔  
پھر حاضرین کی طرف پشت کر کے اپنی چادر کو پٹیا یا اٹا لیکن دست مبارک  
اس دوران اٹھے ہوتے تھے اس کے بعد حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے  
منبر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اسی وقت آسمان سے ظاہر ہوا جس  
میں گرج اور چمک دیکھی۔ بھی تھی پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی ابھی آپ  
عید گاہ سے مسجد نہ آئے تھے کہ بارش کی کثرت سے نلے بہنے لگے۔ سرکار نے جب لوگوں کو  
ساتھ ان کی طرف بڑھتے دیکھا تو چہرہ مبارک پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور آپ نے خدا  
مبارک نظر آنے لگے۔ اس وقت پر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب



مُحَمَّدًا اسْتَسْقَى بِأَعْيَابِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ نَبِيَّتَنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ  
إِلَيْكَ بِعَبْدِكَ نَبِيَّتَنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيَسْقُوا -

(رواه البخاری)

۱۳۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالنَّبَايِ  
يَسْتَسْقِي فَرَدَا هُوَ بِمَلَأَ رَأْسَهُ بِبَعْضِ قُرْآنِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَسْقِيبَ لَكَ مَرَّتَيْنِ أَجَلِي هَلْ وَهِيَ الْفَكْرَةُ  
(رواه الدارقطني)

کو جب قطے واسطہ پڑنا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے خداوند اپنے ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے وسیلے سے دعا کرتے تھے تو بارش ہوتی تھی اب ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چھلکے وسیلے سے دعا کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما رادی کہتے ہیں اس دعا کی قبولیت بارش سے ہم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نبیوں میں سے ایک نبی اپنے امتیوں کو کرنے کرنا راستہ حق کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ایک چوٹی اپنے پیر آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے ہے یہ دیکھ کر نبی وقت نے فرمایا واپس پیچھا اس چوٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے (دارقطنی)

## ہواؤں کا بیان

## بَابُ فِي الرِّيَّاحِ

### پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: باد و صبا کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی ہے اور (ماد باویم) سے ہلک کی گئی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ کا پورا منہ کھلے اور تانہ کا اندر دیکھ دیکھ کر آپ صبر نظر آتا ہے آپ صبر تبسم فرماتے تھے لیکن طوفان باد و باران دیکھ کر آپ گھبرا جاتے جس کا اظہار آپ کے چہرے سے ہوتا تھا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز اندھی دیکھتے تو یہ کلمات فرماتے خداوند! میں اس کی بھلائی اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس کے شر اور جو اس میں پوشیدہ یا جو اس سے متعلق ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جب آسمان پر ابر چھا جاتا تو کبھی آپ جھرمٹ میں جلتے کبھی ابر گرتے تھے لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ مطمئن ہو جلتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس کیفیت کو عیسوس کر کے ایک مرتبہ سرکار سے دریافت کیا کہ ابر کے وقت آپ کی ہر نشانی کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ابر کہیں قوم غار کے زمانہ کے ابر کی طرح نہ ہو جب انہوں نے ابر دیکھا تو کہا تھا کہ یہ ابر ہم پر برسات

۱۳۲۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاهْبِئَكَ عَادَ بِالنَّارِ - (متفق علیہ)

۱۳۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالِحًا خَشِيَ أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتٍ لَهَا كَانَ يَسْتَسْقِي كَمَا إِذَا رَأَى عَجْمًا أَوْ رَجُلًا عَوْفِي وَجْهِهِ - (متفق علیہ)

۱۳۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَبَتِ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ فَلَمَّا تَغَيَّبَتِ السَّمَاءُ لَعَبَ كَوْنَهُ وَخَرَجَ وَخَلَّ وَاقِيلَ وَاعْبَدَ فَرَدَا مَطُورٌ مُسَوًى عَنْهُ فَهَرَقَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادَ فَمَكَمَا رَأَوْا عَارِضًا مُسْتَقْبِلًا أَوْ وَرَافِقًا لَوْ هَذَا عَارِضٌ لَمْ يَطْرُقْ فِي رِيَّادِيَّةٍ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحِمَةً -



(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزِيحُ الْغَيْبُ حَمْسٌ ثُمَّ قَدَأَ لَنْ اللَّهُ عَزَّ

وَعَلَّمَ السَّاعَةَ وَيُزِيلُ الْغَيْبَ الْأَيَّةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۲۹ وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُسْطَرَّ وَلَا تُكْرَبَ

السَّنَةُ أَنْ تُسْطَرَّ وَلَا تُكْرَبَ وَلَا تُنْثَرُ الْأَكْثَرُ خَيْرٌ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ بیشک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ بیشک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ہی

(مسلم)

## دوسری فصل

۱۳۳۰ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الزَّيْعُ مِنَ رَدْمِ اللَّهِ شَأْنٌ

بِالزَّعْمَةِ قَرِيبٌ لَعْنَابٍ كَلَّا تَسْبُوَهَا وَسَلُّوا اللَّهُ مِنْ

خَيْرِهَا وَتَعُوذُوا بِهَا مِنْ شَرِّهَا - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو

دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الْمَدَائِلِ الْكَبِيرَةِ)

۱۳۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَمَّارٍ أَنَّ نَجْدًا لَعَنَ الزَّيْعَ وَنَدَى

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الزَّيْعَ فَإِنَّهَا

مَا مَوْرَةٌ قَدْ كَانَتْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ

الْلعنة عليه رَوَاهُ السَّخَرِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَدِيثًا

عَرِيبًا -

۱۳۳۲ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الزَّيْعَ فَإِذَا دَايَعْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ

فَعُوذُوا بِاللَّهِ فَإِنَّهُ نَسْتُكُ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الزَّيْعِ وَخَيْرِ

مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمَرْتُ بِهِ وَتَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ

الزَّيْعِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيحٌ فَطَلَا

جَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ

أَجْعَلَهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلَهَا عَذَابًا أَلْفَهُوَ أَجْعَلَهَا

أَجْعَلَهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلَهَا عَذَابًا أَلْفَهُوَ أَجْعَلَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو رحمت بھی لاتی ہے اور غلبہ بھی لے لے گا اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں خیر طلب کرو اور اس کے شر سے بچنا مانگو۔

(شافعی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ دارالحدیث)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت کی تو سرکار نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کر کیونکہ وہ مامور ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرے اور یہ بات درست نہ ہو تو یہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹی ہے (ترمذی نے روایت کر کے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہوا کو برا بھلا نہ کہو اور اگر تم کوئی ناگوار چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو (ترجمہ) خداوند اہم اس ہوا سے بھلائی کی توقع کرتے ہیں اور جو اس کے ساتھ متعلق ہو بھلائی چاہتے ہیں یا اس بھلائی کی جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور تجھ سے اس ہوا کے شر یا اس کو جو حکم کیا گیا ہو بچنا مانگتے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی تیر ہوا چلتی تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ کر یہ دعائیں کلمات کہتے خداوند اس ہوا کو رحمت بنا اور اس کو عذاب کی مشیت نہ دے۔



رَبَّاعًا وَلَا تَعْبَلُمَا رِبْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ لَعَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَيْنَهُمَا رِبْعًا صَرَصَا وَارْتَكَبَا  
عَلَيْهِمَا الرِّبْعَ الْعَظِيمَ وَارْتَكَبَا الرِّبْعَ الْوَاقِعَ دَانَ  
بِرَبِّكَ الرِّبْعَانِ مَبْعُورَانِ۔

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ دَالِيهِمْ فِي الذِّكْرَاتِ الْكَبِيرَةِ  
۱۳۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَعَا كَأْسًا مِنْ النَّخْلِ قَعَى السَّعَابَ عَدَلَ  
عَمَلَهُ دَانَتْكَ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَرِّ  
مَا فِيهِ قُرْآنُ كَشَفْتَ حِجَابَ اللَّهِ فَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ اللَّهُمَّ  
سَقِيْنَا ثَاقِبًا۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ  
وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ۔

۱۳۳۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّقْدِ وَالْقَوَاعِيقِ قَالَ اللَّهُمَّ  
لَا تَقْتُلْنَا بِخَضِيكَ وَلَا تُهَيِّئْ لَنَا بَعْدَ أَيْكَ وَعَاقِبَتَنَا  
قَبْلَ ذَلِكَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

خداوند اس کو رحمت کی ہوا (ریاح) ایسا غلاب کی ہوا (ریح) نہ ہا حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تو کتنے مجید میں اس طرح اور شاد ہوا  
ہم نے ان پر تیز و تند ہوا بھی۔ اور ہم نے ان پر ایسی ہوا بھی جو بے مصرف  
ہو بھی اس طرح ہم نے ایسی ہوا بھی جو بار آور دیتی اور ہم خود بخوبی  
دینے والی ہوا میں بھیجے ہیں۔ (شافعی۔ دعوات کبیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آسمان پر کوئی چیز دیکھتے تھے یعنی ابر و غیرہ  
تو سارے کام چھوڑ کر قبلہ رو ہو کر یہ کلمات فرماتے خداوند میں پناہ مانگتا  
ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اگر آسمان صاف ہو جاتا تو آپ  
اللہ کا شکر ادا کرتے اگر بارش ہو جاتی تو آپ فرماتے خداوند انفع دینے والی  
بارش برسا (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ شافعی اور الفاظ حدیث بھی نہیں ہیں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے اللہ  
لا تَقْتُلْنَا بِخَضِيكَ وَلَا تُهَيِّئْ لَنَا بَعْدَ أَيْكَ وَعَاقِبَتَنَا قَبْلَ ذَلِكَ۔

(احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث  
کو غریب کہل ہے)

## تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب  
گرج کی آواز سنتے تو بات چیت ترک کر کے یہ پڑھا کرتے تھے۔  
سبحان الذی یسبحہ المذنب بحمدہ والملائکۃ من خیفۃ۔

(مالک)

۱۳۳۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَتِ  
الرَّعْدُ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يَسْبِحُهُ الرَّعْدُ  
وَحَمْدُهُ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ۔

(رواہ مالک)



# کِتَابُ الْجَنَائِزِ کِتَابُ الْجَنَائِزِ

## بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

### بیمار پر سی اور مریض کے ثواب

#### پہلی فصل

۱۳۲۶ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطُوعُوا الْعَبَائِدَ وَغُرَدَ الْوَيْلِ وَفُكُوا الْعَنَانِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَيْرٌ رَدُّ الشَّكْرِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتُكْيِيتُ الْعَاطِلِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَيْرٌ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَيْتَيْتَ كَسَلَهُ عَلَيْهِ كَذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا سَمِعْتَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدْهُ اللَّهُ فَكُنْتُمْ وَلَدًا أَمْرِي بِهِ كَعَدَّةِ قُلْدَا مَاتَ فَاتَّبَعَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۲۹ وَعَنْ الْأَنْبَاءِ ابْنِ عَارِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمْرًا بِوَعِيدَةٍ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتُكْيِيتِ الْعَاطِلِ وَرَدُّ الشَّكْرِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَاتِّبَاعُ الْمُسْلِمِ وَنَصْرُ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاكِيَا الدَّهَبِ وَعَيْنِ التَّوْبِيرِ وَارْتِشَابِ الدَّيْبِ بِلَاغٍ فَلَيْتَ تَرَوْا الْحَمْرَ وَالْقَيْسِيَّ وَالْبَيْزَةَ الْفُحْشَةَ قَرْنِي وَخَاكِيَا قَرْنِي الشَّرْبِ فِي الْبَيْتَةِ فَكَانَتْ مِنْ شَرِّ رِيحِيَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الرَّحْمَةِ -

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کو کھلانا کھلا دے مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا۔ چھینکے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں سرکار سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا جب کسی سے ملاقات تو اس کو سلام کرو۔ جب کوئی دعوت دے تو اس کو قبول کرو اور جب کوئی نصیحت کرے تو اس پر عمل کرو۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو (یرحمک اللہ کہو) اور جب کوئی مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو (مسلم)

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جائیں۔ چھینکے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ سلام کا جواب دینا۔ دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنا۔ قسم کھانے والے کو سچا کر دینا اور مظلوم کو مدد کرنا اور ان سات باتوں سے منع فرمایا (مرو) سونے کی انگوٹھی نہ پہننا۔ رشہ۔ اللس اور ریاکار کے لباس نہ پہننا۔ سرخ رنگ کے نمونے کے فرش پر نہ بیٹھنا (خالص رشہ کے بنے ہوئے کپڑے) کسی نہ بیٹھنا چاندی کے برتن سے کچھ نہ پینا اور جس نے چاندی کے برتن



(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۰. وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي حُرَّةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۱. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لِمَنْ أَلْفَمَهُ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَكَمْ تَعُدُّ فِي كَالِ يَأْتِ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي عَبْدِي فَكَلَّا مَرِضٌ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدَّ لَوْ جِدَّيْ وَعَدَّاهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتُكَ فَكَمْ تُطْعِمُنِي قَالَ يَأْتِ كَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَ عَبْدِي فَكَلَّا فَكَمْ تُطْعِمُهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَ كَوْحِدًا ذَلِكَ عَبْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَغْفِرُكَ فَكَمْ تَسْقِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْقِيكَ عَبْدِي فَكَلَّا فَكَمْ تَسْقِي أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَحِدًا ذَلِكَ عَبْدِي -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۲. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَصْرَاقٍ يُعَوِّدُهُ دُكَّانًا إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يُعَوِّدُهُ قَالَ لَا بَأْسَ فَكَمْ مَرَّانَ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ كَلَّا بَلْ حَتَّى تَعُوذَ عَلَى شَيْءٍ كَيْفَ تَزِيهِهُ الْقَبِيرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَوَّذَ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۲۳. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَلَ مِنْهُ الْإِنْسَانُ مَسَحَ بِبَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّارِ أَشْفَا أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاؤُكَ لَا يَمُوتُ رُسُومًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۴. وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّقِيءَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک سلطان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ اتنی درجہ جنت کے باغوں سے خوش رہتا ہے جتنی کہ عیادت میں نہ پہنچے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے فرمے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کہے گا خداوند تو یہاں العالمین ہے میں تیری کس طرح عیادت کرتا اللہ تعالیٰ فرمے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا لیکن ابن آدم میں نے تجھے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا بندہ کہے گا خداوند یہاں العالمین ہے میں تجھے کھانا طلب کیا لیکن تو نے اس کا ثواب مجھ سے پاتا۔ ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا بندہ کہے گا یا رب میں تجھے کیسے پانی پلاؤ تو رب العالمین ہے رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن نے اس کو پانی نہ پلایا کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے سرکار کا معمول یہ تھا جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو بعض سے فرماتے کوئی منافقت نہیں یہ جاری انشاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے باعری نے کہا ہرگز نہیں بلکہ ایک بوڑھے پر بخاری کے حوالہ کی قریب سے دے گی سرکار نے فرمایا ہاں ایسا تو ہوگا (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کب ہم میں کوئی مرض کی شکایت کرتا تو سرکار اس کی پیشانی پر دھانا دست مبارک رکھ کر دعا پڑھتے اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں جب کوئی شخص سرکار



فَمَنْ أَرَادَ كَاتِبُ بِهِ قَدْرَهُ أَوْ حُرِّمَ قَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْتُمْ بِسْمِ اللَّهِ تَوْبَةً أَرْضُنَا بِوَيْفَتِهِ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَعْيًا بِأَذْنِ رَبِّنَا.

۱۴۳۵ وَعَلَيْهَا كَانَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى لَفَتْ عَلَى قَفْصٍ بِأَلْمَعْوَذَاتِ وَنَسَمَ عَنْهُ بِبِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى دَجَعَهُ الْيَدَى تَوَقَّى فِيهِ كُنْتُ أَنْفَتُ عَلَيْهِ بِأَلْمَعْوَذَاتِ الَّتِي كَانَتْ يَفْتُ وَأَسْتَرْبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَنَّي عَلَيْهِ دَفِي وَخَرَّ لِيُسَلِّطَ كَانَتْ إِذَا مَرِضَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ لَفَتْ عَلَيْهِ بِأَلْمَعْوَذَاتِ.

۱۴۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ شَكْلِي رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَجَعًا يَجْعِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَّعَ يَدَاكَ عَلَى الْيَدَى يَا لَمْ مِنْ جَسَدِكَ دَفْلُ بِسْمِ اللَّهِ تَكَلَّمَ دَفْلُ سَبَّهَ مَرَاتٍ أَفْعَدُ لِعِزَّةِ اللَّهِ وَفَضْلِهِ مِنْ كَرَمٍ مَا أَحْبَبَ وَأَسَاؤُ قَالَ فَقَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ فِي.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جَبْرِئِيلَ أَمِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَنْفَتُكَ مِنْ نَجَسِ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ أَنْفَتُكَ بِسْمِ اللَّهِ أَنْفَتُكَ وَأَعْلَنَ حَامِدًا بِسْمِ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۸ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَعْيُنًا كَمَا يَكَلِّمَاتِ اللَّهُ النَّاسَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ دَخَلَ مَوْدَ مِنْ كُلِّ مَبْنًى أَدْمَرَهُ وَيَقُولُ إِنَّ آبَاكُمْ كَانُوا يُعَوِّذُ بِهَا لِمُؤْمِنٍ فَدَسَخَنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ يَوْمًا عَلَى لَفْظِ التَّحْفَةِ.

دو عالم صل اللہ علیہ وسلم سے کسی جسمانی مرض مثلاً کسی زخم یا پھوڑے جیسی ک بابت کہتا تو رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم موضع مرض پر انگلی سے اشارہ کر کے یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللَّهِ تَوْبَةً أَرْضُنَا بِوَيْفَتِهِ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَعْيًا بِأَذْنِ رَبِّنَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر خود پر دم کرتے اور روزانہ تلاوت مؤمنان مرض پر پانچ پھیرتے رہتے۔ اور ابھی رسول اللہ کی آخری بیماری میں معوذتین پڑھ کر دم کرتی تھی جس طرح خود سرکار دم فرمایا کرتے تھے اس بعد ان میں سرکار کا دست مبارک ہم پر پھیرتی رہتی تھی یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں اس طرح ہے جناب صدیقہ فرماتی ہیں جب سرکار کے ال بیت میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صل اللہ صل اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو سرکار نے فرمایا جسم کے اس حصہ پر ہاتھ رکھو جہاں درد ہے اور تین مرتبہ ہم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دعا سات مرتبہ پڑھو اعوذ بعزۃ اللہ دقدس اسمہ من غرق ما اجدوا احادس راوی کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد میرے بدن کا درد دھار گیا۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور معلوم کیا کہ آپ علیل ہیں سرکار نے فرمایا ہاں! تو جناب جبریل نے کہا میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کیلئے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے ہر فرد کی برائی یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرماتے اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں و مسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم حضرت حنین رضی اللہ عنہما اور دوسرے اہل خاندان رضی اللہ عنہم کو یہ کلمات پڑھ کر اللہ کی امان میں دیتے تھے آمین کما یُکَلِّمَاتِ اللَّهُ النَّاسَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ دَخَلَ مَوْدَ وَمَنْ لَمْ يَنْعَمِ لَاقَمَهُ۔

سرکار فرماتے تھے تمہارے جدا علی حضرت ابراہیم علی حضرت اسماعیل واسحاق کو انہیں کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے (بخاری و صحیح ابی داؤد) بعض نسخوں میں



۱۴۴۹. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبِّحْهُ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۵۰. وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصٍ وَلَا هَيْوَةٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَيْرِ حَتَّى الشُّكْرُ يُكَفِّرَ لَهَا إِلَّا كَفَرًا اللَّهُ بِهَا مِنْ حَقِّكَ

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۴۵۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَخَّلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرْعِكُ فَمَسَّتْهُ يَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَنُوعِكَ وَنَعْمَ أَشَدِّدُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ لِي أَوْعَلَكَ كَمَا يُرْعِكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَاكَ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلٌ لَكَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُكَ أَذًى مِنْ مَرَضٍ مِمَّا يَرَاهُ إِلَّا حَقَّ اللَّهُ بِهِ سِتْرًا لَمْ يَحِطْ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۴۵۲. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَأَبَ أَحَدًا الْوَجْهَ عَلَيْهِ إِلَّا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۴۵۳. وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاوِيَتَيْ رَدَائِقَتِي وَلَا أَكْدَرُ شِدَّةَ الْمَوْتِ رَحِمَ أَبَا الْوَعْدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۵۴. وَعَنْ كُتَيْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَكَلِ الْخَامَةِ مِنَ النَّعْمِ لَقِيَتْهَا الزُّبَيْدَةُ نَحْرَهَا مَرَّةً وَنَعْدَتْهَا أُخْرَى حَتَّى بَاتَتْ أَجَلًا وَمَكَلُ الْمُشْرِكِ كَمَكَلِ الْأَرَزِقِ الْمُجْبِيَةِ إِلَى لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ أَنْجَعُهَا مَرَّةً وَاجِدَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ایلادہ فرماتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کوئی رنج تکلیف، فکر اور غم نہیں پہنچا یہاں تک کہ جو کائنات اس کے گناہوں سے اس چھن کر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکارِ شہد بخارہ میں تھے یہ نے جسم اقدس کو ہاتھ لگا کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شدید بخارہ ہے سرکار نے ارشاد فرمایا مجھے اتنا بخارہ ہر تلک ہے جتنا تم میں سے وہ شخص کو ہوتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ اگر مجھ کو گناہ ملتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں! پھر سرکار نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مرض یا اس کے علاوہ کوئی اللہ تکلیف پہنچی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ۲۱ طرح گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں۔

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کسی پر مرض کا ایسا غلبہ نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تھا۔

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیقِ اعلیٰ سے ملے اس وقت آپ میرے سینے اور گردن یا ٹھوڑی سے ٹکیر لگاتے ہوتے تھے اب میں کسی کی موت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد نہیں گھبراتی۔ (بخاری)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال نرم شاخ کی ہے جس کو ہوا لہاتی ہے کبھی سیدھا کرتی ہے کبھی گرا دیتی ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جس پر کوئی ہوا اثر انداز نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ اکھڑ جاتا ہے۔



(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الذَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تَمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَكَأَنَّ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَمْزَةِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَوَّلِ شَأْبٍ فَقَالَ مَا لَكَ تَذْفِيقِينَ قَالَتْ الْهَيْلَى لَا تَارِكُ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْبِي الْهَيْلَى فَإِنَّهَا تَنْوِبُ عَنْ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَنْوِبُ الْكَذِبُ عَنْكَ الْخَوَائِدُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۵۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَامَ مِنْ الْعَبْدِ أَدَاكَ فَرُكِبَتْ لَهُ يَوْمَئِذٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ كُلِّ مُسْلِمٍ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ يُلَاقُونَ الْمَطْعُونَ وَالْمَطْعُونَ وَالْفَرِيقَيْنِ وَمَصَابِيهُ الشُّهَدَاءِ وَالشُّهَدَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَذَابَ يَمُوتُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَ لَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ فِيهِمْ كُنْ فِي مَكِيدَةٍ مَصَابِرًا مُخْتَصِمًا يَعْلَمُ أَنَّه لَا يُؤْمِنُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مَثَلُ أَحَبِّ شَيْءٍ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا جھکا کر رہتی ہے اور مومن جھلستے آرام ہوتا رہتا ہے البتہ منافق کی مثال منسوبہ کے درخت کی سی ہے جس کو کوئی چیز ہلاتی نہیں بلکہ اس کو اکھاڑا جاتا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائبہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ام سائبہ سے معلوم فرمایا کیا بات ہے تم کیا کہیں رہی ہو؟ کہنے لگیں بخاریہ کی وجہ سے اللہ اس کو برکت دے اس وقت سرکار نے فرمایا بخاریہ کو راز کہو کیوں کہ بخاریہ گنہگار ہوں گے اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے کھیتی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار رہتا ہے یا سفر میں جاتا ہے تو اس کے اعمال میں انسانی اثر رکھا جاتا ہے جتنا کہ صحت یا اقامت کی حالت میں عمل کر کے حاصل کرتا ہے بخاریہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون میں ابتلا ہر مسلمان کے لئے شہادت کا سبب ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا اجر حاصل کرنے والے شخص پنج ہیں طاعون سے مرنے والا۔ بیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا۔ دُوب کر مرنے والا کسی چیز سے دُوب کر مرنے والا۔ اور اللہ کے راستہ میں جان دینے والا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون گنے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا یہ عذاب الہی ہے جس پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے لیکن مومنوں کیلئے اللہ نے اس کو رحمت بنا دیا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اپنے شہر میں طاعون کی وبا کی حالت میں صبر کرے ساتھ اس امید کے ساتھ مقیم رہے کہ جو کچھ اسکے بارے میں اللہ نے مقرر فرمایا ہے وہی وقوع پذیر ہوگا۔ تو اس کو شہادت کا اجر ملے گا۔ (بخاری)



۱۳۴۲ وَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ عَوْنٌ وَجُزْءُ أَرْبَعٍ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ يَنْوِلُ أَدْعَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَدْ أَتَيْتُمْ بِهِمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ فَإِذَا دَقَّعَ بِأَرْضٍ دَأَتْ لَكُمْ بِهَا فَلَا تَحْزَنُوا وَتَوَالُوا مِنْهُ۔

(متفق علیہ)

۱۳۴۳ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ اللَّهُ مُبْعَاثًا وَلَعَنَ إِيَّاهُ إِذَا أَتَيْتَ عَسِيرًا بِوَحْيٍ يَنْبَغِي لَكَ صَبْرٌ عَزِيزٌ لَهُ وَتَهْمًا الْجَنَّةَ يُرِيدُ مَعْلِيَّةً۔

(رواہ البخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاون عذاب الہی ہے جو نبی اسرائیل کے ایک گروہ پر مسلط کیا گیا تھا یا تم سے پہلے توہمیں پر نازل کیا گیا تھا اگر تمیں یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ عاون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس جگہ تم مقیم ہو عاون کی وبا شروع ہو جاتے تو وہاں سے فرار اختیار نہ کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اب کریم فرما ہے جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے عاون اس کو جنت عطا کروں گا راوی کہتے ہیں دو محبوب چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

## دوسری فصل

۱۳۴۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعُوذُ مُسْلِمًا عُدَاوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيتَهُ وَإِنْ عَادَهُ عَقِيَّةٌ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصِيبَهُ وَكَانَتْ لَهُ خَيْرَاتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۱۳۴۵ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ عَادَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ يَعْصِيهِ۔

(رواہ احمد و ابوداؤد)

۱۳۴۶ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَصَّاهُ أَحْسَنَ الرِّضْوَةِ وَعَادَ أَحْسَنَ الْمُسْلِمِ مُحْتَسِبًا أَبْرَأَ مِنْ جَهَنَّمَ مِثْلَ بَرٍّ يَتَّقِي خَيْرًا۔

(رواہ ابوداؤد)

۱۳۴۷ وَ عَنْ أَبِي عَتَايَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعُوذُ مُسْلِمًا فَيَسْأَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اللَّهُ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے۔ مگر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے مسنون دعا رجتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت فرمائی۔

(احمد ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اجرو ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اس کو ساٹھ سال کے (بیدل) سفر کے برابر جہنم سے روک دیا جائے گا (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوا اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعا کہے کہ میں اللہ رب العالمین سے جو عرش عظیم کا نبی وہ ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ



أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ كَمَا خَصَمْتَ أَجَلَكَ -  
(رواه أبو داود والترمذي)

۱۳۹۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ  
يُحِبُّهُمُ مِنَ الْحَيَى وَمِنْ الْأَوْحِينَ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا  
بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ  
تَعَارَوْ مِنْ شَرِّ حَيٍّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُضَعِّفُ إِلَّا مَوْلَى حَدِيثٍ  
لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ (سَمِعْتُ) وَهُوَ يُضَعِّفُ فِي  
الْحَدِيثِ -

۱۳۹۹ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَسْقَى مِنْكُمْ شَيْئًا  
أَوْ اسْتَكَاكُمْ أَمْ لَهُ فَلْيَقُلْ رِيَاكَ اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ  
تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا  
رَحِمْتَنِي فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ  
اغْفِرْ لِي حَوْبَتِي وَخَطِيئَاتِي أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ  
رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا  
الْوَجْهِ مَبْرُورٌ -

(رواه أبو داود)

۱۳۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الرَّجُلَ يَعُودُ مَرِيضًا  
فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَبْنَكَ لَكَ عِدَّةٌ أَوْ يَشْفِي  
لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ -

(رواه أبو داود)

۱۳۹۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ  
عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ هَذَا جَعَلَ لِي شَبَدًا مَا فِي  
أَنْفُسِكُمْ أَوْ خَفَرَهُ لِحَالِكُمْ بِرَأْسِ اللَّهِ عَنْ قَوْلِهِ  
مَنْ يَمْسَسْ سُرَّةَ بَعْزِهِمْ فَعَالَتَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدًا  
مَنْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
هَذَا مِنْ مَعَانِي اللَّهِ الْعَبْدُ يَمَسُّ يَصِيدُهُ مِنَ الْحَيَى

اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کر دیتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی موت کا وقت  
ہی آگیا ہو۔ (ابوداؤد ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو بخوار اور دوسرے درد اور تکالیف دور  
کرنے کے لیے یہ دعا تعلیم فرماتے تھے بسم اللہ الکبیر الاولیاء اللہ العظیم  
شکل مرقع فاروقی شریح الخوار ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ دیا ہے  
فرمایا کہ یہ حدیث صرف ابیہم بن اسحاق سے مروی ہے جو ضعیف ہیں

حضرت ابوداؤد اور رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تم میں سے کوئی خود بیمار ہو یا کوئی دوسرا  
بیماری کا ذکر کرے تو اس کو چاہیے کہ یہ پڑھے ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس  
اسمک امرک فی السماء والارض کارحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض  
اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمتک من رحمتک و  
شفاء من شفاءک علی ہذا الوجه۔ اس دعا کے پڑھنے پر اس کو شفا مل  
جاتی ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بیمار کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے  
خداوند! اپنے بندے کو شفا عطا فرما اگر یہ تیرے دشمن کو سزا دے یا  
تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جنازہ کی مشابعت کرے۔

(ابوداؤد)

حضرت علی بن زید جناب امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب  
واللہ صدیق سے معلوم کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں  
بتائیں جو کچھ تمہارے نفوس میں ہے چاہے اس کو ظاہر کر دیا چھپاواں تھا  
تم سے اس کا حساب لے گا اور اللہ کے اس فرمان کے بارے میں بھی بتائیں جو  
شخص بر اہل کرتا تو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ جناب اللہ نے فرمایا جب سے  
میں نے اس بارے میں سرکار سے سوال کیا تھا اس وقت سے اب تک کسی نے



وَالْتَكْبِيرَ حَتَّىٰ الرِّصَالَةِ يَضَعُهَا فِي يَدَيْهِمْ فَيَقُولُ  
فَيَقْرَأُ لَهَا حَتَّىٰ لَانَ الْعَبْدُ لِيَخْرُجَ مِنْ دُفْرِهِ كَمَا  
يَخْرُجُ الْبَرَاءُ الْأَكْصَرُ مِنَ الْكَبِيرِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۲ وَعَنْ أَبِي مُوَيْسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا أَكْبَرٌ فَمَا تَوَقَّعَا أَوْ  
دَوَّعَا إِلَّا بِدَائِبٍ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا تَرْدَدًا وَمَا  
أَمَّا بَيْكُم مِّنْ مُّوَسَّيَّةٍ فَيَمَّا كَسَمْتُمْ أَيْدِيَكُمْ وَيَعْفُو  
عَنْ كَيْبَائِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ الْعَبْدُ إِذَا كَانَ عَلَى  
طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرَّ بِقَبِيلٍ أَوْ بِمَلِكٍ  
أَوْ بِمَوْكَلٍ يَدُوكُمُ لَكُمْ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ ظَلِيمًا فَتَحَتِي  
أَطْلِقْتُهُ أَوْ أَقْبَيْتُهُ لَاقَ

۱۴۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِمَلَكٍ فِي حَسَنَةٍ فَيَسِّرْ  
لِلْمَلِكِ أَكْثَبَ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَتَمَكَّنُ فَإِنَّ  
سَعْيَاهُ فَتَحَهُ وَطَهَرَهُ فَإِنَّ قَبِيضَةَ عَفْوٍ لَهُ وَرَحْمَةً  
تَوَاهَبْنَا فِي سَرِّهِ الْمَشْكُورِ

۱۴۶۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ مَوَاقِفَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ الْمُقْعُونَ شَهِيدٌ وَالْقَدَرِيُّ شَهِيدٌ وَالصَّابِرُ  
ذَاتِ الْعَجَلِ شَهِيدٌ وَالْمُسْبِكُونَ شَهِيدٌ وَمُصَاحِبُ  
الْحَوَائِثِ شَهِيدٌ وَالَّذِي لَا يَمُوتُ تَحْتَ الْمَذَلِّ شَهِيدٌ  
وَالْمَرْءُ تَمُوتُ يَجُوبُهُ شَهِيدٌ

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّاسُ أَعْدَاءُ بِلَادِهِمْ قَالَ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّهُمْ إِذَا مَلَكَ  
قَالَ لَمْ يَمْلِكْ يُبَيِّتُ عَلَى الرَّجُلِ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ حَسَنَاتٍ

مجھ سے اس سلسلہ میں سوال نہیں کیا جناب اللہ نے فرمایا سرکار نے فرمایا  
تھا یہ بندہ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے کتاب جس میں کوہ بندہ کو بتایا کہ  
پریشانی میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ سال میں سے کچھ چیزیں اس کو وہ اپنی آستین  
میں رکھتا ہے اور وہ گم ہو جاتی ہے تو اس پر اظہار افسوس کرتا ہے یہاں تک کہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کو اس کی صلاحیت سے کم یا زیادہ جو تکلیف  
پہنچتی ہے وہ گناہوں کا وبال ہے لیکن وہ گناہ جو اللہ تعالیٰ معاف فرماتا  
ہے وہ بہت زیادہ ہیں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ تَمُوتُ  
مَصِيبَتٌ تَخْفَىٰ ہے وہ تمہارے اعمال کا ثمرہ ہے واللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب نیکی کے استغاثوں پر گامزن ہوتا ہے اور  
اس مال میں بیمار ہوتا ہے تو اس کے نام لیا مال لکھنے والے فرشتے سے اللہ فرماتا  
کہ اس کے اعمال اسی طرح لکھو جس طرح اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے  
یہاں تک کہ اس کو صحت سے ہمکنار کر دوں یا اپنی طرف بلاؤں شرع الہی

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کسی جہانی مارت میں مبتلا ہو جائے تو اس پر متغیر  
سے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کی صحت کی حالت کے لیے مال لکھتے ہو جو وہ حالت  
صحت میں کرتا تھا اگر اس کو شفا ہوگی تو اس کے گنہوں کو مٹا دیا جائے اور وہ پاک و  
صاف ہو جائے اور اگر اس کو موت آجائے تو اس کی مغفرت فرمادی جائے

حضرت مابہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا بھائی میں جان دینے کے علاوہ بھی سات افراد شہید  
کا مرتبہ پاتے ہیں شاطون میں مرنے والا۔ ذوب کر مرنے والا۔ ذات الجنب  
کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والا۔ بیعین میں مرنے والا۔ بیل کر مرنے والا اور کسی چیز  
سے ذوب کر مرنے والا اور وہ عورت ہر زنگی کے دوران میں فوت ہو یہ تمام کے  
تمام شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں۔

(ابو داؤد و نسائی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ عالم انسانیت میں سب سے زیادہ سختی و  
پرکاشی تو سرکار نے فرمایا انبیاء پر پھر جو ان کے مثل ہی اور پھر جو ان کی شہادت



كَانَ فِي وَصْفِهِ صَلَاحٌ بِأَشَدِّ بَلَاءٍ كَانَتْ فِي وَصْفِهِ  
رَحْمَةٌ هَوْنٌ عَلَيْهِ كَمَا أَنَّ كُنْهَ الْكَفَى يَتَمَشَّى عَلَى الْأَكْثَرِ  
مَا لَمْ يَنْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّارِجِيُّ وَقَالَ  
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَعْطَى أَحَدًا مِثْلَ  
مَوْتِ مُحَمَّدٍ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةٍ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۳۴۵ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُتَوِّدًا مَوْتِ وَرَسُولَهُ قَدْ خَلَّ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَخْلُ  
يَدَهُ فِي الْقَدَمِ ثُمَّ يَسِمُ وَجْهَهُ كَمَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي  
عَلَى مُتَكَرِّرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ مُتَكَرِّرَاتِ الْمَوْتِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ  
الْمَعْرُوفَ فِي الدُّنْيَا فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ الشَّرَّ  
أَمْسَكَ عَنْهُ يَدَ نَبِيِّكَ حَتَّى يُوَافِقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۸۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنْ عَلِمَ الْخَيْرَ لِمَنْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ كَلَّمَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَجَبَلٌ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا أَمْسَكَ عَنْهُمْ قَسَمَ رَحْمَتِي فَكَفَّ  
الرِّمَافَا وَمَنْ سَخَطَ فَكَفَّ السَّخَطَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوَّلَ الْمَوْتِ  
فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَدَوْلِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ  
خَطِيئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَقَالَ  
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۸۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ الشَّيْخَ عَزَّ وَجَلَّ

اور انسان کو اس کی صلاحیت کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین کے معاملات میں سخت اور متعلقہ آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر دین میں متعلقہ نہیں تو آزمائش بھی نرم ہوتی ہے اور وہ اپنے حال پر رہتا ہے اور دین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے اسامی میں گناہ نہیں لکھا جاتا اور ابن ماجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے والی کیفیات کو دیکھا ہے اس لیے اب بھی کسی کی آسان موت کی آرزو نہیں کرتی۔

(ترمذی - نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملنے والے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک لخت میں پانی بھر رکھا تھا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے اور ہاتھ اپنے چہرے پر مل کر کہتے خداوند اموت کی سختی یا (شک راوی) موت کی شدت میں میری مدد فرما۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو دنیا میں بولد سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے گناہوں کے سبب بھلائی نہیں چاہتا تو اس سے باز رہتا ہے تاکہ قیامت میں اس کو اس کے اعمال کی پوری پوری سزا دے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آزمائش بڑی آزمائش سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ایسا ہی ڈال دیتا ہے تاکہ جو اس پر صابر و شاکر ہو اس کے لیے رضا الہی ہے اور جو ناشکری اور غصہ کرے اس کے لیے غضب الہی ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت ہمیشہ ابتلا و آزمائش کا شکار رہیں گے یہاں تک کہ اللہ رب العالمین سے ملاقات کریں لیکن ان کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے۔

حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور والدہ کے لیے دعا کرتے تھے کہ



عَنْ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنْ اللَّهِ مَنَزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا  
يَعْتَمِدُهَا ابْتِلَاءُ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَكِيدِهِ  
لَمْ يَبْلُغْهَا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنَزِلَةُ الَّتِي  
سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۳۸۳ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْخٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ابْنِ أَدَمَ وَإِلَى جَنَّتِهِ  
سَعْدٌ وَتِسْعُونَ مِثْلَهُ إِنَّ أَفْطَاتُ السَّكَايَا وَكَهْرُ فِي  
الْقَهْرِ حَتَّى يَمُوتَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ عَرِيضٌ)

۱۳۸۴ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَهْلَ الْعَاقِبَةِ يَوْمَ الْفِتْنَةِ حِينَ يُعْطَى  
أَهْلُ الْبَلَاءِ الشُّرَابُ تَوَانٌ حُلُوْدُهُمْ كَأَنَّهُمْ قُرِضَتْ  
فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيعِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ  
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ عَرِيضٌ)

۱۳۸۵ وَ عَنْ عَامِرٍ الدَّامِغِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ السُّرْمِينَ إِذَا أَصَابَهُ  
السَّكْرُ لَمْ عَاقَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ كَانَ كَعَاكِرَةً لِمَا  
مَنْعَى مِنْ دُنُوهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَفِيدُ ذَلِكَ  
الْمَنَافِعَ إِذَا مَرَضَ كَمَا عَلِيَ كَانَ كَالْحَبِيبِ عَقْلُهُ أَهْلُهُ  
كَمَا أَرْسَلَهُ خَلْقَ بِنْدَارٍ لِعَقْلِهِ وَلِجَارِ سَلْوَةٍ فَقَالَ  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهُ مَا مَرَضْتُ قَطُّ  
وَقَالَ ثُمَّ عَمَّا فَلَسْتُ بِمَرِيضٍ -

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۳۸۶ وَ عَنْ أَبِي سَرِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى الْمَرْيُوضِ فَتَقَرَّبُوا لَهُ فِي  
أَجَلِهِ قَرَأَ ذَلِكَ لَا يَدْرِي شَيْئًا وَيَطِيبُ بِسُكُونٍ رَوَاهُ  
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ  
عَرِيضٌ -

روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اللہ کی  
بارگاہ سے جب ایسا شرف عزت عطا ہوتا ہے کہ وہ بتا ہے جس کو وہ اپنے اعمال  
کی وجہ سے حاصل نہیں کر سکتا تو اس کی ذات کو بدینہ مال اور اولاد میں سے  
کسی ایک کو مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر ہلکا  
توفیق عطا فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ (بندہ) اس منزلت کو حاصل کرتا  
حضرت عبد اللہ بن شخیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی تخلیق کی گئی اذاس کے پہلو میں تیناؤں  
مسلک جہانیں رکھ دی گئی ہیں اور وہ جہانیں اس سے چوک گئیں تو بڑھاپے  
تک پہنچ کر مرنا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب جتنا اُڑنا لاش لوگوں کو اجڑو ثوب  
سے نواز دیا جائے گا تو دنیا میں مافیت سے رہنے والے لوگ تنہا کریں گے کاش  
ان کی کھالوں کو بھی دنیا میں قینچروں سے کاٹ دیا جاتا تو آج انہیں بھی  
اگر مل جاتا، ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت عامر الدامغی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بیمار لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مومن جب بیماری کا شکار ہو کر  
شفایاب ہو جائے تو یہ علامت اس کی سابقہ بیماریوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور  
مستقبل کے لیے نصیحت کا سبب بنتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر صحت پاتا  
ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو پہلے اس کے گھروالے بانٹتے تھے  
اور بعد میں کھول دیتے تھے اور اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو کیوں باندھا  
کھولا گیا اس موقع پر ایک شخص نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ بیماری کیا ہوتی ہے  
خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا تو اس سے سزا کرنے فرمایا یہاں سے اٹھ  
جاء تم ہمیں سے نہیں ہو - (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس کی زندگی سے  
غموں کو دور کرنے کی کوشش کرو اس سے تقدیر تو نہیں بدلے گی لیکن بیمار  
کو شہرت ہوگی یعنی موت تو اس کو وقت پر ہی آئے گی، ابن ماجہ لیکن باج  
ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔



۱۴۸۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ان کے پیٹ نے مار لینی پیٹ کی بیماری سے مراد اس کو قبر میں مذاب نہیں دیا جائے گا احمد ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

## تیسری فصل

۱۴۸۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عَلَاءُ مَرْصُورِيٍّ يَحْدِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ قَاتِلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُكَ فَعَدَّ عَنْهُ رَأْسَهُ فَقَالَ كَذِبٌ أَسْلَمَ فَظَلُّوا إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عَشِيَّةُ فَقَالَ أَلْطَمَ أَبَا الْقَاسِمِ فَاسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا مِنَ النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی کے صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے جب وہ بیمار ہوئے تو سرکار ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان کے سر پر ہاتھ دیکھ کر فرمایا تم مسلمان ہو یا تو انہوں نے وہاں موجود اپنے والد کی طرف دیکھا تو والد نے کہا کہ کیا تم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور مسلمان ہو یا وجیب ہو کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے باہر آئے تو آپ نے فرمایا تمام تعویذیں اس سب کریم کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو آگ سے بچا لیا (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا كَأَدَى مُتَادٍ مِنْ النَّهَارِ وَطَبَّتْ دُكَّابُ مَشَاكٍ وَتَبَوَّاتُ مِنَ الْعَشَةِ مُزِيلًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو ایک فیہی بتاؤ گا خدا کا ہے کچھ بشارت ہو تیرا چنانچہ اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک بڑا انتقام حاصل کر لیا ہے۔ (ابن ماجہ)

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۹۰ وَحِينَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا حَدَّثَنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِ الْكَلْبِ تَرَفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ تَارِقًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بیماری کے دوران سرکار کے دو لنگڑے سے آئے تو لوگوں نے دریافت کیا اسے ابوالحسن سرکار نے کس حالت میں صبح کی ہے تو آپ نے فرمایا الحمد للہ تعالیٰ اچھی طرح صبح کی ہے اور بیماری سے شفا پانے والے ہیں (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۹۱ وَحِينَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هِيَ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّي أَصْبَحُ فَلَاقِي أَكْثَفُ فَلَا أَدْعُ اللَّهَ فِي فَقَالَ إِنَّ شَيْئًا صَدَّرْتُ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكَ فَقَالَتْ أَصْبَحُ فَقَالَتْ لَاقِي أَكْثَفُ فَلَا أَدْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَكْثَفُ قَدْ عَالَهَا

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا بیشک دکھائیں تو آپ نے ایک کالی عورت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ ہوتا ہے اور پردہ ہاتھی نہیں رہتا آپ میرے لیے دعا فرمائیں تو سرکار نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس پر مہر کے جنت حاصل کرو اور چاہو تو میں دعا کروں تاکہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہو جائے تو اس خاتون نے کہا میں اس پر



(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۲ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَيْبَةً لَهُ وَلَمْ يَبْعَثْ بِمَنْ هُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَا بِمَنْ هُنَّ فَكَفَرْتَ عَنْ يَمِينٍ سَيِّئَةٍ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۱۳۹۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مُرِيضٍ يَعُودَانِهِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَصَبْتَ قَالَ أَصَبْتُ بِعَقْمَةٍ قَالَ شَدَّادُ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَأَيْتَ الشَّيْءَ وَرَعِيتَ الْعُقَابَ يَا قُرَاشِي تَوَحَّشْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ

إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَخَرَفَ عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ قَرَأْتُ يَقُولُ مِنْ مَقْصَبِهِمْ ذَاكَ كَيْفَ رَوَدْتُهُ أُمُّهُ مِنَ الْعُقَابِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَكْرًا وَنَعَالِي أَنَا قَدِيتُ عَبْدِي فَابْتَلَيْتُهُ فَاجْعِدْ لَهُ مَا كُنْتُمْ تَجْعُدُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۹۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَبْعَثْ لَهُ مَا يَكْفُرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْعَزْزِ لِيَكْفُرَهَا عَنْهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخْرُصُ الرَّحْمَةُ حَتَّى يَجْلِسَ فَكَذَا أَحْسَسَ أَحَدُكُمْ فِيهَا -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ)

۱۳۹۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْعُشَى قَرَأْتَ الْحَمْدَ ثَلَاثِينَ نَارًا فَلْيَطُوفْ بِهَا عَنْ يَمِينِهِ فَلْيَسْتَنْوِمْ فِي مَقْعَدِهِ

توضیح کر لوں گی لیکن دودھ کے دوران میرا ستر کھل جاتا ہے آپ یہ دعا فرمادیں  
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ایسا تک مورت لگی تو اس نے  
پاک شخص نے کہا کیسا خوش قسمت تھا کہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہوا اس وقت  
سے کہ اس نے ارشاد فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اگر اللہ اس کو بیماری میں مبتلا کر دیتا  
تو اس سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا۔ (امام مالک نے مرسلہ روایت کیا)

حضرت شہاد بن اوس اور جناب مناجی رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک شخص کی عیادت کے لیے گئے اور بیمار سے معلوم کیا صبح کسی گزری تو اس نے جواب دیا اچھی طرح اس موقع پر جناب شہاد نے کہا تمہارے گناہوں کی معافی اور خطاؤں کے معاف ہونے پر خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ رب کریم کا ارشاد ہے میں جب کسی ایسا بیمار کو مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس مصیبت پر شاکر رہتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہوگا جیسا کہ وقت ولادت تقارب تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی فرمایا ہے میں نے اپنے بندے کو مقید کیا اور بتلایا کہ اس بھی لہذا تم اس کے نام اعمال میں اس کے لیے وہ اعمال خیر لکھتے رہو جو وہ اپنی صحت و عافیت کے دوران کیا کرتا تھا۔

(احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کے کفارہ کی کوئی سبیل نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو بتلائے آلام کہ دینا ہے تاکہ اس کے گناہ ختم ہو جائیں۔

(احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرض کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ دینا ہے رحمت میں مبتلا ہو جائے اور جس وقت وہ مریض کے پاس جھٹتا ہے تو وہ دریا رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ (مالک و احمد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار آتا ہے تو جان لو کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہذا وہ اس کو پانی سے بجھائے اور بہاؤ والی خبر



حَارٍ وَلَا يَسْتَقِيلُ حَرِيئَةً فَيَقُولُ يَسُوهُ اللَّهُ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقِي رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ قَسَمٌ مَلَكُومِ الشَّامِ وَلَيْتُ غَيْسٌ فِيهِ تِلْكَ عَسَايَ تِلْكَ أَتَا بِرِيقَانٍ لَمْ يَبْرَحْ فِي تِلْكَ فَعَسَى قَرَانٌ لَمْ يَبْرَحْ فِي حَمِيٍّ قَرَانٌ لَمْ يَبْرَحْ فِي سَبْعٍ قَسَمٌ قَرَانٌ لَا تَكَاؤُ تَجَاوَزُ تَعَايَاذِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي دَقَائِكِ هَذِهِ أَحَدِيَّتٌ قَرِيبٌ)

۱۲۹۴ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَتِ الْأَحْمَشِيُّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْمَعُهَا فَكَرَاهَا تَنْتَهَى الذُّنُوبُ كَمَا تَنْتَهَى النَّارُ خَبِثَةُ الْعَدِيدِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۹۸ رَوَى عَنْهُ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَوْتِي مَا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ هِيَ تَارِي أُسْلِمَ كُلَّهَا عَلَى عَشِيرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الدُّنْيَا وَتَكُونُ حَقْلَةً مِنَ التَّارِ بِمَرِّ الْعِلْمِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۲۹۹ رَوَى عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ وَجَعَلَنِي لَا أُخْبِرُهُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَنْ يَكُونَ حَقِّي أَسْتَوِي كُلَّ حَاطِئَةٍ فِي عُنُقِهِمْ هَسْتُمْ فِي بَيْتِهِمْ وَكَفَانِي فِي رَوَاهُ -

(رَوَاهُ رِزْوَانِي)

۱۳۰۰ رَوَى عَنْ شَرِيْقِي قَالَ مَرَّ عَلِيٌّ بِمَنْ سَمِعُوهُ فَقَالَ لَا تَكُنْ لِأَكْبَلِي الْمَرْجِي لَا تَكُنْ مِثْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرْجِي كَفَارَةٌ قَدْ تَسَمَّيْتُ بِهَا أَصَابَتْنِي عَلَى حَالٍ فَتَرَكْتُهَا وَبُيِّنْتُ فِي خَالِي أَجْرُهَا يَدْرُكُ يَكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْآخِرَةِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ

میں داخل ہوجا اس طرح کہ خداوند اقدس... ہاں ہاں شفا حاصل کرنا ہوا تو اپنے بندے کو شفا عنایت کر کے اپنے رسول اکرم کی تعظیم کرادے یہ عمل سورت بخیر سے پہلے فجر کے بعد کرے اور تین دن تک اس خبر میں تین غلط لگائے اگر فائدہ نہ ہو تو پانچ دن ایسا کرے اگر پانچ دن میں بھی مقصد حاصل نہ ہو تو سات دن کرے اور سات دن میں کام نہ لے تو نو دن یہ عمل کرے اور حکم خداوندی سے نو دن سے زیادہ نہ لگے گے امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیمار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بیمار کو گالی دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو برا نہ کہو کہہ گناہوں کو اس طرح دہر کرنا ہے جس طرح آگ کو بے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور مریض سے فرمایا ایشادت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری آگ ہے جس کو میں دنیا میں یا بعد از موت پر مسلط کر دیتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کے لیے یہ نار و زرخ سے کفایت کرے۔ (راحمہ ابن ماجہ - شعب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا رب کرم کارشاد یہ ہے میرے عزت و جلالت کی قسم میں دنیا سے کسی کو نہیں اٹھاتا مگر جس کی تکشش میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے یا تو اس کو بیماری میں مبتلا کر کے یا اس کے رزق میں تنگی کر کے اس کے ہام گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہمیں دیکھ کر وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان کے رونے پر اظہار ناراضگی کیا تو جناب عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ مرض کی وجہ سے نہیں رونے لگا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ بیماری مجھ پر کمزوری کی حالت میں مسلط ہوئی ہے



يَمْرُضُ فَمَنْعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ -

(رداءہ ابن ماجہ)

۱۵۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُودُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ -

(رداءہ ابن ماجہ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

۱۵۰۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَسَمِّهِ بِدَعْوِكَ فَإِنَّ دَعْوَاهُ كَدُعَاؤِ الْمَلَائِكَةِ -

(رداءہ ابن ماجہ)

۱۵۰۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى تَوَافِقَ الْجُلُوسِ وَرَقَّةَ الصَّخْبِ فِي الْعِيَادَةِ عَشْرًا لِمَرِيضٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْ تَرْفُطَهُمْ وَاخْتَلَا فُهِمَ قَوْمًا عَقِبًا -

(رداءہ ابن ماجہ)

۱۵۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فَوَاقٍ تَاقَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ سَجِيْدًا بَنِي الْمَسِيْبِ مَوْسِلًا أَفْضَلَ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْوَقَاوِ رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ -

۱۵۰۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ أَشْتُمِي حَبْرَ بَرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِندَهُ حَبْرٌ فَلْيَبْعْهُ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَمَى مَرِيضٌ أَحَدًا لَمْ يَكُنْ فَرِيضًا -

(رداءہ ابن ماجہ)

۱۵۰۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُرِئَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِنْ قَوْلِهِمَا فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ نَأَتْ بَيْنَهُ مَوْلِدُهُمْ قَالُوا دَلَّعَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الرُّجُلَ إِذَا مَاتَ بِحَبْرٍ مَسْلُوبٍ قَبِيْلَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِمْ إِلَى مَنْقَطِهِ أَشَدَّ فِي الْجَنَّةِ -

اور طاقت و قوت کی حالت میں نہیں آئی ہے کہ جو مردان ملاحت بندے کے ہاں مال میں اعمال کو دیا ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ صحت کی حالت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد مریض کی عیادت کیا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ رِشْبِ الْإِيمَانِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کے لیے کہو کہ مریض کی دعا قبولیت میں ملے اور دعا جیسی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مسکنت ہے کہ عیادت کے وقت بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور شور نہ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے دوران جب صحابہ کے اختلاف کی وجہ سے شور مچا تو سرکار نے فرمایا میرے پاس سے اللہ باز۔

(ردی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت کا بہتر وقت آنا ہے جتنا کہ اونٹنی کے دورہ دوہنے کا وقت ہوتا ہے حضرت سعید بن مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ بہترین عیادت وہ ہے جس سے جلد واپس ہو جائے (شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے اور دوران عیادت دریافت فرمایا کہ میرے کھانے کی خواہش ہے تو مریض نے کہا گیہوں کی روٹی کھائے کہ دل چاہتا ہے تب سرکار نے فرمایا جس کے گھر گھول کی روٹی کی ہر وہ اپنے بھائی کے لیے بیچ دے اسی موقع پر سرکار نے فرمایا جب تمہارا کوئی مریض کچھ کھانے کی خواہش کرے تو کھانا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کا عزیز طبع ہوا اور وہ مدینہ ہی میں پیدا بھی ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ناز جنازہ پڑھا کر فرمایا کاش آپ کو اپنی جائے پیدائش کے علاوہ اور کہیں موت آتی ہوتی مجھ پر عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے تو سرکار نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے



(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۴. وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ عَزِيمَةٍ شَهَادَةٌ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۵. وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَ مَنَ وَفَّيْنَا الْقَبْرَ وَ عُلِيَ وَ رِجَّعَ عَلَيْهِ بِرُوحِهِ مِنَ الْقَبْرِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ)

۱۵۰۸. وَ عَنْ عَبْدِ نَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشَّهَادَةُ الْمَشْقُوقَةُ عَلَى كُرْسِيِّهِ إِلَى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْ الْقَاعُونَ فَيَقُولُ الشَّهَادَةُ أَحْوَاثُنَا قَبَلُهَا كَمَا قَبَلْنَا وَ يَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ أَحْوَاثُنَا مَا نَرَا عَلَى كُرْسِيِّهِ كَمَا مَتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا أَنْظِرُوا لَنَا جِرَاحَهُمْ فَإِنَّ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ جِرَاحَ الْمُتَوَفَّوْنَ قَرَّبَهُمْ مِنْهُمْ وَ مَحَبَّهُمْ قَرَّبَا جِرَاحَهُمْ كَمَا أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ)

۱۵۰۹. وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاعُونَ الْقَاعُونَ كَالْقَاعِ مِنَ الرَّخِيفِ وَ الْقَاعُ بِرُوحِهِ أَجْرُ شَيْءٍ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

## بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَ ذِكْرِهِ

پہلی فصل

## موت کی تمنا اور اس کی یاد

۱۵۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مَخْرُجًا فَلَعَلَّكَ أَنْ يَزِدَّ أَخِيرًا أَوْ مَا يَمِيزُنَا فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعْتِبَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نکاح سے تو شاید اپنی ٹیکوں میں اضافہ کرے اور اگر وکالت سے تو شاید رخصتے رب کے لیے توبہ کرے۔ (بخاری)

علامہ اور کسی بگڑا حال کرتا ہے تو اس کی بجائے پیدائش سے اس کی موت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافرت کی حالت میں موت شہادت کا درجہ دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی موت حالت مرض میں ہوئی تو وہ شہادت کا درجہ حاصل کرتا ہے فقہ قہر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو جنت سے رزق عطا کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ جہتی و شیبہ الامان)

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید اور وہ لوگ جن کی موت بستر پر ہوئی ہے طاق سے مرنے والے سے ہارے ہیں بارگاہ الہی میں جگر کے سامون سرسٹ والے ان کے بارے میں کہیں گے ان کو اسی طرح موت نہیں آئی ہے جس طرح ہم مرنے والے ہیں لیکن بستر پر مرنے والے کہیں گے کہ ہماری طرح بستر پر موت آئی ہے رب کریم فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کی طرف دیکھو اگر ان کے زخم متوہل کی طرح ہو جائیں تو بیشک شہد کی طرح سے ہیں ورنہ ان میں سے جس میں جب ان رطالوں سے مرنے والوں کو دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہد کی طرح ہوں گے (احمد نسائی)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی میدان جنگ سے بھاگتا ہے اور طاعون پر مبر کرنے والے کے لیے شہید کا سا اجر ہے۔ (احمد)



۱۵۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُو مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَلَنْ يَزِيدَ الْمُؤْمِنُ عُمْرَهُ إِلَّا خَيْرًا. (رواه مسلم)

۱۵۱۳ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ أَحَدًا مِنَ الْمَوْتِ مِنْ صَدَأِ أَصَابِهِ  
كَأَن كَانَ لَا يَدَ فَإِذَا عَلَا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ احْبِسْنِي مَا كَانَتْ  
الْعَبْرَةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٥١٣ وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ  
لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَكَانَتْ  
عَاقِبَتُهُ أَوْ يَمُوتُ أَوْ رَاحِمٌ إِنْ كَانَتْ كَرِهَ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ  
بِذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَحْضَرَهُ الْمَوْتُ يُبَشِّرُ بِهِ مَوْلَاهُ  
اللَّهُ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا أَمَّا مَا أَحَبَّ  
لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَلَا تَكُنِ الْكَافِرَ  
إِذَا أَحْضَرَهُ يُبَشِّرُ بَعْدَ أَبِي اللَّهِ وَعُلُوِّهِمْ فَلَيْسَ  
شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِنْهَا أَمَّا تَكْرَهُ لِقَاءَ اللَّهِ وَ  
كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَرِهِي رَوَاهُ عَائِشَةُ  
وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ

١٥١٣ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّدُ نَفْسَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلِيٍّ بِجَنَازَةٍ  
فَقَالَ مُسَرِّيخٌ أَدْمَعْتُهُ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَا الْمُسَرِّيخُ وَالْمُسَدَّمُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ  
كَيْرِيخٌ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا إِذَا هَلَكَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ  
الْعَبْدُ الْفَاجِرُ مُسَرِّيخٌ مِنْهُ الْعِبَادَةُ الْبِلَادَةُ وَالشَّجَرُ  
وَالدَّوَابُّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ  
 ۴  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي فَقَالَ كُنْ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتم میں سے کوئی نہ تو موت کی تمنا کرے اور نہ موت سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ موت کے بعد اس کے عمل کا امید منقطع ہو جاتے ہیں اور بندہ مومن اپنی عمر میں حوائج بھلائیوں کے اور کچھ جمع نہیں کر سکتا۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتم میں سے کوئی کسی مصیبت کے ڈرنے پر موت کی تمنا نہ کرے لیکن اگر گنا ضروری ہو جائے تو اس طرح اللہ سے دعا کرے خداوند اچھے اس وقت تک زندہ رکھے جب تک کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت ملنا چاہیہ کہ مرنا میرے حق میں بہتر ہو (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو شخص تقارر الہی کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا اس موقع پر حضرت عائشہ راضیہ العالیات المؤمنین میں سے کسی اور نے عرض کیا ہم تو سب ہی موت کو کراہتے ہیں تو سوا کس نے فرمایا انہیں ایسا نہیں ہے جب زندہ مومن کی موت آتی ہے اور اس کو رمضان رب اور اس کی طرف بندے کی عزت افزائی کی بشارت ملتی ہے تو زندہ کے لیے اس بشارت سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہوتی جو اس کو فقر و برباط سے ڈالتی ہو تو ہے اس لیے بندہ تقارر الہی کی تمنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ زندہ کی ملاقات پسند کرتا ہے لیکن جب کافر کو موت آتی ہے تو عذاب الہی اور دوزخ کے عذاب کی وحید سنائی جاتی ہے تو اس پیش کرنے والی چیز سے زیادہ مکرہ بھیجی ہو

حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جنازہ گزرا اس وقت آپؐ فرمایا اس نے راحت پائی یا اس سے دوسروں نے راحت پائی؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ راحت پاسنے والا کون ہے اور جس سے لوگوں نے راحت پائی؟ وہ کون ہے تب سرکارؐ نے فرمایا بندہ مومن مرنے کے بعد دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں سے نجات حاصل کر کے رحمت الہی کا حقدار ہوتا ہے اور کا فرقہ جہر کی موت سے بندہ دور رحمت چوپائے اور شمر پناہ حاصل کرتے ہیں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا: اے نبی! میں اس طرح نہ لکھتا



الدُّنْيَا كَأَنَّكَ خَرِيبٌ أَوْ عَائِدٌ مُّسِيئٌ ذَكَرَ ابْنُ عُمَرَ  
يَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصُّبْحَ خَلَا أَصْبَحْتَ  
فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخَلَا مِنْ وَصَلَتِكَ بِرَبِّكَ وَ  
مِنْ حَيَاتِكَ بِمَوْتِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَلَّةٍ أَيْامَهُ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ  
أَحَدُكُمْ إِلَّا دَعَا وَيُحْيِيَنَّ الشُّقْنَ يَا اللَّهُ -  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

## دوسری فصل

۱۵۱۷ عَنْ ثَعَالٍ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئَكُمْ أَمَّا تَكُمُ مَا أَقُولُ مَا يَقُولُ  
اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَقُولُ مَا يَقُولُونَ لَكَ  
قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ  
هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ  
فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ فَمَا وَجَبَتْ  
لَكُمْ مَغْفِرَتِي -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْبَيْهَقِيِّ)

۱۵۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّونَ إِذْ كُفِّرَ عَنْ قَوْمٍ أَلْسِنَتِ السُّورِ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْبَيْهَقِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۱۹ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لَا صَعَابَةَ إِلَّا سَتَحْيِيوُنَا  
مِنْ الشُّوْحَى الْحَيَاةَ قَالُوا إِنْ سَتَحْيِي مِنْ أَمْرٍ بِنَا  
يَعْنِي شَوْءَ الْخَمْسَةِ يَوْمٍ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ مَحَلُّ شَتَحِي  
مِنْ الشُّوْحَى الْحَيَاةِ قُلْتُ عَفْظُ الرَّأْسِ وَمَا دَعَلُ وَ  
لِيَعْفِظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلَيْسَ كَرَامَتُ الْمَوْتِ وَالْبَيْتِ  
وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ  
ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى مِنْ الشُّوْحَى الْحَيَاةِ (رَوَاهُ

گویا کہ تم مسافر یا راہ نوردد ہو۔ عداوی حدیث جناب ابن عمر فرماتے ہیں کہ  
تم شام کو لو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح نہ جاوے تو شام کے منتظر نہ رہو  
اپنی صحت کو بیماری سے اور زندگی کو موت سے غفلت جان لو۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے سے تین دن قبل سنا ہے آپؐ فرمایا تم میں سے  
کسی کو جب موت آئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنا ہو۔

(مسلم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا اگر تم جاہلو تو میں تمہیں بتاؤں  
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو سب سے پہلے کس طرح مخاطب  
فرمائے گا اور ایماندار کیا جواب دیں گے ہم سب نے کہا بیشک یا رسول اللہ  
آپ بتائیں تو سزا دے فرمایا رب کریم دریافت کرے گا کیا تم مجھ سے ملاقات  
ہاتھ دے کر لوگ کیسے گاہا یا اللہ! رب کریم فرمائے گا کس لیے ہلوگ کیسے  
گے خداوند! ہم تیری رحمت سے مغفرت اور عفو کے طالب تھے تب رب کریم فرمائے گا  
اب تو تمہاری مغفرت مجھ پر واجب ہو گئی (شرح السنہ علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کی) لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد  
کرو (ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حیا کرو جو اس  
کے شایان شان ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ! ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں اس  
کی حمد کرتے ہیں سزا دے فرمایا اس طرح نہیں جو اللہ سے اس طرح حیا کرتا  
ہے جس طرح اس کے شایان شان ہے اس حیا کرنے والے کو چاہیے کہ سر کو  
غیر اللہ کے سامنے نہ دکھائے اور کبر و سرکشی نہ کرے اور پیٹ کو حرام چیزوں سے  
بچھے اور جو آخرت کو پاس ہے اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ دنیا کی لذت  
کو ترک کرے جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے شایان شان



أَحْمَدُ وَالْزُّهْرِيُّ قَالَا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ عَرَبِيَّ (۱۵۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْتُهُ الْمُؤْمِنُ الْمَوْتُ -

(رواه الترمذی فی شعب الایمان)

۱۵۲۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِحَدَقِ الْجَنَّةِ -

(رواه الترمذی فی التلخیص وداہن مآخذ)

۱۵۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفَجَاءَةِ أَخَذَهُ الْأَمْرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَاؤُدُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبَةِ الْإِيمَانِ وَزَيْدُ بْنُ عَمْرٍو أَخَذَهُ اسْتَبْرَأْتُ لِكَافِرٍ وَرَحِمَهُ اللَّهُ الْيَوْمَ -

۱۵۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَأْنٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَأَيْتُ أَخَاكَ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْمَعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدِي فِي وَشَلٍ هَذَا الْمَرْطَلُ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ وَمَا يَخَافُ - (رواه الترمذی وداہن مآخذ) قَالَ الترمذی هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ عَرَبِيَّ -

طریقہ پر حیا کی۔ (راحمہ لیکن) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لیے موت تجھ ہے۔

(شعب الایمان)

حضرت بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو موت اس طرح آجاتی ہے جس طرح پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت غصیبیں مبتلا ہونے کی طرح ہے ابو داؤد و صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں اور زید بن عمار نے کتاب میں یہ اضافہ کیا کہ غصیب میں مبتلا ہونا کافر کے لیے اور مومن کے لیے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے اس وقت نزع کے عالم میں تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا خود کو کیسا پستہ ہو تو فرمایا نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ سے ملاقات کی تمنا رکھتا ہوں اور گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ سرکار نے فرمایا اس وقت اگر کسی بندے کے دل میں یہ باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواہش کے مطابق عطا فرمادیتا ہے جس بات سے وہ خوفزدہ ہو تا ہے اس سے محفوظ فرمادیتا ہے (ابن ماجہ لیکن ۲)

## تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کی تمنا نہ کرو کیونکہ ہر گناہی کا موقعِ محنت ہے تحقیق سعادت کی علامت یہ ہے کہ بندے کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی اطاعت کی طرف راغب فرما دے۔

(راحمہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ ہم ہر وقت طاری ہو گئی اور جنابِ صدر بن ابی وقاص روئے اور کہنے لگے کہ کاش مجھے موت آجاتی اس وقت سرکار نے فرمایا اسے سعد کیا میرے پاس بیٹھ

۱۵۲۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوَلَ الْمُطْلَعِ شَدِيدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيُرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْإِلَاقَةَ -

(رواه أحمد)

۱۵۲۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَفَقْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَلِيْسُنِي مَيْتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَيْعَدُنِي



تَتَمَتَّى الْمَوْتُ فَوَدَّ ذَلِكَ تَذَكُّرًا مَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا  
سَعْدُ إِنَّ كُنْتَ حُلَيْفًا لِلْجَنَّةِ فَمَا كَانَ عَمَلُكَ وَ  
حَسَنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ -

(رواہ احمد)

۱۵۲۶ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُصَرِّبٍ قَالَ كَخَلْتُ عَلَى  
۱۶ خُتَّابٍ ذَقْنًا اُتْمَرِي سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنْتَ يَحْيَى رَسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى لَا يَمْنَحُ أَحَدًا مَوْتَ  
لَمْ يَمْنَحْهُ وَلَعَلَّ رَأَيْتَنِي مَعَ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دَرْهَمًا قُلَانِ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْاَلَا  
لَا رُبَّ بَعِيْرٍ اَلْفَ دَرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اَنْتَ يَكْفِيْنِمْ فَلَمَّا رَاَهُ  
بَكَى وَقَالَ وَلَكِنْ حَمْرَةٌ لَمْ يُوجَدْ لَهَا كَفْنٌ اَلَا بُرْدَةٌ  
مَلَحًا لَمَّا دَاخِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ  
فَاِذَا اُجْبِلَتْ كَالْمَيِّتَةِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مَدَّتْ عَلَى  
رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْاَذْحَرُ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ  
التِّرْمِذِيُّ وَالْاَلَا لَمْ يَرَوْا لَمْ يَرَوْا اَنْتَ يَكْفِيْنِمْ اَلَا

اُخْرِي -

کر بھی تم موت کی تمنا کرتے ہو یہ کلمات اللہ تعالیٰ نے تم پر فرمائی ہیں اسے  
سعد اگر تمہاری خلعت جنت کیلئے ہے تو تمہاری عمر جتنی طویل ہوگی اور اعمال  
اچھے ہوں گے اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

(احمد)

حضرت عمار بن مغرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب  
کی عیادت کی کہ ان کے جسم پر سات دایرہ زخم تھے مجھے دیکھ کر خباب  
فرمایا میں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دیکھا ہوتا کہ کوئی موت  
کی آرزو کرے تو میں یہ تمنا ضرور کرتا۔ بیشک جب میں سرکار کے ساتھ تھا تو  
اس وقت میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اب یہ کھوکھلے ہونے میں پائس  
نہ درہم ہے ہر گز نہیں جب خباب نے اس کو لایا گیا اور انہوں نے  
اس کو دیکھا تو رو کر کہنے لگے کہ خباب تمہو رضی اللہ عنہ سے لے لے لے پورا کن رہا  
صرف ایک دعاری دار پیدا ہوئی جب میرے چلنے تو سرکل مانا اور رو کر  
ڈھکا ہوا تو پیر کہتے تھے لہذا اپنا درہم اور کھوکھلیوں پر اذخر (گھاس)  
ڈال گئی تھی۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے لیکن ترمذی نے  
کفن لایا گیا سے آخر تک کا ذکر نہیں کیا ہے۔

## بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

### مرنے والے کے قریب تلقین کے کلمات

#### پہلی فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو کہ لا الہ الا اللہ  
پر کہہ کر تلقین کرو (مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بیمار اور قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو  
کلمات غیر کہو کہ جو کلمات تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(مسلم)

۱۵۲۷ عَنْ اَبِي سَحْبَةَ دَاوُدَ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَمَرْنَا اَمْرًا لَمْ يَكُنْ لَكَ اِلَّا اللّٰهُ  
(رواہ مسلم)

۱۵۲۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ نَحْمُ الْمَرِيْضِ اَوْ الْيَتِيْمِ فَقُولُوْا  
خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُسْمِعُوْنَ عَلَى مَا تَعْمَلُوْنَ -

(رواہ مسلم)



۱۵۲۹. وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِنٌ مُسْلِمٌ نَصِيْبُهُ مُوسِيْبُهُ قِيَعُونَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِمْ لَأَنَّا يُؤْتُوا قَاتِلَ الْبَيْتِ وَالْجَعُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي مُوسِيْبَتِي وَأَخْلِفْ فِي خَيْرِ أَمْنَتِهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ أَمْنَتِهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنِّي أَيْ سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتِ هَاجِرٍ أَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقِيْتُ قُلْتُمَا قَالَتْ اللَّهُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رداء مسؤل)

۱۵۳۰. وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَقْبَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّدْمَ لَرَدُّ الْبَصَرِ فَفَضَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُرْصَدُونَ عَلَى مَا تَفْعَلُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِرَدْمِ سَلَمَةَ وَارْقَهُ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْمَيْنِ وَأَخْلِفْ فِي حَقِّهِ فِي الْعَايِرِينَ وَالْغُفْرَ لَنَا وَلَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاسْجُرْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَكَوْرَكَ فِيهِ.

(رداء مسؤل)

۱۵۳۱. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ نُوْفِي سِتْرِي بِبُرْءٍ وَجَبْرَةٍ (مُسْتَوْفٍ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۱۵۳۲. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْيَدُ تَلَامِيْهِ لَكَ لَمْ يَلَا اللَّهُ هَكَذَا الْجَنَّةَ.

(رداء ابوداؤد)

۱۵۳۳. وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا سُورَةَ لَيْسَ عَلَى مَرْثَاكُمْ (رداء احمد و ابوداؤد وابن ماجه)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا اللہ دانا اللہ راجعون کہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اس کے خداوند مصیبت پر مجھے ابرو عطا فرما اور مجھے بہتر بدلہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا کر تا ہے جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے خیال کیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے ان کا تعلق اس گھرانے تھا جو پہلے ہجرت کر کے سرکار کی طرف مدینہ آئے لیکن میں نے یہ کلمات مذکورہ کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف عطا کر دیا۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کی آنکھیں پتھر کی تھیں سر کا سنہ ان کو بند کر کے یہ ارشاد فرمایا بیشک تجھے روح قبض ہوتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے یہ کلمات سن کر گھر والے دھڑکیں مار کر روئے گئے تو سر کا روتے فرمایا اپنی جانوں کے لیے عملاتی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تمہارے کلمات فرشتے آئین کہتے ہیں اس کے بعد فرمایا خداوند اے ابو سلمہ کی مغفرت فرما ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور یہاں تک ان میں ان کا جائز بندے سارے جہانوں کے رب ان کی اور چاری مضرت فرما ان کی قبر میں وسعت عطا فرما اور ان کی قبر کو منور فرما۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو دھاری والی بنی چادراپ کو لودھا دیا گئی۔ (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ داخل جنت ہو گا۔ (ابوداؤد)

حضرت معقل بن ایسا رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ لوگوں کے پاس سورہ لیس پڑھو (احمد و ابوداؤد ابن ماجہ)



۱۵۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَ عُمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي حَتَّى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ عُمَانٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشکبار عمامت میں حضرت عثمان بن مظعون کی میت کو بوسہ دیا وقت سرکار کی آنکھوں سے آنسو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر گر رہے تھے۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

۱۵۳۵ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ مَيِّتٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ان کے جسم مبارک کو بوسہ دیا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۱۵۳۶ وَعَنْ حُسَيْنِ بْنِ دَعْبُجٍ أَنَّ خَلْعَةَ بِنْتَ الْأَبْرَاءِ مَرِضٌ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُجُلٍ قَالَتْ لَئِنْ لَمْ أَرِ خَلْعَةَ إِلَّا قَدْ حَمَلَتْ بِرَأْسِ الْمَوْتِ فَأَذِنْتُ لَهُمْ وَفَعِلُوا فَوَلَدَتْ لَهَا بَيْتَهُنَّ يَحْيَى وَمَسْلُومٌ أَنْ تُحْيِيَ بَيْنَ طَهْرَانِ أَهْلِهِ -

حضرت حسین بن دعوہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب طلحہ بن برادر رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ طلحہ زندہ ہیں ان کی موت واقع ہو چکی ہے اس کی اطلاع کرو اور نکلت کر مسلمان مردے کو گھر والوں کے درمیان زیادہ روکنا مناسب نہیں ہے۔

(رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد)

## تیسری فصل

۱۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أُمَّتًا لَمْ تَكْلَلْ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْفَخْرُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَكْمِيَّةِ قَالَ أَحْمَدٌ وَأَجْرَدٌ - (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ العظیم الکرم سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین سناؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کلمات زندوں کے لیے کیسے ہیں مگر اس نے فرمایا مناسب اور صحیح (ابن ماجہ)

۱۵۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ كُلَّ ذَاكَ مَا كَانَتِ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا أَخْرَجِي إِلَيْنَا النَّفْسَ الطَّيِّبَةَ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَخْرَجِي حَيِّدَةً وَأَبْشِيرِي قَدْ بَدَأَ رَزَقَ رَحْمَةً وَرَبِّ غَيْرِ عَشْرِينَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَاكَ حَتَّى تَخْرُجَ بِشَعْرِ يَمْرُجٍ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُغْتَمَّ لَهَا فَيَقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَكَانَ فَيَقَالُ مَرْحَبًا يَا نَفْسَ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَيِّدَةً وَأَبْشِيرِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ شخص کے پاس ملائکہ آتے ہیں مگر وہ شخص نیکو ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی اب اس حالت میں بالہ آرام مسرت اور رزق کی خوشخبری اور ایسے رب کریم کی ملاقات کی نوید کے ساتھ تیرے گھر سے، ناراض نہیں قریب المرگ شخص سے اس فقرہ کی تکرار ہوتی ہے جب روح جسد سے باہر آتی ہے تو فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور سوال پوچھا جاتا ہے کہ آئندہ الا کون بفرشتے جواب میں کہتے ہیں فلاں شخص ہے آسمان واسطے



يُودَعُ دَرَجَاتٍ قَدَرَتْ صَبْرُ عَصِيَّانٍ فَلَا تَزَالُ يَفْعَلُ لَهَا  
 ذَٰلِكَ حَتَّىٰ تَنْتَهِيَ إِلَىٰ السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ فَإِذَا كَانَتْ  
 الدَّرَجَةُ السُّوْرَةَ كَانَ الْخُرُوجُ إِلَيْهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ  
 فِي الْجَسَدِ الْغَبِيْثِ الْخُرُوجُ ذَوِيَّةً قَابِضَةً بِعَيْنَيْهِمَا  
 تَحْتَاطِي ذَاخِرَيْنِ شَكْلِهِ أَوْدَابُهُ كَمَا تَزَالُ يَفْعَلُ لَهَا  
 ذَٰلِكَ حَتَّىٰ تَخْرُجَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيَقْتَضِي  
 لَهَا فَيَفْعَلُ مِنْ هَذَا أَفْعَالٌ كَذَلِكُ فَيَفْعَلُ لَهَا مَرَحِبًا  
 بِالنَّفْسِ الْغَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْغَبِيْثِ اِرْجِي  
 ذَوِيَّةً فَإِنَّهَا لَا تَقْنَعُ لَوْلَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ تَخْرُجُ  
 مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَقْبَلُهَا إِلَى الْقَبْرِ

(رَوَاهُ ابْنُ مَلْجَةَ)

۱۵۲۹ وَهَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُتَوَكِّلِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ  
 يُصَوِّدَانِهَا قَالَ حَمَادٌ هَذَا كَرَمٌ طَيِّبٌ رِيحُهُمَا وَذَكَرَ  
 الْيَسَّكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ  
 مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدِكَ كُنْتَ  
 تَعْمَلُ بَيْنَهُ قِيْنُطَلَقَ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا بِهِ  
 إِلَى أَخِي الْأَكْبَلِ قَالَ ذَلِكِ الْكَافِرُ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ  
 قَالَ حَمَادٌ ذَكَرَ كَرَمٌ شَرُّهُمَا وَذَكَرَ كُنْهًا وَيَقُولُ أَهْلُ  
 السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ فَيَفْعَلُ  
 انْظُرُوا بِهِ إِلَى أَخِي الْأَجَلِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّهُ كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى النَّفْسِ  
 هَكَذَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں آتی ہے اور ان کے

کے لیے ہے اور ان کے

فرشتے کہتے ہیں پاک جان کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی جس کو آرام اور دنیا  
 کی بشارت کے ساتھ ایسے رب کی ملاقات کی تیرے بھی دی جاتی ہے ہزاروں  
 نہیں ہوتا یہ بات محلی دہشت ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے  
 یہاں رب کریم ہے اگر وہ نفس برا ہو تا ہے تو اس سے نکل الموت کہتے ہیں۔  
 اسے نصیحت جان جو نصیحت بدن میں تھی اب نکل آس ماں میں کو تو دست  
 قابل ہے تیرے لیے گرم پانی بہہ پڑے اور اسی طرح کے مذاہبوں کی اطلاع ہے اور  
 یہاں اس وقت تک کی جاتی ہے یہاں تک کہ جان نکلتی ہے پھر اس کو آسمان کی  
 طرف لے جایا جاتا ہے اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے فرشتے معلوم کرتے  
 ہیں کون ہے انہیں بتایا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں نصیحت  
 روح کو مبارک ہو جو نصیحت بدن میں تھی حال ہی میں جاتی تیری مذمت کی گئی ہے  
 تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے وہ وہاں ہی کر دی جاتی ہے اور قبر  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں بلاشبہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان کی روح نکلتی ہے تو وہ فرشتے اس کو لے  
 کر آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ جناب حماد کہتے ہیں اس موقع پر جناب ابو ہریرہ  
 یا سرکار سے اس صبح کی خوشبو مشک کا ذکر فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں  
 یہ پاک روح ہے تو آسمان کی طرف سے آئی ہے تم پر اور اس بدن پر اللہ کی  
 رحمت ہو جو تیری وجہ سے آباد تھا پھر اس روح کو رب کریم کی طرف لے جاتے  
 ہیں رب کریم فرماتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے سہارا سادی کہتے ہیں لیکن  
 جب کافر کی روح نکلتی ہے راوی حدیث متاد فرماتے ہیں اس موقع پر یا تو  
 سرکار نے یا جناب ابو ہریرہ نے اس روح پر لعنت یا اس کی بدبو کا ذکر کیا اس  
 وقت آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ روح دنیا کی بات ہے اس سے آئی ہے اس وقت  
 بھی کہا جاتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے سہارا جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں  
 اس وقت سرکار نے اپنی مبارک ناک کو بند کر کے اور اسی جناب ابو ہریرہ نے  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس  
 رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑے لاتے ہیں اور کہتے ہیں اسے روح جسم سے نکل  
 آس حال میں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تو اللہ سے خوش ہے تو باہر  
 آشکی رحمت اور رزق کی جانب اور ایسے رب کی طرف جو نصیبناک نہیں  
 ہے پھر روح مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے دست بردست



مَا دُخِّنَ مِنَ الْأَرْضِ فَيَنْفُثُ بِهِمْ أَدْوَابُ الْمُؤْمِنِينَ  
فَلَهُمْ أَشَدُّ عَذَابًا مِنْ أَحْبَابِهِمْ يَحْتَضِرُونَ  
عَلَيْهِمْ قَيْسُ الرَّحْمَةِ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ  
فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَوَاقِدُ كَانَتْ فِي عَقْرِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ  
قَدْ مَاتَ أَمَّا أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ قَدْ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أَمْرِ  
الْقَارِيَةِ فَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا اخْتَضَرَ أَمَّتْهُ مَلَائِكَةُ  
الْعَذَابِ يَمْسِجُونَ فَيَقُولُونَ أَخْرَجْنِي سَاطِئَةً مَخْطُومًا  
عَلَيْكَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَانَتْنِ رِيحٍ  
جَيِّفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا  
أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ السَّوِيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحُ  
الْمُكْفَرِينَ

(رداء احمد والنسائی)

۱۵۲۱ **وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ**  
**النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِمَّنْ**  
**الْأَنْصَارِ قَامَتْهُمَا رَأَى الْقَبْرَ وَلَمَّا يَكُونُ قَدْ جَلَسَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَتْ حَوْلَهُ كَانَتْ**  
**عَلَى رُءُوسِنَا الطُّيُورُ فِي بَيْتِهِمْ عُرْدٌ يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ**  
**فَوَكَرَهُ رَأْسُهُ فَقَالَ اسْكُبْنِي دَايَا اللَّهُ مِنْ عَذَابِي لَقَدْ**  
**مَرَّ بَيْنِي أَوْ كُنَّا نَحْمِلُهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ**  
**فِي الْبَيْتِ كَانَتْ مِنَ الدُّنْيَا قُلُوبًا مِنَ الْأَخْوَافِ تَزُولُ إِلَيْهِ**  
**مَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاوَاتِ يَمْسُحُونَ الرُّؤُوسَ كَانَتْ وَجْهَهُمُ الْمُسْ**  
**مَعَهُمْ كُنْتُ مِنَ الْفَتَانِ الْيَمِينِ وَحُطُّوا مِنْ حُطُّوا**  
**الْحَمْدُ حَتَّى يَجْلِسُوا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَقِيَّةُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَلَكٍ**  
**الْمَدِينِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ وَبَعْدَ ذَلِكَ**  
**فَيَقُولُ أَيْتَمَّا النَّفْسُ الْكَتِبَةُ أَخْرَجْنِي إِلَى مَقْرَرَةٍ**  
**بَيْنَ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ قَالَ فَتَخْرُجُ قَيْسُ كَمَا**  
**لَيْسَ الْقَطْرَةُ مِنَ السَّمَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَلَمَّا**  
**أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةً عَيْنٍ**  
**حَتَّى يَأْخُذَهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذِي الْإِلَهِ الْكَفَرِ**

موتی بولیان کی روایت کے نزدیک ہے۔

کے کرا سمانوں کی طرف چلتے ہیں تو آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں کتنی پاکیزہ اور سطر  
روح ہے جس کو لے کر تم میں سے اسے بھر فرشتے موتیوں کی روح کو آگے لے کر  
بڑھتے ہیں ان کو دیکھ کر فرشتے اس طرح فرماں دے دیاں ہوتے ہیں جس طرح چاہتے  
کسی کھوٹے بھٹے انسان کو دیکھ کر مسودہ بولتے بھر فرشتے اس سے دریافت کرتے  
ہیں فلاں شخص نے دنیا میں کیا کیا اور فلاں شخص نے کیا کیا فرشتے کہتے ہیں اس شخص  
سے زیادہ سزا لے کر دیکھو دنیا کی مصیبتوں میں پھنسا ہوا تھا بندہ کتنا  
بے فلاں شخص تو مرجھا گیا وہ نہ اسے پاس نہیں آیا تو فرشتے جواب دیتے  
ہیں اس کو اس کے ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہو گا۔ لیکن کافر کی موت کا وقت  
جب قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں  
اور اس سے کہتے ہیں بے نامہ اور روح نکل تجھ پر مرادی مسئلہ کی گئی ہے اور اللہ کا  
عذاب تیرے لیے ہے اس کے بعد روح مردہ کی بدبودار بولی طرح نکلتی ہے  
پھر فرشتے اس کو زمین کے دو انول کی طرف لے کر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کتنی شدید

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے  
ان کو اب کسفن دیا گیا تھا سرکار نے ایک جگہ قیام فرمایا تو ہم بھی مراکت و  
صامت سرکار کے گرد ملے بنا کر بیٹھ گئے اس وقت سرکار کے دست مبارک کی  
ایک ٹکڑی تھی جس سے آپس میں کو کرید رہے تھے ناگیاں اپنے سر مبارک اٹھا کر  
ہم سے دو یا تین مرتبہ فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو اس کے بعد فرمایا بندہ مومن  
کا جب دنیا سے تعلق منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور اس کو آخرت کا سفر پیش  
ہوتا ہے تو آسمان سے آفتاب کی طرح روشن چہرہ والے فرشتے سمیٹ کر لے کر  
اس کے پاس آتے ہیں ان کے ساتھ مینٹی خوشبوئیں بھی ہوتی ہیں اور اس نے  
والے سے قتلائے نظر تک دور مگر پر بیٹھے ہیں اس کے بعد کتاب عزرائیل آتے  
ہیں اور اس کے سر پرانے بیٹھے ہیں اور اس سے کہتے ہیں یاے پاک جان اللہ تعالیٰ  
کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کیلئے کل پھر جان اس طرح نکل جاتی ہے  
جس طرح پانی کو نظر و مشک سے نکل جاتا ہے پھر فرشتے اس جان کو اپنے ہاتھ  
میں لیتے ہیں اس کو کفن میں لپیٹتے ہیں پھر اس کو خوشبوؤں سے معطر کرتے ہیں اور  
اس کفن سے ایسی خوشبوئیں نکلتی ہیں جن کو دنیا والے مشک کی خوشبو کہتے  
ہیں پھر فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں راستہ میں فرشتوں  
کے جس کردہ سے بھی ملاقات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیسی پاک روح ہے فلاں



فِي ذَٰلِكَ الْخُتُوبَةِ وَنَحْنُ بِهَا كَاثِبٌ نَفَعَةٌ وَشَهِيدٌ  
 وَجِئْتُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَإِنْ قِصَصْتُ ذُنُوبَهَا  
 فَلَا يَذَرُونِ يَعْنِي بِهَا عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَا كَلَا  
 قَالُوا مَا هَٰذَا الرَّدُّ الْكَلْبُ فَيَقُولُونَ ذَٰلِكَ أَمْرٌ  
 فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الرَّبُّ كَالَّذِي يُسَوِّدُ بِهَا فِي الدُّنْيَا  
 حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْهِمُونَ لَهُ  
 فَيَقْتَضِي لَهُمْ فَيَسْتَفْهِمُونَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُّقْتَضِيَةً لَهَا  
 السَّمَاءُ الَّتِي يُكَلِّمُهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ  
 فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكَلْبُ كِتَابٌ عَمُّوهُ فِي  
 عِلِّيِّينَ وَأَعْبُدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ حُرَاقِي وَمِنْهَا  
 خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أَعْبَدُوهُ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً  
 أُخْرَى قَالَ مُتَعَادِلٌ رُوِيَ فِي جَسَدِهِ كَيْفَ يَتِمُّ مَكَانُ  
 فَيَجِبُ لَنَا فَيَقُولُونَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ  
 فَيَقُولُونَ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ مَا  
 ۱۴ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ لَهُ وَمَا دِينُكَ  
 عَلِمْتُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمْسَيْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ بِهِ  
 فَيَتَلَدَّى مُتَعَادِلٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَّقَ عَبْدِي فَأَتَى كَلْبَهُ  
 مِنَ الْجَنَّةِ وَالْإِسْرَةِ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحَا لَهُ بَابًا  
 إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ كَيْفَ يَتَبَيَّنُ مِنْ رُوحِهَا فَطَبَقَهَا فَيَقْسَمُ  
 لَهُ فِي كَلْبِهِ مَدَّ بَصَرَهُ قَالَ دِيَارِيَّةٌ وَرَجُلٌ حَسَنُ  
 الْوَجْهِ حَسَنُ الْكَلْبِ طَلَبُ الرِّجَالِ فَيَقُولُ أَجَبْتُ  
 بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا أَيُّوْمَكَ الْيَوْمَ كُنْتُ تُوعِدُ  
 فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَيَجْعَلُكَ الرَّجُلُ يَكُونُ بِالْحَبِيرِ  
 فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْمَالِ فَيَقُولُ رَبِّي أَقْبَرُ الشَّاعَةَ  
 رَبِّي أَقْبَرُ الشَّاعَةَ حَتَّى أَجْعَلَ إِلَى أَهْلِي دِمَالِي قَالَ  
 ذَٰلِكَ الْعَبْدُ الْكَافِرُ إِذَا كَانَ فِي أَنْفِطَارٍ مِنَ الدُّنْيَا  
 فَطَبَقَ مِنَ الْأَخْبَرِ نَزَلَ الرِّجَالِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُرُودُ  
 الرِّجَالِ مَعَهُمْ الْمُسَوِّدُ فَيَجْعَلُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ

والمفسر فرشتے نماز ستاراب و احترام سے اس کا وہ نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا  
 میں ہر موسم تھا پھر آسمان دنیا سکور و اذہ نگہ پہنچ کر اس کے لیے دروازہ کھولا  
 میں پھر آسمان اول سے دوسرے آسمان تک مقرب فرشتے اس کے ہمراہ جتے  
 ہیں اس طرح کا کام ساتویں آسمان تک مقرب ہوتا ہے یہاں پہنچ کر اس کے لیے  
 حکم دی جاتا ہے میرے بندہ کا نام طلیسین میں لکھو اور اس کو زمین پر واپس  
 کہہ دو کہ میں نے اس کو جس جی سے پیدا کیا اسی میں اس کو ٹٹاؤں گا اور اس  
 مٹی سے معادہ اشیاؤں کا جس کے بعد اس روح کا تعلق جسم سے بحال رہے  
 واپس آتا ہے پھر وہ فرشتے اس کے پاس آکر اس کو پھا کر معلوم کرتے ہیں کہ یہ  
 کون ہے ہر وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے فرشتے دوسرا سوال  
 کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے ہر وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے تیسرا سوال  
 کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے تو تم میں مبعوث ہوئی تو یہ زندہ مردہ کہتا ہے  
 کہ وہ تو اللہ کے رسول ہیں فرشتے معلوم کرتے ہیں تجھے کیسے معلوم ہوا تو زندہ  
 کہتا ہے میں نے کتاب الہی پڑھی ایمان لایا اور تصدیق کی اس وقت آسمان  
 منادی ندا کرتا ہے میرے بندے نے درست کہا اس کے لیے جنتی فرش بچھاؤ  
 جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دو جس سے جنتی  
 معطر ہوائیں آتی ہیں اس کی قبر بھی ہمتائے نظر تکسہ وسیع کر دی باقی ہے  
 راوی کہتے ہیں پھر اس کے پاس ایک خوش شکل خوش لباس معطر شخصیت آتی  
 ہے وہ اس سے کہتی ہے تمہیں ان باتوں کی بشارت ہو جن کا تم سے وعدہ کیا  
 گیا تھا اب سرور و شادمان ہو یہ سن کر وہ مردہ اس سے دریافت کرتا ہے  
 تم کون ہو تو مجھے یہ بشارت سنائے آئے ہو تو وہ خوش شکل شخصیت کہتی ہے  
 میں تو تمہارے نیک عمل ہوں اس وقت وہ زندہ مردہ کہتا ہے خداوند تعالیٰ  
 قائم کرے خداوند اقیامت قائم کرنا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال سے ملقات  
 کروں لیکن جب کا فر زندہ دیتا ہے چلنے والا اور آخرت کی طرف رواں دواں  
 ہوتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رو ملائکٹ لے کر آتے ہیں اور ہمتائے نظر  
 تک دور بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سوجانے میں کہتے ہیں اللہ  
 کے مذاب کی طرف اسے نہایت بھلا نکلے یہ سن کر اس سرے والے پر ہیبت  
 طاری ہو جاتی ہے اور ملک الموت اس کی روح کو اس طرح سے کھینچتے ہیں  
 جس طرح تریشم سے گرم سرخ نکالی جاتی ہے رفیقہ سخی کے ساتھ پھر فرشتے



تَقْرَبُنِي مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِي فَيَقُولُ  
 أَيُّهَا النَّفْسُ الْغَوِيَّةُ اخْرُجِي إِلَى سَعْيِكِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكَ  
 قَتْلُكَ فِي جَسَدٍ فَيَنْتَوِعَهَا كَمَا يَنْتَوِعُ السُّفْهُوُ  
 مِنَ الصُّوفِ الْمَبْكُولِ كَمَا خُذَ مَا فَكَدَا اخْذَ مَا لَمْ  
 يَدَّ عَوْهَا فِي يَدِهِ طَوْقَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلَهَا فِي مِزَانِكَ  
 الْمُسْرَحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنَّ رِيحَ حَقِيقَةٍ وَجِدَاتٍ  
 عَلَى صَعِيدِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا  
 عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا السُّدُوسُ  
 الْغَوِيَّةُ فَيَقُولُونَ فَلَانُ ابْنُ فَلَانٍ يَا قَبِيحَ أَشْمَانٍ  
 الَّتِي كَانَ يُسْهِرُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهِي بِهِ إِلَى  
 السَّمَاءِ الدُّنْيَا كَيْسْتَفْتَمُ لَهُ فَلَا يُقْتَمُ لَهُ شَيْءٌ  
 قَدْ رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْفَعُ لَهُمْ  
 أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَسِيرَ  
 الْجَبَلُ فِي سِرِّ الْوُحَاظِ فَيَقُولَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكُفْرُ  
 كِتَابُهُ فِي سِتْرَيْنِ فِي الْأَرْضِ الشُّكْلُ فَيُظْهِرُ  
 رُوحَهُ طَرَحًا ثُمَّ قَرَهُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا  
 خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الظُّلُمُوتُ أَوْ تَهْوِي بِهِ  
 الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَجِيئٍ فَتُخَادَرُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ  
 قَبْلَ أَنْ يَشْرُكَ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ  
 فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ  
 فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا  
 الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي  
 فَيَسْأَلُ مِنْهُمَا تَمِيزَ السَّمَاءِ أَنْ كَانَ بَقَا قَدْ شَوَّهَ مِنَ  
 النَّارِ فَاصْخَرَا لَهَا بَالًا إِلَى النَّارِ قَبْلَ أَنْ يَمُرَّ بِهَا  
 وَتَسْمُرُ بِهَا وَتُضَيِّقُ عَلَيْهِ قُبْرَهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ  
 أَفْلاكُهُ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيُخْبِرُهُ الرَّجُلَ فَيُخْبِرُهُ الْيَتِيمَ  
 الْيَتِيمَ فَيَقُولُ ابْنُكَ الَّذِي يَسْأَلُكَ هَذَا أَيُّوْمُكَ الَّذِي  
 كُنْتَ تُرْعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَرَجَبُكَ الرَّجُلُ  
 بَعِي يَا لَشَيْءٍ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْغَوِيَّةُ فَيَقُولُ

اس کو دست بدست لے کر اس نماں میں لپیٹتے ہیں اس وقت اس مردہ سے  
 دنیا کی بدترین بدبو نکلتی ہے پھر اس روح کو لے کر کہتے ہیں اُدُن کا گزر بلا لگنا  
 جس جماعت پر بتا ہے تو وہ معلوم کرتے ہیں کس کی روح اسے ہو تو ویسا لے لے  
 اس کا بدترین الفاظ میں تعارف کراتے ہیں پھر اس کو آسمان دنیا کی طرف لے  
 جا کر دروازہ کھلواتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولا جاتا یہ گفتگو فرما کر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم آیات کماوت فرمائی کہ کہے: ان کے دروازے  
 نہیں کھولے جاتے اور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوئے جب تک کہ  
 اونٹ سوئی کے ناک سے نہ نکل جائے اس کے بعد سرکار نے فرمایا پھر یہ کہیم  
 فرماتا ہے اس مردہ کا نام سمیع بن لکھ جو زمین کے ذریعہ ترس جھیں ہے  
 پھر اس کی صبح کو لٹکا دیا جاتا ہے فرما کر سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ  
 شخص اللہ کا شریک ٹھہرائے گویا کس کو پرندے اچک لیتے ہیں یہ اس کو  
 دروازہ دیتی ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس روح کو جسم میں لوٹایا جاتا  
 ہے اس کے بعد دفرتے اس کو اگر کھاتے ہیں اللہ دیانت کو کتنی تراب  
 کون ہے؟ تو وہ کتابے افسوس میں نہیں جانتا فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں  
 تیرا دین کیا ہے؟ تو وہی کتابے افسوس مجھے معلوم نہیں پھر تیسرا سوال کرتے  
 ہیں وہ شخصیت کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں بھی یہی کہتا  
 ہے افسوس مجھے معلوم نہیں اس پر آسمان سے ندا کرنے والا کہتا ہے اس نے  
 جھوٹ کہا ہے اس کے لیے آگ کا بستر تیار اور اس کے لیے جہنم کے دروازے  
 کھول دیے جس کی طرف جہنم کی تیش اور گرم تکلیف دہ ہوا آتی ہے اور اس کی  
 قبر کو اس طرح تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں جڑست  
 ہو کر دوسری جانب نکل آتی ہیں اس کے بعد اس کے سامنے ایک کمرہ نظر  
 مشکل آتی ہے جو نہایت غراب اور بدبو دار یا اس سے بہتے ہوئی ہے اور اس سے  
 کہتی ہے ہمارے ہوان باقول کے بارے میں جن کو تو اب تک برا بھلا کہا تھا  
 اتنے ہی دن سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا یہ سن کر وہ مردہ کتابے تو کون  
 ہے تیری شکل بُری اور بدبختناک ہے تو وہ شکل کہتی ہے میں تو تیرے عمل  
 ہوں اس پر وہ مردہ کتابے خداوند اتنا تو قیامت قائم نہ کرنا ایک روایت  
 کے مطابق وہی ہے جس کا تذکرہ ہر ایک ایک روایت میں اس اعداد  
 کے ساتھ منقول ہے جب جسدہ مومن کی روح نکلتی ہے تو ہر فرشتہ  
 خواہ وہ آسمان پر ہو یا آسمان و زمین کے درمیان اس مردہ پر رحمت بھیجتا



رَبِّ لَا تَقْبَلِ السَّاعَةَ فِي يَوْمِي ثُمَّ دَرَادَ فَيَوْمَ إِذَا  
خَرَجَ رُوحًا صَلَّى عَلَيْكَ كُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ  
السَّمَاءِ كَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ مِنْ عَوْنِ  
اللَّهِ أَنْ يَخْرُجَ بِرُوحِهِمْ مِنْ قَبْلِهِمْ وَتُزْعَرُ  
نَفْسُهُ بِعَيْنِي الْكَافِرَةِ الْعَوْرَةِ قِيلَتْ كُلُّ مَلَكٍ  
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَ  
تُخْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ كَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ  
بِعَوْنِ اللَّهِ أَنْ لَا يُخْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

(رواه أحمد)

۱۵۲۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ لَمَّا خَفَعَتْ كَمَا بِالرَّقَاةِ أَتَتْهُ أُمُّ بَشِيرٍ بِثَوْبِ  
الْبُرْجِ مَعْرُوفٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ  
لَقِيتُ فَلَا تَنَاقَرُ عَلَيَّ مِنْ بَقِيَّةِ السَّلَامَةِ فَقَالَ عَقَرُ  
اللَّهُ لَكَ يَا أُمُّ بَشِيرٍ لَنْ تُشْغَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ  
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا صَبَّحْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي حُلِيِّ  
خُفْرِ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَتْ بَلَى قَالَتْ فَهَذَا  
رَوَاهُ ابْنُ مَسْجُودٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ  
الْبَيْهَقِيِّ وَالنُّشُورِ۔

۱۵۲۳ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ كَانَتْ يُحَدِّثُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَسَخَ  
الْمُؤْمِنِينَ طَلَبُ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَقٌّ يَرْجِعُهُ  
اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ فِي  
الْبَيْهَقِيِّ فِي كِتَابِ الْبَيْهَقِيِّ وَالنُّشُورِ

۱۵۲۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ مَيِّتٌ فَتَلَّتُ أَقْدَامًا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

(رواه ابن مسعود)

۔ چاس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاسے یہی اور ہر دروازہ  
پر متعین فرشتے پتہ لگا کر تھے کہ اس کا گزرا ان کے دروازے سے ہو لیکن کافر  
کی روح اس طرح نکالی جاتی ہے جیسے رگوں کو کھینچا جا رہا ہو اس وقت  
آسمانوں اور زمینوں کے درمیان والے فرشتے یا آسمان پر متعین فرشتے اس  
پر لعنت بھیجتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاسے یہی  
اور دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس روح کا گزرا  
کی طرف سے نہ ہو۔

(راحمہ)

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت  
کرتے ہیں کہ جناب کعب کی موت کے وقت ام بشر بنت بردہ بن معروران کے  
پاس آئیں اور کہا ابو عبدالرحمن اگر آپ کی فلاں شخص سے ملاقات ہو تو ان  
کو میرا سلام کہو دینا۔ جناب کعب نے کہا اسے ام بشر  
اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے ہم تو اس وقت بہت زیادہ مشغول  
ہے کہ تو ام بشر نے کہا اسے ابو عبدالرحمن کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نہیں سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ انہوں کی ارواح ہر روز دو دن کی طرح ہر دو دن  
جنت کے درختوں میں چلی ہوں گی تو جناب کعب نے فرمایا ہاں سنا ہے تب  
ام بشر نے کہا اچھا تو ایسی ہی بات ہے۔ (ابن ماجہ بیہقی کتاب البعث  
والنُّشُور)۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی روح جنت  
کے درختوں پر مصروف پرواز رہتی ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس  
کو اس کے جسم میں واپس فرمائے گا۔ (مالک۔ نسائی۔ بیہقی کتاب البعث  
والنُّشُور)۔

حضرت محمد بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر  
بن عبد اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب کہ وہ آخری سال میں  
سے رہے تھے میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں  
میرا سلام کہو دینا۔ (ابن ماجہ)



# میت کی تفصیل و تکفین

## پہلی فصل

# بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهِ

۱۵۲۵ عَنْ اَبِي عَظِيْبَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْتَسِلُ أَنْبَتًا فَقَالَ احْمِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ زَالَ بَقِيَّةُ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَبِإِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَى كَأَنَّهُمَا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَأَنَّهُمَا فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَأُوتِيْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا إِذْ كَانَهُ قَائِلِي بِأَنَّهُ حَقَرَهُ فَقَالَ اشْحِذْنَهَا إِنَّمَا هِيَ فِي رِوَايَةٍ بِأَغْلَسْنَهَا وَثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَبَدًا بِمَتَابِئِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَصَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةً ثُمَّ دُفِنَ فَأَنْفَتْنَا مَا خَلَقَهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ يَمَانِيَّةٍ يَمِينٍ سَعَوِيَّةٍ وَمِنْ كُرْسِيِّ لَيْسَ فِيهَا قِيَمَةٌ فَلَا عِمَامَةَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ تَكْفِينَهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ مَعَ الْمَيِّتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَصَتْ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُعْرِضٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَبِإِدْرٍ وَتَكْفِيُوهُ فِي كَوْبِيرٍ وَلَا تَشْرُوْهُ بِطَبِيبٍ وَلَا تَحْمِلُوْهُ دَارِسَةً فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْنِيًّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَنَسَنَ كَوْنَهُ بِشِئْنِ خَبَابٍ فَيُكَلِّمُ مُصْعَبُ بْنُ أُمِّ يَرْبُغٍ بَابَ جَابِرِ الْمَتَابِئِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا ان کو تین مرتبہ چھین کر تیریا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب سمجھو تو پانی میں بری کے پتے بال لادو اور انہیں کا فردہ لادو یا یہ فرمایا تھوڑا سا کا فردہ لادو جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم غسل سے فارغ ہو گئے تو سرکار کو اطلاع دی تو آپ تشریف لائے اور اپنا تہبند عنایت کر کے فرمایا اس کو زبردیا مہکے طود پہناؤ۔ دوسری روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے سرکار نے فرمایا اس کو تین۔ پانچ یا سات بار اٹھا دو میں غسل دو یعنی پانی بہاؤ اور دائیں طرف کے اعضا و عضو سے غسل شروع کرو اور دائیں ہاتھ میں ہم نے ان کی چوٹی تین ٹٹوں میں گوندھ کر پشت پر ڈال دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کے بنے ہوئے دھلے تین سوئی کپڑوں میں کفنا یا گیا جن میں قمیص و عمامہ شامل نہ تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو غسل دے تو وہ اچھا ہونا چاہیے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک صحابی تھے وہ اونٹ سے گرتے اور گردن کا منکھڑے کی وجہ سے انتقال کر گئے اس وقت یہ حالت احرام میں تھے سرکار نے فرمایا ان کو پانی میں بری کے پتے ڈال کر غسل دو اور انہیں دونوں کپڑوں میں کفنا دو ان کپڑوں میں غوثیہ لگاؤ اور ان کے گردہ منکھڑے کی قیامت کے دن لپیک پڑھتے ہوئے انہیں گے متفق علیہ جناب خباب کی حدیث جو جناب مصعب بن عمیر کی شہادت کے بابہ میں ہے اس کو انشاء اللہ جامع المناقب کذیل میں نقل کریں گے۔



## دوسری فصل

۱۵۵۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَسَاءَ مِنْ خِثَمَاتِهَا

مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكُفُّوا فِيهَا مَوْتَكُمْ دُونَ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ

الرَّيْبُ فَإِنَّهُ يَنْكِبُ الشَّخْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ (رَوَاهُ أَبُو

كَادَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى مَوْتِكُمْ)

۱۵۵۱۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمُوتُوا فِي الْكُفْرِ فَإِنَّهُ يُكَلِّبُ سَلْبًا

سَرِيحًا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۵۲۔ وَعَنْ أَبِي سَمِيْعٍ وَالتِّرْمِذِيُّ أَنَّ لَمَّا حَضَرَهُ

الْمَوْتُ وَعَايَنِيَابُ جُنْدٍ وَكَلِمَتُهَا ثُمَّ قَالَ تَبِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَوْتُ يَبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ

الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۵۳۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكُفْرِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ

الْأَصْحَابِ الْكَبَشُ الْأَقْدَرُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ)

۱۵۵۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ أَحَدُ أَنْ يَنْزِعَ عَنْهُمَا الْحَوِيْدَ

وَالْحُلَّةَ وَأَنْ يَنْزِعَ مِنْ مَاضِيَةٍ وَثِيَابَ بَعْثٍ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو یہ تمہارے لیے بہترین لباس

اسی رنگ کے کپڑے میں مردوں کو کفنناؤ تمہارے لیے حسین سرسراہٹ ہے وہ

رنگوں کے بالوں کو اگانا اور روشنی کو بڑھا تا ہے البوداؤد ترمذی لیکن

ابن ماجہ نے صرف کفن تک حدیث نقل کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کفن میں فضول غریبی نہ کرو کیونکہ کفن کا کفن بہت جلد چھینا

جاتا ہے۔ (البوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت اس طرح

منقول ہے کہ جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے لگا

کر لیے اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میت

کو کئی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن کپڑوں میں اسے موت آئی ہے البوداؤد

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا بہترین کفن جلد و چاندی کا ہے اور

بہترین قبر بلی سینگوں والے سینڈھے کی ہے البوداؤد لیکن ترمذی اور

ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے بارے میں یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں

سے لوبہ اور تیرا اٹار کر ان کو بغیر غسل دیے انہیں کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔

(البوداؤد۔ ابن ماجہ)

## تیسری فصل

۱۵۵۵۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أُرِيَ بِطَعَامِهِ وَكَانَ صَاحِبًا فَكَانَ

كُنْزٌ مَصْحَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ عَمِّيٌّ كُنْتُ فِي بَرْدَةٍ

أَنْ عَطِيقُ رَأْسَهُ بِدَثِّ رَجُلٍ وَأَنْ عَطِيقُ رَجُلٍ بِدَثِّ رَأْسِهِ

وَأَرَاهُ قَالَ وَفَتِيلَ حَمْرَةٍ وَهُوَ عَمِّيٌّ ثُمَّ تَبِعَ لَمَّا مَنَ

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں

کہ جناب عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا لیکن وہ روزے سے تھے

اس وقت انہوں نے کہا کہ مصعب بن عمیر کو شہید کر دیا گیا مالا نکروہ مجھ سے

مجھے تھان کو ایک پیادہ میں کھنا لایا گیا اگر ان کا سر ڈھکا جاتا تو پیر کھلتے تھے

اور اگر سر ہل کو ڈھکا جاتا تو سر کھلتا تھا راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ



الدُّنْيَا مَا يُسَيِّدُ أَذْ قَالَ أَتُعِطِينَ مِنَ الدُّنْيَا مَا تُؤْتِيَنَا  
وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونُوا حَسَنًا ثَنًا عَجَلْتُمْ لَنَا ثُمَّ جَعَلْتُمْ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَ حَقِّ تَرْكِ الْقَلَامِ -

(رواہ البخاری)

۱۵۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُذْخِلَ حُفْرَةً  
فَأَصْرَبَ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَفُتَّتْ فِيهِ  
مِنْ رَيْعِهِ وَالْبَسَدُ قَبِيضَةً قَالَ وَكَانَ كَسَا عَيْنَا  
قَبِيضًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب عبد الرحمن نے فرمایا جناب سید الشہداء اور میرے شہید ہوتے اور وہ بھی مجھ  
سے بہتر تھے پھر دنیا ہم پر پوری طرح فراع گردی گئی دلوں کھٹے ہیں انہوں یا تو  
فراخی کی بابت کہا یا یہ کہا کہ دنیا ہم کو دی گئی اور میں یہ خوف امن گیرے کو دنیا  
جلد سے دی گئی ہے یہ کہہ کر وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھٹنے کی طرف توڑنے لگے (مرفوعہ)  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عبد اللہ بن ابی رماقیہ کے دفن کے وقت قبرستان آئے تو اس کو قبر میں رکھا  
جا رہا تھا لیکن سر کاٹنے اس کو قبر سے نکھوایا جب اس کو نکالا گیا تو آپ اس کا سر  
اپنے گھٹنے پر رکھا اس کے زخم میں لعاب دہن لگا اور اس کو اپنی قمیص پہنایا  
اور یہ فرمایا اس نے حضرت عباس کو قمیص پہنائی تھی - (متفق علیہ)

## بَابُ لُشْيٍ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا

### نماز جنازہ اور جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان

### پہلی فصل

۱۵۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تِلْكَ صَلَاحَةُ فَخِيرٍ  
تَقْدِيرُ مَوْتِهَا وَإِنَّ تِلْكَ سِدْوَى ذَلِكَ فَتَشْرُطُ صُفْرًا  
عَنْ رِقَابِكُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُفِنَتِ الْجَنَازَةُ فَأَحْبَبُهَا لِلرِّجَالِ  
عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاحَةً قَالَتْ قَدْ مَوْنِي دَ  
إِنْ كَانَتْ عَذْرًا صَلَاحَةً قَالَتْ لَا أَهْلُهَا يَا ذَلِيلُهَا آيَتُ  
تَذْهِبُونَ بِهَا يَكْفُرُ مَوْتُهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ  
وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَوَّى (رواہ البخاری)

۱۵۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَعُورُوا قِمْنَ شِعْهَا فَلَا يَقَعْدُ  
حَتَّى تُوَضَّعَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَتَأَمَّرَ لَهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهَا فَكُنَّا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَهَا بِعُورِيَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا میت کو جلد دفن کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی  
طرف جلد پہنچا سبے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہے یعنی برا ہے تو اس کو جوہ کو جلد  
اپنے کندھوں سے آمار ہے ہو (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا جب میت کو چار پائی پر رکھ کر اٹھایا جاوے گا کہ اگر وہ مرد  
والا نیک ہو تو اسے چھ جگہ سے چلو اور اگر نیک نہیں ہو تو اسے  
بشتہ داروں سے کہتا ہے مجھے کہاں سے جا رہے ہو اس کی آواز انسان کے  
علاوہ سب مخلوق سننی ہے اگر انسان سن لے تو ہوشی ہو جائے۔

(بخاری)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ  
جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اس کو زمین پر نہ رکھ دیا جائے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک جنازہ گزرنا تو اس  
کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تب ہم بھی سرکار کے ساتھ  
کھڑے ہوئے اور بعد میں ہم نے سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ



فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ قَدْ عَزَمَ فَأَنَا أَوَّلُهَا الْجَنَّةُ فَمَوَّعًا  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٥٤. وَعَنْ عِيْنٍ قَالَ رَأَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قُعْمَةً وَقَعَمَ قُعْمَةً نَازِحِيْنِي فِي الْجَنَّةِ رَدَّاهُ سَلِيمٌ وَفِي رَوَايَةٍ مَا لَيْكَ وَآبِي دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَّةِ قُعْمَةً قُعْمَةً بَعْدَ -

١٥٤١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَخَشْيَةً  
 وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَقْرَأَ مِنْ دَفْنِهَا كَلِمَةً  
 يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقَدَرِهَا يَنْتَهِى كُلُّ ذِي رَأْيٍ يَقُولُ أَحَدٌ وَ  
 مَنْ مَاتَ عَلَيْهَا تَرَجَعَهُ قَبْلَ أَنْ تُدْفِنَ حَالَهُ يُرْجِعُهُ  
 بِقَدَرِهَا - (صَلَّى عَلَيْهِ)

١٥٤٢ وَعَمَّا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ  
بِالْحَبَابِ النَّجَاشِيِّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ  
إِلَى الْمُصَلَّى فَصَبَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ  
(مُسْتَفْتَى عَلَيْهِ)

١٥٤٣ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ  
رَبِيعُ بْنُ أَرْفَهِ يَكُونُ عَلَى جَنَازَتِنَا أَيْعَاقًا كَثِيرَةً عَلَى  
جَنَازَةِ خَمْسَةٍ لَنَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٥٦٣ وَعَنْ طَالِطَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ  
صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ قَائِمَةٌ  
الْيَكْنُوبُ فَقَالَ لِيَتَلَمَّزُوا أَهْلَهَا سَتَهُ.  
(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

١٥٧٥ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ سَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ  
وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ  
عَنْهُ وَالْكَوْمَ نَزْلُهُ وَدَسِيعَ مَخْدَلُهُ وَاعْمِلْهُ بِالْمَدِينَةِ  
وَالشَّامِ وَالْأَنْبَاءَ وَتَقَبَّلْهُ مِنَ الْخَلَاءِ بِكَمَا تَقَبَّلُ

یہودیہ کا تھا اس وقت سرکار نے فرمایا موت گھبراہٹ والی چیز ہے جیسا تم  
جنانہ کو دیکھو لو گھڑے پر جاؤ (منطق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تو کہتے ہوئے گئے اور حبیب مرکار کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو کہتے گئے یہ کیفیت خزانہ کے ساتھ تھی۔ مسلم لیکن امام مالک اور ابو داؤد کی روایت اس طرح ہے کہ مرکار بیٹھے کھڑے ہوئے اس کے بعد بیٹھ گئے۔

حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ مالیت ایمان میں حصول نماز کے لیے جاتا ہے اور نماز جنازہ کے بعد دفن تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیلاط لے کر رہا ہے۔ اور قیلاط اجر کو اس حد تک کہ اگر وہ جو شخص نماز جنازہ کے بعد دفن سے واپس آ جاتا ہے وہ ایک قیلاط لے کر واپس جاتا ہے۔  
 و تحقیق علیہ السلام

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن نبی شہادت  
شاہد ہوتا ہے اس وقت اُن کے فوت ہوجانے کی اطلاع دی اور صحابہ کے  
ساتھ عید گاہ تشریف لاکر چار گلیوں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی۔  
(رسنق علیہ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب  
 زید بن ارقم ہمارے جہانزول کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے ایک مرتبہ انہوں  
 نے پانچ تکبیریں کہیں جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکبھی، پانچ تکبیریں کہتے تھے (مسلم)  
 حضرت ظہیر بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں  
 نے جب ابن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت میں نماز جہانزادہ کی تو آپ نے نماز  
 میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا میں نے سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے کہ یہ سنت  
 ہے۔ (بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور امیت کہتے ہیں کہ میں نے  
اصل اشدلیہ وسلم کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی اور جو دعا تلازمی کی تھی  
پڑھی وہ میں نے حفظ کر لی آپ نے یہ کلمات کہے اللھم اغفرلہ وارحمہ وواف  
واعف عنہ واکرم نزله ووسع مدخلہ واغسلہ بالماورائے النہر ودفنہ من  
القطایک انقیبیت الثوب الابیض من القدس وابدلہ داراً عزیزاً من دارہ



الْقَرَبَ الْأَبْيَنَ مِنَ النَّاسِ وَأَبْيَلُهُ وَأَرْحَمُهُ مِنْ  
دَارِهِ وَأَحْلَا حَيَاتِهِ مِنْ أَمَلِهِ وَرَوَّحًا حَيَاتِهِ مِنْ زَوْجِهِ  
وَأَدْنَاهُ الْجَنَّةَ وَأَعْدَهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَبِئْسَ  
عَذَابُ النَّارِ فِي رِجَالِهِ قَدِيمٌ وَبِئْسَ الْقَبْرُ وَعَذَابُ  
النَّارِ كَالْحَيِّ تَسْمِيَّتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتُ  
(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۶ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
عَلِيَّ بْنَ أَبِي نَوْقٍ سَعْدُ بْنُ أَبِي دَقَّانٍ قَالَ لَبِثْتُ أَهْلُوا  
بِزِيَارَةِ الْمَسْجِدِ حَتَّى أَصْبَحْتُ عَلَيْهِ فَأَتَاكَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ  
وَاللَّهِ لَقَدْ صُنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
أَبْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ مُهَيَّيْلًا قَالِيئِي

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۷ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ مَلِكْتُ ذَرَّةً  
رَسُولِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي  
رِقَابِهَا فَقَامَ وَسْطُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ دُفْنٍ نَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هَذَا  
قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا أَذْشَمُ لِي قَالُوا دَفَنَاهُ وَفِي  
ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ تَرَوْهُ فَكَفَّمْنَا فَصَفَقْنَا خَلْفَهُ  
فَصَلَّى عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً مَوَدَّةً كَانَتْ  
تَقَعُّ الْمَسْجِدَ أَوْ حَاتِيَهُ فَقَعَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ عَنْهَا أَوْعَتْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا  
كُنْتُمْ أَذْشَمُ لِي قَالُوا كُنَّا نَعْمُ مَسْجُودًا أَمْرَهَا أَوْ امْرَأَةً  
فَقَالَ دُفِنِي عَلَى قَبْرِهِ قَدْ لَوَّهَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ  
إِنَّ هَذَا الْقَبْرُ مَسْجُودٌ ظُلْمَةٌ عَلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ اللَّهَ  
يُبَوِّدُهَا لَكُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْكُمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَفْظُهُ لِلْمُسْلِمِ)

۱۵۷۰ وَعَنْ ثَمَّةِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمِّيَا اللَّهُ

ابن ثمریہ ازمن اہل مدینہ و جافیر ازمن زوجہ دار علیہ الجنۃ و احدہ من عذاب القبر  
ومن عذاب النار اور ایک روایت کے مطابق یہ پڑھا و قہ فتنۃ القبر و عذاب  
النار راوی کہتے ہیں یہ دعا سن کر میری آنکھوں پر ہولی لاش میں ہی مردہ  
ہوتا۔

(مسلم)

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب  
حضرت عبد بن ابی قحالیہ کا انتقال ہوا تو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا  
جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں ہی آپ کی نماز جنازہ پڑھوں لیکن لوگوں نے اس  
بات کو نہ مانا تو ہم المؤمنین نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیضا کے دو لڑکوں سبیل اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

(مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس  
کا انتقال حالت نفاس میں ہوا تھا امامت کے وقت سر کا جنازہ کے وسط کیا  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جس کو دیکھ کر وقت دفن کیا گیا تھا سر کا رے  
پوچھا کس کو دفن کیا گیا تھا صحابہ نے عرض کیا اگر شہر مات سر کا رے  
فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ دی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں  
دفن کیا اور آپ کرات میں جگا ناما مناسب خیال نہ کیا یہ سن کر سر کا رے غصہ کر  
کر فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ دی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایک بلشیرہ سیاہ رنگہ خاتون جو مسجد نبوی میں جھانڈ رہی تھیں یا  
ایک جوان (شک راوی) کو نہ دیکھا تو لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت  
کیا تو لوگوں نے بتایا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا سر کا رے فرمایا مجھے کون اطلاع  
نہیں دی راوی کہتے ہیں گویا لوگوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی تب  
سر کا رے فرمایا اس کی قبر مجھے بتاؤ لوگوں نے سر کا رے کو قبر بتائی تو آپ نے اس قبر پر  
نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا یہ قبر میں ان کے سر و دل کے لیے تاریکی سے بھر رہی ہیں میرے  
ناظر ہونے سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے (متفق علیہ بالفاظ مسلم)  
حضرت ابن عباس کے آواز کو وہ ظالم جناب کریم ابن عباس رضی اللہ



عہدہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس کے صاحبزادہ کا قدیدیں انتقال ہوا تو انہوں نے جناب کریمؐ فرمایا دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں میں نے باہر اگر لوگوں کو دیکھ کر باکر جناب ابن عباس کو بتایا تو آپؐ فرمایا کیا تمہارے خیال میں چالیس آدمی جمع ہو گئے ہیں میں نے کہا چالیس تو ہوں گے تو آپؐ فرمایا اب جنازہ دے چلو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس مسلمان کے جنازہ میں چالیس ایسے افراد شرکت کریں جو شرک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی (اس مرنے والے کے لئے) دعائے مغفرت کا قبول فرماتا ہے (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم... نے فرمایا کوئی میت ایسی نہیں جس کے لئے امت مسلمہ کے افراد جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ اس مرنے والے کے لئے دعائے مغفرت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائے مغفرت کو قبول فرماتا ہے (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا اس کو دیکھ کر صحابہ نے مرنے والے کا تعریف کرنا سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس کے بعد دوسرا جنازہ گندہ اتر اس کو دیکھ کر صحابہ نے اچھے تاثرات کا اظہار کیا ان تاثرات کو سن کر سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس موقع پر جناب عمرؓ نے دریافت کیا کیا واجب ہو گئی ہم کو اسے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی بھلائی کی چار مسلمان گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا اگر تین افراد شہادت دیں تو سرکار نے فرمایا تین بھی لوگوں نے کہا اگر دو گواہی دیں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی بھرہم نے ایک آدمی کی شہادت کے متعلق سرکار سے حدیث نہ کیا (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو بُرا بھلاہ کو کوئی نہ کہو وہ اس چیز کی بزرنگ پیچھے جیکہ تقدس نے پہلے بھیج دیا تھا (بخاری)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

ابن عباسؓ انکہ مات لہ ابن یحییٰ اذ یحییٰ مات فقال یا کریم انظر ما اجتمع لہ من الناس قال فخرجت فاذا اناس قد اجتمعوا لہ فاختبرنا فقال تقول هم اربعون قال نعم قال اخرجه فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ما من رجل مسلم یؤتی فیہم علی جنازہم اربعون رجلاً الا یشددون بانہ شیئاً الا شفعہم اللہ فیہ۔ (رواہ مسلم)

۱۵۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْكُونَ وَآئَةٌ لَهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعَهُ اللَّهُ۔ (رواہ مسلم)

۱۵۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى دَانُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجِبَتْ فَقَالَ هَذَا أَتَيْنِيَهُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَتَيْنِيَهُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجِبَتْ لَهُ النَّارُ أَسْمُهُمْ شَهَادَاتُهُمْ فِي الْأَرْضِ شَفَعْنَاهُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَمُوتُوا شَهِدَاءُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ۔

۱۵۴۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُسْلِمُو شِمَاكِ أَرْبَعَةٌ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا قَالَ وَثَلَاثًا قُلْنَا ثَلَاثًا دَانَتَانِ قَالَ وَالثَّانِي ثُمَّ لَمْ تَسْأَلْهُ عَنِ الْوَأَحِدِ۔

(رواہ البخاری)

۱۵۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَلُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔ (رواہ البخاری)

۱۵۴۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَسَمِي أَحَدٍ فِي  
تَرْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ اخْذَا الْقَدَّانِ قَدْ  
أُتِيَكَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدْ مَاتَ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا  
شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمْرٌ بِهِ بَيْنَهُمْ  
وَلَوْ تَصَلَّى عَلَيْهِمْ وَلَوْ تَعَسَّلُوا.

(رواه البخاري)

۱۵۴۶ وَعَنْ حَبَابِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مَعْرُوفٍ فَكَتَبَ حِينَ انْصَرَفَ  
مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَتَحَنَّنَ نَحْنُ حَوْلَهُ.

(رواه مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اشدھ تو سید ہونے والوں کو ایک کپڑے میں جمع  
کرتے تھے آپ اس وقت دیانت فرماتے ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد  
ہے اور جب قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والے کی جانب اشارہ کیا جاتا تو  
آپ اس کو ہڈ میں آگے کر کے فرماتے قیامت کے دن میں ان لوگوں کا گواہ  
ہوں گا۔ ان شہیدوں کو بغیر غسل و کفن اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کرایا۔

(بخاری)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ سے گھوڑے کی نیکی پیچھے پر پیچھے کرواپس بھاگے  
اس وقت ہم لوگ آپ کے گرد پھیل چل رہے تھے۔

(مسلم)

## دوسری فصل

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری پر چلنے والا جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے  
والا جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں چل سکتا ہے نامکمل (کیا) بچے ہر نماز  
پڑھیں جائے اور اس کے والدین کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے (ابوداؤد)  
احمد ترمذی۔ نسائی لیکن ابن ماجہ کی روایتیں ہے سرکار نے فرمایا سواری  
جنازہ کے پیچھے چلے لیکن پیدل چلنے والا جس طرف پاس چل سکتا ہے اور  
لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور صحابہ میں یہ حدیث مغیرہ بن زیاد سے  
منقول ہے۔

۱۵۴۷ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الرَّكْبُ كَيْفَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي  
يَتَّبِعُ خَلْفَهَا وَأَمَّا مَا عَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا فَرَبِيبًا  
وَرَبِيبًا وَالسَّقَطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَدْعُو لِيَوْمِ الدِّينِ بِالْمَغْفِرَةِ  
وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالْتِّرْمِذِي  
وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الرَّكْبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَ  
الْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالْطِفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَفِي  
الْمَتَابِعِ مِنَ الْمُؤَيَّدَةِ بْنِ زِيَادٍ.

۱۵۴۸ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ  
يَتَّبِعُونَ أَمَّا مَا خَلْفَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَ  
الْتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْتِّرْمِذِيُّ  
وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كَانَتْهُمْ بِرُؤُوسِهِ مُرْسَلًا.

۱۵۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتَّبِعَةٌ وَلَا تَمْتَدُّ  
كَيْسَ مَعَهَا مِنْ تَقْدَامِهَا رَوَاهُ الْتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ  
وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الْتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ بِالرَّكْبِ

زہری نے سالت نے ابو الفضل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ  
عنہما کو دیکھا ہے کہ یہ حضرات جنازہ سے آگے چلتے تھے احمد۔ ابوداؤد نسائی  
ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فسرمایا محدثین اس حدیث کو  
مرسل سمجھتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو تابع کیا گیا ہے یعنی اس کے پیچھے  
جائے اور جنازہ پس روئی نہیں کرتا یعنی کسی کے پیچھے نہیں چلتا اور جو  
شخص جنازہ سے آگے چلے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا اور ابوداؤد۔



عَنْ مَجْهُولٍ -

۱۵۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مِزَارٍ فَقَدْ كَفَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ قَرِيبَةٍ وَقَدْ رَوَى فِي شَرْحِ الشُّعْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَبْدَيْنِ -

۱۵۸۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا ذُكِّيَا فَذَكَرَ الْأَسْمَاءَ الَّذِينَ أَنْ مَلَئَتْهُ اللَّهُ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنَّهُ عَلَى ظُهُورِ الذُّرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نُحْرًا قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى عَنْ ثَوْبَانَ مَوْفُوقًا -

۱۵۸۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِمَا يَحْتَضِرُ الْكِتَابَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُ عَلَى الْمَيِّتِ فَاتَّخِذْ صَوَالَةً اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۸۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِينَا وَصِيَّتَنَا وَشَاهِدَنَا وَغَائِبِينَا وَصَغِيرِينَا وَكَبِيرِينَا وَذُكْرَنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَنَا وَمَنَّا فَاحْيِمْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَنَا وَمَنَّا فَتَوَفَّنَا عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْجُبْنَا أَجْرًا وَلَا تَقْعَبْنَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَدِيمٍ وَأُنْثَانَا ذَكَرَتْ رِوَايَةُ أَبِي دَاوُدَ فَاحْيِمْنَا عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَفَّنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَفِي الْأَجْرِ وَلَا تُصَلِّتْنَا بَعْدَهُ -

ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے کہا کہ اس حدیث میں ابو ماجہ راوی موصول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جنازہ کی مشابعت کی اور تین مرتبہ کندھا یا آویں پر اپنے اوپر (جنازہ کا) جرحی تھا اس کو ادا کیا ترمذی نے اس حدیث کو غریب بنایا شرح السبیل اس طرح منقول ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنازہ کو دو ٹکڑیوں پر اٹھایا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ نے چند سراووں کو دیکھ کر فرمایا کیا تم فرشتوں سے حیا نہیں کرتے کہ وہ پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سوار ہو رہے ہو ان ماجہ ابو داؤد لیکن امام ترمذی نے فرمایا جناب ثوبان کی یہ حدیث موقوف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر سورہ فاتحہ پڑھی۔

ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھو تو سرے والے کے لیے غلوس کے ساتھ دعا فرماتے کہ (ابو داؤد - ابن ماجہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس میں یہ دعا پڑھتے تھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِينَا وَصِيَّتَنَا وَشَاهِدَنَا وَصَغِيرِينَا وَكَبِيرِينَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَنَا وَمَنَّا فَاحْيِمْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَنَا وَمَنَّا فَتَوَفَّنَا عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْجُبْنَا أَجْرًا وَلَا تَقْعَبْنَا بَعْدَهُ -

احمد - ابو داؤد - ابن ماجہ - ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو براہیم اشعری اور ابن کے والد کے والد سے صرف انشاء تک روایت کیا اور صاحب ابو داؤد نے ایمان و اسلام تک روایت کیا البتہ اسناد کی اور ہم کو بعد میں گمراہ ذکر۔



١٥٨٥ وَكَانَ دَائِلَةً ابْنُ الْأَكْثَمِ قَالَ صَلَّى صَلَّى صَلَّى  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
 فَصَحَّحَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَيْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ  
 وَحَبْلِي جَوَارِكُ فِيمَنْ مِنْ فُتْنَةِ الْعَمْرِ وَعَدَايُ النَّارِ  
 وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَقَاوِدِ وَالْحَقُّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ  
 إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(دواء البوداؤد وابن ماجة)

۱۵۸۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 ۳۱ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُرِّهَ امْتِصَّيْنِ حَتَّى تَكُونَ لِقَا عَنِ  
 مَسَاوِيهِهِ (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

(رداء الجرداء واليتيمى)

١٥٨٤  
٣٢  
وَعَنْ ثَابِتٍ ابْنِ عَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةٍ رَجُلٍ فَقَامَ صَحْبِيَانِ رَأْسَهُ ثُمَّ جَاءَا  
بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا يَا أَبَا حُمْرَةَ صَلِّ  
عَلَيْهَا فَقَامَ صَحْبِيَانِ وَسَطُ الشَّيْءِ فَقَالَ لَهُ الْعَدْلَةُ بَيْنَ  
زِيَادٍ هَكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَهِيَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ  
مِنْهَا قَالَ لَعَلَّكَ رَأَاهُ الرَّبُّ مِنْ قِيَامِي وَابْنُ سُلَيْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ  
أُخْرَى دَاوُدَ كَعْبَةَ مَعَ زِيَادٍ وَفِيهِ مَقَامُ عُنْدَ حَبِيزَةَ  
الْمَرْأَةِ -

المشاور

حضرت وائل بن اصف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھی جس نے سنا آپ یہ دعا پڑھتے تھے خداوند اتیرا فلاں بن فلاں بندہ تیری امان اور پناہ میں ہے اس کو فتنہ قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ کا پورا کرنے والا اور جی کرنے والا ہے خداوند اس بندہ کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما بیشک تو مغفرت اور رحم فرمانے والا ہے۔

والله اعلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سروروں کی جھلکیوں کا ذکر کرنا اور ان کی برائیوں کا تذکرہ نہ کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت نافع ابو الغالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو مردہ کے سر کے موازی کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک سقرش خاتون کا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے کہا اے ابو تمزہ کنیت جناب انس بن مالک ہم اس خاتون کی بھی نماز جنازہ پڑھائیے اس وقت آپ جنازہ کے وسط کے موازی کھڑے ہوئے اس وقت جناب علامہ ابن زبایہ نے معلوم کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی حدیث اندر کسی مرد کے اس طرح نمازی کھڑے ہوئے دیکھا جیسے آپ کھڑے ہونے ہیں؟ حضرت انس نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی)

ابن ماجہ، لیکن صاحب ابوداؤد نے اس اضافہ کے ساتھ فرمایا کہ مردہ

ابن ماجہ) لیکن صاحب بردادو نے اس انصار کے ساتھ فرمایا کردہ ۴

تیسری فصل

١٥٨٨ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ قَالَ كَانَ  
 ٣٣ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ وَفَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَارِ  
 فَكُنَّا عَلَيْهِمَا وَجَنَازَةً فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّمَا هُنَا  
 أَهْلُ الْأَنْجَبِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الْعِمَّةِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ  
 لَهُمَا إِنَّمَا جَنَازَةُ يُهْرَدِي فَقَالَا أَلَيْسَتْ لَهَا  
 (مُسَلِّحَتَانِ عَلَيْهِمَا)

(مبتدئ علیہ)

۱۵۸۹ وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب  
سہیل بن صلیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہم قادیسیہ میں ایک جنگ میں  
تھے ان کے سامنے ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں کھڑے ہو گئے جب انہیں  
بتایا گیا کہ یہ جنازہ یہاں کے ایک مقامی ذمی کا تھا تو ان دونوں حضرات نے  
کہلے کو سرکار کے سامنے بھی ایک جنازہ گزرا تھا اور آپ کھڑے ہوئے  
تھے اس وقت آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ جنازہ تو یہودی کا تھا تو آپ نے  
فرمایا تھا کیا وہ انسان نہ تھا؟ (متفق علیہ)

حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اِذَا اَتَتْہُ جَنَازَةٌ لَمْ یَقْعُدْ  
حَتّٰی تُوَضَّعَ فِی اللّٰحِیِّ فَعَرَضَ لَهَا یَبْرُقِیْنَ اِلَیْہِمْ وَفَکَانَ  
کَذٰلَکَ اَکْثَرَ النَّصَعِ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَقَالَ خَالِیْہُمْ رَدَّ اَکْثَرُ  
الدَّرَمِیْنَ فِی دَآئِرِہِمْ اَوْ دَآئِیْنِ مَآجِیۃٍ وَقَالَ الدَّرَمِیْنَ فِی  
ہَذَہِ اَحَدِیْنِ یَا عَرِیْبُ فَرِیْشِدُ بَنْتُ رَافِعِ بْنِ النَّدَّارِ  
کَیْسَ یَا نَعْرِی۔

۱۵۹۰ وَعَنْ عَلِیِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمُ اَمْرًا یَا لَیْلًا فِی الْجَنَازَةِ لَمْ یَجْلِسْ بَعْدَ ذٰلِکَ  
وَاَمْرًا یَا لَیْلًا فِی۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۵۹۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَسْرِیْنَ قَالَ اِنْ جَنَازَةٌ  
مَرَّتْ یَا لَیْلًا فِی عَلِیِّ وَآبِیْنِ عَنَّا فَعَامَ الْحَسَنِ  
وَلَمْ یَقُوْا ابْنَ عَنَّا فَعَامَ الْحَسَنِ الْبَیِّنَ قَدْ قَامَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بِجَنَازَةٍ یَهُودِیٍّ قَالَ  
لَعَمْرُکُمْ جَلَسَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

۱۵۹۲ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیِّہِ اَنَّ الْحَسَنَ  
بْنَ عَلِیِّ كَانَ جَالِسًا فَمَرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ  
حَتّٰی حَادَرَتْ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةٍ  
یَهُودِیٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ عَلٰی  
کُلِّ نَفْسٍ جَالِسًا وَکَرِہَ اَنْ تَحُلُوْا رَاسَہُ جَنَازَةٌ یَهُودِیٍّ  
فَقَامَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

۱۵۹۳ وَعَنْ اَبِی مَوْسٰی اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِکَ جَنَازَةٌ یَهُودِیٍّ اَوْ  
نَصْرَانِیٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَمَرُّوا اِلَیْہَا فَاسَلُّوْا لَهَا تَعْرِیْمًا  
اِنَّمَا تَعْرِیْمُوْنَ لِمَنْ مَعَہَا مِنَ الْمَلَائِکَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)  
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَةَ نَرَسٍ مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فَقَامَ  
فَقَبِلَ اِلَیْہَا کَرِہًا یَهُودِیٍّ فَقَالَ اِنَّمَا مَرَّتْ بِکَ مَلَائِکَةٌ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

۱۵۹۴ وَعَنْ مَالِکِ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ  
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَقُوْلُ مَا مَرَّتْ مُسْلِمٍ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ کَا مَعْمُوْلٍ یَہْتَابُ اَبَی جَنَازَہِ کے ساتھ جاتے تو  
اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ جنازہ کو قبر میں نہ رکھ دیا جاتا ایک موقع  
پر ایک یہودی مال نے سرکار سے کہا ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو سرکار انہی  
وقت بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ امام احمد  
نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کہ جو اس کاراوی بشیر بن رافع قوی  
نہیں ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے پہلے تو ہمیں جنازہ کے ساتھ قبرستان میں کھڑے رہنے کا حکم دیا  
لیکن بعد میں خود بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

حضرت محمد بن یحییٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ  
حسن بن علی ابن عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے سے گزرا تو جناب حسن  
ٹو کھڑے ہو گئے لیکن ابن عباس کھڑے نہ ہوئے اس موقع پر امام حسن نے  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کیا سرکار یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑے  
ہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پہلے کھڑے ہوئے تھے لیکن بعد میں بیٹھ گئے تھے  
حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب  
حسن بن علی رضی اللہ عنہما ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے انکے سامنے سے ایک جنازہ  
گزرنا تو سب لوگ کھڑے ہو گئے جب جنازہ آگے بڑھ گیا تو امام حسن نے فرمایا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے تھے سامنے سے ایک یہودی  
کا جنازہ گزرا تو آپ نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ آپ سے ایک یہودی کا جنازہ  
بہت دیر اس لیے آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سارے سامنے سے یہودی یا نصرانی یا مسلمان  
کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور تم سارا کھڑا ہونا جنازہ کی  
وجہ سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہے (احمد)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے  
ہو گئے پھر فرشتے آئے تو یہودی کا جنازہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فرشتوں کے لیے کھڑے جاؤ

حضرت مالک بن یحییٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں



يَا مَعْشَرَ النَّاسِ قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ الْفَصْلُ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَرَدُّوا إِلَى اللَّهِ لَخَسِدَ لَكُمُ الْعِلْمُ وَلَسْتُمْ تُفْقَهُوهُ فَخُذُوا زِينَتَكُمْ كُلُّكُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنَ بُيُوتِكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ أَوْ إِلَى الْمَرْوَاضِ أَوْ إِلَى الْمَجَالِسِ وَلَكُمْ فِي الْمَسَاجِدِ وَالْمَجَالِسِ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْ إِسْرَافِكُمْ وَلَكُمْ فِي الْمَسَاجِدِ وَالْمَجَالِسِ أَنْ تَسْمَعُوا مِنْهُ وَتَذَكَّرُوا فِيهِ وَلَكُمْ فِي الْمَسَاجِدِ وَالْمَجَالِسِ أَنْ تَقْرَأُوا مِنْ كِتَابِهِ وَتَذَكَّرُوا فِيهِ وَلَكُمْ فِي الْمَسَاجِدِ وَالْمَجَالِسِ أَنْ تَسْمَعُوا مِنْهُ وَتَذَكَّرُوا فِيهِ وَلَكُمْ فِي الْمَسَاجِدِ وَالْمَجَالِسِ أَنْ تَقْرَأُوا مِنْ كِتَابِهِ وَتَذَكَّرُوا فِيهِ

جب اس کو موت آئے اور اس کے لیے جنازہ کی نماز میں تین منہیں ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت واجب کر دیتا ہے اور جناب مالک بن سیرہ کا قول تھا جب نماز جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو اس حدیث کی وجہ سے ان کو تین صغول میں کھرا کرتے ہیں دین الدار۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی اس طرح روایت کیا کہ مالک بن سیرہ جب نمازیوں کی تعداد کم دیکھتے تو ان کو تین صغول میں تقسیم کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس مردے والے پر تین منہیں نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہصل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی اللھم انت ہما وانت خلقتہما وانت ہدیتہما الی الاسلام وانت قبضتہما وانت مدبھتہما

۱۵۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَيَّ الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَهَا وَرَوْحُهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جَنَّتْهَا شَفَعَاءُ قَائِمُونَ

۱۵۹۶ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَكْمَلْ حَظِيثَةً قَطُّ فَمَعْنَاهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو ہریرہ کی امامت میں ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس سے مطلقاً ارتکاب گناہ نہیں ہوا تھا میں نے سنا انہوں نے نماز میں یہ دعا پڑھی اللھم ائذہ من عذاب القبر۔ (مالک)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر یہ دعا پڑھنے (تہجد) خداوند اس کو چار پیش رو پیشوا ذخیرہ آخرت اور ذریعہ ثواب بنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نا کمل بچے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے وہ نہ تو وارث ہوگا نہ اس کا وارث بن سکے گا یہاں تک کہ وہ دوسرے ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس کا کوئی وارث نہ ہوگا کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

۱۵۹۷ وَعَنِ الْبَغَاوِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَبَشِيُّ عَلَى الْقَبْرِ قَائِمَةً أَيْ كِتَابًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ كَنَّا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذَخْرًا قَائِمًا

۱۵۹۸ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَقْفُ لَا يُهَيَّئُ عَنِي وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورِثُ حَتَّى يُكْتَبَ لَهُ رِوَاةُ الْبَغَاوِيِّ دَابْنُ مَاجَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْ كُرْ وَلَا يُورِثُ

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام کسی رکنہ چڑھ کر اُٹھو اور مقتدی اس کے پیچھے یعنی نیچے کھڑے ہو کر صاحب دارقطنی نے غیبی میں کتاب الجنائز کے ذیل میں روایت کیا۔

۱۵۹۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي لَتَصَارِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ الْإِمَامُ قَوْلًا عَنِي وَالنَّاسُ حُكْمَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ رِوَاةُ الدَّارِ قُطَيْبٍ فِي الْمُسْتَجَبِّ فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ



# بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ میت کو دفن کرنے کا بیان پہلا فصل

۱۴۰۰ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي دَقَّانٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي دَقَّانٍ قَالَ فِي مَرْصِدِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْعَدُوُّ لِي لَعْنًا وَأَنْصَبُوا عَلَى اللَّيْلِ نَصَبًا كَمَا أَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ خَضْرَاءُ.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۲ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرَانِيِّ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْتَمًا.

(رواہ البخاری)

۱۴۰۳ وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْكَافَلَةِ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَكْتُمَ وَمَا لَكَ لَا تَكْتُمُ وَلَا تَقُولَ شَيْئًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ الْقَبْرَ دَانٍ يُبْنَى عَلَيْهِ دَانٌ يُقَعَّدُ عَلَيْهِ.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۵ وَعَنْ أَبِي مَرْثُودٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقَبْرِ وَلَا تَصْلُوا إِلَيْهَا.

(رواہ مسلم)

۱۴۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى جَمْعٍ فَتُحَرِّقَ نِيَابَتُهُ فَتُخْلَصَ إِلَى جِلْدِهِ وَخَيْرُكُمْ مَنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَابَةٍ.

(رواہ مسلم)

عَلَى قَابَةٍ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد جناب سعد بن ابی وقاص نے اپنے مرض الموت میں فرمایا میرے لیے لکھنا اور اس میں اسی طرح کئی ایسی کھڑی کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرامگاہ میں سرخ پاد پھٹائی گئی تھی۔

(مسلم)

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے کوہان نما دیکھا ہے۔

(بخاری)

حضرت ابو الیمان اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو بتایا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ میں کسی تصویر کو چھوڑوں اور ان کو مار دوں اور کسی بلند قبر کو چھوڑوں اور اس کو پست کر دوں (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر گچہ پر دست کر کے اس پر عمارت بنانے اور قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگتے انکارت پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یا اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

(مسلم)



(رواه في مسند الشري)

١٠  
١٤٠٩ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ أَخْبِرُوا دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ  
وَأَخْبِرُوا دَاوُدَ إِنَّهُ لَيُثَنِّينِ وَالشَّلَثَ فِي قَوْمٍ رَاجِعِينَ  
وَقَدْ مَرَّ أَكْثَرُهُمْ بِنَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ  
دَاوُدَ وَالتَّيَالِسِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَعِينٍ إِلَى قَوْلِهِ وَ  
أَخْبِرُوا.

۱۹۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ كَمَا كَانَ يُدْرُسُ أُحْيِي سَهَابَتَ  
عَمْرٍو بِأَنِّي لَيُخَدِّفُنِي فِي مَقَابِرِنَا فَكَأَنِّي مُسَاهِدٌ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي  
مُصَنِّعِهِمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ قَالٍ  
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَكُتِبَتْ لِلتِّرْمِذِيِّ)

۱۴۱۱ هـ وعین اثین عتایں کان سگی رسول شو سگی  
۱۲  
الله تعالیہ دسکر من قبلہ لکیم۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

١٤١٢ - وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ قَبْرَ لَيْلَى فَأَسْرَجَ لَهُ بِمِصْرَاجٍ فَأَخَذَ مِنْ قَبْلِ  
الْقَبْرِ وَقَالَ تَحِيَّكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَدَائَهَا تَأْكُلُ  
يَلْمُؤَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي سُرُجِ الشُّعْرِ

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ میں حضور میں دو حضرات نے کھڑا ...  
... کرتے تھے ان میں ایک اہل بیت ہے اور دوسرے صندوقِ حق سے پانی نکالتے ہیں  
کیا گمان میں جو پہلے آئیں گے وہ پہلے اپنا کام شروع کر دیں گے اتفاقاً اہل  
بیت پہلے آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کیلئے اہل بیت کی (شرح المستدرک)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ہمارے لیے ہے اور خندق قبر دوسروں کے لیے ہے۔ (ترمذی)۔ ابورافدہ ابن ماجہ لیکن احمد نے اس حدیث کو حوالہ دینے پر عبد اللہ سے روایت کیا۔

حضرت ہشام بن عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اندکس دن فرمایا پوڑی اور گہری قبریں اچھی طرح کھودو اور دو تین تین شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور آگے اس کو لٹاؤ جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو را احمد - ترمذی - ابوداؤد نسائی لیکن ابن ماجہ نے صرف اچھی طرح کے لفظ تک روایت فرمایا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کی جنگ کے دن میری بھوپھی میرے والد کی سیست کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لے آئیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ لٹا دو بعض مدین دفن کرو در احمد ابو اوفہ و نسائی واری حدیث و العاقلہ ترجمہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں ہر طرف سے لٹایا گیا۔

روشنایی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں اتارے تو آپ کے لیے چڑغ سے قبر میں روشنی کی لگی اور آپ قبر کے سر کی جانب سے لٹایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے بہت نرم دل اور کثرت سے قرآن پڑھتے



إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۶۱۳ وَ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا أَصْلَحَ التَّيْتُ الْقَبْرَ قَالَ يَسْمُوهُ اللَّهُ بِأَلْفِ دَسْكَ

وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَى سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ -

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَيْدُ ابْنُ عَدَاةَ

الْقَائِمَةُ -

۱۶۱۴ وَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُعْتَمِدٍ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّى عَلَى التَّيْتِ ثَلَاثَ

حَكَايَاتٍ بِمِثْلِ خِيَمَتَيْنَا وَأَنَّهُ رُشَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِ أَبِي هِنِيحَةَ

وَوَضَعَهُ عَلَيْهِ حَصْبًا - رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ وَزَيْدُ

الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رُشَّ -

۱۶۱۵ وَ عَنْ عَمِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُجَسِّسُ الْقَبْرَ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَ

أَنْ تُدْطَأَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۶۱۶ وَ عَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ وَكَانَ الْكَلْبِيُّ رُشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِ يَزِيدَ بْنِ زُبَايَ

بِقَبْرِ بَنِي إِسْمَاعِيلَ وَبَنِي رَأْسٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ -

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

۱۶۱۷ وَ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي دَوَاعَةَ قَالَ لَقِيتُ

عُمَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ أَخِيَّ بَعَثَ نَزْرًا فَمَدَّ فَمَدَّ أَمْرَ الشَّيْءِ

مَنْكَرَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَبْرٍ فَكَمْ يَسْطُحُ

حَمَلُهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ

الْمُطَّلِبُ قَالَ الْإِنْسَانُ يُخْفِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعِي رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا

فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي دَاوُدَ

إِلَيْهِ مِنْ مَوَاتٍ مِنْ أَهْلِي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۱۸ وَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَمِدٍ قَالَ خَلَعْتُ عَلَى

۱۹

مَدَامَنَّا - تَرْذِي لَيْكِنْ صَاحِبُ شَرْحِ الشُّعْبَةِ فَرَّيَا كَيْدَ مَدِينَةٍ ضَعِيفَةٍ هِيَ

حضرت ابداً اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں لائے تو یہ فرماتے تھے بسم اللہ علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ایک روایت میں علی سنتہ رسول اللہ منقول ہے راہمہ - ترمذی وابن حجر

لیکن ابوداؤد میں علی سنتہ رسول اللہ مروی ہے۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مسند روایت کرتے

ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تین لپ دونوں ہاتھوں

سے بھر کر دالیں اور اپنے سامنے بڑا حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور

اس پر سنگریزے بھی رکھے (شرح اللہ لیکن شافعی نے صرف مٹی ڈالنے تک

الفاظ روایت کیے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے قبروں پر پتھر پلا ستر کرنے اور ان پر کچھ لکھنے اور ان کو روندنا جانے

سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا اور یہ کام جناب بلال بن رباح نے

مشک سے انجام دیا سرہانے سے پانی چھڑکا شروع کیا اور قدموں تک اس نے

رواؤں (نہجۃ المستقیم)

حضرت مطلب بن ابوداؤد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت

عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا اور ان کے جنازہ کو دفن کیا گیا تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو پتھر لائے کا حکم دیا لیکن وہ پتھر بھاری تھا جس کو

وہ صحابی اٹھانے کے تو سر کاٹ کر بے بس آستینیں چڑھائیں جناب مطلب

کہتے ہیں جس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی وہ فرماتے تھے میں نے سر کاٹ کے بازوؤں

کی سفیدی کو دیکھا سر کاٹے آستین اوچی کر کے پتھر کو اٹھا کر قبر کے سرہانے رکھا

اور فرمایا میں نے اپنے بھائی کی قبر کا نشان بنادیا اور میرے اہل میں جو انتقال

کے گا میں اس کو ان کے قریب دفن کروں گا۔

(ابوداؤد)

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت داؤد

رضی



عَائِشَةُ قَالَتْ يَا أُمَّةَ الْكَثِيفِ لَيْسَ مِنْ بَرٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْهِ فَكَشَفَتْ عَنْ كَلْبَتِهِ قُبُورِهِ لَا مُشْرِقَةَ وَلَا لَاطِيَةَ مَبْطُوحَةً بِبَطْنِهَا وَالْحَرَمَةَ الْحَمَامَ -  
(دُءَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ يُجَلُّ مِنْ الْأَنْصَارِ فَأَتَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يَلْحَدُ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْرِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ دُءَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي إِخْرِهِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ -

۱۶۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسَّرُ عَظْمِ النَّبِيِّتِ كَسَّرُ مَحَبَّتَا -  
(دُءَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے دو مقدس اور حضرت صدیق و فاطمہ کی قبروں کی زیارت کرنے دیں انہوں نے حجر مبارک میرے لیے کھولا تو میں دیکھا کہ یہ تینوں قبریں نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ زمین سے علیحدگی ہوئی اور ان کی بلندی اسی طرح کنکریاں بھی ہوئی تھیں (ابوداؤد)

حضرت ابی بن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے جب ہم قبرستان پہنچے تو ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا وہاں سرکار قبلہ کی طرف مرکز کے بیٹھے تھے تو ہم بھی سرکار کے ساتھ بیٹھے (ابوداؤد۔ نسائی لیکن صاحب ابن ماجہ نے فرمایا ہم اس طرح بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے میسا کر زندہ شخص کی ہڈی کو توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

## تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم) کی تدفین کے وقت موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے قریب انگلیاں بیٹھے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو جناب ابوطالب نے عرض کیا میں ایسا فرد ہوں تو سرکار نے فرمایا تم قبر میں اترو چنانچہ وہ قبر میں اترے (بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے سکرات موت کے وقت فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ دو کوئی نوکر کرنے والی ہو اور داگ ساتھ ہو جب مجھے دفن کر دیا جائے تو میری قبر پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اس کے بعد اتنی دیر میری قبر کے پاس ٹھہرنا جتنی دیر اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں قبر کے ماحول سے موانست حاصل کروں اور جان لوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب تم کسی کا انتقال ہو

۱۶۲۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْتُ نَأْيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفِنُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يَخْلُفِ النَّبِيَّةَ فَقَالَ ابُوطَالِبٌ أَتَاكَ قَالَ كَانُوا فِي قَبْرِهَا فَخَرَلَ فِي نَجْرِهَا  
(دُءَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۲۲ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَاحِظٌ وَمَوْ فِي سِيَاقِ الْحَبْرِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تُصَحِّبْنِي ثَلَاثَةً وَلَا تَارِفًا إِذَا دَفَنْتَنِي مُشْنُوًا عَلَى الثَّرَابِ شَنَا ثُمَّ لَكُمْ حَوْلَ قَبْرِي قَدْ نَمَا بِحُجْرَتِي وَرَدَّ يَسْمُو لَحْمًا مَخْشَى أَتَانِي بِكُمْ وَأَحْلُو مَا ذَا أُرَاجِعُ بِهِ رَسُولَ رَبِّي -  
(دُءَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا



تَحْسِنُهُ وَأَسْرَعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيَقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ  
قَارِئَةً الْمَكْرُومَةِ وَيَعْنِدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتَمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ  
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَكَانَ الصَّوْحِيحُ أَنَّ  
مَوْثُوقٍ عَلَيْهِ.

۱۶۲۳ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْخَبَرِيُّ وَهُوَ مَوْثُوقٌ فَحُمِلَ  
إِلَى مَكَّةَ كَدُّوا فِيهَا فَلَمَّا حَضَرَ مَاتَ عَائِشَةُ أَنْتَ قَبْرَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَلَمَّا كُنَّا مَا فِي جَنَائِزِهِ حَقَبَةٌ

مِنَ النَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَنْصَدَّ عَا

فَلَمَّا تَعَرَّفْنَا كَأَنَّا قَدْ مَارَيْنَا

بَطَرٍ ابْنِ عَمَلٍ كَمْ رَيْتَ لَيْلَةً مَعَا

لَمْ قَالَتْ وَاللَّهِ كَوْضَعُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مَاتَ

وَلَوْ شِئْتَ لَكِ مَا دُرُّوكَ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۱۶۲۵ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَذْرَحَ عَلَى قَبْرِهِ مَا يَجِيءُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ)

۱۶۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ لَمَّا أَقْبَلَ الْقَبْرَ صَحَنِي عَلَيْهِ

مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا -

(رَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ)

۱۶۲۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَذَفٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتِيًّا عَلَى قَبْرِ قَاتِلٍ لَا تُؤْتَى سَاحِبُ هَذَا

الْقَبْرِ إِلَّا لَمْ تُؤْمَرْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

تو اس کو زیادہ دیر درو کو اور جلد اس کو دفن کرو اور میت کے سر ہاتھ  
سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پانچویں سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت  
کرو و بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کر کے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر پر  
موقوف ہے۔

حضرت ابن ابی لیکنہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب عبد الرحمن  
بن ابی بکر کا حبشی میں رکھ کے قریب انتقال ہوا تو آپ کی لاش مکہ لائی گئی  
اور ان کو وہاں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے مکہ تشریف لائیں  
تو اپنے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر کی قبر پر اگر یہ شعر پڑھے (و ترجمہ)

میت ہمارے ہم دونوں جڑ بیکوڑ جھنشینوں کی طرح تھے لیکن  
اس موقع پر یہ کیا گیا کہ ہم ہرگز ہمدانہ ہوں گے لیکن جب میں اور مالک مدت  
دراز تک کٹھے بننے کے باوجود ہمدانہ ہوئے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم نے ایک رات بھی  
کٹھے نہیں گزارے تھے۔

یہ اشعار پڑھ کر جناب سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہیں اگر اس وقت رہیں  
وقت انتقال ہو موجد ہوتی تو یہ وہیں دفن ہوتے جہاں انتقال ہوا تھا اور  
اگر میں آپ کے انتقال کے وقت آجاتی تو آپ کے سر کے بعد دفن ہوتی  
حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سعد کو قبر میں سر کی جانب سے لٹایا اور ان کی  
قبر پر پانی چھڑکا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب اس کی قبر پر آئے تو  
سر ہاتھ کی جانب سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر تکبیر لگائے دیکھ کر فرمایا صاحب قبر کو  
اُزیت دو دیا ہے اذیت نہ پہنچاؤ (احمد)



# بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ میت کے لیے روئے کا بیان پہلی فصل

۱۴۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ غُفْرًا زَاهِدًا وَفَاحَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْرَاهِيمَ فَتَبَيَّنَ وَكُنْهَ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ نَحْنُ ذَلِكَ وَابْرَاهِيمُ يُجِوِدُ بِتَقْلِيمٍ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرِي قَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ دَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحِمَةٌ ثُمَّ أَكْبَهَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْحَيَّ كَدَمَهُ وَالْقَدْبُ يَحْضُرُ وَلَا تَكُونُوا إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا فَطَقَا يُعْذِرُكَ يَا إِبْرَاهِيمَ كَمَا حَذُّوْنَ-

(متفق علیہ)

۱۴۲۹ وَعَنْ أَنَسَ مَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرَسَكَ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرَّاتِ ابْنَاتِي فَوَضَّ قَانِيَا فَأَرَسَكَ يُعْرِقُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ يَهُوَّ مَا أَحَدًا وَلَا مَا أَهْلِي دَرَكِلْ عِيْدَاهُ بِأَحِلِّ مَحَنِي فَلْتَصْرِفْهُ فَتَحَبَّبَ فَأَرَسَكَ النَّبِيُّ تَقْرِصُهُ عَلَيْهِ كَيْتَ يَدَيْهَا فَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَآبَةُ بْنُ كَعْبٍ وَدَرِيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِيْحَانُ فَرَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُهُمْ فَفَانَسَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحِمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا يَرْضَى اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ-

(متفق علیہ)

۱۴۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْرِي لَهُ فَأَنَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِقُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے صاحبزادے جناب ابراہیم کی ادائیت کے شہرہ ابی سیف قین کے گھر آئے یہاں سرکار نے صاحبزادہ کو گود میں لے کر پیار کیا انہیں سونگھا اس کے بعد ایک مرتبہ اور سرکار کے ساتھ ابوسیف کے گھر گئے اس وقت جناب ابراہیم حالت نزہ میں تھے اور سرکار کی چشم مبارک سے اشک جاری تھے اس موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا سرکار آپ کی چشم مبارک سے اشک رواں میں تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے اس کے بعد اس گریہ کی حالت میں فرمایا آٹھ سے آنسو بہتے ہیں دل بے چین ہے اس کے باوجود ہم بھی کہیں گے کہ جس میں ہمارا رب راضی ہو اور اسے ابراہیم ہم تمہارے فراق سے ممکن ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جناب زینب زوجہ ابوالعاص کے کسی شخص کو رسول اللہ کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں میرا بیٹا اب دم بے سرکار ہے قاصد سے فرمایا تم جا کر میرے سلام کہ کر یہ کہنا اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور مشیت جو چاہتا ہے غایت کرتا ہے اللہ دلیس لے لیتا ہے اور ہر چیز کی اس کے یہاں مقرر ہے لہذا بندے کو چاہیے کہ صبر کرے اور اجر چاہے لیکن صاحبزادے نے دوبارہ اصرار کر کے لقمہ سرکار کو بلایا چنانچہ سرکار مع سعد بن عبادہ معاذ بن جبل ابی بن کعب زید بن ثابت وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ جناب زینب کے گھر آئے تو بچہ کو سرکار کی گود میں دیا گیا اس وقت بچہ کی جان نکل رہی تھی یہ دیکھ کر سرکار اشکبار ہوئے اس وقت جناب سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے؟ سرکار نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہم دلوں کے ذریعے ہم فرماتا ہے متفق علیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن



مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَفَةَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي رَافٍ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَائِبَةٍ  
فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَاتِلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ نِكَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي  
بِدَعْوَةِ الْعَيْنِ وَلَا يَهْدِي الْقَلْبَ وَكَفَى لِعَذَابٍ بِهَذَا  
وَأَنَا لَأَنْ لِي أَنْتُمْ أَوْ يَرْجِعُ فَلَمَّا أَلْمِيتَ لِي عَذَابٍ  
يُبْكَوْا أَهْلِي عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْغَدَّ  
وَضَمَّ الْجُرُوبَ وَدَعَا بِمُحْتَلَا وَهَلِيلَةٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۲. وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أُلْقِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى  
فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ امْرَأَتُ عَبْدِ اللَّهِ تُعِيْمُ بَرْقَةَ شَقَّةً أَفَّا  
تَقَالُ لَكُمْ عَلَيْكُمْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيٌّ مُؤْمِنٌ حَلَنٌ وَصَلَنٌ وَخَرَفٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ مُسْلَمٌ)

۱۹۳۳. وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبُ فِي أُمَّتِي مِنَ أَسْمَاءِ الْهَيْلَةِ  
لَا يَرْكُزُ مَهْنُ الْفَخْرِ فِي الْأَحْبَابِ وَالْكُفْرُ فِي الْأَكْثَرِ  
وَالْإِسْتِغْنَاءُ بِاللَّجُورِ وَالْبِتَاحَةُ وَقَالَ الشَّائِخُ إِذَا  
لَمْ تَكُنْ قَبْلَ مَوْتِكَ تَقَامَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْكَ سِرْبَانٌ  
مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْءٌ مِنْ جَرَبٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳۴. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِامْرَأَةٍ فِي بَيْتِي فَجَدَّ قَدِيرٌ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ وَاصِيًا  
قَالَتَ إِنَّكَ عَيْتِي فَإِنَّكَ لَمْ تَصِبْ بِمُعِيتِي وَرَبِّكَ  
تَعْرِفُهُ فَوَيْلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبَهَتْ

بن عرف سعد بن ابی قحاصہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ  
کے لیے تشریف لے گئے جب ان کے گھر پہنچے تو حجاب سدا کو بے ہوشی کی حالت  
میں پا کر مدیافت فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے کہا ابھی نہیں یا رسول  
اس وقت سرکار کی چھبرائے مبارک سے اشک رواں ہو گئے نصیب ہرے جب  
سرکار کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بھی روئے گئے تو سرکار نے فرمایا کیا تم نے  
نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں اور قلب محزون پر عذاب نہیں فرماتا بلکہ  
زبان کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس پر عذاب کہ کہے یا رحم فرمادیتا ہے  
اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا جہاں سے مٹا کر کوئی تعلق نہیں جو  
منہ پھوڑے گیال چاک کر کے جاہلیت کے دور کے طریقوں کو اپنا کر بعضی میت  
کے لیے روئے متفق علیہ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ رضی اللہ  
عنه عنہ بر مرض الموت میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بوی ام عبد اللہ عین  
کے رونے لگیں جب انہیں ہوش آیا اور بوی کو روئے دیکھا تو کہا کیا  
تمہیں یہ معلوم نہیں میں تو حدیث بیان کرتا رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص سے بُری ہوں جو (سوگ میں) سر کے بال لہرے  
حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں میں ہر کام دو دور جاہلیت  
کے ہیں جن کو لوگ نہ سمجھیں گے (۱) اپنے حسب پر فخر (۲) دوسرے کے  
نسب پر طعن (۳) ستاروں کی چال سے بارش کی توقع (۴) اور نوح کرنا  
اس کے بعد فرمایا اگر نوحہ کرنے والے مرنے سے پہلے تو یہ کہے گی تو قیامت کے  
دن گنہگار کی پاد اور عار و شرم کے کرتے میں ملبوس ہوگی -

(مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کا گزرا ایک خاتون پر جو اجڑا ایک قبر کے پاس دوڑ رہی تھی سرکار نے اس  
فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو لیکن اس عورت نے کہا کیا آپ ایسا کہہ رہے ہیں  
مجھ جیسی معصیت نہیں پڑی ہے اس عورت پر رنج و محن کا ایسا عالم تھا



بَابُ التَّيَقُّنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ تَجِدُ عِنْدَ الْبُرَاجِينَ  
فَقَالَتْ كَمْ أَغْرَقَكَ فَقَالَ إِنَّهَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْرِ  
الْأَوَّلَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۵ وَعَنْ أَبِي مُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ يَسْلِمُهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْعَالَمِ  
فَيَجِيءُ النَّارَ لَا تَحِلُّهُ الْقَبْرِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِيُصَوِّقَ مِنَ الرِّسَالَةِ لَا يَمُوتُ رَحِمَهُ مَنْ نَفَسَ  
مِنْ الدُّنْيَا فَتَحْكُمُ بِهَا لَا حَقَّ لِلْجَنَّةِ فَقَالَتْ أَمْرًا  
وَتَهْتَفُ أَوَانِئًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوَانِئًا رَدَّاهُ مَسِيرًا  
فَرَفِي رَدَّاهُ لَهَا ثَلَاثَةٌ تَحْكُمُ بِهَا الْعَوْنُ -

۱۶۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ مَا لِي بِصِدْقِي الْمُؤْمِنِينَ عِشِّي جَزَاءُ  
إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّتِي مِنَ الدُّنْيَا لَهَا حَقٌّ بِهَا  
الْجَنَّةُ - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ اس نے سرکار کو پہچانا نہیں تھا جب اس کو بتایا گیا کہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سن کر وہ عاتقوں دولت سرا کے نبوی پر حاضر ہوئی تو دیکھا کہ اللہ نے نبوت پر لکھی ڈربان نہیں ہے اس نے سرکار سے عرض کیا میں نے آپ کو پہچان لیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مسلمان کے تین بھائی ہوں تو وہ قسم کے لیے ہم دونوں خرم ۳۰ مائے گا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین سے فرمایا تم میں سے کسی خاتون کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ سے اجر کی طلب ہوگی ہے تو وہ داخل جنت ہوگی ان میں سے ایک خاتون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے دو بچے فوت ہو جائیں تو سکاڑے فرمایا ہاں اگر دو بھی فوت ہو جائیں تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ سے ہوگا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فرمایا اس زندہ مومن کیلئے میرے پاس اور جہاں نہیں جگہ دنیا میں اس کی محبوب شخصیت کو موت سے ہٹا کر کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرے کہ اجر جہاں ہے اس کے لیے صرف جنت ہی ہے (بخاری)

## دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کافر کفر سے الگ ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا (ابوداؤد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا مال بھی عجیب ہے جب اس کو فحش حاصل ہوتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس تمام کام میں اجر پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

خیر اللہ اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے دو دروازے

۱۶۳۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ وَالْمُسْتَمِدَّةَ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۳۹ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِّبَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَنْ أَصَابَتْهُ خَيْرٌ حَبِيبًا اللَّهُ وَفَكَرُوا أَنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَبِيبًا اللَّهُ وَصَبَرَ فَأَلْمُومِينَ يُوجِبُ فِي كُلِّ أَمْرٍ حَقٌّ فِي الْقَضَاءِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِهِ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۶۴۰ وَعَنْ أَبِي كَسْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا لَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ بِهِ



عَمَلًا وَتَابَ تَجَوُّزٌ مِّنْهُ قُلْ فَإِذَا مَاتَ بَيْنَاكَ عَذِيرَةٌ  
فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَيَّغَتْ عَلَيْهِمْ الشَّعَادَةُ الْأَرْضِيَّةُ -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۴۱ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ قَرْطَانٌ مِنْ أُمَّتِي أَخَذَهُ  
اللَّهُ بِوَسْمَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ قَرْط  
مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ قَرْطٌ عِذَا مَرَّقَتْ فَقَالَتْ  
فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرْطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ نَأَا قَرْطُ أُمَّتِي كَنْ  
يُصَابُوا بِمِثْلِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّةٌ  
عَرِيبٌ -

۱۶۴۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى لِمَ لَيْسَ بَيْنَهُمْ قَبْرُهُمْ وَلَدُ عَبْدِي فَيَقُولُونَ  
نَعَمْ فَيَقُولُ قَبْرُهُمْ شِدَّةٌ فُتَادِمٌ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ  
مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَيْدَكَ وَاسْتَرْجِعْ فَيَقُولُ  
اللَّهُ أَتَبْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمَرُهُ بَيْتٌ لِّلْعَمَلِ  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۶۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَذَى مَصَابِيحًا فَلَهُ مِثْلُ  
أَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ  
هَذَا أَحَدِيَّةٌ لَا تَعْرِفُهُ مَرْقُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ  
بْنِ عَاصِمٍ الْبَزْزِيِّ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ سُوَيْدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْقُوعًا -

۱۶۴۴ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَذَى تَحْتَى كَيْبِي بَرْدًا فِي الْجَنَّةِ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّةٌ  
عَرِيبٌ)

۱۶۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَتَبَ جَاءَهُ  
بَنِي جَعْفَرٍ قَالَ السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْنَعُوا

مذکور ایک روایت سے اس کے عمل آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ اور دوسرے  
روایت سے اس کا رزق آسمان سے اترا ہے اور جب اس بندہ کا انتقال  
ہوتا ہے تو یہ دونوں اس کے لیے دوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہی ہے انا  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو ان بچوں کی وجہ سے  
اللہ تعالیٰ اس کو اہل جنت کرے گا اس موقع پر ام المومنین حضرت عائشہ نے  
عرض کیا اور آپ کی امت میں سے جس کا صرف ایک ہی بچہ فوت ہوا ہو اس کے ہوا

میں سرکار نے حضرت عائشہ سے فرمایا ہاں اسے نیک بخت اگر کسی کا ایک بچہ فوت  
ہوا ہو حضرت عائشہ نے اس کا سوال کیا اگر آپ کی امت میں سے کسی کا کوئی بچہ  
ہی فوت نہ ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ایسے لوگوں کی مصیبتوں کا دوا ایمان و عمل  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا  
ہے تم میرے بندے کی اولاد کی روح قبض کر لے فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں  
رب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے بارے کا میوہ چھین لیا فرشتے عرض کرتے  
ہیں بیشک ملے ہوئی رب تعالیٰ پھر دیافت فرماتا ہے پھر میرے بندے کا بدلہ لیا  
ہوا تو فرشتے کہتے ہیں اے مالک اس نے تیری حمد کی اور اللہ وانا الیہ راجعون پھر  
اس پر رب کریم فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کی مدد کی اور اس کو تسلی  
دی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے (ابن ماجہ)  
لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہم اس حدیث کو علی بن حاصم کی روایت  
روایت کے علاوہ محمد بن ابی نعیم اور بعض محدثین نے محمد بن سویر سے عبداللہ بن  
مسعود تک موقوف کیا ہے۔

حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو  
تو اس کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا ترمذی نے اس حدیث کو فریب  
کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے  
والد جناب جعفر کی لاش آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا







قَالَ عُمَرُ يَا صَهِيبُ أَتَجْعَلُنِي عَلَىٰ وَقْدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْتَ لِيَعْدَابُ يَبْعَثُ بِكَ  
أَهْلِيهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَجَلٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ وَكَرُمَتْ  
ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا  
حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَيْتَ  
لِيَعْدَابُ يَبْعَثُ بِكَ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ وَكَفَىٰ إِنْ اللَّهُ يُزِيدُ الْكَافِرَ  
عَذَابًا أَبَدًا وَأَهْلِيهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكَ  
الْقُدْرَانُ وَلَا يُزِيدُ وَارِثُهُ وَرَثَةً أُخْرَىٰ قَالَ ابْنُ عَجَلٍ  
عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهِ أَشْرَكَ وَأَجْبَىٰ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ  
لَمَّا قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَيْفَا -

وہمیں ملے

١٤٣٩ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلَ ابْنُ خَارِثَةَ وَجَعَلِي قَابِلًا رَوَّاحَةً  
 جَلَسَ يُعَرِّفُ فِيهِ الْحَزْنَ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَاحِبِ الْبَابِ  
 نَعْنِي شَيْئَ الْبَابِ فَأَتَاهَا وَجَعَلُ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ حَقِيقٍ  
 وَذَكَرَ بَعْضُهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَبْهَثَ عَنْ ذَلِكَ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ  
 الْخَاشِيَةُ لَمْ يُطْعَمْ فَقَالَ أَنُهَضَ فَأَتَاهَا الْخَاشِيَةُ فَقَالَ  
 وَاللَّهِ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَعِمَتْ أَنْتَ قَالَ قَالَتْ فِي  
 أَفْهَامِي مِنَ التَّرَابِ فَقُلْتُ أَرَيْتُمَا اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا  
 أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَتَاةِ -

(مستطیل)

١٤٥٠ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ  
قُلْتُ غَرِيبٌ فِي أَرْضِي غَرِيبٌ لَا يَكُنُّهُ بَكَاءٌ يَجِدُ لِقَاءَهُ  
فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذَا أَقْبَلَتِي امْرَأَةٌ تَزِيدُنِي  
أَنْ تُسَعِّدَنِي فَأَتَقَبَّلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَرْبِيبِي أَنْ تَدْخُلِي الشَّيْطَانُ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ  
مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَكَلَّمَ أَبَاكَ -

روای علی

کیا تو صہیب روتے تھے اور کہتے تھے میرے نبی امیر ہے آئیے سن کر جناب علیؓ نے فرمایا اے صہیب تم مجھ پر رونا ہے جو اود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد ہے یہ کہ مردے پر اس کے بعض رشتہ داروں کے رونے کے سبب یہ مذہب ہوتا ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت عائشہؓ کو اطلاع کی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر مردم فرمائے نہیں خدا کی قسم اگر بیک سرکار نے اس طرح حدیث بیان نہیں فرمائی اگر میت پر اس کے رشتہ داروں کے رونے کے سبب یہ مذہب ہوتا ہے بلکہ گھروالوں کے رونے کی وجہ سے کافر پر عذاب نہیں زیادتی ہوتی ہے اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا تمہارے لیے قرآن کی یہ آیت کافی نہیں کہ کوئی شخص ایک دوسرے کا لوجہ نہیں اٹھائے گا حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے اس موقع پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہی مہنساتا اود ملا ہے ابن ابی حلیہؓ فرماتے ہیں ابن عمرؓ اس وقت کچھ بھی نہ کہا اس وقت علیؓ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ موتہ میں زید بن عارضہؓ جعفر بن ابی طالبؓ اور عبد اللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپؐ اس طرح بیٹھے تھے کہ آپ کے چہرے سے آنسو جاری ہوئے اور ہر جگہ تھے لوہی یہ درودانہ کی بھری یاد روانہ کی اور ج سے دیکھ رہی تھی اس وقت ایک صاحب نے اسے گواہ بنایا کہ کافر کے گھر کی عورتیں ایسا ایسا کر رہی ہیں۔ رونا کر رہی ہیں ہاں وہ وہی ہیں سرکار نے اس شخص کو مٹ دیا کہ ان کو باکرہ کو وہ شخص گیا اود واپس اگر بتایا کہ وہ خواتین اس کا کتنا نہیں مان رہی سرکار نے حکم دیا پھر باکرہ کو وہ شخص گیا اود تیسری مرتبہ اگر عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ جیسا ہم پر غالب آگئی ہیں۔ ماویہؓ فرماتی ہیں اس وقت سرکار نے یزیدؓ یا ان خواتین کے مرتبہ خاک ڈال حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اس شخص سے کہا اللہ تیری ناک کو خاک اود وہ کرے تو نہ وہ کام نکلیا جس کا تجھے سرکار نے حکم فرمایا تھا اود تو سرکار حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب اللہ سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ خیال کیا کہ میں مسافر ہوں اور اللہ سلمہؓ کا انتقال غریب وطن میں ہوا میں ان کے لیے آٹا ندوؤں کی کر لوگ یاد کر س گئے میں رونے کی تیاری میں تھی کہ ایک اور عورت میرا ساتھ دینے کے لیے آگئی اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر فرمایا کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ نکال دیا ہے یہ سن کر میں رونے سے روک گئی اور بعد میں نہ رونی (مسلم)



۱۷۵۱ وَعَنِ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ يَسِيرٍ قَالَ أَسْعَى عَلَى عَبْدِ  
 ۲۳۲ اَللّٰهِ بْنِ رَدَّاهُ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةَ يَتِيمًا وَاجْتَلَاهُ مَا  
 كُنَّا وَاجْتَلَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ جِئْنَا اَكَاثَ مَا قُنْتُ  
 شَيْئًا اَلَّذِي فِي كَفَا اِلَيْكَ نَادَى فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ  
 تَبِكْ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۷۵۲ وَعَنِ ابْنِ مَرْسُومٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اَللّٰهِ صَلَّى  
 ۲۵ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ يَتِيمٍ تَيَمَّمْتُ قِيَمَتَهُ يَأْتِيَهُمْ  
 قِيَمَتُهُ وَاجْتَلَاهُ وَاسْتَبَاهُ وَنَحْوَ ذَلِكَ اِلَّا دَخَلَ اَللّٰهُ  
 بِهِ مَلَائِكَةً يَلْقَوْنَهُ وَيَقُولُونَ اَهْلَكَ اَكَاثَ رَوَاهُ اَلْبُخَارِيُّ  
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ -

۱۷۵۳ وَعَنِ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ مَاتَ يَتِيمٌ مِنْ اِلَى  
 ۲۶ رَسُولِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَتِيمِيْنَ  
 عَلَيْهِ فَقَامَ عَنْهُمْ يَتِيمُهُنَّ وَبَطَرُوهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ  
 صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُنَّ يَا عَمْرُو فَإِنَّ الْعَيْنَ  
 دَائِمَةٌ قَالَتِ الْمَرْءُ مَصَابِكُ وَالْعَمْرُو قَرِيبٌ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتَّيَمِيُّ)

۱۷۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ  
 ۲۷ رَسُولِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ  
 عَمْرُو يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِمْ فَاخْرَجَهُ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ فَقَالَ مَهْلًا يَا عَمْرُو ثُمَّ قَالَ  
 اَيُّ اَكَاثَ وَتَجِئُ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ اِسْتَفْهِمَهَا كَانَ  
 مِنَ الْعَيْنِ وَمِنْ الْقَلْبِ فَمِنْ اَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ  
 السَّرْحَمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ السَّيِّئَةِ وَمِنْ اللِّسَانِ فَمِنْ  
 الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۷۵۵ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَبَّ اَمَامَاتِ الْحَسَنِ  
 ۲۸ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتْ اَمْرَاتُ الْقُبَّةِ عَلَى قَبْرِ  
 سَيِّدَتِهِ ثُمَّ رَفَعَتْ فَبَوَّعَتْ مَا بَيْنَهَا يَقُولُ اَلْاَهْلُ وَجَدْنَا  
 مَا فَتَدَاوَا فَاجَابَتْ اَخْرَجْتَ يَسُوءًا فَانْقَلَبُوا -

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ہدایت  
 بن رواحہ پر سکرا سکھالم میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ نے وہاں سے  
 کیا اور اسے پہاڑ اور ایسے ایسے تعزلی کلمات کہہ کر روکنے لگیں اور جب ہدایت  
 بن رواحہ غشی کم ہوئی تو بہن سے فرمایا کیا تم نے میرے پاس میں ایسا ایسا  
 کہا۔ ایک روایت کے مطابق جب وہ فوت ہوئے تو ان پر کوئی نہ رویا (شفیع علیہ السلام)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے تو اس پر اپنے  
 والا کھڑے ہو کر کتاب لے میرے سردار تو پہاڑ کی طرح تھا اور اس قسم کے کلمات  
 کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مرد سے ہر دو فرشتے متعین فرمادیتا ہے جو اس کے سینہ  
 پر رکھے مار کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن و غریب قرار دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انوار و نبوت میں سے  
 کسی کا انتقال ہوا تھا عورتیں روکنے کے لیے جمع ہو گئیں تو حضرت عمر بن الخطاب  
 روک کر بھاگایا یا تو اس کا سنے فرمایا اسے نظر انہیں چھوڑ دو انھیں روٹی میں  
 قلب رنجیدہ اور وقت مرگ قریب ہے۔

(احمد نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو عورتیں فوج کرتے  
 لگیں اس موقع پر حضرت عمر نے ان خواتین کو کورسے سے مالا تو سر کاٹنے انہیں  
 اپنے دست مبارک سے پیچے ہٹا کر فرمایا اسے عمر ٹھوڑو پھر خواتین سے فرمایا شیطا  
 کی آواز سے دور رہو آپ سے فرمایا جو کچھ بھوہ آنکھ سے اور دل سے بھونا پاپی  
 کیونکہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے  
 بھوہ شیطانی عمل ہے۔

(احمد)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جب جناب حسن  
 بن حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو بھوی نے ان کی قبر پر ایک سال  
 تک حجر گواہ رکھا اس کے بعد انھیں اس موقع پر ایک آواز سنی گئی اسے  
 لوگوں کو کچھ کھرایا تھا کیا تم نے اس کو پایا تو دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ



۱۴۵۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ذِي أَبِي بَرْزَةَ قَالَ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ  
فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا الرُّوِيَّةَ يَتَشَوَّنُ فِي حُمُومٍ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْفَعِلُ الْجَاهِلِيَّةُ  
تَأْخُذُ دُونَ أَوْ يَصْنَعُونَ الْجَاهِلِيَّةُ تَقْتُلُونَ لَقَدْ هَمَمْتُ  
أَنْ أَدْعُوَكُمْ عَلَى دَعْوَةٍ تَرْتَجِعُونَ فِي غَيْرِ صُورَتِكُمْ قَالُوا  
فَأَخَذَهُ الرُّوِيَّةُ يَتَشَوَّنُ وَتَمَّ يَعُودُ عَالِي لَيْلٍ -

(رواه ابن ماجة)

۱۴۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَلْبِسَ جَنَازَةً مَعَهَا رَأْسَةٌ -

(رواه أحمد وأبو داود)

۱۴۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّعَ مِنْ خَلِيلِكَ صَلَوَاتُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتِّينَ لَيْلَةً بِأَنْفُسَا عَنْ مَوَاتَا  
قَالَ تَحْمِلُكَ مَحَبَّتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ  
الْحَبَّةِ يَلْقَى أَحَدَهُمَا أَبَاهُ فَيَاخُذُهُ بِنَاحِيَةِ رِجْلَيْهِ فَيَقْرَأُ  
حَقِّي يَدْخِلُهُ الْجَنَّةَ -

(رواه مسلم وأحمد واللفظ لك)

۱۴۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَلَسْتُ أَمْرًا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ لِي عَيْنٌ  
وَيَحْدِيثُكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ تَشْرِيكَ يَدَيْكَ نَأْتِيكَ فِيهِ نَعْلِمُكَ  
مِمَّا عَلِمَكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْعَلِي فِي يَوْمِكُمْ ذَاكَ أَفْتٍ  
مَعَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَاجْعَلِي مَا تَهْتَنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمُنَّ وَمِمَّا عَلِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِثْقَالُ  
أَمْرًا تُعْتَقِ مَبِينٍ بَيْنَ يَمَاهِمٍ وَكَلِمَا هَذَا كَلِمَةٌ وَكَلِمَاتُهَا  
جَعَلَهَا بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَمْرًا كَيْفَ تَهْتَنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالتَّيْنُ  
فَأَعَادَهَا مَرَّةً ثَلَاثِينَ فَاقْتَبَضَتْ وَاقْتَبَضَتْ وَاقْتَبَضَتْ -

(رواه البخاري)

۱۴۶۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو سر کاٹنے لگا  
کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے بعض لوگوں نے اپنی چادریں جھینک دی ہیں  
اور صرف کرتہ پہنے چل رہے ہیں اس وقت سر کاٹنے فرمایا گیا اور جاہلیت  
کے کاموں پر عمل کرتے ہوئے یہ فرمایا (شک راوی) جاہلیت کے دور کے کاموں  
سے تشبیہ کرتے ہو میں نے سوچا تھا کہ تمہارے حق میں ایسی ہمدعا کروں کہ تمہارا  
صورتمیں بدل جائیں راوی کہتے ہیں یہ سن کر سب نے اپنی چادریں اوڑھ لیں  
اور پھر اس کا اعادہ نہ کیا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایسے جنازہ کا انباء کرنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوکر کرے  
والی ہو۔ (احمد ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص  
نے کہا کہ میرے لڑکے کا انتقال ہوا جس کا مجھے سخت صدمہ ہوا کیا میں نے اپنی محبوب  
شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو غمزدگی  
کی خوشی اور قسمل کا سبب بن سکے جناب ابو ہریرہ نے فرمایا میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بچوں میں فوت ہونے والے بچہ جنت  
میں بھیجتے رہتے ہیں وہ اپنے والدین سے کسی کو دیکھ کر اُس کے دامن کو کھینچ لیتے  
اور اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے

(مسلم ابن الحجاج)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مرد آپ کی خدمت میں  
حاضر ہو کر استفادہ کرتے ہیں اور عورتیں سستے ہیں ہمارے لیے بھی ایک دن ہفتہ  
فرمائیں تاکہ اس دن ہم بھی حاضر ہوں اور آپ میں بھی اسلام کے احکام سکھایا  
جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائے ہیں سرکار نے فرمایا تم فلاں دن فلاں جگہ پر  
جمع ہو جاؤ سب ارشاد و تعاتین وہاں جمع ہو گئیں تو سرکار وہاں تشریف لائے  
احکام سے ان کو آگاہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے سرکار کو سکھائے تھے پھر سرکار نے فرمایا  
تم میں کوئی خاتون ایسی نہیں ہے جس نے اپنے تین بچوں کو اپنے پیچھے لے لیا  
کہ یہاں بھیجا ہو تو بچے اس کے لیے آگ (دروغ) سے پردہ ہی جائیں گے  
ایک عورت نے کہا اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں یہ جلد اس نے دوبارہ  
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا  
أَدْخَلَهَا اللَّهُ الْجَنَّةَ يَقْضِي رَحْمَتَهُ لَهَا ثَلَاثًا قَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ ثَلَاثِينَ قَالَ أَوْ ثَلَاثِينَ قَالُوا أَوْ وَاحِدَةً  
قَالَ أَوْ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ لِي نَفْسِي بِمَا إِنْ السَّقَطَ لِي جُزْءُ  
أُمَّةٍ يَسْتَرْجِي إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَ  
رَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -

۱۶۹۱ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ التَّائِبِينَ**  
**يَبْتَغُوا الْجَنَّةَ كَأَنَّهُمْ جِئُوا حُجَّتًا مِنَ التَّائِبِينَ فَقَالَ**  
**أَبُو ذَرٍّ قَدَّمَ ثَلَاثِينَ قَالَ وَالثَّانِي قَالَ أَتَى مِنْ كَعْبٍ**  
**أَبُو الْمُسَيْنِ وَسَيِّدُ التَّائِبِينَ قَدَّمَ ثَلَاثَةً قَالَ وَوَلِيَدًا**  
**رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا**  
**حَدِيثٍ غَرِيبًا -**

۱۶۹۲ **وَعَنْ قُتَيْبَةَ الْمَدَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبْتُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبَّكَ اللَّهُ كَمَا**  
**أَجِبْتُ فَقَعْدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ**  
**ابْنُ فُلَانٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابَ ثَلَاثِينَ**  
**أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدَكَ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا**  
**رَسُولَ اللَّهِ لَكَ حَاشَةُ أَمْ يَحْتَكَ قَالَ بَلْ يَحْتَكَكُمْ -**

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۶۹۳ **وَعَنْ عَنِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ السَّقَطَ لِي أَوْ لِمَنْ رِئَاةٌ إِذَا أَحْضَلَ أَبُو ذَرٍّ**  
**التَّائِبِينَ قَالَ أَيُّهَا السَّقَطُ الْمَرْغُومُ رِئَاةٌ أَمْ خِلَ أَبُو ذَرٍّ**  
**الْجَنَّةَ فَيَجِدُهَا يَسْتَرْجِي حَتَّى يَدْخُلَهَا الْجَنَّةَ -**

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۹۴ **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنُ آدَمَ لَمْ يَمُتْ**

علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ  
اپنے فضل و کرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول  
اللہ اگر صرف دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی صحابہ نے عرض کیا  
اگر ایک بچہ فوت ہوا تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی اس کے بعد سرکار نے فرمایا  
اس ذات اللہ جس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری زبان ہے کیا نتائج ہونے  
والا مل مال کہا اپنے مال کے ساتھ جنت میں کھینچے گا اگر وہ ذی شہادت الہی پر میرے  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین یا باقی بچے فوت ہوئے وہ اس کے لیے دوزخ سے  
دب و دست پناہ ہوں گے اس موقع پر جناب ابو ذر نے عرض کیا میں نے تو دو بچے بھی  
میں سرکار نے فرمایا دو بھی رکافی ہیں اس وقت رئیس القراء ابو الزناد جناب ابی  
بن کعب نے عرض کیا کہ میں نے تو صرف ایک بچہ کو روایہ آخرت کے لیے بھیجا  
ہے تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی کافی ہے راہن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے  
اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

حضرت قنبر بن زنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی  
ہوا تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اس نے  
عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم آپ کو بھی اسی طرح محبوب دیکھے جس طرح میں اس  
بچے سے محبت کرتا ہوں کچھ عرصہ تک سرکار نے اس بچہ کو نہ کھیا تو معلوم فرمایا  
اگر فلاں شخص کے بیٹے کو کھیا ہوا تو صواب ہے بتایا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا۔ اس پر  
سرکار نے اس کے والد سے فرمایا کیا تم اس بات کو محبوب نہیں دیکھے کہ تم جنت  
جس دروازے سے بھی جاؤ تو اس کو اپنا منتظر پاؤ۔ اس وقت ایک صحابی نے  
عرض کیا یا رسول اللہ یہ اس شخص کے لیے خصوصی بشارت ہے یا ہم سب کے لیے تو

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کچھ بچہ کریم ہے اس وقت جھگڑا کر کے گاہک اس کے والدین  
دورخ میں جائیں گے اس وقت کہا جائے گا اسے رب کریم سے جھگڑا کرتے  
والے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جاؤ وہ فرماں و شادان الہی کو  
جنت میں لے جائے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرمائے گا



صَبَرَتْ وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَعَزَّكَ اللَّهُ  
كَوَابُ دُونَ الْخَيْرِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۱۴۶۵ وَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَمَّحْنِ مُسْلِمًا وَلَا مُسْلِمِيَّةً يُهَابُ بِمُصِيبَةٍ  
فَيَنْكُرُهَا فَلَنْ كَانَ عَقْدًا مَا يَخُودُ لَكَ أَسْرَجًا  
وَالْأَجْدَادُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ مَا عَظُمَ  
وَمِنْ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبُ بِهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)  
۱۴۶۶ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَفَتُمْ رُءُوسَكُمْ فَلَيْسَ تَرْجِعُ  
فَرَادِي مِنَ الْمَصَائِبِ -

۱۴۶۷ وَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ  
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ  
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لَيْسَ لِي فِي بَأْسٍ قَوْلٌ تَحْبَبُكَ  
أُمَّةٌ إِذَا أَصَابَهُ مَا يَجُوزُ حِمْدُ اللَّهِ فَلَنْ أَصَابَهُ  
عَمَّا يَكْرَهُونَ احْتَسِبُوا وَمَصْرُفًا وَلَا حِلْمًا وَلَا عَقْلًا فَقَالَ  
يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا أَهْمًا وَلَا حِلْمًا وَلَا عَقْلًا قَالَ  
أَعْطَيْتُمْ قُلُوبَ جُلُودٍ وَلَيْسَ -

(رَوَاهُمَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

## بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

پہلی فصل

۱۴۶۸ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَهَيَّئْكَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَدْ دَرَاهَا وَتَهَيَّئْكَ  
عَنْ لُحُومِ الْأَعْمَانِ حَتَّى تَقُولَ قَامَسَكُمَا مَا بَيْنَ الْأَكْمَرِ وَ  
تَهَيَّئْكَ عَنِ النَّبِيِّ بْنِ الْأَرَفِيِّ سَقَاوِ فَاحْشَرُوا فِي الْأَسْفَلِ  
يُكَلِّمُوا وَلَا تَقْدَرُوا مُسْكِرًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اگر تو پہلی مصیبت پر صبر کر کے اللہ سے اجر چاہے تو میں تیرے لیے جنت کے  
ثواب سے کم پر راضی نہ ہوں گا یعنی جنت عطا کر دیں گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان مرد واد مسلمان خاتون ایسے نہیں جن پر کوئی مصیبت  
آئے اور وہ مصیبت کو یاد کر کے خواہ اس کو کتنا ہی طویل عرصہ گزر چکا ہو مگر اللہ و  
ان کے راجعون پر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح ثواب سے نوازنا ہے جتنا کہ  
مصیبت کے وقت اس کے پڑھنے سے اجر ملتا ہے۔

(احمد بن حنبل و شعب ابی یوسف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمیہ ٹوٹ جائے تو اس کو  
اللہ و ان کے راجعون پر حنا چاہیے کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔  
حضرت احمد وارضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابو الدرداء  
سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابو القاسم محمد بن مسلمہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے  
میں تمہارے بعد ایک امت کو مبعوث فرماؤں گا جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ  
انہیں جیساں کی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور  
اگر ایسی چیز ملی جو انہیں پسند نہ آئے تو اس پر صبر کریں گے اور محمد سے اجر و ثواب  
کے طالب ہوں گے وہ تمہاری کہ تو ان کے پاس علم ہوگا نہ عقل یعنی غم میں ہوں  
گے جناب علی نے عرض کیا کہ یہ کیسی طرح ہوگا کہ نہ تو ان کے پاس علم ہوگا

## زیارت قبور کا بیان

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی  
زیارت کیا کرو میں نے قربانی کا گوشت تین دن سے ضیاع و ذبحہ کرنے سے منع  
کیا تھا اب جب تم لوگ مرد و عورت ہر ذبحہ کر سکتے ہو میں نے تمہیں ذبحہ کیلئے  
کے علاوہ کچھ چیز سے منع کیا تھا اب تم سب مرد و عورتوں سے پہلے سکے ہو  
بشرطیکہ وہ نشا ورنہ ہو (مسلم)



۱۴۶۹ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ زَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُمْ كَبْكِي وَأَنْبِكِي مِنْ حَوْلِكَ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَمَنْ يُؤْذِنِي وَأَسْتَأْذَنْتُ فِي أَنْ أَزُودَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُودُوا الْقَبْرَ وَرَفَا نَهَا كُنَّا كَرِ الْمَوْتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۷۰ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْقُبُورِ بِالسَّلَامِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَذَاكَ إِذَا شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْأَجْعُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

## دوسری فصل

۱۴۷۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرَيْدَ الْهَمْدَانِيَّةَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يُؤْخِجُهُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يُخَفِّرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا فَتَعْنِي بِالْأَثَرِ رَوَاهُ الْقُرْطُبِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان شریف سے گئے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے قبور! اوقم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم پر بیعت کر گئے ہم بعد میں آنے والوں میں سے ہیں یہ صاحبِ قبر بنی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے۔

## تیسری فصل

۱۴۷۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخِيَالِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا كُفْرًا مُؤْمِنِينَ عِدَا الْمُؤْمِنِينَ وَذَاكَ إِذَا شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْأَجْعُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَآهْلِ بَقِيعِ الْعَرَقَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۷۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقَبْرِ قَالَ قُلِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبِعِزَّتِ اللَّهِ الْمُسْتَعْدِّينَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی میرے یہاں باری ہوئی تو سرکارِ رات آخری صبح قبرستان شریف سے ہمارے اور وہاں یہ کلمات فرماتے اس سبب کی یا خدا اوقم تم پر سلامتی ہو تمہیں وہ چمزل گئی جس کا تم سے کل تک کاودہ کیا گیا تھا اور میںیں ہلست دی گئی تھی اور ہم بھی انشا اللہ تم سے ملنے والے ہیں خداوند البقیع عرقہ کے مؤمنین کی مغفرت فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس طرح اس مضمون کو یاد کروں مجھے آپ زیارتِ قبر کے بارے میں رہنمائی فرمائی تب سرکار نے فرمایا



يُنَادُوا السَّائِرِينَ كَلَامًا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ تَلَاجِفُونَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۳ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِي بَكْرٍ أَوْ أَحَدَهُمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ بَرًّا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

۱۴۴۵ وَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ رَوَاهَا قَوْمٌ تَوَهَّدُوا فِي النَّاسِ وَنَادَوْا بِالْآخِرَةِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۴۶ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْقُبُورِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ فِي ابْنِ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ قَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَتْ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَفَعَهُ دَخَلَ فِي رَحْمَتِهِ الرَّحْمَنُ وَ الرَّسَاءُ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ مَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ وَ لِيُفْلَقَ صَبْرُهُمْ وَ كَرِهَ جَمْعُهُمْ تَحْتَهُ كَلَامًا -

۱۴۴۷ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي لَأَنِّي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ دَاخِلَةٌ تَرَوْنِي وَ أَتَوْنِ إِنَّمَا هُوَ رُفُوحِي وَ إِنِّي خَلَمْتُ دُفْنِ عَمِّهِ مَعَهُمْ قَوْلًا لَوْ مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَ أَنَا مُشَاوِرَةٌ عَلَى بَيْتِي حَيًّا قَبْلَ عَمِّهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

تم زیارت قبر کے وقت یہ کلمات کما اسے سنی کے سون اور مسلمان رہنے والوں کو پڑھنا چاہئے۔  
پیشروں اور پیچھے رہنے والوں کی مغفرت فرما اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ حدیث کو پہنچانے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکو کاروں میں لکھا جاتا ہے۔  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ عمل دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے یاد دلانے کا سبب بنتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) لیکن سلب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و صحیح ہے لیکن یہ اضافہ کیا اور بعض علماء نے فرمایا یہ حکم ابتدائی دور میں تھا لیکن جب زیارت قبر کی رام اجازت دی گئی تو اس میں خواتین اور مرد بھی شامل ہو گئے لیکن بعض علماء نے حدیث نے فرمایا سرکار نے غور توں کے لیے قبروں کی زیارت کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے کیونکہ زیادہ صابر ہوئی ہیں اور متوجہ و فزع میں کمی کرتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب میں اپنے چھوٹی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما میں آتی تو اپنی اور مصنی انہما کو دکھاتی تھی اور یہ کہتی کہ یہاں میرے شوہر اور میرے والد آرام فرما لیکن جب وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو خدا کی قسم میں اپنے بچوں کو سمیٹ کر پار سے خوب دھک کہ حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے چھوٹی آتی بن راحمد



کِتَابُ الزَّكَاةِ

پہلی فصل

## زکوٰۃ کا بیان

١٤٤٨ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ رَجَعَ مَعَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا  
 أَهْلُ كِتَابٍ فَأَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُوَ أَطَاعُوا لِمَا إِلَيْكَ  
 فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْهِمْ عَسْرَةَ كِرَاتٍ  
 فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُوَ أَطَاعُوا لِمَا إِلَيْكَ  
 فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْهِمْ مِائَةً  
 فَوْضَةً مِنْ أَجْلِ يَتَّبِعَهُمْ فَكُرُّوا عَلَى قَوْمِهِمْ  
 فَإِنْ هُوَ أَطَاعُوا لِمَا إِلَيْكَ فَتَبَاكَ وَكَرَّاهِمُ  
 أَمْوَالَهُمْ وَأَنْتَ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيْنٌ  
 اللَّهُ حَيَّابٌ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

١٤٤٩ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي  
مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُنْقَبِحٌ لَمْ يَصْلُحْ  
مِنْ تَارِكِهَا حَيٌّ عَلَيْهِمَا فِي تَارِكِهَا ثُمَّ قُبِلَ كُذِّ  
بِهَا جَلْبُكُهُ وَجَمِيعَتُهُ وَكَلِمَةُ كُلِّمَا رَدَّتْ أُمِدَّتْ  
لَهُ فِي يَوْمِ كَاتٍ وَقُدَّارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ  
حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَيِّئُهُ إِنْكَارًا إِلَى  
الْجَنَّةِ كُلَّمَا إِلَى الشَّارِقِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبْرَاهِيمَ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا  
حَقُّهَا يَوْمَ مَرَدِّهَا وَإِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُطَوَّعَ لَهَا  
بِمَا يَرَدُّهَا وَقَدْ مَا كَانَتْ لَا يَقْبَلُ مِنْهَا فَصِيلًا دَائِمًا  
تَطَاوُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعُصِفُ بِأَقْدَامِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ  
أُولَاهَا رَدَّ عَلَيْهِ أَحَدُهَا فِي يَوْمِ كَاتٍ وَقُدَّارُهُ خَمْسِينَ  
أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَيِّئُهُ

زکوٰۃ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سعاد بن جہل کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب کی ایک قوم کی طرف جا رہے ہو پہلے تو تم انہیں اللہ کی توحید اور میری رسالت کا درس دینا اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ رب العالمین ہے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال سے صرف فطر کرنا اور مظلوم کی دعا بردار سے دوسرے دھندلیہ کو جو مظلوم اور رب کریم کے درمیان کوئی حجاب مائل نہیں ہوتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو نے اور چاندی کا مالک اگر اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا کر گرم کر کے اس کے سپلو پیشانی اور پیٹھ کو دغا جائے گا اور اس محل کی اس دن نگرار کی جائے گی جس کی مدت پچاس ہزار سال ہو گی پھر بندوں کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھیں گے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ اونٹ کے جانے میں کیا حکم ہے تو فرمایا کہ فرمایا اور اونٹوں کا مالک اگر ان کا حق ادا نہیں کرتا نہ تو ان کو پانی پلاتا ہے نہ ان کو دوہتا ہے تو اس مالک کو قیامت کے دن ایک ہزار میدان میں منہ کے بل ڈال دیا جائے گا پھر اس کے تمام اونٹوں کو جن میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا تو منہ کر کے لایا جائے گا جو اس کو اپنے چروں سے چلیں گے اور دانتوں سے کاٹیں گے اور یہ سلسلہ اس تمام دن جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ ان بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ رتی دوزخ کی۔ رسول اللہ



وَمَا إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا إِلَى النَّارِ بِرَيْبٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا يَبْقَى  
وَالْعَمَلُ قَالَ وَلَا مَصَاحِبَ بَعِي وَلَا عَمَلٍ لَا يُدْرِي وَهِيَ  
حَقُّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُطَهَّرُ نَهَارُهَا بِعَمَلٍ قَرِيحٍ  
لَا يُقَوِّدُ وَهِيَ خَبِيثَةٌ لَيْسَ فِيهَا عَصَاةٌ وَلَا جَمْعٌ  
وَلَا عَمَلٌ وَلَا شَيْءٌ يُقَرَّرُ فِيهَا وَتَطَاةُ بِهَا ظِلُّهَا  
مُكَلَّمًا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا نَدَى عَلَيْهِمْ أَنْزَلَهَا فِي يَوْمٍ كَانَتْ  
بِمَقْدَارِهَا عَمَسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْطَعُ بَيْنَ  
الْعَبَا وَحَتَّى يَسِيْلَ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا إِلَى النَّارِ  
يَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْغَنِيُّ قَالَ مَا الْغَنِيُّ مَثَلُهُ  
هِيَ لِرَجُلٍ وَهُوَ رَجُلٌ يَسْتَرْجِي رَجُلٌ آخَرُ  
فَأَمَّا الْغَنِيُّ هِيَ لَمْ يَرْجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ  
وَرَجُلٌ آخَرُ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ قِيلَ لَهُ وَإِنَّ آتِي  
هِيَ لَمْ يَرْجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ  
يَسْتَرْجِي الْغَنِيُّ هِيَ لَمْ يَرْجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ  
وَأَمَّا الْغَنِيُّ هِيَ لَمْ يَرْجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ  
لَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَجُلٌ رَجُلٌ رَجُلٌ  
مَثَلُ ذَلِكَ السَّامِعِ أَوْ الرَّصَدَةِ مِنْ شَيْءٍ لَا كَيْفَ  
لَهُ عَدَدَةٌ مَا أَطْلَقَ حَسَنَاتٍ وَكَتَبَ لَهُ عَدَدَةٌ  
أَوْ رَجُلًا وَابْعَا لَهَا حَسَنَاتٍ وَلَا تَقْطَعُ طَوْنَهَا  
فَأَسْتَفْتِ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ لَا كَيْفَ اللَّهُ لَهُ  
عَدَدَةٌ لَهَا وَابْعَا لَهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَوْنَهَا صَاحِبَهَا  
عَلَى كَيْفَ قَتَرَتْ مِنْهُ وَلَا يُؤَيِّدُ أَنْ يَسْقِيَهَا لَا كَيْفَ  
اللَّهُ لَهُ عَدَدَةٌ مَا حَسَرَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
اللَّهُ قَالَ الْخُمْرُ قَالَ مَا أَتَزَلُّ عَلَى فِي الْعَمَلِ هِيَ الْإِلَ  
هِيَ الْإِلَ الْإِلَ الْإِلَ الْإِلَ الْإِلَ الْإِلَ الْإِلَ  
وَيُقَالُ دَرَجَةٌ خَيْرٌ مِنْ دَرَجَةٍ وَمَثَلُ الْغَنِيِّ مَثَلُ  
مَثَلُ الْغَنِيِّ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمٌ)

۱۴۸۰ رَوَاهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤْتِرْهُ لَكَوْنَهُ مُبْتَلًى

صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ گالیوں اور کمریوں کے متعلق  
کیا ارشاد ہے تو میرا کہنے فرمایا اس کو سارے گلے (دریڈ) کے ساتھ ایک  
ہوا رسید ان میں ڈال دیا جائے گا ان گالیوں اور کمریوں کے منیگ سالم  
اور سید سے ہوں گے وہ ملک کو سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے کھلیں  
گی ان میں سے ایک درویش جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ لے گا اور سارا بدلہ  
گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ  
ہو گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے  
میرا کہنے فرمایا کیا گالیوں کے بارے میں کیا حکم ہے تو میرا کہنے فرمایا  
گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم تو انسان کے لیے گناہ اور وبال کا سبب  
ہوتی ہے دوسری قسم اس کی پردہ داری کرتی ہے اور تیسری قسم انسان کے  
لیے اجر و ثواب کا سبب ہوتی ہے پہلی قسم وہ ہے جن کو انسان ریاکاری خود  
نمائش اور اسلام دشمنی کے لیے پالتا ہے اور جو قسم پردہ پوشی کرتی ہے اس کا  
تعلق ان گھوڑوں سے ہے جن کو راجہ میں بانٹھا اور ان کی گردنوں اور  
کمر میں لٹکا کر نہیں بھولا تو یہ گھوڑے اس کے لیے پردہ پوشی ہیں اور اگر وہ  
ثواب دلوانے والے وہ گھوڑے ہیں جو انسان نے چراگاہ یا سبزہ زار میں اٹھار  
کر رکھے اور مسلمانوں کے لیے بھڑو دیئے اور وہ اس چراگاہ یا سبزہ زار میں بوجھ  
بھی کھاتے ہیں وہ اس کے نام اعمال میں لکھا جاتا ہے اس طرح ان کی لید  
اور پیشاب کی مقدار کے مطابق نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ گھوڑے اگر  
دشمنوں کو توڑ کر ایک میدان سے دوسرے میدان تک دوڑ لگاتے ہیں تو ان کے  
قدموں کی مقدار اور ان کے لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق ان انسان  
کے نام اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان گھوڑوں کا مالک اگر ان کو نہر پر  
پانی پلانے کے لیے لے جاتا ہے اور وہ اس بھڑائی پیتے ہیں تو پانی کی مقدار  
کے مطابق اس کے نام اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں سرکار سے گدھوں  
کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں احکام نازل نہیں  
ہوئے مگر اس سلسلہ میں یہ آیت کافی وافی ہے جس نے ایک ذرہ برابر نیک  
کی وہ اس کو دیکھے گا اور اگر کسی نے ذرہ برابر بُرائی کی تو وہ اس کو بھی دیکھے گا

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے



لَمَّا لَمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَمَ لَهُ رَيْبَتَانِ يُطَوَّقَانِ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَرًا خَدَّيْهِمَا مَتَبَّعَتَانِ يَعْنِي شِدَّةَ قِيَمَتِهِ  
يَكُونُ أَنْ مَالِكَ آتَاكَ كُنُوزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ  
يُتَخَلَّفُونَ الْآيَةَ -

(رداء البخاری)

۱۶۸۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُكَوِّرُ  
حَقَّهَا إِلَّا أَقْبَىٰ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنُ  
لَحْمًا يَأْكُلُ فِيهَا وَيَتَلَوَّحُ بِقُرْدِهَا كُلَّمَا جَازَتْ أَهْلُهَا  
رَدَّتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّىٰ يُقَضَىٰ بَيْنَ النَّاسِ -

(متفق علیہ)

۱۶۸۲ وَعَنْ جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آتَاكَ الْفَصْدُ فِي قَلْبِكَ مَعْتَمِدًا  
وَهُوَ عَنكَ رَاضٍ -

(رداء مسلم)

۱۶۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَىٰ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكَ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَىٰ آلِي فَلاَئِدٍ فَأَتَاَهُ أَبِي بِصَدَقَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَىٰ آلِي آدَىٰ مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ آدَىٰ  
الرَّجُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَيْهِ -

۱۶۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الْقَدَاقَةِ فَوَقَّعَ مِنْكُمْ ابْنُ  
جُمَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُصُ ابْنَ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنْ تَكَانَ  
فَوَقَّعَ فَاتَّكَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَآلُ خَالِدٍ مَا كُنْهُمْ تَطْلُبُونَ  
خَالِدًا أَقْبَىٰ أَحَبَّاسٍ أَذْهَابَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَأَقْبَى الْعَبَّاسُ قَبِيحٌ عَلَىٰ دَمِهَا مَعَهَا فَكَّرَ قَالَ يَا  
عُمَرُ أَمَا حَسِبْتَ أَنَّ عُمَرَ الرَّجُلَ صَبْرًا وَجِدًا -

اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے یہ مال گنہگار کی شکل میں بنادیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ سانپ اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا اور یہ سانپ اس مال کے لیے کی دونوں باجھوں کو کھڑکے گا جس سے مال بھول میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد سرکار کے یہ امت کی عداوت فرمائی بھول لوگ یہ گمان نہ کریں آخر قیامت تک درجہ داری حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی کے پاس اونٹ گائے یا بکری نہیں اور وہ ان کا حق ادا کرے تو قیامت کے دن یہ جاندار اس حالت میں لائے جائیں گے یہ جانور بڑے اور بڑے ہوں گے اور وہ اس کو اپنے پیروں سے کھینچیں گے سیکڑوں سے ساریں گے جب ایک جانور گزر جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آجائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ ہو جائے گا (متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اسے پاس صدقات وصول کرنے والا آئے تو بڑے دقت رہ آتمے راہی ہو۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئی تو آپ فرماتے خداوند اطفال پر رحمت نازل فرما میرے والد جب سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا عدا آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما (بخاری و مسلم ایک اور روایت کے مطابق اس طرح مروی ہے جب کوئی سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے خداوند اطفال پر رحمت نازل فرما)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولیوں کے لیے بھیجا تو سرکار کی خدمت میں عرض کیا کیا کر ابن جہل خالد بن ولید اور جناب عباس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے تب سرکار نے فرمایا کہ ابن جہل نے کفران نعمت اس لیے کیا کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا۔ لیکن خالد کی بات یہ ہے کہ تم لوگ اس پر ظلم کرتے ہو کہو کہ اس نے اپنی زمین اور سامان جنگ راہ خدا میں وقف کر دیا ہے رہا عمر جناب عباس کو ان کی زکوٰۃ ادا اس کی شکل (دوسرا رویوں) کا میں حاضر ہوں اس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا



(مفتی محمد رفیع)

١٧٨٥ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ الْأَزْدِيِّينَ لَهُ  
ابْنُ التَّبِيعَةِ عَلَى الصَّدَاقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا نَسَكٌ  
وَهَذَا أَهْبَاءِي نِي فَخَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَرِمَهُ اللَّهُ وَأَتَيْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلُ  
رَجُلًا لَا يَنْتَكِرُ عَلَيَّ أَمْرِي وَمَعَا وَلَا فِي اللَّهِ قِيَّامِي أَحَدُهُمْ  
فَيَتَوَلَّى هَذَا النِّكَاحَ وَهَذِهِ هَدِيَّةُ أَهْلِيهِمْ لِي فَهَذَا  
جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَدْبَرْتُ أَرَامَ فَيَنْظُرُوا أَيُّهَا لَيْلَى  
أَمْرًا وَالْأَيْدِي تَفْشِي بِبَيْتِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مَعَهُ  
شَيْئًا إِلَّا حَبَاةً يَمُودُ مَا لَيْسَ يَمُودُ يَحْمِلُهُ عَلَى  
رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيدًا لَهُ رَعَاةٌ أَوْ بَقَرًا لَهُ خِرَادٌ  
أَوْ شَاةٌ يَتَنَكَّرُ ثُمَّ يَمُودُ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُمُرَةَ  
لَا يُطِيرُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ  
مُتَشَلِّقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْعَطَّارِيُّ وَفِي قَوْلِهِمْ هَذَا جَلَسَ  
فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَدْبَرْتُ أَرَامَ فَيَنْظُرُوا أَيُّهَا لَيْلَى أَمْرًا  
وَبَيْتُ عَلَى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يَدْرُسُ إِلَى مَعْظُورٍ فَهُوَ  
مَعْظُورٌ وَكُلُّ دَخِيلٍ فِي الْعُمُرَةِ يَنْظُرُ هَلْ يَكُونُ حَكَمًا  
عِنْدَ الْإِلَهِ وَكُلُّكُمْ عَمْدًا إِلَّا ثَمَرَانِ أَمْرًا هَكَذَا  
فِي شَدِيدِ الشَّدَدِ.

١٩٨٤ وَعَنْ عِيَادِي بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَا هُوَ مِنَّا وَمَنْ عَمِلَ  
كَتَمْنَا بِخَيْطٍ فَمَا كَوْنُهُ كَانَ عَلَوْلًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ  
الْبَعْثَةِ - (رواه مسند)

(بسم الله الرحمن الرحيم)

۱۰ کے ختم ہونے کے وقت بھی وی کیفیت ہے جو اس کے کرنا کے وقت

## دوسری فصل

١٤٨٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَلَّيْتُ هَذِهِ الْأَيَّةَ  
وَالَّذِينَ يَكْمُرُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَيَّ  
بِئْسَ أَتَى اللَّهُ أَهْلَ الْبُخْلِ فَقَالَ

لے کر تم نہیں جانتے کہ انسان کا چچا اس کے لیے بمنزل باپ کے ہوتا ہے (محقق علیہ السلام)  
حضرت ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار  
دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی زادہ کے ایک شخص کو جو ابنِ تیبیہ کے نام سے مشہور  
تھے صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر فرمایا جب یہ وصولیابی سے واپس آیا  
تو وصول شدہ مال کا کرپیش کر کے کہنے لگے کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور میری وہ  
مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
پر تشریف لائے اور خطبہ کے دوران فرمایا میں تم میں سے لوگوں کو ان صدقات  
کی وصولیابی کے لیے مقرر کرتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے  
اختیار و اقتدار عطا فرمایا ہے ان وصول کنندگان میں سے ایک صاحب  
آکر کہتے ہیں کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے  
ایسا شخص اپنے باپ یا مال کے گھرنے بیٹھ کر کہی نہیں دیکھتا کہ اس کو  
تحائف و ہدیائے ہیں یا نہیں۔ اس ذاتِ اندس کی قسم جس کے بقصد  
میں میری جان ہے کوئی شخص اس مال سے کچھ بھی نہیں حاصل کرتا مگر وہ  
اس کو قیامت کے دن اس حال میں لائے گا کہ وہ مال اس کی گردن پر رکھا  
ہوگا اگر یہ (تحفہ) اونٹ ہوگا تو اس کی سی آواز ہوگی اور اگر گائے یا بکری ہوگی  
گے تو ان کی سی آواز ہوگی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے  
لیے اپنے ہاتھ اٹھائے اور آپ کے ہاتھ اتنے بلند تھے کہ میں بغل مبارک کی سفیدی  
ظاہر ہو رہی تھی دعا میں آپ نے یہ کلمات سکھے خداوند کیا میں نے تیرا پیغام پہنچایا  
و اب خداوند کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (محقق علیہ السلام) لیکن خطابی نے  
کہا کہ نبی علیہ السلام کے اس فرمان میں کہ وہ شخص اپنے والدین کے گھرنے بیٹھ کر کہتا  
ہے کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے  
حضرت عدی بن حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ہم کسی کام پر متعین کریں اور وہ شخص اس سلسلہ  
میں سونے کے ناکہ کی برابر یا زیادہ چیز کو چھپائے تو یہ ایسی خیانت ہے جس کا  
قیامت میں مواخذہ ہوگا (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ایستہ کرتے ہیں کہ حبیب آیت ہے جو لوگ چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں، ان کا نزل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں ہوا اس موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہاری اس فکر کو دور کرانا ہوں

دہی کیفیت ہے اور اس کے کونے کے وقت تجھے ہنس رہا ہے۔



يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّكَ كَبَرْتَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَلْ فِيهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّ  
اللَّهَ كَتَبَ فِيهِ مِنَ الزُّكُوفَةِ الْإِلَاطِيَّةِ مَا بَعِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ  
وَلَا مَا كَرِهَ الْمَدَائِيَّةُ وَذَكَرَ كَلِمَةً لَمْ تَكُنْ لِمَنْ يَحْمِلُهَا  
فَقَالَ فَذَكَرَ عَنْهُمْ فَقَالَ لَيْدًا أَخْبَرْتُكَ بِغَيْرِ مَا تَكُونُ  
الْمَرْءُ الْمَرْءُ الْفَصَالِيحَةُ إِذَا انْظُرُوا إِلَيْهَا سَرَتْ وَإِذَا انْظُرُوا  
أَطَاعَتْ لَمَّا دَاغَابَ عَنْهَا حُفَّتْ -

(رد المحتار ج ۱۰)

[illegible]

(دواء ابو داود)

١٤٨٩ وَكَانَ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ شَوْكَانَ فَجَاءَهُ نَاسٌ يَتَّبِعُونَ  
 ١٢ مِنَ الْأَشْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا  
 إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيَقْتُلُونَنَا فَقَالَ  
 أَهْلُوا مَضْجِعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْكُمْ  
 قَالَ أَهْلُوا مَضْجِعَكُمْ قَالُوا طَائِفٌ مِنْكُمْ

(مجلس الوزراء)

١٣٠. وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَصَّاصَةِ قَالَ قُتِلَتْ أُمُّ  
أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ عَلَيْنَا أَفْسَكُوا مِنْ أُمُورِهَا  
يَعْنِي مَا يَعْنُونُ قَالَ لَا - (رواه أبو داود)

١٤٩١/ وَعَنْ زَائِدِ بْنِ حُدَيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ يَأْتِيهِ  
كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرِيحَهُ إِلَى يَتِيمٍ -

(نوعه ابوداد و القرمی)

١٤٩٢ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ جَدِّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَنْبَ وَلَا  
جَنْبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي ذُرِّيَّتِهِمْ

لہذا انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت صحابہ پر بہت شاق ہے رسول اللہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے رکۃ تمہارا بقیہ مال کو پاک کرنے کے لیے فرض کی ہے اور حق و راستہ اس لیے مقبول کیا ہے کہ تم لوگ مسلمانوں کو کچھل سکے راوی کہتے ہیں اس وقت سرگاسے کوئی کلمہ فرمایا تھا جو انہوں نے نقل نہ کیا، راوی کہتے ہیں کہ یہ بات اس کے جواب میں کہنا اذکر کانہو بلذکر کیا پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا اسے عمر کی اس نہیں سمجھتا بہتر وہ خزانہ عبادوں سے کوئی شخص ترجیح دے نہ لیکو کا کاغذ آٹا ہے جو جب اس کو دیکھے تو مسرود

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مغرب تمہارے پاس کچھ سوا آجی گئے ہیں جو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کو خوش آمدید کہو اور اگر وہ تمہارے مال سے کچھ طلب کریں تو اس عجب کو قائل کہ دو رہیں جو طلب کریں دے دو" اگر وہ انصاف کریں گے تو ان کی سزاؤں کے لیے ہے اور اگر وہ ظلم کریں تو اس کا بدلہ پائیں گے۔ لیکن تم ان کو دہنی کرو کیونکہ تمہاری مذکوۃ کی تکمیل ان کی رضا مندی ہے اور وہ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں سے  
دیہات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا  
کہ بعض زکوٰۃ وصول کرنے والے اگر ہم پر ظلم کرتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا  
کہ تم جھولی بن کر نہ والوں کو راضی رکھو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ ہم  
پر ظلم کریں آپ نے فرمایا صدقہ وصول کرنے والوں کو راضی رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیا

جائے (الہود اور دم)

حضرت الشیخ ابن خصاصیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ صدقہ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کی جاتی ہے کیا ہم اپنے مال میں سے اتنی مقدار کم کر لیں جتنی وہ زیادہ کرتے ہیں نبی علیہ السلام حضرت داؤد بن مندج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق کے ساتھ صدقات کو وصول کرنے والا عاقل ہے گھرواپس آنے تک راہ نہ دے جس جہاد کرنے والے کی طرح سے ہے۔

رايو داڏو، قزمڙي،

حضرت عمرو بن شعيب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دو ان کے داماد اور دو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ وہ دین والے  
کو آبادی سے باہر نہ لے جائے اور نہ کوہ و نہ خوالا میں نہ لے جائے اور نہ صدقات



(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۹۳ وَ عَنْ ابْنِ عُثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَقْدَمَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِ الْخَوَلَاءُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ دَاوُدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ رَوَوْهُ عَنْ ابْنِ عُثْمَةَ -

۱۶۹۴ وَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْيِيلِ سَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُفَ خَرَجَ لَكَ فِي ذَلِكَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ -

۱۶۹۵ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ قَرَى يَتِيمًا لَمْ يَأَلْ فُلَيْتَ يَتِيمًا فِيهِ وَلَا يَزِيدُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِإِبْنِ الْمُنْكَثَرِ بْنِ الْكَلْبِيِّ مَوْحِيْفٌ -

موصول کیے جائیں مگر ان کی جگہوں پر (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو مال ملا تو اس مال پر سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں دے گا مگر وہی اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ حدیث کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر پر سبوت کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اس کی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس سلسلہ میں اجازت عطا فرمائی (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی شکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا خبردار اگر تم میں سے کوئی شخص کسی یتیم اور اس کے مال کا دالی و مکران بنے اور اس مال سے تجارت کیے تو اس کو اس مال میں بچھوڑے کہ صدقہ نہ دیتے کی وجہ سے مال خوردہ ہو جائے و صاحب بزدلی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا

## تیسری فصل

ضعیف ہے۔

۱۶۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَرَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَحْلَفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَمِنْ كَعْبَرَمِنْ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَافِي بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقُولُ النَّاسُ وَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقْبِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَقْبِلُ مِنْ قَوْلِي بَيْنَ الْفَلَاوَةِ وَالزَّكَاةِ فَكَانَ الزَّكَاةُ حَتَّى الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَسَعَتْ عَنَّا قَا كَانُوا يَكُونُونَ دُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَلَهُهُمْ عَلَى مَثَرَةٍ قَالَ عُمَرُ فَرَأَاهُ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِيَقُولَ كَمَا كُنْتُ أَعْلَمُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی اور عرب کے بعض لوگوں نے کفر کیا مکررین زکوٰۃ اور سیدیاں نبوت پر توجہ نہ کرتے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے جب کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں اور جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا سو اسے سلام کے حقوق کے اب اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے یہاں تک کہ جناب صدیق نے فرمایا خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور مقاتلہ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ اس بکری کے بچہ کو مجھ سے دو کہیں گے جو کہ وہ سرکار کی حیات ظاہری میں ادا کرتے تھے یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے مشاہدہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کے سینہ کو جنگ کے لیے کھول دیا ہے اور میری جی بھی ہے (متفق علیہ)



۱۶۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَكُونُ كَزَوْاحٍ كَزَوْاحِ نَوْمِ الْيَمِينَةِ شَجَاعًا أَفْرَمَ يَغْرُصُهُ  
صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُلْقِيَهُ أَصَابِعَهُ -  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۶۹۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ زَوْجَةً زَكَاةً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ تَزْوِجَهُ فِي عُنُقِهِ شَجَاعًا لَمْ يَزَلْ عَلَيْهَا صَدَاقَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَسْتَبِطُ الْبَيْنَ يَبْغُلُتُ بِمَا أَشْفَقَهُ اللَّهُ مِنْ قَتْلِهِ الْآيَةُ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْسِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۱۶۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا فَطَلَا أَهْلَكَهُ رَوَاهُ التَّيْسِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزَادَ قَالَ يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجَهَا فِيمَالِكَ الْعَمَلُ الْمَعْلُومُ وَقَدْ احْتَجَّ بِهِمْ مَتَّى يَكُنِي تَعَلُّنُ الزَّكَاةُ بِالْعَمَلِ هَكَذَا فِي الْمُنْتَخَفِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِإِسْنَادٍ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي كِتَابِهِ لَتَزِيْرًا أَنْتَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُسْرِءٌ أَوْ مُسْتَعِيءٌ قَدْ شَاهَى لِلْمَقَرَّةِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گھنے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا اور اس سے بھاگے گا اور سانپ اس کا پیچھا کرے گا اور وہ ششمنہ صورت فرما کر خوف سے اپنی انگلیاں منہ میں لے گا۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ اس کے مال کو سانپ بنا کر اس کی گردن میں ڈالے گا اور اس بات کی تائید میں قرآن کریم کی یہ کثرت تلاوت کی نہ گمان کریں وہ لوگ جو منہ کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے اپنے کرم سے عطا فرمائی ہے آخر آیت تک۔

(ترمذی و تسانی مابین ماہر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نہیں شال ہوتی زکوٰۃ کسی مال میں مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے (شافعی و ترمذی بخاری لیکن حمید نے یہ فرمایا اگر آپ حبسہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو آپ اس کو ادا نہیں کرتے تو یہ حرام مال حلال کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اللہ اس قول سے ان لوگوں نے سند پکڑ لی ہے جو کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال سے ہے اور یہی صاحب منفق نے لکھا ہے لیکن صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں امام احمد بن حنبل سے نقل کیا اور اس کو حضرت عائشہ سے منسوب کیا ہے لیکن امام احمد نے زکوٰۃ کی ضرورت کا یہ مفہوم بتایا کہ ایک شخص جو مالدار اور توکر ہوئے کے باوجود زکوٰۃ وصول کرتا ہے مگر اس کے خیر کار تو صرف فقرا کا حق ہے۔

## بَابُ مَا يَحِبُّ فِيهِ الزَّكَاةُ

## کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

پہلی فصل

۱۷۰۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمِيرٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ و سق مجوروں سے کم میں صدقہ زکوٰۃ نہیں چلاوے پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔



ذَوِیْنِ الْاِیْلِ صَدَاقَہٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۴۰۱ وَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَہٌ فِی شَہْرِہٖ وَلَا فِی کَرِہِہٖ وَفِی رَدَّیْہِ قَالَ لَیْسَ فِی عَمَلِہُمْ صَدَقَہٌ اِلَّا صَدَقَہُ الْبَطْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۴۰۲ وَ عَنْ اَبِیْ اَنَّا یُکْرِمُ کَتَبَ لَہٗ ہٰذَا الْکِتَابَ لَتَا وَجَّہًا اِلَی الْبَحْرِیْنِ بِسَوَابِہُمَا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ ہٰذَا فَرِیضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ بِہَا رَسُولَہٗ فَمَنْ سَیَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی دَیْنِہَا فَکُلُّ عِلَیْہَا وَمَنْ سَیَلَهَا فَلَا یُعْطِیْ اَنْتِہِ دَعْوَتِیْنِ مِثْرَ الْاِیْلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْعَدُوِّ مِثْرَ ثُلُثِ خَمْسِ شَاہٖ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ اِلَی خَمْسِ وَ ثَلَاثِیْنَ فَعِیْہَا سِتُّ مِثْرَ مِثْرِ اُسْخٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ ثَلَاثِیْنَ اِلَی خَمْسِ وَ اَرْبَعِیْنَ فَعِیْہَا مِثْرَ کَثْرَیْنِ اُسْخٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ اَرْبَعِیْنَ اِلَی سِتِّیْنِ فَعِیْہَا حَقُّہٗ حَقُّہٗ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَ اَحَدَہٗ وَ سِتِّیْنِ اِلَی خَمْسِ وَ سَبْعِیْنَ فَعِیْہَا جَدَّہٗ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ سَبْعِیْنَ اِلَی ثَمَانِیْنَ فَعِیْہَا سِتًّا کَثْرَیْنِ فَاِذَا بَلَغَتْ اَحَدَاۃً وَ عِشْرِیْنَ اِلَی عِشْرِیْنَ دِمَاسِیْہِ فَعِیْہَا حَقُّہَا حَقُّہَا الْجَمَلِ فَاِذَا اَنَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ دِمَاسِیْہِ فَعِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مِثْرَ کَثْرَیْنِ فَاِذَا بَلَغَتْ حَقُّہٗ وَ مَنْ لَمْ یَمُنْ مَعَدَّ اِلَّا اَرْبَعَ مِثْرَ الْاِیْلِ فَلَیْسَ فِیْہَا صَدَقَہٌ اِلَّا اَنْ یَشَآءَ رَبُّہَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَعِیْہَا شَاہٗ وَ مَنْ بَلَغَتْ عِندَہٗ مِثْرَ الْاِیْلِ صَدَقَہُ الْجَنَّةِ وَ لَیْسَ عِندَہٗ جَدَّہٗ دَعْوَا حَقُّہٗ فَاِذَا تَقَبَّلَ مِنْہُ الْجَنَّةُ وَ یَجْعَلُ مِنْہَا کَاثِمِیْنِ اِنْ اَسْتَسْرَمَ کَالْاَوْعِشْرِیْنِ وَ رَہْمَا وَ مَنْ بَلَغَتْ

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ایک اللہ روایت میں فرمایا کہ اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صفتہ قطر ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ میں مجھے بحرن کا گورنر مقرر فرمایا تو مجھے یہ تحریری ہدایت نامہ تحریر فرمایا یا صادر کئے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نرم کرنے والا ہے یہ زکوٰۃ فرض صدقہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت مسلمہ پر فریضہ قرار دیا ہے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اب مسلمانوں سے جو میں زکوٰۃ مانگے تو اس کو چاہیے کہ پوری طرح ادا کرے لیکن اگر مقتدر میں سے زائد طلب کیا جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ جو میں انہوں سے کم رکھنے والا زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں

اس طرح ادا کرے ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری اور جب اونٹوں کی تعداد پچیس سے پچیس ہو جائے تو اس پر ایک سال کی اونٹنی اور پچیس سے تالیس تک تعداد پہنچے تو دو سالہ اونٹنی اور جب تعداد چھیالیس سے ساٹھ تک ہو جائے تو اس میں ایک سالہ اونٹنی ہو گا صحت ہونے کے قابل ہو اور جب تعداد اسی سے پچھتر تک پہنچ جائے تو چار سالہ اونٹنی دی جائے اور جب تعداد پچھتر سے نوے تک ہو جائے تو اس وقت دو ایک سالہ اونٹ بچھا دے جائیں اور جب تعداد کیا نوے سے ایک سو میں تک ہو تو دو سالہ اونٹیاں دیں۔ جب تعداد ایک سو میں سے تیرہ سو تک پہنچے تو پانچ سالہ اونٹ کا تھوڑا سا حصہ چار سالہ اونٹ سے چار سالہ اونٹ سے کم ہوتی ہے اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں مگر جو دینا چاہے اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری دی جائے اب جس کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے چار سالہ جانور ہو بلکہ تین سالہ بچہ ہو تو اس سے تین سالہ بچہ ہی لے لیا جائے مگر اس سے ساٹھ ہی دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور اگر کمریاں بھی نہ ہوں تو بیس درہم لے جائیں اور اگر کسی کے جانور مقدار انصاب میں سالہ جانور کو پہنچے ہوں لیکن اس کے پاس تین سال کا بچہ نہ ہو تو اس سے چار سالہ بچہ لے کر زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا اور جس



عِنْدَ صَدَقَةِ الْحَقِّهِ دَلِيلَتْ عِنْدَهُ الْحَقُّهُ

وَعِنْدَهُ الْجَدَّةُ قَاتِلَتْهَا تَعْبَلُ مِنْهُ الْجَدَّةُ  
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِي عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ  
بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقِّهِ دَلِيلَتْ عِنْدَهُ الرِّبَتْ  
لَبُونِ قَاتِلَتْهَا تَعْبَلُ مِنْهُ يَنْتُ لَبُونِ وَيُعْطِيهِ شَاتَيْنِ  
أَوْ عَشْرِينَ وَرَهْمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ يَنْتُ  
لَبُونِ دَلِيلَتْ حَقُّهُ قَاتِلَتْهَا تَعْبَلُ مِنْهُ الْحَقُّهُ  
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِي عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ  
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ يَنْتُ لَبُونِ دَلِيلَتْ عِنْدَهُ  
دَلِيلَتْ يَنْتُ مَخَافِ قَاتِلَتْهَا تَعْبَلُ مِنْهُ يَنْتُ  
مَخَافِ وَيُعْطِيهِ مَخَافِ عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ  
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ يَنْتُ مَخَافِ دَلِيلَتْ  
عِنْدَهُ دَلِيلَتْ يَنْتُ لَبُونِ قَاتِلَتْهَا تَعْبَلُ مِنْهُ  
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِي عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ يَنْتُ مَخَافِ مَلَنِ وَيُعْطِيهِ  
وَعِنْدَهُ ابْنِ لَبُونِ فَإِنْ يَنْتُ يَنْتُ دَلِيلَتْ مَخَافِ  
شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْحَقِّهِ فِي سَائِلَتِيهَا إِذَا كَانَتْ  
أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَتَةٍ شَاءَ فَإِذَا زَادَتْ  
عَلَى عَشْرِينَ دَلِيلَتْ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ  
فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى مِائَتِي مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ  
شِئَانٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَوَيْ كُلِّ مِائَةٍ  
شَاءَ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الدَّجَلِ نَاقِصَةً مِائَتَيْنِ  
شَاءَ وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا  
وَلَا تُعْطِي فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةً وَلَا ذَاتُ عَرَارٍ وَلَا  
تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُسْتَقِي وَلَا يُعْجَمُ بَيْنَ مُتَعَرِّجِي  
وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعِ حَقِّيَّةِ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ  
تَحْلِيكَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَلَانِ بَيْنَهُمَا بِالشَّرِيفَةِ فِي  
الرَّوْثَةِ رُبَّمَا الْعَشْرُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا لِسْعَيْنِ دَلِيلَتْ فَلَيْسَ  
فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شخص کے پاس اتنے جانور ہوں جس میں تین سالہ بچہ  
دینا ہوتا ہے لیکن اس کے پاس تین سالہ بچہ نہیں  
ہے بلکہ دو سالہ بچہ ہے تو وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا  
دو بکریاں دے گا اور جس پر دو سالہ بچہ لازم تھا لیکن  
اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں بلکہ تین سال کا ہے  
تو مدت وصول کرنے والا اس کو لے کر دو بکریاں یا بیس  
درہم دے دے گا اور اگر کسی پر دو سالہ بچہ واجب ہے  
اھ اس کے  
پاس دو سالہ بچہ نہیں ہے تو ایک سالہ بچہ وصول کرے  
دو بکریاں یا بیس درہم لے لیے جائیں گے لیکن اگر کسی  
پر ایک سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ  
بچہ ہے تو اس سے یہ جانور وصول کیا جائیگا اور اس کو  
کچھ واپس نہیں کی جائیگا۔ اور ایسی بکریاں کہ زکوٰۃ کے  
باسے میں جو جنگل میں جرتی ہوں تو ان میں چالیس تک ایک  
بیس تک ایک بکری ہے اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو  
بکریاں ہیں۔ اور اگر کسی پر تین بکریاں ہیں تو تین سو کے بعد  
پرسیکرہ کے اضافہ پر ایک بکری بچہ اور اگر کسی کے پاس جنگل  
میں چرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس ایک یا دو کم ہو تو  
ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر ایک زکوٰۃ دینا چاہے تو  
دے سکتا ہے اور زکوٰۃ میں عیب دار کم قیمت اور کمزور کو  
کو نہ دیا جائے اور اگر مدت لینے والا قبول کرے تو دے  
سکتا ہے۔ زکوٰۃ سے بچنے کے لیے متفرق جانوروں کو  
دو جمع کیا جائیگا اور نہ ان کو متفرق کیا جائے گا جو بکریاں  
دو شرکیوں کی ہیں ان کو سادی طریقہ برتھیم کر کے  
زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ چاندی کی زکوٰۃ چالیسوں حصے  
ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہیں تو  
ان میں زکوٰۃ نہیں بشرطیکہ دینے والا اگر دینا چاہے

(بخاری)



حضرت عبداللہ بن عمرو رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو زمین  
بارش یا چشموں سے سیراب ہوتی ہو یا سینہ وہ ہر اس میں دسواں حصہ ہے  
اور جس زمین کو کنوئیں یا نہر سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ  
ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اگر کسی کا زمین کا حصہ ہے اگر کنواں کھودنے میں یا کان کھانی میں  
کوئی مر جائے تو مٹا دیا جائے البتہ کان اور زمین میں پانچواں حصہ (زکوٰۃ) کا  
ہے۔ (متفق علیہ)

### دوسری فصل

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور  
غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے البتہ چاندی میں ہر چالیس درہم میں سے  
ایک درہم زکوٰۃ کا ادا کرے اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم  
ہیں تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے لیکن دوسو ہو جائیں تو اس میں پانچ درہم زکوٰۃ  
ہے اگر تری لیکن صاحب ابو داؤد کی روایت کے مطابق جو عمارت کا حجر کسے ذریعے  
حضرت علی سے مروی ہے جو چاہے ہر  
جانب زہرے کہ میر خیاں میں حضرت علی سرکار دو عالم سے روایت کرتے  
سرکار دو عالم نے فرمایا ہر چالیس درہم ہر چالیسواں حصہ ایک درہم لے کر  
اور پھر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ دوسو درہم پورے نہ ہو  
جائیں اور جب پورے تعداد پوری ہو جائے تو پانچ درہم لے کر جب تک کہ اس سے  
زیادہ رقم ہو تو اس حساب سے زکوٰۃ دیا جائے جو یوں کی زکوٰۃ اس طرح ادا کی  
جائے کہ چالیس بجز دو ایک سو میں تک ایک بکری ہے اور اگر تعداد ایک سو  
میں سے دو سو تک بڑھ جائے تو دو بکریاں ہیں اور اگر ان کی تعداد دس سو میں سے  
تک ہو جائے تو تین بکریاں ہیں یعنی ہر سو پر ایک بکری اگر بکریوں کی تعداد اتنا نہیں  
ہو تو اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور گائے کی زکوٰۃ اس طرح ہے کہ ہر تیس گایوں پر  
ایک برس کا ایک بکھرا چالیس کی تعداد ہونے پر دو سالہ دو دانٹ والا اور کام  
کرنے والے بیلوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بین بھیجا تو انہیں زکوٰۃ کی تشخیص کا یہ طریقہ بتایا کہ ہر تیس گایوں

۱۴۰۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَعْيُنُ أَوْ كَانَ  
عَنْ يَدَيِ الْعُشْرِ وَمَا سَقَى بِالسَّطْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ -  
(دَوَاهُ الْبُخَارِيِّ)

۱۴۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ حَبِيرٌ وَالْأَنْثَى حَبِيرٌ  
وَالنَّحْلُ حَبِيرٌ وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۰۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ عَقَرْتُ عَنِ النَّخْلِ وَالزَّيْتُونِ مِمَّا لَمْ يَصِدَّ  
الزَّيْتُ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَدُرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي لَيْثَيْنِ  
وَمَا لَيْثٌ شَيْءٌ كَرَّةً أَبْلَغَتْ مَا لَيْثَيْنِ ثَوْبَةً لَيْثٌ  
دَرَاهِمَ نَدَاهُ الزَّيْتُونُ فِي دَابَّةٍ أَدَّ فِي دَابَّةٍ لَيْثٌ  
قَادَ عَنْ الْحَارِثِ الْأَعْمَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زَكَاةُ  
أَحْبَبُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ قَالَ  
هَذَا زَكَاةُ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَدُرْهَمٌ  
وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَحَتَّى تَصِلَ مِائَةً وَدُرْهَمًا قَادًا  
كَانَتْ مِائَةً وَدُرْهَمًا ثَوْبَةً أَحْمَسُ دَرَاهِمَ كَمَا زَادَ  
فَعَلَى حَتَّابٍ قَالَتْ فِي الْخَمْرِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً  
شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَهَاتِي فَإِنْ زَادَتْ فَاحِدَةً  
فَعَلَى كَانِ إِلَى مَا لَيْثَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَكُلُّ شَيْءٍ  
إِلَى كُلِّ مِائَةٍ قَادًا فَإِنْ زَادَتْ عَلَى كُلِّ مِائَةٍ فَكُلُّ  
كُلِّ مِائَةٍ شَاةً فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا دُرْهَمٌ وَدُرْهَمَانِ فَكُلُّ مِائَةٍ  
وَفِيهَا شَيْءٌ وَفِي أَيْمَنِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ نَسِيَةً وَفِي أَيْمَنِ  
مِائَةً وَكُلِّ عَشْرٍ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ -

۱۴۰۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمَّا دَجَّهَ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ



میں ایک سال بچھیا یا بکھڑا اور ہر چالیس عبادوں پر دو سالہ بچہ ہے۔  
(ابوداؤد - ترمذی - نسائی - دارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکاة میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو ادا نہ کرنے والا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کھجوریں میں زکاة نہیں ہے یہاں تک کہ ان کا وزن پانچ دست یعنی بیس من نہ ہو۔ (نسائی)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کتاب ہے جو اپنے جناب معاذ بن جبل کو اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ وہ یمن کے گورنر تھے نبی علیہ السلام نے اس تحریر فرمایا تھا کہ گنبد جو مسقف اور کھجوروں کی زکاة وصول کی جائے (شرح السنہ)

حضرت قتادہ بن اسید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکاة کی تشخیص میں امی طرح اندازہ لگایا جائے جس طرح کہ کھجوروں میں لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکاة خشک ثوبوں کشش یا منقہ کی شکل میں لی جائے گی جس طرح چھوڑوں میں لی جاتی ہے (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم اندازہ لگاؤ تو قیسرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تمہاری نہ چھوڑو تو جو فضائی حصہ چھوڑ دو۔  
(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عبداللہ بن رواحہ کو سودوں میں بھیجا تاکہ وہ انہی حالت میں کھجوروں کا اندازہ لگائیں جب کہ وہ کچے کے قریب اور کھانے کے قابل نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ شَيْعًا أَوْ سِيعَةً دِينَ كُلِّ أَرْبَعِينَ شَيْعَةً - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۴۰۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَقُ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا بَعَثَهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۰۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ خُبَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْسٌ فِي حَبِّ ذَلَّةٍ تَمِي صَدَقَتِي يَبْلُغُ خَمْسَةَ أَوْسِي - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۴۰۹ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ وَجَدْنَا كِتَابَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمْرُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْخَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالرَّيْثِ وَالنَّهْمِ مُوسَلٍّ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ)

۱۴۱۰ وَعَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْصِ لَهَا تَحْرِمٌ كَمَا تَحْرِمُ الْفُلُ ثُمَّ يُؤَدَّى زَكَاةُ زَيْبٍ بِمَا كَانُوا يُؤَدُّ زَكَاةَ الْفُلِ تَمًّا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۴۱۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَحْرَصْتُمْ فَعَنَّا دَعَاؤُا الثَّلَثِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَمَّا الثَّلَثِ فَدَعَاؤُا الزُّبَيْرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

وَالنَّسَائِيُّ

۱۴۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسِكُ عَبْدًا أَوْ مَمْلُوكًا دَعَاؤُا إِلَى يَوْمٍ يَخْرُجُ الشَّخْصُ مِنْ بَيْتٍ يَطْلُبُ قَسَبًا أَنْ يُوَكَّلَ مِنْهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۱۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلِّ فِي كُلِّ عَشْرَةٍ أَذَى زَكَاةَ  
الْقَرْمِذِيِّ وَقَالَ فِي اسْتَاوَه مَقَالٌ دَلَالِيَّةٌ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرَةٌ ۝

۱۴۱۳ وَ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ خَطْبَتَا  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ  
تَصَدَّقْنَ دَرَاهِمَ خَلِيقِكُنَّ فَإِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ جَهَنَّمَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رداء القرمذی)

۱۴۱۵ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَفْنِي ابْنَيْهِمَا يَدَاكُنِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لِمَا تَدْفَنَانِ  
زَكَاةً قَالَتَا لَا فَقَالَ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفَنَانِ أَلَيْسَ زَكَاةً لِمَا اللَّهُ يُرِيدُ  
مِنْ تَأْتِيهِ قَالَتَا لَا فَقَالَ يَا زَكَاةً زَكَاةُ الْقَرْمِذِيِّ  
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى الْمُشَنَّقِيُّ ابْنُ شُعَيْبٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ وَأَلَمْ يَكُنْ ابْنُ شُعَيْبٍ  
وَأَبْنُ لَيْبَةَ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ دَلَالِيَّةٌ فِي  
هَذَا الْبَابِ عَنِ السَّيِّدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَيْءٌ ۝

۱۴۱۶ وَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاعًا  
مِنْ ذَهَبٍ فَكُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَهُمْ فَقَالَ مَا بَلَغَ  
أَنْ تَدْفَنِي زَكَاةً فَزَكَاةٌ فَلَيسَ بِكَ زَكَاةٌ -  
(رداء مالك داود آد)

۱۴۱۷ وَ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جَدَّابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ أَنْ تُخْرَجَ الصَّدَقَةُ مِنَ  
الْبَدَنِ لَيْبَتِهِ - (رداء ابوداؤد)

۱۴۱۸ وَ عَنْ رَيْبَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمِّهِ  
دَاوُدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ لَيْلًا  
ابْنِ الْحَارِثِ الْمَدَنِيَّ مَعَاوِدَ الْفَقِيرَةِ دَهْمًا مِنْ تَجَرَّةِ  
الْقُرْمِذِيِّ فَمَلَكَ الْمَعَاوِدُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ

فرمایا شہد کے دس مشکینوں میں ایک مشکینہ زکوٰۃ ہے (صاحب ترمذی نے  
فرمایا کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس بارے میں کچھ زیادہ معلومات نہیں۔

جناب زینب زوجہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ  
نے ہمیں یہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اسے جماعت خواتین تم صدقہ دو اگرچہ  
تم اپنے زیوروں سے ہی دو کیونکہ تم میں سے اکثر خواتین قیامت کے دن  
دفعہ میں جائیں گی۔ (ترمذی)

حضرت عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔  
کہ دو خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس  
وقت ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو گھٹن تھے لہذا انھوں نے ان سے دینا  
کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انہوں نے کہا نہیں تب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گوارہ کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے گھٹن پینا چاہئیں  
تو ان خواتین نے کہا نہیں تب سرکار نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرو  
(صاحب ترمذی نے یہ حدیث شنی ابن صباح کے حوالہ سے عمر بن شعیب  
سے اسی طرح روایت کی ہے کیونکہ ابن شنی اور ابن ربیعہ دونوں ضعیف ہیں  
اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی بالیاں کانوں میں  
پہنی تھیں میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ یہ بھی کنز (خزانہ) کی تعریف میں  
آتی ہیں تب سرکار نے فرمایا جو مال زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ  
ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہوتا۔ (مالک والبداء)

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مشک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مال پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے جس کو تم  
تجارت کے لیے تیار کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو مال صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جناب بلال بن حارث مرقی کو فرار کے علاقہ میں تبدیل کرنے کا حکم فرمایا وہ  
کانوں سے سوائے زکوٰۃ کے کچھ تک اور کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔



(رَدَّاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

إِلَى النَّبِيِّ -

(ابن دَاوُدَ)

## تیسری فصل

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بزرگوں کی کاشت پر زکوٰۃ ہے اور نہ عاریت ہے کہ وہ قبول پر زکوٰۃ فرض ہے اور نہ پانچ و سنی (پس من) اسے کم مقدار میں زکوٰۃ ہے اور نہ کام کر نیوالے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور نہ جملہ میں زکوٰۃ ہے۔ مادی حدیث جزئیہ معتبر کہتے ہیں جملہ سے گھوڑے بچر اور غلام مراد ہیں۔

(دارقطنی)

علامہ سے روایت ہے کہ حضرت سادق جلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گلوں کا ایک قرن لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سلسلہ میں کوئی حکم نہیں دیا۔ دارقطنی و شافعی البتہ جناب شافعی نے فرمایا کہ دوس سے مراد وہ مقدار ہے جو نصاب سے کم ہو جو بچر اور غلامینہ تنگ نہ پہنچے۔

## صدقہ فطر کا بیان

۱۴۱۹ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْغَنَةِ قَارِبَ صَدَقَةٍ وَلَا فِي الْحَرَامِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَكْلِ مِنْ خَمْسَةِ أَرْبَعِينَ صَدَقَةٌ وَلَا فِي التَّوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقَرُ الْجَبْهَةُ الْفَيْلُ وَالْيَحَالُ وَالْحَبِيدُ -

(رَدَّاهُ الدَّارِقُطِيُّ)

۱۴۲۰ وَعَنْ كَا بَرْنِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَقْبَضَ النَّبِيَّ فَقَالَ كَهَيَا مَرَفِيٍّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَدَّاهُ الدَّارِقُطِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الرَّوْحِيُّ مَا لَهُمْ بِبَلْعِ الْقَرِيبَةِ -

## بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

## پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کھجوروں کی ایک صاع تین مسک کے غلام آزاد مرد و عورت چھو اور بڑے پر فرض فرمایا ہے اور یہ حکم دیا کہ اس کو نماز عید کو جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

(مشفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر کھانے کی چیزوں میں سے ایک صاع اور نما جنس شہ جو کھجوروں پر اور خشک ٹکڑے سے بھی ایک صاع دیا کرتے تھے۔

(مشفق علیہ)

۱۴۲۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُمَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةِ زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ إِقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سَبَبٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)



## دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صدقہ کو فرض فرمایا اس کی تعداد ایک صاع کھجور، جو ایک اور گیسوں نصف صاع ہر آزاد، غلام مرد و عورت چھوٹے بڑے پر مقرر اور لازم فرمائی ہے۔  
(ابوداؤد، نسائی)

۱۴۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْخَيْرِ مِثْلَانِ أَحَدُهُمَا مِثْلُ صَدَقَةِ صَرِيحَةٍ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ يَصِفَ صَاعًا مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حَيٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغویات، یا مسودہ گوشت سے پاک کرنے والا اور مساکین کے لیے ذریعہ فراہمی غذا بنایا ہے۔  
(ابوداؤد)

۱۴۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفُطْرِ طَهُرَ الصِّيَاوِ مِنَ اللَّحْمِ وَالزَّرْدِ وَطَحَّمَ لِلْمَسْكِينِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

## تیسری فصل

عمر بن شیبہ نے اپنے والد ماجد سے انھوں نے شک وادوا جان سے روایت کی ہے کہ شیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ کہہ گا کہ میں جا کر اعلان کر دیں کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت آزاد و غلام بڑے اور چھوٹے پر گیسوں اور اس کے علاوہ جنس پر دود اور کھانے کی دوسری چیزوں میں ایک صاع ہے۔  
(ترمذی)

۱۴۲۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي بَيْتِهِ مُنَادٍ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفُطْرِ دَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى حُرًّا أَوْ عَبْدًا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا مِمَّا دَانَ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صِيَاةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَحَامٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع (بریا قحہ شک راوی) گیسوں ہر فرد کی طرف سے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت دیہیے جائیں اس سے تمہارے مال اللہ کا اللہ تعالیٰ تزکیہ فرمائے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دے گا ہے جو اس کو غنی دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۴۲۶ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَعْلَبَةَ أَوْ تَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ امْتَنَانٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيَّتُكُمْ فَمِنْ لَيْدَةِ اللَّهِ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَمِنْ قَبْرِ اللَّهِ وَمَا آتَاهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)



## بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کے لیے حلال نہیں

پہلی فصل

۱۴۲۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُحَمَّدِ بْنِ الْفَكْرِ فَقَالَ تَوَلَّاهُ أَفِي أَخَاكَ أَنْ يَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا كَلِمَةً. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۸ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ أَخَذَ الْعَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَمَرَةً مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّ لِمُطَرِّحِهَا ثُمَّ قَالَ لَمَّا شَرَعْتَ أَتَاكَ كُلُّ الصَّدَقَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۹ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَيْبَعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّدَقَاتُ إِمَّا بِي أَوْ سَائِمُ النَّاسِ فَلَا تَهَيَّأُوا لِي مَعْتَقِدًا وَلَا لِي مَحْتَبًا وَذَاهُ مُشْتَرِي

۱۴۳۰ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ بَيْتِهِ أَمَّا الصَّدَقَةُ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لَا مَصْلَحَ فِيهَا كَلَّا دَكَّمْ يَأْكُلُ كُلُّ قَبِيلٍ مَدِينَةً ضَرْبَ مَدِينَةٍ فَأَكَلَ مِنْهُمْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْرَةِ ثَلَاثِينَ لِحْدَى الشُّكْرِ أَنَهَا عَتَقَتْ فَخَبَرَتْ فِي رَجْعِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ يَسْتَجِبُ أَتَقَتِّي وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبُومَةَ لَعُودٍ يُلَحِقُ قُبُورَ النَّبِيِّ خَيْرَةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ مَرَّةً فَقَالَ أَلَا أَرَبْرُمَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى ذَٰلِكَ لَعَنَ لَصْدِقٌ بِهِ عَلَى بَيْرَةِ ذَاتِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بزرگ راستہ میں بڑی بھٹی ایک کھجور پر ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں اس کو کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی ایک کھجور میں رکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو دور کرو اور قحوک دو پھر فرمایا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل میں اور یہ عود صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد کے لیے حلال نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو آپ لایعناؤے فرماتے فرماتے کہ یہ میرے لیے یا صدقہ اگر تقابا جائے تو یہ صدقہ ہے تو آپ مستحق صحابہ سے فرماتے تم کھا لو اور جو رد کھاتے اور اگر کھا جاتا کہ یہ میرے لیے تو اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالتے اور خود بھی صحابہ کے ساتھ تناول فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب ہیرہ (حضرت عائشہ کا زادشہر باندی) کے لیے تین خصوصیات ہیں (۱) ان کو آزاد کیا گیا (۲) انہیں اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار دیا گیا (۳) انکے ہاتھ میں رسول اللہ نے فرمایا حق دہا اسکے لیے ہے جو آزاد کرے۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم حضرت عائشہ کے یہاں آئے تو باندی میں گوشت پک رہا تھا آپ کے سامنے روٹی اور گھر کا سامان پیش کیا گیا تو سرکار نے فرمایا کیا مجھے وہ ایشی نہیں کھاؤ گی جس میں گوشت پک رہا ہے تو عرض کی گی کہ میں نہیں کھاؤ گی میں وہ گوشت پیجے جو جناب ہیرہ کو مردہ کیا گیا



لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهِ نَصِيبٌ وَلَكِنَّا هَدَيْنَاهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳۲. وَ عَنْهَا قَانَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدْيَةَ وَيَتَبَيَّنُ عَلَيْهَا

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۳. وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدُّهُ هَيْئًا إِلَى كُنَاةٍ لَا جَبَّتْ وَكُنَاةٌ هِيَ

إِلَى ذِرَاعٍ ثَلَاثِينَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۴. وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْمُسْكِينِ الْيَدَانِ يَكُونُ عَلَى النَّاسِ تَرَدُّدٌ

الْفَقْمَةُ وَالْفَقْمَتَانِ وَالشَّرْمَةُ وَالشَّرْمَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينِ

الْيَدَانِ لَا يَحِيدُ عَنْهُمَا يُغْنِيهِمَا وَلَا يُظَنُّ بِهِمْ فَتَصَدَّقْ

عَلَيْهِ وَلَا يَتَعَوَّرُ فَيَسْأَلِ النَّاسَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا صدقہ تو ہرگز کے

لیٹے اور ہمارے لیے یہ بدیر ہے (بریرہ کی طرف سے) (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بدیر قبول فرماتے تو اس کے بدل میں کچھ عنایت فرماتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر مجھے کراخی میں بلایا جائے تو میں دعوت قبول کروں اور اگر مجھے بدیری

بدیر میں بلایا جائے تو اس کو شرف قبول بخشوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دلہ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور وہ ایک فقیر

یا وہ ایک کھجوریں اس کو دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین تو وہ ہے جس کے اندر

اتنی غنا نہیں جو اس کو غنی کر دے اور نہ اس کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ

وہ محتاج ہے اور اس کو صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے

کے لیے نہیں اٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

## دوسری فصل

۱۴۳۵. عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ

لِأَبِي رَافِعٍ مَتَّبِعْنِي كَيْفَ نَصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا أَعْلَمُ

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْ قَالَ فَاسْأَلْ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ

الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَلَئِنْ سَأَلْتَنِي الْقَوْمَ مِثَّ

أَنْفُسِهِمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۱۴۳۶. وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَ

لَا لِإِنْسَانٍ مِثْرَةَ سَوِيٍّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَ

التَّيَمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّنَائِي وَابْنُ مَلْجَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ -

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو اس نے مجھ

سے کہا کہ تم مجھ میرے ساتھ چلو تمہیں بھی میرے ساتھ کچھ مل جائیگا میں نے

(ابو رافع) اس کو جواب دیا کہ میں پیٹھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا

کروں چنانچہ میں نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کیا تو آپ نے فرمایا صدقہ

ہمارے لیے جائز نہیں اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام بھی اس قوم کا فرد شمار ہوتا

ہے۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالِ غلبہ کے لیے جائز نہیں اور نہ اس شخص کے لیے جو

بہند دست صحیح اور سالم الاعضاء ہو۔ (احمد، نسائی، لیکن ابن ماجہ میں یہ

حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے)



۱۴۳۷ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ**  
**أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاءِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَكَانَ مِنْهَا**  
**قَرَقَرٌ مِمَّا انْطَرَقَ وَخَفَضَهُ قَرَأَ أَحَدُ الْبَيْنِ فَقَالَ إِنَّ**  
**شَيْئًا أُعْطِيَكَمُ وَلَا أُحْطَرُ فِيهَا لِعَسَى وَلَا لِعَسَى**  
**مُحْتَسِبًا -**

(رداءہ ابوداؤد والنسائی)

۱۴۳۸ **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَرْسَلًا قَالَ قَالَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ**  
**لِعَقِيقِ الْإِبِلِ غَسَّاءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا**  
**أَوْ لِعَامِلٍ أَوْ لِعَمَلٍ بِشَرِّهَا بِمَالِهِ أَوْ لِعَمَلٍ كَانَ لَهُ**  
**كِبَارَةٌ فِيهِمْ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمُسْكِينِ فَاتَّهَمَ**  
**الْمُسْكِينُ لِقَوْلِهِ - (رداءہ مالک ابوداؤد ترمذی وداؤد)**  
**لَا يَلِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي السَّيِّدِ**

۱۴۳۹ **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الضَّنَّانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ**  
**النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ قَدْ تَرَحُّمًا**  
**كُلَّ يَوْمٍ فَكَانَ رَجُلٌ فَقَالَ أُعْطِيَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ**  
**لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْحَمْ**  
**بِعُقُوبَتَيْهِ وَلَا عَمِيحٍ فِي الصَّدَقَاتِ فَتَلَّى حَكْمَ مَا**  
**هُوَ قَدْ جَاءَ مَا كَتَبَ بِهِ أَجْدَادُ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ**  
**الْأَجْدَادِ أُعْطِيَتْكَ -**

(رداءہ ابوداؤد)

حضرت عبید اللہ بن عبدی بن خیبار روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابن دواؤد نے بتایا  
 جو رسول اللہ کی خدمت میں حجرہ الودائع کے موقع پر حاضر ہوئے تھے جبکہ آپ  
 صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے اس وقت ان دونوں افراد نے بھی نبی علیہ السلام سے  
 سوال کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی دیتا ہوں لیکن اس مال صدقہ  
 میں مالدار اور تندرست شخص کا جو کھانے کی طاقت رکھتا ہو کوئی حصہ نہیں  
 ہے۔ (ابوداؤد نسائی)

حضرت عطاء بن یسار مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کسی مالدار شخص کے لیے صدقہ لینا یا اسکا استعمال جائز نہیں لیکن پانچ  
 افراد کو اجازت ہے (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) ترکہ و مولا کر نبی والا  
 (۳) تلواریں کی ترقی دینے والا (۴) یا ایسا شخص جو صدقہ کے مال کو خریدے (۵) یا وہ شخص  
 جس کے پڑوسی کسی نے صدقہ کا مال دیا اور اس نے اپنے مالدار پڑوسی کو ہدیہ کر  
 دیا ہو مالک لیکن ابوداؤد میں ایک حدیث جو ابوسعید سے مروی ہے اس  
 میں مسافر کا اضافہ ہے۔

حضرت زید بن حارث مدنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے دست مبارک پر بیعت کی پھر  
 آپ طویل گفتگو فرمائی اس دوران ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے صدقہ کمال سے  
 کچھ عنایت فرمائیں نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اللہ کسی نبی یا ان کے مخلص  
 کسی شخص کے فیصلہ سے راضی نہیں ہوا بلکہ صدقات کے معاملہ میں اس نے مبالغہ  
 حکم نازل فرمایا کہ صدقہ کس کس کو دیا جائے اور اسکے لیے آٹھ مصرف مقرر فرمائے  
 اگر تم بھی ان میں سے کسی میں آئے ہو تو میں تمہیں (صدقہ) دے دوں۔

(ابوداؤد)

## تیسری فصل

۱۴۴۰ **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ**  
**الْخَطَّابِ لَنَا فَاَعْجِبْكَ قَالَ الْبَيْتُ سَقَاهُ مِنْ آيَةِ**  
**هَذَا الْبَيْتِ فَاَعْجِبْكَ أَتَى قَدَّ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَاكَ**  
**قَرَأَ التَّمْثِيلَ لَمْ يَمُوتِ الصَّدَقَةُ وَهُمْ يَكُونُونَ كَعَدِيدِ**  
**مِنْ الْبَيَانِ فَجَعَلْتُ فِي سَعَاتِي فَهُوَ هَذَا**

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ  
 کی خدمت میں ایک شخص دودھ لیکر آیا آپ نے اس کو پیا تو آپ کی عجیب کیفیت  
 ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تو آپ نے بتایا کہ میں غلام  
 بلکہ گیا تھا وہاں نماز صدقہ کے ادھوں کو باقی پلا رہے تھے انہوں نے ادھوں  
 کا دودھ نکالا تو میں نے بھی اس میں سے نوش کیا اور یہ وہی دودھ تھا



فَاَدْخَلَ عُمَرُ بَيْتَهُ فَاسْتَقَامَ۔

یہ سن کر جناب عمرؓ نے عقی میں انگلی ڈال کر تے کر دی۔  
(ماہنامہ مفتی محمد شعیب الایمان)

(رَدَّاهُ مَا لَكَ وَالْبَيْتُ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

## بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

### پہلی فصل

۱۴۴۱ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ مُغَارِقٍ قَالَ تَحَلَّلْتُ  
حَمَالَهٖ فَأَيَّدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسْأَلُ فِيهَا فَقَالَ أَفَرَحْتُ بِتَأْيِيدِنَا الصَّدَقَةَ فَمَا مَرَّ  
لَكَ بِهَا لَعَنَ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ  
إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثًا تَحِلُّ تَحَلُّلَ حَمَالَهٖ فَمَعَلْتَ  
لَكَ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَهَا تَقَرُّبُكَ وَرَجُلٍ  
أَصَابَتْهُ حَاجَاتُهُ وَاجْتَاكَ مَا لَهُ فَعَلْتَ لَهُ  
الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَ قَوْمًا مِمَّنْ عَيْشُ أَوْقَانَ  
سَدَادًا مِمَّنْ عَيْشُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ قَاكٌ حَتَّى يَقُومَ  
ثَلَاثَةً مِمَّنْ دَوَى الْحُجَّيْ مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ  
قُلُوبَنَا قَاكٌ فَعَلْتَ لَهُ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَ  
قَوْمًا مِمَّنْ عَيْشُ أَوْقَانَ سَدَادًا مِمَّنْ عَيْشُ فَمَا  
يَسَاوُفُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُبْحَانَكَ يَا كَلِمَةُ  
مَنَاجِدِهَا سُبْحَانَكَ۔

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۲ وَكَانَ أَبِي مُدْرِيكَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرُ أَفْئَاتُهُ  
يَكُنْ جَهَنَّمَ قَلْبُهُ قَوْلُ أَوْ لَيْسَتْ تَكْثُرُ۔

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ

حضرت قبیصہ بن مغارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کی حجت  
میں بیٹھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے  
اس مسئلہ میں سوال کروں میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا حضور جاننا کہ  
ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے تاکہ ہم تمہارے لیے کچھ عکرم کریں یا اس کے بعد کہنے  
فرمایا اسے قبیصہ سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں سوائے تین افراد کے (۱) غنا  
کے لیے سوال کرنا اس حد تک جائز ہے جب تک کہ مطلوبہ حد آجائے اسکے  
بعد رک جائے (۲) وہ شخص جس کا کل اثاثہ جائیداد ہو اس کے لیے اس حد  
تک سوال جائز ہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرے یا اس کی محتاجی ختم کیے  
(۳) اور وہ شخص جو قاتلوں کا مارا ہوا اور اس کی تین تہیں اور قتلہ افراد شہاد  
دیں اور اس کے لیے سوال اس حد تک جائز ہے کہ اپنی ضرورت کو پورا کرے  
یا محتاجی رفع ہو جائے نبی علیہ السلام نے فرمایا میں عیش یا سداؤ میں عیش کے  
الفاظ فرمائے تنگ راوی ہے ہاں کے علاوہ دوسروں کو سوال کرنا حرام  
ہے اور جو اس طرح حاصل کر کے کھائے وہ حرام ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرے وہ آگ  
کے انگارے طلب کرتا ہے نولہ زیادہ ہوں یا کم۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب



النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَيْسَ فِي دَجْهِهِمْ مَرْعَةٌ  
كَثِيرَةٌ (مُسْتَفْتًى عَلَيْهِ)

۱۴۳۴م وَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْجَعُوا فِي الْمَسْئَلَةِ قَرَأَ اللَّهُ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ خَيْرًا دَخِرَ لِي مَسْئَلُهُ يَتَنَبَّهُ شَيْئًا وَأَنَا لَكَ كَارِهِ فَيَبَارِكُ لَكَ فِيهَا أَعْطَيْتُهُ -

(دَوَاهُ الْمَسْأَلَةِ)

۱۴۳۵م وَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَزَّازِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذْ أَحَدًا بِحَبْلِهِ

فَيَأْتِيَ بِخُرْمٍ مَطْلُوعٍ عَلَى تَلْهِيقٍ فَيَسْتَعْمِلُهَا فَيَكُنَّ اللَّهُ يَهْدِي وَجْهَهُ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ -

(دَوَاهُ الْمَسْأَلَةِ)

۱۴۳۶م وَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ جَدَّاهٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُ كَيْفَ عَطَانِي

ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ لَرَأَيْتَ هَذِهِ السَّمَاءَ خَيْرًا مِنْكَ فَتَمَنَّيْتَ أَنْ تَخَذَ مِنْهَا نَفْسًا فَتَكُونَ كَمَا تَكُونُ الْيَوْمَ

لَتَمَنَّاهُ بِإِسْرَافٍ لَعْنِي ثُمَّ يَبَارِكُ لَكَ فِيهِ وَكَانَتْ كَأَلْفِ يَوْمٍ يَأْتِيكَ وَلَا يَنْبَغِيهِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ

الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْكَوْفُ يَحْذِقُ بِالْعَقْلِ لَا أَدْرِي أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ

شَيْئًا حَتَّى أَقَارِقَ الدُّنْيَا - (مُسْتَفْتًى عَلَيْهِ)

۱۴۳۷م وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْوُكُوفِ وَهُوَ يَذْكُرُ الْقِسْدَ قَتَلَ النَّحْفَ

عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُسَوِّقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ -

(مُسْتَفْتًى عَلَيْهِ)

۱۴۳۸م وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ أَعْطَاهُمْ أَوْ مَنَعَاهُمْ

فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى تَوَدَّ مَا جِئْتَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ مِنْ عَرِيفٍ

وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے چہرہ پر گوشت کی بولی نہیں ہوگی  
(مستفتی علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں زیادہ عاجزی نہ کرو خدا کی قسم تم میں جب کوئی بوجہ سے سوال کرتا ہے تو میں اسکو سے تو دیتا ہوں لیکن میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اس طرح اس چیز کو جو میں دیتا ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔  
(مسلم)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کوئی کا گھٹا رنگی یا بندہ کر کر پر لاد کر لائے اور اس کو بازار میں فروخت کرے وہ بہتر ہے بتقابلہ اس کے کہ لوگوں کے سامنے سوال کرے اور اس کو ملے یا نہ ملے۔

(بخاری)

حضرت عکرمہ بن جدادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے مجھے دے کر فرمایا اے عکرمہ اور شیریں ہے جو اسکو نفس کی سفادت کے لیے لیتا ہے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کی طمع کی خاطر لیتا ہے اس میں برکت نہیں کی جاتی اور وہ اس طرح سے ہے جس کا شکم کھلی ہوتی نہیں جو تالا اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مہربان فرمایا ہے میں آپ کے بعد کسی مال کا سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے نصرت ہوں۔ (مستفتی علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ کے دوران صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے اور سوال سے روکتے ہوئے فرمایا کہ بندہ ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہے بندہ ہاتھ کا مطلب دینے والا ہاتھ اور پست ہاتھ سے مراد لینے والا ہاتھ ہے۔

(مستفتی علیہ)

حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انکا سوال پورا کر دیا لیکن انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو آپ نے



مِنْ خَيْرٍ فَمَنْ آذَى خَيْرَهُ عَسَىٰ وَدَمَتْ يَسْتَوِيَتْ  
يُعِيقُهُ اللَّهُ وَدَمَتْ يَسْتَوِيَتْ يُعْجِدُ اللَّهُ وَدَمَتْ  
يَتَصَدَّقُ بِمَسِيرَةِ اللَّهِ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً قَدَرًا  
خَيْرًا وَأَوْسَرَ مِنَ الصَّيْرِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۹. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيُنِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِ أَقْرَبَ النَّاسِ  
وَيَقُولُ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ كَمَا يَكُونُ مِنْ  
هَذِهِ الْأَمْثَالِ وَأَنْتَ عَزِيزٌ مُشْرِبٌ وَلَا تَأْتِلْ فُتَحًا وَلَا  
مَالًا وَلَا تُبْخِضَ نَفْسَكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کچھ دینا چاہتے تھے تو میں یہ عرض کر دیتا کہ مجھ سے زیادہ مستحق کو دیدیں تو آپ فرماتے کہ یہ بے لیاہوت ہے مال میں شامل کر لو اور اس کا صلہ دیا کر دو اور تمہارے پاس جو مال آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو تو اس کو قبول کر دو اور اپنے نفس کو طمع میں نہ ڈالو۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۱۴۵۰. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّسَائِلُ كُدُومٌ فَتَكْدُمُ بِهَا الرَّجُلُ  
وَحَمَلُهُ كَمَنْ شَاءَ أَتَى عَلَى دَجْوِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ  
وَلَا أَنْ يَكُنَّ النَّجْلُ فَاسْطَلَّ فِي أَمْرِ لَا يَجِدُ  
مِنْهُ بُدًّا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۵۱. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ دَكَّةً مَا يُغْنِيهِ  
عَمَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسَلَتْهُ فِي وَجْهِهِ حُمُوشٌ أَوْ  
خُدُوشٌ أَوْ كُدُومٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ  
حُمُوشٌ دَرَاهِمًا أَوْ قَمِيصًا مِنَ الدَّاهِبِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ  
مَسَلَةَ الدَّارِمِيُّ)

۱۴۵۲. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ دَجْمَةً أَوْ  
يُحْنِيَةً قَبْلَ أَنْ يَكُنْ بِمِثْلِهَا قَالَ النَّبِيُّ كَفُو

حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال زخم کی طرح ہے لوگ اپنے چہروں پر زخم لگانا چاہتے ہیں وہ چاہیں تو اپنے چہروں کے زخموں کو باقی رکھیں یا چاہیں تو ختم کر دیں مگر یہ کہ انسان کسی سلطان سے سوال کرے جس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنی ہو اور آسمان مال رکھتا ہو اس کی ضرورت یا کوئی ہونچر سوال کرتا ہے تو ایسا شخص اس سوال کی وجہ سے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے چہرہ پر زخم کے نشان ہوں گے راضی کہتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے خوش و غم کو دیکھ کر اس میں شکوتی لفظ استعمال فرمایا یہ الفاظ قریب المعنی ہیں جس کے معنی شک ہیں اس موقع پر سوال کیا گیا یا رسول اللہ اس رقم کی مقدار کیا ہے جو غنی کو ہر تو اپنے فرمایا پچاس درہم مسلسل بن حنظلہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے پاس آسمان مال ہو جو اسکو غنی کر دے اور اسکے بعد وہ سوال کرے تو وہ اس حال میں نہیں کہ وہ زیادہ اگل طلب کر رہا ہے راویان حدیث میں سے جناب علی

یہاں تک کہ انہوں نے خوش و غم کو دیکھ کر اس میں شکوتی لفظ استعمال فرمایا



کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ غنا کی حد کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کی اجازت نہیں تو آپ نے فرمایا اتنا کہ صبح و شام کی غذا کی کفالت کر سکے ایک اور جگہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن و رات کے لیے پیٹ بھرنے کو کافی ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کے ایک شخص کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے پاس ایک اونٹ یا اس کے مساوی رقم کی ایک کوئی چیز ہو اور اس کے بعد وہ سوال کرتا ہے تو وہ عاجزی اور گری کرنا ہے (جس کی کھانت بہ ہے) (ماکک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت جحش بن جنادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا غنی اور سالم الاعضاء کے لیے حلال نہیں اور نہ فقیر کے لیے اگر شدید ضرورت کے وقت اور جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرنا ہے تو قیامت کے دن اس کے چہرہ پر زخم ہوں گے اور جہنم کے جتنے پتھر کھائے گا۔ پس جو چاہے نیادہ کھائے یا کم کھائے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عند میں اندام سے ایک صابی سوال کرنے کے لیے آئے آپ نے ان سے معلوم کیا کہ تم اسے کھیں کوئی چیز ہے کہنے لگے کہ ٹماٹ کا ایک ٹکڑا ہے جس کا ایک حصہ کھاتے ہیں اور ایک حصہ اڑھتے ہیں اور ایک پیار ہے جس سے بھلی پیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں کو لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان دونوں چیزوں کو ہاتھ میں لیکر فرمایا ان دونوں کو کون خریدے گا ہے ایک صاحب نے کہا میں ایک درہم میں خریدتا ہوں سرکار نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے یہ جلد دیا تو میں مرتب فرمایا تو ایک صاحب نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں سرکار نے وہ دونوں چیزیں اس کو دے کر دو درہم لیکر ایک درہم انصاری کو دے کر فرمایا ایک درہم کا کھانا لے کر اپنی خانہ کو کھلاؤ اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ جب وہ کلہاڑی لانے تو سرکار نے اس میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈال کر کھوکھلا فرمایا جاؤ اور جھگ سے کھڑیا لا کر فروخت کرو اور میں پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں یہ سن کر وہ

أَحَدُ رَدَائِمَ فِي مَوْضِعٍ أَخَذَ مَا أَلْفَى الْيَدَى لَا تَنْتَبِهِ  
مَعَ الْمَسْئَلَةِ قَالَ فَهَذَا مَا يَحْتَاجُ وَيُجِبُهُ وَقَالَ فِي  
مَوْضِعٍ أَخَذَ يَكُونُ لَهُ شِبَعٌ يَوْمَ آذَنَ لَكَ وَيَوْمَ  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۵۲ وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ  
وَلَهُ أَوْقِيَّةٌ أَوْ عَدَّتْهَا فَقَدْ سَأَلَ النَّعَاءَ  
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۵۳ وَكَانَ جَحْشُ بْنُ جَنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمَسْئَلَةُ لَا تَعْمَلُ بِخَيْرٍ وَلَا  
لِيَدَى وَتَرْفَعُ سُرِّي الْأَلَدَى فَمِنْ مَنَاقِبِ أَوْ عَدَّتْهُ مُنْطَبِعٌ  
وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيَتُرَى بِهِ مَا لَهُ كَانَ خُشْرًا فَإِنْ  
فَجَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَمَقًا قَا كُلُّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَنْ  
شَاءَ فَلْيَقِلْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكُفِّرْ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۵۵ وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
فَقَالَ سَلِ جِلْسُ ثَلَاثِينَ بَعْضُهُ وَبَعْضُهُ بَعْضُهُ وَ  
فَقَالَ تَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ أَفْتَحِي بِهِمَا  
فَقَالَ هُمَا فَاحْتَدِ هُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ  
قَالَ رَجُلٌ أَنَا احْتَدِ هُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ مَنْ يَشْتَرِي  
عَلَى وَرَقِهِ شَرْتَيْنِ أَوْ كُنْتَ قَالَ رَجُلٌ أَنَا احْتَدِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَّا هُمَا لَيْتَا فَاحْتَدِ الْوَرَقَيْنِ  
فَأَمَّا هُمَا الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ اشْتَرِي أَحَدَهُمَا كَمَا  
فَأَمَّا هُمَا لَيْتَا أَهْلُكَ وَاشْتَرِي الْآخَرَ قَدْ وَشَا  
فَأَمَّا هُمَا فَاحْتَدِ هُمَا فَقَدْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُدَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ فَحَبَّ  
فَأَمَّا هُمَا لَيْتَا أَوْ كُنْتَ خَسْبَتُكَ خَسْبَتُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ



فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَضِرُ وَيَبْعِدُ فَجَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ حَذَاهِدٍ اشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَبْغِيَ الْمَسْئَلَةَ تَكْتَنُ فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةِ أَلْيَاءٍ فَمَنْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى رَأْسِهِ فَمَنْعَهُمْ أَوْ لِيَدَيْهِ دَمْعًا أَوْ لِيَدَيْهِ دَمْعًا أَوْ لِيَدَيْهِ دَمْعًا (رواه أبو داود ورواه ابن ماجه)

انصاری چلے گئے اور کڑیاں کاٹ کر فروخت کرتے رہے اس طرح ان کے پاس دس درہم اکٹھے ہو گئے تو اس میں سے کچھ اور کھانا خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو اپنے فرمایا یہ تمہارے لیے بہتر ہے بجائے اسکے کہ تم دست سوال دراز کرتے اور قیامت کے دن تمہارے چہرہ پر زخم کا نشان ہو تا اس وقت آپ نے فرمایا سوال کرنے کی صرف تین اشخاص کو اجازت ہے وہ محتاج جو مال سے محروم ہو گیا ہو یا بیماری قرض سے دبا ہوا ہو جسکی ادائیگی کی کوئی شکل نہ ہو یا جس شخص جس کو خون بہا ادا کرنا ہو یا ابو داؤد اور ابن ماجہ نے صرف یوم قیامت تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قاتل ہو اور اس نے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کیا تو اللہ اس کا سبب پوری نہ کرے گا اور جو اللہ سے فریاد کرے گا تو اللہ اسکی حاجت روائی کرے گا خواہ اس کو موت دے دے یا بعد میں اس کو دولت عطا کرے گا۔ (ابو داؤد و ترمذی)

۱۴۵۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْ قَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ كَمَنْسَةٍ قَاقَتْ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللهِ أَوْشَكَ اللهُ أَنْ يَأْتِيَهَا بِمَا يَمُرُّ عَلَيْهِ مِنْ عَمَلٍ (رواه أبو داود ورواه ترمذی)

### تیسری فصل

حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا سوال نہ کرو اگر سوال کرنا مزوری ہو جائے تو صرف ٹیکو کاروں سے سوال کرو۔ (ابو داؤد و ترمذی)

۱۴۵۹ عَنْ ابْنِ الْفَرَّاسِ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَلِزِ لَكَ بِهَا فَكُلِ الصَّالِحِينَ

(رواه أبو داود ورواه ترمذی)

حضرت ابن سعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب عمر رضی اللہ عنہ صدمہ کی فراہمی کے لیے مقرر فرمایا میں نے اپنے فرائض کی بجا آوری کے بعد وہ مال لا کر جناب عمر کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے مجھے اس میں سے حصہ مرحمت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یہ کام میں نے روتا روتا کے لیے کیا تھا اور اسکا اجراسی سے چاہتا ہوں تو جناب عمر نے فرمایا جو تم کو دیا جا رہا ہے اسکو بیوہ نے بھی ایک مرتبہ رسول اللہ کے حکم سے یہ کام کیا تھا جب میرا کارنے مجھے اجرت عطا فرمائی تو میں نے بھی یہی کیا تھا رسول اللہ نے فرمایا تھا جب سوال کے بغیر تمکو کچھ دیا جائے تو اسکو لے لو خود استعمال کرو اور صدقہ دو (ابو داؤد)

۱۴۶۰ وَعَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الْمَدَنَةِ فَلَمَّا قَرَعْتُ مِنْهَا دَاقِيَّتَهَا إِلَيْهِ أَمَرَنِي بِمَسَاكَةٍ فَقُلْتُ إِنْهَا عَمِلْتُ وَهُوَ دَاجِرِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَكَانِي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَمَلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُنْ وَتَسْتَدَّقِ (رواه أبو داود)

۱۴۶۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَقُولُ



میں جیسے کہ ہے تو میں نے کہا کہ وہ آج ایسی بگڑے ہوئی قوم سے مانگ رہا ہے  
پھر اس کو در سے سے مارا۔ (زیریں)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! طبع فقر ہے۔ اور  
نا اُمیدی غنا اور مال داری ہے اور انسان جب کسی چیز سے ایسے ہو جاتا  
ہے تو وہ اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ (زیریں)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کون ہو گا کہ  
ہے کہ وہ کسی بندہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا ایسے شخص کو جنت کی بشارت  
دینا رسول موت میں جا جائے گا کہ میں اس کا سوال نہ کر سکا کہ وہ کہتا ہوں اس کے  
بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے  
بلکہ کہہ دیا کہ میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا حتیٰ  
کہ کوڑا لکھوڑے سے گرجائے تو اس کو اٹھانے کیلئے بھی کسی سے نہ  
کہنا اور اگر اس سے کوئی (راحمہ)

النَّاسُ كَقَالِ ابْنِ هَذَا الْمَرْمُورِ فِي هَذَا النَّهْجِ تَسْأَلُ  
مِنْ غَيْرِ اللَّهِ فَخَفَعَهُ بِالنَّهْجِ -

(دَعَاہُ زَبْرَیْن)

۱۶۴۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمْتُ مِنْ النَّبِيِّ النَّاسُ أَنْتَ  
النَّظْمُ فَقَرَأَ الْإِيَّاسَ عَنِّي وَأَنَّ الْمَرْمُورَ قَالَتْ  
عَنْ عُمَرَ وَاسْتَعْنَى عَنْهُ - (دَعَاہُ زَبْرَیْن)

۱۶۴۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا  
فَأَتَكْفُلَ لَهُ يَأْتِجَنَّهُ فَقَالَ ثَوْبَانُ إِنْ كُنْتُ لَا يَسْأَلُ  
أَحَدًا شَيْئًا - (دَعَاہُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِي)

۱۶۴۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ إِنْ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ  
شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى  
تَعُودَ إِلَيْهِ فَتَلْعَنَهُ - (دَعَاہُ أَحْمَد)

## بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

### کنجوسی کی برائی اور خرچ کرنے کا بیان

#### پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر  
میرے پاس ایک بھوکا بھائی ہو تو مجھے اس بات سے سترت ہوگی کہ میں اس کو  
تین دن ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کر دوں اور صرف اتنا روک دوں جتنا کہ  
مجھے اسے قرض کے لینے درکار ہو۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب  
میرے پاس ایک بھوکا بھائی ہو تو مجھے اس بات سے سترت ہوگی کہ میں اس کو  
تین دن ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کر دوں اور صرف اتنا روک دوں جتنا کہ  
مجھے اسے قرض کے لینے درکار ہو۔ (بخاری)

۱۶۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ فِي بَيْتِي أَحَدٌ ذَهَبًا لَسَرَفْتُ فِيهِ أَوْ لَا  
يَسْرَفُ عَلَى ثَلَاثَ لَيَالٍ قَوْلِي مِثْلُ مَا قَالَ إِلَّا شَيْئًا  
أَوْصَدَهُ لِيَدَيَّ - (دَعَاہُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَيَتَكْفُلَ لَهُ يَأْتِجَنَّهُ  
فَقَالَ ثَوْبَانُ إِنْ كُنْتُ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا فَيَتَكْفُلَ لَهُ يَأْتِجَنَّهُ  
فَقَالَ ثَوْبَانُ إِنْ كُنْتُ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا فَيَتَكْفُلَ لَهُ يَأْتِجَنَّهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)



۱۴۶۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُغْنِي عَنْكَ ثَمَنُكَ إِلَّا بِمَنْعَةٍ مِنْهُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حساب خرچ کرنا اللہ تعالیٰ تمہیں بے حساب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر روک کر رکھے گا جہاں تک ممکن ہو غیرات کرو۔ (مسند علی)

۱۴۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَيْحُ يَا بَنِي آدَمَ الْفَيْحُ عَلَيْكَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے اے ابنِ آدم خرچ کر تجھ پر وسعت کی جائے گی۔ (مسند علی)

۱۴۶۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّ تَبَذُّلَ الْفَقْلِ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُسَيِّمَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَاذِمُ عَلَى كَفَّادٍ وَابْنِ أَبِي نَعْمَانَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضروریات سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تباہی حق میں بہتر ہے اور اگر تم اسکو خرچ نہ کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور خداوند ان تک خرچ کرنے میں تمہیں بُرا نہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

۱۴۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اشْطَرَّتَا بَيْنَهُمَا إِلَى ثَوْبَيْهِمَا وَتَرَفَّاهُمَا فَبَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ ثَوْبَهُمَا لِسَدَقٍ يَصَدَّقُونَ ابْنَهُمَا وَبَعَلَ الْبَخِيلُ ثَوْبَهُمَا لِمَا يَصَدَّقُونَ فَلَمَّتْ وَآخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَا كَانَتْهَا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی ہے جن کے جسم پر لوہے کی تھیلی ہیں انکے ہاتھ پھاڑیں اور گردنوں کے ساتھ بانہ مروٹے گئے ہیں پس صدقہ کرنے والا جب صدقہ کرتا ہے تو اس کے ہاتھ کھل جاتے ہیں اور بخیل جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زور سکڑ جاتی ہے اور اس کے حلقہ اپنی اپنی جگہ تک پہنچ جاتے ہیں۔

۱۴۷۱ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاتَّقُوا الشُّعْرَ فَإِنَّ الشُّعْرَ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ مَبْدُوكُمْ حَتَمَكُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَكُمْ وَأَسْعَلُوا أَهْلَكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حبابہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے احتراز کرو کیونکہ ظلم ظلمت قیامت کے دن تاریکی ہوگا اسی طرح بخل سے بچو کیونکہ اس نے اس سے پہلے بہت لوگوں کو اس طرح ہلاک کیا کہ پہلے ظلم پر لگا یا اور انہوں نے خونریزی کی اور حرام کو حلال سمجھا۔ (مسلم)

۱۴۷۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَإِنَّ يَأْتِي عَنِكَ الرَّجُلُ بِصَدَقَةٍ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَمْ يَجِدْتُ بِهَا يَأْتِي لَمْ يَسْأَلْ لَقَبِيلَهَا فَأَتَا الْيَتِيمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایسا وقت آئے گا کہ انسان اپنے صدقہ کے مال کو ملے کہ نہ ملے گا اور اس کو کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا اور کوئی اس سے کہے گا اگر تم کلے آئے تو شاید میں اس کو قبول کر لیتا آج تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (مسند علی)



۱۴۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْبَرُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ تَحْيِيهِمْ  
شَعْبَةً تَحْيِي الْقَوْمَ وَتَأْمَلُ الْخَلْقَ وَلَا تَمْرُكُ حَتَّى إِذَا  
بَلَغَتْ الْخَلْقُ مَرَقَاتٍ يُغْلَبُ كَذَا وَيُغْلَبُ كَذَا أَدَكَ  
كَانَ يُغْلَبُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَأَى  
قَالَ هُمُ الْأَخْفَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ وَذَلِكَ أَبِي  
وَأَبِي مَنْ هُم قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا أَمْ مَتًى  
قَالَ لَهْكَذَا أَدَهْكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَحِمْ  
خَلْقِهِمْ وَنَحْنُ بَيْنَهُمْ وَعَنْ شُعَايْبٍ وَفَيْدِلٍ مَا هُمُ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءُ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ  
قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ  
مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ  
مِنَ النَّارِ وَلَمَّا هَلَكَ سَمِعْتُ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِمَّنْ عَابَدَ  
تَجَنَّبَ -

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۴۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَصْدَقَ الْمَرْءُ فِي خَلْقِهِ يَدْرِي  
خَيْرًا مِنْ أَنْ يَصْدَقَ بِمَا شَاءَ عَنْهُ مَوْتٌ -

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۴۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقُولُ الرَّبِّ يَصْدَقُ عَنْ مَوْتِهِ أَوْ  
يَعْتَقُ كَالَّذِي يَهْجُو إِذَا شِئِمَ - (رَدَّاهُ أَحْمَدُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کو فاسد قرا فضل ہے تو آپ نے  
فرمایا تم صدقہ کرو جبکہ تم تندرست ہو یا اللہ کی خواہش کرو فقر سے خوف رکھو  
دولت کی امید رکھتے ہو اور اس وقت کے غنا میں نہ رہو جبکہ غنا گلے  
میں ہو اور اس وقت یہ کہتے ہو کہ غنا کو اتنا دلو غنا کو اتنا لیدو یا یہ مال  
اب غنا شخص کے لیے سہرا (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دربار کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے  
جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا یا رب کعبہ کی قسم وہ لوگ خسارے میں ہیں میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں  
تو آپ نے فرمایا وہ بہت زیادہ مال رکھنے والے مگر جو اپنے مالوں کو اس طرح اور  
اس طرح یعنی دائیں بائیں آگے اور پیچھے عروج کرتے ہیں اور ایسے بہت  
کم ہیں۔ (متفق علیہ)

## دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کبھی شخص اللہ تعالیٰ سے قریب جنت سے قریب اور  
لوگوں کے قریب اور روزخ سے دور ہے جب کہ بخیل اللہ سے دور  
جنت اور بندگان خدا سے دور ہے اور روزخ سے قریب ہے اور کبھی  
جامل اللہ کو عابد بخیل ہے۔ (یادہ محبوب ہے۔  
(ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا انسان اگر زمین میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس  
کے لیے بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ مرتے وقت سو درہم صدقہ کرے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
نے فرمایا اس شخص کی مثال جو مرتے وقت صدقہ کرے یا غنا کرے ایسی  
ہے جیسے کہ کوئی پیٹ بھرنے کے بعد کسی کو بچا ہوا کھانا دے کر دے (احمد نسائی)



وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنُسُلِهِمْ غَافِلُونَ

۱۷۴۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَمَتَانِ لَا يَجْعَلُهُمَا فِي مَوْمِنٍ الْعَلَمُ  
وَسُوءُ الْعُلَمَاءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

1449 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتَّى لَا يَحْتَسِبَ  
وَلَا مَنَانٌ - (بَدَأَ الرَّحْمَنُ)

١٤٨٠ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّحِيلِ شَرُّ هَالِكٍ وَجَبِينِ  
 حَالِكٍ وَسَنَدٌ كَرَحِيثٍ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْعَلُكُمْ الشَّمُّ  
 وَالْإِيمَانُ فِي كِتَابٍ الْجَهْدُ وَإِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

دارمی لیکن امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایک مرد مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور غفلت۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مکارہ بخیلی اور احسان جانتے والے داخل نہ ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا انسان میں دو بدترین محصلتیں ہیں انتہائی بخل اور انتہائی بزدلی۔ اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں کہ بخل اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے انشاء اللہ کتاب ابوہریرہ میں ذکر کریں گے۔

## تیسری فصل

١٤٨١ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْنَا  
أَتْرَفَ بَيْتِ لُحُوفٍ قَالَ أَطْرَفُكُمْ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبًا  
ثَبَّتَ رِجْلَيْهَا وَكَانَتْ سُرَّةُ أَطْرَفِ لَيْسَى يَدًا فَحَلَلْنَا  
بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ  
أَسْرَعَنَا لُحُوفًا لِمَ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مُسَلَّمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُنَّ لُحُوفًا  
أَطْرَفُكُمْ يَدًا قَالَتْ وَكَانَتْ يَمَانًا وَلَنْ أَتِيَهُنَّ أَطْرَفُ  
يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْرَفُ لَيْسَى يَدًا زَيْنَبُ لِإِنَّهَا كَانَتْ تَحُلُّ  
يَدَيْهَا وَتَصَدَّقُ.

١٨  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ  
فَعَدَمَ بِصَدَقَتِهِمْ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَاصْبَحَ حُرًّا  
مُتَحَدِّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہما المؤمنین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ ہم میں کون سی بیوی کی آپ سے آخرت میں سب سے پہلے ملاقات ہوگی تو آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ یہ سن کر امہات المؤمنین نے ایک دوسرے کے ہاتھ ناپ لیے تو پتہ چلا کہ حضرت سوزہ کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ لیکن بعد میں واقعات نے بتایا کہ لمبے ہاتھ ہونے سے مراد صدقہ دینے میں زیادتی تھی اور ہم میں سب سے پہلے داعی اجل کو لبیک کہنے والی جناب زینب عقیس جو صدقہ دینے کو بہت محبوب رکھتی تھیں (بخاری لیکن مسلم کی روایت میں ہے رسول خدا نے فرمایا میرے رحلت کرنے کے بعد مجھ سے جلد اگھٹنے والی بیوی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہیں اس کے بعد ہم ایک دوسرے کے ہاتھ ناپتے تھے لیکن ہم میں لمبے ہاتھ والی جناب زینب عقیس کیونکہ اس نے کام خود کرتی تھیں اور صدقہ بھی کرتی تھیں)۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میں آج صدقہ کروں گا وہ صدقہ دینے کیلئے چلا اور راستہ میں صدقہ کا مال ایک چور کو تھاویا صبح کو لوگوں میں پھیرا تھا کہ ایک صاحب نے چور کو صدقہ دیا ہے تو اس شخص نے کہا نہ اور نہ اترے لیے محمد ہے چور صدقہ



لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَائِرِي لَا تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ  
فَوَضَعَهَا فِي بَيْتِ زَيْنَةَ فَاصْبَحُوا بِتَحَدُّ لَوْنِ ثِيَابِي  
الَّتِي لَكَ عَلَى زَيْنَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَيْنَةَ  
لَا تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا  
فِي بَيْتِ عَمِّي فَاصْبَحُوا بِتَحَدُّ لَوْنِ ثِيَابِي الَّتِي لَكَ  
عَلَى عَمِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَائِرِي  
وَزَيْنَةَ وَعَمِّي فَأَيُّ قَوْلٍ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ  
عَلَى سَائِرِي فَتَعَلَّمَهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ عَنْ سَرَقَتِهِ وَ  
أَمَّا الزَيْنَةُ فَتَعَلَّمَهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ عَنْ زَيْنَتِهَا  
وَأَمَّا الْعَمِّي فَتَعَلَّمَهُ يَعْزِيهِ قَبِيلُهُ وَمَا أَعْطَاهُ  
اللَّهُ -

(مستغنی علیہ ولقنہ للبخاری)

۱۴۸۲ رَوَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْبِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
بَيْنَا رَجُلٌ كَعْلَانٌ مِنَ الْأَرَبِ فِي حِمَّةٍ صَوْرًا فِي حَبَابَةٍ  
أَسَى حَيَاتُهُ فَلَا يَنْفَتِحُ ذَلِكَ الثَّعَابُ فَأَقْرَعَ  
مَاءَهُ فِي حَقْوٍ قَرِيبًا فَشَرِبَهُ فَقَالَ لَكَ الْإِسْلَامُ قَبْلَ  
أَنْ تَوَضَّعَ ذَلِكَ الْمَاءُ كُلُّهُ فَتَشَبَّهَ الْمَاءُ فَإِذَا  
رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَيَاتِهِ يَقُولُ الْمَاءُ بِسَعَاتِهِ  
فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَسْمُكَ قَالَ فَلَانُ الْإِسْمُ  
الَّذِي فِي حِمَّةٍ فِي الثَّعَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ  
كُنْتَ تَقُولُ عَمِّي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْرًا فِي الثَّعَابِ  
الَّذِي فِي هَذَا مَاءُهُ يَقُولُ أَسَى حَيَاتُهُ فَلَا يَنْفَتِحُ  
فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتُ هَذَا قَرِيبًا أَنْظُرُ  
إِلَى مَا يَحْمِلُهُ مِنْهَا فَاتَّصَدَّقْتُ بِوَلَدَتِهِ ذَا كُلِّ نَارٍ وَ  
عَمِّي فُلَانًا فَإِنَّهُ فِيهَا فُلَانُهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۸۳ رَوَاهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَبْرَصَ وَاقْدَمَ وَ  
أَعْلَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا قَاتِي

کرتے پر میں اور صدقہ کروں گا پھر وہ صدقہ کامل لیکر چلا اور ایک زانیہ کو دینا  
میں کو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے اس شخص نے کہا  
خداوند! تو لاف تمہارے کہ میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دیا ہے میں اور صدقہ کروں گا  
لہذا ان صدقہ کامل لیکر نکلا اس مرتبہ اس نے ایک مالدار کو صدقہ دیا صبح کو اس نے  
لوگوں کو کہتے سنا کہ کسی نے مالدار کو صدقہ کامل دیا ہے تو اس شخص نے کہا آج  
اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو صدقہ دیا ہے اس کو صدقہ دیا ہے اس شخص کو خواب  
میں بتایا گیا کہ تیرا جو کہ صدقہ دینا شاید اس کو چوری سے روک دے اور زانیہ  
زنا سے باز آجائے اور مالدار کو شاید اس سے عبرت ہو اور جو کچھ اسکا لہ  
نے دیا ہے اس کو خرچ کرنے لگے۔  
(مستغنی علیہ بالفاظ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے  
ہیں کہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اسنے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ  
فلان شخص کے بانی کو سیراب کرو اس آواز کے بعد وہ بادل ایک طرف چلا اور  
ایک چتر بنی زمین پر برس بارش کا پانی جن جہر ایک نال کے ذریعے بہنے لگا اور  
وہ شخص اس پانی کے چپے چلا تو دیکھا بانی میں ایک شخص بیٹھا ہے پانی کے لیے  
راستہ بنا رہا ہے تو اس شخص نے بانی میں موجود شخص سے معلوم کیا اسے اللہ کے بند  
آپ کا کیا نام ہے کیا آپ کا یہ نام ہے (جو اب سے سنا تھا) تو اس نے کہا جاب  
آپ میرا نام کیوں دریافت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں نے اس امر سے  
جس کا یہ پانی ہے سنا تھا کہ فلان شخص کے بانی کو سیراب کر داد اس نے  
تمہارا نام لیا تھا تم اس بانی میں کیا کرتے ہو تو بانی والے نے کہا جب تم نے  
یہ سن لیا ہے تو اب مجھ سے سنو کہ اس بانی کی جو پیداوار ہوتی ہے اس میں سے  
ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں ایک تہائی اہل و عیال کے لیے رکھتا ہوں اور بقیہ ایک  
تہائی بیچ کے طور پر رکھتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے تین اشخاص ایک  
کوڑھی دوسرا گنہگار تیسرا اندھے کو اللہ نے آسمانے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس



الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَفَى شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ  
كُنْتُ حَسْبِي وَحِيلًا حَسْبِي قَدِيدًا هَبْ عَنِّي الْوَدَى  
قَدْ كَذَبْتُ النَّاسَ قَالَ فَصَحَّه فَذَهَبَ عَنْهُ  
قَدْرُهُ وَأَعْطَى كُنُوزًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ  
فَأَتَى النَّبِيَّ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَذَقَكَ  
الْبَقَرُ شَرًّا أَسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْإِبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَمَ  
قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ  
فَأَعْطَى ثَلَاثَةَ عَشَرَ أَمَةً فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا  
قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَمَ فَقَالَ أَفَى شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ  
شَعْرُ حَسْبِي وَوَيْدٌ هَبْ عَنِّي هَذَا الْوَدَى قَدْ  
قَذَبْتُ النَّاسَ قَالَ فَصَحَّه فَذَهَبَ عَنْهُ  
قَدْرُهُ وَأَعْطَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ أَحَبُّ  
إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأَعْطَى بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ  
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَفَى  
شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ تَبْرَأَ اللَّهُ إِلَيَّ بِصَرِي  
فَأُجِيرَ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَصَحَّه فَصَرَّ اللَّهُ لِيَصْرَهَا  
قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْخَمْرُ فَأَعْطَى  
شَاةً وَآلِيًا فَالْتَمِعَ هَذَانِ وَذَكَرَ هَذَا كَقَامَتِ  
رِيْمَةُ دَاوُدَ مِنَ الْإِبِلِ فَطَلَعَا دَاوُدَ مِنَ الْبَقَرِ وَ  
رِيْمَةُ دَاوُدَ مِنَ الْخَمْرِ قَالَ شَقَرَاتُهُ أَفَى الْآبِرِصَ  
فِي مَوْرِيهِ وَهَسَايَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَشْرِكُنِي قَدِيرًا  
انْقَطَعَتْ يَدُ النَّبِيِّ فِي مَسْرَعَةٍ فَلَا سَبْكَ لَمْ  
يَلِ الْيَوْمَ إِلَّا بِأَنَّ اللَّهَ شَقَرِيكَ أَسْأَلُكَ بِأَلْفِي  
أَعْطَاكَ الْكَلْبُ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَ  
النَّابِ بَعِيرًا أَسْأَلُكَ بِهِمْ فِي سَكْرِي فَقَالَ الْخَمْرُ  
كَثِيرَةٌ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ أَشَدُّ ذِكْرًا لَمْ يَكُنْ أَبْرَصَ  
يَقْدِرُكَ النَّاسُ قَدِيرًا فَأَعْلَاكَ اللَّهُ مَا لَأَنْفَالًا لَكُمْ  
ذُرِّيَّتُ هَذِهِ النَّبَاتِ كَأَيُّهَا عَنْ كَأَيُّهَا فَقَالَ إِنَّ كُنْتُمْ  
كَأَيُّهَا فَصَبْرُكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُمْ قَالَ دَاوُدَ

ایک فرشتہ کی صحبت میں پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کوئی  
چیز بہت اچھی معلوم ہوتی ہے کہنے لگا اچھا رنگ اور صحت مند جلد اور چاہتا  
ہوں کہ یہ مرض مجھ سے دور ہو جائے اور لوگوں کی نفرت بھری نظروں سے  
محفوظ ہو جاؤں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سن کر فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا  
تو اس کا رنگ صاف ہو گیا اور جلد بھی ٹھیک ہو گئی اور وہ شخص صحت مند ہو گیا  
پھر فرشتے نے اس سے معلوم کیا کہ تم کو کس مال پسند ہے تو اس نے کہا گائے  
یا اونٹ (خمس داوی) مگر کوڑھی اور گھنے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے  
نے گائے پسند کی تھی لہذا فرشتے نے اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے کر کہا  
اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے اس کے بعد گھنے کے پاس آیا اور  
اس سے دریافت کیا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے اس نے کہا میرا گھنچہ جو دھواں دیر  
اچھے بال لگائیں لہذا فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گھنچہ جاتا رہا  
اور سر پر عمو بال لگ آئے پھر اس سے معلوم کیا کہ تجھے کو کس مال پسند ہے  
تو اس نے کہا گائے لہذا اس کو گائے دی دی گئی لہذا اللہ تعالیٰ اس میں  
برکت دے اس کے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کیا  
چیز محبوب ہے تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی مجھ کو عطا کر دے تاکہ میں  
لوگوں کو دیکھ سکوں فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کو بصارت  
دہی گئی فرشتے نے اس سے کہا تجھے کو کس مال پسند ہے تو اس نے کہا بکریاں  
لہذا اس کو گائے بکری دے کر کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے پلے دالے  
دونوں کے یہاں اونٹنی اور گائے نے بچے دیئے اور اس کی بکری نے بچے دیئے  
اس طرح ان سب کا مال بڑھتا رہا اس کا اونٹوں سے جنگ بھی ہو گیا تو اس کا گاوں  
سے اور اندھے کی بکریوں سے اپنے فرمایا کہ فرشتے نے اگر پہلے تو کوڑھی سے  
اس کی بہت میں اگر کہیں مسکین اور معذور ہوں سفر میں میرا سارا اسباب  
ختم ہو گیا اب اللہ کے کرم اور آپ کی عنایت کا طلبگار ہوں میں اس خط  
کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور رنگ عطا کیا اور  
اونٹ دینے مجھے ایک اونٹ دے دو تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں تو  
اس نے جواب دیا کہ دتر دایاں بہت ہیں تب فرشتے نے کہا کہ میں نے تجھ کو  
پہچان لیا تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ  
نے تجھ پر کرم فرمایا ہے تو وہ کہنے لگا کہ اس مال میں باپ دادا سے وارث ہوئے  
سن کر فرشتے نے کہا اگر تو غلط کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو دیسا ہی کر دے



الْأَقْدَمَ فِي مَوَرِّهِ فَقَالَ لَهُ وَمَنْ مَآ قَالَ يَهْدِي  
وَرَدَّ عَلَيْهِ وَمَنْ مَآ رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ  
كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ دَأَى  
الْأَعْيُنُ فِي مَوَرِّهِ وَصَيَّرَتْ فَقَالَ رَجُلٌ مَسِينٌ  
دَائِبٌ سَبِيلًا لِي فَقَطَعَتْ فِي الْبَحْرِ فِي سَفَرِي  
فَلَا بَلَاقَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ شَرِّكَ أَسْأَلُكَ  
يَا أَلَدِي رَدَّ عَلَيْكَ بِصَرِّكَ مَنَاءَ أَسْأَلُكَ مَعَا فِي  
سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْيُنُ قَوْلَ اللَّهِ إِلَيَّ  
بَصِيرِي فَقَدْ مَا شِئْتُ وَدَعَرُ مَا شِئْتُ قَوْلَ اللَّهِ لَا  
أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ مَعَهُ أَخَذَ قَوْلَهُ فَقَالَ أَمْسِكْ  
مَا لَكَ قَالُوا ابْتَلَيْتُمْ قَدْ رَفَعَتْ عَنْكَ وَحُطَّ  
عَلَى صَلَاحِيَّتِكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۸۳/۲۱ وَعَنْ أُمِّ بَيْسَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
الْيَسِيرِينَ لَيْسَتْ عَلَى بَابِي حَتَّى أَسْتَجِبَ فَلَا أَحْيَا فِي  
بَيْتِي مَا أَدْعُو فِي بَيْتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُو فِي بَيْتِهِ دَعْوَةً مُخَرَّجًا  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّتُهُ  
حَسَنٌ صَوِيحٌ)

۱۴۸۴/۲۲ وَعَنْ مَوْلَى يَعْنَانٍ قَالَ أَهْدَى لِي خَيْرَ سَكْمَةٍ  
يُضَعُّ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْجِبُهُ الْأَعْمُرُ فَقَالَتْ لِلنَّخَاعِيَةِ صَوِيحٌ فِي الْبَيْتِ  
لَحْلَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَلَّةُ قَوْصَحَتْ  
فِي كَلَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَتْ سَائِلٌ فَجَاءَهُ عَلَى الْبَابِ  
فَقَالَ تَصَدَّقْ مَا تَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَقَالَ لَوْ بَارَكَ  
اللَّهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَمْرُ سَكْمَةٍ عَسَتْ كَرَمَتْ  
الْعَمَةُ كَرَمَتْ قَالَتْ لِلنَّخَاعِيَةِ أَهْدَى قَائِلٌ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْكَلَامِ فَتَصَدَّقَتْ

اس کے بعد شریف گنجائش کے پاس آیا اور اس سے بھی دس ہی گنگو  
کی تو اس نے بھی اسی طرح داپس لوٹا دیا جس طرح کوڑھی نے لوٹا یا تھا اس  
فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کرے جیسا کہ تو پہلے  
تھا۔ اس کے بعد وہ اندر سے کے پاس نابینا بن کر آیا اور اس سے کہا کہ  
میں غریب مسافر ہوں میرا مان ختم ہو گیا اب منزل مقصود تک پہنچنا مشکل  
ہے اب اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے آپ کی آنکھوں میں  
روشنی لوٹائی اور بکریاں عطا کی تھیں میری مدد کریں کہ میں منزل پر پہنچ جاؤں  
تو اس سابقہ اندھ سے نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے مجھے بصارت  
عطا کی اب تم جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو خدا کی قسم اللہ کے لیے  
جو کچھ بھی تم مانگو گے میں تم کو تکلیف میں نہ ڈالوں گا۔ تب فرشتے نے  
کہا تمہارا مال تمہیں مبارک ہو میں تمہارا استحسان لینے آیا تھا تم سے اللہ  
راضی ہوا اور تمہارے ساتھیوں سے ناراض ہوا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت امم بجد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فقیر میرے دروازہ پر آتا ہے  
اور میرے پاس اسکو دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا مجھے اس وقت شرم آتی  
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ دے دو اگرچہ جو کچھ ہی کیوں ہو  
(احمد، ابوداؤد، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ ایک حدیث کرتے ہیں کہ ام المومنین  
حضرت ام سلمہ کی خدمت میں گوشت کا ایک ٹکڑا تھا میں بھیجا گیا چونکہ  
رسول خدا کو گوشت بہت مرغوب تھا لہذا انہوں نے خادمہ سے کہا  
کہ اس کو رکھو شاید رسول خدا گوشت تناول کریں، خادمہ نے گوشت کو  
طاق میں رکھ دیا۔ اسی دوران ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے  
ہو کر صدادی صدقہ دور اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا۔ گھر سے جواب  
ملے اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔ سائل چلا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب  
حضرت ام سلمہ کے یہاں تشریف لائے تو معلوم فرمایا کھانے کے لیے  
کچھ ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں موجود ہے اور خادمہ سے کہا کہ جا کر  
گوشت اٹھا لاؤ، وہ گئی اور دیکھا تو وہاں پتھر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا



فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُتُبِ إِلَّا قِطْعَةً مَّوَدَّةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِ ذَٰلِكَ اللَّهُمَّ عَادَ مَوَدَّةً لِّمَا لَمْ  
تُعْطُوهُ السَّائِلِينَ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۴۸۷  
۲۳  
وَعَنْ أَبِي عَمْرٍاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ النَّاسِ مَوْلَا قِيَلِ  
لَهُمْ قَالِ الَّذِي يُشْكِلُ يَا شُو ذَلَا يُعْطِيهِمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۸۸  
۲۴  
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ  
الْحَارِثِ لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَصَلَّى فَقَالَ عُمَرُ يَا كَعْبُ إِنَّ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَمُوتِي وَتُوكَ مَا لَا قِيَامَ تَرَى فِيهِ فَقَالَ  
إِنْ كَانَتْ تَقُولُ فَيَسِّرْهُ اللَّهُ فَذَلَا يَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَهُ  
أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ يَجْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ فِي هَٰذَا  
الْجَبَلِ ذَهَبًا أَوْ فِضَّةً وَبِتَقَبَلُ مِنِّي أَذْرُخْتَنِي مِنْ شَيْءٍ  
أَدْرِي أَشْكُرُكَ يَا اللَّهُ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِنَّكَ مَرَاتٍ قَالِ  
لَهُمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۸۹  
۲۵  
وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ يَنْتَ الْعَصَا فَسَلَّمَ  
لَهُمْ فَأَمَرَ مَسِيرًا فَتَخَلَّى وَقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ نَجْدٍ  
يَسْأَلُهُ قَوْمُ النَّاسِ مِنْ مُرْقِيَةٍ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَذَرَى  
أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ مُرْقِيَةٍ قَالِ ذَكَرْتُ شَيْئًا قَرِيبًا  
يَبْرُؤُكُمْ نَا فَكُوهْتِ أَنْ يَجْعَلَ بِي فَأَمَرْتُ بِجَهَنَّمَ  
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) قَالِ كُنْتُ خَلَفْتُ  
فِي الْبَيْتِ بِتَبَا وَتِ الصَّنَاعَةِ فَكُوهْتِ أَنْ  
أَبْتِنَهُ -

۱۴۹۰  
۲۶  
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُ فِي مَوْضِعٍ مِنْ مَوَاضِعِ  
أَرْضِ بَيْتِهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا پتھر  
بن گیا۔ تم نے اس کو سائل کو کیوں نہ دے دیا تھا۔  
(بیہقی فی دلائل النبوة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بدتر آدمی کا  
پتہ نہ دوں لوگوں نے عرض کیا بتائیں تو آپ نے فرمایا جس سے اللہ کے  
نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ اس کو نہ دے۔ (احمد)

حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی کے پاس  
آنے کی اجازت مانگی جب وہ حضرت عثمان کے پاس آئے تو ان کے ہاتھ  
میں لاشی تھی اس وقت حضرت عثمان نے جناب کعب سے کہا علیہ السلام  
کا استعمال ہو گیا اور انہوں نے مال چھوڑا ہے اس کے باوجود آپ کی کشتہ  
ہیں تو جناب کعب نے کہا کہ اگر وہ اللہ کا حق ادا کرتے تھے تو ان کے لیے  
خوف کی بات نہیں اس موقع پر جناب ابو ذر نے حضرت کعب کو ڈنکے مارے  
مار کر کہا میں نے رسول خدا سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ پڑھنا سنا نہیں جانتے تو  
تو میں اس بات کو خوب کھتا ہوں کہ اس کو خارج کر دوں اور وہ میری طرف سے قبولیت  
حاصل کرے اور میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس میں سے کچھ ادا کر دیا جائے

حضرت عقبہ بن حارث روایت کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول خدا  
کی امامت میں مدینہ میں مصر کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد  
آپ جلدی سے صحنے سے اٹھ کر نمازوں کی گونیں بھونکتے ہوئے اہل  
المدینہ میں سے کسی کے حجر میں گئے اور فرمادہ ہی واپس تشریف لائے  
تو صحابہ آپ کے جانے اور آنے کی وجہ سے متعجب ہوئے اس وقت آپ نے فرمایا مجھے  
یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا رکھا ہے مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ وہ مجھے اس عمل غیر  
سے روکے رکھے لہذا میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دیدیا ہے (بخاری لیکن  
انہیں کی ایک روایت میں سطر ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں گھر میں  
کچھ مال صدقہ کا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے یہ مناسب نہ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ولادت کے زمانہ میں ان کے سر سے پاس چھ بیاباں درخت  
تھے۔ نبی علیہ السلام نے مجھے یہ حکم فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحَدَهُمَا فَشَعَلَ لِي وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلْتَ الرَّبُّ  
أَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا قَامُوا لَعْنًا كَانَ شَعْلِي جَعَلَكَ  
كَدَايَهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ نَبِيَّ اللَّهِ  
كَوَلِيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهِيَ عِندَهُ -

(رواه أحمد)

۱۴۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى بِلَالٍ وَعِندَهُ صَبْرَةٌ مِنْ لَبَنٍ فَقَالَ  
مَا هَذَا يَا بِلَالُ قَالَ كُنِيَ أَذْخَرْتُهِ لِيَحْيَا فَقَالَ أَمَا  
تَكُنْ أَنْ تَرَى لَهُ عَذَابًا يُجَارَى ثَابِرًا جَوْشَمًا يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ أَلَيْسَ بِلَالُ وَلَا تَقْضِ مِنْ رُؤْيِ الْحَدِيثِ  
لِقَوْلِهِ -

۱۴۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ السَّعَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ كَانَ سَيِّئًا  
أَخَذَ يَتَمَتَّعُ بِهَا فَكَلَّمَ بِمَرْكَةِ الْعَصْنِ حَتَّى يَدْخُلَهُ  
الْجَنَّةُ وَالشَّعْمُ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ مَنْ كَانَ شَرًّا  
أَخَذَ يَتَمَتَّعُ بِهَا فَكَلَّمَ بِمَرْكَةِ الْعَصْنِ حَتَّى  
يُدْخِلَهُ النَّارَ -

(رواهما البيهقي في شعب الإيمان)

۱۴۹۳ وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا دُودُ يَا صَدَقَةَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَمْنَعُهَا -  
(رواه ترمذی)

## بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

پہلی فصل

۱۴۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدَلٍ تَشْرَكَ مِثْرَ كَيْسٍ  
كَطِيبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا التَّطِيبَ قَالَتْ اللَّهُ

لیکن آپ کی ملائت کی وجہ سے بھول گئی پھر رسول خدا نے مجھ سے یہ دریافت  
کیا کہ میں نے ان کا چھ یا سات دیا کیا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم  
میں آپ کی ملائت اور تکلیف کی وجہ سے انہیں بھول گئی تھی لہذا آپ نے انکو  
منگایا اور اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ کے کسی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ طمان بھی  
نہیں کیا کہ اللہ سے اس خال میں ملاقات کرے اور اس کے پاس یہ (درہم)  
ہوں۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا حضرت بلال کے یہاں  
تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھجوروں کی ایک گٹھری دیکھ کر دریافت کیا  
اسے بلال اس میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ کل کھانے کے لیے کھجوریں تھیں  
کی پمیر کیں کہ آپ نے فرمایا اے بلال تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم کل  
قیامت کے دن ان کی وجہ سے دوزخ کی حرارت اور پیشہ دیکھو اے بلال  
ان کو خارج کر دو اور صاحب عرش سے فاقہ کی کمی کا خوف نہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عید و عید نے فرمایا سخاوت محبت کا ایک درخت ہے سنی اس کی شاخیں  
پکڑتا ہے اور یہ شاخیں اس کو جنت میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گی  
اسی طرح بخل بھی دوزخ کا ایک درخت ہے جس پر نہیں جوتا ہے وہ ان  
شاخوں کو پکڑتا ہے اور وہ شاخیں اسکو دوزخ میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑیں  
گی (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب ایمان میں نقل کی ہیں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ بلا اس کی وجہ سے سبقت نہیں  
کرتی۔ (ترمذی)

## صدقہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ یا کیونکہ اللہ تعالیٰ  
حلال کمائی اور دین میں ہاتھ سے دیئے ہوئے کو بھی قبول کرتا ہے۔



يَتَعَالَى يَمِينِهِ ثُمَّ يَرْسِلُهَا إِصْبَاحَهَا كَمَا يَرْسِلُ فِي حَتَمِكَ  
قَلَمَهُ حَتَّى يَكُونُ وَثْقَلُ الْعَمَلِ -

(عبدالغفور علیہ رحمۃ)

١٤٩٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقْصِدُ عِدَّةً مِنْ تَمَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَمِيدًا يُحْيِيهِ إِلَّا عِدًّا وَمَا تَوَاصَعَ أَحَدٌ بَيْنَهُمَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ -

(دراسیاتی)

١٤٩٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ أَلْفَقَ رَوْحَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُمِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ  
أَبْوَابُ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُمِيَ  
مِنْ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
الْجِهَادِ دُمِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ  
مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُمِيَ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ  
وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُمِيَ مِنْ أَبْوَابِ الصِّيَامِ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى مَنْ دُمِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ  
مِنْ ضَرْبَةٍ فَقَالَ يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ  
كُلَّهَا قَالَ كَعَمَّ وَالرَّحْمَةُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

(عقلمانی مکتبہ)

1494 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَافِيًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجْتَمَعَنْ فِي أَمْرٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(دواؤ مریض)

٤٩٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ لَا تَغُورُوا حِمَارَكُمْ

پھر اس کو اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں کوئی اپنے پچھیرے دکھانے کے بچتے اگر پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ احمدیہ کے برابر بڑھ جاتا ہے۔  
(شفیق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا صدقہ قرآن میں کسی خنس کرتا اور بندہ کی معافی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی موت میں اضافہ کرتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اشیا میں سے دو چیزوں کو خرچ کرنا ہے تو ان کو جنت کے سب ہی دروازوں سے بلایا جائے گا نازی کو نماز کے دروازے سے، عیال کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ دینے والے کو صدقہ والے دروازے سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا اس موقع پر جناب ابو بکر نے دریافت کیا کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلائے جانے کی حاجت نہیں اور کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور مجھے اسید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔  
(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کس نے روزہ رکھا ہے جناب ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ رسول خدا نے دوسرا سوال کیا تم میں سے جناب میں کس نے شرکت کی ہے ابوبکر صدیق نے کہا میں نے رسول خدا نے پھر سوال کیا عرب کو کھانا کس نے کھلایا ہے ابوبکر نے کہا میں نے۔ پھر سوال کیا مریض کی عیادت کس نے کی ہے اس موقع پر بھی ابوبکر صدیق نے کہا میں نے یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا جس شخص میں یہ صفات جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان خواتین تم میں سے کوئی اپنی پردہ من کی چیز کو حضور



يَجَارِيهَا دَكَّةٌ فِي سَنَةِ شَايَةٍ .

کچھ اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۷۹۹. وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۸۰۰. وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْفَرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا تَرَاتِ تَلْفَى أَخَاكَ بِوَجْهِكَ طَلَبِي . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی نیک کام کو حفر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ نہ ہو بلکہ اس سے پیش آنا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

۱۸۰۱. وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِمَا يَدْرِي فَيُعْطِمْ نَفْسَهُ وَبِصَدَقَتِي قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَقْعَلْ قَالَ فَيُعِينْ عَلَى الْحَاجَةِ الْمَلْفُوفِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَقْعَلْ قَالُوا فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَقْعَلْ قَالُوا فَيَمْنَعُ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّ لَهُ صَدَقَةً .

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو تو اپنے خوار اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچانے اور صدقہ بھی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو اور نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ضرورت مند اور غمگین کی مدد اور تسلی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی ایسا بھی نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی کا حکم کرے صحابہ نے کہا اگر ایسا نہ کرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ برائی سے باز رہنا اور یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۸۰۲. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْلِمٍ مِنْ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَحُولُ بَيْنَ الْوَسْطَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْمُ التَّحِيلَ عَلَى ذَاتَيْهِمْ كَيْ يَحُولَ عَلَيْهِمَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهِمَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَيْرٍ يَخْدُمُهَا إِلَى الْفَلَاحِ صَدَقَةٌ وَدَيْرِيَّةٌ أَلَا دَى عَيْنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع کرتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ دونوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سواری پر چڑھنے میں مدد دیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر دیتا ہے۔ یہ بھی صدقہ ہے اور اگر کسی سے کلمہ خیر کہتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اسی طرح راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۸۰۳. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتْرَيْنِ وَتَلْوَيا آتِ مَقْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَهَمَلَ اللَّهُ وَسَجَدَ اللَّهُ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَبْرًا عَنْ طَرْتِيبِ النَّفَاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمْرًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم انسانی میں تین سوراخ جوڑیں جو اللہ اکبر کہے الحمد للہ کہے۔ لا الہ الا اللہ کہے۔ سبحان اللہ کہے۔ راستہ سے پتھر کا ٹٹایا ٹھہری پٹھو سے یا نیکی کی ترغیب دے برائی سے روکے اور ان کاموں کی تعداد تین سوراخ تک پہنچ جائے تو وہ زمین پر اس



يَتَعَرَّضُ لِأَذَى عَيْنِ الْمُتَكَبِّرِ عَدَاةَ تِلْكَ الْيَتِيمِ  
وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ كَرَاهَةً يَتَشَبَّهُ بِمُؤْمِنٍ قَدْ رَحِمَهُ  
نَفْسُهُ عَنِ النَّارِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ تَبَيُّنِ صَدَقَةٍ وَكَيْ تَكْتُمُهَا  
صَدَقَةٌ وَكَيْ تَحْمِلَهَا صَدَقَةٌ وَكَيْ تَقِيلَهَا صَدَقَةٌ  
وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَةٌ وَتَقِي عَيْنَ الْمُتَكَبِّرِ صَدَقَةٌ  
وَفِي بَعْضِ أَحَادِيثِ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَى  
أَعْدَاءَ اللَّهِ هَوْنَةً وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ  
كَوَضَعْتُمَا فِي حِزَامِكُمَا عَلَيَّهِ رِيْرٌ فَكَذَلِكَ  
إِذَا وَضَعْتُمَا فِي الْحِزَامِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِمَ الصَّدَقَةُ اللَّيْقَةُ الصَّيْفِي وَمِنَعَةُ  
وَالشَّاهُ الصَّيْفِي وَمِنَعَةُ تَعْدَا يَا بَنِي آدَمَ تَرُدُّهُ يَا خَدْرَ  
(مُسْنَدٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۶ وَعَنْ أَبِي كَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْرِضُ عَرَسًا أَوْ يَزِمُ مَرْمًا  
كَرِهًا كَيْفَا كُلِّ مَنَاءٍ أَوْ كَيْفَا أَوْ يَهْمُهُ إِلَّا كَانَتْ  
لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ  
مَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ

۱۸۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِمَرْأَةٍ مُوسِمَةٍ مَرَّتْ بِحُلِيِّ عَيْنٍ  
رَأْسِ زَيْفٍ يَلْمُهَا كَأَن يَنْتُزِعُ الْعَطَشُ فَتَرَعَتْ حَقَقَهَا  
فَأَذَلَّتْ بِطَمَارِهَا فَتَرَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ وَكَفَعَتْ  
لَهَا يَدَ الْإِلَهِ قِيلَ إِنَّ لَهَا فِي ذَلِكَ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ  
خَاتِ تَكْبِيرٍ رُكْبَتَيْنِ أَجْرٌ

(مُسْنَدٌ عَلَيْهِ)

طرح قدم رکھتا ہے کہ اس نے اپنی زبان کو آتش جہنم سے محفوظ کر لیا  
ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل صدقہ ہیں اسی طرح نیک بات کی ترغیب  
اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ بیوی کے ساتھ حقوق زوجیت  
ادا کرنا صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انسان اپنی شہوت کی  
تمکین کرتا ہے تو اس میں بھی اس کو اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ  
گناہ کی جگہ اپنی شہوت چھوڑ کرے تو کیا اس کو گناہ نہ ہو گا۔ اس  
طرح حلال کام کو کرنے سے اس کو ثواب کیوں نہ ہو گا۔  
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا زیادہ دودھ دینے  
والی اونٹنی کسی کو عاریت دینا بہت اچھا صدقہ ہے زیادہ دودھ والی بکری جو  
صبح کو برتن بھر دودھ دے اور شام کو بھرا برتن بھر دودھ دے کسی کو  
عاریت دینا صدقہ ہے۔ (مسند طبرانی)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسلمان کوئی نخت  
لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے اور اس سے کوئی انسان پزندہ یا چرندہ فائدہ  
حاصل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے (مسند طبرانی) لیکن مسلم  
کی ایک روایت جو حضرت جابر سے منقول ہے کہ اس میں سے جو چوری ہو  
جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ایک  
بدکار عورت عرفا سویرہ سے بخشش لے کر وہ ایسی جگہ سے گزری جہاں ایک  
کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا ہوا یا خپلا تھا یہ دیکھ کر اس عورت  
نے اپنا مونہ لیکر اس میں اپنی چادر باندھ لی اور (گڑھے سے) پانی نکالا اور  
اسکو پلا اس عمل کو سویرہ سے اس کی بخشش ہو گئی اس موقع پر صحابہ نے  
دریافت کیا کہ جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے تو آپ نے  
فرمایا ہر زندہ جگر کے ساتھ بھلائی کرنے میں صدقہ کا اجر ملتا ہے (مسند طبرانی)



۱۸۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
۱۵  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَابُ امْرَأَةٍ فِي هَرَجٍ  
أَمْسَكْتَهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَكَلَّمْتُهَا تَطْعِمُهَا  
وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ كُلُّ مِنْ عَشَائِرِ الْأَحْمَرِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
۱۶  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجُلٌ يُعْصَمُ شَجَرَةً عَلَى كَلْبٍ  
طَرِيقٍ فَقَالَ لَا تَقْبَلْ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا  
يُؤْذِيهِمْ فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
۱۷  
وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَمَكًا لَا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ  
قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ نُزْوَى النَّاسِ -  
رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

۱۸۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ  
۱۸  
سَلَامٌ أَنُفِصُ بِهِ قَالَ أَعْمَلُ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ  
رَدَّاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَدُهُ كَرِهُوِيَّتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ أَقْبَلُوا  
الشَّارِفِي تَابَ عِلَالَاتِ الشُّبُورِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
تَعَالَى -

حضرت ابن عمر ابوہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو ایک بٹی کے بند رکھنے کی وجہ سے  
غدا ب کی گیا کیونکہ بند رہنے کی وجہ سے وہ بھوک سے مر گئی تھی ابوہریرہ عورت  
نہ تو اسکو غذا دیتی تھی اور اس کو آزادی دیتی تھی کہ وہ خود زینتی جائزہ  
سے اپنی غذا حاصل کر لیتی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ایک شخص کا گڑا ایسے درخت پر بٹھا جس کی شاخ ٹٹکی ہوئی تھی  
اور راستہ رکھی تھی اس شخص نے کہا میں اس کو راستہ سے ہٹا دوں گا تاکہ  
اس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور یہی عمل اس کے دخول جنت کا  
سبب بنا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں آزادی سے گھومتا  
تھا اور اسکا سبب یہ تھا کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ دیا  
تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے اس بات کی تعلیم دیں جس سے مجھے ناامید نہ رہے  
تو آپ نے فرمایا راستہ سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دو۔ (مسلم صاحب  
مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب عدی بن عاتم کی ہدایت جو اتقوا النار سے شروع  
ہوئی ہے انشاء اللہ باب علامات نبوت میں ذکر کریں گے)

## دوسری فصل

۱۸۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ  
۱۹  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جِئْتُ فُلَيْمًا بَيْتًا  
وَجِئْتُهُ عَرَفْتُ أَنَّ دَجْمَةَ كَيْسَ بَوَجَدَ كَمَا  
كَانَ أَوَّلَ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ آخِذُوا بِالتَّكْوَنِ  
فَأَطِيعُوا الطَّعَامَ وَاسْتَوْا الْأَرْعَامَ وَاسْتَوْا الْبَلِيلَ  
فَالْبِقَامُ يَتِيَامًا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ -

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں  
حاضر ہو کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر یقین کر لیا کہ یہ چہرہ خاتم بدین (کئی جہوں  
کا نہیں ہو سکتا اسوقت آپ نے سب سے پہلے فرمایا لوگو اسلام کو پھیلاؤ۔ لوگوں  
کو کھانا کھاؤ، مسکن چھو کرو۔ اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو  
اور مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلُوا الرَّحْمَتِ  
وَأَطَاعُوا الطَّعَامَ وَأَشْرُوا السَّلَامَ تَدْعُو الْجَنَّةَ  
يَسْلَامًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَابْنَ مَا حَقَّ)

۱۸۱۲ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئَ بِهَا نَارَ النَّارِ تَدْعُو  
مِثْلَةَ النَّارِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ قَالَتْ مِنَ الْمَعْرُوفِ  
أَنْ تَلْتَقِيَ أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تُقْرِعَ مِثْرَ دُرٍّ فِي  
رَأْسِهِ أَخِيكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ  
بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ  
إِذَا ذَكَرَ الرَّجُلُ فِي أََرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ  
وَلَمَّا ذَكَرَ الرَّجُلُ التَّوَدُّعَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمَّا طَبَقُ  
الْحَجَرِ وَالشُّرْكُ وَالْعِظْمُ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ  
كَأَنَّكَ مِثْرَ دُرٍّ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَابْنَ مَا حَقَّ)

عَرِيبٌ

۱۸۱۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
إِنْ أَرَسْتُمْ مَائَتَ قَائِمِ الصَّدَقَةِ أَجْبَلُ قَالَ الْمَاءُ  
فَعَمْرٌ يَرَادُّ قَالَ هَلِيهِ لِيَوْمٍ سَعِيدٍ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۸ وَعَنْ أَبِي سَوْحَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُسْلِمُ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى  
عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِثْرَ خُمْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُسْلِمُ أَطْعَمَ  
مُسْلِمًا عَلَى جُحْشٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِثْرَ ثَمَارِ الْجَنَّةِ  
وَأَيُّهَا مُسْلِمُ سَفَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ مَقَّاهُ اللَّهُ  
مِنْ تَحِيٍّ الْمَخْشُورِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

رحمن کی عبادت کرو۔ لوگوں کو کھانا کھاؤ۔ مسلمان کر چیلو اور  
جنت میں مسلمانوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور دردناک موت  
کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ  
مشائی سے پیش ہونا صدقہ ہے اسی طرح... بھائی... برہن  
میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔ (احمد و ترمذی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کے روبرو مسکنا صدقہ ہے تمہارا  
نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا بھگنے ہوئے  
کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے اور کمزور نظر والے کی مدد کرنا تمہارے لئے  
صدقہ ہے برابر ہے۔ راستہ سے پتھر اور بڑی پٹا دینا بھی صدقہ ہے۔  
اور ڈول سے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈالنا صدقہ ہے۔ (ترمذی نے اس  
حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ام سعد کا استھال ہو گیا ان کے لیے کونسا  
صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی کا۔ لہذا میں نے ایک کنواں کھدوایا اور  
اس کو ام سعد کے نام سے منسوب کیا۔ (ابوداؤد - نسائی)

حضرت ابوسبیدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
نے اپنے بے لباس مسلمان بھائی کو لباس پہنایا تو اللہ اس کو جنت کا  
سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے اپنے بھوئے مسلمان بھائی کو  
کھانا کھلایا تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور جو مسلمان اپنے  
پیارے مسلمان بھائی کو پانی پلاتا ہے اللہ اس کو (جنت کی) ہر گلی شرب  
سے سیراب فرمائے گا۔ (ابوداؤد - ترمذی)



۱۸۱۹ وَعَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
۲۴  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَى النَّاسِ لَحَقًا سَوَى  
الزُّكُورِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ إِلَهِ إِلَّا أَنْ تَزُكُوا وَجُوهَكُمْ قَبْلَ  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۲۰ وَعَنْ بَرْقِيَّةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
۲۵  
اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَجِئُ مَعَهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا  
نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَجِئُ مَعَهُ قَالَ الْيَمْلُ  
قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَجِئُ مَعَهُ قَالَ  
أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۲۱ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
۲۸  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ آهَتَنَا مِثْنَةً فَلَهُ فِيهَا أَحَدُ  
مَا أَكَلَتِ الْعَاوِيَةُ مِنْهُ فَهَذَا صَدَقَةٌ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۸۲۲ وَعَنِ النَّبَاؤِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
۲۹  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَهُ مِثْنَةً لَبِنٍ أَوْ دَرَقٍ أَوْ هَدَى  
زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِشْرِ رَقَبَةٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۳ وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ آتَيْتُ  
۳۰  
الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ رَجُلًا يُقْبِلُ وَالنَّاسُ عَنْ دَرَاهِمٍ لَا يَكُونُ  
شَيْئًا إِلَّا صَدْرُ رِوَاعَةٍ فَلَدْتُ مِنْ هَذَا أَقْلًا هَذَا رَسُولُ  
اللَّهِ قَالَ فَكَلَّمَ عَنِّيكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَوَدِّعِينَ قَالَ  
لَا تَعْلَمُ عَنِّيكَ السَّلَامُ عَنِّيكَ السَّلَامُ بَعِيَّةُ الْعَمِيدِ  
فَلَمَّا السَّلَامُ عَنِّيكَ فَلَدْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا رَسُولُ  
اللَّهِ أَلَيْسَ إِنْ أَصَابَكَ ضَرْبٌ فَدَعَوْتَهُ كَتَفَهُ فَكَلَّمَ  
فَدَارَتْ أَصَابَكَ عَامُ مَسْنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَتَيْتُهَا لَكَ وَ  
إِذَا كُنْتُ يَا رَهْبٍ كَفَرِي أَوْ كَلَفِي فَكَلَّمَ رَاجِلَتُكَ  
كَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ فَلَدْتُ أَغْنَيْتُ لَكَ

حضرت قاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لَيْسَ إِلَهِ إِلَّا أَنْ تَزُكُوا وَجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ کی جانب پھیر جائے آخر آیت تک۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت برقیہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا پانی میں نہ پھر معلوم کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا تنگ میں نہ پھر معلوم کیا یا نبی اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں تو آپ نے فرمایا جو عمل خیر بھی تم کو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا تو اس کے لیے اجر ہے اور جو کچھ اس میں سے جانوروں نے کھا لیا تو وہ اس کے لیے مدتہ ہے۔

(دارمی)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو دھارینا ادا دیا وہ کھانا ہو یا جامد یا قرض (دک) یا کسی کو گلی کا راستہ بتایا تو اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔

(ترمذی)

حضرت ابو جریج حباب بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو دیکھا کہ سب لوگ اپنے تمام معاملات میں ایک شخصیت کی جانب رجوع ہوتے ہیں اور وہ جو بھی کہتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ یہ کون ہیں تو بتلایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں میں نے ان الفاظ میں انہیں دو مرتبہ سلام کیا علیک السلام یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہ کو کہ علیک السلام مردوں کیلئے ہے تم السلام علیک کو تب میں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس اللہ کا رسول ہوں جسکو مسیبت میں پکارنے سے مصائب دور ہوتے ہیں اور اگر شک سالی سے واسطہ پڑے تو اس سے رجوع ہونے پر باز نہیں ہوتی ہے اور اگر بے آب و گیاہ وادی میں تھاری سواری گم ہو جائے تو اسکو پکارو وہ سرداری کو داپس کر دیکھا اس وقت میں نے



قَالَ لَا تَبْتَئِ أَحَدًا قَالَتْ فَتَسْبِيتُ بَعْدَهُ خَرَّ وَلَا تَجِدُ  
وَلَا بَعْدَ وَلَا شَاةَ قَالَتْ وَلَا تَحْمَرَّتْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ  
وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُتَكَلِّمٌ لِّبَيْتِهِ وَجَهْلِكَ إِنَّ ذَلِكَ  
مِنْ الْمَعْرُوفِ وَارْقَعُ إِذَا رَكَ إِلَى يَصْنَعُ الشَّاقِ فَإِنْ  
أَبَيْتَ فَرَأَى الْكَعْبِيُّ قَلْبَكَ فَلَسَّكَ الْإِزَارُ فَرَأَتْهَا  
مِنْ الْمَخِيلَةِ قَالَتْ اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ طَلَبَ امْرُؤُ  
شَعْمَكَ وَعَيْتَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُخَيِّرُهُمَا تَعْلَمُ  
فِيهِ قَالَتْمَا وَيَاكَ ذَلِكَ عَلَيْكَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ  
رَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيثُ الشَّاذِلِيِّ وَفِي رَوَايَةٍ تَفِيدُ  
لَكَ أَحَدُ الْإِسْنَانِ عَلَيْهِ)

۱۸۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّهِ رَوَاهُ قَالَتْ فَقَالَ لَيْسَ مَعِيَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَيْتُهَا  
قَالَتْ بَقِيَ كَيْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي دَرْجَتِهِ)

۱۸۲۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَمِيحٍ نَوْبًا إِلَّا كَانَ  
فِي حَقِيقَةٍ مِنَ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْ خَيْرَةٍ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ قَالَ كُنْتُ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ  
يُحَدِّثُ بِسَدَقَةٍ يُحْفِيهَا أَرَاهُ قَالَ وَثَرْتُ  
شِمَالِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَتَاهُمَا مَحَابَّةٌ  
فَأَسْتَقْبَلَا الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثِي عَنْ مُحَمَّدٍ أَحَدُ رَوَاتِي أَبُو بَكْرٍ وَ  
عَبَّاسُ بْنُ كَثِيرٍ الْفَلْطُ

۱۸۲۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ يَوْمَئِذٍ مَعَ النَّبِيِّ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ  
فَأَتَانَا الْوَيْلُ يَوْمَئِذٍ فَخَرَجُوا أَقْبَى قَوْمًا فَالْتَمَعُوا  
بِاللَّهِ وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ مَعَ النَّبِيِّ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ  
فَأَتَانَا الْوَيْلُ يَوْمَئِذٍ فَخَرَجُوا أَقْبَى قَوْمًا فَالْتَمَعُوا  
بِاللَّهِ وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ مَعَ النَّبِيِّ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ

عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں کہ آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو  
راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے نہ تو کسی غلام کو گالی دی نہ کسی آزاد کو کسی اونٹ  
کو کسی بکری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا نیک کے کسی عمل کو حقیر مت سمجھو اور  
اگر تم اپنے کسی بھائی سے مسکرا کر بات کرو تو یہ بھی نیکی ہے اور ایمان کا تہیہ ایسا کہ  
صفت پنداری نہ کہ اٹھاؤ اور اگر ایسا نہ کرو تو تمہوں تک رکھو اور تم پر یا نبیہ کو  
لٹکانے سے احتراز کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے پیار میں  
کرنا اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا اس چیز سے جو تمہارے اندر ہے شرم دلا  
تو تم اسکی اس عظمیٰ پر جو تمہارے علم میں ہے شرم نہ دلاؤ کیونکہ اس کا وہابی  
اسی پر ہوگا (ابو داؤد اور صاحب ترمذی نے سلام والی حدیث روایت کی اور  
دوسری روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ وہ سوں کو شرم نہ دلاؤ کہ تمہیں ہجرے کا

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بچی ذبح کی تو رسول خدا  
نے ان سے معلوم کیا کہ اس میں سے کیا بچا تو انہوں نے فرمایا صرف شہانہ باقی رہا  
ہے تب ہمارے کارنے فرمایا سوائے شہانے کے سب کچھ بچا ہے (صاحب ترمذی نے اس  
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے  
آپ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کے جسم پر جب تک  
اس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے گا یہ لباس پہنانے والا محفوظ رہے گا (ابو داؤد ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ میں نے شخص ایسے میں  
جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے تو وہ جو بات کو کھڑے ہو کر تلاوت قرآن  
کتاب ہے اور دوسرا وہ جو اپنے ہاتھ سے صدقہ کے چھپاتا ہے راوی کہتے  
ہیں میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اور باقی ہاتھ کو پتھر نہیں چھتا اور تیسرا  
وہ شخص جو کسی لشکر کے ساتھ تھا اور اسکے ساتھ ہی میدان جنگ سے بھاگ گئے  
لیکن وہ شخص دشمن کے مقابلہ پر لڑا اور اسے صاحب ترمذی نے اس حدیث کو  
نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ اسکے راویوں میں ابو بکر

حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا نے فرمایا تین اشخاص  
ایسے ہیں جنہیں اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے ناراض  
ہوتا ہے جن کو محبوب رکھتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ کوئی شخص ایک  
قوم کے پاس آکر ان سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور یہ سوال دونوں  
کی آپس کی قربت کی وجہ سے نہیں ہوتا اور یہ قوم اس سائن کو کچھ نہیں دیتی



يُعْلِيَتُهُمْ إِلَّا اللَّهَ وَالَّذِي أَعْطَاهُ دَقَقَ مَسَدًا لِيَتَنَهُمْ  
حَتَّىٰ إِذَا كَانَتِ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَحْدِلُ بِهِمْ كَوْضَعُوا  
رُءُوسَهُمْ فَحَامَرَتْ سَمْعُهُمْ وَيَتَلَوْنَ أَمَّا قِي وَرَجُلٌ كَانَتْ  
فِي سَرِيَرَةٍ فَلَمَّا قَامَ الْعَدَا وَفُتُّوا قَامَ قَبْلَ يَسْدِرِهِ حَتَّىٰ  
يُقْتَلَ أَوْ يُنْقَلُ لَهُ وَالشَّلَاةُ الَّذِينَ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ  
الْمُشِيخَةُ الثَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّالِمُ -  
(رواه الترمذی و التتاری و مشکوٰۃ و تلمیذ یاکثر  
و کثرت بیخضه)

۱۸۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تِسْمِيَةً  
فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِمَا عَلَيْهَا فَاسْتَقْدَتْ فَجَبَّتِ  
أَسْتَقْدَتْ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ  
خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَبَابُ  
فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ  
الْحَبَابِ قَالَ نَعَمْ الشَّارِقُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ  
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الشَّارِقِ قَالَ  
نَعَمْ السَّمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ  
أَشَدُّ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ  
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ  
ابْنُ آدَمَ فَصَنَعَتْ صَدَقَةً كَيْسَمِيْنِهِمْ يُخْفِيهَا  
مِنْ شَتَائِلِهِ - (رواه الترمذی و قال هذا حديث  
عَرِيْبٌ وَ ذَكَرَ حَدِيثُكَ مُعَاذِي الْعَدَاةُ لَطِيفٌ  
الْعَطِيفَةُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ -

اور منع کر دیتی ہے لیکن ان میں سے ایک شخص نے اگر اس سائل کے سوال  
کو اس طرح خاموشی سے پورا کیا جس کا علم اللہ کے اور ان دونوں کے سوا  
کس اور کو نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو ایک تافہ کے ساتھ مصروفِ سفر  
ہے اور رات کو اس وقت تک قطعِ مسافت کرتے ہیں جب تک کہ نیند کا خوب چلبہ  
نہیں ہوتا پھر جب کہتے ہیں تو سب تو کو خواب جھٹکتے ہیں لیکن یہ کھڑا ہو کر میری  
بارگاہِ نصیر و نذاری کرتا ہے اور آیات کی تلاوت کرتا ہے پس اس شخص  
سے جو دشمن کیے متاثر ہو کر شکر میں ہے لیکن لشکر کو ہریت ہوئی یہ سب کچھ نہیں ہے  
تساوی دشمن کے مقابلہ پر نہ گیا تھا بلکہ کامیابی حاصل کی یا موت سے  
حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب اللہ نے زمین  
کو پیدا فرمایا تو وہ بننے لگی تو اس نے پہاڑوں کو بنایا اور انہیں زمین کے کناروں  
پر ملے لگ دیا تو زمین ساکن ہو گئی لیکن فرشتے پہاڑوں کی طاقت سے متعجب  
ہوئے اور انہوں نے رب سے سوال کیا خداوند کیا کوئی مخلوق پہاڑ سے زیادہ  
قوت وال ہے رب نے فرمایا ہاں وہ لوہا ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا کہ  
لوہا سے بھی زیادہ طاقت ور چیز کوئی ہے؟ رب نے فرمایا ہاں آگ ہے  
فرشتوں نے ایک اور سوال کیا خداوند کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقت ور  
مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ پانی ہے فرشتوں نے مزید سوال کیا کہ پانی  
سے بھی زیادہ کوئی طاقت والی چیز ہے؟ رب نے فرمایا ہاں وہ ہوا ہے۔  
فرشتوں نے ایک اور سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ کوئی طاقت ور مخلوق ہے رب  
نے فرمایا ہاں وہ ابن آدم ہیں جب کہ وہ اس طرح صدقہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے  
ہاتھ سے دیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے چھپاتے ہیں (صاحبِ ترمذی نے  
اس حدیث کو غریب بتایا ہے صاحبِ مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جنابِ مولانا  
سے مروی حدیث کہ صدقہ گناہوں کو بکھا دیتا ہے۔ کتاب الایمان  
میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

### تیسری فصل

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تھکاں ملید و سلم نے فرمایا جو شخص اپنے سال سے جوڑا دو دو چیزیں اللہ کی  
راہ میں خرچ کرتا ہے تو حجت کے مقام پر بیان اس کو اپنے پاس کی  
نعمتوں کے ساتھ بلائیں گے۔ جناب ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا

۱۸۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتْلِي مِنْ كُتُبِ  
مَالِكَةٍ رَوْحِيْنٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَعْبَدَتْهُ  
حَبِيبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهَا بِدَعْوَةِ الرَّبِّ مَا وَجَدَتْهُ



قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنَّكَ كَأَنَّكَ ابْنُ أَبِي قَبِيحٍ يَرْتَدُّ  
إِنْ كَانَتْ بَعْرَةٌ فَبَسْرَتَيْنِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)  
۱۸۳۰ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَدَقَّةٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۸۳۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَسَّ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ  
عَاشُورَاءَ دَسَّهَا اللَّهُ عَشِيرَةً سَارَتْ سَنَتُهُمْ قَالَ سُبْحَانَ إِيَّاكَ  
قَدْ جَرَيْنَاهُ كَرَجِدٍ نَاهُ كَذَا إِلَيْكَ رَوَاهُ رِزْقُ بْنُ دُرْدَيْ  
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي  
سَعِيدٍ وَبَعْضِ بَنِي وَصَّعَةَ -

۱۸۳۲ وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَ  
عِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کہ یکس طرح ہوگا تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا اگر صدقہ اونٹ کا ہے تو دو اونٹ  
اور اگر گائیوں کا صدقہ ہے تو دو گائیں۔ (نسائی)  
حضرت مرثد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بعض صحابہ سے سنا ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ  
کے یہ کلمات سنے تھے کہ قیامت کے دن مومن پر اس کا صدقہ سایہ  
کرتا ہوگا۔ (احمد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشرہ کے دن اپنے اہل و عیال پر  
کھانے میں دریا دن کا ثبوت دیتا ہے اللہ سارا سال اس کو کھانے میں فراخی  
عطا فرماتا ہے جناب سفیان فرماتے ہیں کہ امام اسیر علیؑ کی اور تجربہ کیا تو ہم نے  
ایسا ہی پایا (امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہؓ  
ابو سعید اور جابر سے روایت کیا لیکن امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو ذر نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صدقہ میں کیا اجر ملتا ہے  
تو آپ نے فرمایا دو نادر دوا اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے نیا  
بجائے۔ (احمد)

## بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

پہلی فصل

## بہترین صدقہ کا بیان

۱۸۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ  
عَنْ ظَهْرٍ وَحَقِّي قَائِدًا أَيْمَنُ نَعُولُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحِزَامٍ)

۱۸۳۴ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَ  
هُوَ يَحْتَرِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً -

(مُسْتَفْنً عَلَيْهِ)

حضرات ابو ہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے نیازی کے  
ساتھ ہو اور ان لوگوں پر خرچ کرنا ہے جو تیرے زیر کفالت ہیں (کھانا  
اور اہل گھر کے اخراجات) (مسلم صرف حکیم بن حزام سے روایت کیا)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتا ہے اور  
امید ہو کہ رکھتا ہے تو یہ خرچ اس کے لیے بہترین صدقہ کے ہے۔  
(مسند علیہ)



١٨٣٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَارُ أُنْفَقَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُونَارُ  
 أُنْفَقَتْ فِي رَقَبَةٍ دُونَارُ تَصَدَّقَتْ بِهٖ عَلَى  
 سِتِّ مِائَةٍ دُونَارُ أُنْفَقَتْ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمَ مَا أَجْرُ  
 الْبَنِي أُنْفَقَتْ عَلَى أَهْلِكَ -

دکھائی

۱۸۳۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينًا يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ وَيَسَارُفُهُ  
عَلَى عِيَالِهِ دِينًا يُنْفِقُهُ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
دِينًا يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

(56)  $\langle \frac{1}{2}, \frac{1}{2} \rangle$

۱۸۳۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَيُّ أَجْرٍ أَلِيقُ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِذَا هُمْ بَيَّعُوا  
فَقَالَ أَلِيقِي عَلَيْهِمْ فَلْيُأْجِرُوا أَجْرَ مَا أَتَفَقَّعَ عَلَيْهِمْ  
(مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ)

(فتنی علیہ)

١٨٣٨ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَا قَيْنِ يَا مَعْشَرَ  
النِّسَاءِ لَكُمْ مِنْ خِلَافِكُنَّ قَالَتْ قَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ  
فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاتُ الْيَمِينِ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالْمَقْدَرِ قَالَتْ  
فَأَسْأَلُهُ فَوَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُخْزِي عَنِّي وَلَا مَصْرَفَ لَهَا  
إِلَى غَيْرِهَا قَالَتْ فَقَالَ يَا عَسْبَدُ اللَّهِ بِلِ الْيَمِينِ أَنْتِ  
قَالَتْ فَأُطْلَعْتُ فَيَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِي حَاجَتُهَا  
قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ أَلْبَسَتْ عَلَيْهِ الْعِمَامَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا  
يَلَالٍ فَقُلْنَا لَهُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَخَسِرَ أَنْ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ  
أَنْ تَخْزِي الْقَدْرَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَنْ دَاجِيَهُمَا دَعَى إِلَيْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار تو وہ ہے جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار فقیر کو دیتے ہو اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو تو اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت تویبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے وہ بعض دینار وہ ہے کہ جس کو اللہ کے راستے میں کسی بناؤ پر خرچ کیا اور وہ دینار جو اللہ کے لیے اپنے دوستوں پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچہ کرتی ہوں کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں کیا مجھے اس پر اجر ملے گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اللہ پر خرچہ کرو اور جو کچھ بھی خرچہ کرو گی اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ذریعہ زوجہ جناب عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت خواتین صدقہ دو اگر چہ اپنے زیوروں میں سے  
 کچھ لکھا آپ تو غریب آدمی ہیں اور مجھے رسول خدا نے صدقہ کا حکم دیا ہے  
 آپ جانیں اور نبی صلیہ السلام سے دریافت کریں کہ یہ بات میرے لیے کافی  
 ہے کہ میں آپ کے اور پر خرچ کروں اور نہ میں تمہیں دوسرے پر خرچ کروں  
 یہ سن کر جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے فرمایا تم خود ہی جا کر معلوم کرو  
 چنانچہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو اس وقت ایک انصاری عورت  
 بھی آپ کے دروازہ پر موجود تھی اور اسکو بھی وہی معلوم کرنا تھا جو میں معلوم  
 کرنے گئی تھی اس وقت رسول خدا پر جلال کی کیفیت طاری تھی۔ چنانچہ  
 جلال ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے کہا کہ جا کر نبی صلیہ السلام  
 سے کہو کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور یہ معلوم کرتی ہیں کیا بہت لگنے  
 اپنے شوہروں پر صدقہ کرنا مناسب اور کافی ہے اور ان یہ تمہیں پر  
 جو ہماری گودوں میں ہیں۔ لیکن رسول خدا کو ہمارا نام نہ بتانا چاہئے  
 جناب بلال سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات دریافت



فِي حُجُورِهِمَا لَا تُخَيَّرُهُ مَنْ تَحَنُّنُ قَالَتْ فَدَعَلِي يَدَايَ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْ فَقَالَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ  
أَصْدَاةُ بَيْنِ الْأَنْصَارِ وَرَبِيبَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّبَاتَيْنِ قَالَ أُمِّرَأَةٌ  
عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَهُمَا أَحَبَّانِ أَحَبُّ النَّبَاتَيْنِ وَأَحَبُّ الْعَبْدَيْنِ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْمُسْلِمِ)

۱۸۳۹. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ  
قَلْبَةً فِي تَرْهَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَزَلَتْ عَلَيْكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَوْ أَعْطَيْتَنِيهَا أَتَمَّ لَكَ كَانَ أَفْضَلَ لَكَ خَيْرٌ -

۱۸۴۰. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
سَأَلْتُكَ كَرَامِي أَتِيَهُمَا أَهْبِي قَالَتْ إِنْ أَتَيْتَهُمَا مَعَكَ  
بَابًا -  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۸۴۱. وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ  
جِيرَانَكَ -  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

## دوسری فصل

۱۸۴۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفْضَلُ قَالَ جِهَنَّمُ الْمُؤْمِلِ دَابِدًا أَيْ مَمْلُوكًا -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۴۳. وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ عَلَى الْيَسِيرَيْنِ  
صَدَقَةٌ عَلَى ذِي الرَّجْحَيْنِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَّةٌ  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْمِينِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ دُبَيْبٍ)

۱۸۴۴. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ  
۱۲

کی اور بتایا کہ ایک عورت تو انصار میں سے ہے اور ایک زنیب ہیں  
تو سرکارِ دو عالم نے دریافت فرمایا کون سی زنیب جنابِ بلال نے فرمایا  
عبداللہ بن مسعود کی بیوی زنیب آپ نے فرمایا ان کے لیے دعا جو ہر ایک  
اجرتِ قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا -  
(متفق علیہ) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے  
ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آزاد کی اور اس کا  
تذکرہ نبی علیہ السلام سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے  
دیں تو زیادہ ثواب ملے گا -  
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہیں کہ یا رسول اللہ!  
میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کسی کو ہدیہ دے دوں آپ نے فرمایا جس کا  
دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)  
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شہر یا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ نکال کر اپنے  
پڑوسیوں کو ہدیہ کرو۔ (مسلم)

روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ  
یا رسول اللہ! کوئی صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا کم ہر ماہ دالے کا کارخیز میں  
کو شش کرنا اور کارخیز میں سے بچاؤ کر کے کسی کھالت نہاتے زیر ہوا (ابو داؤد)  
حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا  
نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دوسرا  
اجر کا سبب ہوتا ہے ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ (احمد  
ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے







الْأَنْصَارِ بِالنَّدَى يَنْتَرِ مَا لَا مَنَ تَحِلُّ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالٍ  
إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءَ وَكَانَتْ مُسْلِمِيَّةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ  
مَائِهَا فِيهَا طَيْبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا سُرِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ  
لَمْ تَمَلُوا إِلَيْهَا حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو  
طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لِمَنْ  
تَمَلَّأُوا الْبَيْرَ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ  
مَالِي إِلَى بَيْرِ حَاءَ قَدْ نَهَى صَدَقَةٌ يَلْقَى تَعَالَى أَرْجُو  
يَرْهَا وَفُخْصِ مَا بَيْنَهُمَا اللَّهُ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ  
أَمَّاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْضُ بَعْضٍ ذَلِكَ مَالٌ رَأَيْتُ وَقَدْ تَمَعْتُ مَا قُلْتَ فَإِنِّي  
أَرَى أَنْ تَمْلِكَهُمَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفَلَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَعَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِ دُبْيِ حَتَّى  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشَبَّهَ كَيْدًا أَجَارَتُهَا  
(رَوَاهُ النَّبَيْيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

زیادہ گھوڑی ہوتی تھیں اور جائیداد میں انہیں سب سے زیادہ بے رحمانہ  
جو مسجد نبوی کے میں متقابل تقابست محبوب تھا خود رسول خدا بھی اکثر  
اس پانی میں جا کر اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ جناب انس فرماتے ہیں جب  
آیت نازل ہوئی کہ تم نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس  
بے رحمانہ خرچ نہ کرو جس کو تم سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہو اس وقت ابو طلحہ  
نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم فرماتا  
ہے میں تم لوگوں البر حتی تغفروا تم تجتنبون اور مجھے اپنے تمام اموال میں بے رحمانہ  
والا پانچ سب سے زیادہ پسند ہے لہذا میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ  
کرنا ہوں اور میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں  
یا رسول اللہ آپ اس کا جو چاہیں کریں اس موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا  
شباباش یہ بہت منافع بخش چیز ہے اور میں نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو  
تم نے کہا ہے میں یہ سب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے اعزہ میں تقسیم کر دو  
ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا اس کے بعد ابو طلحہ نے اس  
کو اپنے چار زائد بھائیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جگر کو بھر دو۔  
(بہیقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)

## بَابُ مَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

### عائدت کے مال سے بیوی کا خرچ

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب کوئی عاتق اپنے گھر کے مال سے جائز طریقہ خرچ کرتی ہے اور فضول  
خرچ نہیں کرتی تو اس کو خرچ کے مطابق اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کافے کا ثواب  
ملتا ہے اور اس مال کو جمع کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے اور ان میں  
سے ایک دوسرے کو دبر سے کسی کا اجر کم نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ  
مُسِيئَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا انْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهَا  
بِمَا كَسَبَ وَلِلْعَاذِلِ مِنْ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ  
أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ناکوان اپنے شوہر کے مال کو بغیر اجازت صرف نہیں خرچ کرتی ہے تو اس کو نصف اجر ملتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خازن جب خوشدلی کے ساتھ امانتی مال دیتا ہے جتنا کہ اس کو کما جاتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ کا ناکافی طور پر انتقال ہوا اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کی بابت کہتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!

(متفق علیہ)

۱۸۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ نَدَّجِيهَا مِنْ غَيْرِ امْرِئٍ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۳ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَقَّدًا كُتِبَ لِيَوْمِ نَفْسِهِ قِيمَةُ فَعَلِهِ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ بِأَحَدِ الْمُتَصَدِّقِينَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُتِيَ أَفْطَلْتُ نَفْسَهَا وَ أَكْثَمْتُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ قَهْلًا لَهَا أَجْرٌ لَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے غامد کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے لوگوں نے سوال کیا یا رسول کیا وہ کھانا بھی نہ دے تو آپ نے فرمایا یہ تو ہمارے سوال کی بہترین چیز ہے۔ (ترمذی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو اس وقت ایک بلند قامت عورت نے جو غالباً قبیلہ مضر سے معلوم ہوتی تھیں عرض کیا یا نبی اللہ ہم اپنے والدین، بیٹوں اور شوہروں کے دست نگر ہیں ہمارے لیے ان کے مال میں سے کیا خرچ کرنا حلال ہے تو آپ نے فرمایا جلد خراب ہو جانے والی غذا تم اس کو کھاؤ بھی اور پیر بھی دو۔ (ابوداؤد)

۱۸۵۵ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِ الطَّعَامُ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْرٍ لَنَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۵۶ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُلُّ عَلِيٍّ أَبَاؤُنَا وَأَبْنَاؤُنَا وَأَزْوَاجُنَا كَمَا يَبْعِلُ لَنَا مِنْ أَمْرِ بَعْضٍ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْتَهُ وَتُهَيِّئُ يَتَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)



## تیسری فصل

جناب میرزا ابی الحکم کے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے آقا نے کہا کہ میں ان کے لیے گوشت پکاؤں اس دوران ایک خیر آیا تو میں نے اس کو اس میں سے دیدیا میرے آقا کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو مارا میں نے اگر اسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اپنے میرے آقا کو بلا کر اس سے فرمایا تم نے اس کو کسوں مارا تو انہوں نے کہا کہ یہ بغیر میری اجازت کے میرا کھانا دینا تھا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔ اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرا بچے آقا کے مال میں صدقہ کر سکتا ہوں تو آپ نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا (صحیح بخاری)

۱۸۵۷ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابِي الْحَكَمِ قَالَ اَمَرَنِي مَوْلَايَ اَنْ اَقْدِدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي وَشَكْرَتُ فَاَطْعَمْتُهُ وَبَشَّرَنِي بِعَلِيمٍ مِنَ الْاَلَةِ مَوْلَايَ فَقَضَيْتُ بِخِي فَاتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَكَرَّمَهُ فَقَالَ لِمَ مَسَرَّيْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ اَنْ اَمْرًا فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَكَانَتْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّصْدَاقُ مِنْ قَالِ مَوْلَايَ يَشْتَرِي قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا يَصْفَانِ (رواه مسلم)

## بَاب مَنْ لَا يَعُوذُ فِي الصَّدَقَةِ

## صدقہ کا مال واپس نہ لینے کا بیان

## پہلی فصل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے اللہ کے راہ میں کسی کو گھوڑا یا لیکن وہ شخص اسکی حفاظت نہ کر سکا تو اپنے اسکو خریدنا چاہا اور یہ خیال کیا کہ وہ اسکو ستے دالوں بیچ ڈالے گا انہوں نے رسول خدا سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اور اسکو نہ خریدنا چاہیے وہ ایک درہم کا ہی جسے کہہ کر اپنے کئے ہوئے صدقہ کو واپس لینے والا اس کئے کی طرح ہے جو اپنی حق کو چاہتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا کی خدمت میں مائتہ اسوقت ایک خاتون آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک باندی اپنی والدہ کو دی تھی لیکن ان کا انتقال ہو گیا تو مرکا نے فرمایا تم اسے لیے چرا جب ہو گیا اور انکی موت نے تم پر سراث واپس کر دی اس خاتون نے کہا یا رسول اللہ ان کے قدر ایک ماہ کے روزے واجب تھے کیا میں اسکی طرف سے روزے رکھوں اپنے فرمایا کہ ہاں اس خاتون نے پھر کیا انہوں نے حج بھی نہیں کیا تھا

۱۸۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى اَقْرَبِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَصْلَحَ الَّذِي كَانَتْ عِنْدَهُ فَارَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَكُنْتُ اَنْتَ يَتْبَعُهُ بِرُخْصٍ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي وَلَا تَعْدِي وَكَانَ صَدَقَتِكَ فَانْ اَعْطَاكَ يَدْرُغِهِ قَرَانَ الْعَايِدَةِ فِي صَدَقَةٍ لَّا تَلْبَسِي فِي ثِيْبِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ لَّا تَعْدِي فِي صَدَقَتِكَ قَرَانَ الْعَايِدَةِ ۱۸۵۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ سَوَّلْتُ اَعِنَا النُّبَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي نَصَدَقْتُ عَلَى اُخْتِي بِجَارِيَةٍ وَانْتُمَا مَاتَتَا فَقَالَ وَجِبَ اجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيَّ اَلَيْسَ بِرَاثٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ عَلَيَّهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَوْ اَكْثَرُ صَوْمٍ عَنْهَا قَالَتْ صَوْمِي عَنْهَا قَالَتْ اَلَيْسَ لَهَا نَسَبٌ تَحَبَّرُ



قَطُّ أَفَاحِهِ عَنْهَا قَالَتْ لَعَنَ حُجَيْجٌ عَنْهَا۔

(رداء صلیہ)

کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں! تاہم اُن کی طرف سے حج کرو۔ (مسلم)

## کِتَابُ الصَّوْمِ

## روزہ کا بیان

### پہلے فصل

۱۸۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُخْتِ الْأَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسَلِّكَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۱۸۹۱۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّزَاقُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ۔

(متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ کا نام رزاق ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۱۸۹۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا قَاطِبَةً أَوْ عُرْكَهَ مَا تَقَعَمَ مِنْ دَنِيْهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا عُرْكَهَ مَا تَقَعَمَ مِنْ دَنِيْهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا عُرْكَهَ مَا تَقَعَمَ مِنْ دَنِيْهِ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصول اجر کے لیے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کے حصول کے لیے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اسی طرح جو ایمان اور حصول اجر کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں گے۔ (متفق علیہ)

۱۸۹۳۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِائَةً يُغْفِرُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي دَأَانَا أَجْزَى بِهِ يَذُكُّ شَهْرَهُ وَدَعَاةً مِنْ أَجْلِ الْوَصَائِيهِ فَرَحَاتٍ فَرَحَةً وَوَسَدًا وَنَهْرًا وَكَوْنَهُ عِشَاءً لِقَاءِ رَبِّهِ دَلَّخْلُوتٌ فَسُورِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے ہر عمل کو دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھا دیا جاتا ہے مگر روزہ کے کیونکہ یہ میرے لیے ہے اور میرے لیے کی جزا دینا کیونکہ روزہ دار اپنے کھانے اور خواہشات کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ اور روزہ دار کے لیے دو ستر ہیں ایک خوشی اس کو انظار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوتی ہے اور روزہ دار



الصَّائِمُ أَهْلِيَّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ النَّفْسِ وَالصَّيَامِ  
جَنَّةٌ كَمَاذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِهِ أَحْيَىٰ لَهُ فَلَا يَمُوتُ وَلَا يَصْغُرُ  
قَرْنُ سَائِلَةٍ أَحَدًا أَذْكَاءَ فَلْيَقُلْ لِي أَمْرٌ صَائِمٌ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے مزید بڑا اللہ تعالیٰ کو شک سے زیادہ پسند ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تم  
میں سے کوئی روزہ رکھے تو نہ نفس بات کہے اور نہ شور کرے اگر کوئی اسکو کالی  
دے تو اس کو چاہیے کہ کالی دینے والے سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں  
(متفق علیہ)

### دوسری فصل

۱۸۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَكَانَ آوَلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ  
صُودَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ  
النَّارِ فَكَمْ يُقْتَحَمُ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ  
فَكَمْ يُقْتَحَمُ مِنْهَا بَابٌ قَوْمٌ يَأْتِيهِمْ مَائِدَاتُ الْمَلَائِكَةِ  
أَقْلَمٌ وَيَأْتِيهِمُ الشَّيْءُ أَثَمِيرٌ وَيَقُولُ عَصَاءُ آلِ مُوسَىٰ  
اِنشَارِدْ ذَٰلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ  
مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي  
هَذِهِ أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش شیطن کو  
قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی  
دروازہ نہیں کھولا جاتا مار اللہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں  
اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک مائدی ندا کرتا ہے بھائی  
کو طلب کرنے والے آگے بڑھو اور برائی کو طلب کرنے والے ٹھہر جا  
اور ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے (ابن ماجہ - احمد  
نے کسی اور شخص سے روایت کیا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو  
غریب کہا ہے)

### تیسری فصل

۱۸۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ قَرَضَ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ فَتُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ  
فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلَقُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ  
يَقُولُ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرَّمَ خَيْرَهَا  
فَقَدْ حَرَّمَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا اللہ تعالیٰ تم پر اس مہینہ  
کے روزے سے فرض فرمائے۔ اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے  
جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو  
جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو  
ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس شب کی بھائیوں سے محروم رہا وہ  
تمام بھائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ (احمد - نسائی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يُشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ  
يَقُولُ الصَّيَامُ أَمْرٌ رَبِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ  
بِالْهَمِّ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ  
بِالْهَمِّ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفِّعَانِ -

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ  
اور قرآن کریم بندے کی شفاعت کریں گے روزہ رکھنے کا خداوند میں نے  
اسکو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روک رکھا تھا خدا اسکے  
حق میں میری شفاعت کو قبول فرما قرآن کریم کہے گا میں نے اسکو رات میں  
سوئے سے روک رکھا اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اللہ ان کو فائدہ کی







كُلَّ آيَةٍ دَاخِلٌ فِي سَائِلٍ -

۱۸۴۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَحَرُ بِرَمَضَانَ مِنْ ذَا أَوَّلِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلِ قَابِلٍ قَالَ قَدْ ذَاكَ أَكْثَرُ أَيَّامٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ دَرِي الْجَنَّةِ عَلَى الْحَوَارِ الْأَعْيُنِ فَيَقُولْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَنْزِلًا نَمَارِيَهُمْ آمَنِينَ نَا وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِمَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي الْفَخَاوِ الْكَلْبَةِ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۸۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِأُمَّتِي فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ لَكُمْ آجِرَةٌ إِذَا أَقْضَى عَمَلَهُ -  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کو کچھ نہ کچھ دیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جنت کو تیرے سال سے رمضان کے آنے تک رمضان کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان کی پہلی تاریخ چھوٹی ہے تو عرش کے نیچے سے جنت کے چروں سے عطر عین پر ہوا چلتی ہے تو وہ کئی ہیں خداوند اپنے بندوں میں ہمیں ایسے عطر عطا فرما جو ہماری آنکھوں کی تشنگیوں کو (ذکورہ بالا نیزہ احادیث کو بھیقی سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی آخری رات کو امت کی بخشش کی جاتی ہے لوگوں نے دریافت کیا کیا بخشش کی وہ شب ایلة القدر ہے تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو نعمت کا حق دیا جاتا ہے۔ (احمد)

## بَابُ رُؤْيَا الْهَلَالِ

### پہلی فصل

۱۸۴۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تَقْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَعْسُدُونَ لَيْلَهُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْبَلُوا الْوَعْدَةَ فَلْيُفِّئِينَ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِالْوَيْتِمْ وَأَقْبِرُوا بِالْمَدْفُونِينَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْبَلُوا عِدَّةَ شُعْبَانَ فَلْيُفِّئِينَ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمَّهَ أَوْبَقِيَّةٌ لَا تَكْتَبُ وَلَا تَحْتَبُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند کو نہ دیکھ لو اس طرح جب تک کہ عید کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ چھوڑو اور جب مطلع ابرا کو نہ ہو تو انداز کرو۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صید انیس دن دن کا بھی ہوتا ہے جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو لیکن اگر مطلع ابرا کو نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اس کی قوم میں جو حساب و کتاب نہیں رکھتے صید اس طرح



الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا الرَّيُّ هَكَذَا  
الشَّاهِدُ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا  
يَعْنِي تَمَامَ الثَّلَاثِينَ يَوْمًا مَرَّةً تِسْعًا وَعَشْرِينَ  
مَرَّةً ثَلَاثِينَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَرَّأْتُ لِيَنْقَضَ رَمَضَانُ وَ  
ذُو الْحِجَّةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْقُضُ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِمَرَمَرٍ  
أَوْ بِمِزْنٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَبْصُرْ  
ذَلِكَ الْيَوْمَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۱۸۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ احْصُوا وَلَا تِلْكَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۴۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا دَامَتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ  
وَرَمَضَانَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۵۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ  
الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَلِمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور اس طرح کا ہوتا ہے اور انگلیوں پر حساب لگا کر بتایا اور تیس کا عدد  
مندانام کے طریقہ پر بتاتے ہوئے فرمایا اس طرح اور اس طرح کا ہوتا  
ہے یعنی پورے تیس دن کا اور ایک انیس دن کا اور ایک تیس دن کا  
(متفق علیہ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا عیدین کے مہینے شوال اور ذی الحجہ کسی ناقص یا کامل  
نہیں ہوتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تو میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے سے  
روزہ نہ رکھے مگر جو شخص روزہ رکھنے کا عادی ہے وہ ایسا کر سکتا ہے  
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان ہو جائے تو روزے سے  
نہ رکھو۔ (دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینہ کے لیے تاریخ کا حساب شعبان  
سے کرو۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دو مہینوں کے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان  
اور رمضان کے (ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ - نسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شک و الہ دن  
(یعنی شعبان کی تیس تاریخ) روزہ رکھا۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے احکام کی نافرمانی کی (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)







# سحری کے بارے میں احکام

## پہلی فصل

۱۸۸۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرُّوا قِيَامًا فِي الشَّحْرِ بَرَكَةً..

(متفق علیہ)

۱۸۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصِّلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ الشَّحْرِ..

(رداءہ مسلم)

۱۸۸۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ النَّاسُ يَخْتَرِقُونَ مَا عَمَلُوا الْفِطْرَ..

(متفق علیہ)

۱۸۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَقْبِلُ النَّيْلَ مِنْ هَهُنَا وَآذِينَ النَّهَارِ مِنْ هَهُنَا وَغَوِيَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ..

(متفق علیہ)

۱۸۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الْقُرْمِ فَقَالَ لَا رَجْعَ لَكَ تَوَاسِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَابْتِغَاءُ مَشِيٍّ لِي رَأَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَتَسْقِينِي..

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کا روزہ اس میں برکت ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد بن القاسم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

(مسلم)

حضرت سہل بن قائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں بھلائی کرتے رہیں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات اخیر سے آئے اور دن ادھر کو جائے اور کھانا غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال (نگہ بندوں) سے منع فرمایا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی وصال کا روزہ رکھتے ہیں تب ہر کار و دعاء نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھانا بھی ہے اور پلانا بھی۔ (متفق علیہ)

## دوسری فصل

۱۸۹۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُعِمْهُمُ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ..

۱۸۹۱ وَكَانَ أَبُو دَاوُدَ وَدَقِيقًا عَلَى حَفْصَةَ مَعْمُورًا..

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں۔ (ترمذی، نسائی، دارمی، لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ سحر، زبیدی ابن عیینہ یونس اہل سب نے اس حدیث کو



ام المؤمنین حضرت حفصہ مکہ برطرف کیا ہے۔

الرَّسُولِ وَأَبْنِ عَمِيْنَةٍ وَيُوْسُفَ الَّذِي كَفَّلَهُمْ عَنِي  
السَّخِرِيُّ -

۱۸۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النَّبَأَ أَنَّ أَحَدَكُمْ وَالْإِنَاءَ فِيهِ  
يَبْرُكُ فَلَا يَصْحَبْهُ حَتَّى يَفْقِهَ حَاجَتَهُ يَمِيْنَةً -

(رداء أبو داؤد)

۱۸۹۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ  
فِطْرًا - (رداء الترمذی)

۱۸۹۲ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ  
عَلَى تَمْرِ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ  
فَإِنَّهُ طَهُورٌ - (رداء أحمد بن داؤد الترمذی وداؤد  
وابن ماجة والداریمی وکتابین کفریۃ بركة غیر  
الترمذی) فی بیایۃ آخری

۱۸۹۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَفْطِرُ مِمَّنْ أَنْ يُسَلِّيَ عَلَى رُكْبَتَيْ قَوَاتٍ لَمْ  
يَكُنْ رُكْبَتَاكَ تَمِيْرًا فَإِنَّ لَكَ مِنْ شَمِيْرَاتِكَ حَسَنَاتٍ  
حَسَرَاتٍ مِمَّنْ مَاءٍ -

(رداء الترمذی وداؤد وداؤد الترمذی)

هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عَرَبِيٍّ

۱۸۹۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَرَ مَاءً أَوْ جَهْدَ قَارِيَةٍ فَدَعَا  
وَمَثَلُ آجِيَةٍ -

(رداء الترمذی فی شعب الإيمان ورمی الشیخ)

فی سترہ الشیخ وداؤد صحیح

۱۸۹۵ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍة قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ قَهَبَ الظَّمَا وَابْتَلَبَ الْحَرَوَاتِ  
وَكَبِتَ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - (رداء أبو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اذان ( فجر ) سے اور اس کے باخدا  
میں کھانے یا پینے کا برتن ہو تو اس کو اس وقت تک بزرگے جب تک  
کہ اپنی ضرورت پوری نہ کرے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص میرے محبوب بندوں میں  
سے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور سے افطار کرو کیونکہ اس میں برکت ہے  
اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کیونکہ وہ پاک ہے ( احمد ابو داؤد  
ابن ماجہ دارمی لیکن برکت کا لفظ صرف صاحب ترمذی نے  
روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تان کھجوروں سے افطار کرتے اگر تازہ  
کھجوریں نہ ملیں تو خشک کھجور (چھوڑا) کھاتے اور اگر خشک کھجوریں بھی  
موجود نہ ہوں تو چند گھونٹ پانی سے افطار کرتے (ابو داؤد و صاحب  
ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و غریب ہے)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو افطار کرایا یا مجاہد کو  
سلمان جنگ یا تو اس کو آنا ہی اجر ملے گا (جب تک کہ ان دونوں کو پہنچا دے)  
شعب الایمان اور علی السنۃ نے شرح السنۃ میں اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جب روزہ افطار کرتے تو کھٹہ چمکاس جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اور ان  
نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔ (ابو داؤد)



۱۸۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَضَ قَالِ اللَّهُمَّ لَكَ مَمْنُونٌ وَعَلَى رِثَتِكَ أَقْطَرْتُ. (رداء أبو داود ورواه مسلم)

حضرت معاذ بن زہیرہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے ترک کرتے، اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ کھا اذیت پر تیری سے افطار کیا۔ اسے ابو داؤد نے مسند روایت کیا۔

### تیسری فصل

۱۸۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّبِيُّ قَامًا مَا عَجَلَ النَّاسُ الْخَطَرُ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ. (رداء أبو داود وابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ (مسلمان) افطار میں جلدی کرتے ہیں گے دین غالب ہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ اپنے افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد ابن ماجہ)

۱۸۹۸ وَعَنْ أَبِي عَظِيمَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَسُرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يَعْجِلُ الْإِفْطَارَ وَيَعْجِلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيْمَنُمَا يَعْجِلُ الْإِفْطَارَ وَيَعْجِلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا أَصَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى.

حضرت ابو عظیمہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب مسروق نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو ایسے ہیں جن میں ایک تو روزہ جلد افطار کر کے جلدی نماز (مغرب) ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں (ان دونوں میں سے کس کا عمل درست ہے) ام المومنین نے دریافت کیا کہ افطار و نماز میں جلدی کون کرتا ہے اور تاخیر کون کرتا ہے تو ہم نے کہا کہ جناب عبداللہ بن مسعود جلدی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا رسول خداؐ کامل بھی یہی تھا۔

(رداء مسلم)

۱۸۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْجُدُوا فِي السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمُّوا إِلَى الْعِدَاؤِ الْمُبَارِكِ. (رداء أبو داود والنسائي)

حضرت عبد اللہ بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان سحری کے وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاتے ہوئے فرمایا بکرت دے کھانے کے لیے آؤ۔

(ابو داؤد نسائی)

۱۹۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ سَحُورُ الْمُؤْمِنِينَ الشَّمْسُ. (رداء أبو داود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی بہترین سحری کھجوریں ہیں۔ (ابو داؤد)



## بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

## روزہ میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے

پہلی فصل

۱۹۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَفَّرَ بِقَوْلِ الدُّرِّ وَالْعَمَلِ بِقَلْبِهِ لِلَّهِ عَاجِلٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيلُ وَيُشَايِدُ وَهُوَ صَائِمٌ ذَكَاتِ أَمَلِكُمْ لَكُمْ رِيحٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ الْعَجُوزَ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جَائِعٌ مِنْ غَيْرِ حُلِيِّ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۴ وَعَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ إِنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَ دَهْرًا مَخْرُومًا أَحَبَّهُ دَهْرًا صَائِمًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَّى دَهْرًا صَائِمًا فَآكَلَ أَوْ شَرِبَ قَلْبُهُ مَرْمَةٌ فَإِنَّمَا أَكْهَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَذَا قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَحِيدُ رَقِيَّةً تُغْنِيكِهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْطِيطُ أَنْ تَصُومَ مَرَّةً مَرَّةً مِثْلًا لِمَعِينٍ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَحِيدُ لَطْعَامَ مِثْقَلِ حَبِّ مِسْكِينٍ قَالَ لَا قَالَ أَجَلِسْ وَمَنْكُتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں تعین بھی فرماتے اور ملاحت بھی حالانکہ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں تم سے زیادہ قدرت رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کو رمضان کے مہینہ میں صبح کے وقت اعتکاف کے علاوہ بھی غسل کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سنگی لگوائی اور روزہ کی حالت میں بچنے لگوائے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر روزہ کی حالت میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا تو اس کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو مکمل کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو پاک ہو گیا سرکار نے فرمایا کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستی کی ہے۔ سرکار نے فرمایا کیا تم سے اندر اتنی طاقت ہے کہ تم ایک غلام کو آزاد کرو کہنے لگا نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا وہ مہینے مسلسل روزہ رکھ سکتے ہوا کہنے لگا نہیں آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھانے کی استطاعت ہے کہنے لگا نہیں تب



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِينَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَيْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرِّي فِيهِ كَمَرُ الْعَرِّي  
الْمَكْتَلِ الصَّنْعُ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ  
حَدَّثَ هَذَا أَقْصَدُ فِيهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْلَى أَقْصَدُ  
وَيَقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَا لَوْ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهُمَا سِيرِي  
الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَقْصَدُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَحَوَّلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى بَدَأَ أَشْيَابُهُ  
لَمْ قَالَ أَكْهَمُهُ أَهْلَكَ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا مجھ جاؤ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
بھی بیٹھے رہے ہم بھی بیٹے کا خاصہ ہے اسی دور الذی علیہ السلام کی خدمت  
میں ایک تھیل لایا گیا جس میں پندرہ سے بیس صاع تک کھجوریں تھیں نبی علیہ السلام  
نے فرمایا یہ سائل کہاں ہے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں تب  
آپ نے فرمایا یہ کھجوریں تو انہوں کو صدقہ کر دو۔ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے  
سے زیادہ غریب کو دوں خدا کی قسم مدینہ کے ان پہاڑوں کے درمیان کوئی  
گھرانہ میرے گھر سے زیادہ غریب نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول خدا اس  
طرح مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا  
ان کو اپنے گھر والوں کو کھلا دو (متفق علیہ)

## دوسری فصل

۱۹۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُعَلِّمُهَا وَهَرَمًا يَوْمَئِذٍ يَمُوتُ بِسَاعَتِهَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۹۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاكَرَةِ فَقَالَ قَدْ خَصَّ لَهَا  
وَأَنَّهَا الْخُرْقَاءُ فَتَمَاهُ قَرَادَةُ الذِّبْيِ رَغِصَ لَهَا شَيْءٌ  
فَلَمَّا ذَا الذِّبْيِ نَهَاكَ شَاكٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۹۰۹ وَحَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهَا لِقِيٍّ وَهَرَمًا يَوْمَئِذٍ قَلْبِيْنَ عَلَيْهِ  
قَضَاءٌ وَمِنْ اسْتَفَاءَ عَمْدًا قَلْبِيْنَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)  
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّيْرِمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا  
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يَحْتَرِكُهُ إِلَّا مِنْ حَبِيبٍ عِيْثِيْ بْنِ  
يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنُ عَسَاكَرٍ لَا أَرَاهُ  
مَحْمُولًا -

۱۹۱۰ وَعَنْ مَعْنَانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا النَّازِعَةَ  
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فَالْمَرْءُ قَالَ قَلْبِيْنَ تَوْبَانِ فِي مَسْجِدٍ يَمْشِي فَقُلْتُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم روزہ کی حالت میں ان کے ساتھ تھیل لے کر تھے ان کے ہاتھ میں چھوٹے  
تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور سرکار سے روزہ کی حالت  
میں بیوی کے ساتھ ملاست کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دیدی  
لیکن بعد میں جب ایک اور صاحب نے دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا کیونکہ  
جس شخص کو اجازت دی وہ ضعیف العمر تھے جبکہ دوسرے صاحب جوان تھے (ابو داؤد)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جس شخص کو روزہ کی حالت میں اضطرابی طور پر تھے آج  
تو اس پر قضا لازم نہیں اور جو شخص بخود تھے کرے تو اس پر قضا لازم ہے۔  
(ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث  
غریب ہے کیونکہ یہ حدیث سوائے عیسیٰ بن یونس کے اور کسی سے مروی  
نہیں اور امام بخاری نے فرمایا میں اس کو محفوظ نہیں گردانتا۔)

حضرت معن بن طلحہ روایت کرتے ہیں تحقیق میں جناب ابوالدرداء اسناچے  
کہ رسول خدا کو روزہ کی حالت میں تھے ہوئی تو آپ روزہ افطار کر لیا اور کہتے  
ہیں میری لذات جناب ثوبان سے دشمنی کی جامع مسجد میں ہوئی تو بیٹے ان سے



کہا کہ جناب ابوہریرہؓ نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ رسول خداؐ نے تھے کہ اورد  
روزہ افطار کر لیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں سے درست فرمایا میں نبی علیہ السلام  
کو دیکھ کر ارباب تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

حضرت طاہر بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے روزہ کی  
حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لا تعداد مرتبہ صواک کرتے دیکھا  
ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خداؐ سے  
دیانیت کیا کہ مجھے آشوب چشم کی شکایت ہے کیا میں روزہ کی حالت میں  
سرور لگاؤں تو آپ نے فرمایا ہاں (امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی  
سند قوی نہیں کیونکہ ابوعبیدہ راوی ضعیف ہے)

نصیب میں ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے عراج کے مقام پر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالتے ہوئے  
دیکھا یا تو آپ پیاس کی زیادتی سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے پانی ڈالتے  
تھے۔ (مالک، ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن ابی اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بیچ  
میں تشریف لائے تو ایک شخص سینگی لگا کر ہاتھ پر مصافحہ کا اشارہ  
تاریخ تھی اس وقت آپ نے فرمایا سینگی لگانا یا نہ لگانا دونوں کے روزہ  
ٹوٹ گئے (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، شیخ الاسلام علی السنہ نے فرمایا کہ جو  
لوگ سینگی کے معاملہ میں رخصت کے قائل ہیں وہ اس کی تاویل اس طرح  
کرتے ہیں کہ دونوں یعنی سینگی لگانے والا اور لگانے والا دونوں انظار  
کے وہ ہے جو سینگی لگانے والے کو کمزوری کا خطرہ ہوتا ہے چاہے  
لگانے والے کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے ممکن ہے کہ کچھ اس کے  
پیٹ میں چلا جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے یا مرض کے رمضان  
کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا اگر وہ تمام امر سے رکھے تو اس کا بدلہ نہیں ہو  
سکتا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، ابوامام بخاری)  
نے اس حدیث کو مقدمہ الباب میں روایت کیا ہے۔ لیکن امام  
ترمذی نے فرمایا میں نے امام بخاری سے سنا ہے کہ انہوں نے ابوہریرہؓ

رَأَى أَبَا الدَّرْدَاءِ وَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَامَ فَأَخَذَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبِيْتُ لَهُ  
وَصَدَّقَهُ - (رداء أبو داؤد والترمذی والتاریخی)

۱۹۱۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْيِي بِسُورِكَ وَهُوَ  
صَائِمٌ - (رداء الترمذی وأبو داؤد)

۱۹۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْكَمْتُ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِيلُ وَأَنَا  
صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ - (رداء الترمذی وقال ليس بأساؤه  
بالقوي أبو عاصم الرازي يصف)

۱۹۱۳ وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَرَمِ  
يَصُبُّ عَلَى نَاسِ الْمَاءِ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْحَرَمِ أَوْ مِنَ  
الْحَرَمِ - (رداء مالك وأبو داؤد)

۱۹۱۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ رَجُلًا يَأْتِيهِ دُحْرٌ يَحْتَجِمُ وَهُوَ  
الصَّائِمُ يَسِيرُ لِيَتَمَاقِي عَشْرَةَ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ  
أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ -

(رداء أبو داؤد وابن ماجه والتاریخی قال الشيخ  
الريسمي في الشرح رحمه الله وبأفطرك بعض من يصف  
في الحجامه أي تعرضا للإفطار المحجوم للضعف و  
الحاجم لأنه لا يأمن من أن يفسد شيء في جوفه  
ينقص الملائمة)

۱۹۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ  
رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْبِضْ عَنْهُ مَرْمَرُ الدَّهْرِ كُلِّهِ  
وَأَنْ صَامَهُ -

(رداء أحمد والترمذی وأبو داؤد وابن ماجه  
التاریخی والتبجاری في ترجمه كآب وقال الترمذی



تَبِعْتُ مُحَمَّدًا يَتْبَغِي الْبَخَارِيَّ يَقُولُ أَبَوَا الْمُطَرِّسِ  
الْبَخَارِيُّ لَا أَقْبِلُ لَهُ عِزَّ هَذَا الْحَدِيثِ  
۱۹۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَمْ مِثْقَالٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظُّمَأُ  
كَمْ مِثْقَالٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا التَّهْمُ  
(رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ وَذَكَرَهُ حَدِيثُ لُقَيْطِ بْنِ صَبْرَةَ  
فِي بَابِ سِتْرِ الْوُضُوءِ)

راوی سے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں سنی ہے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے کھانے پینے  
کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سے رات کو قیام کرنے والے ایسے  
ہیں جنہیں اس سے سوائے شب بیداری کے اور کچھ نہیں ملتا (راوی اور لقیط  
میں صبرہ کی حدیث و سنو کی سنتوں کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

### تیسری فصل

۱۹۱۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْتُ لَا يُقْطِرُونَ الصَّائِمُ الْجَبَامَةُ  
وَالْقَيْمُ وَالْإِحْيَاءُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ غَيْرُ مُعْتَمَدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ كَيْسَانَ الرَّائِي  
يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ان تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا پچھنا اگوانے تے  
آنے اور احتلام سے (امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غیر معقول ہے  
کیونکہ عبدالرحمن بن زید راوی ضعیف الحدیث ہیں)

۱۹۱۵ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ  
مَالِكٍ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ أَجْلِ الضَّعِيفِ  
(رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ)

حضرت ثابت بن کثیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حیات ظاہری میں سبکی لگوانے کو برا سمجھتے تھے تو انہوں نے کہا نہیں صرف  
کمزوری کی وجہ سے (بخاری)

۱۹۱۹ وَعَنْ الْبَخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ مَرْثَدَةَ  
يُحْتَجُّهُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ شَرَّكَ كُتَابَ يَحْتَجُّهُ  
بِالنَّبِيِّ -

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر  
رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سبکی لگواتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا  
تھا اور رات کو سبکی لگواتے تھے۔

۱۹۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضَى مَضَى أَهْلُ  
مَنَا فِي فَيْدٍ مِنَ الْمَاءِ لَا يَغْتَبِرُهُ أَنْ يَزْدَادَ رَيْقَةً وَ  
مَا بَقِيَ فِي فَيْدٍ وَلَا يَمَسُّهُ الْعِلَاقُ قَرَأَ الزُّهْرِيُّ  
الْعِلَاقُ لَا أَقْبِلُ لَهُ يُنْطَرِدُ وَتَكُنْ يَمْنَى عَنْهُ  
(رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابِ)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کلی کیلئے  
منہ میں پانی لیکر پینے کے لیے توبہ عمل اسکے لیے نقصان دہ نہیں مگر یہ کہ وہ اس پانی  
پانی کو شکل دے اس طرح روزہ کی حالت میں مصلکی نہ چائے اور اگر اس کا  
نکلے تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ انکار کرے لیکن اس عمل سے منع کیا گیا  
ہے۔ (امام بخاری نے مقدمہ الباب میں نقل کیا ہے)



## بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

## مسافر کے روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۹۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْرَةَ بِنْتَ عَسْمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ فِي الشَّعْرِ وَكَانَ كَثِيرًا الصَّيَامُ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصَلِّهِ وَإِنْ شِئْتَ فَاقْطُرِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَزَدَنَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ عَشْرَةٌ مَحْضَةٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيمَا مَثَّ صَامَ وَفِيمَا مَثَّ أَقْطَرَ فَلَمْ يَغِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُقْطِرِ وَلَا الْمُقْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدَامَى رَحَامًا وَرَجُلًا قَدَامَ طَلٍّ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الْقَوْرُ فِي الشَّعْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۴ وَعَنْ أَبِي قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّعْرِ فِيمَا الصَّائِمُ وَفِيمَا الْمُقْطِرُ فَنَزَلَتْ مَائِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّائِمُونَ وَقَامَ الْمُقْطِرُونَ فَضَرَبَ الْأَنْبِيَاءُ وَسَلَّمَ الزُّكَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُقْطِرُونَ السَّيْرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۵ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَانَا فَوَفَعَنَا إِلَى بَيْتِهِ لِيُؤَاكِلَ فَا قَطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَاكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْطَرُ فَمِنْ شَاءَ صَامَ وَمِنْ شَاءَ أَقْطَرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو واسطی جو کثرت سے روزہ رکھتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں دورانِ سفر روزہ رکھوں تو آپ نے فرمایا چاہو رکھو اور چاہو انظار کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حج سولہ رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے ہم میں بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا اور ان کے درمیان اختلاف ہو گیا کہ اللہ ہی روزہ رکھنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر کوئی سزا سنائی دے (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک جگہ ارہام دیکھا کہ ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے تو آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ اس شخص نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا ایسی نہیں (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض کے روزے تھے بعض کے نہیں ایک گرمی کے دن جب ہم نے پڑاؤ کیا تو روزہ دار گھر سے اور نہ رکھنے والے کھڑے رہے اور انہوں نے ہم نیچے لگائے سواریوں کو پانی پلایا اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سارا ثواب روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مدینہ سے مکہ کو تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ عسفان پہنچے تو آپ نے پانی کا برتن اس طرح اٹھایا تاکہ دوسرے بھی دیکھ لیں اور روزہ انظار کر لیا۔ پھر آپ کہہ اگئے ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھا ہے اور انظار بھی کیا ہے لہذا جو چاہے روزہ



مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَقْرَبٌ  
بَعْدَ الْعَصْرِ -

رکھے اور جو پہلے جانتے تھے کہ یہ متفق علیہ، لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے عصر کے بعد انظار کیا۔

دوسری قسط

١٩٢٤ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ اللَّهَ وَصَّحَّ عَنِ الْمُسَافِرِ  
شَطْرَ الْقِبْلَةِ وَالْمُؤَمَّرِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُتَمَنِّعِ د  
الْحَسَنِيِّ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے نصف نماز مقرر فرمادی مسافر، عاملہ عورت اور بچہ کو روزہ پلانے والی کے لیے روزہ کو مٹھا کر دیا۔

(رواه البوداد والترمذي والنسائي وابن حبان)

(البرد اود۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)  
حضرت سلمہ بن عقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسافر کے پاس ایسی سواری ہو جو اس کو اس کی منزل مقصود تک پہنچا دے تو اس مسافر کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔  
(البرد اود)

١٩٢٤ وَكَانَ سَلَامَةُ بْنُ الْمُحَبِّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حُمُولَةٌ تَأْوِي  
إِلَى شَبْرِهِ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَتَّى أَدْرَكَهُ -

(رواه البيهقي)

## تیسری فصل

١٩٢٨ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي رَمَضَانَ قَصَامَ حَقِّ  
 بَيْتِ كُرَاعِ الْغَوِيِّمْ قَصَامَ مَا لِلنَّاسِ ثُمَّ دَعَا بِقَدَاحٍ وَنَ  
 مَاءٍ فَزَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ تَرَبَّسَ فَوَيْلَ  
 لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَكَانَ  
 أَوْ لَيْتَكَ الْعَصَاةُ أَوْ لَيْتَكَ الْعَصَاةُ -  
 (رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے اس دن آپ روزہ سے تھے جب قافلہ کراخ الکیم تک پہنچا تو صحابہ نے بھی روزہ کی نیت کر لی تھی یہاں نبی علیہ السلام نے پانی کا بیارہ شکویا اور اس کو آٹنا اور پیلا اٹھایا کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا اس وقت نبی علیہ السلام کہا گیا کہ لوگوں نے تو روزہ رکھا ہے تو آجئے تو یا یہ لوگ گنہگار ہیں یہ لوگ گنہگار ہیں۔ (مسلم)

١٩٢٩. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي  
الشَّهْرِ كَالْمُطَهَّرِ فِي الْحَضَرِ -

(روایہ امین علیہ السلام)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

فلان امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں مسافر کا روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عقیقہ کے لیے روزہ نہ رکھنا۔

۱۹۳۰. وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْأَسَدِيِّ أَنَّهُ قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي قُوَّةِ عَلَى الصِّيَامِ فِي الشَّهْرِ  
فَهَلْ عَلَى جَنَّتِهِ قَالَ هِيَ دُخَانٌ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(ابن ماجہ)

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں حالتِ سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں گا تو مجھے گناہ ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے



فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ - (رداء مسلم)

فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت الہیہ کی بابت ہے جو اس کو فائدہ اٹھائے تو بہتر ہے اور جو روزہ رکھنے کو محبوب رکھتا ہے تو اس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں (مسلم)

## بَابُ الْقَضَاءِ

## روزہ کی قضاء کا بیان

### پہلی فصل

۱۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ كَمَا اسْتَطَاعَ أَنْ أَتْفِئَ (الرَّادِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَعَى الشُّعْلَكِي عَنْ النَّبِيِّ أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوتی لیکن میں ہر شعبان میں ان کی قضا کرنے کی صلاح رکھتی تھی راوی کہتے ہیں کہ اس کو وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت تھی۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ دَرَجَتَهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ - (رداء مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی توں کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور گھر میں کسی شوہر کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت دے۔ (مسلم)

۱۹۳۳ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَِّةَ قَالَتْ لَعَلَّتُنِي مَا بَانَ الْخَائِفِينَ لَفُفِي الصَّوْمَ وَلَا تَفُفِي الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَكُنَّا نَقْضُ الصَّوْمَ وَلَا نُرْمِ بِقَضَائِهِ الصَّلَاةَ - (رداء مسلم)

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ عائشہ عورت روزہ کی قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں۔ جناب عائشہ نے فرمایا ہمیں بھی یہی حکم دیا گیا کہ ہم روزوں کی قضا کریں اور نماز کی قضا نہ کر سکیں۔ (مسلم)

۱۹۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ كَرِيهَةً - (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا لازم تھی تو اس کی جانب سے اسکا ولی روزوں کی قضا کرے۔ (متفق علیہ)

### دوسری فصل

۱۹۳۵ عَنْ قَاتِظِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ مِمَّا قَلْبُ طَعَمَ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ قَسِيحَةً - (رداء الترمذی و قال والقرطبي انه موقوف على ابن عمر)

قاتظ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مرنے والا اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے تو اس کی طرف ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے)



## تیسری فصل

۱۹۳۷ عَنْ مَالِكٍ بَلَغَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ - (رداؤ فی التوکل)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسری طرف سے روزہ رکھ سکتا اور نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (منوطا)

## بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

## نفل روزوں کا بیان

## پہلی فصل

۱۹۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى تَقُولَ لَا تَقْطَعُ رِفْطَهُ حَتَّى تَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْكَمَ صِيَامَ شَهْدٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْدٍ أَكْثَرَهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي سِوَايِهِ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ انظار بند کر گئے اور اگر انظار کٹے یعنی روزے چھوڑتے تو ہمیں خیال ہونے لگتا کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے اور میں آپ کو سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اس طرح شعبان کے مہینہ میں بیشک زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ کبھی تو شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھتے اور کبھی پورے مہینہ میں کچھ ہی کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۹ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُه صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَظُنُّهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لَيْسَ بِهِ - (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن شعیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا میرے علم میں نہیں کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں اور کبھی یہ دیکھا کہ آپ نے پورے روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ واصل حق ہوئے۔ (مسلم)

۱۹۴۰ وَكَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَاسْمُهُ كُنَّ يَسْمُهُ فَقَالَ يَا أَبَا قُلَيْبٍ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرِّ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ قَرَادَةُ أَظْهَرْتَ كَصَوْمِ يَوْمَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یا قویس نے رسول خدا سے سوال کیا یا کسی اور نے سوال کیا اور میں سن رہا تھا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے فرمایا اے غلال کے بیٹے کیا توفیہ انہو شعبان کے روزے نہیں رکھے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا جب تو رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جائے تو دو روزے رکھ لینا۔ (متفق علیہ)

۱۹۴۱ وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد دوسرے فضیلت والے روزے ماہ محرم گریز



اور غرض نمازوں کے بعد افضل ترین عبادت رات کے وقت کی  
تھانے ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یوم عاشوراء کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے  
نہیں دیکھا اور سوائے رمضان کے کسی چھینے کے روزے رکھتے ہوئے  
نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور دوسویں کو بھی اس  
دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ بنے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی تائید  
و نصارتی عظمت کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ  
سال اللہ نے بآزگاہ تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔

(مسلم)  
حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ  
یوم الحزن کو کچھ لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اس دن کے روزہ کے بارے میں گفتگو کی بعض نے کہا کہ آپ کا  
روزہ ہے بعض نے کہا نہیں تب میں نے دو سو کا ایک پیارا آپ کی خدمت میں  
بیچا آپ اس وقت میلان عرفات میں ازبٹ پکڑے ہوئے تھے کہ نے وہ درود پڑھا  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ میں نے سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عاشوراء یا الحج میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

(مسلم)  
حضرت ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے  
دیانیت کیا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں اسکی بات سے اسوقت آپ کے چہرہ پر  
شغف کے آثار نمودار ہوئے جب حضور نے حکم دیا کہ روزہ رکھو تو فوراً یہ  
کلمات زبان پر لائے ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دیں ہونے اور محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان میں ہم اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے غضب سے  
پناہ مانگتے ہیں ان جملوں کی وجہ سے یہ حکم کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ کا حق  
دور ہو گیا تب جنابِ عترت نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص سال بھر روزہ  
رکھتا ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہ تو اسے روزہ رکھا اور  
انکار کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ اسے روزہ بھی نہیں رکھا اور انکار بھی نہیں کیا۔ (ابو قتادہ)

اللَّهُ الْمُحَرَّمُ فَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْقَرِيبَةِ صَلَاةُ  
الْيَتِيمِ۔ (رواہ مسلم)

۱۹۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَذَّرُ شَيْئًا مِثْلَ تَعْذِيرِ قَضَائِكَ عَلَى عَتِيكَ  
إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ  
رَمَضَانَ۔ (متفق علیہ)

۱۹۴۲ وَعَنْهُ قَالَ جِئْتُ صَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمْرِي بِمَا مِمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنْ كَانَ الْيَوْمَ لَقِيتُمُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَلْقِيَهُنَّ إِنْ قَابِلَ الْأَصْرَمَ  
الْثَامِيَةِ۔

(رواہ مسلم)

۱۹۴۳ وَعَنْ أُمِّ الْقُتَيْبِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ سَامَا  
كَمَا رَأَيْتُ مَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْدَهُمْ هُوَ مَا يَوْمَ قَالَ بَعْدَهُمْ  
لَيْسَ بِصَائِمٍ فَإِنَّكَ لَتَلْقِيَهُنَّ لَنْ تَلْقِيَهُنَّ وَهُوَ رَأَيْتُ  
عَلَى بَيْتِهِمْ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ۔

۱۹۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْحَسْرِ قَطُّ۔

(رواہ مسلم)

۱۹۴۵ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ غَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضِبَهُ قَالَ  
تَضَيُّتُ يَا هُوَ رَجُلًا دَرَا الْإِسْلَامَ دِينَنَا وَبِعَمَلِنَا جِئْنَا نَعْبُدُ  
يَا اللَّهُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ  
يُرَدُّ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَكُمْ أَمْرٌ  
وَلَا أَفْطَرَادَ قَالَ لَوْ يَصُومُ لَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ  
مَنْ يَصُومُ يَوْمَ مَيِّتٍ يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ



كَالِئِكَ أَحَدًا قَالَ كَيْفَ مِنْ يَوْمٍ يَوْمًا وَ  
يُنْظَرُ يَوْمًا قَالَ كَالِئِكَ صَوْمٌ دَاوُدَ قَالَ  
كَيْفَ مِنْ يَوْمٍ يَوْمًا وَيُنْظَرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَوَدَّ  
أَنِّي كُودُ مَثَدَ الْإِئِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَلْتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ دَرَمَصَانِ إِلَى رَمَضَانَ  
فَهَذَا أَوْسَيَا مَالِهَا هَذِهِ كَلْمٌ وَسَيَا مَرِيضٌ عَسْرَةٌ  
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ  
السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ دَرَمَصَانِ يَوْمٍ عَاشُرَ سَرَاةٍ  
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۴ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وِلْدَانٌ وَفِيهِ  
أَنْزِلٌ عَلَى.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۶ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ  
أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ  
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ كَعَمِ قَعْلَتْ تَعَامِينَ أَيْ  
أَكَامِ الشَّهْرِ كَاتِ يَصُومُ قَالَتْ كَعَمِ ثَمَنِينَ جِبَالِي مِنْ  
أَيِّ أَكَامِ الشَّهْرِ يَصُومُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۸ وَعَنْ أَبِي الْوَلَدِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَنَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ  
رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْوِ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْآخِرِ.  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرؓ نے ایک اور سوال کیا کہ اسکے ہاتھ میں کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا  
ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اتنی طاقت کس میں ہے حضرت  
عمرؓ نے پھر معلوم کیا کہ اسکے ہاتھ میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک  
دن افطار کرتا ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے۔ نبی علیہ السلام  
سے پھر سوال کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور  
دو دن افطار کرتا ہے آپؐ نے فرمایا میری خواہش تھی کہ مجھے اسکی طاقت مل جاتی۔ اسکے  
بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان سے رمضان کے  
(پورے مہینے کے) یہ سال کے روزوں کے برابر ہیں اور دوم عرفہ کے روزہ کے  
بارے میں مجھے اللہ کے کرم سے امید ہے کہ اسکی وجہ ایک سال پہلے اور آئندہ سال  
کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور عاشورہ کے روزہ کے سلسلہ میں امید ہے کہ  
حضرت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے دو شنبہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اسی دن میری  
ولادت ہوئی لہذا میں ان پھر سنی دیکھائی دے۔ (مسلم)

حضرت معاذ بن عبد بنی النضر روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ  
صدیقہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین روزے  
رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے دوبارہ سوال کیا کہ وہ دن کون سے ہوتے  
تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ آپؐ یہ اہتمام نہیں فرماتے تھے کہ وہ دن  
کون سے ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوالبواب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں کے بعد  
شوال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے روزوں کی  
مانعت فرمائی۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دنوں کے روزے نہیں ہیں۔  
(متفق علیہ)



۱۹۵۱ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ الشَّهِْرِ أَيَّامُ أَهْلِ وَ

تَرْبٍ ذُرِّيَّةٍ لَهُ - (رواه مسلم)

۱۹۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدٌ يَوْمَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا

أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ -

(متفق علیہ)

۱۹۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَخْضَعُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بَقِيَا مِنْ بَيْنِ

الْكَتَابَيْنِ وَلَا تَخْضَعُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْآيَاتِ

إِلَّا أَنْ تَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدٌ -

(رواه مسلم)

۱۹۵۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ

اللَّهُ بَعْدَ اللَّهِ وَجَهَةً عَنِ النَّارِ سَجِئَ خَرِيْفًا -

(متفق علیہ)

۱۹۵۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَامِ قَالَ

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

أَكْمَ أَحَبَّ إِلَيْكَ الصَّوْمُ الْقَهَارُ وَالْقَهْرُ لِلَّهِ فَقُلْتُ بَلَى

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صَوْمًا فَطَرَدَ قَهْرُ دَنُو

قَرَانٍ لِيَجِدَكَ عَلَيْكَ حَقًّا قُلْتُ لَيْسَ بِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

قَرَانٍ لِيَجِدَكَ عَلَيْكَ حَقًّا قُلْتُ لَيْسَ بِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

حَقًّا لَا صَامَ مِنْ صَامِ الدِّهْنِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ

كُلِّ شَهْرِ صَوْمِ الدِّهْنِ كُلُّهُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ

أَكْمَ الْفُتَاتِ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنْ أَطِيقُ أَكْمَ مِنْ

ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَنْفَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ قُلْتُ وَدَا حَقًّا فِي كُلِّ سَبْعٍ كَيَالٍ مَرَّةً

وَلَا تَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ -

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اہم شہری کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس

سے پہلے دن کا بھی روزہ رکھے یا اس سے بعد اسے دن کا بھی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا شب کے قیام کے لیے جمعہ کی رات کو مخصوص نہ کرو۔

اور نولہ روزہ کے لیے جمعہ کا دن مخصوص نہ کرو مگر یہ کہ کسی کے

معمولات کے دن جمعہ کا دن آجائے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ

اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت تک دوزخ سے دور کرتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو

اور رات کو قیام کرتے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں

تو آپ نے فرمایا اس طرح نہ کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو

قیام بھی کرو اور سوئے بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ

کا بھی حق ہے اور تمہاری بیوی کا حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق

ہے جس نے مسلسل روزہ رکھا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ اور ہر مہینہ کے

تین دن کے روزے مسلسل روزوں کی طرح ہیں۔ لہذا ہر مہینہ میں تین دن روزہ

رکھو اور گیارہ قرآن مجید کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ

کر سکتا ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین طریقہ کے روزے رکھو جو تمہارا

ہو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اور ایک ہفتہ

میں قرآن کریم ختم کر لو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔

(متفق علیہ)



## دوسری فصل

۱۹۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْأَشْهُنَّ وَالْخَمِيسَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالسَّائِقُ)

۱۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ الْأَشْهُانَ يَوْمَ الْأَشْهُنَّ وَالْخَمِيسَ كَأَنَّهُمْ أَنْ يُعْرَضَ عَمِيٍّ وَأَنَا صَارَ لَمْ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۹۵۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي أَهْلًا إِذَا صُمَّتْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَصُمْتُ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعُ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالسَّائِقُ)

۱۹۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالسَّائِقُ وَرَوَاهُ أَبُو ذَرٍّ أَيْ ثَلَاثَ أَيَّامٍ.

۱۹۶۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ الثَّلاثِ وَالْأَرْبَعِ وَالْخَمِيسَ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَالْخَمِيسَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۹۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي أَهْلًا إِذَا صُمَّتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَدْلَاهَا الْأَشْهُنَّ وَالْخَمِيسَ.

(رَوَاهُ أَبُو ذَرٍّ وَالسَّائِقُ)

۱۹۶۳ وَعَنْ هُشَيْمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَدِيسَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَاوَةِ مَا هُوَ قَالَ إِنَّ لِي بِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَوْمَ رَمَضَانَ وَلَكِنِّي بَلِيغٌ وَكُلُّ أَرْبَعَةٍ وَخَمِيسٍ فَمَاذَا أَنْتَ قَدْ صُمَمْتَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں اللہ امیں پیر چاہتا ہوں کہ جب اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔

(ترمذی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو ذر جب تم روزہ رکھو تو تیرے چودہ اور سپردہ تارخوں کو روزہ رکھو۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی۔ نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے صرف تین دن تک روایت کی ہے۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ، اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے کہ میں مہینہ میں تین روزے رکھوں اور ان کی ابتدا پیر یا جمعرات سے کروں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت مسلم قرشی روایت کرتے ہیں یا تو میں نے سوال کیا یا کسی نے رسول خدا سے مسلسل روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے ابو ذر کا نام پڑتا ہے۔ رمضان کے روزے رکھو اور ان کے بعد جو اس سے متصل ہیں (سوال کے چھ روزے) اسکے علاوہ پیر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو



اگر ان دنوں میں ہم نے روزہ رکھے تو کیا ہم نے ہمیشہ روزہ رکھے (ابوداؤد ترمذی)  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن (نوفی الحجہ کو) روزہ رکھنے سے منع فرمایا  
ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن بسر ابنی بن جناب ہمارے روایت کرتے ہیں  
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض روزوں کے علاوہ ہفتہ  
کے دن روزہ رکھو اگر تمہیں انگور کی چھال یا کسی درخت کی ٹکڑی ہی  
مل جائے تو اس کو چبا لو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابوالامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے  
اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جس طرح آسمان و زمین  
کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)  
حضرت حاکم بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا سردیوں میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر غنیمت و مشقت  
کے مال غنیمت حاصل کرنا (احمد بن مسعود ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث  
مسل ہے اور جناب ابوہریرہ کی حدیث ماسن ایام احب الی اللہ والی قرآنی  
کے باب کے ذیل میں درج کی جا چکی ہے)

### تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے  
ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے  
کہا یہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام اور  
ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر  
کو غرق کیا تھا اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام شکر الہی کے طور پر روزہ رکھا  
تھا اس لیے اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جناب موسیٰ کی سنت پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ فخر دار ہیں لہذا آپ نے

اللَّهِ هَدَانَا۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)  
۱۹۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ يَعْرِفُهُ۔

(رواہ ابوداؤد)

۱۹۴۴ وَعَنْ مَبْنِيٍّ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَخِيهِ الصَّمَاءِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا  
يَوْمَ النَّبِيِّ إِلَّا فِيمَا أَفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ كُنْتُمْ حَيًّا  
أَحَلَّا لَكُمْ إِلَّا يَحُلَّ عَلَيْكُمْ أَوْ عَمِدَ شَجَرَةٍ فَلَيْسَ بِصَوْمٍ۔  
(رواہ احمد والابوداؤد والترمذی وابن

ماجہ والداؤد)

۱۹۴۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ  
اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ حَسَدًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ  
الْأَرْضِ۔ (رواہ الترمذی)

۱۹۴۶ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَمَةُ الْمَلَادَةُ الصَّوْمِ وَالشَّيْءُ  
(رواہ احمد والترمذی وقال هذا حديث  
مترسل وذكر حديث أبي هريرة ما من أيام أحب إلى الله من أيام  
الأنبياء الأنبياء)۔

۱۹۴۷ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ مَعْمَرٍ مَشُورَةً  
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا  
الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمُ عِظِيمٍ  
أَلْحَقَ اللَّهُ مِيسِرَ مُوسَى وَكُومَهُ وَعَقْدَ فِرْعَوْنَ  
وَقَوْمَهُ قَصَامًا مُوسَى شُكْرًا فَتَحَبَّثَ تَصَوُّمُهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَبَّثَ  
أَحَقُّ وَأَوَّلُ يَوْمٍ مِنْكُمْ قَصَامًا رَسُولُ



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَامَ وَہِیَا مَہِیَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۹۴۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ الثَّلاثِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيَالٍ لِلْمُسْلِمِينَ فَإِنْ أُحِبُّ أَنْ أَخَالِفَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۹۴۹ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَعْمَلُهَا عَلَیْہِ وَيَتَعَاهَدُ نَاسُكًا لَنَفْسِهِ مِنْ رَمَضَانَ لَمْ يَأْمُرْكَ وَلَا لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَا مَرَّ بِمَا مَدَّ نَاعِدُهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۵۰ وَعَنْ حُفَیصَةَ قَالَتْ أَرَبِعَ لَيَالٍ تَكُنُّ يَوْمَ عُمُرٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرَةِ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا يَكْنُزُ بِأَيَّامِ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا غَائِبٍ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۹۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَكُنْ تَمَہُ زَكَاةً وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الْمَمْرُومِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۵۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعُمَيْسِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعُمَيْسِ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعُمَيْسِ يَقُولُ اللَّهُ فِيهِمَا تَكْفِيلٌ مُسْلِمٍ إِلَّا ذَا هَاجَرِينَ يَقُولُ دَعَمُومًا حَتَّى يَصْطَلِحَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءً وَجْهًا لِلَّهِ بَعْدَ مَا أَتَى

ماشورہ کے دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے والے دنوں میں اکثر ہفتہ اور آٹھ روزہ رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں اس لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (احمد)

حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ماشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے غریب دلائے اور ہماری نگرانی بھی فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ پیارے ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ترک نہیں فرماتے تھے ماشورہ کا روزہ ذی الحجہ کے پچیس عشرہ (نودن) کے روزے اور ہر مہینہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت غنائ کی دعا بھی۔ (نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزوں سے سفر و حضر میں کہیں افطار نہ فرماتے۔ (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرماتا ہے مگر ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جو آپس میں لڑے ہوں اور ان میں آپس میں ترک ملاقات ہو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انکو موت تک کیلئے چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں ملاقات نہ کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لیے



يَوْمَهُمْ كَيْدُ عُزَافٍ كَذَلِكَ هُوَ خُذُّهُ حَتَّى مَاتَ  
هَرِيصًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَدَرَدَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ  
الْإِيمَانِ عَنْ سَكَمَةَ بْنِ كَيْسٍ)

روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت  
کو ایک کو اپنے بچپن سے مرنے تک طے کرتا ہے۔ (راحمہ اور یہ بھی ہے  
شعب الایمان میں سلمہ بن کبیس سے روایت کیا)

## روزہ کے متفرق احکام

### پہلی فصل

۱۹۴۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَخَّنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَقُلْتُ  
لَوْ كَانَ قَائِي إِذَا صَافَيْتُهُ أَكَا تَأْتِي مَا أُخْرِفْتُنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أُخْرِفَ لَنَا حَيْثُ فَقَالَ أَرَبَيْتِي فَلَقَدْ أَصْبَحَتْ  
صَائِمَةً قَاتِلًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَخَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ قَاتِ يَوْمٍ فَتَنَّتْهُ وَتَمَنَّى فَقَالَ أَصْبَحْتِ  
سَائِمَةً فِي سَعَائِمٍ وَتَمَنَّى كَفَرْتُ وَتَنَّى قَاتِ  
مَتَأَيَّمْتُكُمْ قَامِلًا لِي تَأْجِبَنِي مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى عَلَيْهِ  
الْمُتَشَوِّبَةُ قَدَا عَالِيَةِ سُلَيْمٍ قَاتِ هَلْ بَنِيهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُرِيَ أَحَدُكُمْ لِي لَعَامٍ وَهُوَ  
صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دُرِيَ  
أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ قَرْنًا كَانَ صَائِمًا فَلْيَقُلْ كَذَلِكَ  
كَانَ مُقْبِلًا فَلْيَقُلْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا تمہارے پاس کھانے کے  
یہ کچھ ہے میں نے عرض کیا نہیں کیونکہ میں روزے سے ہوں (چند دن بعد)  
پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے یہاں ہیں میرے  
گھر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھاؤ لیکن میں نے صبح روزہ  
کی حالت میں کی تھی اس کے بعد اپنے پیس کھایا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ام سلمہ کے یہاں تشریف لے گئے تو وہ آپ کی خدمت میں کھجوریں  
اور گھی لے کر حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کھجوریں کو اس کے برتن میں اور  
گھی کو اس کی مشک میں واپس رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد اپنے  
مکان کے ایک گوشہ میں فرض کے علاوہ (نفل نماز پڑھی) نماز بعد اپنے (مسلم اور  
ان کے اہل خانہ کیلئے دعائے خیر کی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کس کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ کی  
حالت میں ہو تو وہ یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک اور روایت  
میں اس طرح ہے کہ جب کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ دار  
ہو تو بلانے والے کیلئے دعا برکت کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

### دوسری فصل

۱۹۴۸ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ مَنَعَ  
مَلَكٌ جَاءَهُ قَائِلُهُ فَبَجَسَتْ عَلَى أَيْسَرِ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قیامت کے دن حضرت فاطمہ  
رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھیں



سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرًا فِي عَنْ تَيْمِيْنِهِ فَجَاءَتْ  
الْحَلِيْمَةُ بِإِيَّائِهِ فَبِئْسَ شَرَابٌ فَتَنَاوَلَتْ فَتَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ  
تَادِلُهُ أَمْرًا فِي فَتَدْبِثُ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَقَدْ أَظْهَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتَ تَقْوِينَ  
شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَصْنَعُكَ إِنْ كَانَ تَطْرَعَا  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالْهَارِثِيُّ  
وَالْبُيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ  
فَرَسٍّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا لَوْ كُنْتُ صَائِمَةً  
فَقَالَ الصَّائِمُ الْمَطْمَئِنُّ أَمِيرٌ لَعَلَّكُمْ إِنْ شَاءَ صَامَ  
كَانَ شَأْنُ أَظْهَرَ.

۱۹۶۹ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَخَرُجَتْ لَنَا  
طَعَامٌ وَاشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرِمَ مِنَّا طَعَامٌ  
يَا شَهِيْمَتَنَا فَأَكَلْنَا مِنْهُ كَانَ أَقْصَى يَوْمًا أَحْسَرَ  
مَكَانًا.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدُرِّجَتْ جَاهَةً مِنَ الْحَفَاطِ  
رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مَرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ  
فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
مُوَلَّى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ)

۱۹۸۰ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِمَا فَبَدَأَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ  
لَهَا هَلْ فَقَالَتْ إِيَّيْكَ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ مِنْهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ  
الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرَحُوا.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْهَارِثِيُّ)

### تیسری فصل

جب کہ ام ابی ہانی رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں تو  
علاء مرادیکہ برتن لائی جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی اس نے یہ برتن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے اس میں سے کچھ پیا اس کے بعد برتن جو اب  
ام ابی ہانی کو دے دیا اس میں سے انہوں نے کچھ پیا اس کے بعد کھے گئیں یا رسول اللہ میں  
نے تو انظار کر لیا ملائکہ میں تو روزہ سے تھی نبی علیہ السلام نے دریافت کیا کیا  
یہ روزہ تمنا کا تھا ام ابی ہانی نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا اگر نفل روزہ تھا تو کوئی  
مسئلہ نہیں (ابوداؤد۔ دارمی لیکن امام احمد اور صاحب ترمذی کی روایت  
کے الفاظ اس طرح ہیں ام ابی ہانی نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ سے تھی تب  
نبی علیہ السلام نے فرمایا نفل روزہ رکھنے کے لئے کو اختیار ہے چاہے روزہ  
کو مکمل کرے یا انظار کرے)

حضرت زہری جناب عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کرتے ہیں جناب عائشہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ روزہ سے  
نہیں ہمارے سامنے ہمارا پسندیدہ کھانا لایا گیا تو ہم نے اسکو کھایا اس پر جب  
حفصہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں روزہ سے تھیں  
ہمارے سامنے پسندیدہ کھانا لایا گیا اور ہم نے اسکو کھالیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا  
بعد کو اسکی تمنا کر لینا (ترمذی) اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حنفی حدیث  
کی ایک جماعت کے حوالے سے اس حدیث کو مرسل کہا ہے اور انہوں نے  
اس حدیث کے راویوں میں جناب عروہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ سند صحیح ہے  
لیکن صاحب ابوداؤد نے اس حدیث کو جناب عروہ کے آزاد کردہ غلام  
زید نے حضرت عروہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ کے حوالے سے روایت کیا ہے  
حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مرادیکہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کے لئے کھانا رکھا  
نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بھی کھانا کھاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو روزہ دار ہوں  
اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھانا رکھا  
جاتا ہے فرستے اس کے لئے نکلائے گا برکت کا کرتے رہتے ہیں۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ہلال رسول خدا

۱۹۸۱ عَنْ بَرْبَدَةَ قَالَتْ دَخَلَ يَلِدَانِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ







تلاش کرتا رہا پھر میں نے دوسرے عشرہ کا تمکاف کیا تو مجھ سے ایک فرشتہ  
نے آکر کہا کہ لیلۃ القدر تو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اب جو میری  
سنت کے اتباع میں تمکاف کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ آخری  
عشرہ میں تمکاف کرے۔ مجھے یہ رات خواب میں دکھائی گئی ہے لیکن بعد میں  
اس کا خیال میرے ذہن سے محو کر دیا گیا اور صبح کو میں نے دیکھا کہ میں گلی کوچہ  
جیسی زمین میں ٹھوس ہوں لہذا ائمہ نے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طلاق  
راتوں میں تلاش کر دی۔ راوی کہتے ہیں اس وقت بارش ہوئی تھی اور مسجد نبوی کی  
گھوڑے کے پتوں سے بنی ہوئی چھت کے ٹپکنے کی وجہ سے فرش پر کچھڑ ہوئی  
تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی اور اس  
کا اثر دیکھا تھا اور یہ اکیسویں تاریخ کی صبح تھی۔ امام مسلم کی روایت میں صرف  
عشرہ اور نمک کا ذکر ہے اور کل متن حدیث امام بخاری سے منقول ہے۔  
جناب عبداللہ بن امیس کی روایت میں یہ مذکور ہے۔

(مسلم)

حضرت زہرا بن جیش رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ابی بن کعب  
رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ آپ کے بھائی جناب عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص  
روزانہ شب بیداری کرتا ہو لیلۃ القدر کو پالے گا ابی بن کعب نے فرمایا اللہ  
ان پر رحمت فرمائے انہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کا ارادہ کیا پھر اگر  
لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رمضان میں اور اسکے بعد آخری عشرہ میں اور  
تیسویں شب کو ہے (اولیٰ حرف اسی رات کو عبادت کریں گے) پھر جناب  
ابی بن کعب نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کے ساتھ کہا کہ وہ تیسویں شب کے  
راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابی سے سوال کیا کہ آپ ایسے ابو المنذر تھے یقیناً  
سے کس طرح کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس علامت کو دیکھ کر یہ انشاء کی وجہ  
(شک دہی) جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی ہے کہ اللہ مقرر اس طرح ہوتا ہے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے  
دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا  
آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہ بند کو کس کرنا بدھ لیتے  
اور ساری رات عبادت کرتے اور گھر والے کو بچھتے۔ (مشفق علیہ)

الَّيْلَةَ ثُمَّ انْصَبْتُ الْعُسْرَةَ الْأَوَّلَةَ ثُمَّ أُتَيْتُ  
فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ  
انْعَكَتَ مَعِيَ فَكَيْفَ كُنْتَ الْعُسْرَةَ الْآخِرَةَ فَقَدْ  
أُرَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُ  
أَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ مَّيْبَعَتَيْهَا فَالْتَمَسْتُهَا  
فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْقِسْمُ فِي كُلِّ وَتْرَةٍ  
كَطَرَتِ السَّمَاءُ ذَلِكَ اللَّيْلَةَ كَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرَفِ  
فَوَكَّعَ الْمَسْجِدَ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَشْرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ  
مَيْبَعَتَيْهِمَا وَ عَشْرِينَ مَسْفَقًا عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَ  
الْفُطَيْمِ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ  
وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ وَ فِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
لَيْلَةَ ثَلَاثَ عَشْرِينَ - (رداء مسند)

۱۹۸۶ وَ عَنْ زَيْنِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنِي كَعْبٍ  
فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقْعُرُ الْحَدَّثَ  
يُعِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَحْكُلَ  
النَّاسُ أَمَّا أَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي  
الْعَشْرِ الْآخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَ عَشْرِينَ ثُمَّ خَلَّتْ  
لَا يَسْتَفِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَ عَشْرِينَ فَقُلْتُ يَا بَنِي  
كَعْبٍ قُلْ لِي ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُسْتَوْدِقِ قَالَ يَا لَعَلَّكُمْ  
أَرَادَ لَا يَبْرَأَ إِلَهِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا -

(رداء مسند)

۱۹۸۷ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا  
يَجْتَمِعُ فِي غَيْرِهِ - (رداء مسند)

۱۹۸۸ وَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا حَلَّ الْعَشْرُ شَدَّ مِزْرَةً وَ أَحْيَى لَيْلَةً وَ  
أَيَقَطَ أَهْلَهُ - (مشفق علیہ)



## دوسری فصل

۱۹۸۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
إِنْ عِدْتُ أُمَّي لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ  
قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَلَّمْتَنِي نِعْمَتَ الْعِلْمِ فَاعْفُ عَنِّي  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالسَّيْتِيُّ  
وَصَحَّحَهُ)

۱۹۹۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقِسْمُهَا يَوْمَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ  
فِي سِتِّ مِائَتَيْنِ أَوْ فِي سَبْعِ مِائَتَيْنِ أَوْ فِي ثَمَانِ مِائَتَيْنِ  
أَوْ ثَلَاثِ أَوْ أَرْبَعِ مِائَتَيْنِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۹۹۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ  
رَمَضَانَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ دَعَاءِ سُبَيْانَ وَشُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْثُوقًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ)

۱۹۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي بَابِيَةِ الْوَنُ فِيهَا وَأَنَا أَصَلِّي فِيهَا  
يَعْبُدُ اللَّهُ كَمَا فِي بَيْتِكَ أَنْزَلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ  
فَقَالَ أَنْزَلَ لَيْلَةَ ثَلَاثِ وَعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهِ كَيْفَ  
كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا أَصَلَّى  
الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ حَتَّى يَخْتَلِيَ بِصَلَاتِهِ الصُّبْحَ فَإِذَا  
مَضَى الصُّبْحُ وَجَدَ دَائِبَتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ  
عَلَيْهَا دَائِبَةً بَيَّادَةً -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیں اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عني پر ہمو۔ (احمد ابن ماجہ اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں ایک سو تیسویں یا چھی سو تیسویں یا ساٹھ سو تیسویں رات کو تلاش کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہر رمضان میں ہوتی ہے (صاحب ابوداؤد نے جناب سفیان و شعبہ سے ابواسحاق کے حوالہ سے جناب ابن عمر سے موقوف روایت کیا)

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے وہیں مصروف عبادت رہتا ہوں آپ مجھے ایک بات بتادیں تاکہ اس میں مسجد میں حاضر ہو جایا کروں تو آپ نے فرمایا تم رمضان کی تیسویں یا چھی سو تیسویں یا ساٹھ سو تیسویں رات کو مسجد میں آیا کرو۔ (ابو یوسف نے کہا میں نے جب جناب عبد اللہ کے بیٹے سے معلوم کیا کہ تمہارے والد کس طرح عمل کرتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مسجد میں آجاتے تھے اور اسکے بعد کسی ضرورت کے علاوہ مسجد سے نہیں نکلتے یہاں تک کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازہ پر پالتے اور اس

## تیسری فصل

۱۹۹۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے حجرہ سے باہر



رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأَخِيذَ لَكُمْ بَلِيَّةَ  
الْقَدَرِ فَتَلَاخِي ذُلَانٌ وَذُلَانٌ قَرُوبَتٌ وَعَلَى أَنْ يَكُونَتْ  
خَيْرًا لَكُمْ فَالْمُسْتَرَهَا فِي الثَّاسِعَةِ وَالشَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ  
(دَوَاهُ الْبَحَارِيِّ)

۱۹۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي  
كُتُبِكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ  
أَوْ قَائِمٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ  
يَقْبَلُ يَوْمَ فُطِرُوهُمْ بِأَهْلِ اللَّهِ بِهِمْ مَلَائِكَةُ فَقَالَ يَا  
مَلَائِكَةُ كَيْ مَا عَزَّادُ أَحْيِي دُلِّي عَمَلَهُ قَالُوا رَبَّنَا  
جَسَدًا لَكَ أَنْ يُدْفَى أَحَبُّهُ قَالِ مَلَائِكَةُ عِيْدِي عِ  
وَلَمَّا فِي قَضَائِهِ تَضَيُّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعْبُدُونَ  
إِلَى الدُّعَاءِ وَدُعَائِي وَجَعَلَنِي وَدُعَائِي وَدُعَائِي وَ  
الرَّحْمَةِ مَكَانِي الرَّحْمَةِ تَهْمُ قِيَمُوهَا رَجَعُوا فَقَدْ غَفِرَتْ  
لَكُمْ دَبَّاتٌ سَيَا لَكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ قِيَمُوهَا  
مَعْلُومًا لَهُمْ

(دَوَاهُ الْبَحَارِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

## بَابُ الْإِعْتِكَافِ

پہلی فصل

۱۹۹۶ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَمْكُمُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ  
اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَرْبَاعَةَ مِنْ بَعْدِهِ

(مُسْتَقْنِ عَلَيْهِ)

۱۹۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُحْرَةَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْبُحْرَةَ مَا يَكُونُ  
فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ  
يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشریف لائے تو آپ نے دو مسلمانوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھ کر فرمایا  
میں تو باہر اسلئے آیا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں اور فلاں  
کے جھگڑے کی وجہ سے اس کی شناخت اٹھالی گئی اب تمہیں جسے کر یہ بات  
تمہارے لیے بہتر ہو لہذا اب اس کو پیچھڑیوں یا ستا پیچھڑیوں اور اتھڑیوں  
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جناب جبریل علیہ السلام کے جلو میں آتے ہیں  
اور ہر اس بندے کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھے  
ہوئے اللہ کی عبادت میں ہوتا ہے اور جب بندوں کی عید یا انعام کا دن ہوتا  
ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے غم و ناز سے فرماتا ہے اے فرشتو! اس مزدور کے لیے کیا  
ہے جو اپنا کام مکمل کرتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب کریم اس کا مزدور  
مزدوری ہے جو اس کو ادا کی جائے تب رب کریم فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور  
بندوں نے اپنے آپ پر لازم عمل (فریضہ) کو پورا کر لیا اور اب وہ مجھے بکارتے  
اور دعا کرتے ہوئے عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں میرے عزت و جلال کرم اور عز  
مرتب کی قسم میں ان کی دعا قبول کر دوں گا اس وقت اشراف مآں ہے واپس ہو جاؤ  
میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارا لٹا ہوا کونسیوں میں تبدیل کر دیا ہے اس بات  
کو نقل کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹتے  
ہیں تو ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں (شعب الایمان)

## اعتکاف کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات ظاہری میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف  
کرتے تھے اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتے لگیں۔

(مُسْتَقْنِ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں بہت زیادہ سعی تھے اور رمضان میں تو خصوصاً  
کے ساتھ بہت سخاوت فرماتے تھے۔ جناب جبریل علیہ السلام کی ہر  
رات میں آپ کے پاس آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



الْعُرَّانَ قَادًا لِقِيَّةٍ جَدِيرًا كَانَ أَجْرُهُ بِالْخَيْرِ مِنَ الْبَرِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَحْرَمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُرَّانُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَحَرِّصَ عَلَيْهِ مَوَاسِمَ فِي الْعَامِ الْكَافِي قِيَصٌ وَكَانَ يَحْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الْكَافِي قِيَصٌ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْتَكَفَ أَذَى لِقَى رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۰۰ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْعِبَادَةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ قَادِرٌ بِبَدْرِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۲۰۰۱ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَحْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُتَقْبِلُ أَعْتَكَفَ عَشْرِينَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي بَرٍّ تَعْبِ)

۲۰۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى أَنْ يَحْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مَعْتَكِفِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرَمُ الْبَيْتَ وَهُوَ مَعْتَكِفٌ قِيَمًا كَمَا هُوَ ذَكَرَ يَحْتَكِفُ يَسْأَلُ عَنْهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جناب جبریل کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ جب بھی جبریل علیہ السلام نبی علیہ السلام کی خدمت میں آتے تو آپ کی سخاوت کو چٹتی ہوئی ستر ہوا م حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن کریم پڑھا جاتا تھا لیکن جس سال آپ رفیق اعلیٰ سے ملے تو اس سال قرآن کریم کا دور دوم تب ہوا کہ آپ ہر سال (رمضان میں) دو دن اعتکاف فرماتے لیکن اس سال میں دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں بالوں میں گنگھی کرتی اور آپ انسانی حاجت کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے ایامِ ہجرت میں یہ نذرمانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے لیکن ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا تو دوسرے سال بیس دن تک اعتکاف فرمایا (ترمذی)۔ ابو داؤد۔ لیکن یہی حدیث ابن ماجہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف شروع کرنے والے ہوتے تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے تھے۔

(ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں مریض کی عیادت چلتے چلتے فرماتے اور ٹھہر کر عیادت نہ کرتے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)



۲۰۰۳ وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُحْتَكِكِينَ أَنْ لَا يَمُودُوا مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَا جَنَازَةً وَلَا يَمَسُّ الْمَرْأَةَ وَلَا يَبَايَعُهَا وَلَا يَحْتَضِرُ لِحَاظَةِ الْإِلِيمَةِ لَا بَدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا لَا يَصُومُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ -  
(رواہ ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں سفت طریقہ یہ ہے کہ متکلف کسی مریض کی عیادت نہ کرے نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے جائے نہ بیوی کے ساتھ محامضت کرے نہ اس کے ساتھ ملاست کرے نہ تھناتے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لیے نکلے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور نہ جامع مسجد کے علاوہ (کسی دوسری مسجد میں)۔ (البراد)

### تیسری فصل

۲۰۰۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ إِذَا اشْتَكَتَ طَرِحَ لَهُ فِرَاشَهُ أَوْ يُدْرِمُهُ سَبِيْرُهُ وَرَأَى اسْطُوانَةَ التَّزْيِيْنَةِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ کے لیے (سجین) بستر بچھایا جاتا یا اسطوانہ تزیین کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی تھی۔

(ابن ماجہ)

(رواہ ابن ماجہ)  
۲۰۰۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الْمُحْتَكِكِينَ وَهُوَ يَتَكَبَّرُ الدُّنُوبَ وَيُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَاوِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا -  
(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تقيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متکلف جب اعتکاف کرتا ہے تو وہ گناہوں کو اس طرح بند کر دیتا ہے جس طرح نیکو کار کہ اس کی نیکیاں ہی جاری ہوتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

## قرآن مجید کے فضائل

## کتاب فضائل القرآن

### پہلی فصل

۲۰۰۷ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ -  
(رواہ البخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ (بخاری)

۲۰۰۸ وَعَنْ عُثْبَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّعَّةِ فَقَالَ أَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلُّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ الْعَقِيْقَةِ قِيَّامِي يَتَأَمَّنُ كَوْمًا دِينَ فِي غَيْرِ شَيْءٍ وَلَا قَطْعٍ حَتَّى يَخْرُجَ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ مُطْمَئِنًّا لِحُبِّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُوَ نَحْنُ نَحْمَدُ اللَّهَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُحْمَدُ أَوْ يَشْدُو أَيْتِيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ حَتَّى يَلْقَى قَوْمًا مِنْ دَوْلِكَ حَتَّى يَلْقَى

حضرت عتبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے باہر تشریف لائے اور ہم لوگ صغرہ پر بیٹھے تھے اسوقت کہنے فرمایا تم میں سے کون بڑے کو بان والی اونٹنیوں پر جو بغیر رشتہ داری کو توڑے اور بڑھتی کے حاصل کی گئی ہوں ان پر راوی عقیق یا بطحان روزانہ جانا چاہتا ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ہی اسکی خواہش رکھتے ہیں اس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی مسجد جا کر قرآن کی روایتوں کی تلاوت کرتا ہے یا وہ آیتیں کسی کو سکھاتا ہے تو یہ دو اونٹنیوں کو صدمہ کرنے سے



مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٍ حَتَّىٰ لَا مِنْ أَرْبَعٍ وَصَوْرٌ أَعْدُوهُنَّ مِنْ  
الْإِبِلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهُنَّ أَحَدُهُمَا كَلِمَةٌ أَرْبَعٌ إِلَى آخِرِهِمْ أَنْ  
يُحْيُوا فِيهِ ثَلَاثَ خَلْقَاتٍ عِظَامُ رِجْلَيْهِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ  
فَكُلُّهُنَّ آيَاتٌ يَقْدَرُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ حَتَّىٰ لَا  
مِنْ ثَلَاثٍ خَلْقَاتٍ عِظَامُ رِجْلَيْهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الشَّقِيقِ الْكَوْكَبُ  
الْبَرِّقُ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَشْعُرُهُ فَيَدُورُ وَهُوَ  
عَلَيْهِ حَتَّىٰ تَلَهُ آجُرَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَدٍ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ  
الْقُدْرَانِ فَهُوَ يَقْرَأُ بِهِمْ إِنَّهُ الشَّيْلُ وَإِنَّهُ الْبَهَائِرُ وَ  
رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَلَأَ كَهْرَبُفَيْنِ مِنْهُ إِنَّهُ الشَّيْلُ وَإِنَّهُ  
الْبَهَائِرُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ  
الْأَشْجَرِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ  
الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الشَّجَرِ لَا رِيحَ لَهُ وَلَا  
طَعْمَ لَهُ خُلِدَ مَثَلُ الْمُتَفَنِّ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ  
كَمَثَلِ الْخَطْلُو لَيْسَ لَهُ رِيحٌ وَلَا طَعْمٌ مُسَدَّدٌ  
مَثَلُ الْمُتَفَنِّ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانِ  
رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُسَدَّدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ  
الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأَوْجَةِ  
وَالْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ  
كَالْشَّجَرِ -

بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے  
بہتر ہیں اسی طرح زیادہ آیتوں کی تلاوت زیادہ اونٹنیوں کے مقدمہ سے بہتر  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب گھر  
میں داخل ہو تو اس کے یہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ہوں صحابہ نے  
عرض کیا بیشک! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین بٹوں کی  
ملکت تازی بن تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تریں اور صحیح طریقہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا  
مستزاد بزرگ فرشتوں کے ساتھ چوگا لیکن جو قرآن کریم کو وقت کے ساتھ  
کر پڑھتا ہے اس کے لیے دو ہزار ثواب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں سے غلبہ حسد کرنا جائز ہے (۱) جس کو اللہ نے  
قرآن کی تلاوت کا شرف عطا فرمایا اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہے  
(۲) جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو شب و روز خرچ  
کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس  
سنگترہ کی سی ہے جو عمدہ خوشبودار کھاتا ہے اور کھانے میں فرحت بخش ہے۔  
اور قرآن کریم کی تلاوت نہ کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے جس میں  
خوشبو تو نہیں لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن  
نہیں پڑھتا اندرائش کی سی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزے میں کمزور ہے  
اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے جس  
کی خوشبو تو عمدہ لیکن ذائقہ کمزور ہے (متفق علیہ) لیکن ایک اور روایت  
کے مطابق وہ مسلمان جو تلاوت قرآن کرتا ہے وہ سنگترہ کی طرح ہے جو  
خوشبودار ذائقہ میں اچھا ہوتا ہے اور وہ مسلمان جو تلاوت نہیں کرتا  
لیکن قرآن پر عمل کرتا ہے کھجوروں کی مانند ہے،



۲۰۱۳ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى اللَّهَ يَرَفَعُ رِيحًا أَلَا تَكُنْ كِتَابَ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْحَدِيثَ -

(مدادہ مشیط)

۲۰۱۴ وَكَانَ ابْنُ سَوَّيْدٍ الْخُدَّارِيُّ أَنَّ أَسِيدَ بَنَ حَضْرَتِهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُقْرَأُ مِنَ الذِّكْرِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَكَرَسُهُ مَرْفُوعَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَاءَتْ النَّفْسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ نَفْسًا فَجَاءَتْ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ كَرَأَ جَاءَتْ النَّفْسُ فَانصَرَّتْ وَكَانَتْ ابْنُهُ يَحْسِبُ قَرِيبًا مِنْهَا فَاطْلَقَ أَنْ تُوسِيَهُ دَلِيلًا أَخْرَجَهُ رَفَعَهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِنْهُ الظُّلُومُ فِيهَا أَمَّا كَانِ الْمَصَابِيحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حَضْرَتِهِ قَرَأَ ابْنُ حَضْرَتِهِ قَالَ فَاسْتَفْقَتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى نَفْسًا يَحْسِبُ وَكَانَ مِنْهَا أَخْرَجَ يَأْتِيهِ فَانصَرَفَتْ وَرَفَعَتْ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِنْهُ الظُّلُومُ فِيهَا أَمَّا كَانِ الْمَصَابِيحُ فَخَرَجَتْ عَلَى نَدَائِهَا قَالَتْ وَتَدْرِي مَا قَالَتْ قَالَتْ لَكَ أَنْ يَكُنَّ الْمَسَافِكَةُ دَنَتْ بِصُورِكَ وَكَوْنُ قَرَأَتْ لَأَصْبَحَتْ يَنْفُذُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَدُنْ تَوَارِيهِمْ مَتَّقْنِ عَلَيْهِ دَالِقُ لَيْلِي فِي مَشِيءٍ خَرَجَتْ فِي الْجَوَابِ كَانَ فَخَرَجَتْ عَلَى صِيْفَةٍ السَّمَكِيَّةِ -

۲۰۱۵ وَكَانَ الْبَرَاءُ قَالًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَافُرِينَ دَلَالِي حَبَابِهِمْ حَصَانًا مَرْفُوعًا كَقَطْعَتَيْنِ فَخَشَنَهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَتْ حَرَسُهُ يَنْفُذُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ابْنُ الدِّيَّانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَأَ ذَلِكَ كَرَأَ فَقَالَ ذَلِكَ الشَّيْءُ تَكَلَّمَ بِالنَّفْسِ -

(متفق علیہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کتاب ہدایت قرآن کریم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے اور بعض اقوام اس پر عدم تعمیل کی وجہ سے زوال پذیر ہوتی ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب اسید بن حضیر ایک رات سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے گھوڑا اسانے بندھا ہوا تھا اس نے کونٹا شروع کر دیا جب جناب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا بھی کرک گیا جناب اسید نے دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر کونٹا لگا جب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا پھر کرک گیا اس طرح چند مرتبہ ہوا۔ جناب اسید کا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا اس لیے انہیں خیال ہوا کہیں یہ گھوڑا اپنے پردہ گر جائے جس سے بچنے کو تکلیف ہو۔ اسی دوران حضرت اسید نے اپنا منہ آسمان کی جانب کیا تو دیکھا آسمان پر نورانی بادل چھائے ہوئے ہیں اور اس میں چراغ چمک رہے ہیں۔ صبح کو جناب اسید نے اگر سارا واقعہ سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو اپنے فرمایا اسے ابن حضیر تم پرستے رہتے اسے ابن حضیر تم پرستے رہتے جناب اسید نے کہا مجھے یہ خبر ہوا کہیں گھوڑا میرے بچے کو زبردست لڑا لے کیونکہ میرا بچہ بھی گھوڑے کے قریب تھا لہذا میں نے اس کو سر کا کر اپنے قریب کیا اور آسمان کی جانب نظر کی تو نورانی بادل دیکھے جس میں س طرح روشنی تھی جیسے چراغ جل رہے ہیں جب میں وہاں سے ہٹا تو وہ مجھے نظر نہ آئے۔ یہ سب کونہی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ یہ سب کیا تھا۔ جناب اسید نے عرض کیا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کیلئے آئے تھے اگر تم پرستے رہتے تو صبح تک فرشتے حاضر رہتے اور لوگ انہیں دیکھتے اور وہ حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک صحابی سورہ کاف کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے ایک جانب دو سیون میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ آسمان سے بادل اترے اور گھوڑے کے قریب ہو رہے یہاں تک کہ اس کو ڈھانپ لیا۔ صبح کو ان صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا سنایا تو اپنے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

(متفق علیہ)



۲۰۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ أُنْجِيَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي قَالَ اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا كُنْتُمْ قَالُوا لَا أَعْلَمُكُمْ أَكْثَرُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَأْخُذَ بِرَبِيضٍ قَدْ نَمَتْ أَرَدْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا أَعْلَمُكُمْ أَكْثَرُ سُورَةٍ مِنْ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْعُرْوانُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُ بِهِ

(رداء البخاری)

۲۰۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ مَقَابِرَ الشَّيْطَانِ يَنْزِلُ مِنْ بَيْتِ الْبَيْتِ الَّذِي يُعْقَدُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

(رداء مسلم)

۲۰۱۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدُ الْعُرْوانِ ثَلَاثَةٌ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَوْفِعًا يَلْمَعُ بِرَأْسِهِ دُرٌّ أَزْهَرُ مِنْ قَبْعَةِ دُرٍّ وَسُورَةُ آلِ عِمْرَانَ قَالَهُمَا تَابِيكَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالْهَمَاءِ عَمَّا مَتَانِ أَوْ عَمَّا مَتَانِ أَوْ ذَرَقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ مُخَافَتَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا أَقْدَرُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قُرْآنَ أَحَدٍ هَازِلَةٍ وَتُرْكُهَا حَصْرَةٌ وَلَا يَسْتَوِيهِمَا الْبَطْلَانَةُ

(رداء مسلم)

۲۰۱۹ وَعَنْ الثَّوَالِبِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَاهِيَةُ الْيَمِينِ كَالْهَمَاءِ يَحْمِلُونَ بِهِ تَعْدُمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْإِمْرَانَ كَالْهَمَاءِ عَمَّا مَتَانِ أَوْ ذَرَقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرٌّ أَوْ كَالْهَمَاءِ ذَرَقَانِ مِنْ

حضرت ابو سعید بن علی روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا بعد میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں معذور تھا اس لیے حاضر نہ ہوا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے اللہ اور اس کے رسول کے بلانے کو سنو اور جب وہ بلائیں تو حاضر ہو جاؤ اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی اس عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں جو مسجد سے نکلنے سے پہلے پڑھی جائے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلے گا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس عظیم سورت کی تعلیم دینے کی بابت فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر سورہ الحمد اللہ رب العالمین ہے اس قرآن کی سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے حاضر فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرہ سنانہ بناؤ اور جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا اور تمہاری موتیں ہونی دو سو تیس ہوں گی۔ پرنندوں کی مانند دو صف بستہ ہو جائیں گے پڑھنے والوں کے لیے جگہ کریں گی۔ آپ نے فرمایا سورۃ بقرہ کی تلاوت کرو اس کی تلاوت میں برکت ہے اور اس کے ترک میں ناامیدی ہے اور باطن پرست اس پر عمل کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں کو اس پر سورۃ بقرہ آل عمران اس کے کھینچتی ہوں گی اور وہ سریش یا سیاہ بادل کی شکل میں ہوں گی۔ اور ان میں چمک دیک ہوگی یا وہ صف بستہ پرنندوں کی طرح ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں

اس کی تلاوت کی طاقت ہے کہ سورۃ بقرہ کی تلاوت کرنے والوں کو اس پر







إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْخُصُ  
تِلْكَ مَذَابِ أُنْكَ تَزْعُمُ لَا تَعْمُرُهُ بَقَرَتُهُمْ قَالِ  
دَعْنِي أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْقُلُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا  
أَدَيْتَ إِلَى وَدَائِكَ قَدْ أَقَامَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا  
إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ عَلَى تَحْفِيزِ آيَةِ قَوْلِكَ  
لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَمُرُّكَ شَيْطَانٌ  
عَلَى نَفْسِهِ تَحْلِيْتُ سَبِيلَهُ قَامَ بِحُكْمِ قَالِ يٰ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهْلَ آسِرَتِكَ  
فَدَيْتَ رَقَبَةً أَتَى بِعَتَمِي كَلِمَاتٍ يَنْقُلُنِي اللَّهُ بِهَا  
قَالِ أَمَّا إِتْمَانُكَ فَكَ وَكَ وَكَ وَكَ تَعْلَمُ مَنْ  
مُخَاطَبُ مَنْ ذَلِكَ لَيْلٍ خَلْتُ لَكَ قَالِ ذَاكَ  
شَيْطَانٌ -

(رواه البخاري)

٢٠٣٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيَّحَا جِبْرِائِيلُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سِوَهُ لَقِيَهُمَا مِنْ فَوْقِهِ فَدَقَّعَ رَأْسَهُ  
فَقَالَ هَذَا رَأْسُكَ مِنَ السَّمَاءِ فَنَزَعَ الْيَدِمَ كَمَا  
يُقَنَعُ قَطْرًا الْيَوْمَ فَزَلَّ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا  
مَلَكٌ نَزَلَ بِي الْأَمْرَ كَمَا يَنْزِلُ قَطْرًا الْيَوْمَ  
فَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْتُكَ بِمَنْ أَقْبَرُ مِنْهُمَا لَمْ يَرَهُمَا  
بَنِي إِسْرَءِيلَ فَأَرَادَهُ أَنْ يَكْتَابَ دُخَانِيَهُمْ سُدْرَةً  
الْبَقَرَةِ لَنْ تَعْرِىَ يَحْدِي مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ.

(رواه مسند)

۲۰۲۲ وَعَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ  
قَدْ رُفِعَتْ فِي تِلْكَ لَفْظًا.

(مفتی محمد شفیع علیہ رحمۃ اللہ)

٢٠٢٧ وَكَانَ أَبِي النَّدْوَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَوَّاهُ وَكَرِهَ آيَاتِ اللَّهِ أَذَلُّ مَوْقِفٍ

اور کہا کہ آج تو غزوہ نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وہ مدد کرتا ہے کہ نہیں اؤں گا پھر آجاتا ہے یہ تیسری مرتبہ ہے جو تو نے غلط بیانی کی ہے تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں اسے کلمات سکھانوں گا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے گا۔ جب تم رات کو لیستر پر جاؤ تو آیت اکر منی اللہ لا الہ الا ہوا الحی القیوم سے آخر آیت تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ایک محافظ مل جائے گا اور صبح تک تم پر شیطان کا غلبہ نہ ہوگا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے رات کی کیفیت دریافت کی تو میں نے کہا کہ اس نے مجھے چند کلمات قرآن کے بارے میں بتائے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ دے گا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا بات تمہاری سچ کہی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا جس سے تین رات تمہیں واسطہ رہا ہے میں نے کہا نہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

وہ شیطانِ حقار (ہستکاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب جبریل موجود تھے اس وقت جناب جبریل نے ایک آواز سن کر آسمان کی جانب توجہ کر کے کہا کہ یہ آسمان اس نطق کہنے کی آواز تھی جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس آواز سے ایک فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترتا تھا۔ اس فرشتے نے بائگاہ نبوی میں اکر سلام عرض کیا کہ کچھ دو نوروں کی بشارت ہو جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا آخری رکوع مابین دونوں میں سے ایک حرف بھی پڑھا جائے تو اس کا ثواب ملے گا یا دعا کو قبول کیا جائے گا۔

(مسلم)  
حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے تو وہ دونوں آیتیں اس کو کفایت کرتی ہیں۔

(مستحق عقاب)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات،



الْكَمِينِ عَصَمَ مِنَ الدَّجَالِ - (رواه مسلم)

٢٠٢٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَيْمُونُ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَتِهِ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ  
فَالْوَأْدُ كَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ  
أَحَدٌ تَعْبُدُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ)

٢٠٢٩ وَكَانَ عَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَفَرَّقُ رَجُلًا عَلَى سَرِيرَةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِرِصَالِهِمْ  
فِي مُكَلِّمِهِمْ فَيَنْصَحُهُمْ بِقَوْلِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا  
ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ  
لَا بِي مَعِيَ لَكُنْتُ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ لَا نَحْنُ  
عِشَّةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا لَمُيْتٌ أَنْ أَقْدَمَهَا فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ  
يُحْيِيهِ -

(مستحق علیہ)

٢٠٢٤ وَعَنْ أَبِي قَالٍ إِنَّ نَجِيلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حُبَّكَ  
إِنِّي أَدْخُلُكَ الْجَنَّةَ

(رواه الترمذي وروى البخاري عنه)

٢٢٨- وَكَفَىٰ عُقُوبَةَ بَيْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ يَا أَثَرُ لَيْتَ النَّبِيَّةَ لَمْ  
يُرْمَلْنَهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى  
أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ -

رواه الشيخان

٢٠٢٩ - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاطِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَسَمَةً  
كَتَبَهُ ثُمَّ لَفَّ بِهَا قَرَأَ فِيهَا مَا قُلَ مَرَّاتٍ  
أَحَدًا وَقُلَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَقُلَ أَعُوذُ بِكَ  
مِنَ النَّارِ ثُمَّ لَفَّ بِهَا مَا اسْتَعْلَمَهُ مِنْ جَسَدٍ

یاد کر کے تلاوت کیسے وہ فقرہ جمال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

حضرت ابراہیم الدرداء ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا یا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ..... الہ رات میں تمہاری قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک رات میں ثلث قرآن پڑھے تو رسول خدا نے فرمایا سورہ اخلاص کی تلاوت محمدؐ قرآن کے برابر ہے۔ مسلم اور صاحب بخاری نے حضرت ابو سعیدؓ روایت کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریرہ چھوئے (الشکر) کا امیر بنا کر بھیجا یہ صاحب نماز میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے اور قرأت میں سورہ اخلاص پڑھتے جب یہ لشکر واپس ہوا تو لشکریوں نے اگر نبی علیہ السلام سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے جب ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا اس سورت میں رحمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور مجھے اس کی تلاوت مرغوب ہے۔ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو محبوب رکھتا ہے۔

(استغفر الله)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورۃ قل ہو اللہ احد کو مجربہ کھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تیری یہ محبت ہی تجھ کو جنت میں داخل فرمائے گی (ترغری لیکن امام بخاری نے اس کا منقول روایت کیا ہے) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات جو آیتیں نازل ہوئیں ان جیسی آیتیں ہرگز نہیں دیکھی گئیں اور وہ آیتیں سورۃ فتح اور ناس کی ہیں۔

(2)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو سورۃ اخلاص پڑھتے اور سورۃ ناس پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ جاتا تھا پھیرتے سہتے اور ہاتھ سر کی جانب سے چہرہ تک لاتے پھر جسم کے اس حصہ تک پھیرتے



يَبْدَأُ بِهَا عَلَى رَأْسِهِ وَذَوْبِهِ وَمَا أَتَيْتَ مِنْ حَسْبٍ  
يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُتَعَلِّقٌ عَلَيْهِ وَسَكَنٌ كَسَدٌ  
حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ لَنَا أُسْرَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْيَوْمِ لَمْ يَأْتِ بِمَا اللَّهُ  
تَعَالَى -

جہاں تک باتھ جاتا اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے (متفق علیہ اور ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کو انشاء اللہ باب المعراج میں ذکر  
کریں گے)۔

### دوسری فصل

۲۰۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةٌ تَعَمَّتْ الْعَرْشَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
الْقُرْآنُ يُجَاهِدُ الْوَسْوَةَ لَهُ ظُهُورُ بَطْنٍ وَالْأَمَانَةُ وَاللَّحْمُ  
تُنَادِي الْأَمَنُ وَمَسْلُوبٌ وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي  
قَطَعَهُ اللَّهُ -

(رواہ فی شرح التقری)

۲۰۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِمَنْ لَبِثَ الْقُرْآنَ أَخْذًا  
وَارْتِثًا وَرَزَقًا كَمَا كُنْتَ تُدْعَى فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مِنْ ذَلِكَ  
عِشْرَةَ أَلْفٍ أَيْ تَقَرُّهَا -

(رواہ أحمد والترمذی وداؤد والنسائی)

۲۰۳۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ الْبُذَى لَيْسَ فِي حَوْضٍ شَيْءٌ كَمِثْرِ  
الْقُرْآنِ كَالْيَمِينِ الْغَرِيبِ -

(رواہ الترمذی ودارقطنی وقال الترمذی في هذا  
حديث صحيح)

۲۰۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَقَلَهُ  
الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَنْ لَبِثَ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ  
السَّائِغِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ فَضْلُ  
اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ -

(رواہ الترمذی والدارقطنی والبيهقي في شعب الایمان)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو قیامت کے دن عرش  
کے نیچے ہوں گی قرآن کریم جو اپنی وجہ سے بندوں سے محبت کریگا اور قرآن  
کی ظاہری اور باطنی حیثیات ہیں۔ دوسری امانت اُمیرِ مومنین کی امانت  
نہا کرے گی جس نے مجھے ملایا (پہچانا) تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور  
جس نے مجھے قطع کیا (امانت زدہ) اللہ تعالیٰ اسکو قطع کرے (شرح السنہ)  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن کریم کی  
تلاوت کرو اور اس طرح عشرہ عشرہ کر تریں گے ساتھ جس طرح تو دنیا میں  
پڑھتا تھا اور تیری منزل وہ ہوگی جہاں تک کہ تو آخری آیت تلاوت  
کرے۔ (احمد ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں قرآن برابر بھی قرآن نہیں ہو  
دول اور ایران گھر کی مانند ہے۔  
(دارقطنی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو میری  
یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے تلاوت قرآن نے باز رکھا تو میں اس  
کو اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جتنا کہ سوال کرنے والے کو عطا کرتا  
ہوں اور کلام الہی کی بزرگی بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ رب کائنات  
تمام مخلوق سے افضل ہے (دارقطنی بحوالہ شعب الایمان صاحب ترمذی)



وَقَالَ الَّذِينَ يَتْلُونَ هَذَا آيَاتِ حَسَنٍ خَيْرٌ مِنْ

۲۰۳۳ وَكُنْ آمِينَ مَعَهُ قَالُوا قَالَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ

حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا تَمْلِكُ الشَّيْءُ

حَرْفَ آيَةٍ حَرْفٌ وَلَا مِثْرٌ حَرْفٌ وَمِثْرٌ حَرْفٌ -

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَانًا -

۲۰۳۵ وَكُنْ الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ قَالَتْ مَرْثُ فِي

الْمَسِيحِ قَالُوا النَّاسُ يَتَوَصَّوْنَ فِي الْكَلَامِ بِحَدِّكَ

عَلَى عَيْنٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَوْقَدْ تَهْلِكُهَا قُلْتُ لَعَنَ

قَالَ إِلَى يَوْمِئِذٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ

أَلَا تَهْلِكُهَا سَكُونٌ وَفِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ

اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأٌ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبْرٌ مَا

بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ هَذَا الْقِسْمُ لِعَيْنٍ بِالْمَعْنَى

مَنْ تَرَكْتُمْ مِنْ جَبَلٍ قَصَصَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَهْتَمَّ

الْمُهَذَّبُ فِي غَيْرِهِ أَحْلَاهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ

الْمُتَمَيِّزُ وَهُوَ الْيَدُ الْوَحِيدَةُ وَهُوَ الْقِسْمُ الْكَلِمَةُ

هَذَا لَيْسَ بِمَنْ لَا تَزِيدُ فِيهِ إِلَّا هَرَاءٌ وَلَا تَنْقُصُ فِيهِ

إِلَّا لَيْسَةٌ وَلَا يَنْجِبُهُ مِنْهُ الْعِلْمُ وَلَا يُجَنِّبُهُ

عَنْ كَثْرَةِ التَّحْقِيقِ وَلَا يَنْقُصُهُ عَجَبُ شَيْءٍ هُوَ الَّذِي فِي

لَهُ تَمَتُّعٌ الْيَوْمَ إِذْ يَجْعَلُهُ حَتَّى قَالُوا لَا سَبَاطَ

سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى التَّوْحِيدِ قَالُوا

بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ مَدَنِيٌّ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أَحْمَدُ

مَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلٌ وَمَنْ هَمَّ بِهِ هُدًى إِلَى

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ -

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

إِسْنَانٌ مَبْنُوعٌ فِي الْحَارِثِ مَقَالٌ -

۲۰۳۶ وَكُنْ مُعَاذُ وَالْمُعَاذُ قَالَتْ قَالَتْ رُسُلُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِلَ بِهِمَا

نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور غریب ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے لیے

ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ ایک

حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (دارمی)

اور صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ سند اعتبار سے یہ حدیث حسن صحیح

اور غریب ہے

حضرت عمارت احمدر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں مسجد کی طرف سے

گزارا تو دیکھا کہ لوگ مسجد میں بیٹھا ہوا تو میں مشتعل ہو گیا میں نے جا کر یہ معاملہ

حضرت علی کے سامنے رکھا تو اپنے فرمایا کیا لوگ ایسا کر رہے تھے میں نے

کہا بیشک تو خواب میں نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ ایسا فقیر

واقع ہو گا اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تھا یا رسول اللہ اس

علاصی کس طرح ممکن ہے تو اپنے فرمایا قرآن مجید کہ اس میں تمہارے پھول

کی خبریں اور مستقبل کی اطلاعات اور اس میں وہ احکام ہیں جو تمہارا دریاں

مروج ہیں اور یہی قرآن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اس میں کوئی

برائی بات نہیں جس شکرت نے اس قرآن کو چھوڑا اس کو اللہ ہلاک کرے اور جس نے

اس کے علاوہ کسی سے ہدایت طلب کی اللہ اس کو گمراہ کرے گا۔ وہ اللہ کی

مضبوطی ہی ہے وہ ذکر حکیم اور سیدھا راستہ ہے وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ

خواہشات باطل کی طرف منتقل نہیں ہوتیں اس سے زبانیں ملتفت نہیں

ہوتیں اور اس سے علماء سیر ہوئے اسکی بار بار تلاوت سے ذائقہ پراں

نہیں ہوتا اور اسکے عجائبات کم نہیں ہوتے قرآن ایسی کتاب ہے کہ جب جنوں

نے سکون تو وہ بھی اسکے سامنے نہ ٹھہر سکے اور عیاختہ کہہ اٹھے ہم نے

عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں

اسکے مطابق کہا اس نے درست کہا اور جتنے اس پر عمل کیا وہ اجر و ثواب

پائے گا اور جتنے اسکے مطابق فیصلہ دیا اسے انصاف کیا اور جس اس کی

طرف بلایا وہ سیدھے راستے کی طرف متوجہ کیا گیا (دارمی صاحب ترمذی نے

فرمایا کہ اس حدیث کی سندیں مبہول ہیں اور راوی عمارت کا حال محل نظر ہے)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کیا







جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا، تو وہ اس کے پیٹ میں اس تھیل کی مانند ہے جو خشک کی تھیلی پر چڑھی ہوئی ہے (ترمذی نسائی ابن ماجہ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ حم مومن سے الیا نصیحت نکالے اور آجہا مکرسی کی صبح تلاوت کرے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

رداری لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث

غریب ہے۔

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل قرآن مجید کو لکھا اور اس میں سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا اگر کسی مکان میں تین رات ان آیتوں کی تلاوت کی جائے تو اس مکان کے قریب شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔

رداری لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب

بتایا ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کاف کی ابتدائی تین آیتوں کی تلاوت کی وہ فتنہ و جال سے محفوظ رہ جائے گا۔

جامع ترمذی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے لیکن قرآن کریم کا دل سورہ یسین ہے اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو دس غریب قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا اجر ملتا ہے۔

رداری لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو

غریب کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل سورہ یسین اور لڑائی کی تلاوت فرمائی جبکہ ملائکہ نے ان سورتوں کو سنا کر کہنے لگے خوشخبری ہے اس قوم کے لیے جس پر یہ نازل ہوا گی اور

تَعْلَمُ قَدْ وَفَوْفِي جَوْذِي بِكَ مَكْنِي جَدَابِ الْكَلْبِي عَلَى  
مَسْلِكِ - (رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

۲۰۳۱-۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمْدَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعِينِ دَايَةً الْكَرْبِي وَجَنِّ يُمْنِي حَفِظَ بِهِنَّ مَعْنِي يُمْنِي وَصَنَفَ كَرَمَ بِهِنَّ مَعْنِي يُمْنِي حَفِظَ بِهِنَّ مَعْنِي يُمْنِي -

(رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ) وَكَانَ التَّوْمِينِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۰۳۲-۳۶ وَعَنِ الثَّعَالِبِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَا لَيْلَى عَامِرًا نَزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ حَفِظَ بِهِنَّ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا تُفَارِقُ فِي دَارٍ تِلْكَ كِتَابِي فَيَقْرَأُهَا الْقَائِلُونَ -

(رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ) وَكَانَ التَّوْمِينِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۰۳۳-۳۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ تِلْكَ آيَاتِ مِنْ آدِلِ الْكَرْبِيِّ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ السَّجَالِ -

(رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۰۳۴-۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَى قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسَّ دَمْنٌ قَدْ آتَى كَتَبَ اللَّهُ يَقْرَأُهَا قِرَاءَةً الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ -

(رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ) وَكَانَ التَّوْمِينِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۰۳۵-۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَأَ طَهُ وَبَسَّ

قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَا لَيْلَى عَامِرًا كَلَّمَ تِيَمْنَتِ الْمَلَائِكَةِ الْقُرْآنَ قَالَتْ تَلَوْنِي لَا مَكْفِي



مبارک ہیں وہ حکم جو اس کو اٹھائیں گے اور خوش قسمت ہیں وہ زبانیں جن پر یہ باری ہوں گی۔

(دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ حم الدخان پڑھ کر صبح کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

راجح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ ترمذی نے ضعیف الحدیث ہے اللہ امام بخاری نے فسر مایا یہ شخص منکر حدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نے بعد کی شب سورہ حم السجدہ کی تلاوت کی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریبہ کیونکہ ہشام ابو المقدام داؤدی ضعیف ہے۔

حضرت عباس بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے سبحات کی تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے ان میں سے ایک اس آیت ہزار ایک سال سے بہتر ہے۔

راوند اؤدہ - دارمی بخاری مالک بن سعد ابن مسعود لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں اس سورت نے ایک شخص کی شقاوت کی تو اس کی بخشش ہو گئی وہ سورہ تبارک الہی ہے۔

راوند ترمذی - ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک قبر پر پھرنے کو مجھے غیر نصب کیا تو وہاں سے ایک صاحب کی آواز آنی کہ سورہ تبارک الہی کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورت پڑھی یہ سورت سن کر خیر لگانے والے صحابی نے اگر مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا

يُنْزِلُ هَذِهِ عَلَيْهَا وَطُوبَى لِمَنْ جَوَّابٌ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوبَى لِمَنْ لَا يَسْتَعِزُّ بِمَنْزِلَةِ هَذِهِ

(رواہ الدارمی)

۲۰۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرَأَى حَمْدَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَعِزُّ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّتٌ غَرِيبَةٌ وَعَنْهُ بَنُ أَبِي خَشْعَمٍ التَّزَارِيُّ يُضَعِّفُ وَقَالَ مُعَمَّلُهُ يُعَيِّنُ الْبَخَارِيُّ هُوَ مُسْنَدُ الْحَدِيثِ

۲۰۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرَأَى حَمْدَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَعِزُّ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

۲۰۴۸ وَعَنْ الْعِرْبَانِيِّ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسْتَحَاتِّ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ يَقُولُ إِنَّ فِيهِمْ آيَةً خَيْرٌ مِنَ آيَةِ

(رواہ الترمذی) وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التَّزَارِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۰۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُوْرَةَ فِي الْقُرْآنِ تُلْكُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي سَيِّدُ الْمَلِكِ (رواہ أحمد والترمذی وأبو داود والنسائي وابن ماجه)

۲۰۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ بِبَعْضِ كُتَّابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّابًا عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَجِيبُ آتَةً قَبْرًا فَإِذَا نَسِيَ الْقَبْرَ سَوَّرَهُ تَبَارَكَ الَّذِي سَيِّدُ الْمَلِكِ حَتَّى خَفَّهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى



یہ سورت اللہ کے مذاہب کو رہنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے۔

اللَّهُ مُخَلِّصٌ وَسَلَامٌ هِيَ الْمَائِدَةُ الْمُنَجِّيةُ مُنَجِّيةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ -

(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ عَوْنِ

۲۰۵۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَيْسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۳۵  
كَانَ لَا يَتَامَحُ حَتَّى يَقْرَأَ آتَةَ الْبُرْجِ وَتَبَارَكَ الَّذِي يَسِيرُ وَالْمَلَكُ -

(رواہ أحمد والترمذی والدارقونی) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ صَحِيحِهِ وَكَذَلِكَ فِي شَرْحِ التَّنْزِيلِ فِي الْمَصَابِيحِ عَوْنِ

۲۰۵۲ وَعَنْ أَبِي عُبَيْسٍ وَآلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ۳۶  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَتْ تَعْوِيلُ يَصِفُ الْقُرْآنَ وَقَالَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْوِيلُ  
تِلْكَ الْقُرْآنِ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُ دَرَسْتَ تَعْوِيلُ  
رُبِّهِ الْقُرْآنِ -

(رواہ الترمذی)

۲۰۵۳ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى ۳۷  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصَلِّيُ تِلْكَ مَزَلِ  
أَعْدَاءُ اللَّهِ السَّيِّئِ الْعَلِيِّ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
فَقَرَأَ تِلْكَ آيَاتِ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةُ الْحَشْرِ وَكُلَّ آيَةٍ مِنْ  
سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ ذَلِكَ  
مَرَّةً وَفِي ذَلِكَ السُّورَاتِ سَبْعُونَ مَرَّةً  
فَالهَا حِينَ يُمْسِي كَأَنَّ بِكَ الْمَلَائِكَةَ (مسند احمد)

الترمذی والدارقونی) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ صَحِيحِهِ عَوْنِ

۲۰۵۴ وَعَنْ أَبِي عَيْنٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ۳۸  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً  
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً وَتُؤْتِي سِتْرًا إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ - (رواہ الترمذی والدارقونی)

(امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک الم نہ نزل اسجدہ اور سورہ  
تبارک الذی کی تلاوت نہ کر لیتے۔

راحمہ داری لیکن امام ترمذی نے اور بھی اس مسئلے شرح السنہ  
میں اس حدیث کو صحیح بتایا ہے جبکہ مضایح میں اس حدیث کو غریب بتایا  
گیا ہے۔

حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ اذا زلزلت نصف قرآن  
کے برابر سورہ اعلیٰ اس ثلث قرآن کے برابر اور سورہ کفران (احمر) اس ثلث  
قرآن کے برابر ہے۔

(ترمذی)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتے ہیں جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السميع العليم من  
الشیطان الرجیم پڑھ کر سورہ مشرکی آخری تین آیتوں کی تلاوت کرتا ہے تو  
اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے دل بھر مخرج  
والے گناہوں کی مغفرت اور اس کے لیے طلب خیر کی دعا کرتے ہیں اور اگر  
اس کو اس دن موت آجائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص  
ان آیات کی شام کے وقت تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا  
ہے جس طرح صبح پڑھنے والے کو۔ روایت کیا ہے ترمذی اور دارقونی نے۔  
امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص دن میں دو سو مرتبہ سورہ اعلیٰ کی تلاوت  
کرتا ہے تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر کسی  
کافر نہیں ہو۔ (ترمذی)







تَصِيحُ دَجِينَ شَيْئِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي)

یہ ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيّ

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۲۰۶۰ - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَقْرَأُ سُورَةَ هُودٍ أَوْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ  
شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قُلِّ أَحَقُّهُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ -  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورہ یوسف کی تلاوت کروں یا سورہ ہود کی تو آپ نے فرمایا تم کسی سورہ کو سوائے سورہ فلق کے اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ جلد پہنچنے والی نہ پاؤ گے۔

التَّيَمِيّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

(احمد، نسائی، دارمی)

## تیسری فصل

۲۰۶۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْرَبُوا الْقُرْآنَ وَاتَّبِعُوا عَرَابِيَّةً  
وَعَرَابِيَّةً كَرَأَيْتُمْ قَحْطًا دُونَهُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے معانی و مطالب بیان کرو اور اس کے غرائب کا اتباع کرو اور غرائب سے مراد اس کے احکام و حدود ہیں۔

۲۰۶۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ  
قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي  
غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ  
أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ  
وَالصَّوْمُ حَسَنٌ مِنَ النَّارِ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں قرآن کریم کی تلاوت تمام حالات میں قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح حدیث سے افضل ہے اور صدقہ و نفل، روزہ سے بہتر ہے والا محمدروزہ و وزخ سے اچھا ہے۔

۲۰۶۳ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْقَتَيْبِ  
عَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِرَاءَةُ الرَّحِيلِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الْمَضْمَنِ الْفَوَاحِشِ  
وَقِرَاءَةُ فِي الْمَضْمَنِ تُصَغِّفُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْفَوَاحِشِ  
دَرَجَةً -

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن ابی قتیبہ اشجعی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کو یاد سے پڑھنا ہزار درجہ (اجرا کا سبب) ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ (ثواب) کا سبب ہوتا ہے۔

۲۰۶۴ - وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْقُلُوبُ تَصَدُّ كَمَا يَصَدُّ  
الْحَوَيْثُ إِذَا أَصَابَ الْمَاءُ حَيْثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا  
يَجْلُوهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ التَّوْحِيدِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ -  
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْأَخْبَارِ فِي الْأَرْبَعَةِ فِي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قلوب کو اسی طرح زنگ لگتا ہے جس طرح حویث کی جہ سے لوہا زنگ پڑتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی قلبی زنگ دور کرنے کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا موت کو کثرت سے یاد کرنا اور تلاوت قرآن کرنا مذکورہ بالا چار حدیثوں کو امام بیہقی نے شعب الایمان



میں روایت کیا ہے۔

حضرت الشیخ بن عبد الحلکانی رضی اللہ عنہ ردائے بیت کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کریم کی کوئی سورت مرتبہ کے اعتبار سے عظیم ہے تو آپ نے فرمایا سورہ اہلصافات سائل نے پھر معلوم کیا کہ کوئی آیت عزیز ہے اعلیٰ ہے تو آپ نے فرمایا آیت الکرسی اللہ لا اله الا هو اعلیٰ القیوم اس کے بعد سائل نے ایک اور سوال کیا کہ آپ کا ذات اور امت مسئلہ کو پہنچنے والی کوئی آیت کو محبوب رکھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا سورہ البقرہ کا آخری رکوع کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے والے خیراتوں میں سے بہتر خواص ہے اس امت کو حفظ فرمائے اور اس امت کی دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔

روانم

حضرت عبد الملک بن عمر سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ فاتحہ میں ہر چارہمی کی شفا ہے رواری اور بھتی سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اروایت کرتے ہیں کہ جس نے رات کے وقت سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی تلاوت کی اس کیلئے پوری حضرت مکمل رضی اللہ عنہ اروایت کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن سورہ آل عمران کی تلاوت کرے گا فرشتے رات تک اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے (دارمی)

حضرت جبریل تغیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کا ایسی آیتوں پر اکتفا فرمایا ہے اور مجھے یہ دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے والے خزانے سے عطا کی گئی ہیں ان آیتوں کو ٹوٹ جی سمجھو کیونکہ وہ آیتیں رحمت، قرب الہی کا سبب اور دعا بھی ہیں اس حدیث کو دارمی نے مرسل روایت کیا۔

حضرت کعب بنی الشؤبہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حد کے دن سورہہ ہود کی تلاوت کرو۔  
(ردالمحتار)

شُعَبُ الْإِيمَانِ

٢٠٤٥ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 ٥٩ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَكْبَرُ قَالَ قُلْ  
 هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَكْبَرُ قَالَ  
 آيَةُ الْكُرْسِيِّ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي يُغْنِيكَ عَنْكَ  
 فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تُحِبُّ أَنْ تُصْبِحَ بِهَا وَأَمْسَكَ  
 قَالَ عَاشِمَةُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ حَوَائِجِ رَحْمَةِ  
 اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هَذِهِ الْأُمَّةَ  
 لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ حَبِيبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا  
 اسْتَمَلَّتْ عَلَيْهِ -

رواه الترمذي

۲۰۶۶. وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مَوْلَى قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَاتِلَةِ  
الْكِتَابِ شِقَاقٌ مِنْ كُلِّ دَاوٍ - (رَوَاهُ الْقَادِرِيُّ  
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِسْمَانِ)

وَالْبَيْتُ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ

٢٠٤٤. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ مَنْ قَرَأَ  
٤١  
الْحَدِيثَ إِلَى عِمْرَانَ فِي تِلْكَ كُتَيْبَةَ لَهَا يَوْمَ لَيْلَةٍ -  
٢٠٤٨. وَعَنْ مُكْحَلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ  
٤٣  
عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى  
اللَّيْلِ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

التَّعِيلُ - (رَوَاةُ الدَّارِمِيِّ)

٢٠٤٩ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَلَّفَ اللَّهُ خَمْسَ صُورَةِ الْبَقَرَةِ بِأَسْمَائِهَا أُعْطِيَ ثَمَنًا مِنْ كَنْزِ الْوَالِدِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَنَعْلَمُوهُنَّ وَعَلِمُوهُنَّ نِسَاءً كُنَّ قَائِمَاتُهُنَّ مَلَكُهُنَّ وَفَرِيَّاتُهُنَّ

(رواة الدار في مؤلفه)

٢٠٤٠ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ أَسْرَقَةٍ حَقٌّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رواه الدارقطني)

رواه الشيخان

مراسم کی وجہ سے اب کھانا ہے گا (روایت)



۲۰۴۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَافِرِينَ فِي يَوْمٍ رَجُلًا جَمَعَهُ أَصْلَاقُهُ النَّارَ مَا بَيْنَ الْجَمْعَيْنِ -

(رداء البیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۰۴۲ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ أَمَّا الْوَلِيُّ فَدَعَى النَّفْسَ تَزِيلُ فَإِنَّهَا تَقَعُ أَنْ تَجْعَلَ كَأَنْ يَغْرُدَ مَا يَغْرُدُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَأَنْ تَكُونَ كَأَنَّهَا كَأَنَّهَا فَتَقْدِرُ جَنَاحَهَا عَلَيْكَ قَالَتْ رُبِّ اعْلَمْ لَكَ قِيَامًا كَانَ يَكْفُرُ وَرَأَى فَشَقَّهَا الشَّرُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ اللَّهُ لَهَا بِكُلِّ حَبْلَةٍ حَسَنَةٍ وَارْتَعَدَتْ لَهَا دَرَجَةً وَقَالَ ابْصُرَا لَهَا تَجَادُلُ عَنْ صَلَاحِيهَا فِي الْقَبْرِ تَعُولُ اللَّهُمَّ أَنْ تُنْتِ مِنْ بَيْنِكَ فَتَقَعُ فِيهِ ذَلِكَ لَمْ أَكُنْ مِنْ بَيْنِكَ فَتَمَعُ عَنْهُ ذَلِكَ كَأَنَّهَا تَقْدِرُ جَنَاحَهَا عَلَيْكَ فَتَقَعُ لَهَا فَتَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ وَمُثَلَّةً وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبْهَتُ حَتَّى يَرَاهُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ هُتِلَتَا عَلَى نَحْيِ سُورَةِ الْفُرْقَانِ بِسْمِ اللَّهِ حَسَنَةً -

(رداء الدارقی)

۲۰۴۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ فِي صَدْرِهِ النَّهَارَ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ -

(رداء الدارقی مؤسلاً)

۲۰۴۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْهَمَزِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ أَيْضًا وَجَّهَ اللَّهُ تَعَالَى عِفَّةً مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ فَاصْبِرُوا وَهَذَا عِشْرَتُ مَوْتَانِ -

(رداء البیہقی فی شعب الایمان)

۲۰۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ أَيْضًا وَجَّهَ اللَّهُ تَعَالَى عِفَّةً مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ فَاصْبِرُوا وَهَذَا عِشْرَتُ مَوْتَانِ -

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ کاف کے تلاوت کرے گا اس کے لیے دو جہنوں کے درمیان نورانیت پھیلا دی جاتی ہے۔

(دعوات کبیر)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کاف کی تلاوت کرے گا اس کے لیے دو جہنوں کے درمیان نورانیت پھیلا دی جاتی ہے۔

اسی روایت سے اس کی تفسیر کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کاف کی تلاوت کرے گا اس کے لیے دو جہنوں کے درمیان نورانیت پھیلا دی جاتی ہے۔

(رداء الدارقی)

حضرت معقل بن یسار مزی روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر سورہ کاف کی تلاوت کرے تو اس کے سارے گناہ وصال کر دیے جائیں گے تم اس مرد کی اپنے مردوں کے پاس تلاوت کرو۔

(شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر سورہ کاف کی تلاوت کرے تو اس کے سارے گناہ وصال کر دیے جائیں گے تم اس مرد کی اپنے مردوں کے پاس تلاوت کرو۔



کو ہاں ہے اور قرآن کریم کا کو ہاں سورہ بقرہ اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے۔  
قرآن کریم کا خلاصہ قصار مفصل سورہ حجرات سے آخر قرآن تک ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر چیز کا حسن  
جمال ہوتا ہے اور قرآن کریم کا حسن و جمال سورہ رطل ہے۔  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ واقہ کی تلاوت کرے گا وہ کبھی فاقہ نہیں  
ہٹا نہ ہوگا راوی حدیث اپنی صاحبزادیوں کو ہر رات سورہ واقہ پڑھنے کا حکم  
فرماتے تھے۔ و مذکورہ بالا دونوں حدیثیں پہلی نے شعب الایمان میں  
نقل کی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سورہ سج اسم بک الاعلیٰ کو بہت محبوب رکھتے تھے۔

(احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ  
مجھے کچھ تعلیم فرمائیے تو آپ فرمایا ان تین سورتوں کی تلاوت کرو جن کی ابتدا اللہ  
سے ہے اس شخص نے کہا کہ میری عمر زیادہ ہے دل سخت ہے اور زبان موٹی۔  
نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ تین سورتیں پڑھو جن کی ابتدا اتم سے ہوتی ہے لیکن  
اس نے وہی قدر کیا جو پہلے کیا تھا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی جامع سورہ بتادیں تو  
نبی علیہ السلام نے اس کو سورہ زلزال پڑھائی جب آپ اس سے فارغ ہوئے  
تو اس شخص نے کہا اے اکی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے  
میں اس میں زیادتی نہیں کروں گا اور یہ کہ کر نشست کر کے روانہ ہو گیا تو نبی  
علیہ السلام نے فرمایا اس شخص نے مقصود حاصل کر لیا یہ جلد دوم مرتبہ  
فرمایا۔

(احمد والیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دن میں ہزار آیتوں کی تلاوت کرنے  
کی استطاعت رکھتا ہے صواب سے عرض کیا کہ میں یہ استطاعت ہوں گی

إِنَّ يَكُنْ شَيْءٌ سَنَامًا فَلَا تَسَامُ الْعَرَانِ سَوْرَةُ الْبَقَرَةِ  
فَلَا تَكُنْ شَيْءٌ نَسَابًا فَلَا تَنَابُ الْفَرَانِ الْمُفْطَلُ  
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۷۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُنْ شَيْءٌ عَرُوسٌ وَ عَرُوسٌ  
الْعَرَانِ الرَّحْمَنُ -

۲۰۷۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي لَيْلَةٍ  
لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْ قَاتِلَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ  
يَأْمُرُ بَنَاتِهِ بِقُرْآنِهَا بِمَا تَكُنْ لَيْلَةٍ -

(رَوَاهُمَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْإِسْحَاقُ)

۲۰۷۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ سَبَّحَ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى  
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۰۷۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَرَأَيْتُمْ يَا رَسُولُ  
اللَّهُ فَقَالَ أَفَرَأَيْتُمْ ذَوَاتِ السُّورَةِ فَقَالَ كَبُرَتْ  
سِيَّتِي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلَطَ لِسَانِي قَالَ فَكُنَّا  
فَلَمَّا قَرَأَتْ ذَوَاتِ السُّورَةِ فَقَالَ فَقَالَ فَقَالَ فَقَالَ  
الْحَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتُمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكَ حَتَّى  
كَرِهْتُهَا فَقَالَ الرَّحْمَنُ ذَاكَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ  
لَا أَرَى فِيهِ عَلَيْكَ أَبَدًا اللَّهُ أَكْبَرُ الرَّحْمَنُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَرَ السُّورَةَ يَحْمِلُ  
مَكْرَهُنَّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۰۸۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَقْرَأَ الْفَتْحَ  
الْبَقَرَةَ فِي لَيْلَةٍ يَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ



الْقَائِمَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا يَسْتَظْفِرُ أَحَدُكُمْ أَنْتَ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ لَكَ شَرٌّ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۰۸۱ <sup>۴۵</sup> وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُيِّنَ لَهُ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرِينَ مَرَّةً بُيِّنَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُيِّنَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَاهِلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كُنْتُ كُنْتُ قُصُورًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَزْسَمُ مِنْ ذَلِكَ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۸۲ <sup>۴۶</sup> وَعَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلِدْ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُتِرَتْ لَيْلَتُهُ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً رَأَى الْآلِثَ أَصْبَحَ وَلَهُ قُطْرَانَتَيْنِ الْأَجْرُ قُلُورًا وَمَا الْوُثُكُارُ قَالَ أَمَّا عَشْرُ آيَاتٍ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

## آداب التلاوة

پہلی فصل

## تلاوت کے آداب

کہ وہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھ سکے تب شی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ سورۃ الحکم الشکاشکی تلاوت کرے۔  
(رُشَعِبُ الْأَعْيَانِ)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سرسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے اس کیلئے جنت میں ایک تعمیر ہوگا اور جو کوئی بیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے دو محل تعمیر ہوں گے اور جو بیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے تین محل تعمیر ہوں گے اس موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ اس طرح تو ہم جنت میں بہت سے محل بنالیں گے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت اور اس کا فضل بے پایاں ہے۔

(دارمی)

حضرت حسن سے مرسل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درمیان شب میں دو سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کے لیے پوری رات عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرے گا تو اس کو آٹھ سو آیتوں کا ثواب ملے گا کہ اس کو ہزار سال تک روزانہ صبح کو ایک منظر اس کے برابر ثواب ملے گا لوگوں نے معلوم کیا انتظار کیا ہے تو آپ نے فرمایا بارہ ہزار۔

(دارمی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دو قرآن سینہ سے باہر آئے ہیں نبی انما ہی تیرے جس طرح کہ اونٹ دسی سے گردن نکالتے ہیں۔ (درمستی علیہ السلام)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تم میں سے ایک شخص کے لیے بہت بری ہے کہ

۲۰۸۳ <sup>۴۷</sup> عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ قَوْلًا لِي فِي تَعْمَلُهَا لَتَهْرَأَ أَشَدَّ تَقْوِيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي مَعْلَمِهَا (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۰۸۴ <sup>۴۸</sup> وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَسَّ مَا لَا يَحْدِيهِمْ أَنْتَ



يَقُولُ كَيْفَ آتَتْهُ كَيْفًا وَكَيْفَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَدْرَكَ مَا  
الْقُرْآنَ قَرَأَهُ أَشَدُّ تَعْقِيلًا قَبْلَ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ  
النَّعِيمِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِعُقُولِهَا)

۲۰۸۵. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ  
الْإِبِلِ الْمَعْقُولَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا فَلَنْ  
أُطْلَقَهَا ذَمِيمٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۶. وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجُوا الْقُرْآنَ  
مَا اخْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ فُلُورُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعَرُّوهُ  
عَنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۷. وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ سَيْلٌ أَنَسُ كَيْفَ كَانَتْ  
قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ  
مَدًّا أَمَدًا ثُمَّ كَرًّا بِسُجْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
يَسْمُدُ بِسُجْدِ اللَّهِ وَيَسْمُدُ بِالرَّحْمَنِ وَيَسْمُدُ  
بِالرَّحِيمِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۰۸۸. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آذَنَ اللَّهُ نِسِيٍّ وَمَا آذَنَ  
لِنِسِيٍّ يَتَعَلَّى بِالْقُرْآنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۹. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا آذَنَ اللَّهُ نِسِيٍّ وَمَا آذَنَ لِنِسِيٍّ حَسَنَ الْقُرْآنِ  
بِالْقُرْآنِ بِجَهْرٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۰. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا مَنَ كَرِهَ نَسْنَسَ بِالْقُرْآنِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے میں فلاں آیت کو بھول گیا بلکہ اس کے بجائے یہ کہے کہ میں بھلا دیا قرآن کا اھد  
رکھو کہ یہ لوگوں کے سینے سے نکلے میں آتا ہی تیرے جتنا کہ اونٹ دسی تھو  
میں نہ بخاری اور امام مسلم نے اس احادیث کے ساتھ نقل کیا کہ اونٹ دسی نہ  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ رکھنے والے کی  
سی ہے جس نے اس کو دسی سے باندھ رکھا ہے اگر وہ اس کی خبر گیری کرتا ہے  
تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر اس کو چھوڑ دیا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم میں ذوق و شوق باقی رہے تو تلاوت  
کرتے رہو لیکن جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو تلاوت کرنے سے بھرپور  
ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ  
سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف پڑھنے  
کا کیا انداز تھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طویل قرات فرما  
اور تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے اور بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے تھے  
طرح رحمن و رحیم کو بھی کھینچ کر پڑھتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العالمین کسی چیز کو نہیں مستجاب  
کہ نبی کی تجارت قرآن کی آواز کی طرف توجہ فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی اس آواز کے علاوہ جب وہ خوش الحانی  
کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں کسی آواز کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے تلاوت نہیں  
کرتا وہ ہم سے نہیں ہے۔ (بخاری)



۲۰۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِصْبَاحِ أَقْرَأَ عَلَيَّ ثَلَاثَ آخِرَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ رَأَيْتُ أَحَبَّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ عَتِيرَةٍ فَخَرَأْتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَبَيْتُ إِذَا أَجِئْتُكَ مِنْ حَيْثُ أَتَيْتُ بِشَيْءٍ فَحَسْبُكَ عَلَيْكَ هُوَ لَكُمْ شَيْئًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ قَالَ تَعْنِي الرَّبُّ فَإِذَا عَمِنَا تَدْرِكَانِ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَافِي بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْغُدْرَانَ قَالَ اللَّهُ سَمِعَنِي لَكَ قَالَ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ دُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الْغُدْرَانُ كَقَوْلِهِ قَالَ وَسَمِعَنِي قَالَ نَعَمْ فَبُكِيَ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۳ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرَائِلَ الْقُدْرَانَ إِلَى أَرْضِ الْغُدْرَانِ مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ يُسَلِّمُ لَنَا فَرَدَا بِالْقُدْرَانِ قَاتِي لَا أَمِنْ أَنْ يَمْلَأَهُ الْغُدْرَانُ -

۲۰۹۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عَصَاةٍ مِنْ صُحْبَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَسْتَعِزُّ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرَى وَقَارِي يُقَدِّمُ عَلَيْنَا إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِي فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَوِجُّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ - بَعَثَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أَمَرْتُ أَنْ أَصِيرَ لَكُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پرورنی افروختھے اس وقت مجھے حکم فرمایا کہ میں تلاوت قرآن کروں میں نے عرض کیا کہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے میں آپ کے سامنے تلاوت کروں! آپ نے فرمایا میں کسی اور سے سنا چاہتا ہوں لہذا میں نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا "اس وقت ان کا دل لکڑیا حال ہوگا جبکہ ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے" یعنی ہر امت کا نبی اور تین بنی ہندوں کا گواہ بنائیں گے لہذا آیت سن کر رسول اللہ نے فرمایا میں اس کا کافی ہے پھر رسول اللہ کی طرف توجہ کی تو اس وقت چشم مبارک آبادیدہ میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ تلاوت قرآن کروں حضرت ابی نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے میرا ذکر ہر اسے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس وقت فرط مسرت سے جناب الی اللہ گئے اور ایک روایت میں اس طرح مروی ہے رسول اللہ نے حضرت ابی سے فرمایا کہ میں نے تمہارے سامنے سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کروں جناب ابی نے کہا کیا رب العالمین نے میرا نام لیا ہے نبی علیہ السلام نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو ساتھ لے کر دشمنان اسلام کے علاقوں میں سفر سے منع فرمایا ہے دمشق علیہ لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ حالت سفر میں قرآن کریم ساتھ نہ رکھو کیونکہ مجھے یہ المین ان میں سے کسی دہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے

## دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں غریب مہاجر مسلمانوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے اپنی بے ساری اور نامناسب اور چمپے لباس کی وجہ سے ایک دوسرے سے چشم پوشی کر رہے تھے اور ان میں سے ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک جانب کھڑے ہوئے تو تلاوت کرنے والے صاحب خاموش ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے تو لوگوں نے بتایا کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کو سن رہے تھے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا تمام عمر لیں اس



سَمِعَهُ قَالَ فَجَلَسَ وَسَطَنًا لِيَحْمِلَ بِنَفْسِهِ فَبَدَأَ  
شَرْقًا وَبَسَّطَهُ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَسَّطَتْ  
وَجُوهُهُمْ لَهَا فَقَالَ أَبُو دَاوُدَ يَا مَعْشَرَ  
مَعَالِيكَ السُّلَاحِيَّةِينَ بِالشُّرَاةِ الْقَائِمَةِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ تَدْعُوَنَّ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ  
يُخَوِّفُ يَوْمَ ذَلِكَ خَشْيَتُهُ سَنَةً -  
(رواه أبو داود)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کے لیے اپنے منہ سے پانی نکال دیا اور اسے پانی کی طرح پھیلا دیا اور لوگوں نے اس کے گرد بیٹھ کر اس کی تعظیم کی۔

۲۰۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ  
(رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه والدارقطني)  
۲۰۹۶ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ يُبْغِ  
الْقُرْآنَ كَمَنْ يَتَنَاهَى لَكَ لَعْنَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجَدَمَ  
(رواه أبو داود والدارقطني)

۲۰۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ -

(رواه الترمذي وأبو داود والدارقطني)

۲۰۹۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِلُ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسْرِ  
كَالْجَاهِلِ بِالضَّرَّةِ وَالْمُسْرِ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسْرِ  
بِالشَّرَّةِ (رواه الترمذي وأبو داود والدارقطني)  
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۰۹۹ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَتَى بِالْقُرْآنِ مِنْ اسْتَحْلٍ  
مَحَارِمَةٍ - (رواه الترمذي وقال هذا أَحَدُ ثَلَاثٍ  
إِسْنَادُهُ بِالْقُرْبَى)

۲۱۰۰ وَعَنْ الثَّيْبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ  
مَنْ بَكَى عَنْ مَعْنَى آيَةٍ سَأَلَ أَهْلَ

خدا نے تم پر نازل کیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا جن  
کے پاس میں نبی سے یہ فرمایا گیا میں خود کو ان کے پاس روگوں (یعنی ان کے  
پاس بیٹھوں) پھر آپ ہماری نشست کے وسط میں بیٹھے تاکہ ماحول میں یکساں  
ہو جائے پھر آپ نے اشارہ کر کے فرمایا اس طرح مقلد بنا لے لے اسب مقلد بنا  
کر بیٹھے اور سب کے چہرے حضور علیہ السلام کے سامنے ہو گئے اس وقت آپ نے فرمایا  
اے مہاجرین کے قریب گروہ تمہیں قیامت کے دن کی مکمل غیورانیت ہو جائے گی  
تمہارے لوگوں سے نصف یوم بیشتر جنت میں داخل ہو جائو گے اور وہ نصف  
حضرت براہ بن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آواز کے ساتھ قرآن کریمیت در۔ یعنی حسن قرائت  
اختیار کرو (راحمہ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم پڑھے کہ اس کو بھول جائے وہ دنیا  
کے دن رب کریم سے مالت ہذا میں ملے گا۔

(ابو داؤد۔ دارمی)

حضرت حمید الدین عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جس سے قرآن کریم تین دن سے کم میں غم کیا  
وہ اس کو کچھ ملے گا۔

(ترمذی۔ ابو داؤد۔ دارمی)

حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے تلاوت کرتے والا ایسا ہے جیسا کہ  
علی الاعلان صدقہ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا خاموشی کے ساتھ  
صدقہ دینے والے کی مثل ہے (ابو داؤد۔ نسائی۔ صاحب ترمذی نے  
نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا قرآن پر ایمان جیسا ہے جو قرآن کے حرام کیے ہوئے  
کو حلال جانے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قوی  
نہیں)۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیک سے وہ نقل ہیں کہ  
سے روایت کرتے ہیں کہ نبی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی



صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے عرفاً عرفاً  
نبی علیہ السلام کی قرأت سے آگاہ فرمایا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن جریر رحمہ اللہ عن ابن ابی ملیک سے وہ حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم صبح پھر کر تلاوت فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر وقف فرماتے  
پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور توقف فرماتے تھے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس  
حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیک سے  
روایت کی انہوں نے یحییٰ بن عمار سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ  
سے روایت کیا جناب لیث کی مروی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح تر ہے  
جو اوپر درج کی گئی ہے۔

## تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں چھاتی اور  
عجمی بھی شامل تھے تلاوت قرآن میں مشغول تھے اس وقت رسول اللہ ہم سے  
پاس تشریف لائے۔ آپ نے ہم سے فرمایا مشغول تلاوت رہو ہر شخص اچھا پڑھو  
یہاں ہے مغرب ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت و تسبیح کے ساتھ اور صبح اذان  
میں پڑھیں گے لیکن وہ اس قرأت کا اجر دنیا میں فوراً ہی چاہیں گے اور اس  
اجر کو آخرت تک کوتر نہیں کریں گے (ابوداؤد، شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا  
قرآن کریم کو عربوں کے لیے اور انداز میں پڑھو گو قیول اور اہل کتاب یعنی یورپ  
و انجیل کے ماننے والوں کے انداز میں پڑھو اور میری حیات ظاہری کے  
بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن کو قیول اور نو خدایوں کے انداز  
میں پڑھیں گے اور ان کا حال ہو گا کہ قرآن کریم ان کے من سے نیچے نہ اترے گا اور  
ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند  
کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔

(شعب الایمان، رزی)

حضرت براء بن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت حسن صوت

سَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ ذَا  
هِيَ سَعَتْ قِرَاءَةً مُنْفَسَةً حَرَقًا حَرَقًا۔

(رداء الترمذی، وأبو داؤد، النسائی)

۲۱۰۱۔ وَعَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ يَقُولُ سَبِّ  
الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقُولُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
ثُمَّ يَقُولُ۔ (رداء الترمذی، وقال لیث  
إِسْنَادُهُ يَسْتَقْبِلُ لَدَى النَّبِيِّ رُذَى هَذَا الْحَدِيثِ  
عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ مِنْ تَيْمِيٍّ بْنِ عَمَلٍ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ أَصَحُّ)

۲۱۰۲۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانُ نَقَرًا الْقُرْآنَ دَعَانَا  
الْعَرَبِيَّ وَالْعَجَبِيَّ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا كُنْ حَسَنٌ وَ  
سَيِّئٌ أَقْوَامٌ يُعْجُونَ كَمَا يَقَامُ الْقِسْمُ  
يُعْجُونَ وَلَا يَتَأَمَّلُونَ۔ (رداء، أبوداؤد،  
البيهقي في شعب الإيمان)

۲۱۰۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَهُنَّ الْحَرْبُ وَ  
أَصْوَابُهَا وَأَيُّكُمْ وَلَهُنَّ أَهْلُ الْعِيَّةِ وَلَهُنَّ أَهْلُ  
الْبَيْتَابِ وَ سَيِّئٌ يُعْجُونَ كَوْمٌ يُعْجُونَ بِالْقُرْآنِ  
تَرْجِيَةً الْفِتْنَةِ وَالنَّوْمِ لَا يُجَاوِرُونَ حُرُوفَهُمْ مَعْقُونَةً  
قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الْبَاطِنِ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔

(رداء، البيهقي في شعب الإيمان، رزق)

(في كتاب)

۲۱۰۴۔ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسِبْتُ الْقُرْآنَ



يَا صَوَابَكُمْ فَإِنَّ الصَّوَابَ الْحَسَنَ يُؤْتِيهِ الْغُرَاتُ  
مُتَنًا - (رَوَاهُ الْقَائِرِيُّ)

۲۱۰۵ وَعَنْ طَائِفٍ مِنْ رُسُلِ قَانِ سُلَيْمِ بْنِ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ أَحْسَنُ صَوَابًا لِلْقُرْآنِ وَ  
أَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ رَأَى تَجَمُّعَهُ يَقْدَرُ أَيْتُ أَنْ  
يُحْيِيَ اللَّهُ قَالَ كَلَامُ رُسُلٍ وَكَانَ طَلْقُ كَذَا الْكَلَامِ -

(رَوَاهُ الْقَائِرِيُّ)

۲۱۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَكَانَتْ لَهُ مَصِيبَةٌ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ  
الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَتُكَلِّمُوا حَتَّى يَبْلُغَ  
مِنْ آتَاؤِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَافْتَعِدُوا وَتَغْتَوُوا وَتَدْبُرُوا  
مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَلَا تَعْلَمُوا لَوْلَا كَيْفَ  
لَهُ تَوَابًا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کے ساتھ کرو کیونکہ حسن قرأت قرآن کریم کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

(دارمی)

طاؤس سے مراد درایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں تلاوت قرآن کے سلسلہ میں جس صورت اور  
حسن قرأت والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شخص وہ ہے کہ جب وہ تلاوت  
کرتے تو سنے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ شخص خوف خدا رکھتا ہے وادی  
کہتے ہیں جناب طلق میں یہ خصوصیت تھی (دارمی)

حضرت ابیدہ بن الحنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف میسر ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا  
قرآن کریم سے ٹیک نہ لگاؤ اور اس کی اس کے حق میں مطالبہ تلاوت کرواؤ  
رات کے وقت یا دن میں۔ قرآن کریم بلند آواز کے ساتھ بھی آواز سے تلاوت  
کرو مضافین قرآن پر غور کرو تا کہ تلاوت پاؤ اور اس قرأت کا اجر فوری طلب  
نہ کرو کیونکہ یہ دیکھنا خیر، بڑے اجر کا سبب ہے۔

(شعب الایمان)

## اختلاف قرأت کا بیان

### پہلی فصل

حضرت ابن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن  
عکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا تو وہ اس قرأت کے خلاف پڑھ رہے  
تھے جس طرح کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی اس وقت میں  
ان سے فوراً انرا منہ کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے ان کو صلت دی اور قرأت  
ست خاتمہ پڑھنے کی گدوں میں پادروال کران کو کھینچتا ہوا سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورہ  
فرقان کی تلاوت اس طرح نہیں کرتے جس طرح آپ نے مجھے تعلیم فرمائی ہے  
میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ان کو چھوڑ دو پھر ہشام سے  
فرمایا مجھے سناؤ تو جناب ہشام نے پھر اسی طرح تلاوت کی جس طرح پہلے کی  
تھی اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ  
مجھ سے فرمایا اب تم پڑھو جب میں نے یہ سورت سنائی تو آپ نے فرمایا اسی

۲۱۰۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
بَنِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى عَمْرِو  
مَا أَقْرَأَهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقْرَأَ بِهَا فَكِدْتُ أَنْتَ أَتَيْتُكَ عَلَيْهِ لَعَلَّكُمْ لَمْ  
حَتَّى انصرفت ثُمَّ لَيْتَنِي بِيَدِ آيَةٍ فَجِئْتُ بِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ  
عَلَى عَمْرِو مَا أَقْرَأَ نَسِيْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسِئَلُهُ أَفَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ  
الَّتِي سَمِعْتُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنْ أَنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي أَفَأَقْرَأُ



قَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَتَيْتُكَ إِنَّ هَذِهِ الْقُرْآنُ أَنْزِلَ  
عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحَدِي فَأَقْرَأُوا مَا تَشَاءُونَ

(مَنْعَن عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ بِسَلَامٍ)

۲۱۰۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَدِمًا  
وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِحَلَا فِيهَا  
فَوُثِّتُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ  
فَعَدَدْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا أَخْبَرْتُ  
كَلَّا فَتَقَرَّرُوا قِرَاءَتَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَمَلَكُوا  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۰۹ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي السَّجْدِ  
فَدَخَلَ رَجُلٌ يُسَمَّى قُرَّةً يَرَاهُ أَنْتَرُهَا عَلَيْهِ شَعْرٌ  
دَخَلَ أَخْرَقَهَا قِرَّةً يَسُورِي قِرَّةً مَصَابِيحَ فَلَمَّا  
قَضَيْتُ الْقِرَّةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا اقْدَرُ قِرَّةً  
أَنْتَرُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ أَخْرَقَهَا يَسُورِي قِرَّةً  
مَصَابِيحَ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدَرَا فَمَحَنَ شَأْنَهُمَا فَنُظِفَ فِي نَفْسِي مِنَ الْكِبَرِ  
وَلَا أَدْرِي كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتَنِي مَرَّ بِي  
مَدْرِي فَيَقُصُّ مَرَقًا فَمَا شَأْنُ أَنْتَرُهَا قِرَّةً  
فَقَالَ لِي يَا أَبْنَى رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ أَقْدَرُ الْقُرْآنَ عَلَى  
حَرْفِي كَدَدْتُ النَّبِيَّ وَأَنْتَ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي  
كَدَدْتُ النَّبِيَّ أَقْدَرُهُ عَلَى حَرْفِي كَدَدْتُ  
النَّبِيَّ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي فَدَخَلْتُ الْقَالِيَةَ أَقْدَرُهُ  
عَلَى سَبْعَةِ أَحَدِي ذَلِكَ بِحَلَا رَدَدْتُ كَمَا  
مَسَّاهُ تَشَأْنِيهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي فَأَخْبَرْتُ الْقَالِيَةَ لَكُمْ بِرَبِّ  
إِنَّ الْقُرْآنَ كُلَّهُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طرح نزول ہوا ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات قراتوں اور سات حروف  
پر نازل ہوا لہذا تم میں جو آسان ہو اس سے تلاوت کرو۔

روایتی - مسلم الفاظ حدیث بخوالہ مسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک  
شخص کو قرات کرتے سنا اور اس آیت کی تلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس شخص کے برخلاف سنی تو میں اس شخص کو لے کر نبی علیہ السلام کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور اس کی تلاوت کی بابت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے  
عرض کیا تو آپؐ پر ہمارے ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے آپؐ نے فرمایا تم  
دونوں ہی اچھی طرح تلاوت کرتے ہو لیکن آپس میں اختلاف نہ کرو تم سے پہلے  
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں مسجد میں موجود  
تھا ایک شخص آیا اور غار پڑھنے لگا اس نے دوران نماز جس طرح تلاوت کی وہ  
علم کے مطابق درست نہ تھی اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے جو تلاوت  
کی وہ اس پہلے شخص سے مختلف تھی جب یہ دونوں نماز سے فارغ ہوئے تو ہم  
تینوں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس پہلے شخص  
نے جب تلاوت کی تو میں نے اس کے انداز کا انکار کیا لیکن دوسرے شخص نے  
اگر اس سے بھی مختلف انداز میں تلاوت کی نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو پڑھنے  
کا حکم دیا ان کے دوران تلاوت نبی علیہ السلام نے ان دونوں کی تعریف فرمائی  
تو میرے دل میں جھڑپا اٹھام کا خیال آیا جس کا رنگ میں زمانہ قبل  
اسلام میں بھی نہ ہوا تھا نبی علیہ السلام نے میری حالت کو معلوم فرمایا اور میرے  
بیچے پر ہاتھ مارا میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور خوف النبیؐ مجھ پر طاری ہوا اور میں  
اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا سو کھانے اس موقع پر فرمایا اے ابی میرے پاس قرآن  
قرآن لے کر آیا کہ اس کو ایک قرات سے پڑھوں میں نے اس سلسلہ میں کیا  
سے سوال کیا کہ قرآن کو میری امت پر آسان فرما دے تو مجھے دو قراتوں میں پڑھنے  
کی آسانی ملی لیکن میں نے پھر درخواست کی تو تین قراتوں کی آسانی میرے ہوئی  
اس کے بعد سات قراتوں میں پڑھنے کی آسانی میرے ہوئی اور یہ اس طرح ہوا  
کہ میں ہر مرتبہ آسانی کا سوال کرتا رہا تو سات تک نوبت آئی کہ نبی کریمؐ نے  
حکم دیا کہ ہر ایک کے بدلے سوال کرنا ہے تو مجھے سنا کہ نبی علیہ السلام فرماتے  
ہیں میں نے عرض کیا خداوند امیری است کو بخش دے خداوند امیری است  
کو بخش دے میرے سوال کو میں نے اس دن تک ہرگز نہ دیا جبکہ لوگ سنی کر



۲۸۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رُسُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَرَأَى جِبْرِيْلَ عَلَى حَرْفٍ خَرَجْتَهُ فَكَمْ أَذَلَّ اسْتَرْيِدُهُ وَبَيَّيْتُ فِي حَقِّهِ أَنَّهُمْ إِلَى سَبْعَةِ آخَرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَّغْنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةُ الرَّكْعَةُ إِسْمَائِي فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاجِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ -

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے مجھے ایک قرأت پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے ٹکار دی تو وہ انداز قرأت میں اضافہ کرتے رہے اور پڑھوانے لگے یہاں تک کہ سات قرأتوں تک نوبت آئی۔ ابن عباس فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات انداز ان امور سے متعلق ہیں جب تک کہ وہ حلال و حرام میں مختلف نہ ہوں۔

(متفق علیہ)

## دوسری فصل

۲۸۱۱ عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِجِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بَوَّسْتُ لِي أَمْرًا أَسْتَبِينَ مِنْهُمَا الْعَجُوزُ وَالنَّيْغَةُ الْكَبِيرُ وَالْعُكْلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ كَانَ كَمَا مَسَّهِنَّ مِنَ الْقُرْآنِ أَثَرٌ عَلَى سَبْعَةِ آخَرِينَ ذَرَاهُ الْخَمْسِينَ ذِي رَوَابِعٍ لَا أَحْمَدَ وَأَبُ ذَاؤَدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَايَ كَانِي كَرِي رَوَابِعٍ فَلْيَتَّقِ قَالَ إِنْ جِبْرِيلُ وَمِثْلُكَ شَيْءٌ أَتَانِي فَقَعَدَا جِبْرِيلُ عَنْ كَيْدِي وَمِثْلُكَ فَيُنْزِلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ أَحَدًا الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ وَمِثْلُكَ شَيْءٌ اسْتَوْدَعَهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ آخَرِينَ فَكُلُّ حَرْفٍ شَايَ كَانِي -

حضرت ابی براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا جبریل امین امی دے پڑھی، اس کی جانب رجوع نہ ہوں جن میں پورے بھی ہیں اور پورے وال بھی پڑھے ہیں اور پنے پچا لگی اور ایسے افراد بھی جنہوں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی ہے۔ جناب جبریل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے رتمذی لیکن احمد اور ابو داؤد کی روایت میں اس طرح ہے کہ ان قرأتوں میں کوئی قرأت ایسی نہیں جو شافی و دوائی نہ ہو اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل امین میرے پاس آئے اور علی الترتیب میرے دائیں اور بائیں بیٹھے اس وقت جبریل نے کہا کہ قرأت کی ایک انداز پر تلاوت کیجیے لیکن میکائیل نے کہا ایک سے زیادہ قرأتوں سے پڑھئے جن کی تعداد سات تک پہنچ جائے اس کا ہر حرف شافی و دوائی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا گزور ایک قصہ گو پر ہوا جو تلاوت قرآن کریم کے بھیجا مانگ رہا تھا اس وقت جناب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور یہ کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کہہ کے اللہ سے مانگو اور منقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھ کر بندوں سے طلب کرے گی۔

(راحمہ و رتمذی)

۲۸۱۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَائِمٍ يَقْرَأُ كَرَّمَ قَالَ فَاسْتَرْجِعْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ فِي اللَّهِ بِمَ قَرَأَ سَبْعِينَ مَرَّةً يُقَدِّمُ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ -

(رداۃ احمد و الترمذی)



## تیسری فصل

۲۱۱۳ عَنْ جَبْرِیَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَمَّلُ فِيهِ النَّاسَ حَيَّاهُ كَيَوْمَ الْقِيَامَةِ وَدَجَّهُهُ عَظُمَ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ.

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۲۱۱۴ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى يَبْرَزَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(رواہ ابوداؤد)

۲۱۱۵ وَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمَصَ قَرَأَ ابْنُ مَسْرُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ قَاهُكَذَا أَتَوَلَّيْتُ فَقَالَ عَيْنُ اللَّهِ وَاللَّهُ تَقَرَّأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ كَسَيْمَكُمَا هُوَ بِكَلِمَةٍ لَوْ وَجَدَ مِنْهُ رِيَّةَ الْخَيْرِ فَقَالَ أَتَخْرَبُ الْخَيْرَ وَتَكْذِبُ يَا لَوَيْكَايَ قَمَرِيَّةُ الْعَدَا.

(متفق علیہ)

۲۱۱۶ وَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَالِيسٍ قَالَ أَرْسَلَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَكَرَزَ أَعْمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ عَلَيْهِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَ أَرْسَلْتَنِي فَقَالَ ابْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرْآنِ الْقُرْآنِ قَالِي أَهْلِي آيَةُ اسْتَحَرَّ الْقَتْلَ يَا لَوَيْكَايَ الْوَالِدِينَ كَيْفَ هَبْ كَيْفَ تَرَى الْقُرْآنَ قَالِي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَعْرِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِمَ كَيْفَ تَعْمَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو هَذَا قَالَهُ خَيْرٌ فَكَمْ يَزُولُ عَمْرُو لِحَاظِي حَتَّى مَشَرَّ اللَّهُ مَسْدَرِي لِيَدَا اللَّهِ وَرَأَيْتُ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ رَأَى عَمْرُو قَالِ رَبِّي قَالِ أَبُو بَكْرٍ

حضرت جریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول معاش کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ہڈیاں ہوں گی گوشت کا نام نہ ہوگا۔ (شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورہ کے درمیان فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم سے معلوم کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

عقلمند سے روایت ہے کہ ہم قسطنطنیہ تھے تو وہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ . . . . نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا کہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تو جناب ابن مسعود نے کہا کہ میں نے دور رسالت میں بھی اسی طرح تلاوت کی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے کی تعریف فرمائی تھی اس گفتگو کے دوران جناب ابن مسعود کو اپنے مخالف کے منہ سے شراب کی دوا آئی تو ابن مسعود نے فرمایا تو شراب پی کر کتاب الہی کی تکذیب کرنا ہے اس کے بعد انہوں نے اس شخص پر مدباری کرائی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق نے بیمار کی جنگ کے بعد کسی شخص کو بھیج کر بھیجا یا جب میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جناب صدیق نے مجھ سے کہا کہ جناب عمر نے مجھ سے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ بیمار کی جنگ میں بہت سے قادی شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے یہ غلط کام کیا ہے کہ اگر اسی طرح قادی شہید ہوتے تب تو قرآن کریم کا بہت حصہ ہوتا ہے گا ان کا امر اور یہ کہ میں جمع قرآن کا انتظام کر دوں لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ جس کام کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے لیکن عمر کہتے ہیں خدا کی قسم یہ بہت بہتر اور موزوں کام ہے یہ مجھ سے اس موضوع پر طویل گفتگو کی گئی تھی جس کی وجہ سے انشراح صدر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے اب سلسلہ میں میری رائے حضرت عمر کی رائے کے مطابق

متفق علیہ







بِئْسَ الْمُنَافِقُ وَتَوْبَتَا بِنْتِ الْعَاصِ وَعَبْدَةُ اللَّهِ  
 بِنْتُ الْمُنَافِقِ بِنْتِ حَسْبٍ فَتَسْخَرُهَا فِي الْمَصَاحِبِ  
 وَكَانَ عُمَانُ لِدَوْعِطِ الْعَدْرِ شَيْءٌ ثَقُلَ إِذَا  
 اخْتَلَفَتْ مَوَاقِفُهُمْ وَزَيْنُ بِنْتُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ  
 بِنْتُ الْقُدْرَانِ فَاتَّخَذُوهُ يَدًا يَمِينًا مَرَّتَيْنِ فَكَانَ  
 تَزُولُ يَدَا نِيحِهِمْ فَعَمَلُوا حَتَّى إِذَا اسْتَجَوْا الضَّعْفَ  
 فِي الْمَصَاحِبِ وَدَعَمَتِ الضَّعْفُ إِلَى حَقْمَةٍ وَ  
 أُرْسِلَ إِلَى كُلِّ أَحَدٍ يَمُصُّ صَبِيحًا تَسْخَرُ وَ  
 وَأَمْرِي بِمَا سَوَاهُ مِنْ الْقُدْرَانِ فِي كُلِّ صَبِيحَةٍ  
 أَوْ مَصْحُفٍ أَنْ يُجْعَلَ قَالِ ابْنُ بَرْتَابٍ فَاتَّخَذَ فِي  
 حَارِجَةٍ بِنْتُ زَيْنٍ بِنْتُ ثَابِتٍ أُمَّهُ سَمْعَةُ زَيْنٍ  
 بِنْتُ ثَابِتٍ قَالِ فَقَدْ نَزَلَتْ آيَةٌ مِنْ الزَّكَاةِ  
 حِينَ تَسْعَتَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَاتَّخَذْتُهَا  
 صَوْتًا نَاهَا مَعَ حُذِيمَةَ بِنْتُ ثَابِتٍ إِلَّا لِنَاصِيَةٍ مِنَ  
 الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ  
 فَالْحَقْنَا هَا فِي مَوَاقِفِهِمَا فِي الْمَصْحَفِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَانَ مَا  
 حَمَلَكُم عَلَى أَنْ عَمِدْتُمْ لِي الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنْ  
 الْأَمْثَالِ فِي قَدَالِي بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنْ الْمَرْثِيَةِ قَدْ نَزَلَتْ  
 بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكُنْ بَرَاءَةً سَطَرِي سَمِعْتُ اللَّهَ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ  
 دَوَّمَعَ صَوْرَهَا فِي الشَّجَرِ الطُّوْلِ مَا حَمَلَكُم عَلَى  
 ذَالِكِ قَالِ عُمَانُ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي عَمَلِكُمُ الدَّمَانُ وَهُوَ تَزُولُ  
 عَمَلِكُمُ الشُّرُوءَ وَاتَّ الْعَدَا وَكَانَ إِذَا سَرَّكَ عَلَيْهِ  
 شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَتَكَلَّمُ فَيَقُولُ صَعْمًا  
 هُوَ لَكُمْ الْآيَاتِ فِي الشَّعْبَةِ الْيَتَى يَدُكُمْ فِيهَا  
 كَذَا وَكَذَا فَذَا إِذَا سَرَّكَ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ

نقول تیار کریں جب عثمان نے تین قریشیوں سے کہا جب تم اور زید اور ثناء  
 کہیں قرأت میں اختلاف کرو تو اس آیت کا لفظ لغت قریش کے مطابق  
 کرو کہ قرآن کریم لغت قریش پر نازل ہوا ہے ان کاتب حضرات نے اسی  
 طرح بقول تیار کریں اور اس نسخہ جناب حضرت کو واپس کر کے بقول مولوں  
 کے گورنروں کو بھیجوا دیں۔ اس کے بعد حکم دیا کہ منتشر اور متفرق اوراق کو  
 بندر آتش کر دیا جائے۔ اس جناب کہتے ہیں کہ مجھ سے زید بن ثابت کے صاحبزادے  
 جناب حار جہ نے کہا کہ میرے والد کو سورہ الزکات کی ایک آیت ان صحائف  
 میں نہ ملی لیکن میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تلاش  
 کے بعد وہ آیت جناب خزیمہ بن ثابت انصاری سے سنی وہ آیت من  
 المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ یہ آیت بھی ہم نے اس سورہ میں  
 شامل کر دی (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت  
 عثمان سے معلوم کیا آپ کو اس بات پر کسی چیز نے آمادہ کیا کہ آپ نے سورہ انفال  
 اور سورہ برأت کو اکٹھا کر دیا جبکہ سورہ انفال مثالی میں سے اور سورہ برأت  
 میثقیہ دو سو آیت والی سے ہے اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ  
 الرحمن الرحیم بھی نہیں لکھی سورہ انفال کو بڑی سورتوں میں شامل کرنے  
 کی وجہ کیا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا جب قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تو آپ ان حضرات سے فرماتے تہ آیات قرآن  
 کو نقل کرتے تھے کہ اس آیت کو فلال معقول کی اس آیت کے ساتھ لکھو۔  
 جبکہ سورہ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے اور سورہ برأت  
 نزول کے اعتبار سے آخری سورہ ہے اور ان دونوں کے مضامین آپس  
 میں ایک دوسرے سے ملے ملتے ہیں حضور اللہ علیہ وسلم نے اپنی آیات



مَنْعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا كَذًا  
وَكَيْفَا وَكَانَتْ الْآيَةُ مِنَ آيَاتِ مَا سَأَلْتُ  
يَا مُصِيبِيَّةَ وَكَانَتْ بَرَاءَةً مِنْ الْخِيَرَاتِ أَنْ تَذُولَا  
وَكَانَتْ قِصَّةً شَيْعَةً يُقَصِّصُهَا قَقِيصُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا أَكْثَرُ  
مِنْهَا قَوْمٌ أَحَبُّ إِلَيْنَا قَوْمٌ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْثَبْ  
سَطَرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَدَعْنَاهُمَا فِي  
السَّيْرِ الطَّوْلِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

مقدس کے آخری دو رکعات سورہ انفال سورہ برات دونوں ایک  
سورہ ہیں اس لیے دونوں کو جمع کر دیا گیا لیکن ان کی القراوت پر قرار  
رکھی اور ان کے درمیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی اور سورہ انفال  
کو سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

(احمد - ترمذی - ابوداؤد)

## کتاب الدعوات

### پہلے فصل

## دعاؤں کا بیان

۲۱۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِلُّ لِي دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعْبَلُ كُلُّ  
نَفْسٍ دَعْوَتَهُ قَالِي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِي يَوْمَئِذٍ  
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِيهِ قَالَتْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَوَاقَاتُ  
مِنْ أَمْرِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۱۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخَذْتُ مِنْكَ عَهْدًا أَنْ تُخَلِّقَ لِي يَوْمَئِذٍ  
قِرَاءَةً أَنَا بِكَ كَأَنِّي الْمُؤْمِنِينَ أَدَيْتُ شَيْئًا  
لَعَنَتْ جَلَدُهُ فَيَجْعَلَهَا لِي صَلَوةً وَرُكُوعَةً وَ  
قُومَةً تُغْتَرِبُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -  
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۱۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّ  
يُسْتَبْرَأُ مِنْ شَيْءٍ إِنَّ شَيْئًا أَرَادَ فَيَقُولُ إِنَّ شَيْئًا  
مُسْتَعْلَقًا يَتَعَلَّقُ مَا يَشَاءُ لَا مُغْرَبَ لَكَ - (رَوَاهُ الْبَغَاوِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا کی قبولیت کو خصوصیت عطا  
کی گئی ہے ہر نبی نے اس دعا کے سلسلہ میں مجاہدت کی لیکن میں نے اس دعا  
کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت تک ہر روز کر دیا ہے اب اس دعا  
میں انشاء اللہ وہ شخص شامل ہوگا جس نے اللہ کی ذات کے ساتھ شریک نہ  
کیا ہو۔ (مسلم لیکن صاحب بخاری اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الہی میں دعا کی خداوند امیں نے تیری بارگاہ میں  
دعا کی ہے مجھے اس کی قبولیت سے ناامید نہ فرما۔ خداوند امیں لباس بشری  
میں ہوں میں نے تیرے جس بندے کو ایذا پہنچایا اس کو برا کہا اس پر لعنت  
کی یا اس کو سزا دی۔ ان سب باتوں کو اس کے لیے رحمت کا سبب بنا  
دے۔ گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے اور قیامت میں اپنے تقرب کا سبب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ انداز اختیار نہ کرے کہ  
خداوند اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر اور  
تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ دعا کرتے وقت قبولیت کا یقین نہ کرے کہ

اللہ تعالیٰ ان دعائیں کہ سلطان کرتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں رہتا



۲۱۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي زَنْيًا شَقِيًّا وَتَكُنْ لِعِبَادِهِمُ الرَّحْمَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَى شَيْئًا إِلَّا أَخْطَاهُ.

(رداء مستطاب)

۲۱۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَابَّ إِلَيَّ مَا لَمْ يَدْعُ بِاسْمِي أَوْ قِطْعَةٍ مِنْ مَائِهِ يَسْتَعِينُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْتِعَانُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرْجُ تَجَابُّي فِي قِسْمَتِهِمْ يَعْنِي ذَلِكَ وَبَيْنَهُمُ الدُّعَاءُ.

(رداء مستطاب)

۲۱۲۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لَا تُخَيَّرُ بِظَهْرِ الْعَيْنِ مُسْتَجَابَةً عِنْدَ رَبِّهِمْ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لَا خَيْرَ يَخِيرُ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَ الْوَيْتِ ذَلِكَ يَبْدُلُ.

(رداء مستطاب)

۲۱۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى الْفَرَسِ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ وَلَا تَدْعُوا فِرَارًا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُشَاءُ فِيهَا عِطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ (رداء مستطاب) مَسْلُومًا وَدَرَجَاتُ ابْنِ حَبَابٍ (ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مَقْظُومَةٍ فِي كِتَابِ الزُّكُوفِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کہے تو اس طرح ذکر کے کہ خداوند اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے مگر یقین اور زہمت کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کچھ دینے سے کوئی روکنے والا نہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک گناہ قطع رحم اور ملحدی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اس وقت نبی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ جب دعا کی کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا دعا کرنے والا اللہ کے میں نے دعا کی لیکن اس کی قبولیت کی کوئی علامت میں نے نہیں دیکھی اور دعا کو قبول نہ ہونا دیکھ کر حاکم کر بیٹھا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی عدم موجودگی میں اگر اس کا کوئی بھائی دعا کرتا ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کے ساتھ ایک فرشتہ حاضریں کر دیتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرے تو فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لیے بھی آمین کہتا ہے۔ (تولیت دعا کرتا ہے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی مالوں اموال اور اولاد کے لیے بددعا نہ کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کی سامت ہو اور تمہاری دعا مقبول ہو جائے۔ (مسلم) اور حضرت ابن عباس کی روایت کردہ حدیث میں مظلوم کی دعا کا ذکر ہے وہ کتاب الزکوٰۃ میں نقل کی گئی ہے۔

## دوسری فصل

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے اس موقع پر آپ نے فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں۔ (راحمہ ابو داؤد ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۱۲۶ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ عِبَادَةٌ مِمَّا قَدَرْتُ وَكَانَ رَجَاؤُكُمْ أَوْ تَخَوُّنِي أَسْتَجِيبُ لَكُمْ.

(رداء احمد والترمذی وداؤد والنسائی وابت مباحہ)



۲۱۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُمْتَلِكُ الْوَيْبَاتِ ۝

(رواہ الترمذی)

۲۱۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ (رواہ الترمذی) وَابْنُ مَلْجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحْيَايْتُ أَحْسَنَ حَدِيثٍ

۲۱۲۹ وَعَنْ سَلْمَانَ النَّهْشَبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْعُو الْعَبْدُ إِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا يَرْبِي فِي الْعُسْرِ إِلَّا التَّوَكُّلَ

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَدَعَيْتُكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْأَعْوَابِ

(رواہ الترمذی) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحْيَايْتُ أَحْسَنَ حَدِيثٍ

۲۱۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو دُعَاءَ إِلَّا أَتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشَّيْءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَشْيَاءٍ أَرْقَطَ مِنْهُ رَجُلٌ

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُورٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ قَضَائِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُجِيبُ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْوَسَائِدِ أَسْطُفَانُ الْقَرَجِ

(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحْيَايْتُ أَحْسَنَ حَدِيثٍ

۲۱۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ يَقْضِبْ عَلَيْهِ

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے (ابن ماجہ) لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ اور کوئی چیز قضا کو تہیٰ نہیں کرتی اور غریب زیادتی کا سبب ہوا ہے نیکی کے اور کوئی نہیں۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا میں مصیبت کو رفع کرتی ہے جو آئی ہو یا نہ آئی ہو اسے اللہ تعالیٰ کے بند و خود پر دعا کو لازم کر لو۔

صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتا دیا ہے لیکن امام احمد نے اس کو حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی فرد نہیں جو اللہ سے مانگتا ہے مگر رب تعالیٰ اس کو وہ عطا فرما دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے بلاؤں کو رفع فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ شخص گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی۔

(ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی طلب کرو جو اللہ تعالیٰ پسند کرنا ہے کہ اس کے سامنے دست طلب بڑھایا جائے اور بہترین عبادت و سنت اور فراخی کا انتظار کرنا ہے۔ (ربائع ترمذی نے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے



علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لیے قبولیت دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دعا یہ ہے کہ اس سے مافیت کے لیے دعا کی جائے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات محبوب ہو کہ سختی کے عالم میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہیے کہ وہ وسعت اور فراخی کے عالم میں اللہ سے کثرت کے ساتھ طلب کرے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ سے دعا کرو تو تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہونا چاہیے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ فاضل و بولوں کی دعا کو قبول نہیں کرتا (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو تمہیلوں کا رخ چہرہ کی طرف رکھو اور ہاتھوں کی پشت تمہارے چہرہ کی جانب نہ ہو اور جب دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر پھر لو ایک اور روایت ہے کہ جب دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے چہرہ کی پشت پر رکھو۔ (ابوداؤد)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب بھی دکریم ہے جب بندہ دعا کے لیے اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ وہ بندے کے ہاتھوں کو غالی رہا پس کر دے۔

(ترمذی - ابوداؤد - دعوات کبیر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو ان کو منہ پر پھرنے سے پہلے نیچے دیکھتے۔

(ترمذی)

اللَّهُ عَلَيْكَ دَسَكَمَ مِنْ مُنِيعَةٍ لَكَ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَكَ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا يُعْزِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُحَالَ الْعَافِيَّةُ۔

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَوَّاهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عَسَا الشَّاءُ آتِيًا فَلْيَكِلِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ۔

(رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب)

۲۱۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ ذَانِمَةً مُؤْمِنُونَ يَا زُجَّاجَةً دَاعِمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبُهُ غَافِلٌ لَدَى۔

(رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب)

(عریب)

۲۱۳۷ وَعَنْ قَالِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَكَلِّمُوهُ بِسُكُونٍ أَلِفَتْكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِطَهْرٍهَا دَرَفَ دَائِيَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللَّهَ بِسُكُونٍ أَلِفَتْكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِطَهْرٍهَا فَإِذَا قَرَعْتُمْ قَامَسُوا بِهَا وَجُوهَكُمْ۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۱۳۸ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكِعَ يَتَعَمَّقُ كَرِيمَةً يَسْتَجِي مِثَّ عَبْدٍ إِذَا رَقَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هَمَّا صَدْرًا۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد والبيهقي في الدعوات الكبي)

(دعوات الكبي)

۲۱۳۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِكُمْمَا حَتَّى يَسْمَعَ بِهِمَا دَجَّةً۔

(رواہ الترمذی)



۲۱۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَجِيبُ الدُّعَاءَ مِنْ الدُّعَاءِ وَيَدْعُو مَا يَرْغِبُ إِلَيْكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۱۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِيَخْلُبَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۱۲۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَسْتَأْذِنُكَ السَّيِّئَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ أَشْرِكُنَا يَا أُمِّي فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا قَعَانَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

عَنْ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا

۲۱۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ السَّادِمُ حِينَ يُقْطَرُ مِنَ الْإِمَامِ الْعَاوِلُ وَالدَّعْوَةُ الْمَطْلُومُ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَرَقَى الْعَمَامُ وَلَفَّتْهُمُهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ دَعَاكَ لَا تَصْرُفْكَ وَكَوْ بَعْدَ حَتَّى - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا تُلَاقِي فِيهِمْ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَطْلُومِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ دوسری دعاؤں کو ترک فرما دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیر موجود کے حق میں غیر موجود کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عمر کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے کر فرمایا بھائی! تمہاری اپنی دعا میں شریک نہ کرنا اور میری دعا میں شریک نہ کرنا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے اس جملہ سے زیادہ اور کوئی جملہ مسرت نہیں دیتا تھا۔

(ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے صرف بڑھوں کا مسعد روایت کیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ روز و رات کی دعا جو وہ انظار کے وقت کرتا ہے۔ امام عادل کی دعا اور مظلوم کی دعا ان دعاؤں کو کہ اللہ تعالیٰ یاد دلوں سے اوپر بلند فرما دیتا ہے ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں رب کرم فرماتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں ان کی ضرورت دیکھوں گا چاہے کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں والد کی دعا اولاد کے حق میں۔ مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

## تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے حاجتوں کو طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوئی کا سر بھی ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی لیکن جامع ترمذی نے مسلمانانہ ثابت بنائی کی روایت کو اس

۲۱۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَنْ أَحَدَكُمْ رَبَّهُ حَاجَتُهُ فَكَفَّ حَتَّى تَأْتِيَهُ رِشْتَتُهُ تَسْلِمُ إِذَا انْقَطَعَ زَادُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ نَابِغَةَ الْبَنَاتِي مَوْلَا حَتَّى يَسْأَلَهُ الْيَمْلَحُ وَ



حَتَّى يَسْأَلَ شَيْئًا إِذَا انْقَضَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَزِيَّ بَيْتًا

لِطَبِيعِهِ.

۲۱۴۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ لِصَبْعَتِهِ حِوَالَةً مُنْكَبِتَةً

وَيَدْعُو.

۲۱۴۸ وَعَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا دَرَعَ يَدَيْهِ مَسَمَةً

وَجَمْعَةً يَمِينِهِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْأَعْلَاوِيُّ الثَّلَاثَةَ

فِي الدَّعَوَاتِ الْكَلْبِيَّةِ)

۲۱۴۹ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ

أَنْ تَرُدَّ يَدَيْكَ حَذًّا وَمُنْكَبِتًا أَوْ تَحَوِّجَهَا وَلَا تَتَعَفَّرَ

أَنْ تُشِيرَ بِأَصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَلَا يَهْمَانِ أَنْ تَمُدَّ

يَدَيْكَ جَمِيعًا ذَرَفَ رَوَايَةً كَانَ وَلَا يَهْمَانِ

هَكَذَا دَرَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مَعًا

يَمِينِي وَجَمْعَةً.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۱۵۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ رَفَعْتُمَا

أَيْدِيَكُمْ يَدْعَا تَمَارَادَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا يَعْنِي إِلَى الصُّدْرِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۱۵۱ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا دَعَا عَلَيْهِ بِدَعَا

بِتَقْسِيمِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ شَيْخَيْ

حَسَنِ عَرَبِيٍّ مَوْحِيٍّ)

۲۱۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو

طَرَحَ نَفْلَ كِبَا كُنْكَ كِي طَلَبَ بِي اللَّهُ تَعَالَى سَكَرَ سَ اور اگر بوجی کا نسر وٹ

جائے تو بھی اس کے بارے میں اس سے مانگے (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں اپنے ہاتھوں کو اتارنا پسند کرتے کہ آپ کی بغلوں کی

سفیدی نقرانے لگتی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں کو کندھوں

کے برابر کر لیتے تھے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے دو ہاتھ کو غنہ

فرماتے اور زہد میں ان کو اپنے چہرے پر بھر لیتے تھے مذکورہ بالا تینوں سے

حدیثیں یہی سنی گئی ہیں۔

حضرت مکرر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے

ہیں کہ سوال (دعا) کرنے کے آداب یہ ہیں کہ تم اپنے ہاتھوں کو گنہ حوٰں

کے قریب تک اٹھاؤ۔ اور طلب مغفرت کا ادب یہ ہے کہ انگلی کے ساتھ اشارہ

کو دعائیں عاجزی اور مبالغہ یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو لبا کرو ایک اور

دعا یہ ہیں اس طرح ہے کہ عاجزی کرتا ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاؤ

اور ہاتھوں کی پشت منہ کے قریب ہو۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تمہارا اپنے ہاتھوں

کو اٹھا کر دست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک

سینے سے اونچے نہیں اٹھائے۔

(احمد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے تو پھر اس کیلئے دعا فرماتے اس دعا میں

پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی دعا کرے



يَدْعُوهُ لَيْسَ فِيهَا رُفْعٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَجَعُوا لَا أُعْطَاهُ  
 اللَّهُ بِهَا إِلَهًا يُلَاقِي إِمَّا أَنْ يُجْعَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ  
 فَلَمَّا أَنْ يَدْعُوهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ  
 مِنَ الشَّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا نَذَرْنَا قَالَ اللَّهُ أَتَمَرُّ  
 (رَدَّاهُ أَحْمَدُ)

۲۱۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةُ  
 الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَهِمَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصْدُرَ  
 وَدَعْوَةُ الْمَجَاهِدِ حَتَّى يَقَعُ وَدَعْوَةُ الْمَرْبِطِ حَتَّى  
 يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْكَافِرِ لَا تُجِبُّ يَظْهَرُ الْغَيْبُ ثُمَّ قَالَ وَ  
 أَشْرَفُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ لِأَعْيَانِهِ دَعْوَةُ الْكَافِرِ يَظْهَرُ  
 الْغَيْبُ

(رَدَّاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَلِمَةِ)

## بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ ذِكْرُ اللَّهِ وَالتَّقَرُّبُ خَدِ اُونْدِي

پہل فصل

۲۱۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ  
 يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَبَّهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغُفِرَ لَهُمْ  
 الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ  
 فِي مَقَامٍ عَظِيمٍ (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَهَرَعَ عَلَى  
 جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جَبَلُ دَانٍ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جَبَلُ دَانٍ  
 سَبْعَ الْمِائَةِ دُونَ قَالُوا وَمَا الْمِائَةُ دُونَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ قَالَ الذِّكْرُ دُونَ اللَّهِ كَثِيرًا وَالذِّكْرُ الْكَلِمَةُ (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

جس میں گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک کو  
 پورا کر دیتا ہے یا تو وہ جلد پوری ہو جاتی ہے یا وہ آخرت کے لیے ذخیرہ کر  
 دی جاتی ہے یا اس سے برائی کو دفع کر دیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسول خدا نے فرمایا اللہ کا  
 فضل بہت زیادہ ہے (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں  
 مظلوم کی دعا جلد کے طور پر پورے۔ مایہ کی دعا جلد وہ حج کر کے واپس آتا  
 ہے مجاہد کی دعا جلد وہ جنگ سے پیچھا یک مسلمان بھائی کی دوسرے  
 مسلمان کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا پھر اپنے فرمایا ان میں جلد قبول  
 ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک بھائی کی عدم موجودگی میں دوسرے بھائی نے  
 کی ہو۔

وہ جتنی نے دعوات کبیر میں اسے روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جماعت ذکر الہی کے لیے  
 بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے سکون  
 اللہ ان کی دولت ان کے لیے نازل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ  
 ان فرشتوں میں فرماتا ہے جو اس کے قریب ہوتے ہیں (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں جب جبل جمدان پہنچے تو صحابہ سے فرمایا  
 جلد پورے جمدان کی پہاڑی ہے پھر فرمایا مغفروں پوش قدمی کر گئے صحابہ  
 عرض کیا یا رسول اللہ مغفروں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ جو اللہ کو کثرت  
 سے یاد کریں اور وہ خواتین جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔ (مسلم)











اللَّهُ نَبِيًّا قَدْ آتَاكُمْ مَوْعِدًا وَصَدَّقُوا إِلَى السَّمَاءِ  
قَالَ رَبِّ انصبروا لله وهو أعلم بما لهم من آيات  
جنتهم فيقولون جنتنا من عند ربنا وفي الآيات  
يَسْتَعِزُّونَكَ وَيُكْفِرُونَكَ وَيُكْفِرُونَكَ  
وَيَسْتَعِزُّونَكَ قَالَ وَمَا ذَا يَسْتَعِزُّونَكَ  
جَنَّتِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا آتَى رَبِّ  
قَالَ وَكَيْفَ تَرَوْنَهَا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَعِزُّونَكَ  
قَالَ وَمِمَّا يَسْتَعِزُّونَكَ قَالُوا مِنْ تَارِكٍ كَانَتْ  
وَهَلْ رَأَوْا تَارِكًا قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ تَرَوْنَهَا  
تَارِكًا قَالُوا يَسْتَعِزُّونَكَ قَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ قَدْ  
عَفَرْتُ لَهُمْ فَاعْطِيَهُمْ مَا كَانُوا وَاجِدُهُمْ  
مِنْكُمْ اسْتَجَابُوا قَالُوا يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلُكٌ  
عَبْدًا خَطَا أَمَّا مَرَّةً فَجَبَسَ مَعَهُمْ قَالَ  
فَيَقُولُ وَلَهُ عَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بِهِمْ  
جَلِيلُهُمْ.

۲۱۶۱ وَعَنْ حَظَلَةَ بْنِ الشَّيْبَةِ الْأَسَدِيِّ  
قَالَ لَبِيتُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَظَلَةُ  
قُلْتُ تَامَنُ حَظَلَةُ قَالَ جُحَنَّا اللَّهُ مَا كَقَوْلِ  
قُلْتُ تَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُنَادِيكَ يَا لَكَارِ وَالْجَنَّةُ كَأَنَّكَ رَأَيْتَ عَيْنٍ قَدْ أَخْرَجْنَا  
مِنْ عَيْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاثَنَا  
الْأَزْدَ وَآجٍ وَالْأَزْدَ وَالْقَتِيعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ قَرَأَ اللَّهُ إِنْكَافَتُ لِي مِنْهُ هَذَا قَالَ لَقَدْ كُنْتُ أَتَا  
وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُلْتُ تَامَنُ حَظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهُ تَكُونُ عِنْدَكَ تُنَادِيكَ يَا لَكَارِ وَالْجَنَّةُ كَأَنَّكَ رَأَيْتَ  
عَيْنٍ قَدْ أَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنِكَ عَاثَنَا الْآزْدَ وَآجٍ وَ  
الْأَزْدَ وَالْقَتِيعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

انسان سے بہت دیر تک شب بربطی فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ اگر میں نے ان  
کی مغفرت فرمادی۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ  
سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ذکر کرنے والوں میں  
شامل نہیں وہ ان کے پاس کس کام سے آیا تھا اور یہ گواہ کیا رب تعالیٰ فلا  
ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے والے بھی محروم اور سخت نہیں ہے  
رہنماری لیکن مسلم شریف میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت  
سے فرشتے ذکر کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں اور جب کوئی ایسی  
مجلس ملتی ہے تو وہی بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو اپنے پاؤں میں جھپا لیتے ہیں  
اس طرح فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان نفعنا میں پھر جاتے ہیں اور  
جب ذکر کرنے والے ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر واپس ہوتے ہیں  
تو اللہ تعالیٰ ان سے معلوم فرماتا ہے مالا لکھو ان کے مال سے کوئی رات  
ہو تاکہ فرشتوں کو کہاں سے آ رہے ہو فرشتے فرمادیں کہ ہم زمین سے تیرے ان بندوں  
پاس سے آ رہے ہیں جو تیری تسبیح۔ تملیل تہلیل اور تیری بڑائی بیان کرنے میں مشغول  
تھے اندر سے اسے سوال تھے رب کریم فرماتا ہے کہ وہ کیا سوال کر رہے تھے تو فرشتے  
کہتے ہیں کہ وہ تیری جنت لنگ رہے تھے تب تمہاری تمنا فرماتا ہے۔ (تقریر بر ص ۶۹)

حضرت حظلہ بن الشیبہ الاسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری  
جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دعا فرمائی  
اے حظلہ کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ حظلہ تو منافق ہو گیا تو صدیق اکبر نے فرمایا  
بیوان اللہ تم کیا کہہ رہے ہو حظلہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ جب ہم بارگاہ نبوی میں  
ماضی ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ و جنت کی بابت بتاتے ہیں اس وقت  
ہماری حالت یہ ہوتی ہے گویا جنت و دوزخ ہمارے سامنے ہیں لیکن جب  
ہم بارگاہ نبوی سے اہل دیال میں آتے ہیں تو ہم اہل دیال زمینوں اور  
باغوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور ان باتوں کو بھول جاتے ہیں جناب ابو بکر  
نے فرمایا خدا کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہوتا ہے پھر میں اور جناب ابو بکر رضی اللہ عنہما  
کی خدمت میں ماضی ہونے میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ حظلہ  
تو منافق ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ حظلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب  
آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو جنت و دوزخ کی بابت سنتے ہیں تو یہ معلوم  
ہوتا ہے کہ ہم پندہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب آپ کی خدمت سے  
جاتے ہیں تو یوں ہی بچوں اور زمینوں میں گھر کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری  
ہاں ہے اگر تم اس مالک پر جو جیسا کہ میرے پاس ہو رہے ہیں اور ذکر الہی میں  
مشغول رہے تو فرشتے تم سے بہتر ہوں اور راستوں میں مصافحہ کریں رسول اللہ  
نے فرمایا اسے خطہ ایک گھڑی۔ ایک گھڑی اور یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا۔  
(مسلم)

## دوسری فصل

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے ان اعمال سے خبردار نہ کروں جو تمہارے  
بہترین اعمال ہیں اور تمہارے مالک کو پسند ہیں اور درجات کے لحاظ سے  
بہت بلند ہیں اور زو مال کے خرچ سے بھی بہترین اور اس جنگ سے بھی بڑا  
نفع حاصل کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتادیں تو آپ نے فرمایا عہد اللہ تعالیٰ  
کا ذکر ہے۔

(مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن مالک نے اس حدیث کو  
ابو الدرداء پر موقوف کیا ہے۔)

حضرت محمد بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی  
اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون شخص بہترین ہے نبی اللہ  
نے فرمایا وہ شخص قسمت جس کی عمر طویل ہو اعمال اچھے ہوں اس نے ایک  
اور سوال کیا کہ اچھے عمل کون سے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا جیب تو دنیا  
کو چھوڑ دے یا تو تیری زبان ذکر الہی سے ترو۔

(احمد۔ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جیب تمہارا اگر جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے  
کھاؤ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا  
ذکر و شغل کے حلقے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے اس کی پشت  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اور جو شخص بستر پر  
بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے تو یہ بھی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

مَلَکِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَآلِہِٖ وَسَلَّمَ یَسْبُوہُ کَوْنُہٗ مُؤْمِنًا  
عَلٰی مَا تَکُونُوْنَ عِندَہِی وَفِی الدِّیْنِ کَوْنُہٗ صَاحِبًا لِّمَلَکِہِ  
الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی فُرُشِہِمْ وَفِی طَرِیقِہِمْ وَفِی کَلِّہِمْ یَا  
حَظْلَہٗ سَاعَۃً وَسَاعَۃً فَکَلِّ مَزَایَہِ  
(رداء مسلم)

۲۱۴۲ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی  
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَآذَکَہَا  
عِندَ مَلِیْکِہِمْ وَآرَظَہَا فِی دَرَجَاتِہِمْ وَخَیْرِ کَلِّہِمْ اَنْ  
اِنْعَاقِی النَّہِیْبَ وَالتَّرِیْقَ وَخَیْرِ کَلِّہِمْ اَنْ  
تَتَقَوَّا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَہُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ  
قَالُوْا بَلٰی قَالَ وَکَرَّ اللّٰہُ۔

(رداء مالک۔ احمد۔ الترمذی۔ ابن ماجہ۔ الا  
اَنْ مَا یَحِبُّ وَفَقَّ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ)

۲۱۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسَیْءٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ  
اِلَی الْمَشِیْخِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخِی النَّاسِ خَیْرٌ  
فَقَالَ طَلَبُی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسَنَ عَمَلُہٗ قَالَ  
یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَخِی الْاَعْمَالُ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَفَارِقَ  
الدُّنْیَا وَلِیْسَ لَکَ رَحْلٌ تَنْ وَکَرَّ اللّٰہُ۔

(رداء احمد۔ الترمذی)

۲۱۴۴ وَعَنْ اَبِی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قَالُوْا  
وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّۃُ النَّارِ۔

(رداء الترمذی)

۲۱۴۵ وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی  
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدَ النَّبِیِّ کَرَّمَ اللّٰہُ فِیْہِ  
کَانَ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ نِزْلٌ وَمِنْ اَصْحَابِہِمْ مَضْجَعًا  
لَا یَنْکُرُہُ اللّٰہُ فِیْہِ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ نِزْلٌ۔











۲۱۴۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ حَيَاثُورٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ حَفَنَ وَإِذَا فَعَلَ دَسَّسَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

۲۱۴۵ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِبِينَ كَأَنَّمَا يَلِي سَلَمَ الْغَائِبِينَ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِبِينَ كَخَصَمِ الْخَصْمِ فِي شَجَرِ تَيْسٍ وَفِي رَوَابِئِ قَبْلِ الشَّجَرِ الْخَصْمِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِبِينَ مِثْلُ مَسْحُوحٍ فِي بَيْتِ مُطْلُوٍّ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِبِينَ يُرِيدُ اللَّهُ مُتَعَدَّاهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ سَاحٍ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِبِينَ يُخَفِّرُهُ بِعَدَدِ نَحْلٍ فَيْسِيحٌ وَأَعَجَمٌ وَالْفَوْسِيحُ بَنُو دَمْرٍ وَالْأَعَجَمُ الْبَهَائِمُ (رَوَاهُ رُوَيْدٌ)

۲۱۴۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَجْبَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۴۷ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَكَتَمْتُ فِي سَفَاتِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَمْشِي مَسْأَلَةً وَصَلَاةً وَصَلَاةً الْمَلُوكِ ذَكَرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَجْبَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطَ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ الْكَبِيرَةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل سے چپکا ہوا ہے لیکن جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور جب ابن آدم ناسل ہو جاتا ہے تو شیطان دوسرا ڈالتا ہے (بخاری میں اس حدیث کو معلقاً ذکر کیا گیا ہے) حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفلت کرنے والوں میں سے ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کھانگے والوں کو بھانپنا چھوڑنے والا

مجاہد اور غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الہی کرنے والا ایسا ہی ہے جس طرح خشک درخت میں سبز شاخ - ایک اور روایت میں اس طرح مروی ہے کہ ذکر الہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسی کہ خشک درختوں میں بے زور اور خیر گھروں میں روشن مکان اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کو زندگی دی میں اس کا خفیہ مقام دکھاتا ہے اللہ ذکر الہی کرنے والے کے گناہ اگر انسانوں اور جانوروں کے برابر بھی ہوں تو بخشش دیئے جاتے ہیں -

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو اس کو عذاب الہی سے نجات دلا دے سوائے ذکر الہی کے (مالک - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ ذکر الہی کے لیے اپنے ہونٹوں کو کھاتا اور دلوں کا کتابہ تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے -

(بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور لوگوں کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے عذاب سے مکمل نجات دلا دے اور وہ ذکر الہی ہے سوائے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں تو رسول اللہ نے فرمایا ہاں جہاد بھی حتیٰ اگر لڑنے ہوئے تمہاری تلوار بھی ٹوٹ جائے - (بیہقی و حوات کبیر)







تو یہ قبول کرنے والا بدلہ لینے والا معاف کرنے والا نہایت مہربان  
کائنات کا مالک، بزرگی اور جلالت والا، بخشش کرنے والا، جمع کرنے  
والا، بے پروا - بے پرواہ کرنے والا - راہ دکھانے والا - پیدا کرنے والا -  
ہمیشہ رہنے والا باقی - کائنات کا راہ نما - پروردار -

اسے ترمذی سے روایت کیا اور یحییٰ نے دولت کبیر میں از ترمذی  
نکھ کر یہ حدیث مزید ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے اس لیے  
سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ سے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہارا بے نیاز  
ہے تو نے کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جنگ کیا تو کوئی ہمسر نہیں رسول خدا  
نے فرمایا اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لے کر دعا کی ایسا اسم اعظم  
جب اس کے قول پر دعا کی جاتی ہے تو اللہ عطا فرمادیتا ہے۔

(ترمذی - ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے  
ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک صاحب نماز بڑھ رہا  
تھے نماز کے بعد اترنے دعا میں کہا خداوند میں تجھ سے طلب کرتا ہوں  
کہ تم کو تمام نعمتوں کا سزاوارد ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات  
مہربان عطا کرنے والی ہے تو نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے تیری  
ذات بزرگی اور بخشش کی مالک ہے اسے زندہ اور غیر گری کرنے والے  
میں تیرے سامنے دست بدماء رسول خدا نے فرمایا اس نمازی نے  
اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے واسطے دعا کی اور اسم اعظم وہ نام ہے  
جب اس کے واسطے دعا کی جائے تو وہ قبول کی جاتی ہے اور جیسا  
حضرت امام احمد بن حنبلہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں پوشیدہ ہے پہلی آیت والکلم  
الاول لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری سورہ آل عمران کی پہلی آیت  
الم اللہ لا الہ الا اللہ صمدی القیوم ہے۔

(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ - دارمی)

رَبُّ السَّمَاوَاتِ السُّبُطِ الْعَزِيزُ الرَّؤُوفُ  
مَالِكُ الْمَمَلِكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
الْمُعِطُ الْجَانِبِ الْمُغْنِي الْمُغْنِي الْمَانِعُ  
الْمُنَادِي الْمُتَوَكِّلُ الْمُتَوَكِّلُ الْمُتَوَكِّلُ  
الْبَاقِي الْوَاقِعُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ

(رواہ الترمذی و ابی یوسف فی التَّحَوُّاتِ الْكَبِيرِ  
وَقَالَ التَّرمذی فی ہذا احادیث قَرِيبَ)

۲۱۸۱ وَعَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ  
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الْعَزِيزُ الَّذِي  
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا  
فَقَالَ اللَّهُ يَا سُبُّوحٌ الْعَظِيمُ الَّذِي إِذَا  
سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَلَئِنْ دُعِيَ بِهِ أُجِبَ

(رواہ الترمذی و ابی داؤد)

۲۱۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي  
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ اللَّهُ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ الْمَنَّانُ بَيِّنَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللَّهُ  
يَا سُبُّوحٌ الْعَظِيمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أُجِبَ وَلَئِنْ  
سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ - (رواہ الترمذی و ابی داؤد و  
التَّرمذی و ابی ماجہ)

۲۱۸۳ وَعَنْ أَنَسٍ بِشَيْءٍ يَزِيدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْعَظِيمُ فِيهَا ثَلَاثِينَ  
الْأَيْتِينَ وَلَا تَعْلَمُ لَهُ وَاحِدَةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو النَّبِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

(رواہ الترمذی و ابی داؤد و ابی ماجہ و ابی داؤد)



۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ قَالٍ قَالَ رَسُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا دُعَا رَبِّهِ وَهُوَ فِي بَيْتِ الْخُزَيْمَةِ لَوْلَا أَنْتَ مُبِحَا نَفْسِي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَمْ يَدْعُ بِعَارِجٍ مُسْلِمٍ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ.

(رداء احمد والترمذی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھیل والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جب وہ پھیل کے بیٹ میں تھے ان الفاظ میں تھی خداوند اتیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے تھا۔ اس دعا کو چڑھ کر جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

(راحمہ ترمذی)

## تیسری فصل

۲۱۸۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَكَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْقَوْلُ هَذَا مُرَادٌ قَالَ بَلَى مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ قَالَ وَابْرَأَ مَوْصِي الْأَشْعَرِيَّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَسِمُ يَقْرَأُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ جَسَّ أَبْرَأَ مَوْصِيَّ يَدْعُو فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ يَا سَمِيْعُ الْإِنْفِي إِذَا سِئِلَ بِهِ أَجَبْتُ كَمَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي أَنْتَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ صِدِّيقٌ حَتَّى تَقِيَّ بِحَبِيبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رداء ترمذی)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو ایک صاحب بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے کہا کہ یہ شخص دیکھو تو نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا مسلمان ہے جناب بريدہ ہی کہتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ اشعری بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور نبی علیہ السلام ان کی قرأت کو سن رہے تھے تلاوت کے بعد جناب ابو موسیٰ معروفہ دعا پڑھا اور ان الفاظ میں دعا کی خداوند اس میں گواہی دیتا ہوں کہ تو معبود ہے میرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے تو نے نہ کسی کو پیدا نہ تو جنا گیا۔ تیرا کوئی رشتہ دار نہیں تو کیا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو موسیٰ نے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے در پیر مانگنے والا ہمیشہ رہا یا مانا ہے اور اس کے واسطے دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام سے اجازت مانگی کہ یہ باتیں جو میں نے سنی ہیں لوگوں کو بتاؤں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں! تمہیں نے سب سے پہلے جناب ابو موسیٰ کو یہ بات سنائی تو انہوں نے مجھ سے کہا آپ آج سے میرے بھائی ہیں کیونکہ آپ نے مجھے حدیث نبوی سنائی ہے۔

(ترمذی)



## بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

### تسبیح تحمید تکبیر و تہلیل پڑھنے کا اجر و ثواب

#### پہلے فصل

۲۱۸۸ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ التَّكْلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ رَوَيْتُ رَوَايَةً أَحَبُّ التَّكْلَامِ لِي اللَّهُ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَتَوَّلَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَنْ يَأْتِيَ قَوْلًا وَفَلَّ زَيْدًا أَوْ بَعْدَهُ - (مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

۲۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَجَعَلَ يَتْلُو سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدًا تَوَمَّ الْفَيْحَةَ بِأَفْضَلٍ مِنْهَا جَاءَهُمْ إِلَّا أَحَدًا قَالَ وَمَنْ قَالَ مَا كَانَ أَوْ رَأَى عَلَيْهِ - (مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْعَلُكَ تَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ عَلَى الْبَشَرِ تَقِيكَتَيْنِ فِي الْبُيُوتَانِ تَقِيَتَيْنِ إِلَى الرَّحْمَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت رکھنے والے کلمے چار ہیں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ تکبیر کہنا اور دوسری روایت کے مطابق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور ان میں سے جس سے ابتدا کرے کوئی نضر کی بات نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر التسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کہنا مجھے خطا کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں ایک سو مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سو دن کی جہاں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام سو مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ پڑھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل نہ ہوگا سوائے اس کے جو اس کو پڑھتا ہو یا اس سے زیادہ پڑھتا ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر آسان ہیں لیکن میزان عمل میں بھاری اور رب کریم کو محبوب ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ و الحمد للہ



سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور سبحان اللہ العظیم ہیں (متفق علیہ)

۲۱۹۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقْنَانَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْحَظُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْتُيبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ مَسْأَلَةً سَائِلٌ مِنْ جِبَالِهِمْ كَيْفَ يَكْتُيبُ أَحَدُكَ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ بِهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً تَسْبِيحَةً فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ أَوْ يَحْطِئُ حَسَنَةً أَلْفَ حَسَنَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي كِتَابِهِ فِي جَمْعِهِ مِنَ الْوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجَعْفَرِيِّ أَوْ يَحْطِئُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْيَرْكَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعْدٍ فِي الْقَطَّانِ عَنْ مُوسَى فَقَالُوا وَيَحْطِئُ بِغَيْرِ أَلْفٍ هَكَذَا فِي كِتَابِ الْخَمْسِيَّاتِ -

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور دیگر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ نے فرمایا کیا تم کوئی اس عمل سے عاجز ہے کہ ایک ہزار نیکیاں روزانہ لکھے حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیسے طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں روزانہ حاصل کرے تو آپ نے فرمایا جو شخص سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اس کے تمام اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے (مشکوٰۃ راوی) صحیح مسلم میں اس روایت کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ جہنی کی روایتوں میں معاف کرنے کے الفاظ ابو بکر برقی سے منقول ہیں لیکن شعبہ ابو عروانہ اور یحییٰ قطان نے موسیٰ جہنی سے جو روایت کی اس میں ہزار کا لفظ نہیں ہے اور موسیٰ حمیدی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تو سا کلام سب سے بہتر و افضل ہے تو آپ نے فرمایا وہ جس کو اللہ اور فرشتوں نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے وہ سبحان اللہ و تکبیر ہے۔

۲۱۹۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَصْلُكَ اللَّهُ بِكَ لَيْلَتِكَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ -

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے سے نماز فجر کے لیے تشریف لے گئے تو میں اس وقت مصطلے پر تھی لیکن جب پاشت کے وقت وہاں تشریف لائے تو مجھے مصطلے پر پا کر فرمایا کیا تم اس وقت سے جبکہ میں یہاں سے گیا ہوں مصطلے پر ہی ہو رہی ہے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اس وقت آپ نے فرمایا یہاں سے ہلنے کے بعد میں تمہارا ایسے کلمات پڑھے ہیں اگر تمہاری ساری دن کی عبادت کا ان سے موازنہ کیا جائے تو وہ کلمات وزن میں بھاری ہوں گے اور وہ کلمات سبحان اللہ و تکبیر و الحمد و رضی النفس و ذلہ عرش و مداد کلمات ہیں۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۳ وَعَنْ جُزَيْرِ بْنِ أَنَسٍ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَدِينَةِ بَغْدَادَ حِينَ صَلَّى الْقُبُورَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَتَى وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّذِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا قَالَتْ لَعَنَكَ اللَّهُ يَا نَسِيتُكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَكَ قُلْتُ بَعْدَ أَنْ أَرْتَبِعَ تَحْلُمَانِي ذَلِكَ مَرَّاتٍ ثَلَاثِينَ يَوْمًا قَالَتْ مُمْسِكًا الْيَوْمَ تَوَسَّلَ بِسَبْعِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ قَدْ دَخَلْتَهُ وَرَضِيَتْهُ قَالَتْ مَرَّةً عَشْرًا وَصَدَّادَ كَلِمَاتِهِ -

رَسُولُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ و محمد لا شریک لہ الحمد و ہر علی کل شیء قدر اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے تمام اعمال

۲۱۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْبُكْلُ وَكَهُ الْحَمْدُ دَعَا عَلَى نَفْسٍ قَدِيدَةٍ فِي يَوْمِ قِيَامَةِ مَرْتَبَةٍ كَأَنَّ لَهُ عِدَدًا



میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس دن شام تک کے لیے وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور وہ کسی کامل اس پر مہینے طالعے کے ملنے سے فوقیت حاصل نہ کر سکے گا مگر سوائے اس شخص کے جس نے ان کلمات کی تکرار کیا ہو۔

(محقق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو لوگوں نے آواز دی مجھے کہنا شروع کر رکھا تو سرکار نے فرمایا لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو تم ایسی ذات کو نہیں پکار رہے ہو جو میری یا تم سے دور ہو درحقیقت تم ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو وسیع و بعیر ہے وہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تو تم سے تمہاری سواریلوں کی گردن کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہے راوی حدیث فرماتے ہیں میں نبی علیہ السلام کے پیچھے تھا میں نے ملاں لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھی اس وقت سید عالم علیہ السلام نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی بابت مطلع نہ کر دوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ضرور مجھے اس سے آگاہ فرما دیں تو آپ نے فرمایا وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

(محقق علیہ)

### دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ العظیم و بحمدہ پڑھے اس کے لیے جنت میں گھر کا ایک درخت لگایا جائے گا۔

(ترمذی)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کرنے والے جب صبح کرتے ہیں تو فرشتہ اُترتا ہے پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کر دے۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تہذیبوں یا اذکار میں سے افضل ترین

عَشْرًا قَابَ دُرِّهِمْ لَهُ مَا فِي سَمَوَاتٍ وَ مَرِجَاتٍ  
عَنْهُ مَا فِي سَمَوَاتٍ وَ مَرِجَاتٍ وَ كَانَتْ لَهُ حُجْرًا وَ مَرِجَاتٍ  
الشَّيْطَانُ يَدْرُسُهُ وَ الْإِنِّ مَخْلُوعٌ يُسَبِّحُ ذَكَرَ يَاتٍ  
أَحَدًا يَأْتِيهِمْ وَ مَا جَاءَهُ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ  
وَسْئَةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۵ وَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ  
النَّاسُ يَجْعَلُونَ يَا لَكَ كَيْفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ  
لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ أَصْحَابِهِمْ يَقُولُونَ يَا لَكَ كَيْفَ  
سَمِعْتُمْ بِهَذَا كَيْفَ يَكُونُ هُوَ مَعَكُمْ وَ الْإِنِّ مَخْلُوعٌ  
أَقْدَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِي لَا جِلْدَ لَكُمْ قَالُوا  
أَبُو مُوسَى وَ آتَا خَلْقًا أَهْوَلَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا يَا اللَّهُ فِي كَيْفٍ فَقَالَ يَا عِبَادَ اللَّهِ ابْتَ  
كَيْسَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى كَيْفٍ يَكُونُ كُنُوزُ الْجَنَّةِ فَمَنْ  
بَلَغَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا يَا اللَّهُ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ  
يَحْمِدُهُ عَدِيسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۹۶ وَ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فَيُؤَدُّونَ الْأَمَانَ  
يُنَادِي سَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ الْقُدُّوسُ -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۹۸ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ التَّوَكُّلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَفْضَلُ



ذکر اللہ کی وحدانیت کا تذکرہ اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ -

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الشُّكْرُ مَا شَكَرُوا اللَّهَ عَلَيْهِ لَا يَحْمَدُهُ -

۲۲۰۰ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلُ مَنْ يُدْخِلُ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي الشُّكْرِ وَالصَّلَاةِ -

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَقِمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَذْهَبُكَ بِهِ فَقَالَ يَا مُوسَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ ثَلَاثُ عِبَادِكَ

يَعْمَلُونَ هَذَا الشَّيْءَ أَوْ يَدْعُونَهُمْ تَعْمَلُونَ بِهِ ثَلَاثًا يَا مُوسَى كَوْنُ أَقِ السُّلُوبِ السَّبْعَ دَعَا مِنْهُمْ عَجْرَةَ الْأَكْرَمِينَ السَّبْعَ وَضَعْنَ فِي كَفِّهِ دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ فِي كَفِّهِ ثَلَاثٌ يَهْتَفُونَ دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ

(رَدَّاهُ فِي تَرْجُومَةِ الشُّكْرِ)

۲۲۰۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي خُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مَدَامَةً رَبُّهُ قَالَ دَلَالَةً إِلَّا أَنَا أَنَا أَكْبَرُ وَإِلَّا أَنَا دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللَّهُ دَلَالَةً إِلَّا أَنَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا إِذَا قَالَ دَلَالَةً إِلَّا أَنَا إِلَهِي الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ دَلَالَةً إِلَّا أَنَا إِلَهِي الْمَلِكُ وَلِي الْحَمْدُ قَالَا قَالَ دَلَالَةً إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ دَلَالَةً إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا فِي وَكَانَ يُقْرَأُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرْغَبِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ - (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد بیان کرنا شکر کے سر کی طرح ہے جس نے اللہ کی حمد بیان نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جن کو سب سے پہلے جنت میں لایا جائے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو آسانی اور تسکین میں اللہ کی حمد کرتے رہیں۔ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو بعض نے شعب الایمان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم سے کہا تمہارا دعا مجھے ان کلمات کی تعلیم فرما جن سے میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کروں رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام ہرگز۔ وحدانیت کا ذکر کر ولا الہ الا اللہ کو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو سب ہی کہتے ہیں مجھے تو کوئی خاص چیز بتا دیجئے رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اگر ساتوں آسمان اور چاروں طرف کے آباد کرنے والے میں یعنی بسنے والے میں اور ساتوں زمینیں ترانہ کے ایک پہلے میں رکھے جائیں اور دوسرے پہلے میں لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو یہ پہلا پلا دوسرے پہلے درآباد کاروں

حضرات ابوسعید و ابوریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو رب کا اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب یہ کتاب کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں لکھتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی لائق ستائش اور اسی کے لیے ملک ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لیے ملک اور حمد ہے اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی اطاعت کرنی ہے اور وہی گناہ سے بچنے والا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میری اطاعت کرنی ہے اور میں ہی گناہ سے بچتا ہوں

۴۴ ہوں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہماری میں یہ کلمات کہے اور اس کو موت آگئی تو اس کو آگ نہ جلانے کی و ترمذی ابن ماجہ







نے فرمایا کوئی شخص جب صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے (جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب معراج جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور انہیں یہ بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور نذر خیر ہے اور مسطح ہے وہاں کاپانی میٹھا ہے اور اس میں شجرہ کادی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہدٰی کبیر ہے۔

(جامع ترمذی نے فرمایا اسناد کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے۔)

جبابہ کبیرہ رضی اللہ عنہما جو ہجرات میں سے ہیں روایت کرتی ہیں کہ ہم سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کا ورد خود پر لازم کر لو اور انہیں انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے اور وہ شہادت دیں گی اور تم ان سے غافل نہ رہو ورنہ رحمت الہی سے فراموش کر دیئے جاؤ گے۔ (ترمذی۔ الہود اور دود)

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَدَالِہِ اِلَّا اللہُ مُخْلِصًا قَطْرًا لَا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰی یُعْطٰی الرَّکَّ الْعَرْشِ مَا احْتَبَّ الْکَبِیْرُ۔

(رواہ الترمذی و قَالَ ہذا احادیث غریب)

۲۲۰۶ وَعَنْ ابْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَہِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیْ لَیْلَۃً فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْبِرَا اَمَّا کَ صَبَّی السَّلَامَ وَ اَخْبِرْہُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیْبَةٌ الشَّجَرَةُ عَذْبَاءُ الْعَمَلِ وَ اَنْشَہَا قِیَمَاتٌ وَ اَنَّ فِیْہَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔

(رواہ الترمذی و قَالَ ہذا احادیث حسن)

غریب استناد۔

۲۲۰۸ وَعَنْ یُسَیْرَہٗ وَ کَانَتْ مِنَ الْمُنْجِلِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالسَّیِّئِ وَالْهَمْلِیْلِ وَ التَّقْذِیْلِ وَ اَعْقَدَتْ بِاِلَّا کَاوِلَ قَالَتْ لَمْ تَمُوتْ مُتْرَلَاتٌ مُّتَنَطَلَاتٌ وَ لَا تَغُفُّنَ قَتْلَیْنِ الرَّحْمَۃِ۔

(رواہ الترمذی و اَبُو دَاوُد)

### تیسری فصل

حضرت محمد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول خدا ﷺ سے اگر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا ذکر تعلیم فرمائیں جس کو میں کہتا رہوں تو سرکار نے فرمایا لا الہ الا اللہ و مدہ لا شریک لا اللہ اکبر کبیرا و الحمد کثیرا و سبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز العظیم یہ سن کر دیہاتی نے کہا یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف میں ہیں میرے لیے کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھا کرو اللھم اغفر لی و رحمتی و اہدنی و ادر قنی دعا فی راوی فرماتے ہیں مجھے یہ شک ہے کہ نبی علیہ السلام نے عالمی فرمایا یا نہیں۔ (مسلم)

۲۲۰۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاصٍ قَالَ جَاءَ اَمْرًاۗی اِلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ کَلَامًا اَقْرَبُہٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَ اللّٰہُ کَبِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَهَؤُلَآءِ لَیْسَ لَیْکُمْ فِیْہَا فِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَیْ وَ اَرْحَمْ لَیْ وَ اَهْدِ لَیْ وَ اَرْزُقْ لَیْ وَ عَافِ لَیْ شَکَّ السَّامِعُ فِیْ عَافِیْ۔ (رواہ مسلم)



حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر ایک خشک درخت پر ہوا آپ نے اس پر عصا مارا تو اس سے پتے بھڑنے لگے اس وقت آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنی سے بندہ کے گناہ ایسے ہی بھڑکتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے بھڑ رہے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت کھول معترف ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت رکھو کیونکہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ ماوی مدیث جناب کھول فرماتے ہیں جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا ممن اللہ الا الیہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے نقصان کے سترزد واز سے دور فرما دیتا ہے اور اس نقصان کا ادنیٰ حصہ فقر ہے دجائع ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب کھول کی سماعت حضرت ابوہریرہ سے ثابت نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ تسمیٰ سے چاروں کا علاج ہے جس کا ادنیٰ حصہ فم ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے عرش کے نیچے سے آیا ہے وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اس کے بارے میں رب کریم نے فرمایا ہے میرا بندہ اسلام لایا اور اس نے خود کو میرے سپرد کر دیا (دعوات کبیر)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سبحان اللہ مخلوق کی عبادت اور الحمد للہ کلمہ شکر ہے اور لا الہ الا اللہ کلمہ اعلاں ہے اور اللہ اکبر کا اجرا آسمان اور زمین کے درمیان مٹا کر پڑ کر تا ہے جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو رب کریم فرماتا ہے بندہ اسلام لایا اور خود کو سپرد کر دیا۔

(رمزین)

۲۲۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلَى شَجَرَةٍ قَائِمَةً الدَّرَجَةَ فَصَرَ بِهَا يَعْصِمُهُ فَكُنَّا نَكْرُ الدَّرَجَةَ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ نَسَاقُطُ دُخَانُ الْعَبْدِ كَمَا يَسَاقُطُ دَرَجُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۲۱۱ وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ خَيْرٌ لَهَا مِنْ كَثْرِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ قُلْتُ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَى مِنَ اللَّهِ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سُبُوحِينَ بَابًا مِنَ الطُّرُقِ أَدَاهَا الْفَقْرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِسَنَدٍ يُمْثَلِّقُ وَمَكْحُولٌ كَذَّابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۲۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا دَرَجَاتٍ يَسْعَرُ دَرَجَاتُهَا إِلَّا بِهَا اللَّهُ۔

۲۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْنَىٰ عَلَىٰ تَحْمِيَةٍ مِنْ تَحْمِيَةِ الْعَرْشِ مِنْ كَثْرِ الْحَمْدِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَنَ عِبْدِي وَأَسْكَنَ دَرَجَاتِهَا النَّبِيُّ هُوَ فِي الدَّرَجَاتِ الْكُبْرَى۔

۲۲۱۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْعَلَاءُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَنَ وَأَسْكَنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)



## توبہ واستغفار کا بیان

## بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

## پہلی فصل

۲۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُلُّوا نِي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَالْكَوْبُ الْيَمِينُ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرُ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً -

(رواہ البکاری)

۲۲۱۶ وَعَنْ الْأَخْطَرِ السَّهْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَانُ عَلَى قَلْبِي كَذِبٌ لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ -

(رداء مسلک)

۲۲۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُؤْخِرُونَ نِي إِلَى اللَّهِ قَرِيبٌ أَشَدُّ الْيَمِينُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ -

(رداء مسلک)

۲۲۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسَا بَرُّي عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا قَالُ يَا عِبَادِي إِنِّي سَوَّمْتُ الْقُلُوبَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهَا بَيْنَكُمْ مَعْرُومًا فَلَا تَطْلُقُوا يَا عِبَادِي مُلْكَكُمْ مَتَى إِلَّا مِنْ هَدِيَّةٍ فَأَسْتَهْدُو فِي أَهْلِكُمْ يَا عِبَادِي مُلْكَكُمْ حَاقِقَةً إِلَّا مَنْ أَطَاعَنِي فَأَسْتَظْهِرُنِي أَطَاعَتَكُمْ يَا عِبَادِي مُلْكَكُمْ عَائِدٌ إِلَّا مَنْ كَسَبَكُمْ فَاسْتَشْرُونِي أَكْسَبَكُمْ يَا عِبَادِي لَسْتُ كُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا مَسْرُوعِي تَتَضَرَّعُونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَتَفَعَّلُونِي يَا عِبَادِي لَرَأَى أَزْكَاكُمْ وَأَخْشَرَكُمْ وَذَلَّكُمْ وَجَعَلْتُكُمْ كَانُوا عَلَى اللَّهِ قَلْبٌ رَجُلِي وَاجِدٌ وَمَنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندکی قسم میں اللہ تعالیٰ سے دن میں استغفار سے زیادہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت اخضر بن زنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات میرے قلب پر حجابات کی کیفیت محسوس ہوتی ہے میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت اخضر بن زنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ سے توبہ و حضرت طلب کرو کیونکہ میں بھی روزانہ سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو ذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے فاقہ پر ظلم کر لیا ہے اور اس کو تمہارے لیے بھی حرام کیا ہے تم آپس میں ظلم و تشدد نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص گمراہی میں مبتلا ہے مگر میں کو میں ہدایت سے فائدہ لوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر میں کو میں غذا عراجم کروں لہذا مجھ سے غذا طلب کرو میں تم کو لکھاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب تنگے ہو مگر میں کو میں لباس عطا کروں تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تم کو کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم شب و روز گناہوں میں مبتلا رہتے ہو اور میں سب گناہ معاف کرتا ہوں مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھ کو ضرر پہنچا سکتے ہو اور مجھے نفع دے سکتے ہو اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب پہلا اور سب آخری انسان



فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا بَعْدِي تَوَّانَ أَذْنُكَ وَأَخْبَرْتُكَ  
رَأْسُكَ وَرَحْمَتُكَ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبٍ رَجُلٍ قَلْبِي  
مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا بَعْدِي  
تَوَّانَ أَذْنُكَ وَأَخْبَرْتُكَ وَأَنْتُمْ وَرَحْمَتُكَ  
قَامُوا فِي صَوْبِي قَاحِدًا فَكَانُوا فِي قَاعِ عَقَبَتِ كُلِّ  
إِنْسَانٍ مَشْكُوتَةً مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ عِزِّي عَمَّا  
إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْيَحْيَى إِذَا أُدْخِلَ الْيَحْيَى وَبَعْدِي  
رَأْسًا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْيَوْنَهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ أَدْوَيْكُمْ  
رَأْسًا هِيَ كَمَنْ وَجَدَ عَيْزًا فَكَيْفَ عَمِدَ اللَّهُ وَرَمَتْ  
وَحِيدًا غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَكُونُ مِنَ إِلَّا نَفْسُهُ

(رواہ مسلم)

۲۲۱۹ وَعَنْ أَبِي سُوَيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ  
رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ  
يَسْأَلُ قَاتِلِي رَأْسًا فَكَانَ أَكْثَرُ تَرْبَةٍ قَالَ لَا  
تَقْتُلُهُ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَيُّتِ قَدِيحَةٍ كُنَا  
وَكُنَا قَاتِلِيكَ الْمَوْتُ قَتَا بَصَدْرِي نَحْنُ مَا  
فَأَخْتَصَمْتُمْ فِيهِ مَكِيلَةً أَلْتَرْتُمُنِي وَمَكِيلَةً  
الْعَذَابِ قَا دَعَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَعْرِضَ قَدَالِي  
هَذِهِ أَنْ تَبَاغِدِي فَقَالَ قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجِدَ إِلَى  
هَذِهِ أَقْرَبَ بِشَرِّ قَعْفَرٍ لَهُ - (متفق عليه)

۲۲۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوْنُكُمْ تُدْنِيُونَ  
لَدَى اللَّهِ بِكُمْ وَتَبَاغِدُ بَعْضُكُمْ بِنُفُوسِ بَعْضٍ فَيَسْتَفْهِمُونَ  
اللَّهُ فَيَغْفِرُ لَهُمْ

(رواہ مسلم)

۲۲۲۱ وَعَنْ أَبِي مُوَيْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْطِئُ يَدَهُ بِالَّذِي لَا يَسُوبُ  
مُسِيئَاتِ اللَّهِ يَبْطِئُ يَدَهُ بِالَّذِي لَا يَسُوبُ مُسِيئَاتِ

اور تمام انس و جن اگر قلب خاشع کے ساتھ آئیں تو کوئی بھی میرے ملک  
میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تم مارا پہلا اور آخری یا  
تمام جن و انس مل کر برسے دل کے ساتھ میرے ملک میں کچھ نقصان  
کرنا چاہیں تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے اے میرے بندو! اگر اگلے پچھلے  
انسان اور جن ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے کچھ انگلیں اور کچھ دریا  
کریں تو میں ان کے سوالات کو پورا کروں گا اور اس سے میرے خزانہ  
میں کوئی کمی نہ ہوگی اور اس کی کیفیت یہ بھی نہ ہوگی جیسا کہ سولی کو دریا  
میں گھوٹا جاتا ہے۔ میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں  
اور ان کی جزا بھی اسی طرح دوں گا۔ پس جو بھلائی پائے تو اس کو اللہ کا  
شکر ادا کرنا چاہئے اور جو شخص برائی میں مبتلا ہو تو اس کو اپنے نفس  
پر ملامت کرنی چاہیے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا  
پھر وہ توبہ کے لیے دھرم دارا پھر ایسا لکھ کر وہ ایک ماہب کے پاس آیا اور  
اس سے توبہ کے بارے میں معلوم کیا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو وہ اپنے  
گناہوں میں اس نے ماہب کو مار ڈالا۔ اس قاتل نے پھر ایک شخص  
سے کہا کہ اب کیا کیا جائے تو اس نے کہا تم فلاں فلاں گاؤں میں جاؤ لیکن  
راستہ میں ہی اس کو موت آگئی لیکن اس کا مناسی گاؤں کی طرف تھا اب موت  
اور عذاب کا فرشتہ آپس میں مزاحم ہوئے اللہ تعالیٰ ایک سنی کو مکرم دیا کہ  
اس شخص سے قریب ہو جاؤ اور دوسری بستی سے کہہ کہ تو اس سے وعدہ ہو جا  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب ان دونوں بستیوں  
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا اس ذات اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم انھیں  
گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جا کر ایسی قوم کو لا بیگا جو اسے کٹا کر کے  
اللہ سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا رب کریم شب میں اپنا دست قدرت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ  
کرنے والا توبہ کرے اسی طرح دن کو دست قدرت دراز کرتا ہے تاکہ



الْفَيْلُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا -

(رواه مسلم)



۲۲۲۲ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ تَعَالَى قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِعُصَاةٍ قُلْتُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الْعِصَاةِ يَتَّكِلُ عَلَى آتِي لَا أَعْفُو لِعُصَاةٍ قَرَأْتُ كَذَا عَفَرْتُ لِعُصَاةٍ قَدْ أَحْبَبْتُ عَمَلَكَ أَذْكَمَا قَالَ رَدَّاهُ مُشْتَبِهُ ۲۲۲۳ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْأَرْسِيَّةِ قَالُوا أَنْتَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَدَعْوِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِكَ بِإِثْمِي فَاغْفِرْ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالُوا أَنْتَ قَالِ وَمَنْ قَالَهُمَا مِنَ النَّاسِ مَوْفِقًا يَنْهَاهُمَا قِمَاتٌ مِنْ يَوْمِهِمْ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَمُؤْمِنٌ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهُمَا مِنَ النَّاسِ وَهُوَ مُرَوِّقٌ يَنْهَاهُمَا قِمَاتٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَمُؤْمِنٌ أَهْلُ الْجَنَّةِ (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے تحقیق کی کہ اللہ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا لیکن رب کریم نے فرمایا ہے کہ فلاں شخص یہ گناہ کرتا ہے کہ فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا میں نے تو اس کی مغفرت کر دی حضرت عذرا بن ابی اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین طریقہ استغفار کا یہ ہے کہ تم اس طرح طلب مغفرت کرو خداوند! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بند ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کہے ہوئے عداور وعدہ پر قائم ہوں میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری ہی ہوں نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں یہی طریقہ اسلام نے فرمایا اگر انسان ایمان کا پس لینے کا مل کے ساتھ دعا کرے اور اسی دن تمام گناہ قوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور اگر رات کو دعا کرے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی مستحق جنت ہے (رمحاری)

## دوسری فصل

۲۲۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِي بَيْتِكَ وَلَا آتِي يَا ابْنَ آدَمَ تَوْبَتِي ذُنُوبُكَ عَنَانُ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفِرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا آتِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ تَوْبَتِي بِفَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا تَوْبَتِي تَوْبَتِي لَا تُشْرِكُ فِي شَيْءٍ إِلَّا تَوْبَتُكَ يَقْرَأُ بِهَا مَغْفِرَةٌ (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي دَرٍّ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَسَنَ عَوِيذٍ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے مجھے جیب بھی پکارا اور مجھ سے رجوع ہوا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کی اور مجھ سے اس کی پرواہ نہیں ہے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچیں پھر تو نے مجھ سے طلب مغفرت کی تو میں نے تیری مغفرت کی اور میری ذات بدلنا ہے اے ابن آدم اگر میری تجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو محیط ہو جائیں لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے لیے اتنی ہی مغفرت مقرر کروں را احمد لیکن دارمی نے اس حدیث کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا۔

حضرت ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ کعبہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بندہ نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں

۲۲۲۹ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَفَا آفِي



وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَأْتِي مَا  
كَرِهْتُمْ فِي شَيْءٍ. (رَوَاهُ فِي تَرْجُمَةِ الشَّيْخِ)  
۲۲۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ  
وَسَلُّوا مِنْ لَزِمِ الرَّسُولِ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ  
شَيْءٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَخْرَجًا قَدْ رَوَى عَنْهُ حَدِيثٌ  
لَا يَحْتَسِبُ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۲۲۲۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍِ الْوَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ وَسَلُّوا مَا أَسْرَمَ مِنَ اسْتِغْفَارِ  
وَأَنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۲۲۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْكُمْ وَسَلُّوا كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَخَيْرُهَا لَخَطَايَا النَّاسِ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلُّوا أَنْ تَكُونُوا إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ مُكْتَبَةً  
سَوْفًا فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُنِّيَ قَلْبُهُ  
كَأَنَّهُ زَادَ زَادَ حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبُهُ فَذَا إِلَيْكُمْ الزَّانُ  
الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى كَلَّا بَلْ تَرَانِ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا  
كَانُوا يَكْسِبُونَ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ  
ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَنُ  
صَحِيحٌ)

۲۲۲۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلُّوا أَنْ اللَّهُ يَقْبَلَ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ  
يُخْذَرْ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۲۲۲۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلُّوا أَنْ الشَّيْطَانُ قَالَ وَعِزَّتْكَ يَا رَبِّ  
لَا أَبْرِحُ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي  
أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ دَعَوْتِي وَجَعَلْتُ

کی مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میری  
ذات بے نیاز ہے جب تک کہ وہ بندہ شرک نہ کرے (شرح السنہ)  
ابن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس شخص نے استغفار کو اپنا طریقہ بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کی  
تمام مشکلوں کو آسان فرما دیتا ہے اور ہر غم سے نجات عطا فرماتا ہے  
اور اس کو بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
نے فرمایا جس شخص نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اور اس نے اللہ سے  
مغفرت طلب کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کا ارتکاب کیا ہو اور اس کی  
مغفرت ہو جاتی ہے (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے  
فرمایا سارے ہی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں  
جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
مومن جب گناہ کرے تو اس کے قلب پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے لیکن  
جب وہ توبہ کر لیتا ہے اور اللہ سے مغفرت کا طالب ہو تب تو اس کا  
قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر گناہ کرتا رہتا ہے تو یہ سیاہی  
بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہ رنگ ہے  
جس کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے بیشک ان  
کے رہنما ان کے اعمال نے ان کے قلوب کو رنگ آلود کر دیا ہے۔

راحمہ ابن ماجہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب  
تک کہ سانس کا پورہ باقی رہتا ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا شیطان نے رب تعالیٰ سے کہا اے میرے رب تیری عزت و  
جلال کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک کہ نہ دیکھ ان کے جسموں میں  
ہے ہسکا تا رہوں گا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی



وَأَرْتَقَا مَكَانِي لَا أَرَانِي أَغْفِرُ لَهُمَا مَا اسْتَغْفَرُوا مِنِّي  
(رواہ احمد)

۲۲۳۶ وَعَنْ صُلْوَانَ بْنِ عَتَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى اللَّهُ تَعَالَى جَعَلَ  
بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَرْمُومًا مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لَمْ يُنْزَلْ  
لَا يُعَلَّقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَفَالِكُ كَوَلِ  
اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ  
نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ -

(رواہ الترمذی دابن ماجہ)

۲۲۳۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ  
الشَّرِيَّةُ وَلَا تَنْقُطَ الشَّرِيَّةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ  
مَغْرِبِهَا - (رواہ احمد و ابوداؤد و دارمی)

۲۲۳۸ وَعَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي مَهَجٍّ لَأَسْرَائِلَ  
مُتَعَايِلَيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَرِفٌ فِي الْعِيَادَةِ وَالْآخَرُ  
يَقُولُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ  
فَيَقُولُ خَلِّني وَرَبِّي حَتَّى وَجِدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ  
إِسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّني وَرَبِّي أَلَيْسَتْ  
عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا  
يُكَفِّرُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ  
أَرْدَاهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ  
الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اسْتَغْفِرْهُ أَنْ  
تُحْلَلَ عَلَى عِبَادِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَأْتِي فَقَالَ  
ادْعُوا بِهِ إِلَى الشَّارِ

(رواہ احمد)

۲۲۳۹ وَعَنْ أَشْمَاةَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ  
الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ

عزت و جمال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک اس کی مغفرت  
کہ تاروں کا جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے (احمد)  
حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی لہائی  
ستویں کی راہ ہے وہ سورج کے مغرب طلوع ہونے تک کھلا رہے  
گا اور یہ کلام الہی کی اس آیت کی تشریح ہے رب کریم کی جانب سے اس  
دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی کہ جو پہلے سے دولت ایران سے مشرف  
نہ ہوا ہوگا اس کو اب ایمان لانا کوئی نفع نہ دے گا۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہجرت  
توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہ ہوگی اور توبہ کرنے کا وقت اس وقت  
تک ہے جب تک کہ سورج مغرب طلوع نہ ہو۔  
(احمد، ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی  
میں دو دوست تھے جن میں سے ایک توبہ عابد و زاہد تھا جبکہ دوسرا گنہگار  
مابدا اپنے دوست سے کہتا کہ تو گناہ کم کرے تو یہ کہتا کہ تو مجھے میرے پروردگار  
کے ساتھ پھروں ایک مرتبہ عابد نے اس کو گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر اس کو  
ہمت برا سمجھا تو اس سے کہا کہ گناہ نہ کر تو گنہگار نے کہا تو مجھے میرے  
مال پر ہے دے کیا تو میرا گنہگار ہے یہ سن کر عابد نے کہا خدا کی قسم  
اللہ تعالیٰ ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا اور مجھے جنت میں داخل نہیں  
کرے گا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف ملک الموت کو بھیجا جنہوں  
نے ان دونوں کو اسرار کو قبض کر لیا جبکہ دونوں نے بارگاہ الہی میں  
ہمیش ہوئے تو رب تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا تو میری رحمت سے  
جنت میں داخل ہو یا پھر عابد سے فرمایا کیا تو گنہگار کو میری رحمت سے  
محروم رکھنے کی طاقت رکھتا ہے کہنے لگا نہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا  
فرشتوں اس بندے کو دوزخ میں لے جاؤ (احمد)

حضرت اسماء بنت یزید روایت کرتی ہیں میں نے رسول  
اللہ سے سنا آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے اے میرے وہ  
بندہ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا



اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِيْنَ -

(رواہ احمد والترمذی وقال هذا احادیث حسن

عزیز ورفیق شرح الشرح یقول بدال یقرأ

۲۲۳۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اللّٰهُ

۲۲۹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرَ

اللّٰهُ تَغْفِرْ بَنِيَّ اَوْ اَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَسْتَا

(رواہ الترمذی وقال هذا احادیث حسن

صحيح عریض)

۲۲۳۱ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰی يَابِعْبَادِيْ كُنْكُمْ

مَقَالًا اِلَّا مَنْ هَدَيْتُمْ فَسَلُوْنِي الْهُدٰی اَحْيَاكُمْ وَ

مَمْلُوكًا فَخَرَّوْا اِلَّا مَنْ اَعْطَيْتُمْ فَسَلُوْنِي اَسْرُدْكُمْ

وَمَمْلُوكًا مِّنْ دِيْنِكُمْ اِلَّا مَنْ عَاقَبْتُمْ فَمَنْ عَلَيْهِ وِسْطُكُمْ

اِنْ دُوْنَكُمْ عَلٰی الْمَعْلُومَةِ فَاسْتَغْفِرْ فِيْ غَفْرَتِ

لَهٗ وَلَا اُبَايَ وَلَا تَوَانٍ اَوْ لَكُمْ وَاخْرُكُمْ وَحَيِّكُمْ وَ

مَيِّتَكُمْ وَرَطْبُكُمْ وَيَا يَسْكُمُ اجْمَعُوْا عَلٰی اَشْفٰی

قَلْبِ عَبْدِيْ مِنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَامَ

بَعُوْصَةٍ وَلَا تَوَانٍ اَوْ لَكُمْ وَاخْرُكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ

وَرَطْبُكُمْ وَيَا يَسْكُمُ اجْمَعُوْا عَلٰی اَشْفٰی قَلْبِ عَبْدِيْ

مِنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَامَ يَغْفِرُ

وَلَا تَوَانٍ اَوْ لَكُمْ وَاخْرُكُمْ وَحَيِّكُمْ وَرَطْبُكُمْ

وَيَا يَسْكُمُ اجْمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ ذٰلِكَ فَسَالُكُمْ

اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمِّيَّتُهُ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ

سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا كُو

اَنَّ اَعَدَّكُمْ مِّنْ دِيْنِيْ اَلْبَحْرِ فَمَنْ يَبِيْ اَمْرًا ثُمَّ رَفَعَهَا

ذٰلِكَ يَا قِيْ جَوَادُ مَا جِدَا اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَايْ

كَلَامًا رَّعَدًا اِيْ كَلَامًا اَمْرًا اَمْرِيْ لِيْسِيْ اِذَا اَرَدْتُ

اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ -

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرماتے والا ہے اور وہ بے نیاز ہے

راحمہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے صاحب

شرح السنہ تلاوت کی بجائے یقول کا لفظ استعمال کیا ہے۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ارشاد ربانی الا اللہ

بارے میں سرکار دو عالم نے کہا! خداوند اگر تو مغفرت فرماتا ہے تو کون

کبیرہ معاف فرماتا ہے کہ کونسا باندہ ہے جس سے گناہ صغیرہ کا ارتکاب نہ

ہو اور جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے

فرمایا یا رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے میرے بند تم میرے سب گناہوں کو

جس کو میں ہدایت عطا فرماؤں اللہ تم مجھ سے ہدایت طلب کر دے میں تم کو

راہ دکھاؤں گا اور تم میرے سب فقیر ہو کر جس کو میں غنی کروں، مجھ سے مال کو

میں تم کو رزق دوں گا اور تم میں سے ہر ایک گنہگار ہے مگر جس کو میں عاقبت

عطا کروں میں تم میں سے جس نے یہ جان لیا کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا

ہوں اور اس نے مجھ سے مغفرت مانگی تو میں نے اس کو بخش دیا اور میری

ذات بے نیاز ہے اگر تمہارے (زندوں میں سے) الگے اور پچھلے زندہ اور

مردہ۔ تراور خشک میرے کسی متقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں

تو میرے ملک و اقتدار میں ایک پتھر کے پرکے برابر ہیں اضافہ کر سکیں

گے اور اگر تمہارے الگے پچھلے زندہ اور مردے۔ خشک و تر میرے

شفیٰ بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو وہ میرے ملک و اقتدار سے

بیک پھر کے پرکے برابر نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے الگے پچھلے زندہ اور

مردے خشک و تر جمع ہو کر کچھ مانگنے لگیں اور ان سب کو ان کی خواہش

کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی جس

طرح کہ تم میں سے کوئی سمندر میں ایک سوئی کو ڈالے تو اس کے سرے

میں جتنا پانی لگے گا وہ عطا اس لیے ہے کہ میں سخی اور بھرا دوں اور

وہی کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میری عطا اور میرا عذاب کلام ہے اور

میرا ارادہ کسی کام کے لیے ایسا ہی ہے جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں

تو میں کہتا ہوں جو ارادہ عالم وجود میں آجاتا ہے۔

(راحمہ۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)



۲۲۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۲۸ أَنَّهُ قَرَأَ هَذَا أَمْلُ الشُّعَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالُوا كَانَ  
 رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ أَلْفَى كَمَنْ اتَّقَانِي قَالُوا أَهْلُ أَنْ  
 أَغْفِرَكَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّاحِقِيُّ)

۲۲۳۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْدُو رَسُولَ اللَّهِ  
 ۲۹ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي  
 وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ الشَّامِتُ الْغَوَّاسُ بِأَمَّةٍ مَكْرُومَةٍ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۴ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ۳۰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَبِيبِ بْنِ  
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْيَوْمَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْغُثُّ  
 الْغَبِيرُ وَالْوَبُ السَّوْغِيرُ لَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ يَلَمْ  
 مِنَ الرَّحْمَنِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ لِكُنْهَ  
 عَنْ أَبِي دَاوُدَ بِلَالِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ  
 هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ)

حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
 یہ آیت تلاوت فرمائی وہ صاحب تقویٰ اور بخشش والا ہے نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ یہ میری شان کے مطابق ہے کہ لوگ مجھ سے ڈریں  
 اور جس کے دل میں میری غیبت پیدا ہوئی تو میری شان یہ ہے کہ اس کی  
 مغفرت کر دوں (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ایک مجلس میں رسول اللہ  
 کے سامنے طلب مغفرت کے الفاظ کہ رُبِّكَ ارْكَبْ لِي رُحْمًا يُوقِيكَ  
 آفَ الْغَمِّ رُبِّكَ ارْكَبْ لِي رُحْمًا يُوقِيكَ آفَ الْغَمِّ تو  
 آپ نے فرمایا کہ تو یہ کہ تو کو قبول فرما میری مغفرت فرما۔ یہ شک تو  
 تو کو قبول فرمائے والا اور مغفرت فرمائے والا ہے (راحد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت بلال بن یسار بن زید جو رسول خدا کے آزاد کردہ غلام  
 ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو داود اجماع سے روایت  
 کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا آپ نے فرمایا اس نے یہ کلمات  
 کہے ہیں اس سبب العالمین سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی  
 معبود نہیں جس کی ذات جہی و قیوم ہے اس سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی  
 مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ وہ کفار کے مقابلہ سے بھاگا ہو یا یہی کہوں  
 نہ ہو (صاحب ابوداؤد نے بلال کی یہاں سے بلال نام کہا ہے جبکہ جامع  
 ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

### تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
 نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نیک بندے کے درجات کو جنت میں بلند  
 فرماتا ہے تو یہ نیک بندہ کتاب ہے یہ درجہ جسے کس طرح مل گیا تو رب کریم  
 فرماتا ہے کہ تجھے یہ منزلت میرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے ملی ہے  
 (احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
 نے فرمایا کہ قبر میں مردہ کی حالت ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی  
 ہوتی ہے وہ دعاؤں کا انتظار کرتا ہے خواہ وہ ماں باپ کی طرف سے  
 برپا بھائی اور دوست کی طرف سے اور جب یہ دعا اس مردہ کو پہنچتی  
 ہے تو وہ اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور بیشک رب کریم

۲۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 ۳۱ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ  
 لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ قِيْلَ يَأْتِيهِ أَتَى فِي هَيْئَةٍ  
 قِيْلَ يَأْتِيهِ عَفَاكَ وَلَكَ لَكَ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۳۶ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 ۳۲ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا  
 كَأَنَّهُ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَدْعُهُ مِنْ أَبِي  
 أَوْ أُمِّهِ أَوْ صَدِيقٍ قَرَأَ الْحَقُّهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ  
 مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا قَالَتْ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ بِخَلْقٍ



دنیا والوں کی دعائیں مردوں کو پہاڑوں کی طرح کر کے پہنچاتا ہے اور  
زندہ لوگ اپنے مردوں کی طرف تھکے ان کے لیے مغفرت کی طلب  
ہوتی ہے (شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے خوشخبری ہے جس نے اپنے  
نامر اعمال میں استغفار کی کثرت دیکھی راہن ماجہ نے اپنی کتاب  
صل یوم دلیات میں نقل کیا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کہا کرتے: خداوند مجھے ان لوگوں میں سے کر دے کہ وہ نیکی کر کے  
خوش ہوں اور برائی کر کے تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں راہن ماجہ  
دعوات کبیر

حضرت عاتق بن سوید روایت کرتے ہیں کہ جناب عبد اللہ  
بن مسعود نے مجھ سے دو حدیثیں نقل کیں ایک کی نسبت تو رسول خدا  
کی ذات سے کی اور دوسری خود سنانی اس کے الفاظ ہیں میں  
اپنے گناہوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان  
ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر پڑیں گے اور گنہگار اپنے گناہوں کو کھس  
کی طرح بھٹاتا ہے جو اس کی ناک پر بیٹھی ہے جس نے اس کو ہاتھ کے  
اشارہ سے ناک سے اڑایا اس کے بعد جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے  
سراکار دوعالم کی حدیث اس طرح نقل کی میں نے سرکار سے سنا  
کہ نبی کریم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے مومن بندے سے  
بہت خوش ہوتا ہے جتنا بلکہ اس شخص کے جس نے خود کو اس طرح  
ہلاکت میں ڈالا اور اس طرح میدان میں اتر کر اس کے ساتھ سواری  
اور کھائے پینے کا سامان موجود تھا لیکن وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا  
لیکن جب بیدار ہوا تو اس کی سواری مع سامان کے بھاگ چکی تھی  
جس کو اس نے تلاش کیا لیکن جب گرمی اور پیاس کا غلبہ ہوا تو اللہ تعالیٰ  
نے چاہا اس پر وہ کیفیت طاری ہوئی تو کہنے لگا کہ میں جہاں سواری کی  
تلاش میں روانہ ہوا تھا اپنی اس جگہ جہاں کہیں تھا لوٹ کر سوؤں گا  
میں اسے کہ مجھے موت آئے لہذا اپنی کہنی پر سر رکھ کر موت کے انتظار  
میں بیٹ گیا لیکن سبب آنکھ کھلی تو سواری موجود تھی اور اس پر کھائے

عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دَعَا أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْكَانَ  
الْجَبَالِ ذَلِكَ هَدْيَةُ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الرَّحْمَةُ  
لَهُمْ - (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۲۲۳۷ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ رَجُلٍ لَيْسَ تَحِيدَ فِي  
صَوْبِهِ اسْتَغْفَارًا كَثِيرًا - (رواہ ابن ماجہ وَ  
رَوَى النَّسَائِيُّ فِي تَعْلِيلِ يَوْمِهِ وَ لَيْلِهِ)

۲۲۳۸ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا  
اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسْلَمُوا اسْتَغْفَرُوا - (رواہ ابی  
مَاجَہ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

۲۲۳۹ وَ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَ حُذَيْفَةُ بْنُ أَحَدُ هُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْأَخَرُ عَنْ لُغَمٍ قَالَ  
إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَدْرِي ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ تَائِدٌ تَائِدٌ  
تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَ ذَلِكَ الْفَكِيرُ  
يَدْرِي ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ يَابٍ مَرَّ عَلَى الْغَيْهِ فَقَالَ  
يَا هَكَذَا آمَنَ بِسَيِّئِهِ فَكَذَبَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ كُلُّ أَحَدٍ بِذُنُوبِهِ عَبِيدُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ  
رَجُلٍ سَدَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةً مَهْمُكَ مَعَهُ  
وَأَجَلُهُ عَلَيْهِمَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ وَ حَوْضُهُ  
رَأْسُهُ فَتَأْمَنُ نَوْمَهُ فَاسْتَيْقَظَ وَ دَهَبَتْ  
وَأَجَلُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ  
الْحَرُّ وَ الْعَطَشُ أَرْمَا شَأْمَ اللَّهِ قَالَ أَرْجِعْ  
إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَتَأْمَنُ حَتَّى أَمُوتَ  
فَرَضَمَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَسْمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ  
فَرَأَى أَنَّ أَجَلَهُ هُنَا عَلَيْهِمَا زَادَهُ وَ شَرَابُهُ  
فَأَنَّهُ أَشَدَّ قَرَحًا بِذُنُوبِهِ الْعَبِيدِ الْمُؤْمِنِينَ



هَذَا يَرَاهُ كَيْفَ دَرَّاهُ وَذِي مُسْلِمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَسَبَ وَرَدَى الْبُخَارَى الْمَرْكُوفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا.

۲۲۵۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُتَّقِينَ النَّوَابِ.

۲۲۵۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ الدُّنْيَا بَعْدَ الْآيَةِ يُعْبَاوِي الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا الْآيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ أَشْرَكَ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَالَ آلا وَشَرُّ أَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۲۲۵۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقْعِرِ الْجَنَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَنَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ وَذِي الْأَعْرَابِ يَكُ الشَّلَاةَ أَحْمَدُ وَرَدَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخْبَرُ فِي كِتَابِ الْبَيْهَقِيِّ وَالنُّشُورِ.

۲۲۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَقُولُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالِ دُرُوبٍ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

(رَدَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَيْهَقِيِّ وَالنُّشُورِ)

۲۲۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

(رَدَّاهُ ابْنُ مَلْعَبٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ مَجْهُولٌ وَفِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ رَدَّى عَنْ مَوْقُوفٍ)

پینے کا سامان بے حد تھا لیکن اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی توبہ سے اتنی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی کہ اس شخص کو اپنی سواری اور سامان کے لئے پر نہیں ہوتا (امام مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو رسول خدا حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو بہت پسند کرتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو کر بہت زیادہ توبہ کرتا ہے (راحمہ)

حضرت ثوبان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرمایا میں اس آیت کی وجہ سے دنیا کو محبوب نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے میرے بند و جنوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم میری رحمت سے نا امید ہو اس آیت تک ہر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا جس نے شرک بھی کیا پھر یہ من کرشی علیہ السلام نے سکوت فرمایا لیکن بعد میں فرمایا ہاں جس نے شرک بھی کیا ہو یہ فقرو تین مرتبہ فرمایا حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مغفرت فرماتا ہے جب تک کہ پردہ مائل نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پردہ کیلئے توبہ علیہ السلام نے فرمایا انسان کو مالِ شرک میں موت آئے۔ (یہی کتاب البعث والنشور)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس نے کسی کو دنیا میں اللہ کا شریک نہ بنایا ہو اور اس پر پھاڑ کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

(یہی کتاب البعث والنشور)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس سے صدود گناہ نہ ہوا اور ابن ماجہ شعب الایمان میں یہی روایت کر کے یہ کہا کہ یہ روایت صرف خمرانی سے منقول ہے جو مجہول ہیں لیکن شرح السنہ میں انہیں سے موقوف ذرا لے کر روایت منقول ہے راوی نے فرمایا نہ امت بھی توبہ کی طرح ہے اور



قَالَ اللَّهُ تَزَكَّيْهِ قَالَتِ الْقَائِلَةُ كَمْ مَرَّةٍ لَا تَزَكِّي لَكَ -

توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جس سے صد درگناہ نہ ہوا ہو۔

## بَابُ فِي سَعَةِ رَحْمَتِهِ

پہلی فصل

## وَسَمِعْتُ رَحْمَتَ اللَّهِ

۲۲۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَّا فَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَمَنْ عَمِلَهُ فَوَقَّى عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ عَلَى عَفْوَِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ عَفْوَِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ وَاسْئَلْهُ رَحْمَةً أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالْأَرْضِ وَالْمَاءِ الْيُسْ وَالْمَاءِ الْيُسْ وَالْمَاءِ الْيُسْ يَتَمَاطُونَ فِيهَا يَتَرَحَّمُونَ فِيهَا تَعَطُّفُ الرَّحْمَى عَلَى وَلَدِهَا وَأَحَدُ اللَّهِ تَسْمَا وَلِيَعِينَ رَحْمَةً يَرَحَّمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهُ وَفِي آخِرِهِ قَالَ قَادَا كَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَمَّا هَا يَهْدِيهِ الرَّحْمَةُ -

۲۲۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَفْوِ وَمَا ظَنَّهُ يَجْتَنِبُ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَتَلَ مِنْ جَنْبِهِ أَحَدًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ يَشْرَاكِ تَعْلِيمِهِ وَالنَّارُ أَوْسَعُ ذَالِكِ -

(رِوَاةُ الْجَمَاعَةِ)

۲۲۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رب کریم نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو ایک تحریر فرمائی جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے اس میں تحریر ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح تحریر رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی تعداد سو ہے لیکن اس نے صرف ایک رحمت نازل فرمائی جو اس آول جنوں درندوں اور پرندوں کے درمیان تقسیم ہوئی اسی رحمت کی وجہ سے یہ سب آپس میں محبت اور رحم کرتے ہیں اسی رحمت کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے نادے رحمتیں قیامت کے دن کے بعد بھی ہوئی ہیں اور وہ اس دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے حضرت سلمان کے حوالے سے فرمایا کہ اس ایک رحمت اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی قیامت کے دن تکمیل فرمائے گا)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بندہ مؤمن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ جنت کے سوا کسی چیز کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا علم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت وود وزع قماری جوئی کے تسرے زیادہ قریب ہیں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ تَمَّ بِعَمَلٍ خَيْرًا  
فَطُرَّ لَاهِلُهُ فِي رِوَايَةٍ أَسَدُ بْنُ رَجُلٍ عَلَى نَفْسِهِ  
فَلَمَّا خَضَعَهُ الْمَوْتُ أَدْمَى بَيْنَهُ إِذَا مَاتَ  
فَحَوَّ مُوْتًا ثُمَّ دَرَدَا نَصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنَصْفَهُ  
فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَيْتَ قَدَرًا اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ  
عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا  
مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ  
مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ  
لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَ  
أَنْتَ أَعْلَمُ نَجْمَكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ  
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحًا إِذَا امْرَأَةٌ  
مِنَ السَّيِّئِ قَدْ تَعَلَّبَتْ بَيْنَهُمَا كَتْمًا إِذَا دَجَبَتْ  
صَوْبًا فِي السَّيِّئِ أَخَذَتْهُ فَالْتَصَقَتْهُ بِمَقْدَمِهَا  
وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسَدُونَ هَلْ يَكُونُ طَارِحَةً وَكَذَلِكَ هِيَ فِي النَّارِ  
فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَكْرَهَ فَقَالَ  
اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذَا يُولَدُهَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُبْنِيَ أَحَدًا قَتْلُكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا  
وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَتَا إِلَّا آتٍ  
يَتَفَتَّحُنَا فِي اللَّهِ مُشْهُ بِرَحْمَتِهِمْ فَسَوْ دُجَا وَفَارِبُوا  
وَأَعْدُوا وَدَرَدُوا وَشَيْئٌ مِنْ الدُّلْبَةِ وَالْعَقْدِ  
الْعَصْدِ سَبْعُونَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۲ وَعَنْ سَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا قَتْلُكُمْ عَمَلُهُ

نے فرمایا ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ کبھی جلا  
نہیں کیا اور ایک روایت کے مطابق اس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی  
کی اس نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو  
میری لاش کو جلادینا اور میری نصف خاک کو اٹھائیں اور دیکھنا کہ نصف کو دیا  
میں ہوا دینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مجھ پر رحم نہ کیا  
تو مجھے ایسا عذاب ہو گا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہو گا۔ جب وہ شخص مر  
گیا تو وارثوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن خالق و مالک نے  
دریا اور خشکی کو حکم دیا کہ اس کی خاک کے ذرات کو جمع کریں اس کے بعد  
اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا

اے رب تیرے خوف سے اور تیرے مال سے خوب واقف ہے  
اس کی عرضداشت سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی و تحقیق علیہ  
حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتی  
سے دو دودھ ٹپک رہا تھا جب بھی اس کو قیدیوں میں کوئی شیر خوار بچہ  
لظہر آتا تو وہ بھاگ کر اس کو اٹھاتی سینے سے لگاتی اور اس کو دودھ  
پلاتی تھی اس موقع پر رسول خدا نے فرمایا کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ  
اپنے بچے کو آگ میں ڈالیں گے ہمارے عزم نے عرض کیا جب تک اس کا  
بیس چلے گا وہ ایسا کہے گی نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے  
جندوں پر اس (عورت) سے زیادہ رحم فرمائے والا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم میں کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نہات نہیں ملے گی جہاں نے  
عرض کیا نہ آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں نہ مجھے مگر  
یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا لہذا اپنے گروہ اور  
گھنڈہ گرد و دست گرد و طلب ثواب کرو صبح و شام عمل خیر کرو میانہ روی  
اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو تاکہ مقصد و ثواب و نہات (

حاصل کر لو) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا تم میں کسی کا عمل اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ نارد و غور







ہیں میں نے اس وقت سوال کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چور ہوا یا نہ کا ہوتا  
کرتا ہو لیکن رسول خدا نے اس جملہ لوگوں خائف مقام ربہ جنتی کا اعادہ  
فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا لیکن تیسری مرتبہ بھی سرکا نہ  
اسی خشیت واسے جملہ کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کو دہرایا  
تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ابو العداؤ کی ناک خاک آلود ہو۔

(احمد)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم . . . کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک کبیلہ  
ماسب آئے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو کبیلہ میں چھپی ہوئی تھی انہوں  
نے آکر کہا یا رسول اللہ میں گھنے جنگل میں گزر رہا تھا وہاں میں نے پندہ  
کی آواز سنیں تو ان کے بچوں کو پکڑ کر اپنے کبیلہ میں چھپایا لیکن ان  
بچوں کی ماں اگر میرے سر پر اڑنے لگی تو میں نے کبیلہ کو کھول دیا تو وہ  
بھی کبیلہ میں آگئی تو میں اس کو بھی چھپایا اب یہ سب میرے کبیلہ میں ہیں  
نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا ان کو رکھ دو ورنہ اس نے  
سب کو کبیلہ سے نکال کر سامنے رکھ دیا تو ان پرندوں کی ماں اپنے  
بچوں کے گرد طواف کرنے لگی اور انہیں فطرت میں چھپانے لگی اس  
موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ماں کی بچوں سے محبت کرنے سے محبت  
کرتے ہو اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ معبود فرمایا  
ہے وہ خالق و مالک اپنے بندوں پر اس ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ  
طرز عمل سے زیادہ مہربان ہے جاؤ اور ان بچوں کو ماں کے ساتھ وہیں  
چھوڑ دو یہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا لعل ارشاد میں وہ شخص  
ان پرندوں کو لے کر چلا گیا (ابوداؤد)

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلَيْسَ خَاتَمُ مَقَامٍ  
رَبِّهِ جَنَّتِي فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ فَلَا رَفِي وَلَا  
سَرَقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلَيْسَ  
خَاتَمُ مَقَامٍ رَبِّهِ جَنَّتِي فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ فَلَا  
رَفِي وَلَا سَرَقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذَلِكَ رَغْبَةُ آتَمِّ  
أَبِي الدَّرْدَاءِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۶۷ عَنْ عَامِرِ النَّازِمِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ  
يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ  
رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ دَفَنِي يَدُهُ شَيْءٌ قَدِ انْتَفَعَ عَلَيْهِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِمَيْمَنَةٍ شَجَرٍ فَمِمْحَتْ  
فِيهَا أَصْوَاتٌ فَرَاخٌ حَاثِرٌ فَأَخَذْتُ نَهْمًا فَوَضَعْتُهَا  
فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَيَّ رَائِي  
فَكَفَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَضَعْتُ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُ نَهْمًا  
يَكْسَانِي فَهَوَّ أَذْلاؤُ مَنِي قَالَ فَهَمُّنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ  
وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لَسَرُذَمُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْلَمُونَ بِرُحُو أَوْرَاقِ الْفَرَاخِ فَرَلَمَا  
قَوْلَانِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اللَّهُ أَرْحَمُ رَحِيمًا مِنْ أَوْرَاقِ  
الْفَرَاخِ يَفْرَاخُهَا أَرْحَمُ رَحِيمَةٍ حَتَّى  
تَقْبَلَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذَتْ نَهْمًا وَأُمُّهُنَّ  
مَعَهُنَّ فَوَجَّهَ يَهْمًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

### تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ  
ملے تو ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت کیا تم کون ہو تو انہوں نے  
جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں وہیں ایک عورت بانڈی کے نیچے آگ جلا  
رہی تھی میں نے اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا سب آگ کی پست اٹھتی تو وہ

۲۲۶۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَاوَتِهِ فَمَرَّ بِغَرْمٍ  
فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَائِلًا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَ  
امْرَأَةٌ تَغْضِبُ بَيْتَ رِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَذَا  
ارْتَفَعَ دُخَانُ نَحْنَتْ بِهِ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ  
يَا بَنِي أَنْتَ دَاوُدُ الْبَيْتِ اللَّهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ  
بَلَى قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّهِ بِكِدِّهَا  
قَالَ بَلَى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُكْفِي وَكَدَّهَا فِي النَّارِ  
كَأَكْبَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي شَوْ  
دَعَمَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ  
إِلَّا الْمَارِدَ الْمَصْرُودَ الَّذِي يَحْمَدُ عَلَى اللَّهِ وَآبِي  
أَنْ يَقُولَ لَكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۲۲۴۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ الصِّدِّيقَ لَيَكُونُ سَرْمَاةَ اللَّهِ فَلَا يَدَالُ يَدَ الْإِلَهِ  
فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُجَبِّرَ شَيْئًا فَإِنْ فَلَا نَاعَبِدِي  
يَلْقُوسُ أَنْ يُرْضِيَنِي إِلَّا ذَلِكَ رَحْمَتِي عَلَيْكَ فَيَقُولُ  
جَبْرِئِيلُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ  
الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوَّكُوهُ حَتَّى يَقْرَأَهَا  
أَهْلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ تَقْبِطُ لَهُ الْإِلَافَ  
الْأَلْفَيْنِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۵۰ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَنْهُمْ  
فَلَا يُلَاقِيَهُمْ دَمِيمُهُمْ مُتَعَصِفًا ذُو بَرَأةٍ مِنْهُمْ سَابِقًا  
بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ

وَالشُّعْرِ)

بچے کو دور کر لیتی تھی۔ بعد میں وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی  
اور کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں پھر اس  
عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو گیا اللہ تعالیٰ ان بہت  
زیادہ رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جیسا کہ ماں کے بچے کے  
ساتھ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہے۔ تب اس عورت نے کہا  
ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی نبی علیہ السلام نے یہ سن کر سر مبارک کو  
جھکایا اور آپ پر رقت طاری ہو گئی پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر اس عورت سے  
فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں فرماتا مگر سرکشی کرنے والوں  
اور اس کی وجہ انیت کا انکار کرنے والوں پر (ابن ماجہ)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
بندہ جب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ  
جناب جبریل سے فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضا مندی کا طالب تھا  
خبردار ہو جاؤ اس پر میری رحمت سایہ لگے ہے پھر جناب جبریل اعلان کرتے  
ہی کہ فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ لگے ہے تو وہاں طمان و شرم اور  
ان کے گرد اگر جو فرشتے ہیں اس جملہ کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح ساتوں  
آسمانوں کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ  
رحمت زمین پر اس بندے پر نازل ہوتی ہے۔

(احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ بعض  
ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان بندوں میں سے  
اللہ الٰہند میں اور بعض نیکیوں میں سبقت کرتے ہیں نبی علیہ السلام  
نے فرمایا یہ سب جنتی ہیں۔

(یعنی کتاب البعث والنفوس میں نقل کیا)



## بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

### صبح و شام اور سوتے وقت پڑھنی والی دعائیں

#### پہلی فصل

۲۲۴۱ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْكَرَمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لِي أَشْكُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ لِي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ طَلَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ رَبِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي السَّاءِ وَعَذَابٍ فِي الْكَثِيرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۲ وَعَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ يَا سَمِيعُ أَمْرَاتِي وَأَخْبِي طَلَا اسْتَيْقِظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْبَرِّ الْكَافِيَانَا بَعْدَ مَا آمَنَّا وَلِلَّهِ الشُّكْرُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

۲۲۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى أَحَدُكُمْ طَلَايَ فَرَاشِهِ فَلْيَنْفُثْ فَرَاشَهُ يَدَ أَخِيهِ إِذَا رِمَ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ يَا سَمِيعُ رَقِيقٌ وَضَعْتُ جَنَابِي دُونَكَ أَدْعُكَ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَرْحَمْهَا وَإِنْ

حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا کا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تو آپ کہتے تھے کہ تم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کا ملک بھی شام کے وقت میں داخل ہوا تمام تعریفیں خالق و مالک کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے حمد ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوند میں اس رات میں مجھے بھلائی ہو طلب کرتا ہوں اور اس رات میں جو بھی شر ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ خداوند ائمہ تھک سے پناہ طلب کرتا ہوں حتیٰ کہ بچے سے بچہ اور بڑے بڑے سے دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔ جب صبح ہوتی تو اس طرح کہتے ہم پر صبح نمودار ہوئی اور ملک خداوندی میں بھی صبح نمودار ہوئی دوسری روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام کہتے تھے خداوند میں تیری جانب سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ قبر سے پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو بستر پر لیٹتے تو اہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ رکھتے تھے۔ خداوند تیرا نام لے کر مرتے ہیں اور تیرا نام لے کر زندہ ہوتے ہیں یعنی تیرا نام لے کر سوتے اور جاگتے ہیں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو اس طرح کہتے۔ برائے رب کی تعریف ہے جس نے مرنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اس کی طرف لوٹتا ہے (بخاری لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت بلالؓ سے روایت کیا ہے) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بستر پر جائے تو چاہے کھسپے اسے چادر سے چھارے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر کیا گرا پڑا ہے پھر بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے خداوند ائمہ تیرا نام لے کر میں نے بستر پر گروٹ لی ہے اور ترے ہی حکم سے بستر سے اٹھوں گا اور اگر نیند میں تو میری



أَرْسَلْتَهَا فَأَحَقَّتْهَا يَمَانُ نَحْفُظُ بِهِ عِبَادَكَ الشَّالِيحِينَ  
وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقْرِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ  
لِيَقُولَ يَا سَمْعَكَ مُتَقَيُّ عَنِّي وَفِي رِوَايَةٍ  
فَلْيَنْفَعْنِي بِصَنْعَةِ تَوْبَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَرَأَتْ  
أَمْسَكَتُ نَفْسِي فَأَعُوذُ بِهَا

۲۲۴۲ وَعَنْ الْبَرْكَاتِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ  
تَابَ عَلَى شِقْرِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْكُنْ  
نَفْسِي إِلَيْكَ وَدَجَمْتُ دَجَمْتُ إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ  
أَمْرِي إِلَيْكَ وَاللَّيَالُ طَهَّرِي إِلَيْكَ رَغَبَةً وَرَ  
وَحَبَةً إِلَيْكَ لَا سَلْجَا وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ  
أَمْسَكَتُ بِكَتَابِكَ الْبَارِئِ أَمْسَكَتُ بِكَتَابِكَ الْبَارِئِ  
أَرْسَلْتُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ قَاتَلَهُمْ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى  
الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بِنَا فُلَانٌ إِذَا أَدْبَتَ إِلَى فِرَاشِهِ  
فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ لِلْمَلَائِكَةِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقْرِ  
الْأَيْمَنِ ثُمَّ قِيلَ اللَّهُمَّ اسْكُنْ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى  
قَوْلِهِ أَرْسَلْتُ وَفِي رِوَايَةٍ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِكَ مَاتَ  
عَلَى الْفِطْرَةِ فَإِنَّ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي أَحْبَبَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَادَانَا فَكَمْ يَمُنُّ  
لَا كَافِي لَهُ وَلَا مُؤَدِّي - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۲۲۴۶ وَعَنْ قَلْبٍ أَنَّ قَاطِمَةَ أُمِّتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُرُ اللَّهَ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحْمَةِ  
وَمِنْهَا أَنَّهَا إِذَا حَيَّاهُ تَرَفُّقًا فَكَمْ تَصَادِقُهُ فَكَمْ كَرَّتْ  
فَالَيْكَ يَا آفِئْتَهُ فَكَمْ حَيَّاهُ أَحْبَبَتْهُ فَأَفِئْتَهُ قَالَ

ہاں لے لے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو مجھے زندہ رکھے تو میری حفاظت فرما  
جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے ایک اور روایت کے  
مطابق اس طرح منقول ہے کہ بستر کو جھاڑ کر دہنی کروٹ لیے پھر بستر کو  
کھات کیے متفق علیہ لیکن ایک اور روایت کے مطابق بستر کی چادر کو  
اپنے لباس کی چادر سے تین مرتبہ جھاڑے اور اس کے بعد مغفرت کی دعا کرے

حضرت برادر بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو دہنی کروٹ لیتے کہ  
کہتے ہر خداوند اس نے اپنی جان کو تیرے سپرد کیا اور اپنے چہرہ کو تیری  
جانب متوجہ کر لیا میں نے اپنے ساتھ کام تیرے سپرد کر دیئے اپنی پیٹھ  
کو تیرے لیے جھکا دیا رغبت اور ڈر سے کہ کوئی جائے چناہ اور  
پھرنے والا نہیں مگر تیری طرف سے میں تیری نازل کردہ کتاب و تیری  
مبعوث کردہ نبی پر ایمان لایا خود نبی علیہ السلام پر اپنی نبوت و رسالت  
پر ایمان لازم تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کلمات کو  
کہنے کے بعد اگر کسی کو کسی رات موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی۔  
ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ راوی حدیث جناب برادر نے  
فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا جب تم سونے کے لیے بستر  
پر جاؤ تو نوازہ کھساؤ وضو کرو پھر دہنی کروٹ لیتے کہ کو خداوند اس  
نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا اور فکر و غما سے آزاد کر دیا اس کے  
کلمات پڑھو اگر رات میں موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی لیکن اگر  
زندگی میں صبح کی تو بھلائی ملے گی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جب سونے کے لیے بستر پر جاتے تو یہ دعائیں کلمات فرماتے تمام تعریفیں  
اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا تمام کاموں میں ہمارا مدد  
فرمایا ہمیں پیادہ دی ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کا بیڑہ پار کرنے والا  
حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے  
نشانات کی شکایت اور اپنی تکلیف کا اظہار کرتے کے لیے کہیں کہیں  
انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ نبی علیہ السلام کے پاس غلام آئے ہیں لیکن



فَبَاذِنَا دَعْدًا أَخَذْنَا مَا مَكَانَنَا حَتَّىٰ هَبْنَا دَعْوَهُمْ  
فَقَالَ عَلَىٰ مَكَانِكُمَا فَبَاذِنَا فَعَلِمَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا  
حَتَّىٰ وَجَدْتُمْ سِرْدَ قَدَمِهِمْ عَلَىٰ بَطْنِي فَقَالَ أَلَا  
أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمُونِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَقْعَظَكُمَا  
فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَتَلَاوَيْنَ وَاسْتَمَدَا ثَلَاثًا وَتَلَاوَيْنَ وَكَبَّرَا  
أَرْبَعًا وَتَلَاوَيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ خَادِمٍ  
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۲۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ قَاهِلَةَ ابْنِ  
الْأَسْوَدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ  
أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ مُسْتَجِيرٍ اللَّهُ  
ثَلَاثًا وَتَلَاوَيْنَ وَتَحَمَّيْنِ اللَّهُ ثَلَاثًا وَتَلَاوَيْنَ  
وَتَكْبِيرِ اللَّهِ أَرْبَعًا وَتَلَاوَيْنَ وَتَسْمَعُ عَلَىٰ صَلَوةٍ وَ  
عِيْدًا مَنَاسِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

## دوسری فصل

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا  
وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَىٰ وَبِكَ نَمُوتُ وَبِكَ  
الْحَيَاةُ وَإِذَا أَمْسَىٰ قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ  
أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَىٰ وَبِكَ نَمُوتُ وَبِكَ  
الْحَيَاةُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۲۲۴۹ وَعَنْهُ مَسْقَاتٌ قَالَ أَكْبَرُكُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَرْفَعِي يَسْمَعُ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ قُلْتُ قُلْتُ  
قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاسْأَلُكَ  
الْأَسْمَاءَ وَالْأَرْضَ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَكَرَمِيكَ الشَّهَادَةِ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَهْوَيْكَ مِنْ شَيْءٍ تَقْبَلُ  
مِنْ شَيْءٍ الشَّيْطَانِ وَشَيْءٍ قُلْتُ إِذَا أَصْبَحْتُ

اس وقت نبی علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی تو آپ نے حضرت مالک سے  
اپنی تکلیف کا اظہار کیا جب سرکار تشریف لائے تو جناب عائشہ نے سارا  
واقعہ آپ کو سنایا حضرت علی فرماتے ہیں نبی علیہ السلام رات کو اس وقت  
ہمارے گھر تشریف لائے جب ہم بستروں پر سونے کے لیے لیٹ گئے تھے  
آپ کی آمد کی وجہ سے ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا بیٹے رو پھر آپ ہم دونوں  
کے درمیان بیٹھے اور اتنا قرب میسر ہوا کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپ کے پیر کی  
ٹھڈ کی محسوس کی اس وقت آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر چیز نہ  
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک ایک خادم کا  
سوال کرنے ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر  
ہو تمہارا نہ کہ بعد اورد رات کو سوتے وقت سبحان اللہ تینیس بار الحمد  
لے تینیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے خداوند اتیری توفیق سے  
ہم نے صبح و شام کی تیرا نام لے کر ہم سوتے اور جاگتے ہیں اور تیری طرف  
ہیں لوٹنا ہے شام کے وقت آپ اس طرح کہتے خداوند اتیری توفیق  
کے مطابق ہم نے شام و صبح کی تیرا نام لے کر ہی سوتے اور جاگتے ہیں تیری  
جانب ہمیں واپس ہونا ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکارِ دو عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ  
مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں تب نبی علیہ السلام  
نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو خداوند اظہارِ باطن کو جو اسنے والے زمین و  
آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہر چیز  
کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے



قَدْ اَمْسَيْتَ وَلَوْ اَنْتَ مَضَّ حَقُّكَ۔

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

۲۲۸۰ وَعَنْ اَبِي بَنِی عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ

فِي صَبَاحٍ كُلِّ يَوْمٍ مَسَاءً كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي

لَا يَضُرُّهُ اَشِيْمٌ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ مَسْرُوعَةٍ شَيْءٌ

فَكَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَتْهُ عَرَفٌ قَالِیْ فَيَجْعَلُ الرَّجُلُ

يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اِلَى اَمَارَاتِ

الْعَبْدِيَّتِ كَمَا حَذَّرْتُكَ وَلَيْكِي لَمَّا اَقْبَلَهُ يَوْمَئِذٍ

لَيْسَ مَعِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَةٌ۔ (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

ابْنُ مَاجَهَ وَابُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ تُسَبِّحْهُ فَبَاوَدَ

بَلَاؤُهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ

تُصْبِحْ كُفَّادَةٌ بَلَاؤُهُ حَتَّى يُثْبِتِي۔

۲۲۸۱ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ النُّجَيْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اِذَا اَمْسَى اَمْسَيْنَا وَاسْمَى الْمَلِكُ

يَوْمًا وَالْحَمْدُ لَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

رَبِّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي طَلِقِ اللَّيْلِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَ مَا

وَاَعْرَضَ بِكَ مِنْ شَيْءٍ مَا فِي طَلِقِ اللَّيْلِ وَشَيْءٍ مَا

بَعْدَ مَا رُبَّ اَعْرَضَ بِكَ مِنْ اَلْكَسَلِ وَرَمْنٍ سَوْدٍ

الْكِبَرِ اَوْ اَلْكُمُرِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سَوْدٍ اَلْكِبَرِ

اَلْكِبَرِ رَبِّ اَعْرَضَ بِكَ مِنْ عَنَابٍ فِي الشَّوَارِبِ

فِي الْقَفْرِ وَلَوْ اَصْبَحَ قَالَ فَاِلَيْكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاصْبَحَ

الْمَلِكُ يَوْمًا۔ (رَدَّاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ

لَمْ يَنْتَهَ عَنْ سَوْرَةِ الْاَكْثَرِ)

۲۲۸۲ وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوند میں شیطان کے شر سے

اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں یہ دعا تیرے کلمات صبح و شام اور رات کو سوتے

حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد ابی عبد سے سنا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چند روزانہ صبح و شام میں پڑھے

یہ کلمات گناہ اس خالق و مالک کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین و

آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے تو اس

کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہو گا جناب ابان کو فارغ ہو گیا تو ایک شخص

رات کے وقت عیادت کے لیے آیا اور ان کو دیکھنے لگا تو جناب ابان نے

کہا تو کیا دیکھتا ہے حدیث کی صداقت مسلم ہے لیکن جس دن مجھ پر

مرض کا حملہ ہوا اس دن میں یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا ترجمہ:۔ ابن ماجہ

لیکن سنن ابوداؤد میں اس طرح ہے جو شخص اس دعا کو پڑھے گا اس

کو شام سے صبح تک کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو صبح کو پڑھے گا

وہ شام تک محفوظ رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کھاتے، ہم نے اور ملکیت

خداوندی نے شام کی ہے تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں

جو تمنا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی لائق ستائش ہے اور اس کے لیے

اقدار اعلیٰ ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوند میں آج کی

شب اور اس کے بعد کی راتوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور آج کی رات

اور آئندہ راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوند میں سستی

پڑھانے کی برائی یا کفر سے پناہ مانگتا ہوں ایک روایت میں اس طرح ہے

کہ میں پڑھانے کبیر و زخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں

صبح کے وقت دعا میں صبح کا تذکرہ کرتے اور شام کے وقت دعا میں

شام کا تذکرہ فرماتے تھے۔ ابوداؤد لیکن جامع ترمذی میں کبر کے ساتھ

کفر کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

حضرت ابی ساجزادی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم صبح کے وقت اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے



يَعْلَمُهَا كَيْفَ تَقُولُ كُنْتُ جِيْنٌ يُصْبِحُ جِيْنٌ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَرَبِّهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا  
كَرِهُوا لَمْ يُكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَعِلْمُهُ قِيَامُهُ مَنْ  
قَالَهَا جِيْنٌ يُصْبِحُ حُفَظَ حَتَّى يُصْبِيَ وَمَنْ قَالَهَا  
جِيْنٌ يُصْبِي حُفَظَ حَتَّى يُصْبِيَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۳ وَعَنْ أَبِي عَتَايَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جِيْنٌ يُصْبِحُ  
فَسُبْحَانَ اللَّهِ جِيْنٌ تُسَبِّحُونَ وَجِيْنٌ تُصْبِحُونَ  
وَكَلِمَةُ الْحَمْدِ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَجِيْنٌ  
تُظْهِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ تُخَرِّجُونَ أَدْرَكَ مَا  
قَالَ فِي يَوْمِهِ كَذَا لَكَ وَمَنْ قَالَ لَمْ يَجِيْنٌ يُصْبِي  
أَدْرَكَ مَا قَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۴ وَعَنْ أَبِي عَتَايَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْكُلُّ وَكَلُّهُ الْحَمْدُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدَلٌ رَقَبَةٌ فِي  
زُلْفَى سَلَمِ الْجَنَّةِ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُفَظَ  
عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرَفِعَ لَهُ عَشْرُ رَجَائِتٍ وَ  
كَانَ فِي حِجْرِنِ رَحْمَةِ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِيَ وَ  
إِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى  
يُصْبِيَ كَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى الْمَنَاقِبَ نَعَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ أَبَا عَتَايَةَ يَحْمَدُكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ  
صَدَقَ أَبُو عَتَايَةَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَكَّةَ)

۲۲۸۵ وَعَنْ الْعَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ الْيَمِينِيِّ عَنْ

پاک اور لائقِ حمد ہے اللہ رب العالمین کی ذاتِ قدرت و اقتدار اسی کے  
پاس ہے جو وہ چاہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہے وہ نہیں ہوتا  
مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الہی ہر چیز کو محیط  
ہے جو شخص یہ کلمات صبح کو کہے گا تو شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام  
کو کہے گا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے سبحان اللہ جین  
تسبون وجین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض  
وعشیا رحین تظہرون ... تک جس نے یہ دو آیتیں صبح کو تلاوت  
کیں تو یہ دن کے گناہوں کے معمولات کی تلافی کرتی ہیں اور جس نے شام  
کو تلاوت کی تو یہ رات کو گناہوں کے معمولات کی تلافی کر دیتی ہیں

(ابوداؤد)

حضرت ابو عیاش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ  
لا شریک لہ لا سلتک وله الحمد وهو علی کل شیء قدير

اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام  
کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے بعد ابراہیم علیہ السلام سے اس کے نام لگائی  
میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں دس  
درجے بند کیے جاتے ہیں اور شام تک شیطان کے فتنے سے اللہ تعالیٰ  
کی پناہ میں رہتا ہے اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھتا ہے  
وہ صبح تک شیطان سے امن میں رہتا ہے ایک شخص نے نبی علیہ السلام  
سے خواب میں معلوم کیا یا رسول اللہ ابو عیاش آپ سے یہ حدیث روایت  
کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ابو عیاش نے سچ کہا ہے۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت عمار بن مسلم تمیمی اپنے والد ماجد سے روایت



أُوتِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ اسْتَوَيْتَ قَعَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اللَّهُمَّ اجْزِئْ مِنَ النَّارِ سَبْعَةَ مَوَاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ لَمْ تُمِتْ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِثْلُهَا وَهَذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَا لَكَ فَإِنَّكَ إِذَا مِتَ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِثْلُهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۶ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لَوْلَا دُعَاؤُهُ لَمْ يَمُتْ يَوْمَهُ دَحِيحِينَ يَصِيحُ اللَّهُمَّ لِي اسْئَلُكَ الْعَاقِبَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ لِي اسْئَلُكَ الْعَقْلَ وَالْعَاقِبَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْئَلْ عَوْدَتِي وَارْجِعْ رَدْعَتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ مَكِيدِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْقِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَائِلِي وَمِنْ قُرْبِي وَاعْوَدْ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يَعْنِي الْخَسْفَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ دَحِيحِينَ يَصِيحُ اللَّهُمَّ أَصَحَّحْنَا خَشْيَتَكَ وَنَشَيْدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَتَكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَحَدِّثْكَ بِرَحْمَتِكَ لَكَ وَأَنْتَ مُحْتَدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ لَا تَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ قُلْتَ قَالَهَا دَحِيحِينَ يَصِيحُ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي ذَلِكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۲۸۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَهْلَى

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر کسی سے پناہ دے اگر اسی رات تمہاری موت واقع ہوگی تو انیس دوزخ سے آزاد ہو جاؤ گے اور اگر فجر کی نماز کے بعد پھر اور اسی دن میں موت آجائے تو نار دوزخ سے خلاصی ملے گی۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دعا پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے خداوند میں تمہ سے دین دنیا میں مافیت طلب کرتا ہوں۔ خداوند میں دینی دنیاوی امور میں اپنے اہل و مال میں عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ خداوند! میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما خوف سے امن دے جائیں بائیں آگے پیچھے اور پیچھے ہر طرف سے حفاظت فرما خداوند! اہم غفلت کا اعتراف کرتا ہوں اور نیچے سے ہلاکت میں پڑنے یعنی زمیں میں دھنسے جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھا ہو خداوند اہم نے صبح کی تیری ذات کو تیرے مامان عرش تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ کرتے ہیں کہ تیری معبود حقیقی ہے تیرے۔ اگوئی معبود نہیں تو خدا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس دن اس سے مرزد ہونے والے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور شام کے وقت یہ دعا پڑھنا ہے تو اس رات میں ہونے والے گناہوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(ابوداؤد و لیکن جامع ترمذی نے فرمایا)

(یہ حدیث غریب ہے)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مومن شام کے وقت اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات



وَلَا أَصْبَحَ وَلَا رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَلَا فَرَدَسًا وَلَا رَيْثًا  
وَبِسُحُوتِي نَيْثًا وَلَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَنِي  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رواہ احمد والترمذی)

۲۲۸۹ <sup>۱۹</sup> وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ  
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِّي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْصَعُ عِبَادَكَ  
ثُمَّ تَبْعَثُ عِبَادَكَ -

(رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء)  
۲۲۹۰ <sup>۲۱</sup> وَعَنْ حَسَنَةَ ابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَرُقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ  
خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قِنِّي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْعَلُ عِبَادَكَ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

(رواہ ابو داؤد)

۲۲۹۱ <sup>۲۱</sup> وَعَنْ عَنِّي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضَاجِعِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِكَ الْتَامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا  
أَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَجِيبُهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَ  
الْمَأْتَمَرُ اللَّهُمَّ لَا يُؤْمَرُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ رِجْلُكَ  
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَبَدُ سُبْحَانَكَ وَ  
بِحَمْدِكَ -

(رواہ ابو داؤد)

۲۲۹۲ <sup>۲۲</sup> وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَارِهِ  
أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ  
أَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَارْتَدَّتْ  
كَانَتِ مِثْلَ زَيْلِ الْجَعْرِ أَوْ عَدَدِ رَمْلِ عَالِيَةِ أَوْ عَدَدِ  
دُرِّي الْجَعْرِ أَوْ عَدَدِ أَتَاكِرِ الدُّنْيَا -

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ غَرِيْبٍ)  
۲۲۹۳ <sup>۲۳</sup> وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى قَالَ قَالَ رَسُولُ

کتاب تواسمہ تعالیٰ خود پر لازم کر لیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن  
راضی کرے وہ کلمات یہ ہیں "میں اللہ تعالیٰ کی بدولت پر سلام کے دین پر  
مبنی ہوں اور محمد مصطفیٰ کی رسالت پر راضی ہوں" (احمد - ترمذی)  
حضرت منزلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جب رات کو سوتے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹے پھر  
کہتے: خداوند مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو  
بندوں کو جمع فرمائے گا یا یہ کہہ کر بندوں کو اٹھائے گا۔

(ترمذی لیکن احمد نے اس سے روایت کیا)

حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
سونے کے لیے لیٹتے تو داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات  
تین مرتبہ پڑھتے تھے: خداوند اے مجھے اس دن کے عذاب سے بچا  
جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(ابو داؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے خداوند اے میری ذات پاک سے اور  
تیرے جامع و مانع کلمات سے پناہ طلب کرتا ہوں اے رب کریم میں اس  
شر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں جس کی توبہ ناشانی ہو کر کھینچ لیتا ہے خداوند  
تو گناہوں اور قرض کو دور کرتا ہے اور تیرا شکر شکست نہیں کھاتا  
تیرا وعدہ غلط ہوتا ہے اور تیرے عذاب سے کسی دو لقمہ کو اس کی دولت  
نہیں بچا سکتی ذات ہے تیری ذات اور تو ہی لائق سائش ہے۔

(ابو داؤد)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ذم نے فرمایا جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے  
تواسمہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اگرچہ وہ مندر کے جھاگ یا ریگستان  
کے ریت کی بجائے ریادہ رختوں کے پتوں کی بجائے ریادہ دنیا کے دنوں کی بجائے  
ہوں ان کی مغفرت فرمادیتا ہے وہ دعا ہے میں اس ذات سے پناہ  
طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہی وقیوم ہے میں اس  
کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا  
حضرت قتادہ بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ



اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ خَيْرٌ مِمَّا  
مَضَجَهُ بِهَرَاةٍ مِنْ سُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا دَعَا  
اللَّهُ بِهِ مَلَكَ فَلَا يَقْدِرُ شَيْءٌ أَنْ يُرْذِلَهُ حَتَّى يَمُوتَ  
مَتَى هَبْ - (رواه الترمذی)

۲۲۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُعْبَرُ بِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ إِلَّا وَهُمَا يَسِيرُ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهَمَا قَلِيلٌ يُسَيِّمُ اللَّهُ فِي دُجْرٍ كُلِّ صَلَوةٍ عَشْرًا وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَبِكَلِمَةٍ عَشْرًا قَالَ قَاتَارَاتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقُبُونَهَا بِبِدَاةٍ قَالَ فَيُتْلَى عَمْرُونَ دَوَانَةُ الْإِسْلَامِ وَالْأَلْفُ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْيَمِينِ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يَسِيحًا وَبِكَلِمَةٍ وَبِحَمْدِهِ مِائَةٌ فَيُتْلَى دَوَانَةُ الْإِسْلَامِ وَالْأَلْفُ فِي الْيَمِينِ قَاتَارَاتِ يَعْمَلُ فِي الْيَمِينِ وَالْأَلْفُ وَالْأَلْفُ وَخَمْسُ مِائَةٍ سِتَّةٌ قَاتَارَاتِ وَكَيْفَ لَا تُحْصِيهَا قَالَ يَا قَاتَارَاتِ كُنْ الْيَقِينُ وَهُوَ فِي صَلَوةٍ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا أَخِي يَنْتَقِلُ فَلَعَلَّكَ أَنْ لَا يَنْفَعَكَ وَيَأْتِي فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُتْرَمَدُ حَتَّى يَسْتَأْمِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَفِي رَوَايَةٍ آخِي دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ فِي رَوَايَةٍ يَحْمَدُ قَوْلَهُ وَالْأَلْفُ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْيَمِينِ قَالَ وَبِكَلِمَةٍ أَرْبَعًا وَتَلْسِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَتَلْسِينَ وَبِكَلِمَةٍ ثَلَاثِينَ وَفِي الْكَلِمَةِ الْمَضْجَعُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو -

۲۲۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ فِي مِنْ يُعْمَلُ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ قِيَمَتَكَ وَحَدَّثَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَكَانَ الْحَمْدُ

پڑھنے فرمایا جو مسلمان بستر پر جاتے وقت قرآن کریم کی کسی سورت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محافظ فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے جانگے تک کوئی اذیت نہ دے والی چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ باتیں ایسی ہیں جن کی پابندی کرنے والا مسلمان داخل جنت ہوگا مستوجب ہوا کہ وہ دونوں باتیں بہت آسان ہیں لیکن عمل کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں ان باتوں میں پہلی بات ہر فرض نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ۔ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے راوی حدیث کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازوں میں یہ عدد ایک سو پچاس ہوتا ہے مگر تراویح میں باعتبار وزن ڈیڑھ ہزار ہیں دوسری بات یہ کہ جب مسلمان بستر پر لیٹے تو اللہ تعالیٰ کی ۳۳ بار تسبیح کرے ۳۳ بار حمد و ثنا کرے اور ۳۳ بار اس کی بڑائی بیان کرے یہ تعداد تو موجود ہے مگر میزان میں ایک ہزار و کچھ اور ہے تم میں کوئی ایسا نہ ہو جو شب و روز میں دھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کیوں اس اجر کو حاصل نہ کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص کے پاس مالیت نماز میں شیطان آتا ہے اور اس کو بہت سی باتیں یاد دلاتا ہے اور نماز سے اس کی توجہ منقطع کرتا ہے اسی طرح حجاب کو سوتے وقت بھی اس کو ملادیتا ہے اور اعمال خیر سے غافل کر دیتا ہے (ترمذی)۔ ابن ماجہ لیکن صاحب ابوداؤد اس طرح روایت کیا ہے دو خصلتیں یاد و عادتیں ایسی ہیں جن پر کوئی مسلمان پوری طرح عمل نہیں کرتا اس کے علاوہ دوسری روایت میں وہ عدد ایک سو پچاس میں ہے بعد فرمایا جو اللہ اکبر پڑھے ہاتھ جائیں اور بستر پر لیٹے وقت ۳۳ بار اللہ کی حمد کرے جو تیس بار تکبیر اور تیس بار تسبیح پڑھے یہ روایت مصابیح کے اکثر نسخوں میں ہے حضرت عبد اللہ بن غنم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے خداوند تعالیٰ جو نعمت چاہے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کو ملنی ہے تیری ذات و احد ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے حمد ہے



تیری ذات لائق شکر ہے۔ جو مسلمان صبح کے وقت کلمات شکر ادا کرتے تو اس نے دن کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کو یہ کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام بستر پر لیٹتے تو یہ دعائیں کلمات کہتے۔ خداوند! آسمانوں۔ زمینوں اور ہر چیز کے خالق۔ ہائے اور غنیمت کو بھاریے والے تورات انجیل اور قرآن کریم کو نازل کرنے والے میں تیری ذات سے ہر برائی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے۔ یعنی مواخذہ کرنے والا۔ تیری ذات سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں تو ظاہر ہے تجھ سے برتر کوئی نہیں تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی معنی نہیں۔ میرے قرضوں کی ادائیگی کا انتظام فرما اور مجھے فقر سے غنی بنا۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر جاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے بستر پر کروٹ لی۔ خداوند! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما۔ قرضوں کی ادائیگی کر دے اور مجھ کو اعلیٰ مجلسوں میں جگہ عطا فرما۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے تمام تعریفیں خالق و مالک کے لئے ہیں جس نے مجھے کفایت کی۔ مجھے ٹھکانا عطا کیا۔ اور مجھے کھلایا پایا وہ ذات جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور بہت کچھ دیا۔ وہ ذات جس نے مجھ پر عطاؤں کے دروازے کھول دیئے اور بہت عطا فرمایا اس رب کی ہر حالت میں تعریف ہے۔ ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کو مہربان کی تک پہنچانے والے سب کے محبوب میں تجھ سے نادر و زرخ سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیند نہ

وَلَا الشُّكُورَ فَقَدْ آذَى شُكْرُ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ وَمَنْ قَالَ إِنَّكَ حَيٌّ يُسَبِّحُ فَقَدْ آذَى شُكْرُ لَيْلَتِهِ۔  
(رواہ ابوداؤد)

۲۲۹۳ وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّحْمَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ خَالِقَ الْبَرِّ وَالْبَرِّ مُنْزِلَ السُّورِ وَالْوَاقِعِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَيْءٍ مُجَلٍّ ذِي شَيْءٍ أَنْتَ الْخَيْرُ بِمَا صَبَّغْتَهُ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ إِنْ شِئْتَ حَتَّى تَدِينَنِي وَأَعْدِيَنِي مِنَ الْفَقْرِ۔  
(رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

درواہ مسلیم ممت احتیاج نہیں

۲۲۹۴ وَكَانَ ابْنُ الْأَظْهَرِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَصْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَمَنْعَتُ جَنَّتِي وَهُوَ اللَّهُمَّ اعْزِزْ لِي دِينِي وَارْحَسْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِجَافِي وَاجْعَلْنِي فِي السَّيِّئَاتِي الْأَعْمَلِي۔  
(رواہ ابوداؤد)

(درواہ ابوداؤد)

۲۲۹۵ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَصْجَعَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَفَانِي مَا دَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَرَّتْ عَنِّي فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَمْطَرَنِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَرَبِّ لَيْلَتِي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

(درواہ ابوداؤد)

۲۲۹۶ وَكَانَ جَبْرِيدُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَأَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ



اللَّهُ مَا أَنَا مِنَ اللَّيْلِ مِنَ الْأَمْرِ فَقَالَ بَعَثُ اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْبَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ  
فَقُلِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَفَلَكْتُ  
وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَفَلَكْتُ وَرَبَّ الشَّجَرَيْنِ  
وَمَا أَفَلَكْتُ كُنْ لِي حَبَّارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ  
جَمِيعًا أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَدَانٌ يَّبْغِي  
عَنِّي حَاقًا وَجَعَلَ ثَنَاءَكَ وَكَذَلِكَ خَيْرُكَ لَكَالَهُ  
إِلَّا أَنْتَ - (رواه الترمذی وقال هذا حديث  
ليس إسناده بالمتروک وحديثهم بن ظهير الطبرانی  
قد ترك حديثه بعض أهل الحديث)

آنے کی شکایت ہو گئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم بستر پر لیٹو  
تو دعا کرو۔ خداوند ساتوں آسمانوں کے بنانے والے اور جن پر وہ سایہ لگن  
ہیں اور جو کچھ وہ اٹھانے پرستے ہیں ان کے بنانے والے اے شایطین  
اور جن کو یہ گمراہ کرتے ہیں کے پیدا کرنے والے مجھے تمام اپنی مخلوق کے  
شر سے پناہ عطا فرما اور مجھے ہر ریاضی کرنے والے کی ریاضی اور ظلم سے  
محفوظ فرما۔ تیری پناہ سب سے محفوظ ہے تیری شائبہ سے بلند ہے تیرے سوا  
کوئی معبود نہیں۔ تو ہی معبود حقیقی ہے (جامع ترمذی نے فرمایا کہ اس  
حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکیم بن اسیر کی روایت کردہ حدیث  
کو بعض راویان حدیث نے ترک کیا ہے)

## تیسری فصل

۲۳۰۰ عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا  
وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصَرَهُ وَفَوَّزَهُ  
وَبَرَكَّتْ وَهُدَاهُ وَأَعَزَّهُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ  
وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَسْمَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ -  
(رواه أبو داود)

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم صبح کرے تو یہ  
کلمات کہے ہم نے صبح کی اور پروردگار عالم کے ملک نے صبح کی خداوند میں  
آج کے دن کی فتح و نصرت اور برکت اور عطایت طلب کرنا ہوں۔ میں آج کے  
دن اور اس کے بعد آنے والے دنوں کی برائی سے پناہ طلب کرنا ہوں۔ اچھا  
طرح شام کے وقت کہے۔

(ابو داؤد)

۲۳۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنْتُ  
لِأَبِي يَأْتِي أَسْأَلُكَ لَقَوْلِ كُلِّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي  
بَدَائِكَ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي  
لَكَالَهُ إِلَّا أَنْتَ تَكُونُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا  
حِينَ تَمُوتُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِمْ قَالَا الْحَبِيبُ أَنْتَ  
أَسْتَعِينُ بِسَمْعِي -

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں  
نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ روزانہ صبح و شام یہ  
کلمات پڑھتے ہیں : خداوند تو میرے جسم سماعت اور بصارت کو عافیت  
عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب  
رکھتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کروں۔

(ابو داؤد)

(رواه أبو داود)  
۲۳۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْوَى قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن ابی ادوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب  
صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے ہم نے



أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْثَنُّ لِلَّهِ  
وَالْعِظَمَةُ لِلَّهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ  
مَا سَكَنَ فِيهِمَا وَهُوَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ  
صَلَاحًا وَآدَمَةً نَبَاهًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ ذِكْرُهُ الْمُرَوِّى فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ  
ابْنِ الشَّيْبَانِي.

۲۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالٍ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ  
أَصْبَحْنَا عَلَى فِكْرَةِ الْإِسْلَامِ وَفِكْرَةِ الْإِسْلَامِ  
وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَلَى مِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ کبریائی اور عظمت اللہ کے لئے ہے خالق۔ امر اللہ کے لئے ہیں شب و روز امدان و دنوں میں جو کلام حاصل کرتے ہیں سب اللہ کے لئے ہیں خداوند اس دن کی ابتداء نیک کا سبب و مہربانی حصہ کو حاجتوں سے نجات کا سبب اور آخری حصہ کو فلاح کا سبب بنا۔ اسے سبب رحم کریم الوفا کریمہ رحم کریمہ (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن ابی قالیہ کے حوالہ نقل کیا ہے) حضرت عبدالرحمن بن ابی قالیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے ہم نے اسلام کی فطرت پر توحید کے کلمہ پر۔ اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین ملیت پر جو مشرکوں میں تھے صبح کی۔

(احمد۔ دارمی)

## مخصوص اوقات کیلئے دعائیں

## بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

### پہلی فصل

۲۳۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَاتَّ أَحَدُكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا يَا قَاهُ إِنَّ كَيْدَ رَجِيمٍ مِمَّا ذَكَرْتُ فِي ذَٰلِكَ كَيْدُكَ شَيْطَانُ أَبَدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۵ وَعَنْ أَنَسٍ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْخَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضَيْنِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۶ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحَثُ عَشَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستی کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ (اللہ کے نام سے ابتدا کرنا ہوں۔ خداوند بھوکہ مار رہیں جو اولاد عطا فرماتے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ زین و شرہ کی اس مقابرت سے جو بچہ پیدا ہوگا اس کو شیطان کبھی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔) (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے نیسانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے عظیم اور حلیم خالق کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سلیمان بن مرہ در حنی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت دو آدمیوں



نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ ایک شخص اپنے ساتھی کو  
غصہ میں بہت زیادہ برا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا  
اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایک تمہارا ایسا جاننا ہوں جس کو  
غصہ کی حالت میں پڑھنے سے غصہ بالکل جاتا رہتا ہے۔ ”اعوذ باللہ  
من الشیطان الرجیم“ یہ سن کر صحابہ نے اس سے کہا کیا تم نے وہ نبی علیہ السلام  
کا فرمان نہیں سنا تو ان صاحب نے کہا کہ میری بھڑک نہیں ہوں۔  
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سرخ کی آواز سناؤ تو اللہ تعالیٰ سے  
فضل کے طالب ہو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر انگ دیتا ہے اور جب  
گدھے کو دیکھتے سناؤ تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ  
وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔  
(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو اونٹ پر سوار ہوتے وقت تین  
بار اللہ اکبر پڑھ کر اس آیت کو پڑھتے تھے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس  
سواری پر ہم کو قدرت عطا فرمائی حالانکہ ہم اس کو سحر نہیں کر سکتے تھے  
اور ہمیں ایک دن اپنے رب کی جانب لوٹنا ہے۔ خداوند اہم اس سفر میں  
بھلائی اور تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تیری رضا کا سبب  
ہو۔ خداوند اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرما۔ اور سفر کی دلازی کو مختصر  
فرما دے خداوند اس سفر میں ہمارا اور ہماری عدم موجودگی میں اہل و عیال کا  
حفاظت ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس سفر کی مشقتوں پر سے حالات اور  
اہل و عیال میں مصیبت کے عالم میں واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور  
جب نبی علیہ السلام سفر سے واپس ہوتے تو ان کلمات سے دعا فرماتے  
ہم واپس ہو کر تو کو یہ کہیں کہ ہم نے کمالے اور اسکا جھکڑ والے میں مسلمان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کی سختیوں والی کے مصائب  
سے نعمتوں کے بعد کے نقصان سے مظلوم کی بددعا اور واپس بار بار دعا  
کو بری حالت میں اور غربت میں رکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔

جَلَدُومٌ قَاتِلٌ هُمَا يَسْتُمَا حَبِيبٌ مُخَصَّبٌ قَاتِلٌ أَحْمَرٌ  
وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً تُوَفَّقُهَا كَذَابٌ عَنْهُ مَا يَحِبُّ  
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَوِ الْوَجَلُ  
لَا كَسَمَهُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنْ كُنْتُ يَسْجُدُونَ -

(متفق علیہ)

۲۳۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدَّائِي كَفُّوا  
فَسَبُّوا اللَّهَ مِنْ تَضَلُّعِ قَاتِلِهَا رَأَتْ مَلَكَ وَإِذَا  
سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْخِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا -

(متفق علیہ)

۲۳۰۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَى عَلَى بَعِيرٍ خَارِجًا إِلَى الشَّهْرِ كَبَّرَ  
ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا  
لَهُ مُقَدِّرِينَ فَمَنْ آتَى رَيْبًا كَفَّمْكَ بِرَبِّكَ اللَّهُمَّ إِنَّا  
نَسَأُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالْبَقَا وَمِنْ الْعَمَلِ  
مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَآهِلَنَا  
بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ  
فِي الْإِهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دَعَا الشَّيْ  
رِ وَكَابَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ  
وَلِذَلِكَ رَجَعْتُ إِلَيْكَ وَرَأَيْتُكَ أَرْبَابُونَ تَأْتِبُونَ  
عَائِدُونَ لِرَبِّنَا تَعَاوَدُونَ -

(رواه مسلم)

۲۳۰۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ كَانَتْ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَخْرُجُ  
مِنْ دَعَا الشَّيْرِ وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَدَرِ بَعْدَ  
الْمَكُورِ وَدَعَا الْمَطْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْإِهْلِ



وَالسَّالِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۰ وَعَنْ حُذْرَةَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَّتَ نَزْلُ مَنُورٍ فَقَالَ أَهْوَيْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ لَوْ يَفُتَّرُ شَيْءٌ حَتَّى يَزِيدَ نَعْلٌ مِنْ مَنُورِهِ ذَٰلِكَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَيْسَتْ مِنْ عَقَرٍ لَكَ عَلَيْنِ الْبَارِحَةِ قَالَ أَمَا نَوَدُّكَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَهْوَيْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ لَوْ تَصْرَكَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ أَوْ سَجَدَ يَقُولُ مَسْجُودًا لِيَحْمَدَ اللَّهُ وَحُسْنُ بِلَايِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا مَا جَبُنَا دَاخِلًا عَلَيْنَا عَايِدًا إِلَّا بِاللَّهِ مِنَ الشَّارِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۳ وَعَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ مِنْ خَدْوٍ أَوْ خَدْوَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْإِسْلَامَ دِينُ اللَّهِ وَحْدَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنُورُ الْكِتَابِ سَوِيْعُ الْحَبَابِ

(مسلم)

حضرت حذرت بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی منزل پر اترے اور یہ کلمات کہہ لے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ دیتا ہوں مخلوق کے شر سے۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اپنی اس منزل سے کوچ کر جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گزشتہ رات بچھونے کا ثبوت دیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی وہ کلمات یہ ہیں یا اللہ تعالیٰ سے اس کے کمال کلمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں تو وہ نہیں ضرر پہنچاتا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو صبح صادق کے وقت ان الفاظ میں دعا فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ملنے والے نے سنی اور اس بہتر نصیحت پر ہمارا اقرار جو اس نے ہم پر فرمائی۔ خداوند تو ہماری ضمانت فرما اور فضل فرما ہم یہ دعا آتش و زلزلہ سے پناہ مانگ کر نکالے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد رجب یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے آپ راستہ میں ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اس کے بعد فرماتے اللہ کے مولا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اتمدار اور حمد کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے تو پر کرنے والے عبادت اللہ سجدہ کرنے والے ہیں اپنے رب کے لیے اور حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندہ کا مدد فرما اور کافروں کے لشکر کو تباہ کر دے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن ابی اویسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کے حق میں بددعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے: حله کتاب کے نازل فرمانے والے جلویا



اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلِّزْهُمْ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى آفِي فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَطَبْخًا فَآكَلَ مِنْهَا ثُمَّ آفِي يَسْتَمِي فَكَانَتْ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي الشَّوْءَ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ وَيَجْهَرُ السَّجَّادَةَ وَالْوُسْطَى فِي رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي الشَّوْءَ عَلَى ظَهْرِ إصْبَعَيْهِ السَّجَّادَةَ وَالْوُسْطَى ثُمَّ آفِي يَسْتَمِي فَكَانَ آفِي دَاخِلًا يَلْبَسُ دَاخِلًا وَادْعَا اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا أَرْزَقْتَهُمْ وَاعْزِمْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ -  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حساب لینے والے مجبور خداوند کفار کے لشکر کو شکست سے ہمکنار فرما انہیں شکست دے اور انکے پائے ثبات میں لغزش والہے (متفق علیہ)  
حضرت عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مکان ہوتے آگے خدمت میں کھانے کی چیزیں بشمول مایہ و پیش کیں اسکے بعد آگے خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ نے انہیں سے کچھ کھائیں اور گٹھلیوں کو انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان دبایا۔ اور ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ کھجور کی گٹھلیوں کو اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے وسط میں پشت کی طرف سے لیا اسکے بعد آگے خدمت میں پانی لایا گیا جو آپ نے پی لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ والدہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کے لگام پکڑے ہوئے تھے تو نبی علیہ السلام سے التجا کی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ آپ نے ان الفاظ میں دعا فرمائی خداوند انہیں جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے اور ان پر رحم کر اور ان کی بخشش فرما۔ (مسلم)

## دوسری فصل

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا چاند دیکھتے تو دعائیہ کلمات اس طرح کہتے تھا خداوند امن - ایمان بے سلائی اور اسلام کے ساتھ (ہر سائے) ہم پر چاند کو نکال دے۔ اسے پانزدہ لاکھ بار اللہ تعالیٰ ہے (جامع الترمذی) نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے۔

حضرات عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی شخص کو کسی تکلیف میں مبتلا پاتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے۔ تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ فرمایا جس میں دوسرے کو مبتلا کیا۔ اور بزرگی دینے والے نے مجھے بہتوں پر بزرگی عطا فرمائی۔ اس دعا کو پڑھنے سے وجہ نجاتی آلام نہیں ہوگا (ابن ماجہ نے اس حدیث کو غریب بتایا کیونکہ عمر و ابن دینار ہادی قوی نہیں ہے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

۲۳۱۶ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الشَّيْخَ مَسْنِيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَاكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلِكَ عَلَيْنَا يَا لَأَمِنٍ وَإِيْمَانٍ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا حَدِيثًا حَسَنًا غَرِيبًا)

۲۳۱۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَآفِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتِمْتُ رَجُلٌ تَرَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي بِمَا آبَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْخِيلاً إِلَّا تَرْجِيئُهُ فَإِلَيْكَ الْبَلَاءُ مَا كُنَّا نَمُوتُ سَرَدًا التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَسَمَةَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثًا غَرِيبًا وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ (الْبَاهِي كَيْسٌ بِالْقَوِي)

۲۳۱۸ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ



اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں  
ہم ہی لائق ستائش اور صاحب اقتدار ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا  
ہے وہ زندہ ہے اسکو کبھی موت نہیں آئے گی اس کے دست قدرت میں بھلائی  
سب الہم چیز پر اسکا اقتدار ہے۔ ہیں اللہ تھانے اس کے نام اعمال  
میں دس لاکھ نیکیاں کھے گا اور دس لاکھ برائیاں اس کے نام اعمال سے  
مٹائے گا اور اس کا اعزاز دس لاکھ درجہ بلند کرے گا اس کیلئے جنت میں  
گھر بن جائے گا لایں نام لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور  
شرح السنن میں بازار کی بھلتے سو فی جامع بڑے بازار کا لفظ ہے جہاں خرید و فروخت  
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا خداوند میں تجھ سے  
پوری نعمت کا طلبگار ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا پوری نعمت نے کیا  
مراد لیتے ہو تو دعا کرنے والے نے کہا اس دعا کیلئے سے میں بھلائی کی  
توقع کرتا ہوں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نعمت کی تکمیل سے مراد قبول  
جنت اور دوزخ سے آزادی ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے ایک اور دعا  
کرنے والے سے سنا وہ ذوالجلال والاکرام کہہ رہا تھا تب نبی علیہ السلام نے  
فرمایا تیری دعا قبول ہوگی۔ اب مانگ لے نبی علیہ السلام نے ایک اور شخص کو  
اس طرح دعا کرتے سنا خداوند میں تجھ سے صبر کی توفیق طلب کرتا ہوں تو کہنے  
فرمایا تو نے بلا کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی نشست میں بیٹھ کر سیکار باتیں کی ہوں  
تو اس کو چاہیے کہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعائیہ کلمات کہے خداوند  
تیری ذات پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تیرے سوا  
کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتے  
ہیں۔ اس طرح اس مجلس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی بیہقی حاکم ابی داؤد)  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سواری کیلئے جانور لایا گیا۔

جب آپ نے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری کی پشت  
پر بیٹھے تو الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سبحوننا احد او ماکتا انہ  
مترجمین دقتی راہتہ استعجزا پڑھا اس کے بعد پھر الحمد للہ تین مرتبہ اور  
اللہ اکبر تین مرتبہ کہا پھر یہ کلمات کہے خداوند تیری ذات پاک ہے میں نے

وَحَدَّثَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ذَلِكَ الْحَمْدُ يُحْيِي  
وَيُمِيتُ وَمُحْيِي لَا يَمُوتُ وَيَبْرُؤُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ  
مَعَافَاةٍ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ  
دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ  
قَرَنِي شَرِيحُ الشُّكْرِ مَنْ قَالَ فِي سُورَةِ حَاجِمٍ يُبَارَكُ  
فِيهِ يَدُلُّ مَنْ دَخَلَ السُّورَى -

۲۳۱۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
تَمَامَ النِّعَمَةِ فَقَالَ آيُ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعَمَةِ قَالَ دَعَا  
أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ لَا إِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعَمَةِ دُخُولَ  
الْجَنَّةِ وَالْفَرَارِ مِنَ النَّارِ وَتَمَامُ رَجُلًا يَقُولُ يَا  
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَبْلِ اسْتِجَابَتِكَ كُلُّ  
وَسْمِةٍ مَقِيئَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ  
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ  
الْبَلَاءَ فَكَلِمَةُ الْعَافِيَةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لُحْظُهُ  
فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ  
إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدُّعَايِ الْكَمِيِّ)  
۲۳۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُنِيَ بِمَا أَتَى لِيُكَفِّرَ مَا فَلَكَ مَا  
وَعَمَّ رَجُلًا فِي الزَّكَايِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى  
عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي  
سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ فَلَمَّا رَأَى رَيْبًا  
تَمْتَلِيزُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَلَمَّا كُنَّا اللَّهُ أَكْبَرُ



ثَلَاثًا سَبْعَانِكَ لَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاَعْفُفَنِي فَوَاقَهُ لَا  
يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ مَكَوِكَ فَقِيلَ مِنْ آتِي  
شَيْءٌ وَصَحِيحَتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْتَعْمِلًا مَصْنَعَتِ  
ثُمَّ مَكَوِكَ فَقُلْتُ مِنْ آتِي شَيْءٌ وَصَحِيحَتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَجْعَبُ مِنْ عَجَبِهِ  
إِذَا قَالَ رَبِّ اعْفُفَنِي ذُنُوبِي يُسْأَلُ بِعَسَاكَ لَوْ  
يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَ عَجَبِي.

(رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد)

۲۳۲۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مَجْلًا أَخَذَ بِسِدَاهُ فَلَا يَدْعُهَا  
عَقْلِي يَكُونُ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَيَقُولُ اسْتَوْعِرَ اللَّهُ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَالْخَيْرُ  
عَمَلِكَ وَفِي رَوَايَةٍ وَخَرَاتِيمُ عَمَلِكَ.

رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و  
فِي رَوَايَةٍ مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ عَمَلِكَ.

۲۳۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَطَّابِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْعِرَ  
الْجَيْشَ قَالَ اسْتَوْعِرَ اللَّهُ دِينَكُمْ وَآمَانَتَكُمْ وَ  
خَرَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ. (رواہ ابوداؤد)

۲۳۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِي أُرِيدُ سَفَرًا  
مَرَّةً وَفِي فَقَالَ زِدْكَ اللَّهُ الشَّعْرَى قَالَ زِدْ فَي قَالَ  
وَعَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْ فَي يَا أَبَى أَنْتَ دَأْبِي قَالَ دَ  
يَسْتَدْلِكَ الْخَيْرُ حَيْثُ مَا كُنْتَ.

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۳۲۵ وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لِي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَادْعُ عَنِّي قَالَ عَلَيْكَ يَتَعَوَّى  
اللَّهُ وَالْكَفِيرُ عَلَى كُلِّ شَرِّ فَاكْتُمَا وَلِي الرَّجُلُ قَالَ

اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی مغفرت  
کرنے والا نہیں یہ کلمات کہ کہ جناب علی مسکرائے تو لوگوں نے کہا  
اے امیر المؤمنین مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے  
وہی علی کیا ہو سرکار کو کرتے دیکھا تھا میں نے سرکار کو مسکراتے دیکھ کر  
معلوم کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندہ جب اپنے رب سے اپنے ۲  
طلب کرتا ہے تو رب کرم خوش برتا ہے اور اپنے بندے سے فرما ہے کہ  
بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا۔

(راحمہ ترمذی - ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی کو رخصت فرماتے  
تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک  
کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھڑاتا اور ان الفاظ سے دعا کرتے۔ میں نے تیرے  
دین اور تیرے آخری عمل اور تجھے اللہ کی امان میں دیا اور میری روایت میں  
اختتامی عمل کے الفاظ منقول ہیں ترمذی یحییٰ ابوداؤد اور ابن ماجہ  
میں آخری عمل کا ذکر نہیں ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو اس طرح دعا کرتے تھے میں  
نے تمہیں اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کی امانت میں دیا۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر کہا کہ میرا سفر کا ارادہ ہے آپ میرے لئے دعا فرمائیے  
برکت فرمائی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں پرہیزگاری عطا فرمائے اس  
میں کچھ زیادتی فرمائی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کی مغفرت  
فرمائے اس شخص نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اور دعا کریں تو آپ نے  
فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تم پر آسانی فرمائے رحاب ترمذی اس حدیث کو غریب کہتا ہے  
حضرت ابودیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے  
نصیحت فرمائی تو آپ نے فرمایا نصیحت الہی خود پر لازم کرو اور ہر بندہ



اللَّهُمَّ اطْلُوهُ الْبَعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ الشَّغْرَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَاحَرَ فَأَصْبَحَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضَ رَبِّي وَرَبِّي اللَّهُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا يُدْبِرُ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسَدَةٍ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَائِرِ الْبَلَدِ وَمِنْ دَائِي وَمَا وَكَلَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصِيٌّ وَنُصَيْرِي يَا أَحْمَدُ وَيَا أَصُولَ دِيكَ أَقَاتِلْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ لَنَا مَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنُحُورُكَ مِنْ شُرُورِهِمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۳۲۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُزِلَ أَوْ نَعْصَلَ أَوْ نُظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّحَفِيُّ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحْيَا مِنْ حَسَنٍ صَرِيحٍ فِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ابْنِ مَاجَةَ قَالَ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَهُ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ أَوْصَلَ أَوْ أَمْلَأَ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا -

۲۳۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴

تکبیر کہو جب وہ شخص مجلس نبوی سے روانہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خداوند اے! اس کے سفر کے بعد کو کم فرما اور سفر کو اس کے لئے آسان فرما (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات کو سفر کرتے تو اس طرح دعا فرماتے اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں تیرے اور تیرے اعدا جویرا ہے اس سے اور تجھ پر جو پہنچے میں ان سب کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں شیر کا لے ناگ سانپ، کچھو، شہر میں رہنے والوں، پیدا شدہ اور پیدا ہونے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے موقع پر اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند اے! تو میرا قویٰ بازو اور مددگار ہے میں تیری ہی مدد سے جنگی حکمت عملی مرتب کرتا ہوں اور حملہ کرتا ہوں اور تیری نصرت کے مدارے جنگ کرتا ہوں۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کا خوف ہوتا تو آپ اس طرح دعا کرتے خداوند اے! ہم تجھے دشمن کے مقابل کرتے ہیں اور دشمن کے شر سے تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر جاتے تو ان الفاظ میں دعا کرتے اللہ نہام کیا ہے جو پہر میں نے جہر دے کیا خداوند اے! ہم تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم نفوس میں پریشان یا ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کی جاسے۔ ہم پر ظلم ہو یا ہم کسی پر ظلم کریں۔ ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہم پر جہالت کا عمل ہو (نسائی، جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہلے۔ لیکن ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام گھر سے باہر جاتے تو آسمان کی جانب منہ کر کے کہتے خداوند اے! ہم تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں کج روی کروں یا راہ سے جھکا یا جاؤں۔ ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جاسے۔ میں ارتکاب جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کا عمل کیا جاسے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ  
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ  
لَهُ يَبْتَغِي خَيْرًا وَكَفَيْتَ وَفُوتَ فَيَسْتَعِي  
لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانُ الْخَرَكِيَّتِ لَكَ  
بِرَجُلٍ قَدْ هَدَى وَكُفِيَ وَوَقِيَ - (رواه أبو داود)  
وَرَدَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ

۲۳۳۱ <sup>۲۸</sup> وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ  
بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ السُّلُوبِ  
وَحَيْرَ الْمَخْرُجِ يَسْمُوهُ اللَّهُ دَجَنًا وَعَلَى اللَّهِ رَيْبًا  
تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيَسْأَلْهُ عَلَى أَهْلِهِ - (رواه أبو داود)  
۲۳۳۲ <sup>۲۹</sup> وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْإِنْسَانُ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ  
اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ  
(رواه أحمد والتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۳ <sup>۳۰</sup> وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ  
أَحَدُكُمْ أَمْرًا أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ  
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ فَإِذَا اشْتَرَى  
بَعِيرًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَ رَدْوًا وَمِنْ شَرِّ ذَلِكَ  
فِي رِدَائِهِ فِي الْمَرَاةِ وَالْعَاوِدِ مِنْكُمْ نِيًّا أَخَذْتَنَا وَسَيِّئًا  
وَلَيْسَ بِالْبَرْكََةِ - (رواه أبو داود وابن ماجه)

۲۳۳۴ <sup>۳۱</sup> وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاؤُ الْمَسْكُوتِ اللَّهُمَّ هَمِّكَ  
أَرْبُؤُ لَا تُكْفِي لِي نَفْسِي طَرَفَةَ عَيْنٍ وَآمُسِيحِ  
بِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

(رواه أبو داود)

۲۳۳۵ <sup>۳۲</sup> وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جس کوئی شخص گھر سے باہر نکلے تو ان الفاظ میں دعا کرے۔ میں اللہ کا نام لے کر اپنے  
گھر سے پرنکلا ہوں۔ اس کے سوا تو گناہ سے بچنے اور نہ نیک عمل کرنے  
کی کسی میں طاقت ہے۔ اس شخص سے کہا جائے تیری راہ راست کی جانب  
دیکھناں کی گئی۔ تیری ذمہ داری اور تیری حفاظت کا ذمہ لیا گیا۔ اس طرح شیطان  
اس سے دور ہو جائے۔ اس وقت ایک شیطان دوسرے سے کہتا ہے کہ کیا  
تو اس شخص کو کس طرح اذیت دے گا جبکہ اس کو ہدایت دی گئی اس کی حفاظت

حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو اس طرح  
دعا کرے خداوند میں گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا  
ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوتے اس پر بھروسہ کیا۔ اس کے بعد گھر والوں  
کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے شادی شدہ کے لئے اس طرح دعا فرمائی اللہ تعالیٰ تم پر کثیر  
عطا فرمائے اور تم دونوں پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں میں اتفاق پیدا  
فرمائے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد ابو عمرو کے روایت سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے  
کسی نے شادی کرے یا غلام کو خریدے تو اس طرح دعا کرے خداوند میں تجھ  
سے اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور جس بھلائی پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی  
اور اس کے شر سے اور جس پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی پناہ مانگتا ہوں اور جب  
اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کو بکڑ کر بھی اسی طرح دعا کرے۔ اور ایک  
روایت کے مطابق عورت اور خادم کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا  
کرے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو بکر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا حدیث زدہ کے لئے دعائیں کلمات یہ ہیں خداوند میں تیری  
رحمت کا طلبگار ہوں مجھے اپنے نفس پر ایک لمحہ بھی تہمت نہ دے اور  
میری حالت کو درست فرما تیرے سوا کوئی کا حق عبادت نہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ



مُؤْمِرًا لِّمَنْ مَّشَى دَرِيْعًا يَّارَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَقْلًا اَقْلًا اَقْلًا  
كَلَامًا اِذَا اَقْلَتَ اَذْهَبَ اللهُ عَنْكَ وَقَطَعَ عَنْكَ  
دِيْنَكَ كَانَ قُلْتُ بَلَى قَالَ كُلُّ رَاْءَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا  
اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ رَاقِيْ اَعْوُدْ بِكَ مِنَ الشَّيْءِ وَالْمُذْنِ  
وَاَعْوُدْ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعْوُدْ بِكَ مِنَ  
الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعْوُدْ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الْعَاثِمِ  
قَهْرِ الرِّجَالِ كَانَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَاَذْهَبَ اللهُ  
هَيْجِي وَقَطَعَ عَنِّي دِيْنِي - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۲۳۳۶ وَعَنْ عِيْنِ اَتَهْ جَاهِلَةٍ مُّكَاتِبَةٍ قَالَتْ اِنِّي  
عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَاتَعَيَّنِي قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ تَحْلِيْلَ  
عَلَمِيْنِيْمَتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْ  
عَلَيْكَ مِثْلُ حَبْلِيْ كَيْفَ دِيْنًا اِذَا هُ اللهُ عَنْكَ قُلِ  
اَللّٰهُمَّ اَكْنِزْنِيْ بِحِلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَعِزَّنِيْ بِفَضْلِكَ  
عَمَّنْ سِوَاكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ وَابْنُ  
الدَّعْبَابِ الْكَبِيْرُ وَسَنَدُهُ كَرِيْحٌ يَنْتَاجِبُ اِلَى اَحْمَدَ  
مُبْتَدِئًا الْبَحْلَابِ فِيْ بَابِ تَقْطِيْعِ الْاَدَا فِيْ اِنْ شَاءَ اللهُ  
تَعَالَى)

### تیسری فصل

۲۳۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَأَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَاْءَا اَجَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ مَلَى تَحْتَهُ  
بِحِلْمَاتٍ فَسَأَلَتْ عَنْ اَصْلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ تُكَلِّمُوْهُ  
يُخَيِّرُكُمْ اَوْ طَاعَتًا عَلَيْهِمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَنْ تُكَلِّمُوْهُ  
بِشَيْءٍ كَانَ كَعَارَةً لَّهٗ سُبْحَانَكَ اللهُ وَبِحَمْدِكَ لَا  
اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۳۸ وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى  
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْءَا الْوَهْلَالَ قَالَ هَلَالٌ خَيْرٌ  
وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ اَمْنٌ

صلی اللہ علیہ وسلم کہ بارگاہ میں ایک شخص غمگین عرض کیا یا رسول اللہ غموں کا مارا  
اور قرض کے بوجھ سے ٹھہرا ہوں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں  
ایسی بات نہ سکھاؤں جو تمہارے غموں کو دور کر کے قرض سے نجات دلائے !  
اس شخص نے کہا بیشک آپ فرمائے نبی علیہ السلام نے فرمایا تم صبح و شام  
یہ دعا پڑھو غم و غلاؤں میں مجھ سے غم اور تفکرات سے غم اور سستی سے  
بزدلی اور کجی سے پناہ مانگنا ہوں۔ اسے مالک و مولیٰ میں قرض اور  
لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ راوی نے کہا کہ اس شخص نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق صبح و شام ان کلمات کے ساتھ  
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک کتاب  
و غلام ہے اگر کہا کہ میں اپنی کتابت (شرائط و ملاکی) سے عاجز آ گیا ہوں  
میری مدد کریں جناب علی کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں نہیں ہوں وہ کلمات  
بتانا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے اگر تم پڑھاؤ  
کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کی سہیل کر دے گا۔ تم اس  
طرح دعا کرو غلاؤں مجھے حلال کا رزق عطا فرما اور مجھ کو روزی سے بے پروا  
کر دے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے امیر سے بے نیاز کر دے۔

ترمذی۔ دعوات کبیر اور جناب جابر کی حدیث اس میں جمع ہے ۳۰ کتاب  
فی باب تَقْطِيْعِ الْاَدَا فی اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى کے ذیل میں نقل کریں گے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے  
تھے میں نے آپ سے ان کلمات اور ان کی حیثیت کے بارے میں معلوم کیا  
تو آپ نے فرمایا اگر تم بھلائی کی باتیں کر دو گی تو یہ کلمات قیامت تک کے لیے  
اس پر ہر ہو جائیں گے اور اگر بری باتیں کر دو گی تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں  
گے وہ کلمات اس طرح ہیں سب کو یہ تیری بات پا لگا تو لاؤنی میرے تیرے سوا  
کوئی مسبر و سر میں تجھ سے مغفرت مانگا ہوں اور تیری بارگاہ میں تو بہ کرتا ہوں (نسائی)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے  
بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے میں اس ذات پر ایمان لا یا میں



يَا كَلْبُ فِي خَلْقِكَ ثَلَاثَ مَوَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ  
الَّذِي مَاتَ فِيْهِ مَوَاتٍ كَثِيرَةٌ كَمَا اَوْجَدَ فِيْهِ مَوَاتٍ كَثِيرَةٌ

(رداء ابو داؤد)

۲۳۳۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَتْ عَلَيْهِ فِتْنَتُ الدُّنْيَا  
لَقِيَ عَبْدُكَ دَابِنُ عَبْدِكَ وَدَابِنُ امْتَلَكَ دَفِنَ  
فَبُشِّرْكَ تَامِسِيَّتِي بِسَبِّكَ مَا يَصِفُ فِي حُكْمِكَ عَدْلًا  
فِي قَضَائِكَ اَسْأَلُكَ بِحُلِيِّ اسْمِكَ هُوَ لَكَ سَمِيَّتٌ بِهِ  
كَفْسُكَ اَوْ اَسْرَلْتَ فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلِمْتَ اَحَدًا  
مِّنْ غُلَامِكَ اَوْ اَهْلِكَ عِبَادَكَ اَوْ اَسْأَلْتُكَ بِهِ فِي مَلَكُوْنٍ اَلْتِيْبُ  
عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِسْمًا قَلْبِي وَجِلْدًا لِّهَيْئِي  
وَعَلِيَّ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطْرًا اِذَا ذَهَبَ اللّٰهُ غَمَّةً  
وَاَبْدَلَهُ بِهِ كَرَامًا

(رداء ترمذی)

۲۳۴۰ وَعَنْ حَاوِيٍّ قَالَ كُنَّا اِذَا صَحَبْنَا كَبْرَاءَ  
اِذَا اَسْرَلْنَا سَبْحَنَا

(رداء البخاری)

۲۳۴۱ وَعَنْ اَبِيْ اَكْبَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكْرَبَهُ اَمْرٌ يَقُولُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ مَرِّحْكَ  
اَسْتَجِیْبُ (رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا اَحَدُ يَشْفِیْكَ  
وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ

۲۳۴۲ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمَ  
الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ  
بَلَغْتَ الْعُتُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْرُرْ  
عَوْرَاتِنَا وَاَمِنْ رُءُوسَنَا قَالَ صَرَبَ اللّٰهُ دُجُبُوْهُ  
اَعْدَانِهِم بِالزَّبْرِیْمِ وَهَرَمَ اللّٰهُ بِالزَّبْرِیْمِ

(رداء احمد)

۲۳۴۳ وَعَنْ بَرْزِيْةَ قَالَ كَانَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الشُّرْقُ قَالَ اَسْمِعُوا اللّٰهَ  
اِسْمَ اَسْمَاكَ خَلَقَ هَذِهِ الشُّرُقُ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاسْمُ

نے تجھ کو پیدا فرمایا یہ کلمات بھی تین مرتبہ فرماتے۔ پھر فرماتے اس  
نند کی حمد ہے جو ماہِ گزشتہ کو لے لیا گیا اور یہ مبینہ عطا فرمایا۔

(ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زیادہ متفکر ہو وہ اس طرح دعا کرے  
نعماء دنیویہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور بندگی کا بیٹا ہوں تیرے نیرائے  
ہوں میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے مجھ پر قہرِ حکم جاری ہے  
تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میرے ہر اُس نام کے ساتھ سالِ گناہوں  
میں کے ساتھ تونے خود کو معصی کیا یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی غفلت میں سے  
میں کو نکال دیا ہے بندوں میں سے کسی کو جتا یا یا پر وہ غیب میں جانتا رہا کہ قرآن کریم کو میرے  
قلب کی بارگاہ میں لایا جا رہا ہے جب بندہ اس طرح دعا کرتا ہے تو اللہ  
تعالیٰ اس کے علم کو رد کر دیتا ہے اور پریشانیوں کو آسانیوں میں تبدیل  
کر دیتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارا معمول یہ تھا کہ  
جب بندی پر چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور نیچے اترتے تو تسبیح بیان کرتے تھے

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اس طرح دعا فرماتے تھے اے وحیِ قدیم میں  
تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں (جامع ترمذی) نے اس حدیث کو غریب  
اور غیر محفوظ بتایا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگِ خندق  
کے دن ہم (صحابہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اب تو  
دل گردن تک آگئے ہیں (پریشانی کی حالت کا بیان) کیا کوئی ایسی دعا  
ہے جس کو ہم پڑھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! اس طرح دعا کرو خداوند  
ہمارے پیروں کی پردہ پوشی کر اور غوث سے امان دے۔ ابوسعید خدری  
فرماتے ہیں۔ ہوا کی تیزی سے دشمنوں کے چہرے پھر گئے اور اس ہوا کو شمس کی ٹکست دیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جاتے تو یہ کلمات فرماتے۔ اللہ کا نام سیریاں آئے  
۔۔۔ اور دعا اہم اس۔ اور جو کچھ اس میں



بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ  
أُصِيبَ فِيهَا صَفْعَةً خَاسِرَةً۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

ہیں اور اس کے شر اور جو اس میں برائی ہے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ خداوند  
میں پناہ مانگتا ہوں اس مصیبت سے جو یہاں پہنچنے والی ہو۔

(یعنی دعوات کبیر)

## بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ

## پناہ طلب کرنے کا بیان

### پہلی فصل

۲۳۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهَنَّمَ وَالنَّارِ  
وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ النِّصَاةِ وَشَمَانَةِ الْأَعْدَاءِ۔

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کی مشقت۔ بد بختی آنے۔ قدریر کی برائی اور  
دشمنوں کی مسرت سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔

(متفق علیہ)

۲۳۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَالْخَبَرِ  
وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفُتْنَةِ الدِّينِ  
وَعَذَابِ النَّجَالِ۔ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تعظیلات۔ غم۔ بچاؤ کی سستی  
بزدلی۔ کج روی۔ قرض اور دشمنوں کے غلبے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(متفق علیہ)

۲۳۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ  
وَالْعَمَلِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَاللَّهْمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفُتْنَةِ النَّارِ وَفُتْنَةِ الْقَبْرِ  
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فُتْنَةِ الْغَيْبِ وَشَرِّ  
فُتْنَةِ الْغَيْبِ وَمِنْ شَرِّ فُتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ  
اللَّهُمَّ اغْوِلْ خَطَايَايَ بِمَلَأِ الْغُلِيِّ وَالْبَرِّ وَتَنِي  
قَلْبِي كَمَا يَتَنَّى الشُّرْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّائِي وَبَاعِدْ  
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ  
وَالْمَغْرِبِ۔ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے سستی طویل عمر قرض  
اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوند میں روزی کے عذاب الگ کے  
نقصانات۔ قبر کے فتنہ اس کی برائیوں۔ دجال کے فتنوں اور اس کے شر سے  
پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوند میرے دل کو پاکیزہ کر دے جس طرح کہ میدا کھراں  
سے دھو ڈال۔ خداوند میرے دل کو پاکیزہ کر دے جس طرح کہ میدا کھراں  
سے صاف ہو جاتا ہے۔ خداوند میرے دل کو پاکیزہ کر دے جس طرح کہ میدا کھراں  
بہر پیدا کر دے جیسا کہ قرینے مشرق و مغرب میں بہر رکھتا ہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالنَّهْزِ  
وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَيْبِ وَشَرِّهَا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے بیکسی  
سستی۔ بزدلی۔ بخل۔ طویل عمر اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔  
خداوند میرے نفس کو تزکیہ عطا فرما اور اس میں خشیت پیدا کر خداوند



تو بشری تزکیہ فرماتے والا کامیاب اور مالک مطلق ہے۔ خداوند میں تجھ سے نفع نہ دینے والے علم اور ایسے دل سے جس میں خوف (خدا) نہ ہو اور ایسے نفس سے جس میں سیری نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی خداوند میں تجھ سے نعمت کے زائل ہونے کو نہ ختم ہونے۔ ناگہانی غلبہ اور تیرے غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے خداوند میں تجھ سے اپنے اس کام کی برائی سے جو میں نے کی ہے یا نہیں کیا پناہ مانگتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوند میں تیرے اسلام کو قبول کیا تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر ہجو و سہ کیا تیری طرف رجوع ہوا تیرے مدد سے میں نے جنگ کی۔ خداوند میں تیری عزت و جلالت کی پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ نہ کرنا۔ تو ایسا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی جبکہ جن دُعاؤں کو موت آئے گی (متفق علیہ)

## دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں ان چار باتوں سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نافع نہ ہو ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو ایسے نفس سے جسکو کبھی سیری نہ ہو اور ایسی دعا جو مقبول نہ ہو (احمد ابو داؤد ابن ماجہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا اور بسائی نے دونوں راویوں سے روایت کی ہے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ بزدلی۔ کجھوسی۔ بھسی عمر اس میں

أَنْتَ خَيْرٌ مَنْ دَرَكْتُمَا أَنْتَ وَلَيْتُمَا دَمَوْنَهُمَا اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ دَرَمٍ قَلْبٍ لَا يَحْكُمُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ دَرَمٍ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

(رداء المسئل)

۲۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَجَاءَ وَبُعْثِكَ وَجَوْبِهِ سَخَطُكَ۔

(رداء المسئل)

۲۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ مِنْ شَرِّ مَا تَخْلُقُ۔

(رداء المسئل)

۲۳۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْكَمْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِالْيَمِينِ أَتَيْتُ وَبِكَ خَافَعْتُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْوَحْدِيُّ الْوَحِيدُ لَا يُشْرِكُ وَالتَّوْحِيدُ وَالْوَحْدُ الْوَحْدُ۔ (متفق علیہ)

۲۳۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ دَرَمٍ قَلْبٍ لَا يَحْكُمُ دَرَمٍ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ دَرَمٍ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ (رداء المسئل) وَابْنُ مَاجَةَ وَدَرَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالتَّسَائِي عَنْهُمَا۔

۲۳۵۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجَبَنِ وَالْجَلْبَلِ



وَسُئِلَ الْعُمِّيُّ وَفُتِحَتْهُ الْقُدْرَةُ وَعَذَابُ الْقَدْبِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

الْفَقْرِ وَالْفَقْدِ وَالْجُودِ وَالْجَوْدِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ

أُظْلِمَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۴ وَعَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْيَسْقَانِ وَالْيَقَانِ

وَسُئِلَ الْأَخْلَاقِي۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۵ وَعَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُعْثَةِ فَزَاةٍ

يُشْرِي الصَّغِيمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَزَاةٍ يَشْتِ

الْبِطَانَةِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَسْجَةَ)

۲۳۵۶ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ

الْجُدَاوِرِ وَالْجَمْرَيْنِ وَمِنْ سَبِيحِ الْأَسْقَامِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۷ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الشَّيْخُ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُتَكَرِّرِ

الْأَخْلَاقِ وَالْإِعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۸ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ شَكْلٍ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمْتَنِي تَعْوِيدًا أَعُوذُ بِهِ قَالَ

قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي

وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مِجَنِّي۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۹ وَعَنْ أَبِي الْيَسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

كَيْ قَتْلِي أَوْ قَتْلِكَ مَذْأَبَ مَنْ يَطْلُبُ كِتَابِي۔

(ابو داؤد و نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں فقر و معاشی

کی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں خداوند میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ (ابو داؤد و نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے اخلاق

نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں (ابو داؤد و نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں فاجر سے پناہ طلب کرتا ہوں

کیونکہ وہ برا ہمزاد ہے اور میں خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری

عادت ہے۔

(ابو داؤد و نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں برص۔ جنام۔ جھونک اور

بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابو داؤد و نسائی)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوند میں برے

اخلاق و اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی)

حضرت شعیب بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ

مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائی جس کا میں درد کروں تو آپ نے فرمایا اس

طرح دعا کرو (خداوند میں اپنی سماعت بصارت۔ لہق۔ قلبی اور رازہ

مرد کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں) (ابو داؤد و ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابو البیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے پناہ







وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مِمَّنْ مَاتَ بِمِلَّةِ جِدِّهِ  
وَأَمَّا مَنْ مَاتَ بِمِلَّةِ مَنْ هُوَ كَاتِبٌ فِي مِلَّةِ شَيْءٍ  
عَلَيْهَا فِي عُنُقِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا اللَّفْظِ)

۲۳۶۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ دَمِنْ اسْتَجَارَ  
مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ أخرجْهُ  
مِنَ النَّارِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

## تیسری فصل

سے پناہ طلب کرتا ہوں ان کلمات کو پڑھنے سے شیطان کے اثرات  
سے محفوظ رہو گئے گا۔ جناب عبداللہ بن عمر و دعائے کلمات اپنے بچوں کو  
یاد کرتے تھے اور کاغذ پر لکھ کر بچوں کے گے میں ڈال دیتے تھے۔

(ابوداؤد الفاظ حدیث بحوالہ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو  
جنت یہ انعام کرتی ہے خداوند اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو  
شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو دوزخ درخواست کرتی ہے۔  
خداوند اس کو آگ سے محفوظ فرما دے۔

(ترمذی۔ نسائی)

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب احبار  
کہتے تھے کہ اگر میں یہ چار کلمات نہ کہتا تو یہودی مجھے گدھا بنا ڈالتے  
جب ان سے معلوم کیا گیا وہ کلمات کیا ہیں تو انہوں نے بتایا "میں  
پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے جس سے بڑا اور کوئی نہیں  
اور اللہ تعالیٰ کے ان جامع و مانع کلمات کے ساتھ جن سے نیک و بد کوئی  
تجاوز نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے اس اسماء صفات کیساتھ جو کس میں جانتا  
ہوں یا انکا علم نہیں رکھتا۔ اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسکو اللہ پسند  
ہے۔"

حضرت مسلم بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد  
یہ دعا پڑھتے تھے خداوند اس میں کفر۔ فقر اور غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں سدا  
کہتے ہیں کہ میں بھی یہ دعائے کلمات پڑھنے لگا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا  
کہ تم نے یہ دعا کہاں سے سیکھی تو میں نے کہا آپ سے اس وقت انہوں نے  
بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے  
ولسائی لیکن جامع ترمذی نے ہر نماز کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے لیکن  
امام احمد نے الفاظ حدیث میں ہر نماز کے بعد کا ذکر کر لیا ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے سنا خداوند اس میں کفر اور غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں

۲۳۶۵ عَنْ الْقَعْقَاعِ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَابِ قَالَ كُنَّا  
نُحَدِّثُ أَقْوَمَهُمْ نَجْعَلُكَ يَهُودِيًّا فَجَمَعْنَا  
لَهُ مَا هُنَّ قَالَ أَعُوذُ بِعِزِّ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ  
شَيْءٌ أَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِي لَا  
يُحَادِثُهَا بَشَرٌ وَلَا فَاجِدٌ كَرِيهًا سَاءَ اللَّهُ الْخَصَنُ مَا  
عَلِمْتُ مِنْهَا دَمًا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ ذَرًّا  
وَبَرًّا -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۲۳۶۶ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَانَتْ أُمِّي  
يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ  
وَالْفَقْرِ دَعَا ابِ الْقَبْرِ فَمَنْتُ أَقْوَمُهُمْ فَقَالَ أُمِّي  
يُنْفِ عَمَّنْ أَخَذَتْ هَذَا كَلْبٌ عَنْكَ قَالَ إِنْ رَسَوْنِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهَا فِي دُبُرِ  
الصَّلَاةِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَبُخَارِيُّ دُبُرِ الصَّلَاةِ وَرَوَى أَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيثِ وَ  
عِنْدَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ -

۲۳۶۷ وَعَنْ أُمِّي سَوْنِدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِكَ يَا اللَّهُ مِنَ الْكُفْرِ



وَالَّذِينَ قَالُوا رَبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْبُدُ أَنْكَفَرُ بِالَّذِينَ  
كَانَ نَعْمُ دَفِي رِوَايَةٍ أَلْفَهُمُ ارْتِي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ  
وَالْفَقْرِ قَالَ رَبُّكَ دَعَا لَكَ قَالَ نَعَمْ  
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

## بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

## جامع دعائیں

### پہلی فصل

۲۳۶۸ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ  
اعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَلَا تَسْرِقْ فِي أَمْرِي وَمَا  
أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اعْفِرْ لِي جَهْلِي وَهَرَبِي  
وَخَطَايَايَ وَصَغِيرَتِي وَكُلَّ ذَا إِلَهٍ عِشْرَتِي اللَّهُمَّ اعْفِرْ لِي  
مَا قَدْ مَتَّ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ  
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقْتَدِرُ وَأَنْتَ الْمُتَوَكِّلُ  
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي  
هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي  
وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ لِي خَيْرَ  
زِيَادَةٍ فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي  
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْتِي  
أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالشُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۷۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ایک مرتبہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کفر اور قرص کو  
بلیغ سمجھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! دوسری روایت کے مطابق  
یہ دعا اس لڑکے منقول ہے خداوند میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں  
ایک شخص نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! دونوں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ان الفاظ سے دعا فرماتے  
تھے خداوند میری ان خطاؤں میری لاعلمی اور میرے اپنے کاموں میں  
اسراف اور میری کمزوریوں کو چھین تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب  
کو بخش دے خداوند میری بجا کوششوں پروردہ کوئی قصداً اور بلا قصد  
مجھ سے سرزد ہونے والی غلطیوں کو معاف فرما دے۔ خداوند میرے اگلے  
پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو جس کو تو خوب جانتا ہے معاف فرما دے  
میری ذات پیش منظر اور پس منظر میں ڈالنے والی ہے اور تو ہر چیز پر قادر  
ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند دین کو میرے لئے بہتر اور کسان  
فرما جو میرے کالوں کا نگران ہے اس دنیا کو میرے لئے بہتر کر دے جس میں  
میرے لئے معاش ہے اور آخرت کو میرے لئے بہتر فرما کیونکہ مجھے وہیں  
لوٹنا ہے۔ میری دنیاوی زندگی پر کما حقہ کی زیادتی فرما اور میری موت کے  
ہر شر سے مجھے راحت عطا فرما۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے  
خداوند! میں تجھ سے ہدایت پر نیز گاری حرام روزی سے باز رہنے اور  
تو نگر کی کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي سَبِيلَ دِينِي وَ  
 أَوْكُرْ يَا هُدَايَ هِدَايَتَكَ الطَّوْبَى دِيَارَ السَّعَادِ  
 سَعَادَاتِ السَّعَادَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۲ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
 كَانَ رَجُلٌ إِذَا اسْتَمَعَ عِلْمَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ تُمَدُّ أَمْرَهُ أَنْ يَدْعُوَهُمْ لِكَلِمَةٍ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي دَعَايَ فَيُفِضَ  
 دَارَ رَحْمَتِي -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۳ وَعَنْ أَبِي قَالٍ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاؤِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً  
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -  
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

## دوسری فصل

۲۲۴۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوَ يَقُولُ رَبِّ اجْعَلْ عَلَيَّ  
 وَالْأَصْرَ فِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَلَا تُكْذِبْ عَلَيَّ  
 وَاهْدِنِي دِينِي الْهُدَى بِي وَانصُرْ بِي عَلَى مَنْ بَغَى  
 عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْ لِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ زَاهِدًا  
 لَكَ مُطَوَّاعًا لَكَ مُخْبِتًا لَكَ أَقَامًا مُبِينًا رَبِّ  
 تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاعْمِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي  
 وَكُنْتُ حُجَّتِي وَسَيِّدِي سَافِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْكُنْ  
 سَخِيْمَتِي مَسْدُورِي -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ بَنِي فَقَالَ سَلُوا  
 اللَّهُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يَعْطَ بَعْدَ  
 الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح دعا کرو خداوند! مجھے ہدایت عطا فرما  
 مجھے سیدھا رکھ آپ نے فرمایا کہ ہدایت سے سیدھے راستے کا تصور کرو اور  
 سیدھا رکھنے سے نظر کی راستی کا تصور رکھو۔ (مسلم)

حضرت ابو مالکؓ بھی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں  
 کہ جب کوئی شخص اسلام لانا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز  
 سکھانے اور اس سے فرماتے کہ ان الفاظ سے دعا کرو خداوند! میری مغفرت  
 فرما مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت عطا فرما مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا  
 فرما۔

(مسلم)

حضرت اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات اکثر یہ ہوتے تھے خداوند! ہمیں دنیا اور آخرت  
 میں نیکیاں عطا فرما اور ہمیں عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔  
 (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوند! میری مدد فرما  
 اور میرے مقابل میں دشمنوں کی مدد نہ کر۔ مجھ کو فتح عطا فرما اور مجھ پر  
 کسی کو ظہر نہ دے۔ میرے لئے تم سے فرما میرے مقابل کی تدبیر میں مدد نہ کر  
 مجھے ہدایت دے اور اس کو مجھ پر آسان کر دے اور جو مجھ سے بغاوت کرے  
 مجھے اس پر غلبہ عطا فرما اسے میرے رب تو مجھے اپنا شکر کرنے والا۔ اپنا  
 ذکر کرنے والا۔ اپنا مطیع۔ اپنی جانب رجوع ہونے والا۔ تجھ سے عاجزی  
 کرنے والا اور تجھ سے تقویٰ کرنے والا بنا۔ خداوند! میری توبہ کو قبول فرما۔ میرے  
 گناہوں کو معاف کر۔ میری دعا کو قبولیت عطا فرما میری بات کو سچا کر میرے  
 قلب کو ہدایت عطا فرما اور میرے قلب کی سیاہی کو دور فرما۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)  
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم منبر پر تشریف لاتے تو ان پر گریہ طاری ہوا پھر آپ نے فرمایا  
 اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد کسی کو عافیت  
 سے بڑھ کر اور کوئی دولت عطا نہیں ہوتی۔



وَابْنُ مَسَاجِدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
إِسْنَادًا -

۲۳۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جِبِلَّاءَ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ  
قَالَ سَلِّ بِكَ الْعَافِيَةَ وَالْمَعْفَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ  
الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ آتَاهُ فِي  
الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا  
أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمَعْفَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
فَقَدْ أَفْلَحْتَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي دَرَجَاتِ مَسَاجِدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ  
هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

۲۳۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي  
دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَتَّقُكَ  
حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِنْهَا أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ  
قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَ عَنِّي مِنْهَا  
أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ دِرَاعًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۴۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ  
بِهِمْ وَلَا يَدْعُوهُ إِلَّا بِصَوْتِ اللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ لَنَا مِنْ  
حُبِّكَ مَا تَعُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاوِيَةَ وَبَيْنَ  
مَا عَمَلَكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَبَيْنَ الْبَقِيَّةِ مَا  
تُهَيِّزُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَتَمِيعَتِهَا  
يَا سَمَاعِيَّةَ وَابْصَارِيَا وَتَقْوِيَا مَا أَهْمَيْتَنَا وَاجْعَلْ  
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَنِّي مَنْ ظَلَمْنَا وَانْقَرَا  
عَنِّي مَنْ تَغَادَاكَ وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا  
وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَلَمًا مِنَّا وَلَا مَبْلَغًا لِحِلْمِنَا

ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن  
اور غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ کوئی  
دعا افضل ہے تو آپ نے فرمایا پروردگار سے سکون اور دنیا و آخرت کے  
کاموں میں معافی طلب کرو اس شخص نے دوسرے دن آکر یہی سوال کیا تو  
آپ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن آکر اس نے وہی سوال کیا تو آپ  
نے وہی جواب دیکر فرمایا جب میں دنیا و آخرت میں معافیت اور دعاوات لگاتا ہوں  
فلاح حاصل ہوگئی۔

ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن

اور غریب ہے)

حضرت عبداللہ بن یزید خطابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعائیں یہ کلمات فرماتے تھے  
خداوند! مجھے اپنی محبت اور جس کی محبت مجھے تیرے ساتھ نفع پہنچائے  
عطا فرما خداوند! تو نے مجھے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی جس کو تو  
محبوب رکھتا ہے۔ اس کو میرے لئے تقویت کا سبب بنادے اور مجھے پرہیزگار  
میری پسندیدہ چیز جس کو تو نے مجھ سے سمیٹ دیا ہے اور جس کو تو محبوب  
رکھتا ہے اس سے مجھے بے نیاز کر دے (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کلمات کے ساتھ حاضرین  
دعا کہ لئے دعا فرماتے۔ خداوند! تو ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما جو  
ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی طاعت کی  
اتنی توفیق دے جس کے سبب تو ہم کو داخل جنت فرما دے اور ہمیں  
اس یقین عطا کر کہ دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں خداوند! زندگی  
میں ہمیں ابھی ساعت بصرات اور قوت عطا فرما جو ہماری دنیا سے واپس  
ہر ہمارے ساتھ ہوں اور ہماری کینہ کشی کو ہمارے دشمنوں کیلئے کر دے  
اور جو ہم پر ظلم کرے ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما اور دنیا کو ہمارے دہم سے  
علم کے لئے مرکز آرائش بننا اور جو ہم پر رحم نہ کرے اس کو ہم پر



وَلَا تَلْطِطْ عَلَيْنَا مِنْ لَدُنْكَ حَمِيمًا۔

غلبہ نہ عنایت کر۔

(رواہ الترمذی) وَقَالَ لَهَا أَحَدُ بَنَاتِ حَسَنِ عَوِيْبٍ (۲۲۷۹)  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْفَعْبُ بِنَا عَلَمَتْنِي  
وَعَلَيْتَنِي بِنَا يَنْفَعْنِي دِرْدِي عَلِمَا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى  
كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَمَلِ الْكَارِ۔  
(رواہ الترمذی) وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الترمذی هَذَا  
حَدِيثٌ كَرِيْبٌ (مُتَّادًا)

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور عریب بتایا ہے)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند جو علم تو نے مجھے عطا  
فرمایا اس سے مجھے نفع عطا فرما میرے علم میں زیادتی نہ کر اور مجھے علم  
نافع عطا فرما۔ ہر حالت میں اللہ کی حمد ہے اور میں دوزخیوں کی حالت  
سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور  
غریب ہے)

(۲۲۸۰) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ سَمِعَ  
عِنْدَ رَجْوِهِمْ دَوْعًا كَمَا دَوِيَ الثَّمَلُ فَإِنْ نَزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا  
فَمَعَهُ نَاسٌ سَاعَتْ فَسَرَى عَنْهُمْ فَاسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ وَرَفَعَ  
يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا دَلًا تَنْفَعُنَا وَالْجِدْنَا دَلًا  
لَهُمَّا وَأَعْطِنَا دَلًا نَحْمَدُكَ وَابْتَغِنَا دَلًا نُوْثِرُ  
عَلَيْكَ وَأَرْجُوْنَا وَأَرْمَنَ مَعَا لَكَ قَالَ أَنَسُ بْنُ عَمْرٍو  
عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَتَاهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ  
أَخْلَجَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَلَعَ عَشْرَ آيَاتٍ۔  
(رواہ أحمد والترمذی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی مکھی  
کی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی تھی ایک مرتبہ نزول وحی کے وقت ہم آپ  
کے پاس ٹھہرے رہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام  
نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی خداوند ہم میں فراخی  
فرما کی نہ کر ہم کو عزت عطا فرما ذلیل نہ کر۔ ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں  
کمی نہ کر ہم کو بزرگی عطا فرما ہم پر کسی کو بزرگ نہ کر۔ ہم کو راہنی کراہ  
راہنی رہ ہم سے دھوکے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر دس آیتیں  
نازل ہوئی ہیں جو ان پر عامل ہوگی۔ وہ داخل جنت ہوگا اس کے  
بعد قد افلح المؤمنون سے لے کر دس آیات کی تلاوت فرمائی (احمد ترمذی)

## تیسری فصل

(۲۲۸۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مَرَّ بِ  
الْبَصْرِ أَوَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ  
اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنَّ شَيْئًا دَعَوْتُ دَعْوَةً وَإِنْ شِئْتُ  
صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَادْعُهُ  
أَنْ يَقْرَأَ فِي عَيْنَيْهِ الرَّحْمَةَ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ  
اللَّهُمَّ قَلْبِي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُعْتَصِدٌ  
بِتِي الرَّحْمَةِ إِنْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَيَّ دَعَوْتُ لِيَقْبَلَنِي لِيُحِبَّ  
خَاصَّتِي هَذَا اللَّهُمَّ فَشَبِّعْهُ فِي (رواہ الترمذی)  
وَقَالَ لَهَا أَحَدُ بَنَاتِ حَسَنِ عَوِيْبٍ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک  
نابینا شخص نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ  
میرے لئے عافیت کی دعا فرمادیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو  
تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور چاہو تو اس پر صبر کر لو یہ تمہارے  
لئے بہتر ہے تو اس نابینا نے کہا آپ دعا فرمادیں تو نبی علیہ السلام نے  
فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا پڑھو۔ خداوند میں تجھ سے سوال  
کرتا ہوں اور تیرے ہی رحمت (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے  
میں آپ کے ذریعے اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ حاجت کو پورا فرمادے  
خداوند نبی علیہ السلام کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرمائے (جامع ترمذی)

اس حدیث کو حسن اور عریب بتایا ہے



۲۳۸۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاؤِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي  
 يُبْكِي فِي حُبِّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي  
 وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنْ الْمَسَاوِي النَّارِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يَجْعَلُ عَنْ يَمِينِهِ  
 كَانَ أَحَبَّ النَّاسِ (رواه الترمذی و قَالَ هَذَا  
 حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۳۸۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى  
 بِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ  
 الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَفْتَ وَأَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَا  
 عَلَيَّ ذَلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَايِ سَمْعَتِ بْنِ  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَا  
 وَجَلَّ مِنْ الْقَوْمِ هَذَا ابْنُ عَمْرٍَا أَنَّهُ كُنِيَ عَنْ نَفْسِهِ صَلَاةً  
 عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَهُ الْقَوْمَ اللَّهُمَّ  
 يَعْزِلُكَ الْغَيْبُ وَتُذْكَرُكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْسَنَ  
 مَا عَلِمْتَ الْخَيْرُ خَيْرًا لِي وَتَوْفِيقِي إِذَا عَلِمْتَ  
 الْوَقَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ فِي الْغَيْبِ  
 وَالشَّجَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ  
 وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي النُّفَى وَالْخَفَى وَأَسْأَلُكَ  
 نَوْجًا لَا يَتَمُدُّ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ  
 وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَا وَأَسْأَلُكَ سِدَّةَ  
 الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى  
 وَجْهِكَ وَالشُّرْقَى إِلَى لِقَائِكَ فِي خَيْرِ صَرَاةٍ مُفْتَرَةٍ  
 وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ كَرِّمْنَا بِرِيشَةِ الْإِيمَانِ وَ  
 اجْعَلْنَا هِدَاةً مُهْتَدِينَ

(رواه النسائي)

۲۳۸۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ الْعَبْدَ مَسَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُورِ الْغَيْبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ان الفاظ میں  
 دعا فرماتے تھے۔ خداوند میں تیری اور تیرے چاہنے والوں کی محبت طلب  
 کرتا ہوں اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک رسائی کرے  
 دے۔ اسے مالک و مولیٰ اپنی محبت کو میری اپنی ذات۔ مال۔ اہل و عیال  
 اور غنڈے پالی کی محبت پر فوقیت عطا فرما۔ نبی علیہ السلام حضرت داؤد  
 علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح فرماتے تھے کہ جناب داؤد بہت زیادہ  
 عبادت کرتا تھا۔ جامع۔ یہ حسن وغیرہ

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے  
 ہیں کہ جناب عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ چارے ساتھ قنارہ کی ... تو  
 نہایت مختصر نماز پڑھی تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے کئی اور مختصر نماز پڑھائی۔  
 جناب عمار نے فرمایا کہ بات نہیں میں نے اس دوران کئی دعائیں مانگی ہیں  
 جن کو ہم نے نبی علیہ السلام سے سنا تھا۔ جب نبی علیہ السلام کمرے پر تھے  
 تو آپ کے پیچھے ایک صاحب چلے جو میرے والد تھے وہ خاموشی سے چلتے  
 رہے لیکن بعد میں اس دعا کے متعلق معلوم کیا اور اگر اپنی قوم کو وہ دعائیں  
 والفاظ دعا خداوند میں تیرے عالم الغیب ہونے اور مخلوق پر قدرت رکھنے  
 کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ۔ جب تک

تیرے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے موت بھی نہ چاہیے بلکہ تیرے  
 علم میں میرے لیے تو بہتر ہو اسے اللہ اس غیب اللہ میں تیرے خوف کا سہارا بن جائے اور  
 غم و سرور میں تجھ سے کمر حق کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں والداری اور غربت  
 میں تجھ سے میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعت  
 طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو  
 ہمیشہ رہے۔ اور نقصان کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور مرنے کے بعد  
 زندگانی ٹھنڈک کا طالب ہوں مالک و مولیٰ میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت  
 طلب کرتا ہوں تیری لقائے شوق کا ایسے انداز میں طالب ہوں کہ میں تو  
 فتنے میں پڑوں اور نہ نقصان اٹھاؤں خداوند! ہمیں ایمان کی ریشہ سے

فرین فرما۔ اور ہمیں سیدھا چلنے والوں کا راہنما بنا (مسائل)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اس طرح دعا فرماتے خداوند! میں تجھ سے



نفع دینے والے مہم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

(احمد ابن ماجہ - بیہقی و دعوات کبیرا)

حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہے جس کو میں کبھی ترک نہیں کرتا وہ یہ ہے خداوند مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرا خوب شکر کروں اور بہت زیادہ ذکر کروں تیرے احکامات کی پابندی کروں اور تیری نصیحت کو یاد کروں (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے خداوند میں تجھ سے صحت و عافیت دے اور ہیر گاری حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں (ترمذی)

حضرت امجد رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا۔ خداوند میرے قلب کو نفاق سے میرے عمل کو راہ گاری سے میری زبان کو جھوٹ اور میری آنکھ کو خیانت سے محفوظ فرما دے اسے مالک و مول تو آنکھ کی خیانت اور دل کے حال کو جانتا ہے۔

(دعوات کبیرا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے یہ صاحب طہریل امیری کی وجہ بہت کمزور اور اندھ پرندہ کی طرح کمزور ہو گئے تھے ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کی تھی تو اس مریض نے کہا میں اب کرم کی بلگاہ میں دعا کرتا تھا خداوند اگر تو مجھے آخرت میں عذاب دینا چاہتا ہے تو مجھے دنیا ہی میں جلد عذاب دے دے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی طاقت اور استطاعت تو نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی خداوند تو مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی سے ہمکنار کرے اور میں ناروغ رخ سے محفوظ فرما دوں گے کہیں اس مریض نے اس طرح دعا کی تو اللہ نے اسکو صحت عطا فرمائی (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے صحابہ نے عرض کیا اپنے نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا نفس کو ایسی آفتوں میں مبتلا کرے جس کی طاقت نہ ہو

کافیاً و عملاً مُتَقَبِّلًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا - (رداء احمد و ابن ماجہ و البیہقی فی الدعوات الکبیرہ)

۲۳۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَعَا حَفَظَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَغْنَاهُ شُكْرَكَ وَ أَكْثِرْ وَ كَرَمَكَ وَ آتِنِي مُصَحِّحَكَ وَ احْفَظْ دِينِيكَ - (رداء الترمذی)

۲۳۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْيَقِينَةَ وَ الْحَقَّةَ وَ الْأَمَانَةَ وَ حَسَنَ الْخُلُقِ وَ الْوَسْطَةَ الْبَيْنِيَّةَ

۲۳۸۷ وَعَنْ أُمِّ مَعْبِدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنْ الْيَقَارِ وَ عَمَلِي مِنْ الرِّيَاءِ وَ لِسَانِي مِنْ الْكِبَرِ وَ عَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُورَ

(رداء ابن ماجہ فی الدعوات الکبیرہ)

۲۳۸۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَرَجَلَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ حَقَّتْ فُصَادُ مِثْلِ الْغَرَضِ فَقَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللَّهَ بِتَعْمُدٍ أَوْ تَسْأَلُهُ رِيَاءً قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاتِقِي يَوْمَ فِي الْأَخِرَةِ فَجَعَلَنِي فِي الدُّنْيَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيعُ وَلَا تَسْطِيعُ أَفَلَا كُنْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَذَابَ النَّارِ قَالَ قَدْ عَا اللَّهُ يَوْمَ فَتَقَاهُ اللَّهُ - (رداء مسند)

۲۳۸۹ وَعَنْ حَافِظَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْجِي الْمُسْلِمَ أَنْ يُزِيلَ نَفْسَهُ قَالُوا وَ كَيْفَ يُزِيلُ نَفْسَهُ قَالَ يَمْتَرِضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيعُ - (رداء الترمذی و ابن ماجہ و البیہقی)







۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَكُوا الْعِمْرَةَ إِلَى الْعَمْرَةِ كَعَفَاةٍ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجَّ الْمُبَرَّكَ رُلَيْسَ لَهُ حِجْرٌ إِلَّا الْحِجَّةُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۵ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَاتٌ عُمَرُ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حُجَّةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنْ التَّيَّابِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى زَكَاةً بِالزَّوْحَاءِ فَقَالَ مِنَ الْعَوْمِ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَدَفَعْتُ إِلَيْهِ امْرَأَةً صَبِيحًا فَقَالَتْ أَيْمَنَةُ احْبَبِي قَالَ لَعَنَهُ دَلِيلُ ابْنِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۹۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنْ امْرَأَةٌ مِنْ خَشَعَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَوْ رَكْعَتَيْنِ شَيْئًا كَبِيرًا لَا يَكْمُلُ عَلَى الذَّاحِلَةِ أَفَأَنْجِزُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَهُ وَذَلِكَ فِي حِجْرِ الْوُكَايِمِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۸ وَعَنْهُ قَالَ أَفَى رَجُلٍ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَكُوا فَقَالَ إِنْ أُخْبِرْتُ أَنَّ نَحْبَهُ دَلَّيْتُهَا مَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِمَا دِينَ أَكُنْتُ قَائِلِيهِ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ فَاقْضِ دِينَ اللَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَكُوا لَا يَخْلُوتُ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا مَرْأَةٌ بِرَجُلٍ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْكَثِيبُ فِي عَدُوِّكَ أَذْكَاءُ وَخَدَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَتَهُ قَالَ أَذْهَبَ فَاحْبَبْ مَعَ امْرَأَتِكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت سے دوسرے عورت تک کا درمیان عرسہ لگنا ہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا جنت ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عرسہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح میں ایک قافلہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا تم کون ہو تو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں قافلہ والوں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا آپ کا تعارف کیسے تو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے بچہ کو اٹھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تلبیع خشم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے فرشتے ہیں ایک زینبہ حج التیسرے والد پر لازم ہو گیا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ وہ سولہ پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں انکی طرف سے حج کروں تو آپ نے فرمایا ہاں ارادی کہتے ہیں یہ واقعہ حجتہ الوداع کہلہ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن نے حج کی نذر دینی تجھی لیکن اس کا انتقال ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا اب اللہ کے قرض کو ادا کر اس کو ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ غیر عورتوں کے ساتھ تھلیہ میں نہ بیٹھیں اور عورتیں محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر میں نہ جائیں۔ اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ میرا نام تو نلالہ نام غزوہ کے لئے معذور ہوا ہے اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسلام کی تاریخ میں یہ واقعہ بھی درج ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے حج کی نذر دینی لیکن اس کا انتقال ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا اب اللہ کے قرض کو ادا کر اس کو ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔



۲۲۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَشْأَذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَهْدِ فَقَالَ جَعَلْتُكَ الْحَبِيَّةَ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ تُسَيِّرُهُ يَوْمَ وَلَدَتْ  
إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَخْرَجٍ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۰۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَقَّتْ رَسُولُ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ  
وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قُرْنَ الْفَارِزِ  
وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَكْمَلُو قَهْقَرَهُمْ وَلِأَهْلِ  
عَلَيْهِمْ مِنْ عَمِيرٍ أَهْلِيهِمْ رَسَمٌ كَأَنَّ بَيْنَهُمُ الْحَبِيَّةَ  
وَالْعُمَرَةَ كَمَنْ كَانَ دُوْنَهُمْ قَهْقَرُهُمْ مِنْ أَهْلِهِ  
وَكَنَّ الْفَارِزُ الْفَارِزُ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلَكُونَ وَمَنْهَا  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَهْلٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ  
وَالْفَارِزُ الْفَارِزُ الْجُحْفَةُ وَمَهْلٌ أَهْلُ الْفَارِزِ  
مِنْ ذِي الْعَمِيرِ وَمَهْلٌ أَهْلُ نَجْدٍ قُرْنَ وَمَهْلٌ  
أَهْلُ الْيَمَنِ يَكْمَلُو

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۰۴ وَعَنْ أَبِي قَالَ اعْتَمَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عُمَرَاءَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَالْأَنْبِيَّ  
كَانَتْ مَعَ حَبِيبٍ عُمَرَاءُ مِنَ الْحَمَلَاءِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ  
وَعُمَرَاءُ مِنَ الْعَامِرِ الْمُعْمَلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَاءُ  
مِنَ الْجَعْدَةِ حَتَّى قَسَمَ عَنْهُمْ حَتَّى فِي ذِي  
الْقَعْدَةِ وَعُمَرَاءُ مَعَ حَبِيبٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۰۵ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَدَ رَسُولُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے عبادت طلب کی تو آپ نے  
فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت بغیر محرم کے ایک رات اور دن  
کا سفر نہ کرے۔  
(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ  
(میسقات) اور الحلیفہ (موجودہ نام یثرب) شام والوں کے لئے جحفہ وغیرہ  
کیلئے قرن منادلی میں والوں کے لئے یثلم۔ یہ مقامات ان لوگوں کے لیے ہیں

جو ان کی حدود میں رہتے ہیں یا جو شخص غیر ملکیوں سے ان  
کی جانب گزر کر آئیں اور ان کی حدود سے باہر رہتے ہوں۔ ان کی حدود میں رہنے والے  
شخص اگر حج و عمرہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کیلئے اسکا گھر میقات ہے اور یہ حکم  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے  
ہیں آپ نے فرمایا کہ مدینہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ایک راستہ  
ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستہ سے جحفہ ہے۔ عراقیوں کے لئے میقات  
ذات عرق ہے نجدیوں کے لئے قرن اور یمنیوں کے لئے یثلم ہے۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور یہ تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں  
ہوتے سماتے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ کے  
موقع پر دوسرا عمرہ اس کے اگلے سال اور ایک عمرہ مکہ کے لئے جعرانہ جنگ  
حنین کے بعد اموال غنیمت کی قسم سے فارغ ہو کر روانہ ہوتے یہ  
تین عمرے ذی القعدہ میں ایک عمرہ حج کے ساتھ (ذی الحجہ میں)

(متفق علیہ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی القعدہ کے مہینہ میں عمرہ کیا (بخاری)

ثَلَاثًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

## دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے جناباً قرعہ بن حابس نے کھڑے ہو کر معلوم کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا جس کو تمہارے لئے ہر سال پورا کرنا مشکل ہو جاتا اب حج عمرہ میں صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور جو زیادہ مرتبہ کرے تو نفل ہے (احمد و نسائی - دارمی)

۲۳۰۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَكَمَا لَا تَقْدِرُونَ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَوْ قُلْتُمْ نَعَمْ لَوَجِيتُمْ وَلَوْ صَبَّحْتُمْ لَمْ تَمُوتُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۰۷ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَحِلَةً سَلَكَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَمُوتُ بِهَا وَلَوْ صَبَّحْتُمْ وَذَإِلكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَشِئْ عَسَى النَّاسُ يَجْعَلُ الْبَيْتَ مِنْ أَسْطِطَانِ الْبَيْتِ سَبِيلًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَافَتْ إِسْنَادُهُ مَقَالًا وَهَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ فَالْحَارِثُ يُعْتَمَدُ فِي الْحَدِيثِ)

۲۳۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدْرَةَ فِي الرِّسَالَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آذَا الْحَجَّ فَلْيَحْجِلْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۱۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْيِذُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَتَفَيَّانِ الْفَقْرَ وَالْذُّنُوبَ كَمَا يَتَفَيَّ الْكَبِيرُ الْجُنُبَ الْغَنِيُّ وَالذَّاهِبُ وَالْوَقْفَةُ وَكَيْسٌ لِلْحَجَّةِ الْمُبَرَّورَةِ كَوَافٍ إِلَّا الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں ضرورت نہیں ہے (جہلا حجت کے باوجود حج و عمرہ نہ کرنا) (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ اگر وہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو وہ اسکو پورا کرنے میں مجتہد کرے۔ (ابوداؤد - دارمی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ کیے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں سنگہ سنی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھیٹی میں لوہے سونے اور چاندی کا میل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (ترمذی - نسائی) جبکہ احمد اور



أَحْمَدُ وَابْنُ مَلْعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ

۲۳۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُجِيبُ الْحَجَّ

قَالَ الْمَذَادُ وَالرَّاحِلَةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۱۲ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْعَاجِزُ قَالَ الشَّيْءُ النَّفِيسُ

فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الْحَجَّ أَفْضَلُ قَالَ

الْعَبْرُ وَالشَّيْءُ فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّيِّئُ

قَالَ زَادَ وَرَاحِلَةٌ - (رَوَاهُ فِي تَرْغِيمِ الشَّيْءِ وَرَدَى ابْنُ

مَاجَةَ فِي سُنَنِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْكِه الْفَصْلَ الْخَامِسَ)

۲۳۱۳ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعَقْبِيُّ أَنَّهُ أَتَى الْمَشْرِقَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ آيَةَ

شَيْءٍ كَيْفَ لَا يَسْتَوِيهِ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الْفَلَاحُ

قَالَ حُجَّةٌ عَنْ أَبِيكَ وَأَعْمَدُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ

هَذَا أَحَدَ يَتَّحَسَّنَ صَوْتَهُ)

۲۳۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَنَفْسِكَ عَنْ شُبْرُمَةَ

قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخْرَجَنِي أَدْقَرِيكَ فَقَالَ أَحَبَبَتْ

عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّةٌ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّةٌ عَنْ

شُبْرُمَةَ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۱۵ وَعَنْهُ قَالَ دَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ الْمَشْرِقَ الْعَقْبِيُّ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۳۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۳۱۷ وَعَنْ أُبَيِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَجَّعَتْ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهْلُ يَحْتَجُّهُ أَوْ عَمَرَهُ

ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے منسوب ہے کہ میل کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ حج کی فرضیت کیسے کیا گیا ہے

تو آپ نے فرمایا سامان سفر اور سفر کی سہولت موجود ہونا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حج اور عمرہ کرنے کی تعریف کیا ہے آپ نے فرمایا

بغیر خوشبو لگاتے سر کے بالوں کو پرالندہ رکھنا ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ

کو نساج افضل ہے آپ نے فرمایا بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھنا اور قربانی کرنا ہی

دوران ایک اور سائل نے کھینٹ ہرگز سوال کیا قرآن میں) سبیل سے کیا مراد ہے؟

تو آپ نے فرمایا زاد راہ اور سواری کا شرح السنہ لیکن صاحب ابن ماجہ نے آخری الفاظ

حضرت ابو رزینہ عقیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد

بڑھے ہوئے ہیں اور نہ سواری پر سوار ہو سکتے ہیں حج و عمرہ کر سکتے ہیں

تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کر لو۔

(ابوداؤد۔ نسائی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمر کی جانب سے لپیک پکاتے سن کر اس

سے دریافت فرمایا شبرمر کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا میرا بھائی یا شبرمر

(شک راوی) نبی علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنا حج کر

رہے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا پہلے اپنا حج کر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کے رہنے والوں کے لئے میقات عقیق مقرر

فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے میقات ذات عرق مقرر فرمایا۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس شخص نے حج و عمرہ کے لئے



قَالَ السَّجْدُ الْأَقْلَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْمَحْرَمِ عَفْوٌ لَهُ مَا  
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ -  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسجد اقلی سے مسجد حرام تک احرام باندھا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ  
معاف کر دیے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے جنت  
واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

## تیسری فصل

۲۳۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحْجُونَ  
فَلَا يَزِدُّوْنَ وَيَقُودُونَ لِحُجَّتِ الْمُؤْمِنُونَ فَكَرَا  
قِيَامًا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَرَقًا  
فَكَانَ خَيْرَ الزَّادِ الْقَعْدَى -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یمن والوں  
کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ حج کیلئے آتے تو اپنے ساتھ زادراہ نہ لائے اور  
میں اگر بھیک مانگتے اور کہتے کہ ہم تو مشرک ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم  
میں فرمایا زادراہ نیکر چلو اور بستر زادراہ تقویٰ ہے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۱۹ وَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
النَّسَاءُ وَجِهًا قَالَ نَعَمْ عَلَيْكَ جِهَادٌ لَا يَفُوتُكَ فِي الْحَجِّ  
وَالْعُمْرَةِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ عورتوں پر جہاد ہے تو  
اپنے فریادوں ایسا جہاد جس میں جنگ و جدل نہیں وہ حج و عمرہ ہے (ابن ماجہ)

۲۳۲۰ وَ عَنِ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَنْتَعِزْ مِنَ الْحَجِّ حَسْبُكَ  
ظَاهِرُهُ أَوْ سُلْطَانُ جَائِدٍ أَوْ مَرْغَبٌ حَائِشٌ كَمَا تَدُلُّهُ  
يَحْجُ فَلَيْسَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا قُلْتُ شَاءَ نَصْرَانِيًّا -

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج کی ادائیگی میں نہ تو کوئی ظاہری  
حاجت مزاحم ہوئی نہ وہ بیماری یا خاتم کے جبر کی وجہ سے رکاب ملکہ بلا وجہ  
حج نہ کیا اب اس کو چاہیے کہ وہ یہودی ہو کہ مرے یا نصرانی ہو کہ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۲۱ وَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَرُ دُعَاؤُهُ لَوْ أَنَّ دُعَاؤَهُ  
أَجَابَهُمْ قُلْتُ اسْتَغْفِرُكَ عَفْوٌ لَهُمْ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا حاجی اور عمر کرنے والے اللہ تعالیٰ کے سامان ہیں اگر وہ  
دعا کریں گے تو قبول ہوگی اور اگر مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۲۲ وَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ دُعَاؤُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ الْغَارِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ  
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامان تین ہیں مجاہد  
حج یا عمر کرنے والا۔ (نسائی شعب الایمان)

۲۳۲۳ وَ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَكَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَاوِفَهُ  
وَمَرَّةً أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَكَانَ  
مُعْتَمِرًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام  
کر دو اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے اس کے گھر میں داخل ہونے سے  
پہلے بخشش کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے (احمد)



۲۳۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَارِيًّا مَشَقَّ مَاتَ فِي طَوَافِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَارِي وَالْحَارِجِ وَالْمُعْتَمِرِ - (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج - عمرے یا جماد کے ارادے سے گھر سے چلا اور راستہ میں اس کو موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان)

## بَابُ لِاحْرَامِ وَالتَّكْبِيَةِ

## احرام اور تکبیر (لبیک) کا بیان

### پہلی فصل

۲۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْدِعُ احْرَامَهُ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلَوْ كُنْتُ أَنْ يَطُوفَ بِالنَّبِيِّ يَطِيبُ فِيهِ مِسْكَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دَرِيْعِ الطَّيِّبِ فِي مَقَارِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھوتے تو طواف سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگاتی جس میں مشک شامل ہوتا۔ گویا کہ میں آپ کی مالک میں اس خوشبو کے اثرات دیکھ کر حائل کہ آپ احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۲۳۲۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَدَأَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال کسی چیز سے جھے ہوئے تھے اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے خداوند میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تمام حمد نعمتیں اور افضلہ تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں ان کلمات میں اور اضافہ کرتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۲۳۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ وَجْهَهُ فِي الْحُجُرَيْنِ وَاسْتَوْتَبَهُمَا تَأَمَّنَ قَائِمَةً أَهْلَ مِنْ عِنْدِ مَسْعُودِ بْنِ الْحَلِيفَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُهُمْ بِالْحَجَّةِ صُرْنَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم راستہ میں بلندہ گھاٹ سے بارگاہ الہامی فریاد کرتے تھے (مسلم)

۲۳۲۹ وَعَنْ أَبِي قَالَ كُنْتُ زَيْدَ أَبِي طَلْحَةَ وَنَافِلَةَ لَبَّيْكُمْ بِهَذَا حَيْثُمَا الْيَتِي وَالْعَمْرَةَ - (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سفر حج میں حضرت ابو طلحہ کی سواری پر تھا تمام ساتھی صحابہ بلند آواز سے حج مکرر کرتے تھے۔ (بخاری)



۲۳۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ حَجَّةَ الْوُدَّ أَنْ يَمْسُكَ مِنْ أَهْلِ يَمْعُرَةَ وَوَقَّتَا مِنْ أَهْلِ يَحْيَى وَوَعْمَرَةَ وَوَقَّتَا مِنْ أَهْلِ يَالْحِجَةِ وَأَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالْحِجَةِ فَأَمَّا مَنْ أَهْلَ يَمْعُرَةَ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهْلَ يَالْحِجَةِ أَوْ جَمْعَ الْحِجَةِ وَالْعَمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْيِ.

(متفق علیہ)

۲۳۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّ بِالْعَمْرَةِ إِلَى الْحِجَةِ بَدَأَ فَأَهْلَ بِالْعَمْرَةِ لَهَا أَهْلَ يَالْحِجَةِ.

(متفق علیہ)

## دوسری فصل

۲۳۳۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّ دِرَاهِمًا لَهُ وَأَعْتَسَلَ.

(رواه الترمذی والنسائی)

۲۳۳۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيَّ رَأْسَهُ بِالْوَسْلِ.

(رواه أبو داود)

۲۳۳۴ وَعَنْ خَلَادِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي حَجٍّ مِمَّنْ قَالَ أَنَا أَمْرًا صَحَابِي أَنْ يَوْفَعُوا أَمْوَالَهُمْ بِالْهَلَالِ أَوْ السَّكِينَةِ. (رواه مالك والترمذی وأبو داود)

(النسائی وابن ماجہ والدارمی)

۲۳۳۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْقَى لَبِّي مَوْجَ عَنْ يَمِينِهِ وَتَحْتَهُ مِنْ حَجٍّ أَوْ شَجِيرٍ أَوْ مَدَنٍ عَلَى شَفْطَةِ الْأَرْضِ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا. (رواه الترمذی وابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سے بعض نے عمرہ (تمتع کا) کا احرام باندھا بعض نے حج و عمرہ کے لئے (قرآن کا) احرام باندھا اور بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح صرف حج کے لئے احرام باندھا۔ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن جنہوں نے حج و عمرہ یا صرف حج کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام باندھے رہے اور حلال نہ ہوئے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تمتع کیا بعض پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے لباس اتارا اور غسل کیا۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے قبل اپنے بالوں کو خفلی سے جھانپا۔ (ابوداؤد)

حضرت غلام بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیلا میں آکر مجھے بتایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ وہ احرام باندھ کر بلند آواز سے تکبیر یا تلبیہ کہیں شک راوی (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے شجر و حجر اور مٹی کے ڈھیلے بھی لبیک پکارتے ہیں یہاں تک کہ زمین اور آسمان سے ختم ہوتا ہے (یعنی جانیں میں کن سب رتبہ)



۲۲۳۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ مَذْيَ الْوُحْيِ فَقَالَ يَنْبَغِي شَعْرًا إِذَا اسْتَوَتْ بِرَأْسِ النَّاقَةِ فَأَيُّمَةُ يَوْمَئِذٍ مَسْجِدِي فِي الْحُلَيْمَةِ أَهْلٌ يَهْذُلُونَ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ لَبَيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَيْكَ وَالتَّوْبَةُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْمُسْلِمِ)

۲۲۳۵ عَنْ عُسَاةَ بْنِ حُوَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَدَّمَ مِنْ تَلْبِيئِهِ سَأَلَ اللَّهَ رِضْوَانَهُ دَلِيلَهُ وَاسْتَعَاذَهُ بِرُحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعات (نفل) پڑھتے اور جب مسجد کے قریب اونٹنی پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو ان کلمات سے تلبیہ پڑھتے حاضر ہوں خداوند اتری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں سعادت لہری اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میرے رب میں حاضر ہوں تیری طرف رجوع کیا اور عمل تیرے لئے ہیں۔ (متفق علیہ بالفاظ مسلم)

حضرت عمارہ بن حمزہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا و جنت کی دعا فرماتے اور اس کی رحمت سے آتش دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (شافعی)

## تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو صحابہ میں اس کا اعلان کر دیا جب صحابہ سفر کے لئے جمع ہو گئے اور مقام میلہ تک آ گئے تو وہاں سے احرام باندھا (بخاری)

۲۲۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ آتَى الْبَيْتَ أَوْ أَحْدَرَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۳۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَبْلَكَ قَالُوا لَبَيْكَ اللَّهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَعَالَى قَوْلُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَوْلُكَ تَعَالَى وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطْلُقُونَ بِالْبَيْتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مشرکین تلبیہ اس طرح پکارتے خداوند میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے تم پر افسوس ہے میں بس خاموش ہوا لیکن مشرک برابر کہتے رہتے۔ مگر وہ جو تیرا شریک ہے اس کا تو مالک ہے اور جس چیز کا وہ مالک ہے اس کا تو بھی مالک ہے۔ وہ لوگ دو ان الفاظ کو کہتے رہتے (مسلم)

## حجۃ الوداع کے واقعات

## بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

### پہلی فصل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نو سال قیام فرمایا لیکن اس دوران حج نہیں کیا

۲۲۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَتَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَنَ سِنِينَ لَمْ



يَعْبُرُ ثُمَّ أَذِنَ فِي النَّاسِ بِالنَّحْيِ فِي النَّاحِيَةِ آتَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِمَ نَقِيٍّ مَرْمُوقَةً  
بَشَرًا كَثِيرًا فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ  
قَوْلَاتِ أَهْلَاءِ بَيْتِ عُمَيْسٍ مُعْتَمِدِينَ آتَى  
فَارَسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ  
أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَشِيرِي بِتَرْتِيبٍ وَاحِدٍ  
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ  
ثُمَّ رَوَّيَ الْقَصُورَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى  
الْبَيْتِ أَوْ أَهْلَ بِالنَّوْحِيِّ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ حَيَّا يَرْكُضَانِ نَوِيًّا إِلَّا الْحَبَّةَ لَسْنَا  
نَعْبُدُ إِلَّاكَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ  
الرُّكْنَ فَمَا كَانَ سَبْعًا قَرَمَلًا ثَلَاثًا دَمَشِيًّا أَرْبَعًا ثُمَّ  
نَقَدَ مَلَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَدَا وَالتَّحْدِثُ دَامِنٌ  
مَقَامًا لِذَوِيهِمْ مُصَلِّيًّا تَجَعَّدَ الْمَقَامَ بَيْنَ  
دَيْنِ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَرَعَ فِي الرُّكْنَيْنِ  
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَكَرِهَ رَجَعَهُ  
إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا  
كَلَّمَا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَعَ لِرَأْسِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ  
تَحْتَا ثُمَّ أَيْدَا بَيْنَا بَدَا اللَّهُ بِهِمْ مَبْدَأًا بِالصَّفَا فَرَفَعَ  
عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ  
اللَّهُ وَكَثَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَكَهُنَا الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَدَ وَعَدَهُ دَنْصَرُ  
عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ  
قَالَ مِثْلَ هَذِهِ لَكَ سَدَاتِ ثُمَّ نَزَلَ دَمَشِيًّا إِلَى  
الْمَرْوَةِ حَتَّى أَسْبَغَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ  
سَخَى بِحُفَى إِذَا مَسَّ دَمَشِيًّا حَتَّى آتَى الْمَرْوَةَ فَتَعَلَّكَ  
عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا تَعَلَّكَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ

دوسری سال جب آپ نے حج کا اعلان کیا تو اعلان کو یاد رکھنے پر علیہ السلام کہ  
حج کا اعلان ہے یہ سبک بہت سے لوگ مدینہ آ گئے اور حضور علیہ السلام کے ساتھ  
کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو جناب اسرار نے نبی علیہ السلام  
کے یہاں جناب محمد بن ابی بکر مولد ہوئے تو جناب اسرار نے نبی علیہ السلام  
سے معلوم کیا کہ اب میں کیا کروں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا غسل کرو اور  
گدی لٹک کر احرام باندھ لو یہاں نبی علیہ السلام نے مسجد میں دو رکعت نماز  
پڑھی اور قصود انہی اذانیں پڑھیں۔ اور جب اذانیں مقام بیدار میں پڑھیں  
تو آپ نے ان الفاظ میں تفسیر پڑھی میں حاضر ہوں خداوند میں حاضر ہوں  
میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تمام حمد اور تعظیم تیرے  
لئے میں تو صاحب آئندہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں جناب جابر فرماتے ہیں  
کہ اس وقت ہماری نیت حج کی تھی اس میں عمرو سے واقف بھی تھے جب ہم  
نبی علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ آئے تو آپ نے کن کا اسلام کیا اور سات  
مرتبہ طواف کیا جس میں تین میں رمل کیا اور چار پھیروں میں حمل کے مطابق  
چلے۔ پھر مقام ابراہیم پر آ کر یہ آیت تلاوت کی مقام ابراہیم کہ نماز کی  
جگہ بناؤ اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے  
درمیان تھا ایک اور روایت کے مطابق وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جہیں  
سورۃ اخلاص اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرمائی۔ پھر رکن کے پاس آئے  
اس کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفائے جانب چلے گئے اور صفائے قریب  
پہنچ کر کلمات ارشاد فرماتے بیشک صفاد مردہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے  
میں میں شروع کرتا ہوں بطریق اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔ پھر سعی کی ابتداء میں  
صفاد پر آئے وہاں سے خانہ کعبہ کو دو گھڑے کراہی جانب مذکر کے اشرک تکبیر و  
تحمید بیان کی اللہ کہا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی  
شریک نہیں وہی اقتدار والا۔ لائق حمد اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا کہ  
سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اس نے اپنے بندوں  
مذہبوں کی اور کفار کے لشکروں کو تباہ شکست دی اس کے بعد دعا فرمائی اس  
طرح یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر صفائے اتر کر مردہ کی جانب روانہ ہوئے جب  
پہاڑی سے اتر کر مہوار جگہ آئے تو دوڑنے لگے لیکن جب اونچائی شروع  
ہوئی تو آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مردہ پر آئے اور اس طرح پروغای  
اور تسبیح و تہلیل کی جس طرح صفاد پر کی تھی۔



اَلْخُرُوجُ عَلٰی الْمَرْدَةِ نَاذِي وَهُوَ عَلٰی الْمَرْدَةِ وَ  
النَّاسِ نَحْنُ فَقَالَ لَوْ اَنِي اسْتَعْبَدْتُ مِنْ اَمْرِى مَا  
اسْتَعْبَدْتُ لِمَا اَسَى الْهَدْيِ وَجَعَلْتُهَا عَمْرَةً فَمَنْ  
كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِجَّ وَلْيُجْعَلْهَا  
عَمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بَنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ اَلَيْسَا هَذَا اَمْرًا كَيْفَ قَسَبَكَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ وَاجْعَلْ فِي  
الْاُخْذِي وَقَالَ دَخَلَتِ الْعَمْرَةُ فِي الْحَجَّةِ مَرَّتَيْنِ  
لَا يَكُنْ لِابْنِ اَبِي ذَكْوَانَ مِنْ الْيَمَنِ بِبَدَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتِ  
حِينَ قَسَبْتِ الْحَجَّةَ قَالَ قُلْتُ اَللَّهُمَّ اِنِّي اُحِجُّ  
بِمَا اَهْلِي بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ قَاتِ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا  
عَجَلَ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الْيَمَانِي كَدِمَ بِهِمْ  
عَلَى مَنَ الْيَمَنِ وَالْيَمَانِي اَتَى بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهَى قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرَ ذَا اَلَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ  
فَلَمَّا كَانَ بَدُومًا اَتَتْهُ رُوِيَّةٌ تَوَجَّهَتْ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
بِالْحَجَّةِ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى  
بِمَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْحِجَاةَ وَالْعَجَاةَ  
ثُمَّ مَكَتَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ دَامَرَ يَقِيَّةٌ  
مِنْ شَعْرِ قَصْرٍ كَذَبَتْهُ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَكَّ قُرَيْشٍ اِلَّا اَنَّهُ وَاَقْبَعَ عِنْدَ الشَّعْرِ  
الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْحَاوِلِيَّةِ فَاجَازَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَتَى عَرَفَةَ  
فَوَجَدَ الْعُبَّةَ قَدَ حُجِرَتْ لَهُ بِسَيْرَةٍ فَتَوَلَّى بِهَا  
حَتَّى اِذَا رَاَعَتِ الشَّمْسُ اَمْرًا بِالْقَصْوَاءِ قَرِحَتْ  
لَهُ قَاتِي بَعَثَ الرَّوَادِيَّ فَعَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنْتُ  
وَمَاؤُكُمْ دَامُوا لَكُمْ حَرَامًا عَلَيْهِمْ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ  
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي يَوْمِكُمْ هَذَا

لیکن جب آخری پھیرے میں مردہ ہوتے تو صحابہ پہاڑی سے نیچے  
تھے اس وقت اپنے فرمایا اگر مجھے وہ پہلے سے معلوم ہوتا ہوا معلوم ہوتا  
تو میں اپنے ساتھ بدری اترتا لیکن نہ آتا اور پہلے عمر کو کرنا اب تم میں  
جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول لے اور حلال ہو جائے  
اور عمر کر لے۔ اس وقت جناب سراقہ بن جعشم نے کھڑے ہو کر کہا۔  
یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ابدری ہے تو نبی علیہ السلام نے  
اپنی ایک انگلی دوسری انگلی میں ڈال کر فرمایا اب عمر حج میں داخل کر دیا گیا  
ہے یہ آپ نے دوسرے کو نہ آپ نے فرمایا یہ حکم ابدری ہے ابدری ہے۔ حرت  
علی اپنے ساتھ میں سے نبی علیہ السلام کے لئے ہدی لے کر آئے تھے اپنے  
ان سے دریافت کیا جب تم نے خود پر حج لازم کیا تھا نیت کی تھی تو  
کیا الفاظ کہتے تھے تو حضرت علی نے کہا میں نے یہ کہا تھا خداوند میں اس کی  
کی نیت کرتا ہوں جو احرام میرے رسول نے باندھا ہے۔ نبی علیہ السلام  
نے فرمایا جو تم ہدی ساتھ لاتے ہو اسے ابھی احرام کھو لکر حلال نہ ہو  
راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی بدری کے جو  
اونٹ ساتھ لاتے تھے وہ تعداد میں سوتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ سواتے  
ان کے جوہری کے جانور ساتھ لاتے تھے بشمول نبی علیہ السلام احرام میں  
رہے باقی سب نے احرام اتار دیے اور قصر کرانے کے بعد حلال ہو گئے جب  
قرویہ کا دن آیا یعنی آٹھ تاریخ ہوئی تو سنی کی جانب نبی علیہ السلام کے  
ساتھ روانگی ہوئی تو ان احرام اتارنے والوں نے حج کے لئے احرام باندھا  
نبی اکرم نبی علیہ السلام نے ظہر عصر۔ مغرب اور عشاء اور نویں کی ضرر  
میں ادا کیں۔ پھر چڑھے بعد قنوزی دیر اور میں سم کیا۔ یہاں منہ نہ بیا کا  
سورج طلوع ہوا۔ پھر نبی علیہ السلام نے وادی کو میں خیمہ نصب کرنے  
کا حکم فرمایا یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا پھر نبی علیہ السلام وہاں سے  
ردانہ ہوتے لوگوں کو اس بارے میں شک نہ تھا کہ آپ شعر حرام کے  
قریب قیام کریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کا دستور تھا لیکن  
نبی علیہ السلام یہاں سے گزرتے ہوتے عرفہ میں تشریف لاتے۔ وہاں اپنے دیکھا  
کہ آپ کا خیمہ وادی نمرہ میں لگا دیا گیا ہے اسلئے وہاں ترک قیام فرمایا جب  
سورج ڈھل گیا (بعد دوپہر) اپنے ناتہ قسوا کو لانے کا حکم دیا اس پر سوار  
ہوتے اور وادی نمرہ کے اندر اگر چہ عرب میں کو غنا طلب کرنے بہت



الَا تَحُلُّ شَيْئًا مِنْ أَمْوَالِ الْبَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْصُوْعٌ  
 وَرَمَاهُ الْبَاهِلِيَّةُ مَوْصُوْعَةً قُلْتُ أَقُلْ دِمْرُ أَهْلِهِمْ  
 دِمْرًا وَكَأَمْرَيْنِ رِبْعَةً بَيْنَ الْخَارِثِ وَكَانَ مُسْرُوعًا  
 فِي بَنِي سَعْدٍ فَفَعَلَهُ هَذَا يَلْ قَرِيبَا الْبَاهِلِيَّةِ مَوْصُوْعٌ  
 وَأَقُلْ رَبِّمَا أَهْلُهُمْ مِنْ رَبَّانِي عَنَابِي عَجَب  
 عَجَبِي الْمَطْلِبِ قُلْتُ مَوْصُوْعٌ كَلَّهْ قَاتَعُوا  
 اللَّهُ فِي الرِّسَالَةِ فَمَا تَكُنْكُمْ أَخَذَ شَوْهَنِي بِأَمَانٍ  
 اللَّهُ وَاسْتَعْلَلْتُمْ فَرَجَهُمْ بِحِكْمَةِ اللَّهِ وَكَلَّكُمْ  
 عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يُؤْطِئِينَ فَرَجَكُمْ لَعَنَ اللَّهُ هَوْنَهُ  
 قُلْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ فَاصْبِرْ يَوْمَهُمْ صَبْرًا غَيْرَ  
 مُسْتَعِجٍ وَكُنْهُمْ عَلَيْهِمْ مَرْدُهُمْ وَكُنْهُمْ تَعْمُرُ  
 بِالْمَعْمُورِ وَحَدَّثْتُكُمْ فِيكُمْ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْمُرُوا  
 بَعْدَهُ إِنْ ائْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ  
 تَكُنُونَ مَعَهُ فَمَا أَنْتُمْ قَاتِلُونَ قَاتِلُوا  
 لَكُمْ أَنْتُمْ قَدْ بَلَغْتُمْ وَأَدَيْتُمْ وَنَصَحْتُمْ فَكَانَ  
 بِأَضْبَعِ السَّابِقَةِ يَسْرَعُهَا إِلَيْهَا فَتَكُنْهَا  
 إِلَى التَّائِيهِ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَشْهَدُ ذَلِكَ  
 مَرَاتٍ شَعْرًا أَذُنٌ يَلَاكُ شَعْرًا كَامَ فَصَلَّى  
 الْقُلُوبَ شَعْرًا كَامَ فَصَلَّى الْقُلُوبَ وَكُنْ بِمُصَلَّى  
 بَيْنَهُمَا شَيْئًا شَعْرًا كَامَ فَصَلَّى الْقُلُوبَ فَجَعَلَ  
 بَطْنُ تَائِيهِ الْقُلُوبَ إِلَى الْقُلُوبِ وَجَعَلَ  
 حَبْلُ الْمَشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقُبَّةَ  
 فَكُنْ بَيْنَ دَائِيهَا حَتَّى عَدَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ  
 الشَّمْسُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ السَّمَاءُ  
 وَدَفَعَتْ حَتَّى آتَى الْمَرْدُ دَفْعَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ  
 وَالْحَقَاءَ بِأَذَانٍ قَرِيبٍ قُلْتُ فَاصْبِرْ وَكُنْ بِمُصَلَّى  
 بَيْنَهُمَا شَيْئًا شَعْرًا فَطَجَعَ حَتَّى طَلَعَتِ الْفَجْرُ  
 فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ  
 قُلْتُ فَاصْبِرْ شَعْرًا كَامَ فَصَلَّى الْقُلُوبَ حَتَّى آتَى الْمَشْجَرَ

ہو شیار و خبر دار اور عیالیت کا ہر کام میرے قدموں کے نیچے ڈال دیا  
 گیا ہے۔ دور عیالیت کے تمام خون معاف کر دیتے تھے ہیں اور سب سے پہلے  
 میں اس خون کو معاف کرتا ہوں جو ابن ربیع بن حارث کا تھا جنہوں  
 نے بنی سعد میں دو دھیرے لٹا دیے اور انکو قبیلہ ہذیل نے قتل کیا تھا اسی  
 طرح دور عیالیت کے تمام سود غم کر دیتے تھے ہیں اور میں اس سلسلہ میں  
 پہل کر کے حضرت عباس بن عبد المطلب کے سودی اسرار کو ختم کرتا ہوں  
 لوگو! تم خواتین کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان  
 کی وجہ سے انکی ذمہ داری لے لی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی وجہ سے انکی  
 شرمگاہیں حلال ہوئی ہیں ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں  
 پر ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کو تم اچھا نہیں سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو  
 تم ان کو مناسب سزا دو۔ اور ان خواتین کا مردوں پر یہ حق ہے کہ تم ان  
 کے کھانے پینے اور ضروریات زندگی کا حسن سلوک سے کفالت کر دین  
 سنے تم میں ایسی چیز کو چھوڑ دے جب تک اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو گے  
 تو گراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز کتاب الہی ہے۔ اور جب تم سے میرے بارے میں  
 سوال ہو گا تو تم کیا کو گے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے  
 پیغام حق کو پہنچایا امانت کو ادا کیا اور ہمیں نصیحت و خبر خواہی کی۔ اس کے  
 بعد نبی علیہ السلام کبھی اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی جانب اٹھاتے  
 اور کبھی لوگوں کی جانب اشارہ کرتے تھے اس دوران آپ نے عین مرتبہ فرمایا  
 خداوند! تو گواہ رہ۔ اس خطبہ کے بعد جناب بلال نے اذان و اقامت  
 پڑھی تو آپ نے نماز پھر پڑھائی اس کے فورا بعد جناب بلال نے پھر اقامت  
 پڑھی تو نبی علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے بعد  
 سنتیں و نفل نہ پڑھے گئے نماز سے فارغ ہو کر ناقہ قصوار پر سوار ہو کر  
 عزرائل تشریف لے گئے اور اس طرح اذان و اذان کی کاپیٹ سخرات  
 کی جانب تھا اور صل مشاة نبی علیہ السلام کی دائیں جانب تھا اور چہرہ قبلہ کی  
 طرف اس طرح آپ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک آسمان پر بھڑکی کی نرندی  
 ختم نہ ہو گئی اور آفتاب غروب نہ ہو گیا یہاں آپ کے جناب اسامہ کو اذان پڑانے  
 ساتھ بٹھایا اور مرفوعہ کی جانب رہنے ہوئے جب یہاں آئے تو مغرب اور عشا کی  
 نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے  
 درمیان اور کچھ نہ پڑھا پھر طلوع فجر تک بیٹھے رہے صبح نمودار ہونے کے بعد نماز فجر

ایک دفعہ جب آپ صبح نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آکر عرض کیا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عظمیٰ عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا ہے۔



الْحَمَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْبَيْتَةَ فَدَعَاَهُ دُكْبَرَهُ وَهَلَلَهُ  
وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ دَائِقًا حَتَّى أَشْفَجَ حَتَّى أَفْدَاكُمْ  
فَبَلَّ آتٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَآرَدَتِ النَّصْلُ  
بَيْنَ عَتَايَسٍ حَتَّى آتَى بَطْنِ مُحَيْسِرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا  
ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الرُّسْتَى الَّتِي تَخْرُجُ عَنْكَ  
الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى حَتَّى آتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ  
الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ  
حَصَاةٍ تَبْنِيهَا وَقَالَ حَقَّي الْخَدَّيْنِ زَيْنِ بْنِ  
الْوَدَاعِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَتَحَرَّ ثَلَاثًا وَبَيَّعَ  
بَيْنَ نَفْسَيْهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلَيْهِمَا فَتَحَرَّ مَا عَجَزَ  
أَشْرَكَهُ فِي هَذِهِ ثُمَّ أَصْرَمَ مِنْ كُلِّ بَيْتَةٍ  
بِيَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدَارٍ قَطِيعَتٌ فَأَكَلُوا مِنْ  
لَحْمِهَا وَشَرِبُوا مِنْ مَرْدِيهَا ثُمَّ رَجَبَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَا قَا مَرَّ إِلَى الْبَيْتِ  
فَعَثَى بِسِكَّةِ الظُّهْرِ قَا قَا عَلَى بَنِي عَبِيدٍ الْمُطَّيِّبِ  
يَسْتَوْنِ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَقَالَ أَنِزْ عَوَابِي عَبْدُ الْمُطَّيِّبِ  
فَقَالُوا أَنْ يَغْلِبَ كُفْرُ النَّاسِ عَلَى يَفَاقِيكُمْ لَمْ تَمُتْ  
مَعَكُمْ فَنَادُوا دُلُّوا فَشَرِبَ مِنْهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوَيْتَا مَرَّةً  
أَهْلُ يَمَمٍ وَوَيْتَا مَرَّةً أَهْلُ يَحْيَى فَسَلَّمَا  
فَدِئْنَا سِكَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ أَهْلُ يَحْيَى ذَلِكُمْ يُعْقِدُ قَلْبِي حَيْلُ دَمٍ  
أَحْرَمَ يَحْيَى ذَا أَهْلِي فَلْيُرْمِلْ بِأَلْحِيَةِ مَعَ الْخَمْرِ  
ثُمَّ لَا يَحْلِلْ وَثُمَّمَا ذِفَ رِدَائِي فَلَا يَحْلِلْ حَتَّى  
يَحْلِلَ بِتَحْرِيقِهِ وَثُمَّ أَهْلُ يَحْيَى كَسْبُهُمْ  
حَجَّةً قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطْعُ يَا نَبِيَّتِي وَلَا  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَاتِلًا حَتَّى كَانَ

تقدیر کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تعمیر و تہلیل کی اللہ کی وحدانیت  
بیان کی اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری ہوا جب تک خوب روشنی نہ پھیل  
گئی۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے اب سرکار کے ساتھ فضل بن عباس اونٹنی  
پر تھے راستہ میں وادی محسر میں اونٹنی کو تیز چلایا۔ پھر وہ راستہ اختیار کیا جو جرہ  
کبریٰ (بڑے شیطان) کی طرف آتا ہے پھر درخت کے قریب والے جرہ بڑا  
کرمات چھوٹی ٹکریاں بطین وادی سے شیطان پر ماریں اور کھنگرے مارتے  
وقت اللہ اکبر کہاری سے فارغ ہو کر قرآن کا آیت اور ترجمہ اونٹ پر اپنے  
دست مبارک سے ذبح کر کے بقیہ اونٹوں کو ذبح کرنے کا حکم حضرت مکہ کو دیا  
نبی علیہ السلام نے اپنی ہڈی میں حضرت علی کو شریک کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہر  
اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کاٹ لیا جائے یہ گوشت ہانڈ میں ہیں  
پکوا کر اس گوشت میں سے خود کھایا اور شوربا بھی پیا۔ اس کے بعد اپنے اونٹنی  
پر سوار ہو کر خانہ کعبہ تشریف لائے طواف (زیارت) کیا اور حرم کعبہ میں نثار  
نثار ادا فرمایا۔ نثار سے فارغ ہو کر چار ذرمز پر گئے اور خوجہ المطلب  
سے بوزمزم کے کوئٹے سے پانی نکال رہے تھے فرمایا تم کنوئیں سے پانی نکالو  
اگر مجھے تم پر لوگوں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کنوئیں  
سے پانی نکالتا ان لوگوں نے پانی کا ڈول نبی علیہ السلام کو دیا آپ نے  
اس سے پانی پیا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے روانہ ہوئے ہم میں سے کچھ لوگوں نے  
حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے عمرہ کا جب تک کہ آئے تو نبی علیہ السلام  
نے فرمایا جن لوگوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور قرآنی کا جانور ساتھ  
نہیں لاتے ہیں وہ طواف کے بعد حلال ہو جائیں لیکن جنہوں نے عمرہ کا  
احرام تو باندھا ہے لیکن ہڈی ساتھ لاتے ہیں انکو چاہیے کہ وہ عمرہ کے ساتھ  
حج کا بھی احرام باندھ لیں وہ حلال نہ ہوں اور ایک روایت کے مطابق اپنی  
ہڈی کی قربانی تک حلال نہ ہوں اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا ہے وہ  
اپنا حج مکمل کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے ان دنوں ماہر لگا آئے گا میں نے  
نہ تو طواف کیا تھا نہ سی یہاں تک کہ عرفہ کا دن (نوروزی الحج) آگیا۔



يَوْمَ مَعْرَفَةٍ وَلَمْ أَهْلِكْ إِلَّا بَعْرَةَ فَإِذَا مَرَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّفْثَ لَأَيْشِي وَأَمْتِشَطَ وَأَهْلِي  
 بِالْعَبَةِ وَأَتْرَكَ الْعُمْرَةَ فَذَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي  
 بَعَثَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي  
 أَنْ أَهْوِمَ مَكَانَ عُمَرَةَ مِنَ الشَّعْبِ يَوْمَ كَانَتْ  
 نَطَافُ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلًا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ  
 وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَوُّوا طَوًّا  
 بَعْدَ أَنْ تَجَمُّعُوا مِنْ هُنَا وَهُنَا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّةَ  
 وَالْعُمْرَةَ فَرَأَيْنَا طَوًّا طَوًّا وَاجِدًا -

(متفق علیہ)

۲۷۷۲ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ قَالَ تَبِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ  
 إِلَى الْعَبَةِ فَكَانَ مَعَهُ الْقُدَاسِيُّ مِنْ ذِي الْحَكِيفَةِ  
 دَبَّأَ فَأَهْلَكَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَكَ بِالْعَبَةِ فَخَفَّتْ  
 النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ  
 إِلَى الْعَبَةِ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَصَنَعَهُ مَنْ  
 تَعَرَّضُوا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى  
 فَلَمْ يَكُنْ لَا يَجِدُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى  
 يَقْضَى حَجَّتَهُ وَمَنْ تَعَرَّضَ مِنْكُمْ أَهْدَى  
 فَلَمَّا طَعَنَ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَلَيْسَ قَوْمٌ  
 وَلِيَحْلِلَ ثُمَّ لَيْسَ بِالْعَبَةِ وَلَيْسَ مَنْ تَعَرَّضَ  
 هَذَا يَأْتِيهِمْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْعَبَةِ وَسَبْعَةٌ إِذَا رَجَعُوا  
 إِلَى أَهْلِهِمْ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الزُّكُفَ  
 أَقْبَلَ شَيْءٌ ثُمَّ عَثَبَ ثَلَاثَةَ أَطْرَافٍ وَرَمَى أَرْبَعًا  
 ثُمَّ رَمَى حِينَ قَضَى طَوَّافَهُ بِالْبَيْتِ حِينَ الْمَقَامِ  
 رَمَى ثَلَاثِينَ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ  
 بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعَةَ أَطْرَافٍ ثُمَّ لَمْ يَجِدْ  
 مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّتَهُ وَتَحَدَّ

میں نے عمر کیلئے احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ  
 چوٹ کھول کر لنگھی کروں عمر چھوڑ دوں اور حج کے لئے احرام باندھ لوں  
 چنانچہ میں نے اسی طرح حج کیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے میرے ساتھ جناب  
 عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور فرمایا کہ میں تنعیم سے احرام باندھ کر رکروں  
 حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں لوگوں نے عمر کا احرام باندھا تھا انہوں نے  
 کسی سے اگر طواف بھی کیا اور سنی بھی کی پھر حلال ہو گئے لیکن جن لوگوں  
 نے حج و عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے صرف طواف ہی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کا احرام باندھا لیکن فدا الحلیفہ  
 سے احرام باندھنے کے ساتھ آپ نے ہری کو ساتھ لیا صحابہ کرام نے  
 بھی نبی علیہ السلام کے اتباع میں ایسا ہی کیا لیکن ان میں کچھ لوگ ایسے تھے  
 جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے۔ جب نبی علیہ السلام مکہ تشریف لائے  
 تو آپ نے قربانی کے ساتھ ہری کے جانور میں ان کے لئے کوئی چیز جو  
 ان پر حرام ہو چکی ہے جب تک وہ حج نہ کر لیں حلال نہ ہوگی لیکن جن کے  
 پاس ہری کے جانور نہیں ہیں وہ طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کریں اور  
 بال کمر اگر حلال ہو جائیں اور حج کے لئے وہ دوبارہ احرام باندھیں اور قربانی  
 دیں لیکن جن کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ تین روزے سفر حج میں رکھ  
 لیں اور سات روزے گھر فائیں اگر رکھیں مگر نبی علیہ السلام نے ان کعبہ  
 کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کے تین چکروں میں تیز دوڑے اور بقیہ  
 چار چکر متوسط رفتار سے مکمل کئے طواف مکمل کر کے مقام ابراہیم پر دو  
 رکعتیں پڑھیں نماز کا سلام پھر کر صفا و مروہ کے سات چکر لگاتے لیکن  
 اس کے بعد بھی وہ چیزیں آپ پر حلال نہ ہوئیں جو احرام کی وجہ سے  
 حرام ہو گئی تھیں یہاں تک کہ آپ نے ارکان حج مکمل نہ کر لئے  
 پھر آپ نے قربانی کے دنوں میں ذبیحہ کیا۔ پھر فناء کعبہ کا طواف افاضہ  
 کر کے حلال ہوئے اب احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوتی تھیں  
 وہ حلال ہو گئیں۔ لیکن جو صحابہ اپنے ساتھ ہری کا جانور نہ لائے تھے



انہوں نے بھی اسی طرح کیا جیسا کہ نبی علیہ السلام نے کیا تھا۔

هَذَا يَوْمَ النَّحْرِ وَاقْبَضَ قَطَاةً بِالنَّبِيتِ ثُمَّ حَلَّ  
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَرَّمَ مِنْهُ وَقَعَلَ مِثْلَ مَا قَعَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَائِلِ الْهَدْيِ  
مِنَ النَّاسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے استغافہ و قسح کیا  
ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس ہڈی کا جانور نہ ہو تو وہ بلا تکلف عمرہ کے بعد  
حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ کو قیامت تک کے لئے اب حج کا جزو بنا دیا گیا  
ہے (مسلم) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

۲۴۴۳ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا عُمْرَةٌ أَسْتَمِيعَتَا بِهَا قَمَرٌ  
لَمْ يَكُنْ عُمَرَا الْهَدْيِ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَذَاتِ  
الْعُمْرَةِ كَذَلِكَ فَذَكَرْتُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدَّاهُ  
مُسْلِمًا وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

## تیسری فصل

۲۴۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا يَوْمَ النَّحْرِ وَاقْبَضَ قَطَاةً بِالنَّبِيتِ ثُمَّ حَلَّ  
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَرَّمَ مِنْهُ وَقَعَلَ مِثْلَ مَا قَعَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَائِلِ الْهَدْيِ  
مِنَ النَّاسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے مجمع میں کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خالصتاً صرف حج کے لئے احرام  
باندھا تھا راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے کہا کہ نبی علیہ السلام چار ذی الحجہ  
کی صبح کو (حکم) آئے اور میں یہ حکم دیا کہ ہم احرام اتار کر حلال ہو جائیں  
اب ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کر سکتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ  
نبی علیہ السلام نے ہم بستری کرنے کو واجب نہیں کیا تھا بلکہ اجازت دے دی  
اس وقت ہم نے سوچا کہ اب یوم النحر میں صرف پانچ دن باقی ہیں اور میں  
یہ حکم مل رہا ہے کہ ہم قربت کریں اور جب عرفات آئیں تو ہمارے اکثر  
متناسل سے مادہ یعنی اٹھارہ ہو کر گھٹتا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر  
اس دوران جس طرح باتھم لاکر یہ حدیث نقل کر رہے تھے وہ منظر اب  
تک میری آنکھوں میں ہے جناب جابر نے فرمایا اس کے بعد نبی علیہ السلام  
نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ غمناک  
خدا رکھنے والا تم میں سے سب سے زیادہ صادق القول اور بہت زیادہ  
صلح ہوں اگر میرے ساتھ ہڈی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی یہ طرح حلال ہو جاتا۔ جیسے  
تم حلال ہوئے ہو اور اگر مجھے اس بات کا سوت خیال نہ آتا جس کا اب خیال آتا تو  
میں ہڈی اپنے ساتھ نہ لانا لہذا تم (احرام اتارو) اور حلال ہو جاؤ چنانچہ ہم نے آپ کے  
فرمان کو سنا اور اطاعت کرتے ہوئے حلال ہو گئے راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے فرمایا کہ



فَأَمْرٌ وَأَمْرٌ حَرَامًا قَالَ وَاهْدِي لَنَا هَدًى  
فَقَالَ سِرَاقَةٌ بَيْنَ مَا لَكَ بَيْنَ جَعْفَرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّكَ لَهَا  
هَذَا أَمْرٌ لَكَ قَالَ لَا بَدِي -

(رواہ مسلم)

۲۲۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِيحُ بَعْضُ مَضِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ  
أَوْ حَمِيسٍ فَدَخَلَ عَلَى وَهُوَ عَصَبَانُ فَمَكَثَ مِنْ لَحْظَتَيْنِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الشَّارِقَ قَالَ أَوْ مَا شَحَرَتْ  
آتَى أَمْرَتُ النَّاسِ يَا صِدِّيقُ فَاهْتَمَّ بِتَرَدُّدِهِ وَتَ  
وَلَوْ آتَى اسْتَقْبَلْتُمْ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا  
سُئِلْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْرَبِيَهُ ثُمَّ آجِلٌ  
كَمَا حَلَّكَ -

(رواہ مسلم)

## بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

### پہلی فصل

۲۲۳۶ عَنْ تَائِبٍ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَرُ  
مَكَّةَ إِلَّا بِأَتٍ يَذِيحُ طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَخْضِلَ دَ  
يُصْبِي قَدْ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَاكَ قَدْ ذَا الْفَرَمِهَا مَرَّ  
يَذِي طَوًى وَبَاتَ يَهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَكُونَ الْبَقَى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -

(متفق علیہ)

۲۲۳۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا  
وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا - (متفق علیہ)

۲۲۳۸ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدَحَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَبَّرَتْ عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ  
شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَقْدَمَ تَوَضُّأً ثُمَّ طَافَ

جب حضرت علیؓ اپنے کام سے فارغ ہو کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے تو اپنے دربارت  
فرمایا کہ میں نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو انہوں نے فرمایا میرا احرام تو وہ ہے  
جو اللہ کے رسولؐ نے باندھا ہے تو اسے نبی علیہ السلام نے فرمایا تو قرآنی کے بارگاہ کو سارگھو  
اور حج تک حالت احرام میں رہو۔ حضرت بابرؒ کہتے ہیں کہ تیسرے نبیؐ قرآنی کے بارگاہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم چار یا پانچ ذی الحجہ کو مکہ تشریف لائے جب آپ میرے پاس آئے  
تو اس وقت آپ حالت غضب میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے جس نے آپ کو غصہ دلایا۔ تو مجھ سے منبر  
نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات بتائی لیکن انہیں اس  
کے کرنے میں تردد ہے اگر مجھ سے پہلے سے اس بات کا احساس ہو جاتا جو  
بعد میں ہوا یعنی میں ہدی کا چاند لیا۔ ساتھ لانا اور اسکو خرید  
لیتا اور ملال ہو جاتا جس طرح دوسرے ملال ہوتے ہیں۔

(مسلم)

## مکہ میں داخلہ اور طواف کعبہ

حضرت عائشہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب  
بھی مکہ آتے تو مقام ذی طوی میں رات کو قیام کرتے اور صبح کو غسل کر  
کے نماز ادا کرتے پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور اسی طرح واپس  
میں رات کو ذی طوی میں قیام کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو بلندی کی طرف سے یعنی جنت العلی  
کی طرف سے آئے اور زیریں سمت سے واپس ہوتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا  
کہ مکہ کو مکہ تشریف لائے کے بعد سب سے پہلے آپؐ نے وضو کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا

حضرت علیؓ کے لئے تھے اس وقت سرقرین ملک بن حبیب نے فہرست لکھی جس میں طواف کعبہ کے بارے میں ہے۔



بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرُ ثُمَّ حَبَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَذَلَّ  
ثُمَّ بَدَأَ بِطَوَافِ الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرُ ثُمَّ  
عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَبَةِ أَوْ النَّخْلِ أَوْ لَمْ  
يَأْتِ بِمَرْسَلِي ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ مَشْرَ  
سَبْعًا سَبْعًا تَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۰ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبَةِ إِلَى الْحَبَةِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ  
يَسْتَبِيحُ وَيُطَلِّعُ الْمَسِيحَ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ آتَى الْحَبَّةَ فَاسْتَكَمَ  
ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ قَدَمًا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۵۲ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عُرَيْبٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ  
عُمَرَ عَنِ اسْتِغْلَالِ الْحَبِّ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَكِمُ وَيَقْتُلُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَكِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا التَّوَكُّنَ الْيَمَانِيَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَكِمُ الزُّوْنُ  
بِاسْتِحْبَابٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ مَلَمَّا آتَى عَلَى الزُّوْنِ أَشَدَّ

لیکن یہ عروہ تھا پھر جناب ابوبکر جب حج کے لئے آئے تو انہوں  
نے بھی سب سے پہلے طواف کعبہ کیا اور عروہ کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کیا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب وہ حج یا عروہ کا طواف کرتے تو پہلے  
تین پھروں میں تیز چلتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے تھے  
پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے تین پھروں میں جبر اسود سے شروع کر  
کے پھر اسود پر ختم کرتے ہوتے رمل کیا اور بقیہ چار پھیرے معمول کے رمل  
سے مکمل کئے اور سعی میں صفا و مروہ کے درمیان سعی میں جہاں پہنچتا تھا تیز چلے  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب مکہ آئے تو غار کعبہ میں اگر پہلے جبر اسود کو بوسہ دیتے پھر رمل  
جانب چپے اور تین پھروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار پھیرے معمول کے مطابق  
چلتے۔ (مسلم)

حضرت زہیر بن عربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص  
نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جبر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا  
تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جبر اسود کا  
استلام کرتے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں سولہ ان دونوں کوٹوں کے  
جو مین کی جانب ہیں بوسہ دیتے نہیں دیکھا (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سواہر کو طواف کیا  
اور اپنے چھڑی کے اشارے سے استلام کیا (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے اونٹ پر چڑھ کر  
طواف کیا اور جب جبر اسود کے سامنے آئے تو آپ کے ہاتھ میں جو چھڑی تھی



الْبَيْتِ حَتَّىٰ فِي يَدَيْهِ وَكَذَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۵۶ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الزُّكْنَ بِسُجُجٍ مَعَهُ وَيَقِيلُ الْوُجُجَ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَدْرُكُ إِلَّا الْحَبْرَ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفِ طَيْبِثُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ أَبِي قُبَيْكٍ فَقَالَ لِعَلَّكَ تَغْشِي كُنْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ حَتَّى كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَبَابُ عَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۳۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَبْرَةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا قَبْلَ حَبْرَةِ الْوُدَّاعِ يُؤْمَرُ النَّحْرُ فِي رَهْطِ أَمْرَةٍ أَنْ يُؤْذَنَ فِي الثَّأْنِ إِلَّا لَا يَحْبِرُ بَعْدَ الثَّأْنِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ مُعْرِيًا.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

اس سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے (بخاری)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ دوران طواف آپ حجر اسود کی جانب اپنی چوڑی سے اشارہ کر کے اس کو چومتے تھے۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ جب حج کے لیے روانہ ہوئے تو دوران سفر ہماری زبانوں پر حج کا تذکرہ تھا جب ہم مقام سرف آئے تو مجھے ماہواری آگئی۔ جب نبی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا شاید تمیں ماہواری آگئی میں نے کہا بیشک! تو آپ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی میٹھوں پر مقرر کر دی ہے تم وہ تمام کام کرو جو عبادی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ پاؤں ہونے تک خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل جبکہ رسول اللہ نے جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا تھا تو انہوں نے قرآنی کے دن مکہ دیا کہ یہ لوگوں میں جا کر اعلان کر دوں کہ اس سال کے بعد نہ کسی مشرک کو حج کی اجازت ہے اور نہ کسی کو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی۔

(متفق علیہ)

## دوسری فصل

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے پاس میں معلوم کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا کے ساتھ حج کیا تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا جب بکرا شریف لاسے تو حجر اسود کے پاس آکر اس کو بوسہ دیا پھر خاند کعبہ کا طواف کیا پھر صفا آکر اس پر چڑھے اور خانہ کعبہ کی طرف منکبا اور جب تک اللہ نے جا بجا دعا کرتے رہے (ابوداؤد)

۲۳۵۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ يَرَى الْبَيْتَ يَدْفَعُ يَدَيْهِ قَعَالٍ قَدْ حَجَّجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ تَفْعَلُهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۳۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَبْرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَقْبَلَ الصُّفَا فَعَلَّاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَدَفَعُ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَدْعُو



اللّٰهُ مَا شَاءَ وَدَعَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۹۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلَوَانُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَحْتَهُمْ فِيهِ فَمَنْ تَحْتَهُمْ فِيهِ فَلَا يَنْتَعِلُهُمْ إِلَّا بِحَبِيرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّيْثِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَعَدَهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَخَذَ بِيَدِنَا مِنَ اللَّيْلِ فَسَوَّاهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

۲۳۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ لَيَسْحَكُنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ عِثَانَ يُبْعَثُ بِمَعَاذِلَنَا فَيَطْلُبُنَا بِهِ يَشْهَدُ عَلَيْنَا مِنْ اسْتَلَمَهُ بِحَبِيرٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّيْثِيُّ)

۲۳۹۴ وَعَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التُّرْكَانَ وَالْمَقَامَرِيَّاتِ قَوْمَانِ مِنْ تِائُفِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَكَوْنَهُمَا يَطْفِئُ نُورَهُمَا لَا مَنَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۹۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمرَ كَانَ يُزَاجِمُهُ عَلَى التُّرْكَانِ زِيَادًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَدِمَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاجِمُهُ عَلَيْهِ قَالَ إِنْ أَفْعَلْتُ فِي تِلْكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ قَسَحَهُمَا كَقَارَةٍ لَلْعَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أَسْبُوحًا فَخَصَاهُ كَأَنَّهُ كَوْنِي رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضُرُّ كَدَّ مَا ذَكَرَ يَدْرُكُهُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَتُهُ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نازکی طرح ہے سوائے اس فرق کے کہ طواف کی حالت میں باتیں کرتے ہوئے نہ ہو جو بھی دوران طواف گفتگو کرے وہ کلمات خیر کے نہ سائی۔ داری لیکن جامع ترمذی نے اس کو حضرت ابن عباس تک موقوف کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب حجر اسود جنت سے اترا تھا تو وہ دو دھڑ سے زیادہ پیچھا تھا لیکن اس کو بنی آدم کی خطاؤں نے کالا کر دیا۔ راہمہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ان سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا خدا کی قسم قیامت کے دن اٹھائے گا اس کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو انگلیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اس کی زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور ہر شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو عقیدت و محبت کی ساتھ بوسہ دیا ہو گا ترمذی میں اس کا ترجمہ ہے کہ میں نے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یا قوتوں میں دو باقوت ہیں جن کے نور کو اللہ تعالیٰ نے سلب کر لیا ہے اگر ان کا نور سلب نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کے درمیان روشن کرتے۔

(ترمذی)

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حجر اسود اور رکن یمنی کو بوسہ دینے میں اتنا اہتمام کرتے نہیں دیکھا وہ فرماتے تھے میں ایسا اس لیے کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دینے کے سوا کچھ نہ کر چھڑا گناہوں کا کفار ہے میں نے آپ سے یہ بھی سنا جس نے اس کھوکھلیات متر طواف کیا اور تمام ترکہ کی پابندی کی تو اس کو ایک مقام آندہ کرنے کا ثواب ملے گا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا جو شخص ایک قدم رکھتا اور اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک گناہ کو مٹاتا اور ایک نیکی لکھتا ہے (ترمذی)



(رَدَاۃُ الْقَرْمِیْنِ)

۲۳۴۶ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ التَّوَكُّلِينَ رَيْنَا أَيْنَمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَادَ النَّبِ الْكَارِ -

(رَدَاۃُ أَبُودَاوُدَ)

۲۳۴۷ وَكَانَ صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي بَنْتُ أَبِي نُجْدَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ فَتَنَظَّرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَيْسِيُّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَذَكَرْتُ يَسْنَى قَوَاتٍ مِمَّنْ دَخَلُوا وَدُرِّمَتْ شِدَّةُ النَّحْيِ وَصِمَتْهُ يَقُولُ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّيِّئَ -

(رَدَاۃُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ دَرَدَاۃُ أَحْمَدَ)

(الْحَيْثَلَانِ)

۲۳۴۸ وَكَانَ قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْنَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعْضِ لَوْنٍ لَا تَرَبَّ وَلَا هَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ - (رَدَاۃُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

۲۳۴۹ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفًا بِالْبَيْتِ مَضْطَجِعًا يُبْكِيهِمْ أَحْصَاءُ - (رَدَاۃُ الْقَرْمِیْنِ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَلْجَةَ)

(وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۵۰ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَامَ حَتَّى أَغْشَوْا مِنْ الْجَهَنَّمَ أَنْتُمْ قَرَمُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْوَاحَهُمْ تَحْتَ أَيْمَانِهِمْ لَقَدْ كَذَّبُوا عَلَى عَوَالِمِهِمُ الْيَسْرَى - (رَدَاۃُ أَبُودَاوُدَ)

## تیسری فصل

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود اور بکریاں کا استلام (رہنا) بھیڑ بھڑے یا نہ بھڑے کے وجہ سے اس وقت سے

۲۳۵۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِزَارَ هَذَا بَيْنَ التَّوَكُّلِينَ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرِ فِي شَيْءٍ وَلَا دَرَجَةٍ

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے روزوں رکھنے کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رہنا آٹا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قد اذنب النار پڑھتے سنا۔

(ابوداؤد)

صغیر بنت شیبہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو جہرا کی صاحبزادی نے بتایا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ آل ابرصین کے گھر میں داخل ہوئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سنی کرتے ہوئے دیکھیں۔ میں نے آپ کو سنی کرتے دیکھا اور نیز دوڑنے کے باعث آپ کا بالا پریش اور راتھا اور میں نے آپ کو فراتے ہوئے سنا یہی کہ وہ کبھی نکلا اللہ تعالیٰ نے سنی کو تہار سے بے ضروری قرار دیا ہے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور احمد نے کچھ فرق کے ساتھ۔

حضرت قتادہ بن عبد اللہ بن عمار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سوار ہو کر سنی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ سواری کو مارنے نہ ہلکتے اور نہ بھڑ بھڑکی صدا لگتی تھیں۔ (شرح السنہ)

حضرت علی بن کثیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز چادر اوڑھ کر حالت مضطباع میں خاد کعبہ کا طواف کیا (چادر کو داغی بدل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو مضطباع کہتے ہیں۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، طبری)۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھ آپ کے صحابہ نے حجرانہ کے مقام سے طواف کیا اور طواف کے تین چکر میں تیز چلے اور طواف میں چادر کو داغی بدل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا۔



مُنْذَرًا لِّرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِمُهُمَا  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ تَأْتِيهِ رَأَيْتُ ابْنَ  
عُمَرَ يَسْلِمُ الْحَجَرَ بِسَيْدِهِ ثُمَّ قَبَلَ يَدَهُ وَقَالَ  
مَا تَزَكَّيْتُمْ مَنَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَنْعَلُهُ -

۲۴۴۲ وَعَنْ أُمِّ سَكَمَةَ كَانَتْ شَكُوهُ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَشْتَكِي فَقَالَ خُذِي  
مِنْ دَرَاهِمِ النَّاسِ وَأَنْتِ زَكِيَّةٌ فَطُفْتُ دَرَاهِمَ شُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأْفَ حَبِيبِ الْبَيْتِ  
يَقْرَأُ بِالنُّطْرِ دَرَاهِمَ مَسْطُورٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۴۳ وَعَنْ عَائِشٍ بِنْتِ رِبْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ  
يُقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ فَاسْتَعْمُ  
وَلَا تَضُرُّ وَلَا آتِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْبِلُ مَا قَبَلْتُمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ وَكَلَّ بِمِ سَبْعُونَ مَلَكًا يُعْبِي الرُّكْنَ الْيَمَانِي  
فَمَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْأَلُكَ الْعَمْرَ وَالْعَاقِبَةَ فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ خَلَقْنَاكَ اللَّهُمَّ الْإِيمَانِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۴۵ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ كَانَتْ يَدَايِهِ سَبْعًا وَلَا يَسْأَلُ إِلَّا سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُجِئَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَبْعِيَّاتٍ  
كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ  
كَانَ تَحْتَهُ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ  
بِرَبِّهِ كَخَاضَ فِي الْمَاءِ بِرَبِّهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

دیکھو کہ جب رسول اللہ کو ان دونوں کا اسلام کرنے دیکھا تو متفق علیہ  
اور ان دونوں کی ایک اور روایت کے مطابق حضرت عائشہ نے فرمایا میں  
نے جناب ابن عمر کو ہاتھ سے جڑا دیکھا اور پھر اس ہاتھ کو چومنے کو  
دیکھا اور وہی کہتے ہیں ابن عمر فرماتے تھے میں نے اسے ترک نہیں کیا جب  
سید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرنے دیکھا ہے۔

حضرت اہم سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے عرض کیا میں جیسا رہوں تو آپ نے فرمایا تم لوگوں سے پیچھے ہو کر  
سواری پر طواف کرو دوران طواف میں نہ پڑو اسلام کو خزانہ کعبہ کی ایک  
جانب نماز پڑھتے دیکھا نمازیں آپ سورہ طہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو چومتے دیکھا اور کہتے سنا کہ میں نے  
جاننا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نفع دیتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو تجھے بوسہ دیتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ کن یانی پر اللہ تعالیٰ نے سفر شتوں کو مقرر کیا  
ہے جو شخص اس کے قریب ہو وہ اسے الفاظ کے خداوند میں تجھ سے  
دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں خداوند تو ہمیں  
دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے محفوظ  
فرما تو اس دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس شخص نے بغیر باتیں کہیے ہوئے خاندان کعبہ کا سات مرتبہ  
طواف کیا اور یہ دعا پڑھی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ  
اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے نامہ اعمال سے دس  
گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے  
دس درجہ تاج بلند کیے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دوران طواف بائیں  
کمرے تو اس کی کیفیت ایسی ہے جو دریا سے رحمت میں اسی طرح پیر



## بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

### پہلی فصل

## وقوف عرفات

۲۴۴۶ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ  
أَبِي بَكْرٍ مَالِكًا قَوْلَهُمَا غَايَةُ بَيَانٍ مِنْ هُنَا إِلَى عَرَفَةَ  
كَكَيْفٍ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهْلُ مِنْهَا  
الْبُيُوتُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْكَ وَيَكْبُرُ الْمُسْكِرُ مِنْهَا  
فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْكَ -

(متفق علیہ)

۲۴۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ نَعَرْتُ هَهُنَا وَهَهُنَا كُلُّهُمَا مَنَعَرَةٌ فَاعْبُدُوا  
فِي رِحَالِكُمْ وَوَقِفْتُ هَهُنَا وَوَقِفْتُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ  
وَوَقِفْتُ هَهُنَا وَجَمْعُهُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ -

(رواہ مسلم)

۲۴۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ  
يُعْتَمِرَ اللَّهُ فِيهِ وَعَبْدًا أَمَّتِ الشَّامُ مِنْ تَوْبِهِ عَرَفَةَ  
وَأَنَّ لَبْدًا لَوْ أَنَّ شَقِيحًا يَهْجُو النَّبِيَّ لَكُنَّ قِيْلُ  
مَا أَرَادَ قَوْلُهُ -

(رواہ مسلم)

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس  
بن مالک کے ساتھ منیٰ سے عرفات جا رہا تھا اس دوران میں نے ان  
سے معلوم کیا کہ آپ اس دن رسول اللہ کے ساتھ حج کے موقع پر کیا  
پڑھ رہے تھے تو انہوں نے بتایا ہم میں بعض تلبیہ پڑھ رہے تھے اور ان  
پر کوئی مفسر نہ تھا اسی طرح بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور ان  
سے بھی کوئی تصریح نہ کر رہا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں نے قربانی کے باوجود کہ یہاں ذبح کیا ہے اور منیٰ کا پورا  
علاقہ قربانی کے لیے ہے تم اپنے خیموں میں قربانی کرو اور عرفات  
میں فرمایا میں نے فلاں جگہ قیام کیا ہے اور عرفات پورا کا پورا علاقہ  
ہے۔ مزدلفہ میں فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے یہاں کا پورا علاقہ  
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا: ایسا کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عظیم العزہ سے  
زیادہ بندوں کو دو دفعہ سے آداب کرتا ہو پہلے رب کریم  
بندوں سے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر  
کرے فرماتا ہے کہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں (مسلم)

### دوسری فصل

حضرت عمرو بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما اپنے ماموں  
یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں اس  
جگہ کھڑے ہوئے تھے جو موقف عمرو بن عبد اللہ کے نام سے موسوم تھا  
یہ رضی اللہ عنہما کی قیام گاہ سے دور تھی اس دوران ہمارے پاس ابن  
مرزب النصارى آئے اور کہا کہ میں سرکارِ دو عالم کا قاصد ہوں آپ نے  
فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عبادت کی جگہ کھڑے رہو کیونکہ تم اپنے عباد علی

۲۴۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ  
يَزِيدِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُمَا رَوَا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَايَعُهُ عَمْرُو بْنُ  
مَوْقِفٍ الْإِمَامُ وَجَدْنَا فَاتَانَا ابْنُ مَرْزَبَانَ الْنَّصَارِيَّ  
فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّكُمْ يَقُولُونَ قَوْلًا عَلَى مَشَاجِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى



إِثْنَيْ مِثْرَيْنِ وَأَنْتَ أَهْلُهَا وَهِيَ عَلَيْهِ السَّلَامَةُ (رواه  
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)  
۲۳۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مَوْقِفٍ مَنَحَةٌ وَكُلُّ  
مَنَحَةٍ لِفَتْوةٍ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِتْيَانٍ مَنَكَةٌ طَوِيلٌ وَمَنْحَرٌ -  
(رواه أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۸۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى  
بَيْعِ بَرَاءِ بْنِ مَرْثَدٍ فِي التَّيْمَةِ بَيْنَ -

(رواه أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ  
دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ  
قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -  
رواه التِّرْمِذِيُّ وَدُرَيْسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ  
أَنَّهُ قَالَ لَا شَرِيكَ لَهُ -

۲۳۸۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لِيَ وَالشَّيْطَانُ  
يَوْمَ عَرَفَةَ أَسْغَرُ وَلَا أَحَدُ وَلَا أَحَقُّ وَلَا أَقْبَلُ  
وَمَنْ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ دَمًا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَهْدِي  
مِنْ تَنْزِيلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنِ الدُّنْيَا  
الْحِطَاءِ إِلَّا مَا لِيَ يَوْمَ يَنْزِلُ رَبِّي مَا رَأَى يَوْمَ يَهْدِي قَالَ  
نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ يَرْحَمُ اللَّهُ لَيْكَةَ رَوَاهُ مَالِكُ مُرْسَلًا  
فِي شَرْحِ الشَّعَرِ بِلَفْظِ (المصباح)

۲۳۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ لَاتِ اللَّهُ يَنْزِلُ إِلَى  
السَّمَاءِ الدُّنْيَا كَيْسًا فِي يَوْمِ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ نَعْرُفُ  
إِلَى بَابِ دِي أَنْتَ شَعْنًا عَبْرًا مَا تَجِبُنْ مِنْ كُلِّ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہو۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا  
نے فرمایا اسلام میدان عرفات موقوف ہے اور سارا امنی قربانی کی جگہ  
ہے اور سارا مزدلفہ موقوف (مٹھرنے کی جگہ) ہے اسی طرح مکہ سے آنے  
والی شاہراہ قربانی کی جگہ ہے (ابوداؤد و دارمی)

حضرت خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
رسول خدا کو نویں لوی الحجہ کو میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے  
دیکھا آپ اس وقت اونٹنی پر کھڑے تھے اور آپ کے قدم مبارک  
رکابوں میں تھے (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور جلیل ذرا سے روایت کرتے  
ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے  
اور بہترین کلمات دعا وہ ہیں جو میں نے اور انبیائے سابقین نے تعلیم  
فرمائے ہیں وہ کلمات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لا مالک ولا الحمد  
وہر علی کل شیء قدیر ہیں۔

ترمذی لیکن امام مالک نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے  
لا شریک نہ لک روایت کیا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کرم رضی اللہ عنہ روایت کرتے  
ہیں بیشک رسول خدا نے فرمایا شیطان یوم العرفہ کے سوا اور  
کسی دن زیادہ دلیل، حقیقہ اور غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا اور  
اس کا سبب رحمت الہی کا نزول اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہے اور  
یہی اس نے جنگ بدر میں دیکھا تھا کہ جناب جبریل مالک کی صفوں  
کو ترتیب دے رہے ہیں۔

(بروایت امام مالک مرسلہ اور شرح الشریح الفاظ مصباح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا  
نے فرمایا نبی ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا  
ہے اور فرشتوں سے فخر یہ طور پر فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ  
میرے پاس پہر گندہ حال شوریدہ بال و در و در سے آتے ہیں۔







رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَحْثِ ۵  
الشُّدُورِ نَحْوَهُ -

## بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

### عرفات و مزدلفہ سے واپسی

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ  
حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر  
واپسی کے سفر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا انداز تھا تو انہوں  
نے کہا کہ آپ تیز چل رہے تھے اور جہاں سڑک کشادہ ہوتی تو سواہی  
کو دوڑاتے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس آنے کے دوران سفر آپ نے عقب  
سے اونٹوں کو مارنے اور انہیں تیز نہلانے کی آوازیں سنیں تو آپ  
نے کوسے سے اشارہ کر کے فرمایا لوگو آرام سے چلو اونٹوں کو دوڑانا  
اجرا کا سبب نہیں ہے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید عرفات سے مزدلفہ  
تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر چلتے  
لیکن مزدلفہ سے منیٰ تک نبی علیہ السلام نے فضل اپنے پیچھے بٹھایا تھا  
یہ دونوں باتیں ہیں کہ نبی علیہ السلام حجۃ عقبہ پر دعا کرتے تک تلبیہ  
پڑھتے رہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا اور ہر نماز کی حالت  
سے پہلے اقامت کی گئی لیکن ان دونوں کے درمیان اور ان کے بعد  
نوافل نہ پڑھے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں  
دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کو اس کے وقت

۲۳۸۷ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَهُ قَالَ كَانَ  
يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَّهًا فَجَعَلَ يَمْشِي  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۸۸ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَرَاهِمًا رَجَبًا أَشَدَّ يَدًا وَصَوْرًا يَلْبِثُ فَإِذَا شَاءَ  
يَسْطُلُ إِلَى الْبَحْرِ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالتَّكْوِينِ  
فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِلَهِيَّةِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۸۹ وَعَنْهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَرَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ شَحًّا  
أَرَدَتْ الْفَضْلَ مِنَ الْمَرْفِقَةِ زَالِي مَتًى فَجَعَلَ هُمَا  
قَالَ لَهُ يَزِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمِي  
حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۰ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كَلَّ مَا يَدْرِي مَتَى  
يَأْتِيَانِ وَلَمْ يُسَيِّرْ بَيْنَهُمَا دَلًّا عَلَى إِشْرَاقِ دَاحِجَةٍ  
بَيْنَهُمَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۹۱ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لَطَمَ بِهَا



لَا صَلَاتَيْنِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وَالْشَّامِ بِجَمْعِهِ وَصَلَّى  
الْفَجْرَ نِيَّامَيْنِ قَبْلَ مِثْقَالِ نَبَا - (مَدَّ مَنْ عَلَيْهِ)  
۲۲۹۲ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ مِنْ قَدَمِ الْمَدِينَةِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ فِي مَنَعَةِ أَهْلِهَا (مَنْعَتُهُ)  
۲۲۹۳ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَوَيْتُ  
السَّيِّدِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَالَ فِي عَشِيرَةِ عَرَفَةَ  
وَقَدْ أَتَى جَمْعُ اللَّكَايِسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْهِمْ بِالسَّيْكِيَّةِ  
وَهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ حَتَّى دَخَلَ مَعْشَرًا وَهُوَ مِنْ حَتَّى  
كَانَ عَلَيْهِمْ يَحْصِي الْخُدَّيْنِ الَّتِي يُدْعَى بِهَا الْجَمْرَةُ  
وَقَالَ لَهُ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى  
حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ -

(رَدَّاهُ مُشَلِّحًا)

۲۲۹۴ وَكَانَ جَمْعُ بَابٍ: قَالَ آدَامُ بْنُ الرَّبِيعِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِهِ وَعَلَيْهِ السَّيْكِيَّةُ وَأَمْرُهُمْ بِالسَّيْكِيَّةِ  
وَأَمْرُهُ فِي وَادِي مَعْشَرٍ وَأَمْرُهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِسَيْلِ  
حَصَى الْخُدَّيْنِ وَقَالَ لَحْمِي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَارِي هَذَا  
كَمْ أُجِدْتُ هَذَا الْخُدَّيْنِ فِي الصَّيْحَانِ إِلَّا فِي  
جَمَاعَةِ الْقَوْمِ فِي مَعْتَقِيهِ وَتَأْخِيهِ -

”اگر کے ساتھ نقل کیا ہے“

دوسری فصل

۲۲۹۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ كَتَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَكُمُ الْيَهُودَ  
كَأَنَّهُمْ يَدْعُونَ مِنَ عَرَفَةَ حِينَ يَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَارِي  
الْبَحَالِ فِي دُجُودِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ بَعْدَ  
أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ يَكُونُ كَأَنَّهَا عَارِي الْبَحَالِ فِي  
دُجُودِهِمْ فَلَا تَدْعُو مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ  
الشَّمْسُ وَتَدْعُو مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ هَذَا مَا لَيْتُ لِمَدَى عَيْتِكُمْ الْأَوْكَانِ وَكَانَ  
الشُّرَكَ - (رَدَّاهُ الْيَهُودِي فِي حَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ  
خَطْبَتَا وَنَاكَ طَعْنًا)

سے ٹالا ہو مگر صرف دو نمازیں مغرب اور عشاء اور مزدلفہ میں جمع کر کے  
پڑھیں اور اسی شبہ نمازوں سے پہلے پڑھ لی (متفق علیہ)  
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ان افراد میں تھا جنہیں  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عواتین اور ضعیف لوگوں کے  
انہوں نے ہی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہیں ہاں  
نے عرفات میں شام کے وقت اور مزدلفہ میں واپسی کے وقت صبح کو  
اپنی اونٹنی کو روک کر فرمایا آرام سے چلو جب آپ وادی حمرین میں  
کے قریب آئے تو آپ نے حکم دیا رمی کے لیے کنکریاں لیں کہ لوہی  
کہتے ہیں آپ رمی کے وقت تک تلیس کہتے رہے۔

(مسلم)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...  
مزدلفہ سے واپس ہوئے تو راستہ میں آپ سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے  
رہے آپ نے لوگوں کو سکون و آرام سے چلنے کے لیے فرمایا لیکن جب  
وادی حمرین پر آئے تو سواری کو دوڑایا اس کے بعد آپ نے ساتھیوں سے  
فرمایا کہ رمی کے لیے کنکریاں چننے کے برابر یا سنگریزے چنیں آپ نے  
صحابہ سے فرمایا شاید کہ میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں

روا جب مشکوٰۃ نے فرمایا ہے میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ترمذی میں الفاظ کے تقدم

محمد بن قیس بن مخزوم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ دو جاہلیت میں لوگ عرفات سے اس  
وقت واپس لوٹتے تھے جبکہ سورج اس کیفیت میں ہوتا جیسا کہ لوگوں کے  
سروں پر عمارت ہوتے تھے اور غروب آفتاب سے پہلے آجاتے تھے اسی  
طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس آجاتے تھے اسی طرح  
مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہوتے اور سورج اتنا بلند  
ہو جاتا جس طرح لوگوں کے سروں پر گڑیاں ہیں البتہ غروب آفتاب  
سے پہلے عرفات سے روانہ نہ ہوں گے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے  
پہلے روانہ ہو جائیں گے ہمارا طریق کار مشرکوں اور بت پرستوں کے



٢٢٩٩ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَةَ الْمُرَدَّةِ أُخَيْمَةَ  
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى خُمُرٍ فَجَعَلَ يُلْطِمُ الْخُزَامَةَ  
أَبْيَاقَهُمْ لَا تَرْمُوا الْجِمَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٣٩٨ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَلْبَسُ الْمُعْتَمِرُ أَوْ  
 ١٢  
 الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَّزَ - (رواه أبو داود و  
 قَالَ دُرُويْمُ مَوْفَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

٢٣٩٨ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَلْبَسُ الْمُعْتَمِرُ أَوْ  
 ١٢  
 الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَّزَ - (رواه أبو داود و  
 قَالَ دُرُويْمُ مَوْفَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

تیسری فصل

٢٨٩٩ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُدْرَةَ أَنَّ صَاحِبَ  
الشَّرِيدِ يَقُولُ أَفَضْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَمَا مَتَّ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتَّى آتَى جَمْعًا.  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

٢٥٠٠ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ  
 ١٣ أَحِبَّاجٍ عَنْ ابْنِ يَسُوفَ عَنْ تَوَلِّ بْنِ يَابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ  
 اللَّهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمُ  
 إِنَّ كُنْتَ تُرِيدُ الشَّعَةَ فَهَجِرْ بِالضَّلَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ  
 فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِتْقَانُهُ كَمَا كُنَّا يَجْمَعُونَ  
 بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الشَّعَةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفْعَلُ  
 ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمُ  
 وَهَلْ يَتَّبِعُونَ ذَلِكَ إِلَّا سَنَةً -  
 (رَوَاهُ الْبَغَاوِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منزلہ میں قیام کی شب مجھے اور بنی عبدالمطلب کے بہت سے لوگوں کو گدھوں پر سوار کر کے متی کی طرف روانہ کر دیا۔ روانگی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گدھوں پر محبت سے ہاتھ مار کر فرمایا یا صاحبزادہ طلوع آفتاب سے پہلے وحی نہ کر تا رہو اور (نسائی، ابن ماجہ) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی شب منزلہ سے بھیج دیا انہوں نے متی اُگر رمی کی اس کے بعد طوافِ افاضہ کیا۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ ام سلمہ کی باری کا دن تھا جس میں نبی علیہ السلام ان کے ساتھ قیام فرما تھے (البدو ادوک)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ مکہ میں مقیم یا غزوہ کرنے والا جو اسود کو پوسدینے تک لبیک کہے وہ اس کو اسود کہنے سے اس روایت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا ہے

بے یقرب بن مامون بن عمرو نے حضرت شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہیں: ہمارے سنا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ (مؤرخ لفظ تک) آپ کے قدم ترین سے نہ لگے۔ (البرہان)

حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے سالم نے بتایا کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اسی سال سالم سے حجاج نے معلوم کیا کہ ہم عرفات میں کس طرح قیام کریں تو جناب سالم نے فرمایا اگر تمہارا سنت کا ارادہ ہے تو عرفات میں نماز بجا دو۔ یہ سن کہ جناب عبید اللہ بن عمر نے فرمایا اور سنت نبویا دیا مسنون طریقہ بھی ہے کہ صبح اظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے راوی کہتے ہیں میں نے جناب سالم سے معلوم کیا کہ کیا نبی علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے تو جناب سالم نے فرمایا صحابہ امویہ رسول کو اپناتے تھے۔



## بَابُ رَمَى الْجِمَارِ

## کنکریاں مارنے کے احکام

## پہلی فصل

۲۵۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَأْسِهِ يَوْمَ النَّحْوِ وَيَقُولُ لَنَا خَيْرٌ مِمَّا سِوَاهُ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَجِبُهُ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۰۲ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِوُشْلٍ خَصِيٍّ الْخَذَفِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۰۳ وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِمَارَ يَوْمَ النَّحْوِ مَضَعِي وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا رَأَيْتَ الشَّمْسَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ رَامِيَ الْجِمَارِ الْكَبْرَى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَئِذٍ وَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكْبِرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتُمَا رَمَى الْجِمَارِ تَوَدَّ الشَّيْءُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوَدَّ الْفُلُوكَ تَوَدَّ لَإِذَا اسْتَجَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجِبْ وَسَوْفَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۰۶ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ يَوْمَ النَّحْوِ عَلَى تَأْقِذٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ صَرَبٌ وَلَا حَلْدٌ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سوار پر رمی کرتے دیکھا اس موقع پر آپ نے فرمایا لوگو! ارکان حج سیکھ لو سال آئندہ ممکن ہے کہ تمہیں حج کا موقع نہ ملے (مسلم)

انہوں نے ہی فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو پاشت کے وقت چنے کی برابر کنکریوں سے رمی کی (مسلم)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو پاشت کے وقت اور بقیہ دنوں میں ذوال آفتاب کے بعد رمی کی (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دس ذی الحجہ کو اس طرح رمی کی کہ قناتہ کعبہ کی ہر سمت میرے بائیں ہانپ اور منی امیر سے دائیں ہانپ تھی پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور ہر سنگ پر زہ مارنے کے وقت تکبیر کی ہاوی کہتے تھے کہ پھر اسی طرح کہا جس طرح سورۃ البقرہ میں حکم نازل ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحجاب میں طاق عدد ہے اسی طرح رمی جمار صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف کے چکر بھی طاق عدد میں ہیں جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق عدد میں دھیلے لے۔ (مسلم)

## دوسری فصل

حضرت قدامت بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دس ذی الحجہ کو ناقہ صہبا پر سوار ہو کر رمی کرتے دیکھا اس وقت نہ تو مار دھاڑ تھی نہ شور و شغب نہ



ہونے کی آوازیں تھیں۔

(شافعی - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اگر کوئی مرد یا عورت صفا و مروہ کے درمیان سعی ذکر الہی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں وہ دارمی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ ہم میں سے گزارے کر یا رسول اللہ! کہ آپ کے لیے مٹی میں سایہ دار ہو کہ وہ جہاں آپ آہم کریں فرمایا نہیں مٹی میں اس کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے بروہاں جلد پہنچ جائے۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

### تیسری فصل

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما مروہ اولیٰ وسطیٰ کے پاس بہت دیر قیام کرتے جہاں وہ تسبیح و تہلیل اور تحمید کرتے اور جمرہ عقبہ کے پاس قیام نہ کرتے۔ (وما لبک)

وَلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۵۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جِئْتَ رَمَى الْجِمَارِ وَالشَّيْءُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَا قَامَرٍ وَكَبَّرَ اللَّهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا حَدِيثٍ يَحْسَنًا صَحِيحًا)

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْبِيْكَ لَكَ يَا يُطْلُوكَ بِمِثْقَلِ ثَابِتٍ لَّا مِثْقَالَ مِثْقَالٍ مِنْ سَبِّكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۵۰۹ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ دُخُوًّا طَوِيلًا يَكْبِرُ اللَّهُ وَيُسَبِّحُهُ وَيُحَمِّدُهُ دِينَ عَرُ اللَّهُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

## ہدی کے احکام

## بَابُ الْهَدْيِ

### پہلی فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر پڑھ کر اپنے لیے اونٹنی منگوائی اور اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم لگایا اور اس کے خون کو صاف کر کے اس کی گردن میں دو جو تھول کا قراوہ ڈالا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب مقام بہیدہ پر آئے تو رُجج کے لیے تلبدہ پڑھا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کعبہ کے طرف چہی کیلئے بکریاں روانہ کیں تو ان کے نکلے میں قلاوہ ڈالا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۵۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ بَيْنَ الْحَلِيفَةِ وَبَيْنَ دَعَا بِنَا قَتَمَ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةٍ سَنَامٍ مِنَ الْأَيْمَنِ فَسَلَّتِ الدَّمَ عَنْهَا وَقُلْتُ هَا تَعْلَيْنَ لَكُمْ ذَكِيَّةٌ رَاحِلَتْنَا فَلَمَّا اسْتَوَيْتُمْ عَلَى النَّبِيِّ أَوْ أَهْلٍ بِالْحَجِّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ نَحْمًا فَقُلْتُ هَا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



لَمْ يَرِ دَسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۳ وَعَنْ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ نِسَائِهِ بَقْرَةً فِي حَجَّتِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَلَّ مَا يَذُنُّ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُنُّ شَيْئًا قَدْ هَا وَاشْحَرَهَا

وَأَمَّا هَا فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا كَانَ أَجَلُهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ قَلَّ مَا يَذُنُّ هَارِمْ عَرِين

كَانَ يَشْرِي تَرْبَعًا بِهَا مَتْرَاقِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا سَوِيًّا يَدْنُو فَقَالَ أَتَيْتَ لِقَائِ

إِنَّمَا يَدْنُو قَالَ أَتَيْتُكَ فِي الشَّامِ أَوْ الشَّامِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۷ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ مَوْلَى رَسُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ إِذَا أَتَيْتُ

إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرَهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَنِيَّةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمْرَةٍ

فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ

وَمِنْهَا قَالَ اتَّخِذْهَا نَحْرًا صَبِغْ تَعْلِيْقَهَا فِي ذِمَّتِهَا نَحْرًا

أَجْعَلْهَا عَلَى صَفْحِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا

أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

نَحْرُ ذِي الْحِجْرِ كَوَضَعَتْ عَائِشَةُ رُفْقَةَ يَوْمَ النَّحْرِ

كَرَامَتِ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے اہانت ملو مبین کی طرف سے حج کے موقع پر گائے ذبح فرمائی۔

(مسلم)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

اونٹوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قلا دے دیے جن کو نبی علیہ السلام

نے ان کے گلے میں ڈالا پھر ان کو زخم لگا کر ہدی کے طور پر مکہ روانہ کیا

اس وقت مدائن چیزوں میں سے کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی تھی یعنی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے اونٹوں

قلا دے دیے ان سے بنے تھے پھر ان کو اپنے والد کی معرفت روانہ

کیا تھا (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہدی کے جانور کو چمکانا ہوا لے جا رہا تھا تو

اپنے اس سے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ جانور تو ہدی کا ہے

تو اس سے فرمایا تو سوار ہو جا اس نے پھر بھی کہا کہ یہ تو ہدی کا جانور ہے

ابو ہریرہ بیان ہے کہ میں نے سنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا تو فرمایا

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دوسرا

جانور ملے تو اس پر مجبوراً سوار ہو جاؤ۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو سنا تھا ہدی کے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اس جماعت کا

اس شخص کو میرے مقرر کیا اس نے معلوم کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے

کوئی اونٹ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے راستہ میں ہی رک جائے تو کیا

کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے خون میں

اس کے کھرنک کر کوہان پر رکھ دینا اور تم اور تمہارے ساتھی اس

کا گوشت نہ کھاؤ (ترمذی)

حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اگرچہ اس میں اختلاف ہے

لیکن یہ روایت صحیح ہے

یہ روایت صحیح ہے

یہ روایت صحیح ہے

یہ روایت صحیح ہے



کے ساتھ صلح مدینہ کے سال گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں  
کی جانب سے ذبح کیے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَّيْمِيَّةِ الْبَدَاةَ عَنْ سَبْعَةٍ  
وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک  
شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا  
اس کو کھڑا کر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسی طرح ذبح کرو جس طرح محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (متفق علیہ)

۲۵۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أُمَّيَّ بْنَ أَبِي رَجُلٍ قَدْ  
أَنَاحَ بَدَنَةً يَتَحَرَّهَا قَالِ ابْنُهَا قِيَامًا مَقِيَّةً  
سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۱ وَعَنْ عِيْنِ قَالَ أَصْرَفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بَدَنِهِ وَأَنْ أَتَعَدَّ  
يَكْوِيَهَا وَيُكْوِدَهَا وَأَجْلِيهَا وَأَنْ لَا أُطْعِمَ الْخَبَزَارَ  
مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نَطْعِيهِ مِنْ عَسَلٍ نَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَبَنٍ  
يُدْنِيَنَا مَوْقٍ ذَلِكَ كَرِهُنَا لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلُوا وَتَزِدُّوا قَالُوا كَلْنَا وَتَزِدُّوْنَا۔  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم قنن دن سے  
زیادہ کہا نہ کر لے قربانی نہ کروٹوں کا گوشت ذخیرہ نہ کرتے  
تھے پھر نبی علیہ السلام نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا کہ اس کو  
کھاؤ اور ذخیرہ کرو اس کے بعد ہم نے کھایا بھی اور ذخیرہ بھی کیا۔  
(متفق علیہ)

## دوسری فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے مدینہ کے سال ابو جہل کے اونٹ کو ہدی کے  
طور پر شکرین کر کے جلانے کے لیے روانہ کیا اس اونٹ کی ناک میں چاندی  
یا سونے کا چھلکا تھا۔

۲۵۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَهْدَى عَامَ الْخُدَّيْمِيَّةِ فِي هَذَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ يَدْنِي جَهْلِي فِي  
رَأْسِهِ مِرَّةً مِنْ فِصَّةٍ وَفِي رِأْسِهِ مِنْ ذَهَبٍ يَحْمِلُهُ  
بِمَا لَكَ الْمَشْرُوكِينَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ میں بڑا بڑا  
رسالت میں بھیج کر ابو جہل پر بار رسول اللہ اگر ہدی کا اونٹ ہلاک  
ہونے لگے تو میں کیا کروں تب نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے کھر  
خون میں لپیٹ کر چھوڑ دو تاکہ لوگ اس کو کھالیں رتہ دی ابن ماجہ  
ابو داؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا

۲۵۲۴ وَعَنْ نَاجِيَةِ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَيْفَ أَهْنَمُ مَا عَطَبَ مِنَ الْبَدَنِ قَالِ أَنْتَحِرَهَا اللَّهُ  
أَعْيَسَ لَعْنَهَا فِي دَوْمَا ثُمَّ خَلَّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا  
قِيَامًا كَذَلِكَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَدَاوُدُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَارِثِيُّ عَنْ نَاجِيَةِ الْخُزَاعِيَّةِ)



(الاسبقی)

۲۵۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُوبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ أَعْظَمَ آيَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ النَّحْوِ لَمَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ تَوَرَّكَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي قَالَ وَكَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَائِكَ خَشِيَ أَدْبَرَكَ فَطَوَّقَنَ يَدَيْهِ لَعَنَ النَّبِيُّ يَا نَبِيَّهِمْ يَبَدَأُ قَالَ فَلَمَّا وَجِبَتْ جُزُؤُهَا قَالَ فَتَكَلَّمُوا بِكَلِمَةٍ خَوِّفَتْ لَهَا نَفْسُهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ أَمَطَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَوْنُ حَوْدِثَ ابْنِ عَسَاكٍ وَحَاوِي فِي تَابِ الْأَمْثَلِ)

حضرت عبد اللہ بن قرطوبہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم دن قربانی کا ہے اس کے بعد قربان رکھنا وہی اللہ تعالیٰ کے پاس پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے ان میں سے ہر اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب آیا کہ آپ کس کو پہلے ذبح کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اونٹوں کے پہلو زمین پر آئے تو سر کا سنے کچھ فرمایا جس کو میں نہ سمجھ سکا راوی کہتے ہیں میں نے دوبارہ معلوم کیا آپ نے کیا فرمایا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا جو چاہے اس میں سے گوشت لے جائے راہد اور حضرت ابن عباس اور جناب جابر کی حدیثیں باب الاضحیہ میں نقل کی گئی ہیں۔

## تیسری فصل

۲۵۲۶ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَنِي مِنْهُ فَلَا يَصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةِ رَفِيقٍ مِنْهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُتَقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَعْمَلُ مَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِي قَالَ فَكُلُوا وَاطْعِمُوا وَادْخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُمُودٌ فَادْرِكُوا أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلمہ بن اکوعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ ہوتا پائے جب دوسرا سال آیا تو ہم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ ہر گزشتہ سال کی طرح عمل کریں تو آپ نے فرمایا کھاؤ۔ کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ گزشتہ سال لوگوں نے شدید محنت کی تھی اس لیے میں نے چاہا کہ اس سلسلہ میں ان کی مدد کرو (متفق علیہ)

۲۵۲۷ وَعَنْ ثُمَيْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَهَيِّنُكُمْ عَنْ حُرْمَتِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا قَوْلَ ثَلَاثٍ لَكُنِّي تَسْمَعُكُمْ حَيَّاهُ اللَّهُ يَا لَشَعْوِ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَادْخِرُوا الْآرَاتِ هُنَا وَالْآيَاتِ يَوْمَ آخِلٍ وَشَرِبَ دَرُو كَرَاهُوا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ثمیمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تمہیں وسعت حاصل ہو اب چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف تمہیں وسعت حاصل ہو گئی ہے اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور طلبِ ثواب کرو۔ یہ دن کھانے پینے اور ذکرِ الہی کے ہیں۔ (ابوداؤد)



## بَابُ الْحَلْقِ

## سرمنڈانے کے احکام

## پہلی فصل

۲۵۲۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْودَاعِ وَأَنَّهُ مَنَاحِيِمٌ دَقَّصَرَ بَعْضُهُمْ.

(مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ إِنِّي فَكَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ الْمَرْدَّةُ بِسُفْنَيْنِ - (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْودَاعِ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ - (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۱ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْودَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً - (رَدَّاهُ مُسَلِّمٌ)

۲۵۳۲ وَعَنْ أَبِي إِبْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُ قَالِي الْجُمُعَةَ قَرَأَ مَا هُوَ فِي مَزْرُوءَةِ يَسْمُو وَنَحَرَ نُسْكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلْقِ وَقَادَ الْخَالِئَ شَقَّ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهَا ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ رَاكَةً ثُمَّ نَادَى الشَّيْءَ الْأَيْمَنَ فَقَالَ الْحَلْقُ فَحَلَقَهَا فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَهَيْمَةُ بَيْنَ النَّاسِ - (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَ رَدَّيَوْمَ النَّحْرِ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر صحابہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈائے جبکہ بعض صحابہ نے بال کترائے۔

(مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مردہ کے قریب تیر کے پیکان سے منڈے۔ (مستفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے۔ (مستفق علیہ)۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے۔ (مستفق علیہ)۔

(مستفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال منڈانے کے وقت ان کے سر پر ہاتھ رکھتی تھی۔



قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِأَلْبَيْتِ بِطَيْبٍ فِيهِ مَسْكٌ  
(متفق علیہ)

۲۵۳۳ وَعَنْ ابْنِ حُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاءَ مِنْ قَوْمِ النَّحْرِ ثَمَرَةً رَجَعَهُ تَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَنْىَ  
(رداء مسک)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگا یا کرتی تھی۔  
(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو طواف افاغہ کیا اور واپس آکر منیٰ میں نماز ظہر ادا کی (مسلم)

## دوسری فصل

۲۵۳۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلُقَ الْمَرْأَةَ رَأْسَهَا  
(رداء الترمذی)

۲۵۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْخَلْقُ لَكِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ الْتَفْصِيرُ (رداء أبوداؤد والترمذی)  
وهذا الباب قال عن الفصل الثالث

حضرت عائشہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سرمندانے سے منع فرمایا۔  
(ترمذی)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خواتین کے لیے خلق نہیں بلکہ وہ کچھ بال کترا دیں۔  
(ابوداؤد و ترمذی)  
(اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے)

## قربانی کے ایام خطبہ اور طواف وداع کا بیان

### پہلی فصل

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِي حَجَّةٍ الْوَدَاعِ بِمَنْىَ لَيْسَ يَسْأَلُونَ فَبَاذَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ أَشَعْرٌ فَخَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَهُ فَقَالَ أَذْبَهُ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ الْخُرُوقَ فَقَالَ لَهُ أَشَعْرٌ فَتَحَرَّجْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي فَقَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سَبَلَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَمَا رَدَّ وَلَا أُخْرِجُ وَلَا كَانَ أَفْعَلُ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ تَمْسِيهِ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي فَقَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ الْخُرُوقَ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي فَقَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ -

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں کھڑے ہو کر لوگوں کے مسائل کے جواب دیے ایک شخص آیا اور کہا مجھے معلوم ہے خواتین نے قربانی سے پہلے بال مندائے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ایک اور صاحب نے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اب دوبارہ رمی کر کوئی مضائقہ نہیں اس دن آپ ایسے ہی سوال کیے گئے جس میں کسی کام کو مقدم یا مؤخر کیا گیا تھا آپ نے ان کے جواب میں صرف یہی کہا ایسا کر کوئی مضائقہ نہیں (مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے ایک صحابی آیا اور کہا میں نے رمی سے پہلے بال مندایا ہے تو آپ نے فرمایا رمی کر کوئی مضائقہ نہیں ایک اور صاحب نے کہا میں نے رمی سے پہلے طواف افاغہ کر لیا ہے تو



۲۵۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّطُ يَوْمَ النَّحْرِ بِيَمِينِي فَيَقُولُ لِأَحَدِهِمَا رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَتَيْتُ فَقَالَ لَا خَرَجَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نحر کے روز کوئی مصلیٰ کو ایک شخص نے معلوم کیا کہ غروب آفتاب کے بعد رمی کا ہے تو آپ نے فرمایا کوئی نحر نہیں (بخاری)

### دوسری فصل

۲۵۳۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَكْهَنُ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ قَالَ اخْلُقْ أَوْ تَقُومُ لِأَحَدِهِمَا وَجَاءَ الْخَرَفَانِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا خَرَجَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نماز گزارا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا سر منڈانے یا کمرے میں کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ نے فرمایا رمی کر لو کوئی مصلیٰ نہیں - (ترمذی)

### تیسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَ قِيَمًا قَائِلِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ أَوْ أَخْرَجْتُ قِيَمًا أَوْ قَدْ مَتَّ قِيَمًا فَكَانَ يَقُولُ لَا خَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ أَقْرَضَ بِعَرْضِ مَسْلُومٍ وَهُوَ قَائِلٌ قَدْ إِلَيْكَ الْيَوْمَ حَرَجٌ وَهَلَكٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں سفر حج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لوگ آپ کے پاس آتے اور اپنے بارے میں کہتے یا رسول اللہ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا کوئی کام پہلے کر لیا یا کسی کام میں تاخیر کی ہے تو آپ فرمادیتے کوئی مصلیٰ نہیں مگر جس کسی نے مسلمان کے تقدس کو پامال کیا اس نے گناہ کیا اور خود کو ہلاکت میں ڈالا۔

(ابوداؤد)

## بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمَى أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوَدُّعِ

دسویں الحجہ کا خطبہ - ایام تشریق کی رمی اور طواف وداع کا باب

### پہلی فصل

۲۵۴۱ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ خُطِبْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُتَوَالِيَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ

حضرت ابوبکر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں الحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا زمانہ اس حالت کی طرف بدل چکا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے تین مہینے تشریق کے روز ہیں۔



دُرِّهِ الْحَكِيمَةِ وَالْمَحْمُودَةِ وَرَجَبُ مَضَرَ الدِّينِ فِي بَيْنِ بَنِي كِنَانَةَ  
وَشُعْبَانَ وَقَالَ آتَى شَهْرِي هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ دُرِّهِ سَوْلُهُ  
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ بِعَبْرِ اسْمِهِ  
فَقَالَ الْيَسْتَبِيرُ هَذَا الْحَكِيمَةُ فَظَنَّا بَلَى قَالَ آتَى بَلَدِي هَذَا  
قُلْنَا اللَّهُ دُرِّهِ سَوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ  
بِعَبْرِ اسْمِهِ قَالَ الْيَسْتَبِيرُ الْيَسْتَبِيرُ فَظَنَّا بَلَى قَالَ كَأَنِّي  
يُؤْمِرُ هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ دُرِّهِ سَوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى  
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ بِعَبْرِ اسْمِهِ قَالَ الْيَسْتَبِيرُ يَوْمَ  
الْخَمْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَرَأْتُ فِي مَاءِ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ  
وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ عَمَّا مَرَّكُمْ مَرَّةً يَوْمَ كُمْ هَذَا  
فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَاسْتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ  
فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَاحُ تَرْجِعُوا بِعَبْرِ  
مَنْ لَا يَنْصُرُكُمْ بِعَبْرِكُمْ وَقَابَ بَعْضُ الْأَهْلِ  
بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَسَبَّحْتَ  
الشَّاهِدَ الْغَائِبَ قَدِّمْتُ مُبَلِّغِي أَدْعَى مِنْ سَامِعِهِ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۲ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى  
أَرْمِي الْجَبَارِ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ إِمَامَكَ قَارِئِهِ قَاعَدَتْ  
عَلَيْهِ السَّائِلَةُ فَقَالَ كُنَّا نَحْتَمِلُ قِرَاءَةَ زَالَتِ الشَّمْسُ  
رَمِيَتْ - (رَوَاهُ الْجَعْفَرِيُّ)

۲۵۲۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي  
جَمْرَةَ الدَّنْيَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكْبِّرُ عَلَى إِشْرَاقِ حَصَاةٍ  
شَقِيْقَةً مَرَّحَتِي يُسَبِّحُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ  
طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُشْطَى  
بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكْبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ  
بِذَاتِ الْيَمَانِ قَبْلَهُمْ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ  
شَقِيْقًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي  
جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقِيمَةِ مِنْ مِطْلَبِ الزَّوْءِ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ  
يُكْبِّرُ عَمْدًا كُلَّ حَصَاةٍ وَلَا يَقُولُ عَمْدًا هَذَا ثُمَّ يَنْصُرُ

والے ہیں ذی القعدہ ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا مہینہ کاربیب ہوجاؤ  
اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے تو ہا منترج  
نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں سن کر آپ خاموش  
رہے صحابہ کہتے ہیں ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ اس کے مشور نام کے علاوہ اور  
کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے ہم نے جواب دیا بیشک  
ذی الحجہ ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے تو ہم نے کہا اللہ اور اس  
کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ خاموش رہے تو ہم نے خیال کیا کہ آپ اس  
کا کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ عظیمہ (مکہ) نہیں ہے صحابہ  
نے عرض کیا بیشک ہے پھر آپ نے فرمایا یہ دن کونسا ہے تو ہم نے عرض کیا  
اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں جب آپ نے سکوت فرمایا تو ہم  
نے یہ سوچا کہ آپ اس کے مشور نام کے علاوہ اور کوئی نام لیں گے۔ اس  
وقت آپ نے فرمایا کیا یہ قرآنی کلام نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ہے تو آپ  
فرمایا تمہارے خون۔ مال۔ عزیز یا ایک سو دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں  
طرح اس دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت ہے جب تم اپنے رب  
سے ملاقات کرو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا  
خیر و امیری حیات ظاہری کے بعد گمراہ نہ ہونا اور ایک سو دوسرے کی گندنا

حضرت و ہر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سوال کیا کہ میں رمی کس وقت کروں تو انہوں نے بتایا جب تمہارا امام  
رقائد رمی کرے تو تم بھی کرو میں نے یہ سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے  
کہا کہ ہم منتظر رہتے اور جب سورج ڈھلے تو ہم رمی کرتے تھے (بخاری)  
سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ  
وہ پہلے قریباً نے جہر پر بات نکلتے بال عاماتے اور ہر گنگر پر تکبیر کہتے اس کے  
بعد نرم زمین پر آرام سے بہت دیر تک رہتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا  
کرتے پھر جہر و سلی پر اگر رات گنگریں مارتے اور ہر گنگر پر تکبیر کہتے پھر  
ایسے جانب نرم جگہ اگر قریب رو ہو کر طویل دعا کرتے پھر جہر و سلی پر دعا  
کے درمیان ہے اگر تکبیر کہتے ہوئے ات نکلتے بال عاماتے اور اس کے  
بعد وہاں نہ ٹھہرتے پھر واپس آکر فرماتے ہیں نے نبی کریم صلی اللہ

(بخاری)



فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
يَمِيتَ بِمَنَّةٍ لِيَأْتِيَ مَعِيَ مِنْ أَجْلِ سَعَائِمٍ فَأَذِنَ لَهُ -  
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ إِلَى السَّعَائِمِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ  
يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى أَيْتِكَ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ مَعِيهَا فَقَالَ اسْقِيْنِي فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِيْنِي  
فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى رَمَزِمَ وَهُمْ يَسْتَوُونَ وَيَجْعَلُونَ  
فِيهَا فَقَالَ اسْتَمْلُوا فَمَا تَكُمُ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ  
لَوْلَا أَنْ كُفِّلْتُوْا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضْمَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ  
وَأَشْأَلُ عَائِمَةً -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَفَعَهُ  
رَفْعَةً ثُمَّ تَوَضَّعَ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْمَيْمَنَةِ فَطَأَتْ بِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رِفِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ كَسَمَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ بَنِي مَالٍ قَالُوا لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَقَلْتُهُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ صَالِحٍ الظُّهْرَ  
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ الْعَصْرَ يَوْمَ  
النَّفَرِ قَالَ يَا لَآ بَطِيحٍ ثُمَّ قَالَ أَفْجَلُ كَمَا يَفْعَلُ  
أَمْسَاكَتُ -  
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَّوِلُ الْآبَاطِيحِ لَيْسَ  
بِشَيْءٍ إِلَّا مَا نَزَّلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَأَنَّهُ كَانَ أَمْسَمَ وَخَرَجَ إِذَا خَرَجَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وقوف منی کے دوران مکہ مکرمہ میں  
قیام کی اجازت طلب کی کہ جو عجمیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری ان  
پر تھی نبی علیہ السلام نے انہیں اجازت دے دی (بخاری)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم مدینہ کے پاس اشرفین لائے اور پانی طلب کیا تو والد صاحب نے  
فضل سے کہا کہ ہمارے بیٹے یاں سے نبی علیہ السلام کے لیے پانی لاؤ حضرت  
علیہ السلام نے ام الفضل سے کہا مجھے پانی بلاؤ تو ام الفضل نے کہا اے  
یا رسول اللہ اس برتن میں لوگ اپنے ہاتھ ڈال دیتے ہیں لیکن نبی علیہ السلام  
نے دوبارہ پانی طلب کر کے پھر پیا یہ منزم پر آئے اور دیکھا کہ لوگ  
کوئی سب سے پانی نکال کر پی رہے ہیں آپ نے ان سے فرمایا لگے رہو تم تنگ  
لام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھے اس بات کا خوف ہو تو کہ لوگ تم پر غلبہ  
حاصل کر لیں گے تو میں بھی رسوا دی سے اتر کر رسی کو کندے کی بناب  
اشارہ کر کے فرمایا اس پر رکھ لیتا (بخاری)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز میں (منی میں) پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
واہی مجھ میں آرام فرمایا بعد میں سوار ہو کر حرم شریف آئے اور  
طواف کیا (بخاری)

حضرت عبد العزیز بن ریفیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے وہ بات بتائیں جو آپ نے  
رسول خدا سے سن کر یاد رکھی کہ آپ نے ترویس کے دن داکھ ذی الحجہ  
کو نماز ظہر کہاں پڑھی تھی تو انہوں نے بتایا کہ منی میں نے معلوم کیا کہ  
یوم نفر تیرہ صوبہ ذی الحجہ کو نماز عصر کہاں ادا کی تھی تو انہوں نے کہا  
ایطین پھر انہوں نے بتایا کہ منی میں ہی طرح کرو جس طرح تیرہ ایسے امر کریم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مقام ایطین قیام  
سنت نبوی نہیں ہے بلکہ رسول خدا نے وہاں قیام اس لیے کیا کہ  
آپ کی وہاں سے مدینہ کے لیے روانگی زیادہ آسان تھی (متفق علیہ)



۲۵۴۹ وَعَنْهَا قَالَتْ أَخَذْتُ مِنَ التَّخْلِيَةِ لِعَمْرٍو  
قَدْ خَلَّتْ فَقَضَيْتُ عَمْرٍو وَأَنْظُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلُعُ حَتَّى تَرَعْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ  
بِالنَّجِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَوةِ  
الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَذِهِ الْحَدِيثُ مَا  
وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَعَ  
أَخَوَاتِهِ قِيَمٍ فِي الْبُخَارِ.

۲۵۵۰ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ  
فِي الْفَجْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ أَحَدُكُمْ بِبَابِ الْبَيْتِ  
إِلَّا أَنْتَ حَقِيقٌ مِنَ الْخَائِفِينَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَاصَّتْ سَعِيدَةُ لَيْلَةَ  
النُّفَرِ فَقَالَتْ مَا أُرَاهُ إِلَّا خَاسِتُكُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
حَتَّى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّفَرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَأُفْرِجِي.  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵۲ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيْ  
يَوْمَ هَذَا قَالُوا يَوْمَ الْوَدَاعِ الْأَكْبَرِ قَالَ قَوْلًا دِمَاءُكُمْ  
وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاسُكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ  
هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْعَلِي خَابِ عَلَى دَلِيلِهِ  
وَلَا مَذْلُومٌ عَلَى ذَالِيهِ إِلَّا ذَانِ الشَّيْطَانِ قَدْ آوَسَ  
أَنْ يُجْعَلَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا ذَكَرْتُ سَمْعَكُمْ كَمَا  
كَانَ فِيمَا تَحْتَفِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَمِعْتُهُ يَوْمَ.  
(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَالٍجَةَ وَالرُّومِيُّ فِي  
وَصَحِّحَهُ).

۲۵۵۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَا رَأَيْتُ

۱۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے تنعم سے عمرہ  
کا احرام باندھا اور عمرہ کی پابندیاں خود پر عائد کیں اور عمرہ ادا کیا اور  
دو عالم مقامِ اربع میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں عمرہ سے فارغ  
ہو کر وہاں پہنچی تو نبی علیہ السلام نے لوگوں کو روانگی کے لیے حکم دیا میں نے  
آپ کو روانہ ہونے اور روانہ کعبہ اگر نافرمانی سے پہلے طواف کیا پھر مدینہ طیبہ  
کی جانب روانہ ہونے دو طرفہ کتاب فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو بڑی  
مسلم میں نہیں دیکھا بلکہ صاحب ابوداؤد نے آخر کے کلمات میں تھوڑے سے

۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ کوچ سے فارغ  
ہونے کے بعد لوگوں کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر صبح چلتے چلے دیتے چنانچہ  
رسول خدا نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک اپنے گھر کو واپس نہ ہو  
جب تک کہ وہ طوافِ وداع نہ کرے لیکن ماہر ادری میں جتنا طواف اس  
سے مستثنیٰ ہوں گی (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ روانگی کی شب  
حضرت صفیرہ کما ہوا ادری آگئی تو کہنے لگیں شاید میری وجہ سے تم سب کو رکنا  
پڑے گا جب رسول خدا کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے دلچسپ کے  
کلمات فرمائے اور دریافت کیا کہ انہوں نے طواف کر لیا تھا تو آپ کو  
بتایا گیا ہاں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا روانگی اختیار کر دو

## دوسری فصل

(متفق علیہ)

حضرت عمرو بن الاوس سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے  
موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا  
لوگو آج کو نسا دن ہے ہر صحابہ نے عرض کیا حج اکبر کا دن ہے تو آپ نے فرمایا  
نہاں سے خون تمہارے مال تمہاری ابروؤں ایک دوسرے پر اسی طرح  
حرام ہیں بس طرح آج کا دن اور یہ شہر حرام ہے۔ خبردار کوئی شخص نہ  
تو اپنے نفس پر ظلم کرے نہ بیٹا اپنے والدین کو اذیت دے نہ خبردار وہ  
شیطان اس بات سے تو نا امید ہو جائے کہ اس مقدس شہر میں اس کی  
اطاعت کی جائے لیکن جن کاموں کو تم حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت  
کی جائے گی اور وہ اسی پر خوش ہو جائے گا راہن ماجہ اور صاحب  
ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

حضرت رافع بن عمر و مزی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ  
عَيْنَ الرَّقْمِ الصُّبْحِيِّ عَلَى بَعْدَةِ شَهْمَاءَ وَعَلَى يَحْيَى  
عَنْ النَّاسِ بَيْنَ قَارِيَةِ دَقَائِبِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُمَا يَوْمَ النَّحْرِ  
إِلَى الْبَيْتِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۵۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ فِي النَّبِيِّ الْبَيْتَ أَفَافَ فِيهِ  
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ حِمْرَةَ الْحَقِيقَةِ فَقَدْ  
حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْبَيْتَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ  
الشُّعْرِ وَقَالَ إسناده صحيح في رواية أحمد  
والتَّيَمُّنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَأَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ  
حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْبَيْتَ)

۲۵۵۷ وَعَنْهَا قَالَتْ أَفَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخْرِ يَوْمِهِ عَيْنَ صَلَافِ الظُّمْرِ رَجَعَهُ  
إِلَى مَعَى حَمَكْتَ بِهَا لَيْلَى أَتَيْكَ الشَّيْءُ سَبِيحِي  
الْجَمْرَةَ إِذَا رَأَى الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ كَثِيرَةٍ حَسْبَانِ  
يَكُونُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَفَيْتُ هَذَا الْأَوَّلَى وَالثَّانِيَةَ  
فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَقْصُرُ دَيْبِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ  
عِنْدَهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۵۸ وَعَنْ أَبِي الْبَدَايِغِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ  
أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيُغَاوِرَ الْإِبِلَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَبْرُمُوا يَوْمَ النَّحْرِ  
ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوهُ  
فِي أَحَدِيهَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَمُّنِيُّ وَالتَّيَمُّنِيُّ  
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ صَحِيحٌ)

کو منی میں پراشت کے وقت سرخ خمر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے  
دیکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے کلمات کو ان لوگوں تک پہنچا  
رہے تھے یا تشریح کر رہے تھے جو دور کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے۔

(ابو داؤد)

حضرت عائشہ و ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو دو سو بیڑی الجوی کی رات تک مومن فرمایا۔  
(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے طواف افاضہ کے سات چکر وہاں میں رمل نہیں فرمایا۔  
(ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرمایا تم میں سے جس نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی اس کے بعد اس پر تمام چیزیں  
سوائے بیوی سے قربت کے حلال ہو گئیں، رہا احب شریعہ اس نے  
اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اس کو ضعیف بتایا ہو اسے لیکن احمد  
نسائی کی ایک روایت میں جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا کہ  
یہ حدیث نے فرمایا احب کوئی شخص جمرہ پر کنکریاں مارے تو اس کے لیے  
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے قرآن کے آخری دن طواف افاضہ نماز ظہر کے بعد کیا پھر آپ تشریف  
لائے اور ایام تشریق کی بقیہ راتیں وہاں گزاریں اور حجرات کی رمی فرمائی  
ہر عمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہا پچھلے اور  
دوسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر ان کے درمیان ٹھہرے اور طویل قیام  
فرمایا کہ رقت کے ساتھ دعا فرمائی لیکن تیسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر  
قیام و دعا فرمائی (ابو داؤد)

حضرت ابو البدر ابن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے  
ہیں کہ رسول خدا نے ان لوگوں کو حرم کے پاس اٹھٹھ بھجے یہ اجازت  
دے دی کہ وہ دس تا دس گوری کر لیں اور پھر گوری کر لیں وہ لوگوں کی رمی ایک  
دن کر لیں۔

مالک نسائی صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا



## بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحَرَّمُ

### احرام باندھنے والے کے لیے احتیاطیں

#### پہلے فصل

۲۵۵۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحَرَّمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الثَّمَنَ وَلَا الْعَمَائِدَ وَلَا الشَّرَاطِيلَ وَلَا الْبُرْجَانِسَ وَلَا الْخَمَاقِدَ وَلَا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلِيَقْطَعَهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا اسْتَقْرَعَ عَفْرَانٌ وَلَا دَرَسَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رَوَايَةٍ وَلَا تَتَلَبَّسُوا الثَّمَرَةَ الْمُحَرَّمَةَ وَلَا تَلْبَسُوا الثَّقَاتَ دَيْنَ)

حضرت محمد بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کس طرح کے کپڑے پہنیں تو آپ نے فرمایا نہ تو قمیص پہنو نہ کٹیاں باندھو نہ پاجامے پہنو اور نہ بال پوش استعمال کرو نہ موز سے پہنو لیکن جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موز سے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور لپٹا لباس استعمال نہ کرو جس کو زعفران اور ورس سے معطر کیا گیا ہو نہ پہنو لیکن امام بخاری نے اس احادیث کے ساتھ نقل کیا ہے کہ احرام باندھنے والی حالتوں نہ تو چہرے پر نقاب ڈالے اور نہ دستاں پہنتے۔

۲۵۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِذَا التَّحَرُّمُ الْمُحَرَّمُ نَعْلَيْنِ لَيْسَ سَرَادِيلَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان خطبہ فرتے سنا کہ جب کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ حالت احرام میں موز سے پہن لے اور اگر کسی کے پاس نہ ہند کی چادر نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے (متفق علیہ)

۲۵۶۱ وَعَنْ يَعْقُبَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْزِ كَانَتْ زُجَّاجَةٌ رَحِيلٌ أَعْرَافِيٌّ عَلَيْهِ جَبَّةٌ وَهُوَ مُسْتَبِطٌ يَا لَعَلُّوِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعَمَةِ وَهَلِي بِهِ عَلَى فَقَالَ إِنَّمَا الطَّيِّبُ الَّذِي فِي يَدِكَ فَاحْشِلْهُ تِلْكَ مَرَاتٍ وَأَمَّا الْجَبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عَمَلِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت يعقوب بن امية سے روایت ہے کہ ہم جہلم میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ایک اعرابی آئے جنہوں نے خلوئی دیکھا۔ خوشی سے لپٹا ہوا کہ تہ پہنا ہوا تھا عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمر کا احرام باندھا ہے اور نہ لباس پہنتا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا تو شبو کو تین مرتبہ دھو اور کرے کو اتار دو اس کے بعد وہی ارکان عمرہ میں ادا کرو جو حج میں کرتے ہو۔

۲۵۶۲ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَكَبَّرُ الْمُحَرَّمُ وَلَا يَمُرُّ وَلَا يَخْلُبُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محرم حالت احرام میں نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرے نہ منگنی کرے۔ (مسلم)

۲۵۶۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدَّعَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت ميمونة رضی اللہ عنہا سے شادی کیا



۲۵۴۳ وَعَنْ كَزَيْبِ بْنِ الْأَمَيْقِ بْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ  
عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ  
مُحْيِي الشُّعْبَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْأَلَا كَزَيْبُونَ عَلَى أَنَّ تَزَوُّجَهَا  
حَلَالٌ وَقَدْ هَذَا مُرْتَدٍّ وَبِهِمَا وَهُوَ مُخَرَّمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا قَدْ  
هُوَ حَلَالٌ بِسَرِّهِ فِي ظَوْنِي مَكَّةَ -

۲۵۴۵ وَعَنْ أَبِي الْقُرْبِ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُخَرَّمٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخَرَّمٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۷ وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّحْلِ إِذَا اسْتَكْبَرْتَ عَلَيْهِ وَهُوَ  
مُخَرَّمٌ مَتَى هُمَا بِالصَّبْرِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۴۸ وَعَنْ أُمِّ الْخَضِيعِ قَالَتْ رَأَيْتُ أَسَمَةَ  
يَلْدُ لَا قَاحًا هُمَا اخِذًا بِخَطَامِ نَاقَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ  
الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۴۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدِ يَتَوَضَّعُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ  
مَكَّةَ وَهُوَ مُخَرَّمٌ وَهُوَ يُوقِفُ تَحْتَ قِنَارٍ وَالْقَمَلُ  
تَهَافُتٌ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَا تُذِيكَ هَذَا فَكَرَّ  
قَالَ لَعَمْرُكَ قَالِ قَالُوا رَأَيْتُكَ وَأَطَعُوكَ قَرَقَابَتِ  
سِتْرَ مَسَاكِينٍ وَالْمَرْءُ ثَلَاثَةٌ أَصْبَحَ أَوْصُو ثَلَاثَةَ  
أَيَّامٍ أَوْ أَتَى ثَلَاثَةَ نِسِيكَةٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یزید بن اسماعیل ابن احمد میر نے حضرت میسر سے روایت  
کی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت  
شادی کی جب آپ حلال تھے۔ (مسلم)۔ شیخ علی السنی  
فرمایا اکثر علماء کا کہنا یہ ہے کہ جب آپ حضرت میسر سے شادی کی تو آپ  
حالات احرام میں نہ تھے لیکن اعلان نکاح حالت احرام میں ہوا اور احرام  
سے خارج ہو کر مکہ کے راستہ میں مقام سرف میں ہم بستری فرمائی ہے۔

حضرت ابو یوسف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم حالت احرام میں سر مبارک دھو لیتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینا کی لگوائی۔

(متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جبکہ ایک آدمی کی آنکھیں دھکی دھکی تھیں اور وہ  
احرام باندھے ہوا تھا تو آپ نے ان پر ہلکا کر دیا۔

(مسلم)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے  
حضرت اسامہ اور حضرت بلال کو دیکھا کہ ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی اونٹنی کی ٹیکل پکڑ لی ہوئی ہے اور دوسرے نے دھوپ  
بچاؤ کے لیے سرکار پر کپڑے کا سایہ کیا ہوا ہے اس وقت آپ نے عمرو  
عقیر کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

حضرت کعب بن جحر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حالت احرام  
میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ کے مقام پر تھا رسول خدا  
پاس تشریف لائے میں اس وقت باندھی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جو کس  
میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے مجھ سے فرمایا کیا یہ جو میں تمہیں ازیت  
دے رہی ہیں میں نے کہا بیشک تو آپ نے فرمایا اس کو منڈا کر چھ مسکینوں  
کو ایک فرق کھا نا کھلا دو اور فرق ایک پیادہ ہے جس میں تین صاع بنس آتی  
ہے یہ تین روزے رکھ لو یا ایک جا نوردہ نکال کر دو۔

(متفق علیہ)



## دوسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَجْمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ فِي إِحْدَايِمَ عَنْ الْقَنَازِينِ وَالزُّنَابِ وَمَا سَلَّ الْوَرَمُ وَالزُّعْفَرَانُ مِنَ الْيَتَابِ وَلَمْ تَلْبَسْ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنَ الْكُرَانِ الْيَتَابِ مَعْصَرًا أَوْ حَيٍّ أَوْ سَرَادِيلَ أَوْ قَوْبِيصَ أَوْ خَيْتٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۴۱ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الزُّكَبَانُ يَهْرُونَ بَنَاتِهَا وَ لَحْنُ مَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْمُومَاتٌ فَإِذَا جَاءَ زَوَارِبُهَا سَدَلَتْ إِحْدَاهَا جَلْبَابَهَا مِنْ لَدَيْهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاءَ زَوْرًا كَشَفَتْهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ دَرَجَاتُهَا مَحْمُومَاتٌ)

۲۵۴۲ وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهْنُ بِالزَّيْتِ وَ هُوَ مَحْمُومٌ غَيْرُ الْمُتَمَتِّتِ بَعِيٍّ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں خواتین کو دستانے پہننے اور چہرے پر نقاب ڈالنے سے منع فرماتے سنا ہے آپ نے خواتین کو ایسے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا جو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں اس کے علاوہ جس رنگ کے پاپس کپڑے چہنیں چاہے وہ کسبئی رنگ کے ہوں یا خمر کے آپ نے زیور پاباں قمیص اور موزے پہننے کی اجازت بھی دی (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرسار ہمارے سے پاس سے گزرتے اور ہم احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ہم میں ہر ایک (خاتون) اپنی چادر سر پہ ڈالتی تھی چہرہ کو چھپا لیتی لیکن جب وہ گزر جاتے تو ہم اپنے چہروں کو کھول دیتے (ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک بحاکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں روغن زیتون استعمال فرماتے جو خوشبو دار نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

## تیسری فصل

۲۵۴۳ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرْآنَ قَالِ الْبَنِي ثَوْبًا يَأْتِيهِمْ فَالْتَبِيتُ عَلَيْهِ بَرْدًا فَقَالَ ثَلَاثِي عَلَى هَذَا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۴۴ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ يُحَيْمَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ يَلْبَسُ جَمَلٍ مِنْ طَلِيقِ مَكَّةَ فِي وَشِطٍ رَاسِهِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۴۵ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حالت احرام میں سردی محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ پر کچھ ڈال دو تو میں نے ان پر برساتی ڈال دی اس وقت انہوں نے فرمایا تم یہ مجھے اڑھا رہے ہو علامہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن مالک بن حجین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ میں حالت احرام میں بھی غسل کے مقام پر دوران قیام سر کے درمیان سیٹکی لگوائی۔ (مشفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ دَجِيجٍ  
كَانَ يَوْمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْقَسَاوِيُّ)

۲۵۴۷ وَعَنْ أَبِي زَائِدٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَاكٌ وَبَنَى بِهَا وَ  
هُوَ حَلَاكٌ وَكُنْتُ أَكَا الرَّسُولِ بَيْنَهُمَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)

نے حالت احرام میں درد کی تکلیف کی وجہ پھیر کے تلوسے میں سینک لی گئی  
(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو زائید روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا نے حضرت  
میمونہ سے نکاح فرمایا تو آپ احرام میں نہ تھے اور سب ہم بستری فرمائی گئی تھی  
آپ حالت احرام میں تھے اور میں نے آپ دونوں کے درمیان قاصد  
کا فریضہ انجام دیا تھا اور احمد اسباب ترمذی نے اور ترمذی کو من کہا ہے

## بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ لَصِيدًا

### حالت احرام میں شکار کی منعیت

### پہل فصل

۲۵۴۸ عَنْ الصَّعْبِيِّ بْنِ جَبَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَارًا وَخَيْضًا  
وَهُوَ بِالْأَنْبَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَزَوَّدَهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي  
وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَنَمُوتُكَ عَلَيْهِ لَكَ إِلَّا أَنَا خُرْمٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۸ وَعَنْ أَبِي كَثَادَةَ أَنَّهُ أَخْرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّتْ مَعَهُ بَعْضُ أَهْلِ بَحَايِهِ  
وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُمْ غَيْرُ مُحْرِمِينَ قَرَأُوا إِحْمَارًا وَحَسْبًا  
قَبْلَ أَنْ يَدَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ سَرَّوْهُ حَتَّى رَأَوْهُ أَبُو كَثَادَةَ  
فَدَكَّبَ قَدَمًا لَهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَتَاوَنُوا وَنُوهَ سَوَطُهُ فَابْتَدَأَ  
فَحَسَنَ لَوْلَا فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَاسْكَنُوا  
فَتَبَيَّنَ مَوَا فَلَمَّا أَدْرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ مَا كَانَ مِنْ مَعَكُمْ مِنْهُ فَقَالُوا  
مَعَنَا وَبِئْسَ مَا فَاتَنَا هَذَا الْمَتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَد  
سَلَّمَ فَاسْكَنُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا فَلَمَّا  
أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْسَرُكُمْ  
أَحَدًا أَمَرَ أَنْ تَعْمَلَ عَلَيْهِمَا أَوْ أَتَا رَأَيْتُمَا قَالُوا لَا  
قَالَ فَاسْكَنُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَعْنَتِهِمَا -

۲۵۴۹ وَعَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت صعوب بن جزامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا  
کی خدمت میں گور خر پیش کیا آپ اس وقت مقام الجوار اور ان درنگ  
مادی میں تھے لیکن بنی غایہ السلام نے اس کو واپس کر دیا جب میرے  
چہرے نبی علیہ السلام نے اظہار نفوس دیکھا تو آپ نے فرمایا ہم نے  
اس کو اس لیے واپس کر دیا کہ ہم حالت احرام میں ہیں بد متفق علیہ  
حضرت ابوقثادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے راستہ میں میں چند قرمز ساتھیوں کے ساتھ  
ہیچے رہ گئے لیکن وہ خود حالت احرام میں نہ تھے میرے ساتھیوں نے  
ایک جنگلی گدھا اور گور خر دیکھا لیکن وہ گور خر ان لوگوں کو نہ دیکھ سکا  
ساتھیوں نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا حضرت ابوقثادہ نے اس کو دیکھا تو  
انگوٹے پر سوار ہو کر اقبیہوں سے بستر لٹا کر انہوں نے خود یا تو بھول  
خود کو نہ اسے کہ اس پر حمل کر دیا وہ اس کو زخمی کر کے ذبح کر لیا پھر اس کو  
خود بھی کھایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا لیکن وہ گوشت کھا کر شرمندہ  
ہوئے جب ہم رسول خدا سے جا ملے تو براہِ تہیوں نے اس بارے میں  
نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس کو شتمت میں سے کچھ باقی ہے تو  
لوگوں نے کہا کہ اس کی ٹانگ باقی ہے چنانچہ وہ بقیہ گوشت نبی علیہ السلام  
کو پیش کیا اگر تو آپ نے اس میں سے کچھ کھایا بد متفق علیہ ہماری و مسلم کی ایک  
اور روایت میں اس طرح بھی ہے کہ جب لوگوں نے نبی علیہ السلام سے  
حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

ہم کھاتے تو انہوں نے کہا نہیں نہ آپ نے فرمایا بقیہ گوشت بھی کھانا



وَسَلَّمَ قَالَ خُمُسٌ لِأَجْنَاثِهِ عَلَى مَنْ تَنَهَقَ فِي  
الْحَرَمِ وَالْأَجْدَاةِ وَالْفَارَةِ وَالْعِدَابِ وَالْجِدَاةِ  
وَالْعَقْرِبِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۸۰ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ خُمُسٌ كَرَامٍ يُقْتَلْنَ فِي الْبَيْلِ وَالْمَعْمِ  
الْحَيَّةِ وَالْعِدَابِ الْأَبْعَدِ وَالْفَارَةِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ  
وَالْعِدَايَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پانچ جانور ایسے ہیں جن کو سر زمین حرم پر حالت احرام میں مارنے  
وے پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کوا۔ چیل۔ بچھا اور پاگل کتا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ مزی جانور ایسے ہیں جنہیں  
حرم میں مارنے کی اجازت ہے سانپ، ابن کوا، چوہا، پاگل کتا  
اللہ چیل (متفق علیہ)

### دوسری فصل

۲۵۸۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ كُفْرًا فِي الْوَحْشِ إِذَا كَانَ  
لَهُ تَبْيِيدٌ أَوْ دَيْعَانَةٌ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّانِزِيُّ)

۲۵۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَحْشُ إِذَا كَانَ صَيْدًا لَجَبَّ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۵۸۳ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْتَلُ الْمُخْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِي -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۸۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَبْرِ الْأَمْسِيَّةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ  
أَيُّوْكُلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّانِزِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

التِّرْمِذِيُّ عَنْ هَذَا أَحَدِيْثٌ خَيْرٌ صَحِيْحٌ

۲۵۸۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّبْعِ قَالَ لَا مُرْسِيَّةَ وَيَجْعَلُ فِيهِ  
كَيْسًا لَدَا أَصَابِهِ الْمُخْرِمُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
حالت احرام میں شکار کا گوشت اس وقت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ  
نہ تو تم خود اس کو شکار کرو یا تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی و دیوانی شکار میں شامل ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا مالیت احرام میں ورنہ کو قتل کیا جاسکتا ہے  
(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت  
ہار بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھ کے بارے میں معلوم کیا کہ وہ شکار  
میں شامل ہے تو انہوں نے کہا ہاں میں نے معلوم کیا کہ یہ بات آپ نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے! فرمایا ہاں۔

(نسائی و شافعی جابح ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور

صحیح بتایا ہے)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے مجھ کے بارے میں دریافت کیا گیا وہ شکار میں شامل ہے تو آپ نے  
فرمایا ہاں اور اگر مالیت احرام میں اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے







۲۵۹۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَانَ أَلَيْسَ حَبِيبًا سَنَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ حَبِيبٍ أَحَدٌ لَهُ عَنِ الْحَبِيبَةِ كَأَنَّهَا بِلَيْبَتٍ وَبِالصَّنَاءِ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَتَّى يَحْبَةَ عَامًا قَابِلًا قَبْلَهُمْ أَوْ يَصُومُوا لَنْ لَمْ يَحْبَهُ هَدِيَا.

(رَوَاهُ النَّحَّارِيُّ)

۲۵۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَخَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُصْبَاءَةٍ بِذِي الرُّبَيَّةِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ أَرَدْتِ الْحَبِيبَ قَالَتْ وَاللَّهُ مَا أَحَدٌ فِي الْأَوْجَعَةِ فَقَالَ لَهَا حَبِيبِي وَاشْتَرِيْهُ وَتَوَلَّى اللَّهُمَّ مَحَلِّي حَبِيبَتِي حَبِيبَتِي.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ سنت کافی نہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر شرعی پابندی سے آزاد ہو کر سالہا شہدہ کرے اور ہدیہ قربانی دے اور اگر ہدیہ نہ دے سکے تو روزے رکھے۔

(بخاری)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب احد بننت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دریافت کیا تھا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں خود کو حیا پاتی ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم حج کرو اور یہ عہد کر دو کہ جہاں بھی رک جاؤ گی۔ وہیں سے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوؤ۔ (متفق علیہ)

## دوسری فہم

۲۵۹۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْرًا صَعَابًا أَنْ يُبَيَّنَ لَوَا الْهَدْيَ الَّذِي فِي نَحْوِ دَرَاهِمِ مِائَةِ نَبِيَّةٍ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۹۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَسِرَ أَدْعِيَةً فَقَدْ سَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَبِيبُ مِنْ قَابِلٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَرْدَا وَالسَّائِقِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّائِبِيُّ وَدَرَادَةُ أَبُو دَاوُدَ فِي يَتَايَةِ أُخْرَى أَدْعِيَةٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ يَتَايَةِ حَسَنٍ وَفِي النَّصَائِبِ مَنُوحِيَّتُ)

۲۵۹۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَتْمَرَ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَبِيبُ عَرَفَةُ عَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ نَيْلَةً جَمْعٌ قَبْلَ مَلَكُومِ الْعَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَبِيبَ أَيَّامُ مَيْمَنِي ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَرْدَا وَالسَّائِقِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّائِبِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ عمرہ قضا میں ہاتھ باندھ لیں جو انہوں نے مدینہ کے موقع پر ذبح کیے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت حمان بن عمرو انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دران اسرام حج کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے لیکن اس پر سالہا شہدہ حج لازم ہے رسالہ ابن ماجہ و امام لیکن صاحب ابوداؤد نے دوسری روایت کے مطابق یہ اضافہ کیا یا کوئی احرام میں بیمار ہو جائے جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا اور صاحب معانی نے ضعیف کہا ہے)

حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ دہلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہنا سنا ہے کہ حج عمرہ کے دن ہے جس نے وقوف عرفہ مزدلفہ کی رات میں ظلوں و فجر سے پہلے پایا اس نے حج کو پایا اور منی میں قیام تین دن ہے لیکن جس نے دو دن میں عید کی مکان اور اگر ایسے اس پر مواخذہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

ابوداؤد رسالہ ابن ماجہ و امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث



وَقَالَ التَّرمِذِيُّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حسن صحیح ہے۔

# بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

## حرم مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

### پہلی فصل

۲۵۹۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَيْشِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ فَإِذَا اسْتَنْصَرْتُمْ فَاقْبُذُوا وَتِلْكَ يَوْمَ قَيْشِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمٌ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَهَوَّ حَرَامٌ وَحَرَمَ مَنَاقِبُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ طَالَ لَمْ يَحِلَّ الْوَسْطَانُ فِيمَا بَيْنَهُمَا فَبَيْنَ وَلَمْ يَحِلَّ فِي الْأَسَاعَةِ مِنْهُنَّ تَهْنِئَةٌ فَهَوَّ حَرَامٌ وَحَرَمَ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ شُرْكُهُ وَلَا يَنْفَعُ صِدْقُهُ وَلَا يَنْفَعُ لَفْظُهُ إِلَّا مَنْ عَزَّهَا وَلَا يَحْتَلِي خِلَافَهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا إِذَا دَخَرْتَهُ يَتَّبِعُهُمْ وَلِيَتَّبِعُوهُمْ فَتَنَ إِلَّا إِذَا دَخَرْتَهُمْ عَلَى عَتَبِهِ وَفَتْ وَدَايِقُ أَيُّ هُدْيَةٍ لَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَنْفَعُ سَاقُهَا إِلَّا مُشِيدًا

۲۵۹۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولُ لِأَحَدٍ لَمْ أَنْ يَحْمِلْ بِمَكَّةَ الْبِلَاحِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ النَّمْعِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَيْضُ فَلَمَّا أَتَى حَاجَةَ رَجُلٍ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ حُطَيْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۹۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ قَيْشِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوَاءٌ بِرَأْسِهِ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت نہیں بلکہ جہاد اور بیت ہے جب تمہیں جہاد کی دعوت دی جائے تو گھروں سے باہر آ جاؤ نبی الایہ السلام نے فتح مکہ کے دن فرمایا ایک ایسا شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن حرام و معزز فرمایا جس میں لوگوں اور زمینوں کی تخلیق عزرائلی اور وہ قریا کے ہیں اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے مجھ سے پہلے اس سرزمین پر کسی اور نبی کے لیے قتال کی اجازت نہ تھی اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصہ میں قتال کی اجازت ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام و خطا من ہے نہ تو اس کے خاردار درخت کو کاٹا جائے اور نہ یہاں کے شکار کو مارا جائے اور نہ یہاں کی گری پٹی چیر کر بقیہ پرچا نے اٹھا یا بولے اور نہ گھاس کاٹی جائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اگر کسی اجازت صرف ہو کہ وہ لوہاروں کے اور گھروں میں کام آتی ہے تو نبی علیہ السلام نے اس کے کاٹنے کی اجازت حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوفہ کے لوگوں نے مٹا دیا کہ مکہ میں ہتھیار نہ کرنا چاہیے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود قرآن مجید آپ اس کو اتار کر ایک شخص نے اگر کہا کہ ابن حنظل کعبہ مکہ کے پروردگار سے چٹا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو متفق علیہ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک

کھٹایا جائے مگر اس کی تشہیر اور دلہن کے لیے



۲۶۰۰- وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو جَيْشُ الْكُفَّةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ  
مِنَ الْأَرْضِ يُخَسِّتُ بِأَقْبَحِهِمْ وَأَخْيَرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَكَيْفَ يُخَسِّتُ بِأَقْبَحِهِمْ وَأَخْيَرِهِمْ وَفِيهِمْ  
أَسْرَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخَسِّتُ بِأَقْبَحِهِمْ  
وَأَخْيَرِهِمْ ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى بَيْنَانِهِمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۱- وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرَّبُ الْكُفَّةَ ذُو الشَّرِيفَيْنِ  
مِنَ الْحَبَشَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۲- وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بِهٖ أَسْرَدٌ أَتَحَجَّ يَقْدُمُهَا سَجَرًا حَبْرًا  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پر بیاہ اور آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر ہر ایک لشکر چڑھائی گئے گا سب وہ نظر زمین پر ایک میدان  
میں ہوں گے تو ان کے اول و آخر زمین میں دھنس جائیں گے جناب عائشہ  
فرماتی ہیں میں نے عرب کو کیا یا رسول اللہ اگلے اونچے گھٹلوں کے ساتھ وہ کیسے  
دھنس جائیں گے جبکہ ان کے ساتھ عوام اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ  
دشمنیکار نہیں ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس دشمن کے شر سے ڈرو  
اور آخر والوں کو دھنسا جائے گا پھر ان کی قیمتوں کے مطابق انہیں اٹھایا جائیگا۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا حبشہ کا چھوٹی اور بڑی پندہ لیں والا کعبہ مقدسہ کی حرمت کو ہمال  
کرنے کا دشمن (علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں ایسے نمر کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ اور شیرمندی  
والا ہے اور وہ کعبہ مقدسہ کی ایک اینٹ کو اکھاڑ رہا ہے (بخاری)

## دوسری فصل

حضرت یحییٰ بن ابیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا حرم مقدس کے لیے نذر کی رسم کو روکنے والے کا عمل الموات ہے  
(الرد اوکو)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے حرم آسمانی سے منسوب ہو کر فرمایا اسے مکہ کو گناہ مندہ شہر اور مجھے کسی قدر  
محبوب ہے اگر مکہ والے مجھے ہجرت سے لیے مجبور نہ کرتے تو میں تیرے سوا  
اور کہیں سکونت اختیار نہ کرتا رہا ہوتا ہمدی سے اس حدیث کو ردایت  
کر کے فرمایا یہ حدیث تو حسن و صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ آپ ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور یہ فرماتے ہیں اے  
سرزمین مکہ خدا کی قسم تو اللہ تعالیٰ کا بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی  
زمینوں میں تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر مجھے ماکھوں نے  
پر مجبور نہ کیا ہوتا تو میں یہاں سے نہ جاتا ہوتا ہمدی۔ ابن ماجہ

۲۶۰۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتُحَارُّمُ النِّطَاعَ فِي الْحَدِّ وَالْمَوَاتِ  
فِيهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۰۴- وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَكَاتُكَ مِنْ بَنِي قَدْرٍ وَأَحَبُّكَ  
إِلَيَّ وَكَوَلَا أَنْ قَرْمِي أَخْرَجْتُ مِثْلِي مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
عَرَبِيٌّ نَسَاجًا)

۲۶۰۵- وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى  
الْحَدِّ دَرَقًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِي وَاللَّهُ وَأَحَبُّ  
أَرْضِي اللَّهُ إِيَّيَّ وَكَوَلَا أَنْ قَرْمِي أَخْرَجْتُ مِثْلِي مَا  
خَرَجْتُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)



## تیسری فصل

۲۶۰۶ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ الْخَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُحُورَ إِلَى مَكَّةَ أَتَدْنُ لِي إِلَيْهَا أَلَا مِيرَاحٌ لَكَ قَوْلًا قَامِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَا مِنْ تَوْرٍ الْفَتْحِ يَمَعَهُ أَذْنَابُ وَهَاهُ قُلُوبِي وَأَبْصَرَهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكْتُمُ بِهِ حَيْدَهُ اللَّهُ دَأْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمٌ لِلَّهِ وَلَهُ يَحْيِيهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِي يَوْمَئِذٍ بِأَلْفِهِ دَ الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسُوكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةٌ فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِفَيْتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ آذَنَ لِرَسُولِهِ دَ لَكُمْ بِأَذْنِ لَكُمْ فَلَا تَمَّا آذَنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ لَهَائِ دَ قَدْ عَادَتْ حَرَمُهَا الْيَوْمَ كَحَرَمِهَا يَارَاسِمٍ قَلْبِيكَ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَوَيْلٌ لِي أَبِي شُرَيْبٍ مَّا قَالَ لَكَ عُمَرُ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِكَ الْإِلَهِ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْبٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُؤْمَدُ عَاصِيًا وَلَا قَاتِلًا يَكْدِمُ وَلَا قَاتِلًا يَكْدِمُ مُسَقَّنٌ عَلَيْهِ دَ فِي الْبُعَادِ وَالْخَرِ الْجَنَائِيَّةِ.

میں نے اپنے آپ کو لے کر مکہ کی طرف روانہ کیا تو میری آنکھیں پانی سے بھر گئیں اور میں نے کہا کہ اے عمر بن سعد! اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میں نے اس کو بھی لے کر لے آؤں گا۔

۲۶۰۷ وَعَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ يُخَيَّرُ مَا عَظُمُوا هَذِهِ الْحَرَمَةَ حَتَّى تَعْطُرَ مَا قَرَأَ مَا يَعْطُرُوا ذَالِكَ مَكَّةَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو شریبہ خدوی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ عمرو بن سعید سے اس وقت جبکہ وہ اپنے لشکر کی رہائش رکھ رہا تھا کہ اللہ امیر مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو ایک حدیث سناؤں جس کو میں نے رسول خدا سے فتح مکہ کے دوسرے دن کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور اپنی آنکھوں سے آپ کو بیان کرتے دیکھا اس وقت نبی علیہ السلام نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا اللہ نے سرزمین مکہ کو حرمت عطا فرمائی کسی بندے نے اس کو حرام نہیں کیا اب جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہاں تو نرمیزی کرے اور یہاں کے درخت کاٹے لیکن اگر کوئی قتال حرم کعبہ کے بارے میں میرے عمل سے حجت پکڑے تو اس کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں قتال کی اجازت عطا فرمائی ہے دوسروں کو اس کی اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف تھوڑی دیر کے لیے اجازت دی گئی تھی سرزمین حرم کا تقدس آج بھی رہا ہے جس طرح کل تھا اور یہ بات ان لوگوں کو بھی سنا دی جائے جو یہاں موجود نہیں ہیں راوی حدیث سے جب یہ معلوم کیا گیا کہ اس حدیث کا مکرر ابن سعید پر کیا اثر ہوا تو اس نے کہہ دیا مجھے اس بارے میں تم سے زیادہ علم ہے لیکن اسے ابو شریبہ حرم غاصب محرم اور بھگورٹے قاتل یا بھگورٹے محرم کو پناہ نہیں دیتا۔

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی پر قائم رہے گی جب تک کہ وہ سرزمین مکہ کی اس طرح حرمت قائم رکھیں گے اور اس کی تعلیم کرتے رہیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے لیکن جب وہ اس کی حرمت کو ہال کر دیں گے تو ہلاکت میں اچڑ جائیں گے راہن ماجہ







عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسِيرُ عَلَى الْأَوَّلِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا  
أَحَدًا مِّنْ أَهْلِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

(رواہ مسلم)

۲۶۱۱۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّكَاسُ إِذَا دَاخَلَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ  
حَاكَمُوا بِهَا إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَخَذَهُ  
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي نَهْرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي نَدْيِنَا  
وَبَارِكْ لَنَا فِي مَسَاوِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَوَاتِنَا اللَّهُمَّ إِنَّ  
إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ قَالَ عَبْدُكَ وَ  
نَبِيَّكَ وَلَهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ  
يَوْمَئِذٍ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَنْحُورُ  
أَسْعَدُ وَلَيْدِي لَهُ فَيُخَطِّبُهُ كَذَلِكَ الشَّامِ -

(رواہ مسلم)

۲۶۱۲۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَضَرَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا  
وَأَنَّ حَرَمَتُ الْمَدِينَةِ حَرَامًا مَّا بَيْنَ مَا رَضِيَهَا أَنْ لَا  
يُهْرَأَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِّقَوْمٍ وَلَا  
تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِحَافٍ -

(رواہ مسلم)

۲۶۱۳۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدَ الْأَرْطَبِ رَأَى  
قَصِيرَةً بِالْعَرَبِيِّ فَوَجَدَ عَمِيًّا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْطِطُ  
فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجِعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبِيدِ فَكَلَّمُوهُ  
أَنْ يُرَدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَّا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ  
فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا لِّغُلَامِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَبُدَّ عَلَيْهِمْ -

(رواہ مسلم)

۲۶۱۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دُعِيَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ  
فَوَجَّهَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَبَرَتْهُ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ عَيِّبْ بَيْنَنَا الْمَدِينَةَ كَحَيْثُمَا مَكَّةَ إِذَا أَشَدَّ

نے فرمایا میری امت میں سے جو کوئی مدینہ کی سختیوں اور شدتوں پر صبر کرے  
گا میں قیامت کے دن اس کا سفارش کروں گا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ لوگ جب قسطن  
لانیہ پہل دیکھتے تو اس کو لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے جب  
نبی علیہ السلام اس پہل کو لیتے تو دعا فرماتے خداوند اہم اسے پھولوں اور بہار  
شہر کو برکت عطا فرما۔ خداوند اجنباب ابراہیم تیرے بہت تیرے نبی و  
خلیل سے بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی  
تھی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی کی مثل اور سزا آئنی دعا کرتا ہوں اس کے  
بعد خاندان میں سے چھوٹے بچے کو باکرہ پہل عطا فرما دیتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا جناب ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین مکہ کو حرمت دی  
میں مدینہ کو حرمت دیا ہوں اب اس کے دونوں کناروں کے درمیان نہ  
تو غریزی کی جائے اور نہ یہاں جنگ کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں  
اور جانوروں کا قتل اس کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے

جائیں۔ (مسلم)

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ہرے والے حضرت سعد رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سر ابرہہ کے اپنے مکان کی جانب جو دودی عقیق میں تھا گئے تو  
ایک غلام کو دیکھا کہ وہ اتار درخت کاٹ رہا تھا اپنے بھائی کے پاس  
دشک راوی: تو جناب سعد نے اس کے کپڑے کو چھین لیا جب جناب سعد  
وہاں سے واپس آئے تو اس غلام کے مالک سے آکر برا بھلا کہنے لگے کہ  
وہ کپڑے تو مجھے واپس کر دیں یا اسی غلام کو دے دیں من کرواؤ ورنہ  
میں نے کہا اندا کی پناہ کیا میں وہ چیز واپس کر دوں جو مجھے رسول خدا نے

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو جناب سعد بن ابی وقاص اور حضرت بلال  
کو ہمارے گھریلو میں لے آکر نبی علیہ السلام کو اطلاع دی تو آپ نے دعا پڑھ  
کلمات کہے کہ خداوند مدینہ کو پھر ایسا ہی محبوب بنا دے جیسا کہ مکہ



وَصَوِّحَهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَسَارِعِهَا وَمَدِينِهَا وَانْعُدْ  
حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا يَا الْجُحْفَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَوْبَةٍ  
الزَّائِرِ خُدْجَتٍ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَزِلَّتْ مَهْبِجَةً  
فَتَاوَلَتْهُمَا أَنْ دَبَّاهُ الْمَدِينَةُ لَعَلَّ نَجِدَ إِلَى مَهْبِجَةٍ  
وَهِيَ الْجُحْفَةُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۱۶ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَغْتَمُ الْيَمَنُ  
فِي قَوْمٍ يَبْسُتُونَ فَيَتَحَتَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ  
وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَغْتَمُ الشَّامُ  
فِي قَوْمٍ يَبْسُتُونَ فَيَتَحَتَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ  
وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَغْتَمُ الْجَزَاءُ  
فِي قَوْمٍ يَبْسُتُونَ فَيَتَحَتَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ  
وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۷ وَعَنْ أَبِي مُدْرِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصِرْتُ بِقَدْرِيَّةٍ تَأْكُلُ الْقَدْرَى يَقُولُونَ  
يُثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تُشْنِي الشَّامَ كَمَا يُشْنِي الْكُفَيْرُ  
غَيْبَتُ الْحَدِيثِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۸ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ مَسْرُورَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَخَى الْمَدِينَةَ  
كُتَابَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۹ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِ كَايَةَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصَابَ الْأَعْرَابِيَّ تَعَالَى  
بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
مُحَمَّدُ أَقْلَنِي بِبَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ وَلِيَّيْ بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ  
أَقْلَنِي بِبَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس خط کو صحت کا گوارہ بنانے میں یہاں کے عمار  
اور ان میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما اور اس کے بخار کو جھٹکے طرف  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے متفق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ رو  
پر آنکھ بالوں والی عورت مدینہ سے نکل کر بیعت جھٹ میں جا کر اتری ہے  
تو میں نے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کی تصویر یہی کہ مدینہ کی وبا جیسے  
جھٹ منتقل ہوگئی (بخاری)

حضرت سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یمن فتح ہوگا تو ایک قوم پیش اپنی عیال  
اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلی جائے گی اور اگر انہیں اس کا علم  
ہو تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اس طرح شام فتح ہوگا اور ایک جھا  
اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے شام کی جانب کوچ  
کرے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو جان لیں گی  
طرح عراق بھی فتح ہوگا وہاں بھی لوگ اپنے خاندان اور متعلقین کو لے  
کر چلے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو سمجھیں  
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا مجھے ایسی بستی کی جانب ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب  
آجائے گی جس کو لوگ شرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے وہ بستی برسے لوگ  
کو اسی طرح صاف کر دے گی جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دھو کر دیتی  
حضرت جابر بن مسرورہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام  
طاہر رکھا ہے (مسلم)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن اس کے بعد اس انصاری کو بخار پھڑک گیا  
نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت ختم کر دیں  
لیکن نبی علیہ السلام نے ٹھکر دیا بعد میں اس نے اگر پھر بیعت ختم کرنے کو  
کہا لیکن نبی علیہ السلام نے پھر ٹھکر دیا لیکن اس نے پھر اگر بیعت ختم  
کرے تو کہا لیکن پھر نبی علیہ السلام نے ٹھکر دیا تو وہ وہاں سے نکل کر چلا



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا الْمَدِينَةُ كَالْيَوْمِ تَنْفِي خَبَرَهَا وَ  
تَنْفِي طَبَقَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُودُوا لِنَاغَةَ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ  
يُشَارِعَا كَمَا يُشِيرُ الْيَوْمُ خَبَرَتِ الْحَبَشَةُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى الْقَابِ الْمَدِينَةَ مَلَأَتْكَ لَا يَدْخُلُهَا  
النَّظَارُونَ وَلَا الدَّخَالُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَبَّحَهُ الدَّخَالُ إِلَّا مَكَّةَ  
وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْفَائِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْكَلْبُ فَكَهُ  
مَسَافِقِينَ يَحْمِسُونَهَا فَيَبْرُلُ السَّيْحَةُ فَتَرْجِفُ الْمَدِينَةَ  
يَأْهَلُهَا ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ فَيَخْرُجُ الْيَوْمُ كُلُّ كَاذِبٍ وَمُنَافِقٍ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۳ وَعَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْنِيُوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدًا إِلَّا اسْمَاءُ  
كَمَا يَسْمَاءُ الْيَمَلُ فِي الْمَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَتَطْرُقُ الْجُنُودُ رَأَتْ الْمَدِينَةَ  
أَدْنَمَ رَأْسَهُ وَلَوْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَزَنَتْهَا مِنْ حُجَّتِهَا -  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۲۵ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَلَسَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يَجِبُنَا وَنُجِبَةُ اللَّهِ  
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَزَمَ مَكَّةَ وَطَرَفَ أَحَدَهُمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۶ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ جِبَلٍ يَجِبُنَا وَنُجِبَةُ -

گیا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ بھی اسی طرح ہے جو میل کو دور کر دیتی  
ہے اور خوشبو کو معطر کر دیتا ہے یعنی بہتر کو بہتر کر دیتا ہے (متفق علیہ)  
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک کسدینہ اپنے برے لوگوں کو  
اسی طرح نہ نکال دے گا جس طرح بھی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے اس لیے اس میں دھال  
اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے  
فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جو مال کی دستبرد اور پامالی سے محفوظ رہے  
سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے امدان کے داخلے کا کوئی راستہ نہیں  
کیونکہ ان شہروں پر فرشتوں کا پہرہ ہے جو صفیں بنا کر ان کی نگہبانی  
کرتے ہیں اندادہ ان شہروں سے باہر صحرا یا بنجر زمین میں اتارے گا پھر  
مدینہ میں تین مرتبہ نزل لائے گا پھر کافرو منافق مدینہ سے نکل جائے گا (متفق علیہ)  
حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ دھوکہ دہی کرے گا وہ اسی طرح ختم ہوگا  
جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سفر سے واپسی پر مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنے ناکہ کو تیز کر دیتے  
اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس دروازے کی محبت میں اسے ایڑ لگاتے۔  
(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد بن  
کو دیکھ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کو محبوب  
رکھتے ہیں جناب ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت دی اور میں ان دونوں  
پہاڑوں کے درمیان زمین رمدینہ ہے اس کو حرمت دینا ہوں (متفق علیہ)  
حضرت مسلم بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا امدان ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے



(رَوَاهُ النَّجَّارِيُّ)

محبت کرتے ہیں (بخاری)

## دوسری فصل

۲۶۲۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ  
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَحَدًا رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ  
الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَلَبَ شِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيَهُ فَكَلَّمُوهُ فَيَقُولُ فَقَالَ إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ  
وَقَالَ مَنْ أَحَدًا أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلَيسَ لَهُ كَلَامٌ وَلَا أَرُ  
عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمْتُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمُوا وَلَكِنْ إِنْ تَشْتُمُوهُ فَتَمُتُوا إِلَيْكُمْ تَمُتُوا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۲۸ وَعَنْ سَالِحِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَجَدَ  
عَبِيدًا مِنَ عِبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ  
الْمَدِينَةِ فَأَخَذَهُ مَتَاعُهُمْ وَقَالَ لِعَبْدِي لِمَ تَصْنَعُونَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ  
مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَهُ مِنْهُ  
شَيْئًا فَلَيْسَ أَحَدًا سَلَبَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۲۹ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ رَجٍ وَعِصَا هَذَا حَرَمٌ مُحَرَّمٌ  
وَلَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مَعْنَى الشَّوْذِ دَجْرٌ دَكْرًا  
أَكْهَامٌ مِثْلُ حَاجِيَةِ الطَّالِبِينَ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ أَنَّهُ بَدَأَ  
أَكْهَامًا)

۲۶۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ  
بِهَا فَإِنَِّّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ  
الترمذی وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَثْبُتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ  
إِسْنَادًا)

حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب سعد  
بن ابی وقاص کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو مدینہ منورہ میں شکار کرتے  
دیکھ کر اس کو پکڑ لیا اور بنو بنی علیہ السلام نے یہاں شکار کرنا حرام قرار  
دیا ہے، تو اس شخص کے کپڑے چھین لیے جس پر اس شخص کے آنے  
اگر آپ سے کپڑوں کی واپس کے سلسلے میں بات چیت کی اس پر جناب  
سعد نے فرمایا بنی علیہ السلام نے مدینہ میں شکار کو حرام کر کے فرمایا کہ  
جو شخص یہاں کسی کو شکار کرتے دیکھے تو اس کے کپڑے چھین لے لہذا میں  
روہ لباس، تمہیں وہ لقمہ واپس تمہیں کروں گا جو مجھے بنی علیہ السلام نے  
کھلایا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)  
حضرت صالح بن سعد نے ان کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)  
میں کہ جناب سعد نے مدینہ کے چند غلاموں کو دیکھا جو یہاں درخت کا  
رہے تھے تو انہوں نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو بتایا  
کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے مدینہ کے درخت کاٹنے  
کی ممانعت فرمائی اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو شخص کاٹنے والے کو پکڑ  
لے تو کاٹنے والے کا سامان پکڑنے والے کے لیے ہے ۔

(ابوداؤد)

حضرت زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
وادی ورج میں شکار اور اس کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے اور یہ اللہ  
کے لیے حرام قرار دیئے گئے ہیں (ابوداؤد لیکن امام محمد اس نے  
وجہ کے بارے میں فرمایا کہ اطراف طائف میں ایک وادی ہے اور خطا  
نے وجہ کا تذکرہ مؤثر کی جگہ مذکر کی ضمیر سے کیا ہے ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس کو یوسف بنی نعیم ہو کہ مدینہ میں اس کو موت آئے پھر  
اس کو ترجیح دے مدینہ میں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا ۔  
راحمہ اللہ جامع ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس کی  
سند غریب ہے ۔



۲۴۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ كَرْبِيَّةً مِنْ قُرَى الْأَسْلَامِ حَدَابًا الْمَدَائِنَةِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَدِيثًا حَسَنًا قَرِيبًا)

۲۴۳۲ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْخَى إِلَيَّ أَيْ هُوَ لَدَى السَّلَاقَةِ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ مُحَمَّدٍ الْكَرْبِيَّةُ أَوْ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَلْبَيْنِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی بستیوں میں سے سب سے آخر میں جو بستی ویران ہوگی وہ مدینہ ہے (جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور قریب ہے)۔

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ ان تین بستیوں میں سے جس میں آخر وہ تباہی جائے، ہجرت ہوگی وہ مدینہ، بحرین اور قسریں ہیں۔

(ترمذی)

### تیسری فصل

۲۴۳۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ الْمَسِيرَةِ النَّهْلَ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ پر نام نہاد مسیح، دجال کا خوف مسلط نہ ہو سکے گا اس دوران مدینہ کے سات دروازے دراستے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے حفاظت کرتے ہوں گے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی خداوند اے تو نے جتنی برکت مکہ کو عطا فرمائی ہے اس سے دوگنی برکت مدینہ کو عطا فرما۔

(متفق علیہ)

۲۴۳۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا أَكَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ دَمَّرَ عَلَى بَلَاءِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَدَمَيْنِ بَعَثَ اللَّهُ مِنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۲۴۳۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْدُوعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي مَاتَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۴۳۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

آل خطاب کے ایک فرد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قصد امیری زیارت کو آتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ہمراہیوں میں ہوگا اور جدہ مدینہ کے دوران قیام یہاں کے مہمان پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو مسلمان حرمین میں سے کسی جگہ فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن یافتہ لوگوں کے ساتھ مشہور ہوگا (شعب الایمان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص میری زیارت کرنے کے بعد حج کیا اور میری زیارت کر آیا تو اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی (شعب الایمان)

حضرت یحییٰ بن سدید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا قَدَرٌ يُحْمَرُ بِالنَّبِيِّ يَسْقُو  
كَامَلَةً رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ يَسْئَلُ مَضْجَعَهُ الْمُؤْمِنِينَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُ مَا  
كُنْتَ تَأْتِي الرَّجُلَ إِنْ لَمْ أُرْ هَذَا إِلَّا شَمًا أَرَدْتُ  
الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا عَلَى  
الْأَرْضِ بَعْدَهُ أَحَدٌ إِنْ أَنْ يَكُونَ تَبْرِي بِمَا مِنْهَا  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۲۶۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوَادُّ  
الْعَقِيصَ يَقُولُ أَتَاكَ فِي اللَّيْلَةِ آيَةٌ مِنْ رَبِّي فَقَالَ مَلِكٌ  
فِي هَذَا الْوَادِّ الْمُبَارَكِ وَقَدْ عَمِرَهُ فِي حَقِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ  
وَقَدْ عَمِرَهُ وَحَقِّهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علیہ وسلم کی موجودگی میں مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک شخص نے  
قبر میں جھانک کر کہا کہ مومن کی آخری آرام گاہ اچھی نہیں یہ سن کر رسول  
خدا نے فرمایا تو نے بڑی بات کہی تو اس شخص نے کہا میرا یہ مطلب یہ  
تھا میری مراد تو اللہ کی راہ میں قتل کی تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ  
کی راہ میں قتل ہونے کی تر مثال یہی نہیں لیکن اس رہے کوئی خط  
مجھے محبوب نہیں کہ بس میں میری آخری آرام گاہ ہو یہ کلمات آپ نے  
تین مرتبہ فرمائے۔

مسالک مسلمان

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ وادی  
عقیق میں تھے آپ نے فرمایا رات رب کی ایک فرشتہ نے آکر مجھ بتایا  
کہ آپ یہاں نماز ادا کریں اور بنیادیں عمرہ بھی حج کا حصہ ہے ایک روایت  
کے مطابق عمرہ وحج یعنی اس وادی میں فاسح و عمرہ کا حکم رکھتی ہے۔

(بخاری)

(تیسرا صفحہ ۴۹۳) کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب وہ تجھ سے اس کی پناہ طلب  
کرتے ہیں کہ میں نے کہا ہے وہ تجھ سے پناہ کے طالب کیوں ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری دوزخ کے خوف سے پناہ کے طالب ہیں رب تعالیٰ دریافت کرتا  
ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں  
رب وہ تو بخشش کے طالب ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت رب تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ طلب کر رہے ہیں ان کو عطا کر  
دیا اور میں چیز سے پناہ کے طالب تھے اس سے پناہ بھی دی نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں اے رب ان میں ایک گناہ گار بندہ بھی  
ہے جو وہاں سے گزرتے وقت ان میں بیٹھ گیا تھا نبی علیہ السلام نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا تھا جن کے پاس  
بیٹھنے والا محرم نہیں رہتا۔





# جَدْوَل

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - جلد اول)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابراہ	میزان ابراہ	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الایمان	۱ تا ۵	۵	۱ تا ۱۸۶	۱۸۶
۲	کتاب العلم	x	x	۱۸۷ تا ۲۶۰	۷۳
۳	کتاب الطہارۃ	۶ تا ۱۸	۱۳	۲۶۱ تا ۵۱۷	۲۵۷
۴	کتاب الصلوٰۃ	۱۹ تا ۷۲	۵۴	۵۱۸ تا ۱۴۳۵	۹۱۸
۵	کتاب الجنائز	۷۳ تا ۸۰	۸	۱۴۳۶ تا ۱۶۷۹	۲۴۴
۶	کتاب الزکوٰۃ	۸۱ تا ۸۹	۹	۱۶۸۰ تا ۱۸۵۹	۱۸۰
۷	کتاب الصوم	۹۰ تا ۹۸	۹	۱۸۶۰ تا ۲۰۰۶	۱۴۷
۸	کتاب فضائل القرآن	۹۹ تا ۱۰۰	۲	۲۰۰۷ تا ۲۱۱۸	۱۱۲
۹	کتاب الدعوات	۱۰۱ تا ۱۰۲	۲	۲۱۱۹ تا ۲۱۷۸	۶۰
۱۰	کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۱۰۳ تا ۱۰۹	۷	۲۱۷۹ تا ۲۳۹۰	۲۱۲
۱۱	کتاب المناسک	۱۱۰ تا ۱۲۳	۱۵	۲۳۹۱ تا ۲۶۳۸	۲۴۸
	میزان	x	۱۲۳	x	۲۶۳۸

گدائے در اولیاء :- عبدالمکیم خاں اختر  
مجددی منظری شاہجہان پوری  
لاہور چھاؤنی

